

بِسَ مُ اللَّهُ الرَّحْمَٰلِ الرَّحِيمِ



جلد اول (سررة البقرة)

محمر جلال الدين قادري

ناشر

حافظ **قاضی محرسعید احر**نقشبندی محلّه لطیف شاه غازی کھاریاں ضلع گجرات

جمله حقوق بحق مصنف محفوظ هير،

احكام القرآن

مولا نامخمر جلال الدين قادري مولا نامفتي محم^{علي}م الدين مجد دي

مولا نامفتي محمرر فين نقشبندي واحدي

مفتى محمحوداحمه

مولانا قارى محمر حبيب احمر مولاناغازى محم مسعوداح

241

حافظ قاضي محرسعيدا حرنقشبندي

محلّه بابالطيف شاه غازي كهاريال ضلع تجرات

نام كتاب

مولف

سريرى

نظرثاني

کمپوز نگ

پروف ریڈنگ صفحات

-

اتر

ملنے کے پتے

😭 حافظ محد سعيدا حد نقشبندي محلّه بابالطيف شاه غازي كهاريان مضلع مجرات

المعتان عمان عنى شيشزى مارث مين بازار كهاريان مطلع تجرات

اوراس کے علاوہ ہرا جھے بک شال سے طلب قرمائیں

2



بسُم اللَّهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْم اَللَّهُمَّ صَلَّ عَلَى بَدُر التَّمَام اَللَّهُمَّ صَلَّ عَلْى نُور الظَّلَام أللُّهُمُّ صَـلٌ عَـلَى مِفْتَـاحِ دَارِالسَّـلَامِ ٱللَّهُمَّ صَلَّ عَلَى شَفِيُع جَمِيُع الْآنَام يَااِمَامَ الرُّسُلِ وَيَاسَدَ دِي ، بَسابُ اللَّهِ وَمُعَتَ ارَسُــوُلَ اللّٰهِ خُــذُبِيَ

수수수수수

﴿ فهرست احكام القرآن ﴾

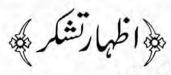
ببر شمار	عنوان	المسلم المستحدث المبر
1	عرض مؤلف	11
2	ابادتِ اصليہ	17
3	نمازاورز کو ق کی فرضیت	20
4	نایخ اورمنسوخ	22
5	مساجد کے احکام	29
6	مشرق ومغرب سب الله کا ہے	32
7	بعض صفاتِ باری تعالیٰ	34
8	ملت إبراتيم عليه السلام	36
9	بيت الله اورمقام إبراهيم عليه السلام	43
10	افضل أمت	48
11	تحويلِ قبله	50
12	حيات شهداء	55
13	شعائرالله	60

صفحه نمب	عنوان	برشهار
64	كسبِ طلال	14
67	حرام اشیاء	15
79	نیکی کامفہوم	16
96	قصاص	17
105	وصيت	18
116	روز ہ اور اُس کے احکام	19
134	رمضان الساراور قر آن مجيد رمضان الساراور قر آن مجيد	20
156	قطبین میں نماز پنجگا نداور رمضان کے احکام	21
161	رعا	22
179	روز هاوراع کاف	23
207	حرام اورأس كاوبال	24
218	رؤيب ېلال اور ج	25
227	جها داور حرمتِ حرمين شريقين	26
242	جهادا ورفتنو ل كاانسداد	27
249	بدله لینے کے احکام	28

نمبر شمار	عنوان	صفحهنمبر
29	انفاق فی سیل الله اور جهاد	255
30	هج اورغمره	264
31	مج کے مہینے اور مقامات مہینے اور مقامات	281
32	عج اور منی کا قیام م	292
33	شراب اور جواء	298
34	مشر کہ عورتوں سے نکاح کی حرمت	316
35	حیض اور مباشرت میاشرت میاشرت میاشرت میاشرت میاشرت میاشرت میاشرند.	328
36	قم الله	347
37	ايلاء -	355
38	طلاق کی عدت اورز وجین کے حقوق و فرائض	362
39	طلاق کی اقسام	376
40	طلاق کے بعد کے احکام	391
41	مطلقه کا نکارِح ٹائی	398
42	رضاعت	403
43	يوه کي عدت	416

صفحه نمبر	عنوان	برشمار
422	مطلقه کو پیغام نکاح دینا	44
428	حق مبر	45
437	درمیانی نماز کی ایمیت	46
444	يوه كى عدت اورنان ونفقه	47
448	وبإئی امراض کی حقیقت اوراُس کے احکام	48
456	جہاداوراعلائے کلمۃ اللہ	49
458	قرض حسن 💮 🕒 🕒 🖳	50
464	ا نفاق في سبيل الله اورعشر .	51
472	صدقات کی ادا نیگی کا طریقه	52
475	صدقه اوررضائے اللی	53
480	حائل اورسوال	54
487	سود کی حرمت اور قرض کے احکام	55
509	قرض ' شباوت ' وستاویز ' ربمن	56
544	محاسبها ورمؤاخذه	57
553	تكيف مالايطاق 'خطااورنسيان	58

0+0+0+0+0+0



يسْم الله الرَّحْمْنِ الرَّحِيْمِ - نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيْمِ

ا حکام القرآن کی ترتیب و تدوین میں بہت ہے واجب الاحترام حضرات نے علمی تعاون فر مایا' بیے حقیقت ہے کہ اگر ان حوز رہے کاملی تران ان حصا افزائی : عوتی تو اد کام القرآن کی موجودہ صورت مشکل تھی۔ان حضرات نے خالص لوجہ اللہ

ان حضرات کاعلمی تعاون اورحوصلہ افزائی نہ ہوتی تواحکام القرآن کی موجودہ صورت مشکل تھی۔ان حضرات نے خالص لوجہ اللہ تعالی تعاون فریایا ہے'تا ہم پیفقیران میں سے چند کا ذکر کرنالازی جانتا ہے۔

على ما العلماء حضرت مولا نامفتى محمليم الدين نقشبندى مجددى مدخله صدر مدرس مدرسه سلطانيه كالاديون ضلع جبلم -

و جامع شریعت وطریقت حضرت پیرمجمدعبدالوا حدصدیقی مجددی مدخلهٔ در بارسلطانیه کالا دیو ضلع جہلم۔

ت فخرالا ماثل مفتی اعظم پاکستان مولا نامجدعبدالقیوم ہزار دی مہتم جامعہ نظامیہ رضویہ لا ہور د جناب صوفی محمدر فیق مجاہد نقشبندی ٔ بانی مہتم جامعہ بستان العلوم 'مجاہد آباد' کڈھالہ صلع بھمبر' آزاد کشمیر۔

کا جناب شوق عمر زین جاہد سبیدی باق دی جامعہ سبیان ہو جاہد ہود سر سات کا ہر ایر در ایر در ایر در ایر در ایر در کا مسترت مولا نا حافظ محمد اقبال جلالی مذخلہ خطیب جامع مجدعید گاہ سرائے عالم گیر۔

ع معترت مولا نا حافظ حمد اقبال جلان مد طله تنقيب جان مجد عبده وسرات عام بير-م

حضرت مولا نامفتی محمد رفیق واحدی مجد دی مه ظلهٔ صدر المدرسین جامعه حنفیه رضویه سرائ عالم گیر خد صریف سمستی به معند رویز و ایجام القی آن سرمید و که بنظرتمیق مطلا و بریال مفدمشور و

خصوص شکریہ کے مستحق میں جنہوں نے احکام القرآن کے مسود ہ کو بنظم نمیق مطااد فر مایاا ورمفید مشوروں سے سرفراز فرما عزیزان محترم جناب محدالیاس ومحترم جناب حمید فاروق سلمحار بھابھی خصوصی شکرید کے مستحق ہیں۔

المعتصر بران ترم جناب مدانیا مادند و مرابعت میده ارد مولانا مادند قاری محمد صبیب احمد مولانا مادند قاری محمد صبیب احمد

🏗 مولا نا حافظ مفتی محرمحودا حمد 🖈 مولا نا حافظ غازی محمد مسعودا حملهم رهم

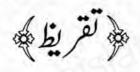
اس مجموعہ ﴿ احکام القرآن ﴾ کی کمپوزنگ تقبیح اور طباعت کے دیگر مراحل بڑی جانفشانی' محبت اور محنت سے طے کرنے کے ایس مرحموعہ ﴿ احکام القرآن ﴾ کی کمپوزنگ تقبیح اور طباعت کے دیگر مراحل بڑی جانفشانی' محبت اور محنت سے طے کرنے ک

بعدآ پ تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے فقیر کے شکریہ کے متحق ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے حضرات نے مفیعلمی مشوروں ٔ دعا وَں اور کلمات تحسین سے حوصلہ افز الی فرما گی 'یہ فقیر پر تقصیر

غفرلہان تمام حضرت کے لئے دعا گو ہےاور صمیم قلب ہے ان کاشکر گز ا ۔ ہے۔ '' المدین میں میں میں عہدے طفیا یہ کا جون مرخ فی اس میں عواف ایسان

ا _ رب العالمين! ا ہے محبوب کریم ﷺ کے طفیل ان کو جز ائے خیر فی الدارین عطافر ما ۔ آمین ۔

فقيرمحمه جلال الدين قادرى عقى عنه



از فخرالا ماثل استاذ الاساتذة مفتى اعظم بإكستان حفزت علامه مولانا

مفتى محمة عبدالقيوم ہزاروی

شخ الحديث ومهتم جامعه نظاميد رضوبيالا مور

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحَمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

حضرت علامہ مولا نامحمہ جلال الدین قادری علمی ذوق رکھتے ہیں اور ہرصاحب ذوق اپنے ذوق کے حصول کے لئے

متحرک رہتاہے چنانچے مولا ناصاحب بھی اپنے ذوق کی وجہ سے علمی حرکت میں مبتلا ہیں۔

فقہ چونکہ انسان کے اقوال واعمال کے متعلق ادلہ شرعیہ ہے مستبط شدہ احکام کوجاننے کانام ہے اورادلہ شرعیہ میں سے تمام احکام کے لئے شارع کی طرف ہے بیان کردہ دلیل قر آن ہے اور پھر سنت اجماع اگر چہدلیل قطعی ہے مگروہ عام احکام کے لئے نہیں بلکہ چونکم اجماع کے لئے دامی ہے اس کے لئے وہ دلیل ہے۔

موجودہ دور کے جالات کے پیش نظر مولا ناموصوف نے فقہ کو قرآن اور سنت کی روشی میں بیان کرنے کی کوشش فرمائی

ب چنانچ آپ نے تعار فی خط میں لکھا ہے:

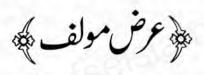
'' بعض طبائع فقہ کے نام سے نفور ہیں ٔ حالا نکہ فقہ قر آن وحدیث کا ہی ہیان ہے' ان طبائع کواحکام پڑمل پیرا کرنے کے لئے صرف تفییراور حدیث کا حوالہ دیا ہے''۔

غرضيكه مولانام وصوف نے احكام القرِآن اور حديث كوفقه القرآن والحديث كے انداز پربيان كرنامناسب خيال فرمايا

ے جو کہ بہت قابل ستائش ہے امید ہے کہ قار کمن حضرات مولا نا کی ان مسامی جمیلہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرما ئیں گے۔ مفتر ہے ہے اور استفادہ فرما کئیں۔

مفتی محمر عبدالقیوم قادری بزاروی .

جامعه نظاميه رضوبيرلا بهور



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد الله رب العالمين حمد الشاكرين والصلوة والسلام على افضل الخلائق المبعوث الى الحمد الله المعالمين الله على المعالمين المعالم وعلى المحلق كافة نبينا رحمة للعالمين شفيعنا الى رب العالمين سيدنا ومولنا محمد المصطفى وعلى

اله واصحابه واولاده وازواجه وعترته وعلماء ملته اجمعين الي يوم الدين

الله تعالیٰ جل مجد وانکریم وعز شانه انعظیما پنی ذات میں،صفات میں،افعال میں،اساء میں کمالات میں بےمثال ہے،اس کی

کلام قرآن مجید بھی بےمثال ہے،قرآن مجید ہاقی تمام کتب منزلہ میں سےمتاز ترین ہے، عقال

ہید کتاب مبین دین اور دنیا کے تمام علوم کی جامع ہے، دنیا وعقیٰ کی تمام بھلائیوں کی ضامن ہے،اس کتاب مجید میں ہرشی کاعلم اور بیان ہے،

خوداس كاارشادكريم ہے۔

وَ مَا مِنْ دَآيَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَيْرٍيُطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّااُمَمُ اَمْنَا لُكُمْ ءَمَافَرَّطُنَا فِي الْكِتَا بِ مِنْ شَيءٍ ثُمَّ اللي رَبِّهِمُ يُحْشَرُونَ ﴾

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ کہاہتے پروں پراڑتا ہے گرتم جیسی امتیں، ہم نے اس کتاب میں کچھا تھا نہ رکھا بھرا ہے رب کی طرف اٹھائے جائیں، (سورة الانعام آیت ۲۸)

رب جليل نے امين السموات حضرت جرئيل عليه اللام كے واسطے سے اسے محبوب طالب ومطلوب امين

رب یں سے این اسموات معرت بہریں علیہ اللام سے واسے سے آپ ہوب طالب و معلوب این الا والسلو ات حضرت محمد مصطفیٰ احمر مجتبی صلی اللہ تعالی علیہ والد دیارک دسلم پر جو کتاب نازل فر مائی اس میں اپ محبوب سے ارشاد فر مایا: میں ورز میں میں در در شاہ موجد نے دور ورز میں موجود میں میں میں میں میں میں اسے وجد میں میان ورز

وَيَـوُمَ نَبُـعَتُ فِى كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيُدًاعَلَيْهِمْ مِّنُ انْفُسِهِمْ وَجِنْنَابِكَ شَهِيُدًاعَلَى هَوُلَآءِ ، وَنَوَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبُيَا نَا لِكُلِّ شَيْ وَّ هُدًى وَرَحُمَةُوَّ بُشُرى لِلْمُسُلِمِيْنَ 🏠

اور جس دن ہم ہرگروہ میں ایک گروہ انہیں میں ہے اٹھا ئیں گے کہ ان پر گواہی دے اورائے محبوب! مہمیں ان سب پر شاہد بنا کرلائیں گے اور ہم نے تم پر بیقر آن اتارا کہ ہر چیز کاروثن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور

بثارت مسلمانون کو بنارت مسلمانون کو بنارت مسلمانون کو

كتاب عزيز قرآن مجيداولين وآخرين كي علوم اورا خباركي جامع ہے، حضور سيد الانبيا عظف نے اس كى جامعيت ميں

رشادفرمايا:

الا الله است كُونُ فَسُنةَ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرِجُ مَنْهَا يَا رَسُولَ الله، قَالَ؛ كِتَا بُ الله فِيله لَباً مَا قَبْلَكُمْ وَ
حَبُرُ مَا يَعْدَكُمُ وَ حُكُمٌ مَا بَيْنَكُمُ الحديث (دواه الترمذي عن على دضى الشعه، ج ٢ ص ١٢٣)
خردار اعتقريب فقت بريا بهول كم ، حضرت على في عرض كيا يا رسول الله ان سيجاوً كا كيا طريقه ب؟
فرمايا : كتاب الله ، اس ميس بهلول اور يجيلول كى خري مين اورتمها رس ليا احكام بين ،

یہ حقیقت نا قابل تر دید ہے کہ قر آن مجید میں دینی ودنیوی تمام امور و مسائل کاحل موجود ہے،عبادات، معاملات، اخلاق،سیرت،معاشرت،معیشت،صنعت،حرفت،زراعت،سیاست،مملکت،تہذیب،تدن،علوم فنون،اشارات،اسرارار دیگر بے شارعلوم کامنج اورسر چشمہ ہے، دین ودنیا کا کوئی ایسا مسئلز نہیں جس کاحل قر آن مجید میں موجود نہ ہو،

ير بے ہمار صوح کا جن اور سر پستمہ ہے ، دین ودینا کا وق اپنیا سستہ۔ مام ٹنا قعی رحمۃ اللہ مایے نے ایک مرتبہ مکہ مکر مدینیں برسر عام بیفر مایا

" تم اوگ جس چیز کوچا ہو بھے سے دریافت کرومیں تم کواس چیز کا جواب کتاب اللہ ہے دول گا"

وگوں نے سوال کیا

"اس احرام والے کے لیے آپ کیا حکم فرماتے ہیں جوز نبور (بحر) کو مارڈ الے؟"

المام موصوف نے جواب میں ارشا دفر مایا

بسلىم الله الرَّحْمِلُ الرَّحِيْمِ وَمَا اتَكُمُّ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهاكُمْ عَنُهُ فَانَتَهُوْ السَّفِيانِ بَن عِيبِهُ اواسط عبد الملك بن عمير كئن ربعى بن حراش عن حذيفه بن اليمان نَ مِحْهِ سے حدیث بيان کی ،انہوں نے نجی کريم الله حدوایت کی که آپ نے فرمایا اقْسُلُو ابِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِی اَبِیْ بَكُرٍ وَ عُمَوَ ، اور ہم سے حدیث بيان کی سفيان نے مُن سع بن كدام من قيس بن سلم من طارق بن شہاب، اور طارق نے عمر بن الخطاب رضی القاعدے روایت کی ہے كہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

'' انہول نے فحر م کوز نبور کے مارڈ النے کا حکم دیا'' انہول نے فحر م کوز نبور کے مارڈ النے کا حکم دیا''

نحو آغیبر علم اصول علم الخطاب،اصول فقه علم الفروع والفقه ، تاریخ ،قصص ، خطابت ، وعظ ،تعبیرالرؤیاء علم للفقه وعلم المح التي استان معاتی ، بیان ، بلاغت ،اشارات ،تصوف ،طب ، ہندسہ، جدل ، جرومقابلہ، نجوم ،صنعت وحرفت اور دیگر متعدد علوم کے ماہ ین نے قرآن مجید سے اپنے اپنے علوم وفنون اخذ کیے اور اپنے اپنے فن میں کیٹر تصانفے فر ما کیں۔

قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے، ہدایت کے لیے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو پچھ کرنے کوارشادفر مایا ، بعض چیز ول سے منع قرمادیا بعض اشیاء کے بارے میں اپنی رضا کا اظہار فر مایا اور بعض سے اپنی ناراضی بیان فرمائی ، للبذا بندہ مومن پر فرض

احكام القرآن وموهوهههههه 💂 ہے کہ اللہ تعالی کے احکام کو بصدق ول حتی الا مکان بجالائے ہمنوعات ہے رک جائے ،اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز وں کو حاصل 🖠 کرے،اور ناراضی ہے بیچے ،اس لیے لازم کھیرا کہ ان احکام ،اوامر ،نواہی ،زواجر ،ممدوح اور مذموم کومعلوم کرے،اگرچہ بیہ 🕻 تنام امور قرآن مجید میں بیان ہو چکے ہیں اور ان کی تفسیر ، توضیح احادیث طیب میں موجود ہے تگر ہربندہ مومن ان ہے براہ راست 🖠 اخذ نہیں کرسکتا ،اس کے لیے تو فیق الٰہی کے ساتھ ساتھ اجتہا داور تفقہ فی الدین در کار ہے جوائمّہ کرام اور مجتبدین عظام جھم اللہ تا ا ہمین کو حاصل ہوا ،امت مرحومہ کی سہولت کے لیے انہوں نے میہ شکل عل فر ما دی اور واجب العمل احکام کوقر آن مجیدے احادیث طیبه کی روشی میں استنباط فرمائے رشکو الله سعیهم) ا تُدَكَرام اور ملائے اعلام نے اپنی تصانیف میں ہے بعض احکام کے بیان کے لئے وقف فرمائیں ،ان میں سے چندیہ ہیں واله احكام القرآن مصنفهامام شافعي رحمة الله عليه مصنفه امام محدث بيهع رحمة الله عليه والمالقرآن للشافعي مصنفها نشيخ ابوالحسن على بن حجر البغد ادى رحمة الله تعالى عليه التوني ٢٣٣٠ ه و احكام القرآن مصنفه قاضى ابواسحاق الملحيل بن الحق الاز دى البصر ى رحمة الله عليه المتوفى ٢٨٢ هي احكام القرآن مصنفهالثينح بكربن العلاءالقشيري رحمة الله عليه ﴿ ۵﴾ مختصراحکام القرآن مصنفه الشيخ ابوالحن على بن موى بن يزاداهمي اتحقى رحمة الله عليه التوفي ١٠٠٥ م ﴿٢﴾ احكام القرآن و44 احكام القرآن مصنفهاما م ابوجعفراحمه بن محمد الطحاوي احتفى رحمة الله عليه التوفي اسيس ﴿ ٨ ﴾ الحامع لاحكام القرآن مصنفه الشيخ ابومحمد القاسم بن اصغ القرطبي الخوى رحمة الله عليه التوفي وسيسه مصنفه الشيخ الهنذ ربن سعد البلوطي القرطبي رحمة الله عليه التوفي ٣٥٥ ج ﴿٩﴾ احكام القرآن ﴿ الْحَامِ الْحَامِ الْقِرْآنِ مصنفهامام ابوبكراحمه بن على المعروف بالجصاص الرازي الخفي رحمة الله عليه التوفي ويستهج ﴿ الْهُ احكام القرآن مصنفهالشيخ امام ابوالحس على بن محمد المعروف بالكيالهمر اس الشافعي البغد ادى رثمة الله مليه التوني مزهيج ﴿ ١٦﴾ احكام القرآن مصنفة قاضى ابوبكرمحد بن عبدالله المعروف بابن العربي المالكي رمة الشعليالتوني عصيه ₹ ﴿ ١٣﴾ احكام القرآن مصنفه الشيخ عبد أمنعم بن محرفرس الغرناطي رحمة الشعلية التونى عروه ج ﴿ ١٦﴾ مخضراحكام القرآن مصنفها شنخ ابومحمه مالكي بن ابوطالب القيسي رحمة الله عليه التوتي يرسم جير الم القرآن للخيص احكام القرآن مصنفها لشيخ جمال الدين مجمود بن احمد المعروف بإبن السراح القونوي أفتحى رثمة التدعليه التتوفى • يحيج ﴿١٦﴾ الجامع لاحكام القرآن والمبين لما تضمنه من السنة واي الفرقان

مصنفه الثينح ابوعبد محمد بن احمد بن ابو بكر بن فرح الانصاري الاندلى القرطبي رحمة التدعليه المتوفى الحاج

﴿ ١٤﴾ الاكليل في اسباب التنزيل مصنف اشتخ الم جلال الدين اليوطي الثافع رحمة السُّعلي التوفي الماج

﴿ ١٨﴾ التفسيرات الاحمديه في بيان الآيات الشرعيه

مصنفه الشيخ احمد المعروف بملاجيون جونيورى حنى رحمة الله عليه

حواد ثات اور مرور زماند کے باعث ان تصانف را لقه ميں سے ہم تک چند پہنے مكيں ، اكثر ناپيديں ؛

احکام شرعیہ کا اصل ما خذ کتاب اللہ قرآن مجید ہے،سنت رسول اللہ ملاقاتی میں اس کا بیان ہے،سنت نے کتاب اللہ کے مجل مجمل احکام کو بیان فرمایا ،مشکل کی تغییر اورمحمل کی تحقیق فرما دی ، یہی فریضہ تبلیغ رسالت ہے۔

الله تعالى تے بلغ رسالت اوراس كے مقاصد كويوں بيان فرمايا:

بالْبَيِّنَةِ وَالزُّبُوءُ وَٱلْوَلْنَاۤ اِلَيُكُ الدِّكُوَ لِيُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُوِّلَ النِّهِمُ وَلَعَلَّهُمْ يَنَفَكُّرُوُن ﴿ روْشُ دليلِيں اور كما بيں لے كراورائے محبوب، ہم نے تمہاری طرف مدیا د كاراتاری كهم لوگوں سے بيان كرو جوان كی طرف اتر ااور كہيں وہ دھيان كريں،

نيز ارشاد بوا:

وَمَا آنُوَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوا فِيْهِ وَهُدَى وَّ رَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ الله اورجم نِيْمَ ير بيكاب نه اتارى مَراس ليه كمَم لوگوں پرروش كردوجس بات بيس اختلاف كريس اور جدايت اوردهت ايمان والول كے ليے، (سورة المنعل آيت ١٣)

ائم يجتهدين ادرعلاء ربانيين نے كتاب الله اورسنت رسول الله تلك ہے جواحكام اشتباط فرمائے اس كى تائيد قرآن مجيد

-C161

ارشادر ہائی ہے

وَإِذَا جَآءَ هُمُ أَمُرُ مِن الْاَمْنِ أَوِ الْحَوْفِ آذَاعُوابِهِ ، وَلَوُرَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِى الاَمْرِ مِنْهُمُ لَعَلِمَهُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَتُهُ لَا تَبْعَتُمُ الشَّيْطُنَ اللَّهَ عَلَيْكُلَ اللَّهِ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَتُهُ لَا تَبْعَتُمُ الشَّيْطُنَ اللَّهَ عَلَيْكُلَ اللَّهِ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَتُهُ لَا تَبْعَتُمُ الشَّيْطُنَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمِلِ الللللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ الْمُلْمُ الللَّلْمُ الْمُلْمِلْ الللللَّلَّةُ الْمُلْمُ الللَّهُ اللَّهُ الْمُلْمِلِي الْمُلْمِلُولِ اللَّلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ الللللْمُولِلْ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُلْمُ اللل

علائے ربانیین نے کاوشیں اس لیے فر ما ئیں تا کہ احکام الّبی اور منشاء ربانی ممتاز ہوجائے ،اس سے ابہام دور ہوجائے اور وہ کھر کر بندوں کے لیے صراط متنقم بن جائے ،الحمد للّہ رب العالمین اب ایسا ہو چکا ہے، کوئی تعلم مخفی نہ رہا 'کہیں ابہام نہ رہا' ﴿

وهدهههههههههههههه احكام القرآن وههههههههههههههههه ۔ اتمام منفی احتالات ختم ہو گئے اور راہ متنقیم واضح ہوگئی عمل کے لیے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی ،اللہ تعالٰی ائمہ مجتهدین اورعلائے کرام

ہمارے سامنے احکام القرآن کی جتنی تصانیف علائے کرام کی موجود ہیں وہ عربی میں ہیں،تمام مباحث علمیہ کو مالہ و ماعلیہ کے ساتھ بیان کیا گیا مختلف ائمہ کرام کے اقوال درج ہوئے ہیں۔

ہر قول کے دلائل اور کسی ایک قول کی ترجیح کی وجوہ بیان ہوئے ،علمی ذوق ،استعداد اور جذبہ تحقیق والوں کے لیے اس

میں عدیم النظیر ابحاث ہیں،مگرابحاث کریمہ کو مجھنے کی استعداد نہ رکھنے والوں کے لیے ایک ایک کتاب کی ضرورت ہے جس میں قرآن مجید کے احکام سادہ اور عام فہم زبان میں بیان کیے جائیں تا کیمل میں تر دوندرے، فقیرغفرلہ القدیر، راقم الحروف کی

نظرے کوئی ایسی کتاب نہ گذری جوموجودہ ضرورت کو پورا کرتی ہو۔

راقم الحروف ،فقیرغفرلدنے اپنی کم علمی اورعوارض جسمانی کے پیش نظر بھی نہ سو جا کہ وہ کوئی ایسی کتاب لکھ دے جوموجود ہ 🚺 🖠 ضرورت کو پورا کر سکے، گر تو فیق الہٰی نے تا ئید فر مائی ، اپنے محبوب آقا ومولی نبی مکرم نورمجسم شفیع معظم سلی اللہ تعالی ملیہ ،آلہ داسحابہ وبارک ہلم کی نظرعنایت اوراسا تذہ کرام کی تو جہات کریمانہ شامل حال ہو ئمیں کہ بعض احباب علائے کرام نے اس طرف نہ صرف

🕻 متوجہ کیا بلکہاصرار کے ساتھ تا کیدی حکم فرمایا، سواللہ تعالی کی ۔ تو فیق ، نبی پاک صاحب لولاکﷺ کی عنایت اور اسا تذہ کرام

کی رحمت کا سہارا لے کر کمر ہمت با ندھی اور حضور مخدوی ومر بی قبلہ والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجد دی قدس سرہ کے سالا نہ ختم مبارک کے بعد۲۳/محرم الحرام ۱۳۱<u>۹ه/۲۰/مئی ۱۹۹۸ء /</u> بروز بدھاس کا آغاز کیا، اور آج بحدہ تعالی ۲۶/رجب

الرجب الاسماج (شبه معراج مصطفی ﷺ)۲۵/ اکتوبرون بیروز بده سورة البقره کے متعلق احکام کے اختیامی کلمات لکھ رہاہوں، اں درمیانی عرصہ میں پہلے ہے موجود عوارض جسمانی کےعلاوہ عارضہ قلب کاحملہ ہوا جس کی وجہ سے چند ماہ تو محض معطل رہا،اس

عارضه کااثر ہنوز ہاتی ہے،مولی کریم جل وعلااہے محبوب کریم ﷺ کےصدقے خیروعافیت فرمائے۔

راقم الحروف فقیر قادری غفرله اپنی علمی بے بصاعتی ، کم فہمی اور عدم استعداد کا اعتراف کرتے ، و نے عرض گذار ہے کہ احکام القرآن جمع کرنے میں صرف اتنا حصہ فقیر کا ہے کہ ائمہ اعلام ،علائے کرام نے جواحکام مستنبط فرمائے اور اپنی مبارک

کتابول میں درج فرمایا یا دیگر مصنفین نے ان کوفقل فرمایا ان کوجع کر کے ترتیب دے دی ہے بفق کی ذمہ داری فقیر غفرلہ نے 🚺

لپوری کرنے کی کوشش کی ہے، اگر کوئی مسئل نقل کرنے میں خطا ہوتو فقیر غفرلہ کی طرف ہے سمجھا جائے اگر آپ اس علطی کی 🕻 نشاند ہی فرمادیں تو فقیر کو اصلاح کرنے میں مسرت اور سہولت ہوگی ،اور اگر جو مسائل سیح درج ہوئے توان میں متقد مین د

🛂 حتاً خرین علائے کرام کی خوبی و کمال شامل ہے۔

وههههههههههه احكام القرآن وههههههههههههههههههههه

چونکہ فقیر غفرلہ ایک غیرعلمی ماحول میں رہائش پذیر ہے مطلوبہ کتب بھی اکثر پاس نیٹھیں اس لیے ابتدائی آیات کریمہ سے جواحگام جمع کرسکاان میں انتہائی اختصار ہے، جوں جوں احباب نے کتابیں مستعاردیں بیان میں ذراتفصیل ہوتی گئی اور حوالہ جات میں اضافہ ہوتا گیا، اگر اللہ تعالٰی کی توفیق شاملِ حالِ فقیرر ہی تو ان مختصراحکا م کواز سرنو ذرا د ضاحت ہے کھے دیا جائے

وماتوفيقي الا بالله العلى العظيم ،

الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على حبيبه الكريم شفيع المذنبين رحمة للعالمين قائد الغر المحجلين سيدنا ومو لانا محمد وعلى اله واصحابه وعلماء ملته اجمعين وبارك وسلم.

اللهم تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم

اے اکرم الا کرمین: رب العالمین:

اس حقیر کوشش کوشرف قبولیت عطافر ما،اس میں اپنی رضاشامل فرما۔اے فقیر پر تقصیر غفرلد القدیر کے لیے تو شد آخرت بنا اور میری اولاد، احباب اور امت مسلمہ کے لیے نافع اور مفید فرما، آمین بجاہ طه ویلسین سیست

خاك بإئ صاحبدلال

نقي محمر جلال الدين قادري عفيء

محلّه لطيف شاه غازی کھارياں ضلع گجرات يا کستان

ذریعہ رضوی ۲۰۰۱ع

خضير رفان



نوتیق ذریع<u>۔</u> ۲۰۰۱ء

زربعہ راضیہ ۲۰۰۱ء

باب(۱)



﴿ بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

هُوَ الَّذِي حَلَقَ لَكُمُ مَّا فِي الْآرُضِ جَمِيْعًا أَثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَآءِ فَسَوَّهُنَّ سَبُعَ سَمُواتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيُمٌ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ وَوَهُ مِنْ آَتِهِ ٢٩٠) وَ هِي ہِ جَسِ نَے تمہارے لِي بنايا جو يجھ زمين ميں ہے پھرآسان كي طرف استواء (قصد) فرمايا تو ٹھيك سات آسان بنائے وہ سب يجھ جانتا ہے۔

حل لغات:

" خَسَلَقَ": بمعنی قدر کے ہے۔ (مغردات امام داغب)

اس رب نے تمہارے لیے زمین کی ساری نعتوں کومقرر فر مایا ہے جو کچھ پیدا فرماچکا 'وہ تمہارے لیے تھااور جو کچھ پیدا کیا ہےاور کرےگاوہ سبتمہاری ہی خاطر ہے۔

· كَ عُمْ ": ال مين لام انفاع كمعنول مين --

تفسیر بیصاوی تفسیر کبیرا زامام رازی تفسیر حازن تفسیر مدارک تفسیر عزیزی تفسیر مظهری) لام نفع کا فائدہ میہ ہے کہ ان سب چیزوں کا نفع اپنے استعمال میں لاؤ، نہ ضررا پنے میں، یعنی جس وجہ سے شک نافع ہواس

وجہ سے استعمال میں لا وُ اور جس وجہ ہے اس میں دینی یا دینوی ضرر ہو، اس سے بچو۔ میں کے اور میں کے اور میں اس میں اور میں اور میں اس میں اور میں اس سے اور میں اس سے اور میں اس سے میں اس میں م

زمین کی بعض اشیاء کھانے ، پینے ، پہننے اور دیگر استعال میں آتی ہیں بید نیوی نفع ہے، بعض چیز وں سے پچ کر ثواب حاصل کرنا ، ان سب چیز وں کود مکھ کرخالق کی معرفت ، زمین کے عجائبات دیکھ کرانلہ تعالیٰ کی حکمت وقد رت پرایمان لانا دینی نفع

' **حَا هَى الْأَرُ صَ جَمِيْ عَا'':** زمين اورزمين كى سارى چيزيں،خواہ زمين پر ہوں يازمين ميں،سبتمہارے نفع كے ليے ہيدا كى گئى ہيں بلكه زمين كاوېر،فضا،خلا، ہوا،آ سان،چاند،سورج،ستارےاورد يگراجرام فلكى سبتمہارے نفع

کے لیے بیدا کئے گئے ہیں۔

مسائل شرعیه:

(۱) شریعت مطهره میں اشیاء میں اباحت اصل ہے کہ اللہ تعالی نے تمام اشیاء آ دمی کے فائدہ کے لیے پیدا فرمائی ہیں' اباحت کا ثبوث خود حاصل ہے بیا ہے ثبوت میں کسی خاص دلیل کی مختاج نہیں' جوشے حرام ہے اس کے لیے حرمت کی دلیل موجود ہوگی' بغیر کسی خاص دلیل کے کسی شکی کوحرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (احکام القرآن ازامام جصباص' تفسیر مات احمدید ' تفسیر بیضادی تفسیر معاوی تفسیر میضاوی تفسیر معاوی تفسیر مدارک الشویل' نفسیر مطهری' وغیرہ

آیت مذکورہ کےعلاوہ دیگرمتعدد آیات مقدسہ واحادیث مطہرہ سے اباحت اصلیہ کا مسلہ واضح ہوتا ہے۔

ارشادر بانی ہے۔

(تفسيرخازن)

یعن جس شی کی حرمت بر کوئی دلیل وارد نه موده مباح اور جائز ہے۔

هفترت سلمان بنی الله مزے سے بیچ حدیث مروی ہے:

" الْحلا لُ مااحلَ اللهُ فِي كتابِهِ وَالْحرامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي كِتَابِهِ وَمَاسَكَتْ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّاعفاعِنَهُ " طال وَه ہے جےاللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا جرام وہ ہے جےاللہ نے اپنی کتاب میں حرام بیان کردیااور جسٹنی کے بارے کوئی حکم واردنمیں وہ ان میں ہے ہے جن کواللہ نے حلال کیا 'ان کا استعمال جائز ہے۔ (ترزی این ہو عاکم) ایعنی جن اشیاء کے بارے میں کوئی واضح حکم واردنہیں نہ حلت کا نہ حرمت کا 'ان اشیاء کا حکم بیہ ہے کہ وہ حلال

و جائز ہیں ، ھلال اشیاء دونوع پر ہیں۔

(۱) جن کی حلت کاحکم بیان جوا، (۲) جن کی حلت وحرمت کابیان وار ذہیں،

حرام اشیاء صرف وه بین جن کی حرمت کا واضح طور پربیان ہوا۔

(۲) جن اشیاء کی حرمت منصوص ہے ان کا استعال جائز نبیس مثلاً خوزیزی، بیوی اور بائدی کے علاوہ کی اور عورت ے مجامعت اور نقصان دہ اشیاء کا استعمال ہے۔ (الاحلی من السکو لطلبة سکوروسو ادامام احمد رضا)

18

ان اشیاء کے بارے میں بعض علاء فر ماتے ہیں کہ نص حرمت نے ان اشیاء کی حلت واباحت کومنسوخ کر دیاہے ، بعض علاء کا قول ہے کہان اشیاء میں اصل حرمت ہے۔

(٣) جواشیاء مباح اور جائز ہیں ان کو بغیر کی دلیل شرعی کے حرام یانا جائز نہیں کہا جاسکتا جھم حرمت کا منصوص

ہونالازم ہے، کی کے محض کہنے، وہم ،شک یاظن کی بناپروہ حرام نہیں ہو عتیں۔

حرمت كااصول الله تعالى نے بيه بيان فرمايا:

قُـلُ إِنَّـما حَرَّم رَبِّي الْفَوَاحِسُ مَاظَهَرَمِنُهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِالْحقّ وآنُ تُشْرِكُوابالله مالمُ يُنزَلُ بِهِ سُلُطَانًاوًانُ تَقُولُو اعَلَى اللهِ مَا لَا تَعُلَمُون ١٦٠)

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، جوان میں تھلی ہیں اور جو چھی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور پیرکہ الله كاشر كي تشهرا وجس كى اس نے سند شاتارى اور بيك الله بروه بات كہوجس كاعلم نبيس ركھتے_

س کیےعلاء کرام نے فیصلہ دیا ہے:....

جولوگ تو شه، گیار ہویں،میلا دشریف، بزرگوں کی فاتحہ عری،مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی سبیل ئے شربت کوممنوع کتے ہیں وہ اس آیت کےخلاف کر کے گنبگار ہوتے ہیں اور اس کوممنوع کہنااپنی رائے کودین میں داخل کرنا ہے اور یہی

بدعت دحنلالت ہے۔

(۴) جس طرح مباح اشیاء کی اباحت یقینی ہے اور اس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی ہے متصور ہے ، تراظن لاحق یقین سابق کے علم کورفع نہیں کرتا، میشرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزار ہاا حکام متفرع بیں، یبال تک کہ کہتے ہیں

تین چوتھائی فقہ سے زائداس پر بنی ہے۔ ﴿الاحلى من السكرر لطلبة سكروسر ازامام احمدرضا

(۵) جو کسی شے کومنع ، حرام یا مکروہ کے بار ثبوت اس کے ذمہ ہے جب تک دلیل واضح شری سے ثابت نہ کرے

اس كادعوى باطل ب،مباح وجائز كنے والامتسك باصل بكراشياء مين اصل اباحت ب (۲) رب تعالیٰ کی ساری تعتیں سارے انسانوں کے لیے پیدا کی گئیں نہ کہ تما خعتیں تمہارے ایک کے لیے ، دنیا

کی تمام نعمتوں میں ہے تہیں بقدر حصال گیاای ہے تم نفع لے سکتے ہوای طرح تمام نعتیں تمہار نفع کے لیے ہیں اور برشی کا لقع کیسان نہیں بعض اشیاء کھانے کے کام آتی ہیں بعض مینے کے بعض میننے کے بعض دیگر استعال کے، ہر شے کا لفع الگ

ے، پانی اورآ گتمہار نفع کے لیے ہے مگران دونوں کا نفع الگ الگ ہے، پانی پیاجا تا ہے، آگ ہے کھانا تیار ہوتا ہے، جس طرح ہر چیز کا طریقہ استعال سکھانے والے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا ای طرح انبیاء کرام میبم البار کی تعلیم کے بغیر کی شک

کواستعال کرنا مفیرٹبیں'انبیائے کرام عجم اسلام کی تعلیم ہے کوئی انسان بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ ﴿ تفسید بید مساوی ' ﴾

اب(۲):

﴿ نماز اورز کو ة کی فرضیت ﴾

﴿ بِسُمِ اللَّهِ اللَّ وَ اَقِيْهُو االصَّلُو قَوَاتُو االزَّكُو قَوَارُكُو عَوَارُكُعُوُ امَعَ الرِّكِعِيْنَ ۞ اورنماز قائم ركھواورزكو قدواورركوع كرنے والوں كے ساتھ ركوع كرو۔

حل لغات :

'' وَآَقَیْ ہُواں کے حقوق اور شرائط کے ساتھ کی معنی ہے قائم کرنا، یعنی نماز کو پابندی سے ادا کرو، اس کے حقوق اور شرائط کے ساتھ ادا کرونماز کے ادا کرنے کا جہاں بھی عمر ہے وہاں لفظ اقامت ساتھ ال ہوا ہے، جس سے مقصود میہ ہے کہ نماز کو شرائط اور اس کے حقوق سمیت ادا کرو، صرف چند حرکات کا نام نماز نہیں، مثل ''اقلیہ مُو االصَّلُوة'' ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 'وَ الْسَمُقِیْمِیْنَ الْصَّلُوة'' قرآن مجید میں کثیر مقام پر دار دہوا ہے، وہاں بہی مراد

(مفردات امام راغب ٨ص ٢١)

" اَلصَّلُوهَ ": كالغوى معنى دعا بي ازى طور پراس كا اطلاق شر كى نماز پر موتا ب-

تَّخُ احْمِرْ مَعْرِ وَفْ بِهِ مِلَاحِيُونَ رَمِّهِ الشَّاعِيقِرِ مَاتِيَّةٍ مِنْ: مُورِدُونِ وَمُورِدُ مِنْ الْمُرْتُونِ رَمِينَةً الشَّاعِينِ مِنْ السَّامِينِ مِنْ السَّامِينِ مِنْ السَّمِينِ

'' اَلْمَصْلُوةَ '' كالفظ حقيقت لغويب كاعتبارے دعا كے معنوں ميں ہادرار كان مخصوصہ پراس كااطلاق مجاز أب لكن الصلوة حقيقت شرعيہ كے اعتبارے اركان مخصوصہ كواور مجاز أدعا كو كہتے ہيں۔ (تفسيرات احسديد) '' وَوَ وَ صَالِمَ عَنَّ اِنْ اِنْ مِعْمَدُ اِنْ مِنْ مِنْ اِنْ مِنْ اِنْ مِنْ عَنْ اِنْ مِنْ اِنْ مِنْ مِنْ ا

" اَلوَّ كُوهَ أَن : لغوى معنى طبارت اور برهنا ب، اصطلاح شرع مين ائن مال مقرر تصفر باومساكين كودينا الموقع الموقع

" وَارُكَعُوا": ركوع كالغوى معنى جھكنا ہے۔ اصطلاح شريعت ميں نماز ميں مخصوص انداز ميں جھكنام ادب بعض ادقات اس سے مراد نماز ہوتا ہے۔

ومعهده معهده معهده واحكام القرآن ومعهده معهده ومعهد

مسائل شرعیه:

- (۱) نماز اورز کو ۃ اسلام کے قطعی فرائض ہے ہیں ان کا انکار کرنے والا کا فراور تارک فاس ہے۔
 - (۲) رکوع نماز کے فرائض میں ہے ہاس کے ترک سے نماز اوانہیں ہوتی۔
- (٣) نماز باجهاعت شعارُ اسلام ہے ہے، ای طرح آذان اور بعض منتیں شعارُ اسلام ہے ہیں۔
- (۳) نماز کا جب بھی حکم دیا جائے تو اس کی ادائیگی سے پہلے طہارت اور وضوو غیرہ فرض ادا کرنا ضروری ہوتے
- یں،اس آیت میں نماز اورز کو ق کی اوائیگی کا خطاب اگر چداہل کتاب کو ہمراس سے مرادیہ ہنماز اور زکو ق کی ادائیگی سے پہلے ایمان لاؤ بغیرایمان کے نماز اورز کو ق قبول نہیں۔ (تفسیر مدارک المتنزیل)
 - (۵) الصَّلُوةَ اور المَّرِّ كُوة مِين الف لام عبد خارجى بيعنى السائل كتاب مسلما نول جيسى نماز اور زُلُوة اداكرو_
 - (۱) اہل کتاب کی نماز میں رکوع نہ تھااس لیے انہیں رکوع کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔
 - تفسیرات احمدیه،تفسیربیضاوی،تفسیرابن کثیر،نفسبراحکام الفر آن از جصاحر بلکه رکوع کے علاوہ محبدہ بھی نہ کرتے تھے آئبیں محبدہ کا بھی خاص طور پر حکم دیا ہے۔

رشادر بانی ہے:

يَّاتُهُا الَّذِيْنَ امَنُواارُ كَعُوُاوَاسُجُدُوا وَاعْبُدُولَرَبَّكُمْ وَافْعَلُواالُخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُقْلِحُونَ ﴿

اے ایمان والو! رکوع اور مجدہ کرواوراپے رب کی بندگی کرواور بھلے کام کرواس امید پر کتمہیں چھٹکارا ہو۔

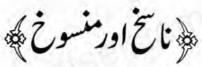
(سورة الحج آيت ٢٤)

- (2) قیام، رکوع اور مجدہ کواطمینان ہے ادا کرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے، تعدیل ارکان واجب ہے، تھی بخاری
- اور بیخ مسلم وغیرہ کی حدیث متعلقہ تعدیل ارکان خبر واجد ہے اس سے واجب ٹابت ہوتا ہے (تغیراے احمیہ) (۸) عاقل بالغ آزاد قادر پر جماعت واجب ہے بلاعذر ایک بار چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئ

الم المراد فاور پر جماعت واجب ہے بلاعدراید بار چوڑے والا سماراور کی سراہے اور بارترک کرے تو فاحق مردودالشہادت ہے۔

- (٩) جمعه اورعیدین میں جماعت شرط ہے، تراوی میں جماعت سنت کفایہ، اگر پورے محلّہ والوں نے ترک کی تو
- سب نے برا کیا،اگر پکھلوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں سے جماعت ساقط ہوگئی، رمضان میں وتر کی میں منتہ منتہ نظام ہو گا تاہ ہے سے انتہاں ہوں ہے۔
 - جماعت متحب ہے، نوافل میں اگر تدائی کے ساتھ جماعت ہوتو جماعت مکروہ ہے۔ سورج گین میں جاعیہ سند یہ سرمان گیں میں تدائی کر اتمہ جاعیہ بکروہ ہے
- (۱۰) سورج کہن میں جماعت سنت ہے، چا ند کہن میں تداعی کے ساتھ جماعت مگروہ ہے۔ دفتاری عالمہ گبری، درمعتار ، ر دالمعتار

اب (۳):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

مَانَنُسَخُ مِنُ ايَةٍ أَوُنُنُسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنُهَآ أَوُ مِثْلِهَا أَلَمُ تَعَلَمُ أَنَّ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيُرٌ ﴿

جب کوئی آیت ہم منسوخ فرما ئیں یا بھلادیں تواس سے بہتریااں جیسی لے آئیں گے، کیا تجھے خبرنہیں کہ اللہ سب پچھ کر سکتا ہے۔

حل لغات :

" نَسَنْ مَنْ إِنْ النَّخِ " : النَّخ كرومعني بين :

(۱) نقل کرنا۔ (۲) کسی تھم کا ازالہ۔

شريب مين كى آيت يا تكم كى مدت كى انتها بيان كرنے كوشخ كہتے ہيں-

، دمفردات امام راغب اصفهانی تفسیر بیضاوی تفسیر خازن

یباں دوسرے معنی مراد ہیں۔ (تفسید مظہری، تفسید خازن، تفسید مدادك النظریل، تفسیدات احمدیه) سنخ بظاہر كى تحم كى تبديلى كانام بور حقیقت كى تحم كى مدت انتہا كابيان بے يعنی بيمنسوخ تحم جميشہ كے ليے ندتھا اس

ں بھاہر کی جی میدیں 80 ہے در بیٹ ل ل ایک وقت تک تھا، ننخ سے سابقہ تھم موقوف ہوا۔

" نُسنُسِهَا ": اگریہ" نَسْماً " ہے ہوتواس کے معنی میں تاخیر کرنا۔اوراگر "نسسیان" ہے ہوتواس کا معنی ہوگا بھول جانا۔

یعنی آیت اتارنے میں ہم در لگاتے ہیں یا جس آیت کو ہم بھلادیے ہیں ، یہاں دوسرامعنی مراد ہے۔

''بِ نَبِيرٍ مِنْهَا'': فیرے مراداس مقام پرآسان تر، تواب میں زیادہ یا مصلحت حال کے مطابق ہے۔ داحکام الفرآن از حصاص مطابع

" صَلْقَطَ": بمنسوخ حَكم تُواب مِين يا آساني مِين يامصلحت حال كاعتبار ب نامخ جيسا ب-

احكام القرآن

احكام شرعيه :

- (۱) احکام میں کنے جائز ہاور پہ حکمت کے عین مطابق ہے۔
- (۲) واجب لذاتة مثلاً وجوب ايمان اوممتنع لذاتة مثلاً حرمت كفر، مين ننخ جائز نهيل (تفسيرات احمديد)
- (۳) ۔ قرآن مجید پہلی تمام آسانی کتابوں اور صحیفوں کا نائخ ہے۔لہٰذااب ان کے احکام پڑل کرنا جائز نہیں ،ای

لرح حضور شارع ملیالملد ، العلیم کی شریعت پہلی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے، پہلی شریعتوں کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں۔

احکام تکوین میں تغیرو تبدل ہوتا رہتا ہے، گرمی، سردی ، دن ، رات ، بجین ، جوانی ، بڑھایا ، بیاری ، تندر تی

آغمی،خوشی ،غربی،امیری کی تبدیلی کامشاہدہ ہر کسی کو ہے یہی حال تشریعی احکام کا ہے ،تکوینی امور کی تبدیلی کے ساتھ تشریعی احکام ہ بدلیں تو زندگی دشوار ہوکررہ جائے۔ بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہوجائے ،امارت کی حالت میں زگو ہ فرض ہے اور امارت

کے جاتے رہنے سے زکو ۃ کوفرض رکھا جائے تو کیساظلم ہوگا؟ جوانی اور طاقت کی صورت میں جواحکام ہیں اگرانہیں بڑھا ہے او ا پیاری کی حالت میں باقی رکھا جائے تو زندگی محال ہوجائے ،اس لیے ننخ کا جواز بلکہ دقوع میں فطرت ہے۔ (تفسیر عزیزی)

- (۵) خلاوت کے اعتبار سے کنے کی تین قسمیں ہیں:
- آیت کی تلاوت منسوخ ہوجائے مگر حکم باقی رہے جیسے یہ آیت:

ٱلشُّيُخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَازَنَيَافَارُجِمُوهُمَانَكَالُامِّنَ اللهِالآية

بدُ هااوربدُهی جبرُ نا کرمیشیس توان کوسنگ سار کیاجائے۔

(ب) آیت قرآن مجید میں موجودرے مگراس کا حکم منسوخ ہوجائے مثلاً:

وَالَّـذِيْنَ يُشَوِّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ ازُوَاجًاء وَّصِيَّةٌ لِّـازُوَاجِهِـمُ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوُلِ غَيْرَاحُواج ، فَإِنْ خَرَجُنَ فَلاجُنَاحَ عَلَيُكُمُ فِي مَافَعَلُنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنُ مَّعُرُونٍ ، وَاللَّهُ عَزِيُزٌ حَكِيمٌ

اور جوتم میں مریں اور یبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کرجائیں سال بھرتک نان نفقہ دیے گی بے نکالے پھراگروہ خودنکل جائیں توتم پراس کا مواخذہ نہیں جوانہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیااور اللہ غالب

(سوره بقره آیت:۲۲۰)

عدت و فات ایک سال منسوخ ہو چکی ،اب عدت و فات چار ماہ دس دن ہے۔

ملاوت اورحكم دونول منسوخ بوجاكين جيرايك آيت تحى - "عَشُورَ صَعَابَ مَعْلُوْمَاتِ دس گھونٹ دود ھے پینے سے رضاعت ثابت ہوتی تھی۔اباس آیت کی تلاوت بھی منسوخ ہےاور تھم بھی۔رضاعت کا اب حکم ہے کہ ایک گھونٹ سے بھی رضاعت ٹابت ہوجائے گی۔

(تفسیرات احمدیه،تفسیر عزیزی)

ان تنول م كر تح كوآيت "ما نُنسخ مِنْ الية أونُنسها" فيان كرديا-

(١) علم كاعتبارك فنح كي تين قسمين بن

مشکل حکم منسوخ کر کے آسان حکم دیا جائے جیسے عدت وفات ایک سال منسوخ کرکے حیار ماہ دس دن (1)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمُ وَيَذَرُوْنَ أَزُوَاجُايَّتَرَبَّصُنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشُهُرٍوَّعَشُرًا ۦ فَاِذَابَلَغُنَ أَجَلَهُنَّ فَلاجُناحَ عَلَيْكُمْ فِيُمافَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعُرُوفِ ، وَاللَّهُ بُمَاتُعُمَلُونَ حَبِيْرٌ ١٠٠ (سورة القرة آيت ٣٢٠) اورتم میں جومریں اور بیمیاں چھوڑیں وہ چارمینے دس دن اپنے آپ کورو کے رہیں توجب ان کی عدت پور کی ہوجائے تواے والیواتم پرمواخذہ نہیں اس کام میں جوعورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور الله کوتبهارے کامول کی

آسان تھم کومنسوخ کر کے مشکل تھم دیا جائے مگراس مشکل تھم کا ثواب زیادہ ہو جیسے ترک جہاد کا تھم (V) منسوخ کر کے جہاد کا حکم دیا گیا۔اگر چھم جہاد مشکل ہے مگراس کا نفع اور ثواب زیادہ ہے۔

منسوخ اورناسخ آساني اورثواب ميس برابر مول جيسے تبديلي قبله، كه بيت المقدس كا قبله منسوخ موكر بيت الله كاقبله مقرر مونا _ايسالخ مى حكمت كے ليے موتا ہے ـ

آيت كحصة 'نَاتِ بِخَيْرِمِنْهَا أَوْمِثُلِهَا" - يَي مرادع-

قر آن مجید کی تمام آیات ایک دوسرے سے افضل نہیں ہوسکتیں۔ ہاں بعض آیات کے احکام نفع بہولت یا (Z)

ت کے استبارے دوسرے احکام سے بہتر ہوتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی تقسیرات احمدیه احکام القرآن ازجصاص)

قابل کے آیات اوراحادیث میں کے جائز ہے۔ (A)

قياس اوراجماع ندتو منسوخ موسكتة بين اورنه ناسخ -(9)

> حق تعالی کی ذات وصفات کی آیات واحادیث کے کے قابل مہیں۔ (1.)

> > قرآن مجيد كي خبرين منسوخ نهين ہو علين -(11)

وہ احکام جو خبری صورت میں وار دہوئے قابل کتے ہیں، مثلاً بیآیت (Ir)

لِلَّهِ مَافِي السَّمُوٰتِ وَمَافِي الْآرُضِ، وَإِنْ تُبُدُوْامَافِيْ انْفُسِكُمُ اَوْ تُخُفُوهُ يُحَا سِبُكُمْ بِهِ اللهُ ، فَيَغْفِرُ لِمُنْ يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَآءُ ، وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدَيْرٌ ٦٠

رسوره بقرة آيت ۲۸۳)

وحد احكام القرآن وهوه وهوه وهوه وهوه

الله بي كاب جو كھ سانوں ميں باور كھوزيين ميں باوراگرتم ظاہر كروجو كھ تبہارے بى ميں ب يا چھيا داللہ تم ےاس کا حساب کے گا تو جے چاہے گا بخشے گا اور جے چاہے گا سزادے گا اور اللہ ہر چیز پر قا در ہے۔

منوخ ہے۔اس کی ناتخ بہ آیت ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفُسًا لَّا وُسُعِهَا ء لَهَامَا كَسَبَتُ وَعَلَيْهَامَا اكْتَسَبَتْ ء رَبُّنَا لَاتُؤَاخِذُنَا إِنْ نَّسِيْنَا آوُ أَخُطَأْنَا ع رُبَّسَا وَلَاتَ حُمِلُ عَلَيْنَا اصُرًا كَمَا حَمَلُتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبُلِنَا ، رَبَّسَا وَلَاتُحَمِّلُنَامَ الْاطَاقة لنابه ، واعْفُ

عَنَّاوَ اغْفِرُ لَنَاوَ ارْحَمُنَا أَنْتَ مَوُلْنَافَانُصُرُنَاعَلَى الْقَوْمِ الْكَفِرِيْنَ ١٨٦٢ (سوره بقوه آيت ٢٨٦)

الله کی جان پر ہو جھنبیں ڈالتا مگراس کی طاقت بھراس کافائدہ ہے جواچھا کمایااوراس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑا گرہم بھولیں ماچوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری او جھ ندر کھ جیسا کہ تونے ہم ہے

اگلوں پررکھاتھا'اے رہ ہمارے اور ہم پروہ بوجھ نیڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہوا ورہمیں معاف فرمادے اور بخش دے

اورہم پر مبر کرتو ہمارامولی ہےتو کا فروں پر ہمیں مدددے۔ (تفسیرعزیزی)

ى طرح آيت:

قُـلُ مَاكُنُتُ بِدُعَامَنَ الرُّسُلِ وَمَآادْرِي مَايُفُعَلُ بِي وَلا بِكُمْ ﴿ انْ اتَّبِعُ الَّامَايُوخَي اليّ ومَآاناالَّانِدْيُرٌ (سوره احقاف آیت ۹)

تم فرماؤ میں کوئی انو کھار سول نہیں اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گااور تہبارے ساتھ کیا میں ای کا تابع ہوں جو مجھےوتی ہوتی ہاور میں نہیں مگرصاف ڈرسنانے والا۔

يت : لِيَغْفِرَلَكَ اللهُمُا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنُبكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعُمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًامُسْتَقَيْمًا 🌣 تا کہاللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اورا پی تعتین تم پرتمام کروے اور تمہیں

سیدهی راه دکھائے۔

(سوره فتح آیت۲) (اتقان،تفسيرات احمديه،تفسير روح البيار

غرضيكه جم خبر كے لئخ ہے جھوٹ لازم آئے اس كالنئے منع ہے،اس كے علاوہ جائز ہے۔

جن خرول كوقرآن نے دائى فرماياو مجى منسوخ نہيں ہو عتيس جيے خالدين فيها ابدا (11)

> النخ كى جارصورتين مين: (10)

آیت کالخ آیت ہے:جیسے ()

ر آن مجید میں ہے لكُمُ دِيُنكُمُ وَلِي دِين ﴿ تَهمين تمباراه بن اور مجھ ميرادين ۔ اسورة الكافرون آيت ١٠)

اس آیت کی تاتخ آیت:

وقاتلُوْا فَي سَبِيْلِ اللهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَاتَعْتَدُوا اِنَّ اللَّهُ لَا يُحبُّ المُعْتَدينَ ﴿

اورالله کی راہ میں لڑوان سے جوتم سے لڑیں اور حدے نہ بڑھواللہ پہند نہیں رکھتا حدے بڑھنے والوں کو۔

(سورة البقرة آيت ٩٠١)

(ب) حدیث کاننخ حدیث ہے: جیے مثلہ کرنے کی اجازت ،مثلہ کرنے کی ممانعت والی حدیث ہے: انھی عن الْمُثْلَة (حاکم ،طبرانی)

یا در ہے کہ مقتول کے اعضا کو کا ٹنا مثلہ کہلاتا ہے۔

ای طرح نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی قرأت یارفع یدین کی احادیث منسوخ ہیں ان کی نامخ وہ احادیث ہیں جن میں امام کے بیچھے قرأت اور رفع یدین ہے روک دیا گیا ہے۔

(ع) آیت کاننخ حدیث سے جیسے غیراللد کو حدہ تعظیمی کا جواز قرآن سے عابت ہے

ارشادرب العالمين ي:

و ادْفَلْناللْملنكة اسْجلوْ الادْم فَسَجلُواْ اللَّالِيْلِيْسَ ءاَبنى وَاسْتَكُبُوَ ، وَكَانَ مِنَ الْكَفِرِيْنَ المَا اور يادكروجب بم نے فرشتوں كوعم دياكة وم كوجده كروتوسب نے مجده كياسوائے ابليس كے كم مكر بوااور غروركيا اور كافر بوگيا۔ (سوره بقره آيت ٣٣)

مرحدیث میں غیراللہ کو بحد العظیمی کرنے سے منع کردیا گیا ہے جیسے حدیث شریف:

" قَالَ لَوْ كَانَ يَشَغِي لِبُشُورِ آنُ يَشْجُدَ لِيَشْرِلَامَرُكُ الْمَوْأَةَ أَنُ تَسْجُدَلِزَوْجِهَا "

(جامع ترمدی اصحیح ابن حبان اصحیح مستدرک، مسئلبزار اسن بیهقی)

فر ما يا اگر كى بشر كولائق ہوتا كه دومرے بشر كو تجده كرے تو بيس عورت كوتھم ديتا كه ده شو ہر كو تجده كرے۔

راحكام القرآن از جصاص

الم احمد ضاقدى مره ني النوبدة الزكيه لحرمة سجدة التحية "مين اس مسلم بي إلى احاديث جمع

فر ما کی بیں۔

ماں باب اور اہل قر ابت کے لیے اپنے مال میں سے وصیت کرنا قر آن مجید میں جا زنے:

ارشادر بانی ہے:

كُتىب عَلَيْكُمْ إِذَاحِضَرَ أَحَدَّكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ حَيْرَ رِالْوَصِيَّةُلِلُوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرُبِيْنَ بِالْمَعُرُوفِ ع حفاعلى المُتَقَيْن ﴾ احكام القرآن **********************

تم پرفرض ہوا کہ جبتم میں ہے کی کوموت آئے اگر کچھ مال چھوڑ ہے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے شعر داروں کے لئے مدافق سنتھ میں داد ہے میں میں گل داروں

رشة دارول کے لئے موافق دستورید واجب ہے پر ہیز گارول پر۔ (سورہ بقوۃ آیت۱۸۰)

.... مرحدیث نے اس علم کومنوخ کردیا ہے: "لا وَصِیلَة لِوْارِثِ"

وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔

(دار قطنی مجامع صغیر)

ظاہرے کہ والدین اور قریبی رشتہ دارورا ثت کے حق دار ہیں لہذاان کے لیے کوئی مالی وصیت جائز نہیں۔

آیت میں ماں، بہن اور چندعورتو ل کی حرمت بیان فر ما کر فر ما یا گیا

وَالْمُ حُصَنَتُ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّامَامَلَكَتُ آيُمَانُكُمُ عَكِتَبَ اللهِ عَلَيْكُمُ وَأَن لَكُمُ مَاوَرَآءَ ذَلِكُمُ أَن تَبْتَغُو ابِآمُ وَالِكُمُ مَا وَرَآءَ ذَلِكُمُ أَن تَبْتَغُو ابِآمُ وَالكُمُ مُحْصِنِينَ غَيْرَمُسَافِحِينَ وَفَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ قَرِيْضَةً ء

وَلاجُنَاحَ عَلَيْكُمُ فِيمَاتَو صَنيتُم بِهِ مِنْ , بَعُدِ الْفَوِيضَةِ ، إِنَّ اللهُ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﷺ
اور حرام بیں شوہردار عور شی مگر کافروں کی عور تیں جو تمہاری ملک بیں آجا کیں یہ اللہ کانوشتہ ہے تم پران کے سواجور بیں وہ تمہیں طلل بیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کروقیدلاتے نہ پانی گراتے توجن عورتوں کو زکاح بیں لانا چاہوان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دواور قرارداد کے بعدا گرتمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہوجاوے تواس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

(سورہ نساہ آیت ۱۳)

.... مرحدیث نے پھو پھی بھتی اورخالہ بھانجھی کوایک نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمادیا:

لَاتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمِّتِهَا وَعَلَى خَالَتِهَا (نسائى، كنوزالحقائق) پهوپهي هي هي ادر خاله بها جي كونكاح من جمع ندكرو_

یا در ہے کہ حدیث بھی بالواسط اللہ تعالی کا حکم ہے ، اللہ تعالی اپنے حکم کونائخ آیت سے یاحضور اکر ہو بیٹی کی زبانی منسوخ

ہے۔ (9) حدیث کاننخ قر آن ہے:مثلاً بیت المقدس کا قبلہ ہونا حدیث ہے ثابت ہوااوراس حکم کی نائخ بیآیت ہے:

قَدُنَسرىٰ تَقَلُّبَ وَجُهِكَ فِي السَّمَآءِ ، فَلَنُولِيَنَكَ قِبُلَةً تَسرُطُهَاص فَوَلِّ وَجُهَكَ شَطُرَ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ ، وَحَيْثُ مَاكُنتُمُ فَوَلُّواو جُوهَكُمُ شَطْرَهُ ، وَإِنَّ الَّذِيْنَ اُوتُواالْكِتَبَ لَيَعْلَمُونَ انَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمُ ، ومَااللَّهُ بِغَافِلِ عَمَّايَعُمَلُونَ ﴿

ہم دیکھ رہے ہیں بار بارتمہارا آ سان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تنہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تنہاری خوتی ہے ابھی اپنامنہ پھیر دومبحد حرام کی طرف اورا ہے مسلمانو تم جہاں کہیں ہوا پنامنہ ای کی طرف کر واور وہ جنہیں کتاب لمی ہے

ضرور جانتے بیں کہ بیان کے رب کی طرف حق ہے اور اللہ ان کے کو تکول سے بے جُرتیس۔
ای طرح رمضان کی را تول بیس بیوی سے مجامعت کی حرمت صدیث سے ثابت ہوئی، مگراس آیت سے بیر مرت منسوخ ہوئی:
اُحلَّ لِکُمْ لَلِلهَ الْصَبَامِ الرَّفَّ اللّٰی نِسَآئِکُم ، هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمُ وَانْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ وَانْتُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَاعَنْكُمْ مِفَالْمَنْ بَاشِرُوهُ هُنَّ وَابْتُعُو اللهُ اللَّهُمُ مِنَّ اللهُ اللَّهُمُ وَعَفَاعَنْكُمْ مِنَ الْحَيْطِ الْاسُودِ مِنَ الْفَجُورُ فَمَّ اَتِمُوا الصِّبَامُ اللهُ وَكُلُوا وَاشْرِبُوا حَتَى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْحَيْطُ الْابْسُودِ مِنَ الْفَجُورُ فَمَّ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ مِنَّ اللهُ اللّٰ اللهُ ال

روزوں کی راتوں میں اپن عورتوں کے پاس جاناتمہارے لیے طال ہوادہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپن جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تواس نے تمہاری تو بہول کی اور تمہیں معاف فر مایا تواب ان صحبت کر داور طلب کر وجواللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہواور کھا ڈاور بیو یہاں تک کہ ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈوراسیات کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھررات آنے تک روزے پورے کر داور عورتوں کو ہاتھ نہ لگا ؤجب تم مجدول میں اعظیٰ سے دورے سے دویا اللہ کی حدیں ہیں ان کے باس نہ جا واللہ یو نبی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آئیس کے کہیں آئیس

یا در ہے قرآن یا حدیث میں جو ننخ ہونا تھاوہ حضورا کرمہ ﷺ کے وصال سے پہلے ہو چکا ہے، وصال کے بعداب ممکن بیس، کیونکہ اب نہ وی آسکتی ہے اور نہ نگی حدیث۔ (مرزا قادیانی کا جہاد کومنسوخ کرنا کس طرح ممکن ہوسکتا ہے)

(۱۵) قرآن مجید کی بعض آیات کواگر منسوخ نه مانا جائے تو آیات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، کیکن قرآن مجید کا حکام و آیات میں تعارض ممکن نہیں ، ننخ کے جواز اور وقوع کوشلیم کر لینے سے بی تعارض رفع ہوسکتا ہے ، یہی حال احادیث میں بظاہر تعارش کے رفع کی صورت ہے ، یہاں بھی بعض احادیث کومنسوخ ماننا ضروری ہے، بعض احادیث میں نننخ کی وضاحت موجود ہے ، مثلاً : گفٹ مھینٹ کہ عن زیارۃ الْفُلُور فَرُورُو اللَّفُلُورُ

میں تہروں کی زیارت ہے رو کتا تھا تو اب زیارت قبور کیا کرو۔ ابن ماجه ا

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ ٱلْأَشُرِبَةِ الَّا فِي ظُرُونِ ٱلْأَدُمِ فَاشْرِبُو افِي كُلِّ وِعَاءٍ

میں تہمیں چڑے کے برتوں کے علاو ویائی پینے ہے رو کتا تھا تواب ہر برتن میں بانی پیو۔ (، ان احادیث میں حضورا کرم نظایقے نے خود منسوخ اور نامخ احکام بیان فرمادیے ہیں۔

--

باب(۳):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحَمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَمَنُ اَظُلَمُ مِمَّنُ مَّنَعَ مَسْجِدَ اللهِ آنَ يُّذُكَرَ فِيُهَا اسُمُهُ وَسَعَى فِى خَرَابِهَا ، أُولَئِكَ مَاكَانَ لَهُمُ اَنُ يَّدُخُلُوهَاۤ اِلَّاخَآ يَفِيُنَ ، لَهُمُ فِى اللَّهُ عَلَيْهُ ﴿ لَهُمُ فِي اللَّهُ عَلَيْهُ ﴿ لَا خَرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾

اوراس سے بڑھ کر ظالم کون، جواللہ کی مجدول کورو کے، ان میں نام خدا لیے جانے سے، اوران کی ویرانی میں کوشش کرے، ان کونہ پہنچتا تھا کہ مجدول میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اوران کے لیے آخرت میں بڑاعذاب۔

میں بڑاعذاب۔

حل لغات:

"أَنْ يُذْكُرَ فيه السَّمْهُ": مجدول كوروك كدان يس نام خداذ كركياجاك

وحقارت کے طور پر، ہیکھی اللہ کے ذکر میں شامل ہے۔

" وَسَعْلَى فِي خَرَابِهَا": اوراس كى وراني مِن وشش كر__

"خَرَابَ": ويراني كوكت بين اس كى ضد عمارت اور تعير ب جس كامعنى بآبادى-

یرانی دوطرے ہے: (۱) ہم اورگرادینا مجد کی عمارت کوگرادیا جائے۔

(۲) تعطیل:مسجدوں کوذ کرالہی ہے روک دینااور مقاصد مبحد کو پورانہ کرنا۔

(مفردات امام راغب، تفسير بيضاوي ، تفسير احكام القرآن از جصاص، جامع احكام القرآن از ابوعبدالله محمدبن احمد قرطبي

"خزى": رسوائى، شكست، ذلت

احكام القرآن ووووووووووووووووووو

مسائل شرعیه:

14141414141414

(۱) ہر قطعہ زمین جس میں بحدہ کیا جا سکے لغوی طور پر مبحد کہلا تا ہے۔اصطلاح شرع میں زمین کا وہ کلڑا جے نماز ان عال میں کے لیرمسلہ لان دوقت کر دیں مبحد کہلاتا ہیں

اورعبادت کے لیے مسلمان وقف کرویں محد کہلاتا ہے۔ (احکام القرآن از ابوبکر محمد بن عبد الله ابن العربي ،جامع احکام الفرآن از قرطبي)

(۲) مجد بن جانے ہے وہ قطعہ اراضی ما لک کی ملک سے خارج ہوجا تا ہے، اس میں عبادت ہر مسلمان کے

کیے جائز ہے۔ (۳) مجداور توابع محبد کی خرید وفروخت، ہب، اجارہ، عاریۂ دینا، ربن کرنااور دیگرتھر فات جائز نہیں۔

وفتاوى وضويه جلدسوم

(r) صحن مجد، بزومجد باس کے لیے تمام احکام مجد ثابت ہیں۔

والتبصير المنجدبان صحن المسجد مسجداز امام احمدوضا محدث بريلوي

۵) مجد کی ویرانی بہت بڑا گناہ ہےاس لیے محد کی تعیراوراس کی آبادی بڑے تو اب اوراجر والے کاموں سے ہے داحکام القرآن از ابن العربی ، جامع احکام القرآن از ابن العربی ، جامع احکام القرآن از فرطبی

(۱) ہرشہر میں ایک محد بنانا واجب ہے اور ہرمحلّہ میں ایک محد بنانے کا تھم ہے، وہ تھری رکھی جائیں اوران کی آبادی میں کوشش کی جائے۔ (فقاوی رضویہ جلدسوم)

(2) مىجد كا قطعداراضى قيامت تك مىجدر بى گا،اس پر تمارت، ميزار،منبر، د يوار، چيت اورفرش وغيره ضروري نبيس

(۸) مجدی ویرانی کا باعث بننے والے امورے مجدکو پاک رکھنالا زمی ہے،مثلاً مجد کا انہدام،نماز کے وقت مجد کا بند کر دینا،موجودہ مجد کو ویران کرنے کی نیت ہے اس کے قریب دوسری مجد تغییر کرنا، جامل سخت مزاج امام مقرر کرنا، بد بوداراشیاء، کیالہن، بیاز،تمبا کو،امپرٹ وغیرہ لے جانا۔

رتفسيرات احمديه، احكام القرآن از جصاص، جامع احكام القرآن از قرطبي

(9) ظالمین کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے، جو شخص موذی ہونماز یوں کو تکلیف دیتا ہو، بہکا تا ہو، اپنے ناپاک ند ہب کی طرف بلاتا ہو، جس کے بدن پر بد بوہو، گندا دہن، گندہ بغل، خارش کے باعث گندھک وغیرہ ملی ہو،اے محبد میں آنے ہے روک دیا جائے۔ دخصیوات احمدید، عینی ضرح بعادی، در معتاد، فتادی دضوید،

(۱۰) آیت کا وروواگر چه ایک خاص واقعہ ہے متعلق ہے گراس کا حکم عام ہے، تمام مساجد کی آبادی فرض ہے اوران کی ومرانی گناہ کمیرہ ہے۔ (نفسیرات احمدید، نفسیر بیضادی، نفسیر خازن احکام الفر آلئر ارحصاص)

(۱۱) ایک نبی کا انکارتمام انبیاء کا انکارے، ایک مجد کی ویرانی تمام مساجد کی ویرانی ہے ،اس لیے آیت میں الله تعالیٰ نے ''مساجد''جمع کاصیغه ارشادفر مایا۔ ۱۱) مجد کی تغییراورآبادی اعلی درجے کے ثواب کے کام ہیں ،مجد کی آبادی میں کئی امور داخل ہیں مثلاً عمارت بنانا، اسے صاف تھرار کھنا، اس میں نماز پڑھنا، نماز با جماعت کا اہتمام کرنا،صف، چٹائی، دری وغیرہ عمدہ فرش بچھانا، روشنی کا اہتمام کرنا، امام، مدرس،موذن وغیرہ مقرر کرنا، درس ویڈ ریس، وعظ ونھیجت کی محافل قائم کرنا' خطبہ تہیج جہلیل، درووشریف،نعت خواتی، حلقہ ذکر وفکر وغیرہ امور حسنہ کا قائم کرنا (مفسیر عزیزی)

(١٣) مجدى عمارتكواية مكانات عده بنانا جاسية ـ

سيدنا عثمان ابن عفان رض الشعنف في محدثوي كوعمده طور سے بنايا۔ (جامع احكام القرآن از قرطبي)

(۱۴) عبادت میں ثواب کے اعتبار سے مساجد کے درجات ہیں، سب سے افضل محبر مسجدِ حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر بیت المقدی، پھر محبد قبا، پھر ہرشہر کی سب سے پرانی مسجد، پھر بزی مسجد، پھر قریب والی مسجد، پھر استاد کی مسجد، پھرمخلّہ والی مسجد، پھر بازار کی مسجد، پھر گھروں کی مساجد۔ (دد المسعتار، تفسیدروح البیدان)

۱۵) مجد کی خدمت، صفائی کرنا، جھاڑو وینا، حوران بہتی کا مہر ہے۔ (تفسیر عزیزی)

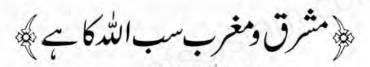
۱۷) نِی کافراورمتامن کامبجد میں داخل ہونا جائز ہے بشرطیکہ خثیت اور خشوع سے داخل ہوں ،اعزاز و اکرام کے ساتھ ان کومبجدوں میں داخل کرنا جائز نہیں ۔حضورا کرم تنگافتے نے ثقیف قبیلہ کے وفد کو (کفر ک

معرف ہے کا مطاب و بیدری میں گھر ایا ،ای طرح فتح مکہ کے روز فر مایا: جو کعبہ میں داخل ہو گا امان پائے گا عالت کے باوجود)محبد نبوی میں گھر ایا ،ای طرح فتح مکہ کے روز فر مایا: جو کعبہ میں داخل ہو گا امان پائے گا محبد نبوی اور کعبہ میں کا فروں کا داخلہ خثیت اور مغلوبی کفر کی حالت میں تھا۔

واحكام القرآن از ابوبكر جصاص، المحجة المونتمنه

ተ

اب(۵):



﴿بِسُمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَلِلَهُ الْمَشُوقُ وَ الْمَغُولُ فَأَيْنَهَا تُوَلُّوا فَفَهَم وَجُهُ اللهِ إِنَّ اللهُ وَاسِعٌ عَلِيُمٌ الله اورمشرق مغرب سب الله بى كاب، توتم جدهر منه كروادهر وجه الله (خداكى رحمت تمهارى طرف متوجه) ب، بشك الله وسعت والاعلم والاب-

حل لفات :

" الْمِشُوقْ": شرق کامعیٰ ہے چمکنا، پورب کومشرق اس لیے کہتے ہیں اس طرف سے سورج اور تمام تارے حیکتے اور طلوع کرتے ہیں،

"**اَلْمُصَغُّرِبُ"**: غروب کامعیٰ ہے ڈوبنا،سورج اور دیگرسیارے پچھم کی طرف ڈو ہے ہیں اس لیے اسے

مغرب كتيمين-

" السلسة ": لام ملكيت كا ب معنى يه ب كه شرق ومغرب اوران جبتول كے درميان جو بچھ ب وہ سب الله كى ملك ب بخلوق كاكو كى ذرواس كى ملك سے خارج نہيں ۔ (تفسير ات احمديد، تفسير مظهرى)

"فَأَيْنَمَا": انِنَ كامعى عجد اينه ماظرف كوظا مركرتا ع-

انسنما اگر تُولِیُوا کامفعول بہوتو آیت کامعنی ہوگاتمام بلادمشرق دمغرب اللہ کے لیے بیں تو جس مکان کی طرف مند کرو گادھر ہی اللہ کی ذات ہے اس صورت میں آیت منسوخ ہے کہ نماز کا قبلہ تنعین کر دیا گیا ہے یا آیت سے مراد ہوگا کہ فی

سواری پ^{نقل} نماز میں جدھرمنہ کرویا قبلہ کی جہت میں اشتباہ آ گیا تو اب جدھر کوتحری کروگے نماز درست ہوگی ،ان معنوں میں آیت مأ ول ہوگی _

اورا گرانیا نیما مفعول فیہ ہوتو معنی ہوگا جہاں ہے بھی تم قبلدرخ کرو گے وہیں اللہ کی ذات ہے، اس معنی میں آیت نہ منسوخ ہے نہ ما ول، بلکہ تائیر قبلہ میں اپنے حقیقی معنوں پر ہے۔ احكام القرآن ----------

" وَجُهُ الله ": الْوجْهُ كامعنى بجب ، قبله، رضا، چبر ع كوبهى وجد كيت بين چونكه الله تعالى جسم وجسمانيات

ے منزہ ہے۔ اس لیے یہاں اللہ کی رضا مراد ہے۔ بعض اوقات وجہ ہے مراد ذات ہوتی ہے۔ یہاں ذات ہاری کا وجود پھی مراد ہوسکتا ہے۔

مسائل شرعیه:

(۱) ساری زمین ، مشرق و مغرب، بلکه زمین و آسان ، تمام مخلوقات ای کی ایک و ات مقدس کی ملک ہے جو

اس کا خالق ہے،تمام مخلوقات اس کے وجود کے مظاہر اور اس کے نور کے جلوہ گاہ ہیں، وہی آسانوں اور زمینوں کا نور اور خلوں کا نور اور تمام اشیاء کو قائم رکھنے والا ہے،اس لیے وہ کسی جگد کے ساتھ نہیں۔ (تفسیر مظہری)

(۲) الله تعالى جهت اور مكان سے منزہ ہے اس كى وسعت ذاتى اور بلا كيف ہے،اس كى كنهه معلوم نبيں۔

(تفسير مظهري ، تفسير ات احمديه ، تفسير كبير ازامام رازي ، تفسير بيضاوي ، احكام القرآن أز ابن العربي

(٣) قبله كاسئلة تعبدى جاس مين قياس يارائ كود فل نبيل

(۴) ہر تکلیف شرقی بقدر وسعت ہے اگر کسی اشتباہ یا خوف کی وجہ سے قبلہ کے تعین کے لیے تحری کرتے وقت غلطی ا

جوجائے تو وہ تلطی معاف ہے اور پڑھی ہوئی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں بشرطیکہ نمازی نے امر قبلہ میں اپنی معاملہ کتب فقه) میں اپنی وسعت بھرکوشش کرلی ہو۔ (احکام القرآن از جصناص، تفسر مظھری، عامه کتب فقه)

(۵) تقل نماز سواری پر جائز ہے اگر چینماز میں رخ قبلہ کو نہ ہو۔

(تفسير قرطبي، احكام القرآن ازابن العربي، تفسير بيضاوي

(۲) اندھیری رات میں اگر قبلہ بتانے والاقریب نہ ہواس صورت میں تحری کرکے جس سمت کو منہ کرکے نماز پڑھے جائز ہے۔

(2) شدت جنگ یا خوف کی حالت میں نماز میں اگر قبلدر خ نہ ہو سکے تو بھی نماز جائز ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۸) دارالحرب، جنگل میںاگر کوئی سمت قبلہ بتانے والانہ ہوتو تحری کر کے نماز پڑھ لینا جائز ہے،ای طرح غرق . محمد قبل سے سے ایک اس

ہونے والابھی تحری کرسکتا ہے۔ (۹) علم الٰہی جمیع مخلوقات کومحیط ہے۔اس کی ذات کسی سے محصور نہیں۔ (تفسیرابن کثیر)

(۱۰) وعا کے لیے ست قبلہ ضروری نہیں ، امام کے لیے فرض کے بعددا کیں یابا کیں مر کر دعاما نگنا بہتر ہے۔

(تقسير مدارك التنزيل)

4444

﴿ بعض صفات بارى تعالى ﴾

﴿يسْم الله الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَ قَا لُوا اتُّحَدَّ الله وَلَدَاسُبُحْنَهُ بَلُ لَّهُ مَا فِي السَّمُواتِ وَالْاَرُضِ كُلٌّ لَهُ (سورة البقره آيت ١١١)

اور بولے خدانے اپنے لیے اولا در کھی ، یا کی ہے اے ، بلکہ ای کی ملک ہے جو پچھ آ سانوں اور زمین میں ہے،سباس کے حضور گردن ڈالے ہیں۔

· سُبِحَ انَ ان جرعیب سے کال یا کیزگی ، یمی وجہ ہے اس لفظ کا اطلاق سوائے خالق باری تعالیٰ کے کمی اور پر (تفسير عزيزي)

فَنْ خُونَ ": توت جارمعنول مين استعال موتاب -

(r) طول قيام

(٣) کوت

(m) cely

مام راغب نے اس کے معنی میں لکھا!

الزوم الطّاعة مع الخصوع

انكساري اورعاجزي ہے اطاعت كرنا

الیابی علامہ بیضاوی،خاز ن اور دیگرمفسرین نے بیان کیا۔

(تفسير كبيرازامام فخرالدين رازي)

(مفردات امام راغب اصفهاني)

مسائل شرعیه:

(۱) الله تعالَى خالق متصرف،رازق، بے نظیر و بے مثل ہے،اولاد اور بیوی ہے بے نیاز ہے، اس کی عظمہ نے کہ ان کی معلم نادہ جا ہے ہے۔

عظمت، کبریائی میں کوئی شریکے نہیں، وہ واجب غنی اورمستقل ہے،اس کی تمام مخلوق ممکن اورمتاج ہے۔ (تفسیر کبیر ازامام فحرالدیں رازی ،تفسیرابن کٹیر ،تفسیر بیضاوی،تفسیر حارن

ولادت اور ابنیت اس امر کی مقتضی ہے کہ مولود اور والد میں مشابہت ہو، ولد والد کا جزو ہوتا ہے، چونکہ

ولدیت جنسیت اور حدوث کا تقاضا کرنی ہے اور قِدم وحدانیت اور ثبوت کا تقاضا کرتا ہے اس کیے گلو تی کا کوئی فردخالق کی نہ جنسیت سے ہے (بلکہ وہ جنسیت ہے بھی مبراہے) نہ اس کی نظیروشل۔

(تفسيرمظهري، جامع احكام القرآن از قرطبي احكام القرآن از جصاص، تفسير ابن كثير

(٣) اگرکوئی شخص ایسے غلام کوخریدے جواس کا بیٹا ہویا باپ توغلام ازخود آزاد ہوجائے گا۔

(احكام القرآن أز جصاص ،تفسير قرطبي،تفسير مظهري وغيره

ال سلسله میں حضورا کرم ﷺ کی ایک حدیث ہے:

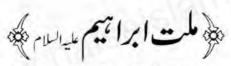
" مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحُم مَحُرَم فَهُوَ خُرٌّ "

جوائے محرم رشتہ دار کا مالک ہے تو وہ (غلام) آزاد ہوجائے گا۔

(مسند امام احمد ،ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه ،حاکم

(۴) تمام مخلوق اپنے خالق کی مطیع وفر ما نبر دار ہے ، اس کی اطاعت خواہ خوش دلی ہے کرئے یا ناخوشی ہے ، خوش دلی ہے کی ہوئی اطاعت پر اجر ہے۔

باب(٤):



﴿ بِسُمِ اللهُ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَاذَابُتَ لَى اِبْرَاهِمَ رَبُّهُ وَ بِكَلِمْتٍ فَاتَمَّهُنَّ ، قَالَ اِنَّى جَاعِلُك لِلنَّا سِ اماما، قال وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهُدِي الظَّلِمِيْنَ ﴿

اور جب ابراہیم کواس کے رب نے پچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں ،فرمایا ، میں منہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں ،عرض کی ،اور میری اولا د

ے، فرمایا، میراعهد ظالموں کونبیں پنچتا۔ (سورة البقره آیت ۱۲۴)

حل لغات:

'' ابتلک'': کی امر شاق کی تکلیف دینا ، تکلیف دینا آز مائش کوستزم ہوتا ہے، جانچنے والا بھی کسی کوخودا پی دا تفیت کے لیے آز ما تا ہے اور کبھی دوسروں براس کی بڑائی بھلائی ظاہر کرنے کے لیے ، حق تعالی کا آز مانا اور کسی کو مشقت میں

ڈ النادوسر معنول کے اعتبارے ہوتا ہے، کیونکہ وہ خودتو ہرایک کے تمام احوال کو جانتا ہے۔

وتفسيرات احمديه ،مفردات امام راغب، تفسير بيضاوى ،احكام القرآن ازابن العربي،احكام القرآن ازجصاص

'' **ڪلمات**'': کلمة کی جمع ہے بفظی معنی ہیں ایک بات ہلین یہاں مضمون اوراحکام مراد ہیں۔ «تفسیر مظهری

کلمت کی تفیر میں مفسرین کے چندا قوال ہیں۔

(۱) چند دعا ئیں: یعنی حضرت ابراہیم ملیہ السام نے اپنے رب کی رحمت کو چند دعاؤں ہے آنہ مایا، جیسے جنگل حرم کوشہر بنادے، یہال کے باشندوں کوشم تھم کے پھل دے 'بی آخر الزمان کوان کی اولا دمیں پیدا فرما۔ (جاسما دکام الترآن از قرطبی)

(۲) حضرت ابراہیم ملیالمام پرسات بڑی آ زمائشیں آئیں : آفتاب اور چاندے آزمائش،نمرود کی سلطنت ﴿ صقابلہ ﴿ بِرَى عَمر مِين صَنْنَهِ، آگ مِين وُالا جانا ، پيارے جيے کا ذبح کرنا ، في سپيل الله ترک وطن ، اپني بيوی اورا کلوتے جيے کو

نكم النبي جنگل مين جيھوڙ آنا۔

20

(r) 13/9 evil 25 -

(۴) دی احکام - جن میں سے پانچ سرے متعلق ہیں کلی کرنا ، ناک میں پانی ڈالنا ،سر کی ما نگ زکالنا ،مو چھیر کرکا کا گھٹا

کٹوانا،مسواک کرنا،بعض روایات میں مانگ نکا لنے کی بجائے داڑھی بڑھانا ہے۔ پانچ دیگر جوتمام بدن ہے متعلق ہیں:ختنہ،موئے زیرناف کی صفائی،بغل کے بال اکھیڑنا،ناخن کٹوانا،اور ڈھیلو ا

پاچ دیر بوتمام بد کے بعد یانی ہےاستنجا کرنا۔

(۵) بعض نے تمیں احکام بتائے ، جن کی تفصیل ہے :

دس سورہ تو بہ میں بیان ہوئے:

تو به ،عبادت ،حدالی ،سیاحت ،رکوع ، بجدہ ،اچھی ہاتوں کا حکم ، بری ہاتوں ہے رو کنا ،حدود الہی کی ندہبانی ،سلمانوں کو مڑ دہ سانے والے۔

ارخادر بانی ہے:

ٱلتَّآئِيُون الْعَبِيلُوْنَ الْحَمِدُونَ السَّآنِحُون الرِّكِعُوْنَ الشَّجِدُوْنِ الْاَمِرُوْنِ بِالْمَعْرُوْف و النَّاهُوْنِ عِنِ الْمُنْكَرِ و الْحَفِظُونِ لَحُدُوْدِاللهِ . وَبِشِّرِ الْمُؤْمِنِيُنَ اللهِ

توبہ والے عبادت والے سرائے والے روزے والے رکوع والے تجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی ہے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔ (مسورہ توبہ آیت ۱۱۲۰)

د ک سورہ احزاب میں بیان ہوئے:

اسلام،ایمان،طاعت،صبر،عاجزی،صدقه،روزه،شرمگاه کی حفاظت،نظر کی حفاظت، ہروفت ذکرالٰہی کرنا۔ شادر بانی ہے:

إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالصَّبِرِاتِ وَالْمُسْلِمُ تِ وَالْمُؤُمِنِيْنَ وَالْمُؤُمِنَةِ وَالْقَبْتِيْنَ وَالْقَنْتِيْنَ وَالْقَنْتِيْنَ وَالْقَنْتِيْنَ وَالْصَّنِمِيْنَ وَالصَّنِمِيْنَ وَالْمُتَصِيِّةِ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُتَعِيْنَ وَالْمُعَانِيْنَ وَالْمُعَلِيْنَ فُولُوجُهُمُ وَالْمُحْفِظِةِ وَاللَّهِ كِورِيْنَ اللهُ كَثِيْرُ اوَّاللَّهُ كُورِيْنَ اللهُ كَيْنُوا وَاللَّهِ مُعْفَولَةً وَالْمُوالِمِيْنَ وَالْمُعَلِيْنَ فُولُومِهُمُ وَالْمُحْفِقِةِ وَاللَّهُ وَالْمُعَلِيْنَ فُولُومِ وَالْمُعَلِيْنَ فُولُومِ وَالْمُعَلِيْنَ فُولُومِ وَالْمُعَلِيْنَ وَالْمُ الْمُعَلِيْنَ وَالْمُعَلِيْنَ وَالْمُعَلِيْنَ وَالْمُعَلِيْنَ فُولُومِ اللَّهُمُ مُعْفَولًا وَالْمُعِلِي الْمُعَلِيْنَ فُولُومِ وَالْمُولِ وَالْمُؤْمِنَ وَالْمُعِلِيلِ وَالْمُ اللهُ وَالْمُعَلِيلِ وَالْمُعَلِيلُ وَالْمُعِلِيلُ وَالْمُومِ وَالْمُعِلِيلُ وَالْمُومِ وَالْمُولُومِ وَالْمُولِ وَالْمُومِ وَالْمُعِلِيلُ وَالْمُومِ وَالْمُولِ وَالْمُومِ وَالْمُولِ وَالْمُومِ وَالْمُولِ وَالْمُومُ وَال

اسورة الاحراب ايت دح

دى سورة مُومِنُون اورمعارج يس يان بوك:

1+1+1+1+1+1+1+1

قیامت کی تصدیق،نماز میں حضورقلبی، مستحبات کی پابندی، بیکار باتوں سے پر ہیز، بخوثی زکو ۃ ادا کرنا، بیوی اور کنیز کے سوااور وں سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا، وعدہ پورا کرنا،امانت کا پورا کرنا' نداق ودل گلی سے پر ہیز، کچی گواہی نہ چھپانا۔ :

قَدَافَلَح النَّمُوْمُونَ اللَّالَيْنَ هُمُ فِي صَلابِهِمْ خَيْعُونَ الآوالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغُومُعُرِضُونَ الْآوالَذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغُومُعُرِضُونَ الْآوالَذِيْنَ هُمْ لَفُرُوجِهِمْ خَفِظُونَ الْآلِاعَلَى ازَوَاجِهِمْ اوُمَامَلَكَتَ ايْمَانُهُمْ فَانَّهُمْ فَانَّهُمْ عَلَى الرَّوَاجِهِمْ اوُمَامَلَكَتَ ايْمَانُهُمْ فَانَّهُمْ عَلَى عَيْرُملُومِيْنَ الْمُعْدُونَ الْمُودُونَ الْعَدُونَ الْعَدُونَ الْعَدُونَ الْعَدُونَ الْعَرُدُوسَ وَعُهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهِمُ وَعُهُدِهُمُ وَاللَّهُ وَلَهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا الْعُولُونَ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّه

ب شک مراوکو پنج ایمان والے جواپی نماز میں گورگواتے ہیں اوروہ جو کی ہے ہودہ بات کی طرف النفات نہیں کرتے اوروہ کر آئو ہ دیے ایمان والے جواپی نماز میں گروگا ہوں کی حفاظت کرتے ہیں گراپی کی بیول یاشر تی بائد یوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک میں ہیں کدان پر کوئی ملامت نہیں تو جوان دو کے سوا کچھا درجا ہے وہی حدے بڑھنے والے ہیں اوروہ جواپی نمازوں کی ملک بین ہیں کہ اور ہواپی نمازوں کی مگہبائی کرتے ہیں یہی لوگ والے ہیں اوروہ جواپی نمازوں کی مگہبائی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ اور ہیں گئی اور دوری کی میراث یا کی کے دہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

نیز ارشادرب العالمین ہے:

الَـدين هُمْ على صلاحِهِمْ دآنمُونَ ﴿ وَالَّـدِينَ هُمْ مَنْ عَـدَابِ رَبِهِمُ مُشْفِقُونَ ﴿ لِلسَّآئِلِ وَالْمَحُرُومِ ﴿ وَالَّذِينَ هُمْ مَنْ عَـدَابِ رَبِهِمُ مُشْفِقُونَ ﴿ لِلسَّآئِلِ وَالْمَحُرُومِ ﴿ وَاللَّذِينَ هُمْ مِنْ عَـدَابِ رَبِهِمُ مُشْفِقُونَ ﴿ لِللَّهِمُ اللَّهِمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ فَانَهُمُ فَانَهُمُ فَانَهُمُ فَانَهُمُ فَانَهُمُ وَاللَّهُمُ فَانَهُمُ وَاللَّهُمُ فَانَهُمُ وَاللَّهُمُ اللَّهُمُ وَاللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ وَاللَّهُمُ فَانَهُمُ وَعَهُدِهِمُ عَلَى صَلَّالِهِمُ أَوْمَامَلَكَتُ آيُمَانُهُمُ وَعَهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ وَعَهُدِهِمُ مَنْ اللَّهُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ فَانَهُمُ وَاللَّهُمُ وَلَهُمُ وَاللَّهُمُ وَلَهُمُ وَاللَّهُمُ وَلَهُمُ وَاللَّهُمُ وَلَهُمُ واللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَلَهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَلَهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُولُ وَاللَّهُمُ وَالْمُوالِكُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَالْمُواللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَلَّهُمُ وَاللَّهُمُ وَالّ

جوا پی نماز کے پابند میں اور جن کے مال میں ایک معلوم حق ہاس کے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہ ہاور وہ جوانصاف کاون ج جانتے میں اور وہ جوا پتے رب کے عذاب سے ڈر رہ ہیں بے شک رب کاعذاب نذر ہوئے کی چیز میں اور وہ جوا پی شرمگا ہوں کی حفاظت کرتے میں گراپی بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ

احكام القرآن ************

ان پر پکھ طامت نہیں تو جوان دو کے سوااور چاہے وہی صدے بڑھنے والے ہیں اور وہ جواپی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں ہو ہواپی گواہیوں پر قائم ہیں اور وہ جواپی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہو گا

'' کلمات'' سے مراد اگر عام لیا جائے لیعنی ادامر ونواہی، دعا ئیں، خصائل محمودہ اور تکالیف شاقہ ،تو یہ معنی مذکورہ

لولات کوشامل ہوگا۔ معالم ہوگا۔

راحکام القرآن ازابن العربي ،تفسير مظهري،جامع احکام القرآن از قرطبي،تقسير کبير ازامام فخو الدين رازي، ... عديد حرك بحري ، ...

'' اَهَاهَا '' : دیمی پیشواجس کی اقتدا کی جائے۔ (مفردات امام راغب ،تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیرازامام فخرالدین رازی،حامع احکام القرآن از قرطبی

اس مقام پر امامت ہے مراد نبوت ہے یا تمام لوگوں کا دینی پیٹوا ہونا ۔اس لیے کہ تمام لوگوں میں آپ کی عزت و عظمت ہو، تمام شریعتوں میں آپ کے قوانین کے موافق عمل رہے اور آپ کی اولا دمیں ہزار ہا انبیا آئے ،خود نبی آخر الزمان

سفت ہو، تمام سریسوں کی آپ سے ہوا ین مے سوال اس سے اور آپ ی اولا دیں ہرار ہا میں اسے ، سود بی اسرار ماا حضور محمصطفیٰ ایک آپ کی اولا دیس سے ہیں۔ (جامع احکام القر آن از قرطبی، احکام القر آن از جصاص، تفسیر کبیراز رازی)

' فَرَيْتِي ': دريت اولا وكوكم إن _____

'' عَدِی ہوں گے ہماری نبوت ہوں ہے۔ اگر امامت ہے۔ اگر امامت ہے مقصود نبوت ہوتو معنی ہوں گے ہماری نبوت فاسقوں کوئبیں ملے گی اور اگر دینی پیشوائی مراد ہوتو معنی ہوں گے کہ کفار دینی پیشوائی کے اہل نہیں۔

ں چیوای سراوپولو کی ہول کے لہ لھا رویں چیوای کے اہل ہیں۔ (تفسیر احکام القر آن از جصاص ،احکام القر آن از ابن العربی،تفسیر کبیر ارامام فحر الدین رازی)

" **ٱلطُّلَحِيْنَ**": حدے بڑھنے والا ظالم ہے،اس کا اطلاق فاسق اور کا فردونوں پر ہوتا ہے اگر امامت ہے مراد نبوت

ہوتو ظالمین سے مراد فاکش ہیں اور امامت عام معنی میں ہوتو ظالم سے مراد کا فربھی ہوسکتا ہے۔

(تفسير مظهري، احكام القرآن از جصاص، احكام القرآن از اين العربي، جامع احكام القرآن از قرطبي

مسائل شرعيه

الله تعالی جمیع معلومات کو، جن کی حد نہیں ، ازل ہے ابد تک تفصیلی طور پر جانتا ہے۔ اس علم الٰہی میں تبدیلی نہیں آتی ، اشیاء کے پیدا کرنے کے بعد ، دہ کہ نہیں آتی ، اشیاء کے پیدا کرنے کے بعد ، دہ لوگوں کا امتحان صرف اس کیے لیتا ہے تا کہ دوسروں پر اس کی خوبی یا خرابی واضح کر دے ، معلومات کے احوال بدلئے ہے علم الٰہی نہیں بدلیا۔

راحكام القرآن ازابن العربي، تفسير كبير ازامام فخر الدين رازي، جامع احكام القرآن ازقر طبي، تفسير كبير خارن)

احكام القرآن ----------

تمام انبیائے کرام، نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد صغیرہ وکبیرہ گنا ہول سے قطعا معصوم ہوتے میں ۔ان کی عصمت برامت کا جماع ہے۔

(شرح فقه اكبر از ملا على قاري،شفا بتعريف حقوق المصطفى از قاضي عياض تفسيربيضاوي تفسير كبيرازاهام فخرالدين رازي تفسيرات احمديه

(m) انبیائے کرام معظم اللام ہے بعض اوقات وہ امور مروی ہوئے ہیں جوان کی شان رقیع کے لائق نہیں ۔ان

امور کے بارے میں تفصیل یوں ہے کہ جوامور بطر یق خبر واحد دارد ہیں وہ خبر قابل وجہ بیں مردودے اور جو خبر بطریق متواتر منقول ہے وہ امورا ہے حقیقی معنوں پرنہیں ان کی تاویل لازم ہے، اوراگر ان امور کی تاویل ممکن نه بهوتوان ہے مرادخلاف اولی ہے قیقی گناہ مراذ ہیں۔ (تقسیرات احمدیہ)

امت کااس پراجاع ہے اس میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں کہ جارے پیارے نبی اکرم حفزت محمد مصطفی ﷺ ایک آن جرکے لیے بھی کسی صغیرہ یا کبیرہ کے مرتکب نہیں ہوئے۔

الحمد للهعلى احسانه وكرمه وفضله

(فقه اكبر از امام اعظم ابوحنيقه،تفسيرات احمديه

۵) دی چیزی فطرت بین اور په حضرت ابرا بیم ملیه اللام برواجب تھیں۔

المت ابراہی کے بیامور ہمارے لئے سنت ہیں:

'' مو کچیس کوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں یانی ڈالنا، ناخن کٹوانا، ختنہ کروانا، ناف کے نیجے بال صاف كرنا، يانى سے استنجا كرنا، بغل كے بال اكھيزنا، سركى ما تك نكالنا''۔

'' بعض روایات میں بجائے واڑھی بڑھانے کے انگلیوں کی گر ہوں گوصاف کرناہے'۔ رمسند امام احمد ،صحبح مسلم، ابو داؤ د،ابن ماجه ،ترمذي،سائي

بحواله جامع صغير ،تفسير ابن كثير ،مظهري،احمدي

1+1+1+1+,+1+1+1+1+1

(۲) فطرت کی بیدی اشیاءاسلام کاختان امتیاز میں ،ان کا ترک اسلام سے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔

(تقسيرات احمديه، احكام القرآن ازجصاص وغيره مسواک کرنا سنت ہے،مسواک پیلو یا کسی کڑوے درخت کی ہو، پھل داریا پھول والے درخت کی نہ (4)

ہوا آیک بالشت سے زیادہ نہو۔ (عاركت فقه)

> ، ٹ میں یائی ڈ الناوضو میں سنت اور عسل میں فرض ہے۔ (A)

اس قدرمونچھ کنوانا سنت ہے جس سے ہونٹ کا پورا کنارہ کھل جائے ،موٹچھ منڈوانامنع ہے ،مونچھ کے (9) کنارے کا نئے گی ضرورت نہیں۔

وهوههههه وهوههه وهوهه وهوههه وهوهه وهوهه (۱۰) داڑھی ایک مثت بھرر کھناواجب ہے،مثت ہے زائد کا ٹنا بہتر ہے،اس ہے کم رکھنافسق اور حرام ہے۔

یا در ہے کہ بعض علماء نے داڑھی کوسنت بیان کیا ہے اس کا مطلب میہ ہے کہ داڑھی رکھنے کا وجوب سنت ہے

ثابت ٢- (درمختار ، ردالمحتار، فتاوى الحامديه، المعة الضحى، ازمام احمد رضا)

(۱۱) ناخن کواناسنت ہے، جو محض جمعرات کے دن عصر کے بعد ناخن اس طرح کائے کہ داھنے ہاتھ کی شہادت

کی انگلی ہے شروع کر کے چھنگلیا پرختم کرے چھر ہائیں ہاتھ کی چھنگلیا ہے شروع کر کے انگو ٹھے پرختم کر ہے اس کے بعد دا کیں ہاتھ کے انگو تھے کا ناخن کاٹ لے ،ای ترتیب سے پاؤں کے ناخن کائے ،ان شاءاللہ

تنگ دی ، د نیوی پریشانی اور آنکھ کی خرابی ہے محفوظ رہے گا۔ (تفسیر دوح البیان ،فتاوی شامی) ختنہ کرناسنت ہے، بہتر ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کے ساتھ ختنہ بھی کر دیا جائے ،سات(۷)اور

دى (١٠) سال كى عمر ميں ضرورختنه كراديا جائے۔ الجامع احكام القرآن از قرطبي ا

(۱۲) تیره انبیائے کرام طیم اللام مخون پیدا ہوئے۔

"أوم شيث ادريس نوح سام لوط يوسف موى شعيب سليمان ليجي عيلى اور مصطفى صلى القد تعالى عليه وتلحهم اجمعين

اورایک اورروایت میں چودہ اساء آئے ہیں:

"أوم شيث نوح ' بودُ صالح 'لوط شعيب بوسف موسى سليمان زكريا عيسى 'حظله بن صفوان (بي اصحاب الرس) محمصطفى صلى الله عليهم وسلم ابداابدا " (جامع احكام القرآن از قرطبي)

(١٥) بر ہفتہ موئے زیر ناف صاف کرناست ہے جالیس دن سے زیادہ ان بالوں کا ترک کرناحرام ہے۔

رجامع احكام القرآن ازفرطبي عامه كتب فقه سرکے بالول میں مانگ نکالناسنت ہے' یہ مانگ درمیان سر ہونی چاہیے' بعض مردیاعورتیں وسط سرے

والنميں يابائيں مانگ نكالتي ہيں خلاف سنت بيبود ونصاري كاطريقہ ہے۔ مرد کے لئے سر کے بالوں کا کانوں کی لوتک یا کند ھے تک رکھنا سنت ہے آئییں مونڈ نا بھی جائز ہے مگر سر (14)

کےاطراف ہےمونڈ نااور درمیان میں گیھا کی طرح بزھے رکھنا خلاف سنت یہود و نصاری کا طریقہ ہے۔

بغل کے بال اکھیرناست ہے انہیں مونڈ نابھی جائز ہے۔ (IA)

ا گرنجاست مقدارا یک درہم مخرج نجاست ہے چھیلی نہ ہوتو ڈھیلوں کے بعد پانی ہے اعتجا کرناست ہے (19)

احكام القرآن *********

اورا گرمخرج سے قدر درہم تجاوز کرجائے تو پانی سے استخاکر نافرض ہے۔

یادر بے باتھ کی جھیلی کے گڑھے کی مقدار مساحت میں اور ساڑھے چار ہاشہ وزن میں مقدار درہم ہے ، تیلی

نجاست میں مساحت کا اور شوں نجاست میں وزن کا اعتبار ہے۔

(۲۰) امام جمعنی دین پیشوا کامعصوم ہونا شرط نہیں۔

واحكام القرآن ازجصاص جامع احكام القرآن ازقرطبي تفسيرات احمديه تفسير كبير ازامام فحرالدين رازي

(۱۱) کافر ملمانوں کا امام یا پیشوائیس ہوسکتا'اس کی قیادت مسلمانوں کے لئے جائز نہیں'نه اس کا اجاع 🖠

بائزے۔ (فتاوی رضویه)

) خلفائے راشدین کی خلافت علی منہاج نبوت ہے'اس کے حق ہونے میں کسی مسلمان کو کلام نہیں'ر دافض نہ سریر

کااس سلسلہ میں اعتراض بالکل بے جاہے۔ (تفسیر کبیرازامام فیحرالدین دازی 'احکام الفو آن ازحصاص) (۲۳) خضرت ابراہیم بلیے الصلو ۃ والسلام کی امامت قیامت تک قائم ہے' آپ کی ملت کا اتباع ہم مسلما تو ل پر لازم ﴿

۱۱) سرت ابرات محید اور حضور اکرم میان نے بار مااس کا واضح بیان فرمادیا ہے۔ یے قر آن مجید اور حضور اکرم میان نے بار مااس کا واضح بیان فرمادیا ہے۔

(۲۳) این اولاد کے لئے وعائے خیروبرکت کرناسنت انبیاء ہے۔

(۲۵) فاسق اگرامیرمقررہوجائے توظلم اورمعصیت میں اس کی اطاعت جائز نہیں۔ (تفسیر مظھری)

(۲۲) امام اہل عدل ٰ اہل احسان اور اہل فضل ہونا چاہیئے 'اسے عدل قائم کرنے پر قدرت حاصل ہونا ضروری ہے' اہل فتق ٔ جابر وظالم امامت کا اہل نہیں' یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی الله عذا ہن زہیر رضی الله عذا ور دیگر

اكابرامت نے يزيد كى اطاعت كرنے سے انكار كرويا تھا۔ الحكام القرآن از قرطبى

(۲۷) نماز کا امام صالح ، فتح العقيده ، فتح الطهارة اورغير فاسق ہونا ضروری ہے ، فاسق امام کی اقتدا میں پڑھی ہوئی

المازواجبالاعادہ ہے۔ (درمختار،جصاص، فتاوی رضویہ) المازواجبالاعادہ ہے۔ کا بختار، بحصاص، فتاوی رضویہ)

(۲۸) بدن اور کیٹروں کی طہارت اور نفاست مامور بہ ہے ، ای طرح جمعہ کے روزعسل کرنا ،خوشبو کا استعال امور مسترید میں در

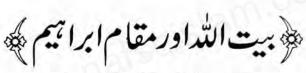
متحبہ اور منون ہے۔ اس اور اور منون ہے۔ اس اور اور منون ہے۔ دی حضر کا مطابق نیزی میان ایک املیم اور اور العمل سے العمل سے العمل سے العمل سے العمل سے ا

(۲۹) تواب اوراجر بقدر مشقت ہوتا ہے، چونکہ حضور اکر م ﷺ نے تمام انبیائے کرام میمم السلات والعسیبات ہے۔ بڑھ کر مشقت اٹھائی، آپ کی آز مائش سب سے بڑھی ہوئی تھی اس لیے آپ کا اجر بھی تمام انبیا ومرسلین اور

ملائکہ مقربین تلیم السلوات والتسلیات ہے زائد ہے۔ (تفسیر کبیرازامام فنحوالدین رازی) (۳۰) حضرت ابراہیم کی نینا وطبیالصلوقة والبلام کو جن امور ہے آزیایا گیا آب ان میں بورے اترے، بلکہ ان امور

(۳۰) حضرت ابراہیم علی نینا وطیالصلو قداللام کوجن امور ہے آن مایا گیا آپ ان میں پورے اترے، بلکہ ان امور میں میں آپ کی اولیت تابت ہے۔ میں آپ کی اولیت تابت ہے۔

اب(۸):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَإِذُ جَعَلْنَا الْبَيُتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَاَمُنَا ، وَاتَّخِذُوا مِنُ مَّقَامِ إِبُرَاهِمَ مُصَلَّى وَعَهِدُنَا الْبَيْتَ لِلطَّآنِفِينُنَ مُصَلَّى وَعَهِدُنَا إِلْى إِبُرَاهِمَ وَإِسُمْعِيُلَ اَنُ طَهِّرَا بَيُتِى لِلطَّآنِفِينُنَ وَالدُّكَعِ السُّجُودِ ﴾
وَالْعَكِفِيُنَ وَالرُّكَعِ السُّجُودِ ﴾

اور (یادکرو) جب ہم نے اس گھر کولوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کونماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تا کیدفر مائی ابراہیم اور اسلمعیل کو، کہ میرا گھر خوب ستھرا کروطواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و ہجود والوں کے لیے۔
(سودہ بقرہ آیت ۱۲۵)

حل لغات :

'' صَلَّالِيَةَ '': ثُوْبٌ عظرف بجس كامعنى برجوع كرنا، مَشَابَةٌ كامعنى بوكرآني ما مقرق بوكر من المنظرة من المنظرة ال

تفسیر روح المعانی، تفسیر مظهری، مفر دات امام راغب، جامع احکام القرآن از قرطبی

ثواب کی جگہ بھی مراد ہے، یعنی بیت اللہ ثواب کی ایسی جگہ ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لا کھ نیکیوں کے برابر ہے، بیت اللّٰہ کی مثال اس آشیانہ کی ہے جس کی طرف پرندے ثام کے وقت اوٹ کر آتے ہیں۔ میت ' تھیں ہوں کی سیار کی میں ہے ہیں ہے کہ اس کے ایک کر آتے ہیں۔

" أَصْنَا": المن دين والاياامن بإن كى جلد

یہاں جنون ، جذام ، برص اور متعدی امراض ہے امن ہے ، یا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کوعذاب آخرت سے ان شاءاللّٰدامن ہوگا ، یا جو مجرم و ہاں داخل ہو جائے قانونی سزا ہے امن میں رہے گا ، یا پیر جگہ ظالموں ، جابروں کے قبضہ

ہے امن میں رہے گی۔

جو بے دین اے ویران کرنے کا ارادہ کرے وہ خود ہی تباہ و ہر باد ہوگا، جیسے اصحاب فیل ،یا یہ جگہ شکار کو شکاری ک نوں،جانوروں سے امن دینے والی ہے کہ اس مقام پر بھیٹر یااور شیر بھی ہرن اور بکری پرحملۂ نہیں کرتا۔

تفسيرات احمديه انفسير بيضاوي اجامع احكام القران ارقرطبي انفسير مظهري

سے بیت اللہ میں اگن ہو۔ سے بیت اللہ میں اگن ہو۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی)

ممکن ہے جملہ ذکورہ اشیاء ہے بیت اللہ میں امن ہو۔ نیز نون میں کا سات کا سات میں اللہ میں امن ہو۔

وَاتَّضَدُوا": الى كادوقر أتيس بين:

(۱) خ کے فتح کے ساتھ ،اس صورت میں معنی ہوگالوگوں نے جارے البام سے مقام ابراہیم کونماز کی جگہ بنالیا۔

(۲) خ کے کسرہ کے ساتھ،امر کاصیغہ،اس صورت میں یہاں لفظ **قُلُفَا** پوشیدہ ہوگا،معنی ہوگا کہ ہم نے فر مایا کہ تم مقام ابراہیم کومصلی بناؤ۔

مقام ابر اهم": حضرت ابرائيم مايالهام ككر عبون كى جدد

اس آیت کے شانِ نزول اورا حادیث ہے معلوم ہوتا ہے کہ مقام ابراہیم

(۱) وہ پھر ہے جس پر کھڑے ہو کرآپ نے عمارت کعبہ بنائی۔

(٢) وه يقرب جي يركور عاد المرات جهال كوج كے ليے يكارا۔

(٣) وه پھر بے کداس پر قدم رکھ کراپنی بہو (حضرت اعاصل علیدالمام کی بیوی) سے اپناسر دھلوایا۔

داحکام القر آن از جصاص، جامع احکام القر آن از جصاص، جامع احکام القر آن از قرطبی، تفسیر بیضاوی "مُصلِّسی": اس کے لغوی معنیٰ ہیں جائے نماز ، مگراس سے مرادمجاز اُ قبلہ ہے، یعنی مقام ابراہیم کے اردگر دیا پیچھے نماز

ياهو-

"عدونا": عبد كمعنى وعده كے بيں مراس برادتاكيدى عم بد رنفسير كبيرازامام فعرالدين رازى) "ان طهرا": يكر تطبير بنا ب جس كامعنى بي ياك كرنا اور ياك ركھنا۔

یعنی میرے گھر کونجاستوں اور گھنا وَئی چیز وں ہے پاک وصاف رکھو، بیمعنی کہ پہلے ناپاک تھااب پاک کرو، درست میں، کیونکہ بیت اللہ (خانہ کعب)رب کی عباوت کے لیے بنایا گیا تھا،اس پر کسی انسان کا قبضہ وملکیت نہیں اس لیے رب نے

ا فی طرف نسبت کر کے فرمایا: بیفتی (براگر) بیاضافت اس کے شرف وعظمت کی وجہ ہے۔

الطَطَأَ نَفْيِنَ : طواف ، بنا بجس كامعنى بكى كارد كرد كهومنا-

اس ہے مرادوہ پردیسی لوگ ہیں جوخانہ کعبہ کی زیارت کے لیے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں، یاعام طواف کرئے واللا

خواه مکی ہویا آ فاقی۔

(احكام القرآن ارحصاص، تفسيرات احمديه، تفسيرخازن، تفسير مدارك التنزيل، جامع احكام القرآن ازقرطبي، تفسير روح المعاني)

احكام القرآن معودهدهده ومحودهده ومحوده ومحوده " المعلقين ": عكوف ع بنام جس كمعنى بين متوجه بوناياكي كرماته تعظيمًا تعلق بيداكرنا ياتفهرنا_ (مفردات امام راغب ای ہے اعرکاف بنا ہے جورمضان کے آخری عشرہ میں سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ عاکفین ہے مرادیا مکہ معظّمہ کے شندے ہیں یاو ہاں اعتکاف کرنے والے یا نمازی یا مجدحرام میں بیٹھنے والے۔ رجامع احكام القرآن ازقرطبي،احكام القرآن ازجصاص،تفسير روح المعاني " اَلَوْحَع": رَاكِع كَنْ عَهِي، رَوْع كرن والـ "السَّجُود": سَاجِدٌ كَ جَعْ عِ، تَجِده كَرَ فَوالِ_ ان دونوں صفات سے مراد نمازی ہیں ،خواہ مکی ہوں یا آ فاتی ،اعتکاف کرنے والے ہوں ، یا طواف کرنے والے المحدحرام میں ذکرالہی کے لیے بیٹھنے والے۔ (تفسيرخازن ،تفسيرات احمديه) مسائل شرعیه: (۱) مکه معظمه، بیت الله ،مجد حرام اور حرم مکی شریف امن کی جگهبیں ہیں اوران کی تعظیم لا زمی ہے۔ (تفسير ات احمديه، احكام القرآن از ابن العربي، احكام القرآن از جصاص (۲) بیت الله کی تعظیم میں تمام حدود حرم کے احکام برابر ہیں ،حدود حرم میں قبل ظلم'شکار' درخت کا ٹنا' کا ٹنا تو ڑ ناوغیرہ (احكام القرآن ازجصاض تفسيرات احمديه عامع احكام القرآن ازقرطبي (٣) حرم کمی کی طرح مدینه طیبه کا حرم بھی قابل تعظیم ہے ، حرم مدنی کا بیان احادیث طیبہ میں ہے ، اس سلسله میں بكثرت احاديث واردين جوكم ازكم درجه شهرت كونبني بين ازان جمله حضورة الله كاارشاد ب: " إِنِّي حَرَّمُتُ مَا بَيْنَ لَابَتِيي الْمَدِيْنَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبُرَاهِيُمُ مَكَّةً " میں نے مدینہ کی دوواد یوں کے درمیانی خطہ کوحرم بنادیا ہے جس طرح ابراہیم نے مکہ کوحرم بنادیا ہے۔ شارح مشكوة ﷺ تورپشتی نے، پھرسیدشریف جرجانی نے، پھرشخ ملاجیون نے فرمایا ہے کہ ' وحرم مدین جرمت اور تعظیم میں حرم کی کی طرح ہے، اس کے علاوہ باقی احکام میں برابری نہیں ، و ہاں شکار کرنا ، درخت کا ٹناوغیرہ پر یابندی ہیں'۔ (تقسيرات احمديه) (۴) جو تحفق جرم کرکے حدود حرم میں داخل ہو جائے اسے وہاں سز اند دی جائے گی ندائے گرفتار کیا جائے گا، لبیتهای تک رزق وغیره نه پینچنے دیں تا کہ دہ مجبور ہوکرخود بخو دو ہاں سے نکل جائے ۔حرم امن کی جگہ ہے دہاں اس سے تعرض نہ (جامع احكام القرآن ازفرطبي، احكام القرآن ازجصاص ، تفسير بيضاوي، تفسير روح المعالى، تفسير مدارك التنزيل وعبره)

وهوهههههههه واحكام القرآن وهههههههههههههههههههه

(۵) مقام ابراہیم، جمرا سود، صفاوم روہ کی تعظیم ضروری ہے چونکہ ان اشیاء کومحبوبان خدا نے نسبت ہے اور محبوبان فدا نے نبت رکھنے والی ہرشی قابل تعظیم ہے، کئی آیات اور متعددا عادیث سے پیمسکلہ واضح ہے۔ ﴿تفسیرابن کشیر، ﴾ (۲) بزرگان دین کے طریقوں پڑمل کرنا واجب ہے،طواف میں رل کرنا،صفا ومردہ کے درمیان سعی کرنا،

(احكام القرآن از جصاص) جمرات کوری کرنااس کی بہترین مثالیں ہیں۔

(2) بیت الله، مجد حرام مبحد نبوی کی طرح هرمجد کونجاستوں، بتوں کی نایا کی، خبائث، گناہوں، خون، گو براور

اس طرح کی ہرنایاک ٹی سے پاک رکھنا فرض ہے،ایسے ہی معجد کے ماحول کو د نیوی علائق اور ناپسندیدہ اشیاء سے پاک رکھنا

لا زم ہے، سجد کے ماحول کو معطرا ورخوشبود اررکھنا شرعامحمود ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، تفسیر محازن، تفسیر کبیرازامام رازی،احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر روح المعانی

(٨) اى طرح مىجد يى داخل مونے والوں كے لئے لازم بے كمان كابدن، كيڑے وغيرہ باك وصاف مول،

(جامع احكام القرآن ازقرطبي) ان کے منہ یاجم ہے کوئی ہدیونہ آ رہی ہو۔

(9) مجد کی تغییر اور اس کی صفائی کے لئے متولی ہونا لازم ہے، متولی کا صالح متقی ہونا ضروری ہے، کیونکہ کعبہ

مباركه كوياك ركفنح كاحكم حضرت ابراتيم اورحضرت اساعيل عليباللام جيسے اولوالعزم رسولوں كو ہوا۔

(۱۰) عمرہ، حج یاصرف طواف کے بعد دور کعت نقل واجب ہیں ان کومقام ابراہیم کے قریب ادا کرنامتحب ہے

مقام ابراجيم پر بھيركى وجه ے اگر نماز اواكرنا آسان ته جوتو مجدحرام ميں بيقل اواكئے جاكتے ہيں۔ (احكام القرآن ازجصاص تفسيرخازن

(۱۱) مقام ابرا جیم حضرت ابرا ہیم علیہ السلام کی نبوت اور معجزہ اور الله تعالی کی وحدانیت پر روش دلیل ہے، اسی طرح 🕽

صفا دمروہ ، تجرا سود ، منی ، عرفات ، مز دلفہ وغیرہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں محبوبان بار گاہ قدس سے منسوب دیگر

(تفسیرعزیزی) اشیاء بھی شعائز اللہ میں ہے ہیں۔ (۱۲) مجديس سوائے مسافراورمعتلف كے كى اوركو كھانا كھانا اورسونا جائز نہيں۔ (عامه كتب فقه)

(۱۳) خانہ کعبے کے اندر فرض اور سنت و فعل نمازیں پڑھنا جائز ہے، جس طرح بیت اللہ کے گرد چاروں طرف

کھڑے ہوکر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے،ای طرح بیت الله شریف کے اندر ہرست منہ کر کے نماز پڑھنا جائز - (احكام القرآن ازجصاص،جامع احكام القرآن ازقرطبي،تفسير كبيرازامام فخرالدين رازي وغيره)

(۱۴) طواف تين طرح كام، فرض ، واجب سنت:

(ال طواف زیارت فرض ب (ب) طواف صدرواجب ب

(ع) طواف وداع سنت ب،اس كاثبوت صديث شريف ع بـ (احكام القرآن جصاص)

احكام القرآن

(۱۵) جس طواف کے بعد علی ہے اس میں را کرنا سنت ہے۔ (احکام القر آن از جصاص)

(۱۲) طواف میں رال کرناست ہے، رال پہلے تین چکروں میں ہوگا۔ (احکام القرآن ازجصاص)

(۱۷) مکه معظمه کے قرب وجوار میں سکونت اختیار کرنا جائز ہے۔ (احکام القو آن از جصاص)

(۱۸) حطیم چونکد بیت الله کا حصہ ہاس لیے طواف میں اے شامل کیا جائے ، اگر طواف میں اے شامل نہ کیا

راهکام القرآن از جصاص) کا پاتو طواف ادانه موگا۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۱۹) مقام ابراہیم ،ملتزم ،میزاب رحمت کے نیچے ،رکن یمانی کے پاس ،صفادمروہ کے درمیان ،حجراسود ،خانہ کعبہ

کے اندر ، منی شریف میں ، مز دلفہ ،عرفات میں ، تینول جمرات کے پاس ، جاہ زمزم اور زمزم شریف پینے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ دنفیسہ عزیز ،

(r۰) روئے زمین پر جونمازی نماز پڑھے اسے بیت اللہ کی طرف مند کر کے نماز پڑھنالازم ہے۔ کیونکہ بیت اللہ

ٹریف تمام سلمانوں کا مرجع ہے۔

ہے تمام سمہا ہوں ہمرت ہے۔ (۲۱) مقام ابراہیم کی تعظیم حضرت ابراہیم ملی نہیا دملیہ الصاد ۃ دالسلام کی نسبت کی وجہ سے ہے اسی طرح امہات المومنین

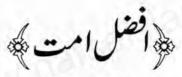
وہ ان میں اور اہل ہیت اطہار رضی الد عنهم اجمعین کی نسبت حضور خاتم المرسلین تالیہ کی طرف ہے اس لیے بید حضرات بھی قابل تعظیم ہیں'

(۲۲) مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنااس کی عظمت اور شرف کی وجہ سے ہے،اس کی عظمت اور شرف کا لحاظ

عین نماز میں ہے، ظاہر ہے کہ حضور پاک صاحب لولاک تاہے کی عظمت اور شرف سب عظمتوں سے بڑھ کر ہے اس لیے نماز کی حالت میں حضور سیدالا کرمین تاہے کی عظمت کا لحاظ نماز کومزید محبوب تر اور کامل تر بنادے گا،قر آن وا حادیث کے دیگر دلائل اس

کی تائید کرتے ہیں۔

(9)_1



﴿بِسُمِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَكَذَٰلِكَ جَعَلُنَكُمُ أُمَّةً وَّسَطَّا لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيُكُمُ شَهِيدًا، وَمَاجَعَلُنَا الُقِبُلَةَ الَّتِي كُنُتَ عَلَيُهَا إِلَّالِنَعُلَمَ مَنُ الرَّسُولُ عَلَيُكُمُ شَهِيدًا، وَمَاجَعَلُنَا الْقِبُلَةَ الَّتِي كُنُتَ عَلَيهَا إِلَّالِنَعُلَمَ مَنُ يَتَّبِعُ الرَّسُولُ مِمَّنُ يَّنُقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَإِنْ كَانَتُ لَكَبِيْرَةً إِلَّاعَلَى يَتَبِعُ الرَّسُولُ مِمَّنُ يَنُقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَإِنْ كَانَتُ لَكَبِيْرَةً إلَّاعَلَى اللهَ عِلَى اللهُ إللَّاسِ لَرَهُ وُقَ اللهُ إِلنَّاسِ لَوَهُ وَقَ اللهِ إِلنَّاسِ لَوَهُ وَقَ اللهُ إللَّاسِ لَوَهُ وَقَ اللهُ إللَّاسِ لَوَهُ وَقَ اللهُ اللهُ اللهُ إللَّاسِ لَوَهُ وَقَ

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہتم لوگوں پر گواہ ہوادر بیر سول تمہارے تہان و گواہ اورا محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ ای لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون النے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک بیہ بھاری تھی گران پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بے شک اللہ آومیوں پر بہت مہر بان مہر والا ہے۔

(سودہ البغرہ آیت ۱۶۲۲)

حل لغات:

اُفَ ": حضورا کرم ﷺ کے زمانہ میں موجوداور قیامت تک آنے والے سب افرادامت ہیں۔ داحکام القو آن اذ جصاص ج ا ، ص ۹۰

'' وَسَعَ '': ایمارکان جس کے تمام اطراف برابرہوں ،اس لغوی معنی ہے استعارہ کرتے ہوئے خصال محمودہ

کووسط کہا گیا ہےاور پھراس کا اطلاق اخلاق محمودہ کے موصوف پر کردیا گیا ہے۔ (تغیریفاوی بس ۱۱۱ یقیررد تے المعانی، تام بس ۴

' وَسَعَطُ ": عدل كے معنوں ميں استعال ہوتا ہے، اى لئے بہترين اشياءان ميں سے درمياتی ہوتی ہے۔

(جامع احكام القرآن ازقرطبي ، ج٢ ، ص١٥٣ تفسيرابن كثير ، ج١، ص ١٩٠)

(تفسير خازن ، ج ١ ، ص ٩٤ تفسير كبير ، ج ٢ ، ص ١٠٩)

افراط وتفريط بياكشي كووسط كباجا تا ہے۔ (مفردات امام راغب ص ٥٢٢.

احكام القرآن از ابن العربي ،ج أ ، ص ٣٠٠. احكام القرآن از جصاص ،ج ا ،ص ٨٨. تفسير خازن ،ج ا ، ص ٩٠

امام رازی،امام ترندی کی ایک حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں،اوسط الامم سے مرادافقل الامم ہے۔

(تفسير كبير ،ج٣،ص١٠٩)

" شمداء ": شهيد ك جع ب

شہود،شہادة، شاہد، مشاہده اى بنيس آكھ يابسيرت عاصل بونے والے مشاہره اورعلم

کے مطابق قول صادق کوشہادۃ کہتے ہیں۔ (مفردات امام راغب، ص٢٦٨ تفسير كبير، ج٣، ص١١٢)

گواہ کوشہیداور شاہدائی گئے کہتے ہیں کہ وہ موقع پرموجود ہوتا ہے اور واقعہ اس کے سامنے ہوا ہے، مطلع اور نگہبان کو بھی کہتے ہیں کہاشیاءان سے تحفی نہیں ہوتیں۔

مسائل شرعیه:

حضورا کرم سیدالانبیاء والمرسلین حضرت محمصطفی ﷺ کی امت اجابت اگر چیتمام امتوں کے بعد آئی ہے گر

رجہ میں سب سے افضل اور بہتر ہے ،حضور پرایمان لانے کے باعث اسے خیر الامم ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(احكام القرآن از ابن العربي ، ج ا ،ص ٣٠. تفسيرات احمديه ص٣٦

اجماع امت جت ہال کا خلاف کرنے والا بورین بہمی ہے۔ اتفسیرات احمدید، ص۳۱.

احكام القرآن ازجصاص، ج٢، ص٨٩،٨٨ تفسير مدارك التنزيل ،ص ٩٤ تفسير بيضاوي ،ص١١٢ تفسير قرطبي، ج٢، ص٥٦ ١)

جسطرح حضورا کرم ﷺ کے صحابہ کا اجماع ججت اور لازم القول، واجب تعمل ہے ای طرح بعد کے زمانہ

کے صائح مومنوں کا اجماع قابل جحت ہے۔ (تفسیر احکام القرآن ازجصاص ج ا ،ص ۸۹ تفسیر کبیر، ۳، ص ۱۱۰)

(تفسير مظهري، ج ١ ،ص ٢٣٨. تفسير روح المعاني ، ج٢ ، ص٣. احكام القرآن از ابن العربي ، ح ١ ، ص ٠ ٩٠)

مومن عادل کی شہادت مومن اور کافرسب کے حق میں شرعا معتبر ہے،البتہ کافر کی شہادت مسلمانوں پر

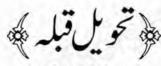
(احكام القرآن از جصاص ،جا، ص١٨)

(۵) خواری ، روافض اور جن کا کفریافتق اعتقادی واضح اور ظاہر ہو چکا ہے،ا جماع میں ان کا شار نہیں ہوتا۔لبذا

بياوگ كى مئلةشرعيد ميں خلاف كريں توبيا ختلاف اجماع ميں مانع نہيں ہے۔ (تغير كبير،ج مبرم ١٥١١ ـ ١٤١م القرآن ازجام، ج اس٠٩٠)

خلفائ راشدین رضی الله عنهم کی خلافت را شده پرمسلمانوں کا اجماع واقع ہو چکا ہے، لہذا بیخلفاء برحق ہیں ، ﴿

: (10)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

قَدُ نَرَى تَقَلُّبَ وَجُهِكَ فِي السَّمَآءِ قَلَنُولِيَنَّكَ قِبُلَةً تَرُطُهَا فَوَلِّ وَجُهَكَ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهُكُمُ وَجُهَكَ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهُكُمُ شَطُرَهُ * وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَبَ لَيَعُلَمُونَ آنَّهُ الْحَقُّ مِنُ رَّبِهِمُ * وَ مَا اللهُ بِعَافِل عَمَّا يَعُمَلُونَ اللهُ عَمَّا يَعُمَلُونَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْحَقَّ عَمَّا يَعُمَلُونَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْحَقَّ عَلَى اللهُ اللّهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ ال

ہم دیکھر کے جیں بار بارتمہارا آسان کی طرف منہ کرنا ،تو ضرور ہم تہہیں پھیر دیں گےاس قبلہ کی طرف ،جس میں تمہاری خوشی ہے، ابھی اپنا منہ پھیر دومجد حرام کی طرف ،اور اے مسلمانو!تم جہال کہیں ہوا پنا منہ اس کی طرف کر واور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ بیان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوٹکوں سے بے خبر نہیں۔ کے کوٹکوں سے بے خبر نہیں۔

حل لغات

" قَدْنَولى ": قد تحقِق ك لي إلى بيان كرنے ك لي استعال بوتا ہے-

" نسولی ": رویت ہے معنی یوں ہوگا: بے شک ہم دیکھر ہے ہیں یا بھی بھی دیکھا کرتے ہیں،رب کریم

مل وعلا شاندا ہے محبوب کر یم اللہ کی محبوبات اداؤں کود مکھر ہے ہیں۔

" تقلب": باربار پرنا۔

(احكام القرآن ازجصاص ص ١٠٠)

وَجُهِكَ": چېره، ذات اوربدن پراس كااطلاق موتاب،

اس آیت یس چره یابدن مراد ے ۔ (تفسیر کبیر ،ج ۱، ص ۱۲۵ تفسیر روح المعانی،ج ۲،ص ۱۹

لین اے محبوب! ہم وکھور ہے ہیں کہ آپ کے چمرہ انور کا بار بارآسمان کی طرف پھرنا،اس ہے ہم آپ کی مرضی مجھتے

احكام القرآن معمو

یں آپ کی تمنااور آرز وقبول ہونے کے قابل ہے۔

"فَكَنُو لَيَنْكَ": تُولِّى عباع، اسكامعنى عوالى بنادينا، پھرنااور قريب كردينا

(تفسير كبير ، ج ٢٠ ص ١٢٥ . تفسيورو ح المعاني، ج٢ ، ص ٨ . تفسير بيضاوي، ص ١٢٣ . مفر دات امام راغب ، ص ٥٣٣

" تَوْضَهَا": خوشی اورمجت کے معنول میں استعال ہوا ہے، ناراضی کا مقابل نہیں۔ (تفسیر کبیر ،ج۳،ص ۱۲۵)

اس کا میعنی نہیں کہ آپ بیت المقدرس سے ناراض تھے،رب کے تھم سے ناراضگی محبوبانِ خدا سے متصور نہیں، بلکہ معنی یہ ب لہ آپاگر چہ بحکم خدابیت المقدس ہے بھی راضی تھے گر آپ بیت الحرام سے زیادہ راضی تھے آپ کی خواہش تھی کہ یہ قبلہ بن

" شَطُر ": شطر كرومعني بين:

(۱) نصف یا آدها،

(۲) جانب اورطرف،

يهال شطر جمعن جانب اورطرف استعال مواب_ (احكام القرآن از ابن العربي، ج ا ،ص ٢٠)

(احكام القرآن ازجصاص، ج ١ ،ص ١ ٩ . جامع احكام القرآن از قرطبي ، ج٢ ،ص ٥٩ ١ . تفسير كبير ازرازي، ج٣٠،ص ٢٥ ١

مسجد حوام: یدوه مجدے جومکه معظمه میں واقع ہاں کے درمیان کعبے ،اس مجد کی حرمت اور معظم یہ

م کاس میں یاس کے آس یاس شکار کرناحرام ہے، باد فی حرام ہے۔

حضورا کرم ﷺ کو تھم دیا جارہا ہے چونکہ آپ کی رضابہ ہے کہ کعبہ قبلہ بن جائے سوہم تھم دیتے ہیں کہ آپ اپنار خ اقد س

نمازوں میں اس قبلہ کی طرف کر لیجئے جوآپ کومجوب ہے اور وہ کعبہ ہے، کعبہ کو بیت الحرام اور مسجد حرام ہے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ "**وَ حَيْثُ مَا كُنْتُهُمُ** ": تم جهال كهيں بھی ہو، دريا ميں ياخشکی پر، فضاميں ياغار ميں ،مشرق ميں يامغرب

میں، شال میں یا جنوب میں، آبادی یاصحرا میں،غرضیکہ جہاں کہیں ہونماز میں اپنارخ مسجد حرام کی طرف کراو، کیونکہ یہ میرے

مبوب نی (ﷺ) کامحوب قبلہ ہے، تم پرلازم ہے کداس کومحبوب جانو۔ "فَوَلُوا وُجُوهَكُمُ شَطْرَهُ ": وَتَمْ بَعَى اى جانب مندك عَمَاز يراهو-

بیت الله کوقبلہ بنانا ہمار مے محبوب نبی ہیں ہے کو مجبوب ہے صرف وہی اس کوقبلہ نہ بنائے بلکہ تم پر بھی لازم ہے کہ اس کوقبلہ بنالو

اگر چہ جہلاءاس پراعتراض کریں کہ بیت المقدس کو ہٹا کررب نے بیت اللہ(کعبہ) کو قبلہ کیوں بنا دیا سوان کا بیر اعتراض بالکل بے جاہے، اہل کتاب کے علاء بیر جانتے ہیں نبی آخرالز مان ﷺ کی علامت بیہ ہے کہ وہ دوقبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے،''امام انقبلتین'' حضورا کرم ہوئی کا وصف پہلی کتابوں میں لکھا گیا ہے گذشتہ انبیائے کرام علیم اصلو ۃ دلسلام نے

مسائل شرعیه:

(۱) نمازی کے لئے لازم ہے کہ وہ جہال کہیں بھی ہو، سفر وحضر میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، کعبہ تمام

آفاق کا قبلہے۔ (تفسيرات احمديه، ص ٢٨ تفسير جامع احكام القرآن از قرطبي ، ج ٢، ص ١٢٠)

بيت الله شريف كى كى ايك جانب رخ كرك نماز يرص عنماز موجائ كى ـ

(احكام القرآن ازجصاص ، ج ا، ص ٩١ . تفسير قرطبي، ج٢، ص ١٢٠ تفسير كبير از رازي، ج٣، ص ١٢٥)

جو تحص کعبہ کا مشاہدہ کررہا ہوایں کے لئے لازم ہے کہا بنارخ نماز میں کعبہ کی طرف کرےاور جو تحض کعیہ

ے دور ہو کعبہ اس سے غائب ہواس کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کا رخ کعبہ کی ست ہو، یعنی اس کا رخ اگر عین کعیہ ہے

دائیں اور بائیں (۴۵) درجے کے اندرہو، سیست قبلہ ہے۔

(تفسیرات احمدید ،ص ۳۹. احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱،ص ۳۳ تفسیر کبیر، ج ۲،ص ۱۳۲) (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲،ص ۱۰ احکام القرآن از جصاص، ج۱،ص ۹ و تفسیر مدارک، ج۱،ص ۹۹ فناوی رضویه

(٣) کعبہ بیت الله شریف کی فضا اور مخصوص رقبہ کا نام ہے ، تحت الشریٰ سے کے کرآسان کی بلندیوں تک یہ فضا 🕻

اور ہوا کعبہ ہے، بیت اللہ کی دیواروں ، پھروں ،غلاف ،دروازہ وغیرہ کا نام کعبہ بیں ،اگر کسی وجہ ہے کعبہ کی تعمیر میں استعال 🏮 ہونے والے پھر، دروازہ ،غلاف وغیرہ دہاں سے علیجدہ کر لئے جائیں اور کسی دوسرے مقام پر انہیں رکھا جائے کعبہ نہیں کہلائیں

گادراگر كعبد كى موجوده عمارت كوبناديا جائے تو بھى دەفضا كعبدى رہے گى۔

(تفسيرات احمديه، ص ٣٩ تفسير كبير- - ، فخرالدين رازي ، ج ٨، ص ٢ ٣٠

لبذا فضامیں ہوائی جہاز پراورز مین کی گہرائی میں نماز پڑھتے والا اس فضا کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے،اگرچہ کعب

مقدسه کی عمارت اس کے محاذات میں ند ہوگی۔

(۵) اگرکوئی شخص ایسی جگه ہو جہال ست قبلہ معلوم نہ ہو سے تواس کے لئے لازم ہے جس جانب کے بارے میں

وہ گمان کرے کہ بیست کعبہ ہے ای سمت رخ کر کے نماز پڑھے اورا گرنماز کے دوران ہی اے معلوم ہو گیا کہ جس سمت رخ کر 🌡 کے نماز پڑھ رہا ہے وہ ست قبلہ نہیں تو اس ست بھر جائے جس ست کواب وہ ست کعیہ بھتا ہے، نماز کواز سرنو پڑھنے کی ضرورت 🙀

(احكام القرآن ازجصاص، ج ا، ص ا اجامع احكام القرآن ازقرطبي، ج ا ص ١٦٠) وتفسيرات احمديد ازشيخ احمد معروف به ملاجيون، ص ٣٨ هدايد اور ديگر كتب فقه

(۲) سمت کعبہ کاعلم فرض ہے، اگر ست قبلہ معلوم نہ ہوتو کسی ہے یو چھے، اگر بتانے والے قریب مہیں تو اس علاقہ 🚺

میں بی محبدوں کےمحراب وغیرہ ہےمعلوم کرے بحراب وغیرہ علامات سمت کعیہ ہوتے ہوئے وہ خودتحری مبین کرسکتا ،ستاروں ، 🏿 🕽 ہواؤں، پہاڑوں وغیرہ ہے تح ی کرسکتا ہے۔

(تفسير كبيراز رازي ،ج٢،ص١٣٢, جامع احكام القرآن از قرطبي،ج٢،ص٠٢١٠ حكام القرآن ازجصاص،ج١،ص١٩)

(۷) نے نے پیش آنے والے واقعات اور حواد ثات میں تحری اور اجتہا دمطلوب ہے، مجتمد کے لئے لازم ہے کہ غلیظن کی بنا پر حکم کرے،اس حکم میں غلطی اور در حق دونوں پہلوممکن ہیں، چونکہ اس نے مقد ور بحر کوشش کی ہوتی ہے اس لئے اس

م میں اگروہ غلطی بھی کر بیٹھے پھر بھی اے تواب ملے گا۔ (احکام القرآن از جصاص، ج ا، ص ۱۱)

(۸) ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں حضورا کرم ﷺ کی نمازوں کا قبلہ بیت اللہ تھا، ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں 🚺 سرّہ ماہ تک بیت المقدس قبلدر ہا،اس کے بعد پھر بیت الله قبلہ بنا، بیت المقدس کے قبلہ کا بیان قر آن مجید میں نہیں بلکہ حدیث

ے ثابت ہے، اس سے علماء نے بیاصول استنباط کیا ہے کہ کتاب اللہ سے سنت منسوخ ہو یکتی ہے، اور سنت سے کتاب اللہ کا

منسوخ ہونا جائز ہے۔ (تفسير ات احمديه، ص٢٩ اتقان) (۹) جے محدحرام میں بیٹھنے کاموقعہ نصیب ہواہے چاہئے کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے کیونکہ اس کی طرف

منہ کر کے بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ (جامع احكام القرآن ازقرطبي،ج٢،ص١٢٠)

(۱۰) مجدحرام میں جماعت کے وقت امام کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہونا بہتر ہے،مقتذی اس طرح قطار

با ندھیں کہ بیت اللہ ان کے سامنے رہے،اس طرح بیت اللہ کے گر د جوصف بنے گی (یازیادہ صفیں ہوں گی)وہ متد پر ہوگی ،متد بریا

مف صرف بیت الله میں ہوگی ، دنیا کی باقی مجدوں میں مقتدی خط متقیم میں صفیں بنا کیں گے۔

(تفسير كبير،ج،م،ص١٢٨. تفسيربيضاوي،ص٠٠١

(۱۱) نمازی کو چاہیئے کہ قیام کی حالت میں اس کی نظر موضع مجدہ پر رہے، رکوع میں اس کی نظر قدم کی پشت پر ، مجدہ 🕽

میں اس کی نظرنا ک پراور قعدہ میں اس کی نظر گود میں رہے۔ (تفسیر قوطبی، ج۲، ص ۱۲. تفسیر ابن کٹیر، ج۱، ص ۱۹۳)

(۱۲) نماز کےعلاوہ قبلہ رخ بیٹھنامتحب ہے۔

حضور عليه الصلوة والسلام كاارشاد ب:

(۱۳) جانورذ کے کرتے وقت، تلاوت قرآن مجید کے وقت اور مرتے وقت مرنے والے کارخ کعب کو کرنامتحب ب

(۱۴۷) نٹی معجد کی تغییر کے وقت پرانی بنی ہوئی معجدوں کے مطابق ستاروں کی مدد سے ست قبلہ معلوم کریں ،ست

بلہ کے تعین کے لئے مہندس کا ہونالا زمنہیں، پرانی بنی ہوئی معبدوں کو ہی معیار قرار دیا جائے۔ ﴿ تفسیر کبیر،ج ۴،ص ۱۲۹) جس طرح فاند كعبك كرد جارول جائب تماز جائز باك طرح فاند كعبه كاندر برجهت نماز يرهنا جائز ب-

(۱۲) وشمن، درندے وغیرہ کےخوف کے باعث نماز میں استقبال قبلہ کا فرض ساقط ہوجا تا ہے۔

نماز میں آسان کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے جھنورا کرم ﷺ وحی کے انتظار میں آسان کی طرف منہ کررے

تھےاور یہ بھی اطاعت الٰہی ہے۔

(۱۸) عذر کی دجہ ہے اگر کوئی نماز لیٹ کر پڑھے تو اس کارخ قبلہ کی جانب ہونا چاہے جت لیٹے تو اس کے یاؤں قبلہ کو ہوں تا کہ اس کا رخ بیت اللہ کور ہے،اس کا رکوع اور تجدہ فضاء کعبہ کو ہو۔ اور اگر پہلو پر لیٹے تو بھی اس کا رخ قبلہ کو

رے، ای طرح میت کوشل دیتے وقت اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں تا کہ اس کارخ قبلہ کو ہو، یوں بی میت کو لے جاتے ہوئے اس

(عامه كتب فقه) کاسرآ کے کی ست ہوا کر جداس کے یاؤں قبلہ کو ہوں۔ یا کتان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے علاقول میں مغرب میں قبلہ ہے۔ (تفسیرات احمدیه)

(ro) انبیائے کرام^{ظی}م اللام رب کےاذن کے بعد ہی رب ہے سوال کرتے ہیں،اذن کے بغیر دعانہیں جضور

بیدالرسلین ﷺ چونکہ مقام قرب فرائض برفائز تھے۔ بلکہ مقام قرب برمتمکن ہونے والوں کے سید وسردار ہیں،اس لئے آپ نے تبلہ کے تحویل کے لئے رب کے اذن کے بعد ہی وعاکی۔ (تفسيرروح المعاني،ج١٠ص٨)

(٢١) دنيامين برشي قانون كى يابند إورقانون مرضى مصطفى الم كالحتاج ،

(۲۲) کعبر حضوراکرم الله کی رضائے کئے قبلہ بناءتمام مخلوق رحت البی حاصل کرنے میں حضورانور سے کا کا ج

\$ \$ \$ \$ \$ \$ \$

الى ال - مست على ورائد مان تواكم فعرائ

باب(۱۱) :



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحَمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَ لا تَقُولُ وُالِمَ نُ يُعُتَلُ فِي صَبِيلِ اللهِ آمُواتُ ، بَلُ آخيآ ، وَ لَكِنُ لَّا

تَشْعُرُوُنَ ﴾ اور جوخدا کی راه میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہال تنہمیں خبر نہیں۔ (سورۃ البقرۃ آیت:۱۵۴)

حل لغات :

'' فسٹی سَجِیل الله'': لغت میں تبیل اس راہ کو کہتے ہیں جس میں سہولت ہو،اس کا استعال ہراس راہ پر ہوتا ہے جو مقصود جُنَّ تک پہنچادے وہ مقصود خیر ہویا شر۔ (مفردات امام داغب، ص۲۲۳)

''فِسیٰ سَدِیئے لِ اللّٰہ ِ'' کامعنی ہےاس کی اطاعت میں ،اور کلمہ حق کی بلندی کے لئے ،یہ حضرات شہداء ہیں ،اولیاء

ہیں اور ہروہ جواعلائے کلمۃ اکحق میں اپنی جان صرف کردے۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۰)

" آَمُوَاتُ": میت کی جمع نے مردہ، وہ ذات جو جاندار کھی مگراس کی روح اس بے جدا ہوگئ۔ "اَحْسَاءٌ": حتی کی جمع ہے بمعنی زندہ۔

" لَاَتَشْعُرُونَ": شعورے بنام جس کامعنی ہے حواس ہے، ظاہراعضا ہے احساس کرنا،عدم شعورے عدم

علم لازم نہیں آتا۔اکثر اشیاء ہمارے حواس سے خارج ہوتی ہیں مگران کاعلم ہمیں ہوتا ہے ۔مثلاً جنت، دوزخ ،فر شتے وغیرہ ہمارے حواس سے خارج ہیں ہم ان کاشعور نہیں رکھتے مگران کاعلم ہمیں اور ذرائع سے حاصل ہے۔ ﴿مغردات 'ص۲۱۲)

مسائل شرعيه

(۱) شہیدشہادت کے بعدزندہ ہوتا ہے اس کی زندگی پر دلیل قطعی وارد ہے، قبر میں، برزخ میں انہیں رزق پہنچایا

جاتا ہے،اس سے وہ فرحت حاصل کرتا ہے، بلکہ انہیں مردہ کہنامنع ہے،ان کی زندگی کاعلم ہمیں قرآنی آیات اوراحادیث نبویہ لل ساجمہ افض الصلہ قرواکس الملام سے حاصل ہے،اگر چیہ ہمار سے حواس ان کی زندگی کا احساس نہیں کر سکتے ،ان کی زندگی جسم اور روح

ونوں کے ساتھ ہے۔

(تفسيرات احمديه ، ص ٢٩ . تفسير خازن، ج ١ ، ص ٣٠ ا تفسير روح المعانى، ج ٢ ، ص ٢٠ . تفسير مظهرى، ج ١ ، ص ٢٦ . و تفسير كبير، ج ٣ ، ص ١٠ ا . احكام القرآن از جصاص، ج ١ ، ص ٩٣ . تفسير كبير، ج ٣ ، ص ١٠ ا . ص ١٠ ، ص ١٠ ، ص

(r) شہید کی زندگی کامفہوم بیہے کہ

ان کی ارواح کوایے جسم کی کی قوت عطافر ماویتے ہیں کہ اس کے ذریعے ہے وہ زمین ،آسان ہر جگہ سر کرتے ہیں ، اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں ، دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں اس حیات کی وجہ سے زمین ان کے بدن اور کفن کوئیس کھاتی۔

کھاتی۔

(٣) ہر نبی تمام مخلوقات غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اس لئے نبی شہید سے بھی افضل ہوتا ہے، جب شہید زندہ ہے تو

نی کی حیات بطریق اولی ٹابت ہے۔

خُود عديث شريف مِن آيا: " " نَبِي اللهِ حَتَّى يُرُزَق فِي قَبْرِهِ ٱلْآنبياءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِم يُصَلُّونَ " (عبد الرّزاق في الجامع بحواله جامع صغير،ج٢،ص٢١٣)

انبیاء بیم اللام اپی قبرول میں زندہ ہیں نماز ادا کرتے ہیں۔

احكام القرآن از علامه ظفر احمد عثماني ج ا / ١ : ص ٩٢

(۴) شہید کی زندگی عام مومن کی زندگی سے افضل اور قوی ہوتی ہے۔ اتفسیرات احمدید ،ج ا،ص ۲۰

(۵) اطاعت گذار بندوں کوقبر میں ثواب اور راحت ملتی ہے اور گناہ گاروں کوعذاب پیش کیا جاتا ہے، آل فرعون

کومنے وشام آگ پیش کی جاتی ہے،اس سے انہیں ایذ اہوتی ہے۔

رشادر بانی ہے:

آلنًارُ يُعْرِضُونَ عَلَيْهَا عُدُوَّ اوَعَشِيًّا، وَيَوْمَ تَقُوُمُ السَّاعَةُ له آدُ خِلُوُ آالَ فِوْعَوْنَ آشَدَّا لَعَذَابِ المَّهَ آگ جس برضج وشام پیش کے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو تخت عذاب میں واخل کرو۔

(تفسيرات احمديه، ص ٣٠. تفسير خازن، ج ١ ، ص ٣٠ ١)

(٢) صالح مومن كوقبريس انعام دياجاتا ہے،ات واب ملتا ہے، زئدہ لوگوں كى طرف سے اعمال فيراور دعوات

(تفسيرات احمديد، ص ٢٠ تفسير كبير، ج٣، ص ٢١. احكام القرآن از جصاص، ج ١ ، ص ٩٣

-

(2) شہادت کے فوراُبعد شہید کوزندگی عطا کردی جاتی ہے، تا کہا ہے رزق اور فرحت حاصل ہو، ای طرح کفار کو

موت کے بعد برزخ میں ایک نوع حیات حاصل ہوتی ہے جس سے اے عذاب دیا جاتا ہے اور وہ اس کا احماس کرتا ہے۔ (تفسیر قرطبی، ج۲، ص۱۷ احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۳ قسیر کبیر، ج۳، ص۱۲۳

(A) شہیددوقتم کے ہوتے ہیں،

(۱) شهیدفقهی (۲) شهیدهمی

()) شعبد فقعی وہ ہے جومسلمان عاقل بالغ اور طاہر ہو، پھرظلماً ہتھیارے مارا جائے یا زخمی ہوکر بغیر

د نیوی آرام کئے مرجائے۔

شہید فقہی کا حکم یہ ہے کہاں کو نیڈسل دیا جائے نہ کفن ، بلکہا سے خون آلودہ کپڑوں میں نماز جناز ہ پڑھ کر دنی کر دیا جائے۔ ملاحہ کا انداز میں معالم انداز کے المان کے بیاد کا معالم کا معالم کا معالم کا معالم کا معالم کا معالم کا معالم

(البحر الرائق، ج۴،ص۱۹۷ فتاوی سراجیه، ج۱،ص۱۳۳ نقایه شرح وقایه، ج۱،ص۳۲۳ (طحطاوی علی الدرِ المختار، ج۱،ص۳۸۴ تفسیر احکام القرآن از ابن العربی، ج۱،ص۳۹

(V) **شھید حکمی** وہ ہے جس پراگر چہ بیاحکام جاری نہیں ہوتے گر آخرت میں ان کو درجہ شہادت ملے

گا۔ان کا حکم بیہ ہے کہان کو شل دیا جائے گا گفن دیا جائے گا ،نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (در معتاد،ج۱،ص۳۸۷) حک

نہید مکمی بہت سے ہیں،ان میں سے چندایک بدین

طاعون ہے مرنے والا، فوب کرم نے والا، فات الجوب ہے مرنے والا، پیٹ کی بیاری ہے مرنے والا، جل کر مرنے والا، جس کے اوپرد یوار وغیرہ گر جائے اور وہ دب کرم جائے، عورت کہ بچہ جفنے کے باعث مرجائے یا کنوار ہے بن میں مرجائے، سفر میں مرنے والا، سل کی بیاری ہے مرنے والا، سواری ہے گر کرم نے والا، مرگی ہے مرنے والا، مخار میں مرنے والا، مال یا جان یا اہل یا کسی حق کو بیائے میں قبل کیا گیا، عشق میں مرابشر طیکہ پاک دامن ہواور عشق کو چھیایا ہو، کی درندے نے بھاڑ کھا یہ وہ بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا مارا اور وہ مرگیا، کی موذی کے کافئے ہے مرابطہ دین کی طلب میں مرابہ وذن کہ طلب بی مرابہ وذن کہ طلب اور اپنی آذان کہتا ہو، تا جراست گو، جے سمندر کے سفر میں متلی اور نے آئی ہو، جو اپنی بارید پڑھے، موالیہ بنا ریح کے اور کہتے ہو گی کہ کہ کہ کہ ہو، ہوالا بایا م بیش کے دونت سنت پڑئل کرنے والا سوشہد کا تو اب پائے مرد کونہ چھوڑ نے والا فیا دامت کے وقت سنت پڑئل کرنے والا سوشہد کا تو اب پائے مرد پڑھوڑ نے والا فیا دامت کے وقت سنت پڑئل کرنے والا سوشہد کا تو اب پائے کہ ہو، جو مرض الموت میں جا لیمن کو اللہ اور کی نے والا بیمن مرد سے مقابلہ کے لئے مرحد پڑھوڑ ابا ندھنے والا، ہر دات میں سورہ لیمن شریف پڑھے، جو باطہارت سویا اورم گیا، کفارے مقابلہ کے لئے مرحد پڑھوڑ ابا ندھنے والا، ہر دات میں سورہ لیمن شریف پڑھے، جو باطہارت سویا اورم گیا، کو نیمن کی کریم کے پرسوم تبدرو و شریف پڑھے، جو بی طہارت سویا ورم گیا، کو نیمن کریم کے پرسوم تبدرو و شریف پڑھے، جو بی دل سے سوال کرے کہ اللہ کی داہ میں قبل کیا جاؤں، جمعہ کے دن

7

وموهده ومهده ومهده ومهده ومهده ومهده ومهده ومهده ومهده م .. ، وص كوتين بارير ه :"أعُودُ بِالله السَّمنيع الْعَلِيم مِنَ الشَّيطنِ الرَّجيم" اور يجرسوره حشر کی آخری تین آبیتیں بڑھے،اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استفعار کریں اور اگر اس دن مراتو شہید ہوااور جوشام کو پڑھے تک کے لئے میں بات ہے۔ رمؤطا امام مالک،ابو داؤد،سانی،مسند امام احمدعن جابر، مسند امام احمد ونسانی عن عرباض بن ساریه، امام سپوطی وغیره العه ردرمحتار، ح ۱،ص۱۳۸ البحر الرانق، ح۲،ص۱۹۷ فقاوی سراجیه، ج۱، ص۱۳۳ نقایه شرح وقایه، ج۱،ص۳۳۳ تفسیرات احمدیه

(۹) نیرشهید بھی اپنے اٹمال کی مقدار برابر قبر میں انعام یاتے ہیں یا گناہوں کے باعث عذاب یاتے ہیں۔

(تفسيرات احمديه، ص ٠٠. احكام القرآن از جصاص، ج ١ ، ص ٩٣

(۱۰) شہیداگر چیا پی قبر میں جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہوتا ہے گراس کا تر کہ وارثوں میں تقتیم ہوگا، اس کی بیوی

مدت گذارنے کے بعد نکاح کر علتی ہے، مگرانبیائے کرام کا نیز کے تقیم ہوگا نیان کی بیبیوں ہے کوئی امتی نکاح کرسکتا ہے۔ تفسير مظهري ج ١،ص٢٦٢

(۱۱) اولیاءالله قبرول میں زندہ میں اپنے دوستول کی مدد کرتے ہیں۔ (تفسیر مظہری،جا،ص ۲۹۳)

(۱۲) ہجاد قیامت تک جاری ہےاس لئے شہادت بھی قیامت تک جاری ہے، دین کی رکاوٹ دورکرنے والا اگر

اس راہ میں جان دے دے تو شہید ہوگا ، ای طرح اگر دشمنان اسلام آ ذان ،نماز ،قربائی ، تلاوت قر آن مجید ، درودیاک وغیرہ

ھنے ہےروکیں اور سلمان ان کے جاری کرنے کی کوشش کرتا ہوا جان دے دی تو شہیر ہے۔

(۱۳) الله تعالی نے زمین پرحرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کرا معیم اللام کے جسموں کو کھائے یااس میں تصرف کرے،

ا يا يخ مرات مين زنده بين - (حاكم في المستدرك، سنن ابودا ود،ج ا، ص ١٥٤)

ای طرح ان کی اتباع میں ان کے دار ثین اولیاء،علاء، شہداء کے جسموں کی حفاظت فرمائی ہے زمین ان کے جسموں کو

متأثر نبيل كرعتى، بارباس كامثابه وكيا - (مرقات شرح مشكوة بعواله حاشيه ابوداؤد، ج ١١٥١)

حضرت مجد دالف ثانی قدس روارای فرماتے ہیں کہ نبوت کے کمالات وراثۃ کیلے آئے ہیں ،جن لوگوں کو کمالات نبوت 🌡

🖠 میں سے حصہ وراثة مرخمت ہوتا ہے اصطلاح شرع میں صدیق اور مقرب کہلاتے ہیں،ان کے بدن بھی زمین سے محفوظ رہتے 🖠

🥻 میں اپنی قبور میں ان کے جسم قیامت تک ای حالت میں رہیں گے،حضرت عمر دین انجموح اور حضرت عبداللہ بن جبیرانصاری 🦹

حد کے روز شہید ہوئے تھے، دونوں کوایک قبر میں دفن کیا گیا تھا، چھیالیس برس بعدسیلاب کی دجہ ہے ان کی قبر کھل گئ ویکھا

لیا کدان کے بدنوں میں تغیرنہیں آیا تھا،معلوم ہوتا تھا کہ گویا کل فن کئے گئے ہوں۔ (تفسیر مظہری،ج۱،ص۲۶۳)

(تفسير مظهري،ج ١،ص٢١٣) (۱۴) میت جہال فوت ہوہ ہیں دفن کرنا متحب ہے۔

(١٥) وفن كرنے كے بعدميت كوقبرے نه زكالا جائے ، كيونكه قبر ميں مردہ كے ساتھ الله تعالى كے تخفي معاملات

(تفسیر مظهری،ج۱،ص۲۱۲)

موموهههههه واحكام القرآن مههههههههههههههههه (١٦) چندعذرا ہے ہیں جن کی وجہ ہے مردہ کو قبرے نکال کردوسرے مقام تک لے جا کتے ہیں وہ عذریہ ہیں:

ز مین غصب کی ہو، زمین شفعہ کی ہو، یانی یا دریا کے قرب کے باعث میت خراب ہونے کا اندیشہ ہو، دارالحرب میں دنن

لیا ہو، مقبرہ آبادی میں آکر پرانا ہو گیا ہواور وہاں آنے جانے میں قبروں کا خیال نہ کیا جاتا ہو،اونٹوں وغیرہ کا گھرینالیا گیا ہو۔ ان صورتوں میں مردہ کوقبر سے منتقل کیا جاسکتا ہے،اس پرفتو ی ہے۔ 💎 (تومذی شویف بحوالہ تفسیر مظہری، ج ۱،ص۲۷۳)

(LI) احکام دنیااوراحکام آخرت کے اعتبارے میت چند طرح کی ہوتی ہے:

() شهید حقیقی:

اس براحکام دنیایوں جاری ہوں گے کہ شہید حقیقی کوئنسل نہ دیا جائے گا،اے کفن نہ دیا جائے گا، بلکہ خون آلودہ کیڑوں 🎝 یں دفن کیا جائے گا،اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی،احکام آخرت اس پر یوں جاری ہوں گے کہ آخرت میں اس کا درجہ ا نتهائی اعلی ہوگا۔

اس پراحکام دنیا جاری نہیں ہوں گے، یعنی اے عشل دیا جائے گا،اے کفن دیا جائے گا،اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے

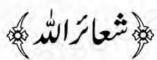
گ،البتدا حکام آخرت یول جاری ہول گے کہاس کا مرتبہ آخرت میں بڑھادیا جائے گا۔ بعض متین وه بین کهان پراحکام دنیا جاری ہوں گے مگران براحکام آخرت جاری نہ ہوں گے،مثلاً وہ جو

اخلاص نیت سے جہاد میں شامل نہ ہوا بلکہ اپنی بہادری کے اظہار کے لئے یا اجرت لے کرلڑا۔ا ہے غشل نہ دیا جائے گا نہ کفن ،

بلکہ جنازہ پڑھ کروٹن کردیا جائے گا،البتہ آخرت میں اس کے لئے کوئی اجز نہیں۔

(8) کیفی میتوں پر نہا حکام دنیا جاری ہوں گے نہا حکام آخرت،مثلاً باغی،ڈا کو وغیرہ۔احکام دنیا میں ہے نہ ے عسل دیا جائے نہ کفن نہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی ، آخرت میں اسے درجہ شہداء نصیب نہ ہوگا۔

 $\Delta \Delta \Delta \Delta \Delta \Delta$



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحَمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

إِنَّ الصَّفَاوَ الْمَرُوةَ مِنُ شَعَآئِرِ اللهِ عِ فَمَنُ حَجَّ الْبَيْتَ أَواعُتُمَرَ فَلا جُنَا حَ عَلَيْهِ أَنُ يَّطُّوُّفَ بِهِمَا. وَمَنُ تَطَوَّعَ خَيُراً فَإِنَّ اللهُ شَاكِرٌ عَلِيُمٌ ٦٠ بیٹک صفااور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جواس گھر کا فج یاعمرہ کرےاس پر پچھ گناہ نہیں کہان دونوں کے پھیرے کرے اور جوکوئی جھلی بات اپنی طرف سے کرے تواللہ نیکی کا صلہ دینے والاخر دارہے۔ (سورة البقره آيت ۱۵۸)

حل لغات

صفا كامعنى بصاف اورمضبوط يقربه الصَّفَا":

ٱلْعَرُوَةَ": حِيونُ جِيونُ مِن كَرُونِ كُوكَةٍ بِينِ.

صفااورمروه دوپہاڑوں کے نام ہیں جوخانہ کعبہ کے مقابل شرقی جانب ہیں۔

(تفسيرات احمديه، ص ١ ٣. تفسير كبير، ج٣، ص ١٤٤

کہا گیا ہے کہ صفا پر حضرت آ دم منی الشعابہ اللام کا قیام ہوا ، اور مروہ پر حضرت حواعلیمااللام (حضرت آدم کی بیری) کا قیام ہوا ، صفَّى اللَّه كَي نسبت سے مدصفا كہلايا اور المُرِّأةَ (عورت) كے باعث وه مروه كہلايا۔

رحامع احكام القرآن از قرطبي، ج٢، ص ١٤٩. تفسير روح المعاني، ج٢، ص ٢٥)

جمہورمضرین کا قول یہ ہےصفا پرایک بت اساف تھااور مروہ پرنا ئلہ مشرکین طواف اور سعی کے درمیان انہیں ہاتھوں

ہے مس کرتے تھے ،مسلمانوں نے ان بتوں کی وجہ ہے صفاومروہ کی سعی کو گناہ بھھ کرچھوڑ دیا تھا۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص ۱۵ ارتفسیرات احمدید، ص ۱۳ تفسیرابن کئیر، ج۱، ص ۹۹ ا تفسیر روح الععانی، ج۲، ص۲۵ تفسیرخازن، ج۱، ص ۱۰ ارتفسیربیضاوی، ص۱۱ اراحکام القرآن از جصاص، ج۱، ص ۹۵ صفا جنو لی جانب جبل ابوقبیس کی جڑمیں واقع ہے اور مروہ شالی جانب جبل قعیقعان کے آگے واقع ہے،ان میں قریبا (۷۷۰) گز کافاصلہ ہے ججراسودے صفا کافاصلہ (۲۹۲) گزے۔ (تفسيرعزيزي)

احكام القرآن محمده محمده محمده محمده محمده الشعائر ": جمع ہے شعیرہ کی یا شعارہ کی،جس کا مادہ ہے شعر، جمعنی باریک نشانی، اس شعار سے مراد ہر دہ شک ہے

جورب کی عبادت کی نشانی ہو، یاوہ نشان جن کے قیام کارب نے علم دیا ہو۔ (تغیر کبیراز ام مخرالدین رازی،ج میں 122)

احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۸ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۵ ۰ ۱ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص ۱۸۰ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۲ ۳ تفسیر مظهری، ج۲، ص ۲۲۸ تفسیر ات احمدیه، ص ۲ ۳

تعائرتین قتم کے ہ

(۱) جكه: مثلاً كعبه، عرفات، صفا، مروه، مز دلفه، منا، مجد، مقابراولياء_

(r) وقت: مثلًا رمضان، جعد، عيد

(٣) علامات : مثلاً اذ ان بمجمير، جماعت نماز، ختنه، دارهی، وغيره سيسب دين کی علامات بين اوروين مين بين _

أَلْحَج": حج لغوى طور يرتين معنول مين استعال ہوتا ہے:

(۱) کی کے پاس کڑت ہے آناجانا (۲) طلق لینی سرمنڈانا (۳) قصداورارادہ

شریعت مطہرہ میں خاص ارکان کا نام حج ہے، کیونکہ اس میں بیت اللہ کا ارادہ بھی ہے، اس کے ارکان میں سرکا منڈ انا بھی ہاں کی بار بارحاضری بھی اور بار بارطواف بھی ، حج ہے گناہ اس طرح معاف ہوجاتے ہیں جس طرح حلق ہے

(تفسير كبير، ج٣، ص١٨٧)

اعتمر : عمره بناب، عمره كامعنى بزيارت (جامع احكام القرآن ازقر لمين ،ج٢ بم ١٨١ يغيرات احمديم ١٨٠٠) احكام القرآن از جصاص، ج أ ، ص ٩٦. تفسير روح المعاني، ج٢، ص ٢٥. احكام القرآن از ابن العربي، ص ٢٦)

امام داغب اصفهانی فرماتے ہیں کدالی زیارت جس میں محبت کی علامت پائی جائے۔ (مفردات امام داخب ص ٢٣٧) شریعت میں مخصوص ارکان کی ادائیکی کا نام عمرہ ہے۔

چ اور عمرہ ایسی عباد تیں ہیں جن کی ادا کی بیت اللہ، صفاومروہ ،منا،مز دلفہ عرفات وغیرہ میں ہوتی ہے۔

جُنَاحَ": جُناح اور جَناح بمعنى ميلان ب، بازو، پرندے كيركو كلى جناح كتے بين كماس ده دوسری سمت مرطاتا ہے، گناہ کو بھی کہتے ہیں کہ اس میں حق سے باطل کی جانب میلان ہوتا ہے، اس آیت میں گناہ

مراو ہے۔ (تفیر کبیر،ازامام فخرالدین رازی جہ جم ۱۷۹۔ جامع احکام القرآن از قرطبی منج ۴ جم ۱۸۱۔احکام القرآن از این العربی ،ج اس ۴۳) يَكُونَ فَ "؛ طواف سے بناہاس کامعنی ہے اردگر دھومنا۔

بیت الله کے گردنیت عبادت ہے سات چکر لگانا طواف کہلاتا ہے،اس جگہ صفااور مروہ کے درمیان دوڑ نامراد ہے۔

(تفسيرات احمديه، ص ا م. تفسير مدارك التنزيل، ص ٠٠٠ صفااورمروہ پر بتوں کی وجہ ہےلوگوں نے اس معی کو گناہ مجھ لیا تھا،انہیں بتایا گیا یہ معی گناہ نہیں، بلکہاس کا نہ کرنا گناہ 🚺

(تفسير مظهرى، ج ١، ص ٢٤١. تفسيرات احمديه، ص ٣٢، جامع احكام القرآن از قرطبى، ج٢، ص ١٤٩)

مسائل شرعیه:

صفااورم وہ کے درمیان سعی کی مشروعیت ادراباحت پرامت کا جماع ہے۔ 💎 (تفسیر دوح السعانی ج اس ۲۵) 🚺 جج اور عمرہ کی ادائیگی میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی واجب ہے، حضور اگرم ﷺ اور صحابہ کرام نے اس

ے اور مرہ کی اور سال میں میں اور حرب ہے، اس کے ترک کرنے پر دم واجب ہوتا ہے۔ سعی کو کبھی ترک ندفر مایا ، کبی علامت وجوب ہے، اس کے ترک کرنے پر دم واجب ہوتا ہے۔ رتفسیر ات احمدیدہ، ص ۳۲. تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۷. احسار دو ح المعانی، ج ۲، ص ۲۵. تفسیر دوح المعانی، ج ۲، ص ۴۵

(m) سعی کی ابتداصفا ہے کی جائے بھی سنت ہے. رجامع احكام القرآن ازقرطبي، ج٢، ص ١٨٢. تفسيرات احمديه، ص ٢٠٪

طواف سے فارغ ہونے اور دور کعت تقل مقام ابراہیم کے قریب اداکرنے کے بعد جحراسود کا اعتلام کرنے کے بعد علی کوشروع کرے، معی کی ابتدا کے لئے صفایر آئے وہاں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعا مائے آئی دیر دعا مانگنامسنون

ہے جتنی دیر میں بیں آیات کی تلاوت ہو سکے اب مروہ کی جانب چلے، جب وادی میں پہنچ تو ہلکی رفتارے مردوں

كے لئے دوڑ ناسنت ہے، (يادر ہےآج كل دادىكوبمواركر كےدونوں جانب بزستونوں كنشان لگادي كئے يں) وادی ہے گذر کر پھر آ ہتہ جال طے، یہال تک کہ مروہ آ جائے ،مروہ پر بھی بیت اللہ کی ست رخ کرکے ہاتھ

بھیلا کر دعا مائلگے ، دعا کے بعد صفا کی جانب چل پڑے ، وادی میں (دوسبز ستونوں کے درمیان) ملکی رفتار ہے دوڑ کر گذرے، پیسعی صرف مردول کے لئے ہے عورتوں کو دوڑنا جائز نہیں، وادی سے پارصفا تک آہتہ چل کر جائے ،صفا

یے بیچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعامائے ،اس طرح صفااور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔

یا در ہے صفا سے مروہ تک ایک چکر ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہے، سات چکروں کوصفا ہے شروع کرے اور (تفسيرات احمديه ازملاجيون ،ص ٢٠ تفسير مظهري،ج ا،ص ٢٤١) -6/8/2001

سعی کے دوران اپنے فقر و ذلت، قلب و قالب کی ہدایت ،اصلاحِ احوال اورمغفرت کی دعا نمیں کرتارہے ،صراط متنقیم پر استقامت اور نقائص کو دور کرنے کی طرف متوجہ رہے،اس کے سامنے سیدہ ہاجرہ رضی الشعنہا کی فروتن ،عاجزی اور

(تفسير ابن كثير،ج اسس٠٠٠) انکساری محوظ رے ، اپنی نیت کو درست رکھے۔ سعی علامات دین ہے ہائے معمولی نہ جانے۔ (تقسير كبير ،ج ا،ص١٤٨ تقسيروح المعاني،ج١٠ص٢٥)

صفاومروہ کے درمیان سعی فی نفسہ عبادت تامیبیں بلکہ طواف کے تابع ہے، طواف کے اتباع میں سعی عبادت ہوگی (تقسیر کبیر،ج۴مس۱۷۸) لہٰداطواف کئے بغیر سعی کرناعبث ہے۔

وقوف عرفه فرض ہے میکسی کے تا ابع نہیں ، البنة اس کے لئے دوشرطیں ہیں:

احرام اوروفت (یوم فرف بعدزوال تامغرب) ای طرح طواف زیارت بھی کسی کے تابع جمیس-راحكام القرآن از جصاص، ج ا ،ص ٩٨

احكام القرآن مهمهههههههههههههههه طواف بیت الله اورسعی بین الصفا والمروه قربت (عبادت) ہیں اور دین کی علامات ہیں،لہذا دعا کی قبولیت کامحل ہیں۔ (احكام القرآن از جصاص، ج ١ ، ص ٩٨)

بطن وادی میں سعی (دوڑ نا)مسنون ہے اس طرح طواف بیت اللہ میں رمل مسنون ہے۔رمل اس طواف میں مسنون

ے کہ جس کے بعد عی ہے۔ (احكام القرآن از جصاص، ج ١، ص ١٨)

آج كل دادى كى گهرائى كو يائ كردوسزستون بطورنشان دونوں جانب قائم كرديئے گئے ہيں۔ جس طرح رمل میں اظہار تو ت اور شوکت کرنا سنت ہے ای طرح دوستونوں کے درمیان دوڑ کر اظہار توت و شوکت کرنا

(احكام القرآن ازجصاص،ج١،ص٩٩) سعی سوار ہوکر کرنا خلاف سنت ہے،صرف معذور کے لئے سوار ہونا جائز ہے،اگر چہ حضور مایہ اساد ۃ السلام نے سوار ہو کر

سعی فرمائی ،آپ کا یعل تعلیم مناسک کے لئے تھا۔ (احكام القرآن ازجصاص،ج١٠ص١٠)

ا اس مقربان بارگاہ البی اورمحبوبان در بارخداوندی دار دنیامیں مختلف مشکلات ہے دو جار ہوں گے،ان کے امتحانات ہوں

گے،صبراوردعا ہے ان کی پیمشکلات آسمان کردی جاتی ہیں،ان صابرین کے یہی افعال مطلقین کے لئے قیامت تک 🏿

عبادت بنادیئے جاتے ہیں،ان کے آثار جمیع خلائق کے لئے اسوہ حسنہ ہوتے ہیں،جیسا کے حضرت ہاجرہ رض الله عنبا

اوران کے صغرالین بیٹے حضرت اساعیل ذیج اللہ علیہ السلام کواور حضرت ابراہیم طیل اللہ علیہ السلام کومختلف امتحا تو ل ہے آنر مایا 🕽

گیا، پانی کی تلاش میں وہ صفاومروہ کے درمیان دوڑیں، حضرت ابراہیم خلیل الشعلیہ السام نے بیٹے کی قربانی پیش کی بیٹے کی قربائی پیش کرنے میں شیطان کے وسوسول کو پھر مار کر دور ہٹایا۔صبر اور دعاؤں سے ان آ زمائشوں میں پورے

اترے،رب کریم نے ان کے آٹار کو قیامت تک دین اورعبادت کے نشان بنادیئے۔

(تفسير كبيرازامام فخرالدين بن ضياء الدين رازي، ج٣٠،ص ١٤٨

معظم مقامات اورمزارات اولیاءالله پراگرکوئی برائی آ جائے تو اس برائی کو دور کرد معظم مقامات اور مزارات ومساجد کی حاضری ترک نہ کرو،جیسا کہ بتوں کے باعث صفا اور مروہ کا طواف ناروا نہ ہوا، برائی کوختم کرنا اور معظم مقام کی تعظیم جاری ر کھنا منشاءِ شریعت ہے۔

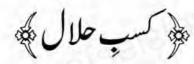
کفار کی ہرتشبیہ نا جائز نہیں ،ان کے برے کام میں نیت نقل کے ساتھ فعل برا ہوگا،مثلاً داڑھی رکھنا شرعا مسنون

ہے،اگر کا فربھی واڑھی رکھیں تو مسلمانوں کو داڑھی رکھناممنوع نہ ہوگا،اگر چیاس میں کفارے تثبیہ ہے۔

تفل كام كرنے والا تواب يا تاہے۔

الله تعالی شاکر بندوں کے شکر کی جز اوریتا ہے،ان کے لیل اعمال کی کثیر جز اوریتا ہے،اس کا شاکرنام ای وجہ ہے ہے

باب(۱۳) :



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يَآيُهَا الَّذِيْنَ امْنُواكُلُو امِنُ طَيِّبْتِ مَا رَزَّقُنكُمْ وَاشْكُرُو الِلَّهِ اِنْ كُنْتُمْ ايَّاهُ تَعْبُدُوْ نَ 🖈

ا ہے ایمان والو! کھا ؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللّٰد کا احسان مانوا گرتم ای کو (سورة البقره آيت ١٤٢)

طبيبات '': طيب سيام برائي معنى بين عمر كان بياكيز كى ، وهنى جس كوتواس اورول جائي -والمفردات فى غريب القرآن ازامام اللغة علامه حسين بن محمدالمفضل العلقب بالراغب اصفهالى (م <u>٥٠٢)</u>، ص٥٠٠

مدینه منوره کو 'طیبیه'اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جگہ کفر کی گند گیوں، وبائی بیاریوں، جسمانی بلاؤں سے پاک ہے اور دجال كدا ظه محفوظ رح كل (جذب القلوب الي ديار المعبوب ازعلامه شيخ عبدالحق محدث دهلوي (م ١٥٥١ه)

شرع میں وہ کھانا طیب ہے جس کا کھانا جائز ہے،وہ انسان طیب ہے جوجبل قبق اورقبیج اعمال کی نجاستوں ہے پاک

جواور علم ، ايمان اور محاسن اعمال كي زيور ب آراسته جو ، اى ليح كها كياب، "ألْمُ وُمِنُ أَطْيَبُ مِنْ عَمَلِه،" يعنى

مومن ائمال سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ای مناسبت سے مدیند منورہ کی ایک شم کی مجورکو طاب کہاجاتا ہے۔

المفردات في غريب القرآن ارامام اللغة علامه حسين بن محمدالمقضل الملقب بالراغب اصفهاني م ع - 0 م) ص ^ ·

ُرِ ذِ فَعَنْكُم '': رِ زُ قُ مَ بنا م رِزْق كامعنى م باقى ربِّ والاعطيه، خواه ديموى جويا ويني ، بهي نصيب اور حصه كو

بھی رزق کہتے ہیں، ہرغذا جو پیٹ میں بہنچتی ہے اور اس سے بھوک مناناممکن ہو،رزق کہلاتی ہے،اس کا اطلاق غذا، مال علم، جاہ، سلطنت، نعمت، ما کول ہشروب، ملبوس، زمین کی پیدادار، فیضان وغیرہ پربھی ہوتا ہے۔

(المقردات في غريب القرآن ازامام اللغة علامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهائي(م ٢<u>٠٠٥٠)</u> ص٩٢

بهارے عطیات میں ہے وہ چیزیں کھاؤ جو طلال پا کیزہ بھی ہوں،اور جو چیزیں حلال پا کیزہ ٹییں آئییں استعال میں نہ لاؤ

واشكر والله : الله كانعتون كاشكرادا كرو-

مسائل شرعيه:

بعض غذا ئیں حلال ہیں بعض حرام ،بعض مکروہ ،ایسے ہی کھانا تبھی فرض ہوتا ہے ،تبھی واجب ،تبھی مستحب ،تبھی مکروہ اور بھی حرام ،اتنا کھانا کہ جان نے جائے فرض ہے،مہمان کی خاطر یا عبادت میں تقویت حاصل کرنے کے لئے کھانا 🕯

متحب ،ایسے ہی روز ہ ،نوافل اور تعلیم وین کے لئے مقوی غذائیں کھانامتحب، بیٹ ہے زیادہ کھانا مکر وہ ،حرام

غذاؤًں کا کھانا حرام ہے ٔ سنت میہ ہے کہ تہائی ہیٹ غذا ہے بھرے، تہائی پانی ہے بھرے اور تہائی ہیٹ سانس کے لئے

(تفسيرات احمديه معه حاشيه ازعلامه احمدجيون جونپوري (م ١٣٥<u>١ ١٥)</u> ،ص٣٣مطبوعه مكتبه حقانيه بشاور

انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسيربيضاوي ازقاضي ابوالخبرعبدالله بيضاوي (م ٢٨<u>٥م)</u>.ض ٢٣ ا لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن از علامه على بن محمد خازن شافعي ، ج ١ .ص ١ ١ ١

مسلمان کو چاہئے کہا پنے حال میں اعتدال رکھے، نہ تولذیذ نغتوں ہے مکمل اجتناب کرے نہ تمام نعتوں کو بیٹ میر

مجرلے بلکہ نعمتوں کا بعض حصداستعال کرے۔

حرام بھی خدا کا رزق ہے،خزیر ،سود،رشوت وغیرہ حرام چیزوں کا کھانے والا خدا کارزق کھا تاہے،چونکہ وہ ب

ا جازت کھا تا ہےاورممنوع اشیاءاستعال کرتا ہے لہٰذا گنا ہگار ہے،ای لئے عطیات الہٰی میں حلال کھانے کاحکم دیا۔ (تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپوري ،ص٣٣. تفسيررو ح المعاني علامه سيدمحمود آلوسي ، ج ١ ، ص ١ ١

(تفسيرات احمديه معه حاشيه ازعلامه احمدجيون جونپوري (م ١٣٥٥) ،ص٣٣،مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسيربيضاوي ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي (م <u>١٨٥٥)</u>،ص ٢٣ ا

تفسير روح المعاني ازابو الفضل علامه سيدمحمو د آلوسي رحمه الله تعالى ، ج٢، ص ٢ ٢ مطبوعه مكتبه امداديه ملتان

مومن کی غذا ہشروب، لباس بلکہ ہرونیوی کام برنیت رضائے البی عبادت ہے۔

رزٌ اق حقیقی رب تعالی ہے،خواہ وہ کسی ذر بعیہ ہے رزق دے، تجارت،زراعت،صناعت،ملازمت، حرفت وغیرہ اس

کی عطا کے ذریعے ہیں ،الہذا حقیقی شکررب تعالی کا جا بیئے اور ظاہری شکرمخلوق کا بھی۔

حضورا کرم سیدالرسلین وسیدالشا کرین تلطیق فرماتے ہیں کہ

"جس نے بندوں کاشکرادانہ کیا اس نے رب کاشکرادانہ کیا"۔

تومدي عن ابي هويوة بحواله حامع صغير ٠ - ٢ ، ص

ای طرح اپنے محسنوں ،اسا تذہ ،والدین ،مرشدان طریقت کاشکرادا کرنالازی ہے۔

بہترین کمائی جہاد ہے، پھر تجارت، پھر زراعت، پھر ہنریعنی صنعت وحرفت، پیشوں میں بھی ترتیب ہے بعض مضے بعض ہے اعلی میں ،جن پیشوں ہے دین و دنیا کی بقا ہے وہ دوسروں ہے افضل میں ،جیسے کتابت کہاس ہے قر آن وحدیث اورسارے علوم دینیہ کی بقاہے، پھروہ کہجس ہےانسانی بقاممکن ہوجیے آئے کی پیائی ،حیاول وغیرہ کی صاف کرائی . پھر روئی دھنا، کا تنا، کپڑا بنتا کہاس ہے ستر یوٹی ہوتی ہے ، پھر کپڑا بینا کہاس ہے بھی یہی ستر یوثی کا کام لیا جا تا ہے، پھر روشنی کا سامان بنانا کہ اس سے زندگی کی سہولت کے لئے روشنی حاصل کی جاتی ہے، پھر معماری واپنٹ سازی، چونا کی تیاری کهاس ہے آبادی ممکن اور آسان ہے، ربی زرگری، نقاشی ،کار چو بی،حلوہ سازی ،عطر کا سامان بنانا، یہ میٹے نہ ناجائز ہیں اور نہ کوئی ان کا خاص درجہ، کیونکہ میصرف زینت کے لئے ہیں،مفراور بے مروتی کے میٹے جیسے نلہ رو کنا،مر دہ کاعنسل اور کفن سینے کا بیشہ، دلالی اور وکالت وغیرہ مکروہ ہیں،ہاں بوقت ضرورت ان میں حرج نہیں،بشرطیکہ جرام باتوں ہے بچے معلمائے متقد مین نے امامت،اذان،خدمت مجد علم دین کی تعلیم براجرت لینے کو مکروہ فر مایا ہے، دینی ضرورتوں اور حالات حاضرہ کی دین سے بے رغبتی دیکھ کرمتاً خرین علماء نے اسے بلا کراہیت جائز بتایا ہے، مگر جس کواللہ تعالی دنیوی وسعت دےادروہ ان کی اجرت سے بیجتو اُفضل ہے فی سمیل اللہ پیضدمت انجام دے۔نا جائز میشے حرام ہیں جیسے ناچنا گانا شکرے وغیرہ سے کھیلنا، جھوٹی گواہی دینا۔

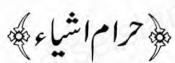
رفتح العزيز المعروف به تفسير عزيزي از علامه شاه عبدالعزيز

تمام اشیاء بن اصل حکم اباحت کا ہے، جب حرمت کا کوئی حکم کسی خاص شی کے لئے وارد ہوگا صرف وہی شی حرام

ہوگی، ہاقی سے حلال اور میاح ہیں۔ لدیه ازعلامه شیخ احمدجیون جونپوری ،ص۳۳ جامع احکام القرآن ازعلامه قرطبی، ح

44444

باب(۱۳):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحْيَمِ ﴾

الله المنساحة مع عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْحِنْزِيْرِوَمَا أُهِلَّ بِهِ لَعْيُرِ اللهِ عَلَمُ الْحَمْرِ اللهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ اللهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ اللهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ اللهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ اللهَ عَلَيْهِ ، إِنَّ اللهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ اللهَ عَلَيْهِ ، إِنَّ اللهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ الله الله عَنْمَ يرحرام كَ عِين مرداراورخون اورسوركا كوشت اوروه جانور جوغير خداكانام لي كرذ مح كيا كيا، توجونا چار مول نه يول كه خوابش سے كھائے اور نه فداكانام لي كرذ مح كيا كيا، توجونا چار مي كان مبين ، بيشك الله بخشف والا مهر بان مي رسورة المفره ورت سے آگے بر معے تو اس برگناه بيس ، بيشك الله بخشف والا مهر بان مي رسورة المفره ورت بي من الله بخشف والا مهر بان مي رسورة المفره ورت بيشك الله بخش والا مهر بان مي الله بهر بان مي الله بهر بان مي الله بهر بان مي رسورة المفره ورت بيشك الله بهر بان مي رسورة المفره ورت بيشك الله بهر بان مي الله بهر بان مي مي الله بهر بان مي رسورة المفره ورت بيشك الله بهر بان مي رسورة المفره ورسورة ورس

حل لغات :

'': انسے حصر کے لئے آتا ہے یہاں حصراضافی ہے، یعنی اے مشرکوا جے تم حرام سجھتے ہووہ حرام نہیں، تمہارے حرام کہددیتے ہے کوئی شک حرام نہیں ہوتی ،اللہ نے اشیاء کوحلال پیدا فرمایا ہے حرام صرف میہ چیزیں ہیں جن

وَالنَّطِيُحَةُ وَمَا اَكُلَ السَّبُعُ إِلَّا مَاذَكِيْتُمُ وَمَاذُبِحَ عَلَى النَّصْبِ وَاَنُ تَسْتَقُسِمُوابالُازُلامِ . ذَلَكُمْ فَسُقُ ء ٱلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوُامِنُ دِيُنِكُمُ فَلاَتَخْشَوُهُمْ وَاخْشَوُن ء ٱلْيَوْمَ اَكُمَلُتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاتُممُتُ عَلَيْكُمْ بَعُمَتِيُ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا ء فَمَنِ اضْطُرَ فِي مَخْمَسَةٍ غَيْرَ مُتجانِفِ لَاثُمِ فَانَ

ليكم بغمتي ورضِيت لكم او شارم بِينا و تعلق المسار على المسادة آيت؟) لَاغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾

تم پرترام ہے مرداراورخون اورسور کا گوشت اوروہ جس کے ذبح میں غیرخدا کا نام پکارا گیا ہواور وہ جو گلا گھونٹنے ہے مرے اور بے دھار کی چیز ہے مارا ہوااور جو گر کر مرااور جے کسی جانور نے سینگ مارا اور جے کوئی درندہ کھا گیا گر جنہیں تم ذبح کرلو، اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر باٹنا کرنا یہ گناہ کا کام ہے' آج تمہارے دین کی طرف سے کا فروں کی آئی ٹوٹ گئی توان سے نہ ڈرواور مجھ سے ڈروآج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیااور تم پرائی نعت پوری کردی اور تمہارے لئے وین اسلام کو پیند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت

میں ناحیار ہو یول کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔ ریفیسیر مظہری ادفاصی نیاء اللہ بالی پتی ،ج۱،ص۲۹۰ تفسیر دوح المعانی، ج۲،ص۳۳ تفسیرات احمدید،ص۲۳

يجهاشياءكوحديث مين حرام بتايا گيا۔

اس حصر کا بیمعنی بھی لیا گیا کہتم نے اپنے اوپر بہت ی چیزیں حرام کر لی تھی جن کی وجہ ہے تم پر تنگی تھی ہم نے وہ تنگی تم ے دورکر د ک ہے،صرف بیدند کورہ اشیام حرام ہیں باقی میں رخصت ہے۔ (تفسیر روح السعانی،ج ۲،ص ۴۳) المصید شنہ نئے : موت سے بنا ہے، اصطلاح شرع میں میں وہ جانور ہے جو قابل ذیج ہو مگر بغیر ذیج شرعی اس کی

جال نکل جائے۔ (تفسیرات احمدید، ص ۴۳ تفسیر مظهری، ج ۱ ، ص • ۲۹ تفسیر کبیر ارامام رازی، ح۵، ص ۱) . (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص ۲ ان مقردات ، ص ۵۲ احکام القرآن از اس العربی، ح ۱، ص ۵۲ ،

لغت میں قوت حیوانیہ کاز وال اور روح کا جسد ہے جدا ہوناموت ہے،اس کے مختلف انواع ہیں۔ (مغررات میں 22٪) ...

وَ الْمُدَمَ'': حرام اشیاء میں سے اس آیت میں دم (خون) کاذکر ہے مگرسورہ انعام میں اے'' منسفُوْ حا'' کی شرط سے مقید کیا گیا، یعنی بہتا ہواخون ،اجماع امت اس پر داقع ہے کہ بہتا ہواخون حرام ہے اور جوخون گوشت سے ملاہے وہ حرام نہیں۔

(جامع احكام القرآن از قرطبي، ج٢٠ص ٢٢٢. تفسيرات احمديه ازملاجيون ،ص٣٣ تفسير كبير .ح٥،ص ٢١

وما أهل به لغير الله: اوروه جانور جوغير خدا كانام الكرون كيا كيا-

اُ هِلْ '': بلال سے بنائے جس کامعنی ہے بہلی یادوسری رات کا جاند ، بلکہ تیسری رات کے جاند کوچھی ہلال کتے ہیں۔ اصواح الاابو الفضل محمد بین عصر بن خالد 'ص ۵۷ مقر دات اما راغب اصفہانی ،ص ۵۴۴ مصباح اللغات، ص ۹۹۹

ا مرحر علی اور استهالی معتبی عصوبی حاله عن انتها مقار دات اله داعب اصفهای اصفهای است مصاح اللهای است می ۱۹۷۸ اهسلال اور استهالل کامنی ب چاندد کھانا، چونکه اس وقت شور پیتا ب که چاندوه ب ای مناسبت سے ہر

پکارنے والے کواہلال ادراستہلال کہددیتے ہیں۔ بچے کے چیخنے چلانے کواستہلال اوراحرام باندھتے وقت تلبیہ بلند کرنے کواہلال کہتے ہیں۔ عرف ادرشرع میں اہلال سے مراد ذرج کے وقت کی آواز کواہلال کہتے ہیں، یہی معنی آیت

- つけり

گویا جہور مفسرین کااس پراجماع ہے' وَهَاأُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ "صراد بوقت ذئ آواز بلند كرنا ہے_

الیابی قرآن مجید میں دوسرے مقامات

(١) حُرَمتَ عليكُمُ المُيُتَةُ وَالدَّمُ ولحُمُ المُحنَزِيْرِ ومَا أَهلَ لغَيْرِ اللهِ وِالْمُنْحِنقةُ والمؤقُودةُ والمُوقُودةُ والمُوقُودةُ والمُعرَدِيةُ والنَّطِيحةُ وما اكِل السَّبُعُ اللَّا مَاذَكَيْتُمُ ومَاذُبِح على النَّصْبِ وانْ تستقسموْ ابالازلام ،

ذَلِكُمْ فِسُقٌ مَ الْيَوْمِ يَسْسِ اللَّذِيْنَ كَفَرُوْامِنْ دِيْنِكُمْ فَلاَنْخَشُوْهُمْ وَاخْشُوْنَ مَ الْيوم الحَملُتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعُمْتِي وَرْضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلامْ دِيْنَا مَ فَمَنِ اضْطُرٌ فِي مَخْسَمة غَيْر مُتجانف

لَاتُم فانَّ الله غَفُورٌ رَّحيمٌ * ١٠٠ الماندة آيت ٣٠٠ الله فانَّ الله غَفُورٌ رَّحيمٌ ١٠٠٠ الماندة آيت ٣٠٠

تم پر جرام ہے مرداراورخون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذرئے میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہواور وہ جو گل گھو شنے سے مرے اور ہے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جے کسی جانور نے سینگ مارا اور جے کوئی ورندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذرئے کرلو، اور جو کسی تھان پر ذرئے کیا گیا اور پانے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے 'آج تمہار ے کیا گیا اور پانے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے 'آج تمہار اور بن کی طرف سے کا فرول کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے ند ڈر داور بھے سے ڈروآج میں نے تمہار سے لئے تمہار اور تمہار سے لئے دین اسلام کو پہند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں نا جارہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو ہے شک اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔

(٢) قُلُ لَا اجدُفِي مِآاُوْجِي الْيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَدُهُ الَّا ان يَكُوْن مِيْتَةَ اوُدَمًّا مَّسْفُوْحُااَوُلَحْمَ خِنْزِيُرٍ فَانَّهُ رِجُسٌ اوُفِسْقَااُهِلَّ لغيُرِ اللهِ بِعِ فَمَنِ اصْطُرَّ غَيْرَباغٍ وَلاعادِ فَانَّ رَبَّك

غَفُوُرٌرَّ حِيْمٌ ﴿ وَرِبِ مِن رَبِينَ رَبِيسَاءِ مِن مِينِ مِنْ عِنْسِ عِينِهِ عِ وَالْحَادِ فَإِن رَبِيكَ (سوره العام آيت ١٣٥٠)

جونا چار بوانديول كدا پخوا بش كرے اور نديول كه ضرورت سے بر صحتوب شك الله بخشے والام بان بـ - (٣) الله عَلَيْ كُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيُرِ وَمَا أَهِلَ لِغَيْرِ الله بِهِ فَمَنِ اصْطُرَ غَيْر بَاغ

وَلَاعَادِ فَانَ الله عَفُورٌ رَّحِيمٌ ٨٠٠

تم پریمی حرام کیا ہے مرداراورخون اورسور کا گوشت اوروہ جس کے ذرج کرتے وقت غیم خدا کا نام پکارا گیا بھر جو لا جارہونہ خواہش کرتا نہ حدے بڑھتا تو ہیشک اللہ بخشے والامبریان ہے۔

میں بوقت ذخ آ واز بلند کرنام اد ہے بمطلق آ واز بلند کرنایا نام و مَرنام اللّٰہ فِی

1+1+1+1+1+1+1+1+1+1

فقہائے کرام نے وضاحت فرمائی ہے کہ ذیج کے وقت اگرانلہ کے نام پر جانور ذیج کیا گیا ہووہ جانور حلال ہےاوراگر بوقت ذی الله کے سواکسی اور کا نام مثلاً بت وغیرہ کا نام لیا گیا ہوتو وہ جانور طلال نہیں۔

(تقصيل ردالمحتار جلد دوم، ص٣٠٢ ومابعد مين ملاحظه فرماتين

اس ز مانہ میں بعض نام نہادمنسرین نے اس کا ترجمہ کیا'' وہ جانور جوغیر خدا کے نام پر نامزد کیا گیا ہو'' بیتر جمہ مفسرین کرام کی تغییر کے خلاف اور مقلا وشرعا غلط ہے۔اگر بوقت ذیج کی شرط کوحذف کردیا جاں و تربانی کے جانور ، مقیقہ

اورصدقہ وغیرہ جانورسب حرام کھہریں گے جوشریعت پرافتراء ہے۔

اصطو": صو عباع جس كامعنى على اضطرار بحكى مين ميس جانا-

، المفر دات في غريب القرآن ازامام اللغة علامه حسين بن محمدالمقصل الملقب بالراغب اصفهالي (م <u>٠٠٠ م)</u> ص ٢٩٠ ضررو والم ے جس کے مقابلے میں کوئی لفع نہ ہو۔

(احكام القرآن ' ارعلامه ابوبكر محمدين عبدالله المعروف بابن العربي مالكي رحمة الله تعالى عليه ج ١ ، ص ٥٢

اضطرارشرعي كي چندصورتين بن:

(۱) کھوک اور پیاس سے جان نکل رہی ہوکوئی حلال چیز موجود نہ ہو۔

(۲) کی کورام کھانے پر مجبور کر دیا گیا کہ اگر حرام نہ کھائے تواق کی کر دیا جائے گا۔

ان صورتوں میں حرام اشیاء کی حرمت اس کے حق میں اٹھالی جاتی ہے، اس کا کھانا جائز ہوجا تا ہے۔ دنفسیرات احمدید، ص۵۵ احکام الفر آن از جصاص، جا، ص ۴۹

غير باغ ولاعاد": باغى بغى عبناج جم كامعنى عنوابش، مياندروى عبره وان كاطلب، الر

بَغَاوَة ہے ہوتواں کامعنی ہے زیادتی کرنا ظلم کرنا، دونوں معنی یہاں درست ہیں، لینی اضطرار کی حالت

میں حرام چیز ول کولذت اورخواہش ہے نہ کھائے یا بھوک مٹائے اس سے زیادہ نہ کھائے۔

(تفسيرات احمديه، ص٥٥ احكام القرآن از جصاص، ج١٠ ص١٢٩

عاد": عَدُوْ ع بناع جم كالمعنى عزياد في مدع برهنا-

(المقردات في غريب القرآن ارامام اللغة علامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصقهاني (م ٢- ٥٥٠) ص ٥٤٣

مسائل شرعيه

وہ حلال جا تور جے بطور شرعی ذیج نہ کیا جائے اور مرجائے ،خواہ خود بخو دمر جائے یا شرعی ذیج سے نہ مراہو بلکہ غیر شرعی طور پر ذبح ہوا ہوجیسے بتوں کے نام پر ذبح شدہ جانور، یا ذبح شرعی سیح طور دا تع نہ ہوجیسے علقوم نہ کا ٹا گیا، یاحلقوم (اہل کتاب کے ملاوہ)مشرک نے کا ٹا ہو، یا پہاڑ، ورخت، دیوار وغیرہ او کچی جگدے گر کرمرا ہو، یا اے ورندہ نے پھاڑ کھایا ، بااس کا گلاکھونٹ کر ماراہو ،ان سب صورتوں میں و وجانو رم دارکہلا تا ہے اس کا کھانا حرام ہے۔

ارشادر بانی ہے:

حُرِّمتُ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحُمُ الْجِنْزِيْرِ وَمَآ أَهِلَّ لِغَيْرِ اللهِبِهِ وَالْمُنْخِيقَةُ والْمَوْفُوْدَةُ والْمُتردَيةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا أَكُلَ السَّبُعُ الَّا مَاذَكِيْتُمُ وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصْبِ وَأَنْ تَسْتَقُسِمُوُابالْلاَزُلام ، ذلكُمْ فَسْقٌ

، ٱلْيَـوْم يِئِس الَّذِيْن كَفْرُوْامنْ دِيُنِكُمُ فَلاَتَخْشَوْهُمُ وَاخْشَوْنِ ، الْيَـوْم اَكْمَلُتُ لَكُمُ دِيْنَكُمُ وَاتْمَمْتُ عَـلَيْكُـمْ نَـعْمَتَى ورصَيْتُ لَكُمُ الإسْلام دِيْنَا ، فَـمَـنِ اضْـطُرَّ فِـيُ مِـخُهِـنِسَةِ غَيْرُ مُتجانف لَاتُم فانَ

عبيت معلمي ورصيت علم ، و سارم بيد مرسب مستويي ساجت رسارة ا

تم پر حرام ہے مردارادرخون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذرج میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہواور وہ جو گلا گھو نٹنے میں میں میں کے جنہ میں ایساں جا کے جن میں جسکت اور ایساں جا کی ہیں جسکت انسانی میں جسکت کی ہیں جسکت کے میں میں

ہے مرے اور بے دھار کی چیز ہے مارا ہوااور جوگر کر مرااور جے کسی جانور نے سینگ مارااور جھے کوئی درندہ کھا

گیا گرجہبیں تم ذبح کرلو،اور جوکسی تھان پرذبح کیا گیااور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا ہے گناہ کا کام ہے آج تمہارے

دین کی طرف سے کا فروں کی آس ٹوٹ گئی توان سے نہ ڈرواور مجھ سے ڈروآج میں نے شہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیااورتم براین نعت پوری کردی اورتمہارے لئے دین اسلام کو پیند کیا تو جو بھوک بیاس کی شدت

ویں میں روہ بورم پورپی سے پیروں روہ ہورہ ہارے کے دیں مند ہو ہورہا ہو ہو ہورہ وقت ہی میں مارے میں نا حیار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بےشک اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔

نیز ارشار بانی ے:

قُلُ لَا اجِدُفِي مَآأُوحي الى مُحرَّمُاعلى طاعم يَطُنِيهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْنَةُ آوُدُمَا مَسُفُو حااوُ لخم حنُزيْر

فَانَّهُ رِجْسٌ اوْفِسْقَاأُهِلَّ لغيُر اللَّهِيهِ ج فَمنِ اضَّطُرَّ غَيْرَبًا غٍ وَّلاعَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌرَّحِيُمٌ ٦٦

(سوره انعام آیت ۱۳۵۱

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جومیری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پرکوئی کھانا حرام گریہ کہ مردار ہویار گول کا بہتا ہوا خون یابد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یاوہ بے حکمی کا جانور جس کے ذیح میں غیرخدا کا نام پکارا گیا تو حیالہ معان اور کی تربیخ نے ایمٹر کے میں میں میں اس کے ضور میں میں دور چھر تیں بھی ان کینے بخشن مالاہ میں میں م

جونا چار ہوا نہ یوں کہآپ خوا ہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت ہے بڑھے تو بے شَک اللّٰہ بخشنے والامہر بان ہے۔ نیز ارشادر بانی ہے:

انَّـماحرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ والدَّمَ وَلَحُم الْخِنْزِيُرِومَآأَهِلَّ لِغَيْرِاللهِ بِهِ وَفَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ باغ وَلاعادِ فانَ اللهُ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ ﴾

تم پریمی حرام کیا ہے مرداراورخون اورسور کا گوشت اوروہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لا جار ہونہ خواہش کرتا نہ حدے بڑھتا تو میشک اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔

٢) ذكاة شرى جس عطال جانوركا كوشت كهانا حلال جوجائة المنفح ياذن كهترين-

10.00

(ب) غیرافتیاری ذکاۃ شرعی روتم پرے: () افتیاری () فا قاختیاری کی دوقتمیں ہیں، ذیج اور تر _

(٧) ﴿ ذَكَاةَ غَيِرا خَتِيارِي بيه ہے جانور كے بدن ميں كى جگه نيز ہ يا تيروغيرہ جھونك كرخون نكال دياجائے 🕯

یا شکاری جانور کے ذریعے اسے شکار کیا جائے ،اس ہے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا 🌡

ہے ۔ حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ جھونک کررگیں کا ٹنانح کہلاتا ہے،اور ذیح اختیاری میں 🌡

حلق اورسینہ کے بالائی حصہ میں جارر کیس اللہ کے نام پر گا ٹناڈ نج شرعی ہے،حلقوم (سانس کی ہالی) 🎗 مری (جس نالی سے کھانا اتر تا ہے) ان دونوں کے اطراف میں دور کیں ادر ہیں جن میں خون کی

روانی ہوتی ہان کوورجین کہتے ہیں۔

''ذکاۃ (ذرج شرعی)حلق اورلیہ کے درمیان ہے''۔ ابوداؤ دہ تریذی منسائی میں حضورا کرم ﷺ کاارشادے:

ربدائع الصائع في ترتيب الشرائع مولفه امام علاؤ اللين ابي بكر بن مسعود كاساني(متوفي ٥٥٨٥) جلد٥، صفحه ٢٠ ومابعد

در مختار معه ردالمحتار جلده، ص۲۹۴ فتاوي قاضي خان، ج۴، ص۲۳۲ تفسير مظهري، ح۴، ص۲۵۰. (احكام القرآن از حضاص ح ا ،ص ٠ ١ ١٠١ ١ ١

ذَ كَ كَرِيِّ وقت بسم اللّه كي ساتھ غير خداكانام بھي ليا،اس كي دوصورتين ميں-

(() الرغير خداكانام بغير عطف ذكركيا مثلًا يول كها: "بسُم اللَّه مُحمَّد رَّسُول اللَّهِ"

يا " 'بسم اللَّهُمُّ تقبُّلُ مِنْ فُلان " اياكرناكروه عِكر جانورحرام بين موكا-

(ب) اورا گرغیرخدا کانام عطف کے ساتھ ذکر کیا مثلاً: بنسم اللّه وانسم فیلان ای صورت میں

جانور حرام ہوگا کہ بیا جانور غیر خدا کے نام پرؤ نے ہوا۔

ذَنَّ كَى اللَّهِ تَيسرى صورت يد ب كدون من يهلي (مثلا جانوركولنانے يه يهلي)اس نے كى كانام ليايا وَن كرنے كے بعدنام لیا تو اس میں خرج نہیں ،جس طرح قربانی اور عقیقہ میں دعا نمیں پڑھی جاتی ہیں اور قربائی میں ان لوگوں کے نام 🌡

کئے جاتے ہیں جن کی طرف ہے قربائی ہے اور حضور اقد ک ﷺ اور حضرت سیدنا ابراہیم یا اصادہ والسلام کے نام بھی 🕌

لئے جاتے ہیں،ایبا کرناجا ٹزےاورڈ بیحہ حلال ہے۔

ر هدایه أحرين كتاب الذبالح (قلمي) در مختارمعه رد المحتار ، ج١ ،ص ٢٩٩ ومابعد)

حاشيه طحطاوي على الدر المحتار، ج٥، ص٥٦ ا فتاوي قاضي خان، ج٣٠ ص٢٣٠ احكام القرآن ارحصاص، ج٢، ص ٢ - ٢٠٤٣ . تفسيرات احمديه ازعلامه حيون ،ص٣٥،٣٣

البحر الرائق شرح كنر الدقائق از علامه زين الدين بن نجيم رم 940م) ج٨،ص ٦٩ او مابعد

خود صفورا کرم ﷺ نے قربانی کرتے وقت اپنانام مبارک ، اپنی اہل بیت کا ،اورا پنی امت کے عرباء کا ذکر کیا۔ چَانِحِارِثَادِءُوا : " بِسُمِ اللَّهِ ٱللَّهُمَّ تَقَبُّلَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ الْي مُحَمَّدٍ وَ مِنْ امْةِ مُحمَّدٍ

الله كنام ير (زن كرتابول) الالله العليم مجيم محرات الله الم ميرى ال اور ميرى امت كي طرف ع قبول فرما-

(رواه مسلم عن عائشة بحواله مشكوة باب الاضحية

ایک اور حدیث میں یول ارشاد ہوا: (معروف دعاما نگنے کے بعد آپ نے کہا)

" الَّلَهُمُّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّأُمَّتِهِ بِسُمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ دُبَحً"

اے اللہ یہ تجھ ہی ہے ہے اور تیرے لئے ہی ہے (مجھ)محمد (ﷺ)اور میری امت کی طرف ہے قبول فرما۔ (رواہ احصد وابو دانو دواہن ماجه والدار می وفی روایة لاحمد وابی داؤ دوالنومذی عن جابو بحوالہ مشکو قباب الاصحید

ان احادیث طیبہ ہےمعلوم ہوا کہ ذبح سے پہلے جانور پراگر کسی عزیزیا بچے یا اولیاءاللہ کا نام لیا جائے اور کہا جائے یہ

فلاں کی طرف ہے قربائی ہے یا فلاں بچے کاعقیقہ ہے یا فلاں ولی اللہ کی نذر ہے اور بوقت ذیج اللہ کے نام پر ذیج کیا جائے تو جانور حلال ہے اس کا کھانا جائز ہے، بلکہ بعض فقہائے کرام تو فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ

(حاشيه تفسيرات احمديه، ص ٢٥) ۳) مردارجانور کا گوشت بجس ہے اس پراجماع امت ہے۔

حلال زندہ جانور ہے اگر کوئی عضو کاٹ لیا جائے تو وہ بھی حرام اور مردار میں شامل ہے۔

اس کے بارے میں حضورا کرم ﷺ کاارشاد ہے: ''نماأبینُ مِنَ الْحَيِّ فَهُوْ مَیّتٌ '' (رواہ الترمذی وابو داؤد)

زندہ جانورے جوعضوجدا کرلیا گیا ہوہ ہ مردار ہے۔

(تفسيرات احمديه، ص٣٠، تفسير كبير، ج٥، ص٠٠. تفسير روح المعاني، ج٢، ص ١٠. بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج٥، ص٢١. در مختار معه ردالمحتار، ج٢، ص٠١٢.

مردار جانور کا چمڑااور کھال بھس ہے البتہ و باغت ہے کھال پاک ہو جائے گی ، د باغت کے بعد چمڑااور کھال سے تقع

لینا،استعال کرنا،اس کا بیچنا جائز ہے،اس پرنماز پڑھنا، بچھا کراس پر بیٹھنا جائز ہے،ماسواخز براورآ دمی کی کھال کے، کہ خنز مر کی کھال اس کے بجس انعین ہونے کی بنا پرحرام اور نجس ہےاور آ دمی کے احتر ام کی خاطراس کی جلد کوحرام کیا

حضورشارع عليالصلوة والسلام في ارشاوفر مايا:

چڑے کی دیاغت ہی اس کی طہارت ہے۔ " دِبَاغُ الْآدِيْمِ طَهُوْرُهُ"

(رواه الامام احمدفي مسنده ومسلم عن ابن عباس وابو داؤ دعن سلمه بي المحبق والنساني عن عائث و ابو يعلي في مسنده والطبراني عن ابي امامة وعن المغيرة،بحواله جامع صعير ٠ ح ٢ ،ص ٠ ٢

ایک اور حدیث میں ہے:

" دِيا غُ جُلُوْ دِالْمَيْتَةِ طُهُوْ رُهَا" مردار کے چیڑے کی دہاغت ہی ہےوہ یاک ہوجا تاہے۔

(رواه الدارقطني عن زيد بن ثابت الحواله جامع صغير اج ٢٠٠٠ س

الكوريث من يول الفاظ مين: " دِبَاعُ كُلّ إهاب طُهُورُها" بريم وعرف الفاظ مين: " دِبَاعُ كُلّ إهاب طُهُورُها" بريم وي (رواه الدار قطني عن ابن عباس ،بحو اله جامع صغير ، ج٢ ، ص ٢١ احكام القرآن از حصاص ، ج١ ، ص ٥

احكام القرآن وهوهههههههههه حدیث فیج میں ہے: " أَیّمَا إِهَابِ دُبِغُ فَقَدُطُهُر " جرمردار کا چراد باغت سے یاک جو جاتا ہے۔ (رواه الامام احمد والترمذي والنساني وابن ماجه)

ے) مردار کے بالوں ،أون ،سینگ ،ہٹری ، پٹھے ،کھر وغیرہ ہے انتفاع جائز ہے بشرطیکدان پر چکناہٹ نہ ہو۔

رنفسيرات احمديه، ص ٣٨ احكام القرآن از حصاص ، ج ١، ص ١ ١ ٢١، ١ ١ نفسير كبير، ج ٥، ص ١ ١ در محتار معه ر دالمحتار، ج ٢، ص ٣٠ جاء ص ٢٠ جاء ص ٢٠ على در محتار معه ر دالمحتار، ج ٢، ص ٣٠ جاء ص ٢٠ على ١ على ١

مکڑی اور پھیلی ذیج کے بغیر بھی حلال ہیں ان کا کھانا جائز وحلال ہے،ای طرح تلی اور جگر بھی کھانا حلال ہے، چھلی جو

ازخودم کرتیرنے لگےاس کا کھانا مکروہ ہے۔

رتفسيرات احمديه، ص ٢٣، تفسير كبير، ج٥، ص ١٨ حامع احكام القرآن از قرطبي، ج٢، ص ٢٢٠ نفسيرروح المعاني، ج٢، ص ٢٦، احكام القرآن از جصاص، ج١، ص ١٢٢ احكام القرآن اس العربي، ج١، ص ٢٢،

تچھلی کا خون طاہر اور حلال ہے، در حقیقت پیخون نہیں۔ (افکام القران انہام، خان ۲۲۲ یا ۱۲۶ مالقہ تن ازاین المربي) مردار کے گوشت سے انتفاع جائز نہیں،اس کی خرید وفروخت ممنوع اور حرام ہے، ہتی لدا پنے کتول اور شکاری 🚺

جانوروں کو بھی نہ کھلائے کدمیتھی کیگوندانفاع ہے۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی ، ۔ احکام القرآن از جعاص ، ٹی اس ۱۰۷

حدیث سیح کے ساتھ قرآن مجید کے جکم عام کی تخصیص جائز ہے،قرآن مجید نے مردارادرخون حرام کیا ہے مگر حدیث

میں دومر دار (بغیر ذیج کے ہوئے جانور) مکڑی اور مجھلی اور دوخون تلی اور جگر کا استثناء فر مایا ہے۔

حدیث سیج میں ارشاد ہوا ::

"أُحلَتْ لناميْتتان ودَمَان فامَّاالْمُيْتَتَان فَاالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَامَّااللَّمْان فَاالْكَبَد ' وَالطَّحَالُ "

(رواه الحاكم والبيهقي وابن ماجه،بحواله جامع صغير، ج ١ ،ص ٩ ١

بمارے لئے دوم واراور دوخون حلال کئے گئے ، دومر دار چھلی اور مکڑی ہے اور دوخون جگراور مل ہے۔

(جامع الحكام لقرآن أزقرطبي، ج٢، ص ٢ أ٢. احكام القرآن از حصاص، ج١، ص ١٠٠١

بال اس پراجماع امت ہے کہ ضعیف حدیث ہے قر آن کے عام کی تحصیص جائز جبیں (ہامج او مرافر آن ارقر طبی ان ۴۱۷)

ؤ نکے کے بعد جانور کے پیٹ ہے جو بچے آگلااگروہ زندہ ہے تواے ذکح کرکے کھا کتے ہیں ور نہیں۔ راحکام القرآن اؤ جصاص جا ،ص ۱۱۱ تفسیر کبیر ، ج۵،ص ۹ ا . تفسیر دوح المعانی ، ج۲،ص ۲۹. جامع احکام القرآن از حصاص ، ج۲،ص ۲۱۸

(۱۳) کمی ضعیف عدیث کوفقهها چیول کرلیس اوراس سے استنا وکریں تو وہ عدیث ورجیصحت کو پہنچ جاتی ہے۔ داحکام الفرآن از حصاص رح ایص ۱۱ منبر العین فی تفہیل ایک بیامیں از امام احمد رضا ا

حضور شارع ما یااصلہ ووالسلام کا کوئی کام نہ کرنا اور ہے اور آپ کا کسی کام کومنع فرمانا اور ہے،عدم معل مےمما تعت ثابت

مبيس ہوئی ، ججة الاسلام امام ابو بكر بن على الرازى الجصاص (عند عيره عالم عند كے ساتھ عديث بيان قر مالى:

" أنَّ النَّبِيِّ كَلَّيْكَ شَيْل عن الجراد قال اكثرُ جُنُودالله لا اكِلْهُ ولا أحرَمْهُ "

اللہ کے بہت شکر (جانور)ا ہے ہیں کہ میں انہیں نہیں کھا تااور نہ حرام کرتا ہوں۔ (احكام الترآن ازجهاص الحالي ١١٠)

ا مام الائمَدامام اعظم ابوصنيفه نعمان بن ثابت (م <u>دهاج</u>) ابنى سند كساتهداس حديث كويول روايت فرمات بيس. " أَكُثُورُ جُنْدِ اللهِ فِي الْأَرْضِ الْجَوَادُلَا الْكِلْهُ وَلَا أَحْرَمُهُ " (جامع المساحد ج ١،ص ٥٠.١٥)

اس صدیث ہے امام ابو بکر جصاص نے قانون اخذ فرمایا:

" ومالَكُم يُحَرِّمُهُ النَّبِيِّ مَا اللَّهِي مَلَكُ فَهُو مُبَاحٌ وَتُوكَهُ أَكُلَهُ لَا يُؤجِبُ حَظُرَه اِذُجَائِزٌ تَوْكُ اكْلِ الْمُباحِ

وغَيْرُ جَانَزِ نَفَى التَحْرِيْمِ عَمَّا هُوَ مُحَوَّمٌ " جِي الله عَمَانُ مَا نعت كوداجب نبيل كرتا، كونكه مباح چيز كونه جي حضورا كرم الله في حرام نبيل كياوه مباح جيز كونه

کھانا جائز ہے مگر پیرجا ئزنہیں کہ حرام کی حرمت بیان نہ کی جائے۔ (احکام الفر آن از حصاص ج ۱ ، ص ۱۱)

نعت خوانی، مزارات اولیاءاللہ کو پختہ بنانا، ان پر گنبد بنانا، جلیے، جلوس، مدارس، مکاتب، بزرگان دین کے آستانے و وغیرہ جوحضورا کرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھے، نہ نمور نے منع فرمایا، بلکدا تنا کہا جاسکتا ہے کہ حضورا کرمﷺ نے انہیں نہیں کیا، یہ امور خیر اور افعال مستحبہ مباح اور جائز ہیں ان کے کرنے میں ثواب اور اجرہے، انہیں منع، بدعت، یا

تعالی نے گو براورخون کے درمیان سے فر مائی ہے۔ مقدمیں میں تاریخ

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبُرَةً نُسُقِيْكُمْ مِّمًا فِي بُطُونِهِ مِنْ ، بَيْنِ فَوْثٍ وَ دَمٍ لَّبَنَا حَالِصًا سَآنِعَا لَلشَوبِينَ اللهَ اور بِيثَكَ مَهما لِي اللهُ عَلَيْهِ مِنْ ، بَيْنِ فَوْثٍ وَ دَمٍ لَّبَنَا حَالِصًا سَآنِعَا لَلشُوبِينَ اللهَ اور بِيثَكَ مَهما لِي اللهِ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ اللهِ اللهُ وَاللهُ اللهُ الللهُ اللهُ الللللهُ الللهُ اللللهُ اللللللهُ الللللهُ الللهُ الللللهُ الللللهُ الللهُ الللله

پیٹ میں ہے کو ہراورخون کے بچ میں سے خالص دود ہے گلے ہے ہمل اتر تا پینے والوں کے لئے ۔ (۶٫۶٪ اُس آ ہے۔ ۱۱) مفسرین اور فقہاء فر ماتے ہیں کہ دود ہے زندہ جانور کے تھنوں میں سے اتر تا ہے وہ گو ہراورخون کے درمیان میں سے

کرگذرتا ہے اور میدونوں چیزی نجس اور حرام ہیں اس کے باوجود دود ھطال اور طیب ہے ای طرح

- (۱) جانور کے مرنے سے دودھ بیس مرتا
- (۲) جانور کی موت اے جرام مہیں کرتی خریب کے جات
- (۳) جانورگ موت النے بحس نہیں کرتی

للبذامردہ کے تھنوں سے نگلنے والا دود ھ(علال جانوروں میں ہے) حلال اور طیب رہتا ہے،اس کا بینا اوراستعمال کرنا جائز وحلال ہے۔

75

احكام القرآن *********

(۱۶) خنز ریخس العین ہے،اس کا گوشت، پوست،بڈی، چڑا،بال، چر بی وغیرہ سب حرام ہیں،ان کا استعال جائز نہیں، صرف بوقت ضرورت اس کے بالوں ہے کھال کو سینے کی اجازت ہے،اس کے بدن کے تمام اجزا ،جس اور حرام ہیں،

اس كجس العين بوني يرآيت كريمه فانه رجس (انعام،آين ١٣٥)وال عد

(تفسيرات احمديه ،ص٣٣ جامع احكام ألقرآن از قرطبي، ج٢، ص٢٢ احكام القرآن از حصاص، ج اص١٢٢ احکام القرآن از این العربی ، ج ۱ ، ص ۵۴ تفسیر روح المعانی از علامه سیدانو الفضل محمود آلوسی ج ۲ ، ص ۲۳ تفسیر بصاوی، ص ۱۲۳ تفسیر بیصاوی، ص ۱۲۳ تفسیر بیصاوی، ص ۱۲۳ تفسیر بیصاوی، ص ۲۳ تفسیر بیصاوی، ص ۲ تفسیر بیران بیصاوی، ص ۲ تفسیر بیران بیرا

سنا گیا ہے کہ دانت کوصاف کرتے والے بعض برش خزیر کے بالوں کے بنے ہوتے ہیں ،اگریہ چھے ہے توا ہے برش کا

استعال حرام ہے، کیونکہاس کے بالول ہے بوقت ضرورت صرف کھال یا جوتے سینے جائز ہے۔اس کے علاوہ اس ے دیگر کسی طرح انتفاع جائز نہیں۔

(۱۷) آیت مذکورہ میں جن حرام اشیاء کو شار کیا گیا صرف وہی حرام نہیں ،اس کے علاوہ بھی حرام اشیاء میں ،ان میں ہے بعض کا بیان قر آن مجید میں ہے،مثلاً '' گلا گھونٹ کرم نے والا جانور، بلندی ہے گر کرم نے والا وغیرہ''۔ بعض اشیاء کوحضور سیدعا لم ﷺ نے حرام فر مایا ، کیونکہ حضور ملیا اصلو ۃ والسلام شارع میں ،القد تعالی نے حلال وحرام کرنے کا

اختیارآ پکوعطافر مایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

الَّـٰدُيْنِ يَتَّبِعُونَ الرَّسْوُلِ النَّبِيُّ الْامَيُّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًاعِنُدَهُمْ فِي التَّوْرة والانْجِيلِ يَامُرُهُمْ سالمعروف وينههم عن المُنكروليجل لهم الطَّيّباتِ وَيُحَرّمُ عَلَيْهِمُ الْحَبّنتُ ويضع عنهم اضرهُمُ و الاغْلل الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ، فَالَّذِينَ امْنُوابِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواالنُّورَالَّذِي أَنْزِل مَعْهُ أُولَئِكَ هُمُ المُفلخون الم

وہ جوغلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جے لکھا ہوایا کیں گے اپنے پاس توریت اورانجیل میں وہ انہیں بھلائی کاحکم دے گا اور برائی ہے منع فرمائے گا اور تھری چیزیں ان کے لئے خلال فر مائے گا اور گندی چیزیں ان پرحرام کرے گا اور ان پر ہے وہ بو جھا اور گلے کے پھندے جوان پر تھے اتارے گا تو وہ جواس پرایمان لائیں اوراس کی تعظیم کریں اوراسے مدددیں اوراس ٹور کی پیروی کریں جواس کے ساتھ

(سوره اعراف،آیت ۱۵۷) حلال اور حرام کرنے کی نسبت اللہ تعالی نے اپنے محبوب ومختار نبی ﷺ کی طرف فر مائی ، چنا ٹیے حضور نے بہت ی چیزیں حرام فرما تميں ہيں،مثلا كتا، بلي،حشرات الارض وغيہ ہ۔

احكام القرآن

١٨) حرام جانوركي پيچان كا قاعده:

فنادی عالمگیری میں حرام جانور کی بہچان کا عجیب قاعدہ بیان فرمایا گیا، وہ بیر کہ جانور دوستم کے ہیں .

() دریائی جانور (ب) خشکی کے جانور دریائی جانورسب حرام ہیں سوائے مچھلی کے۔ خشکی والے پھر دوقتم ہیں:

پرندے اور چرندے یعنی ہوائی اورز مینی۔

یرندے کچر دوشم کے ہیں،ایک خون والے، دوسرے بےخون ۔ بغیرخون سب حرام ہیں سوائے ٹڈی کے۔ خون والے، جو نیجے سے پکڑ کر چیز کھا نیں وہ حرام ، باتی حلال۔

زینی جانور(چرندے) دومم کے ہیں،خون والے اور بےخون۔

بے خون سب حرام ہیں ،خون والے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھووغیرہ)اور جو کیل والے ہوں جیسے کتا ، بلی وغیرہ و حرام ہیں باقی حلال۔ ۔ ۔ ۔ اس قاعدے سے صرف تین جانور خارج ہیں،اونٹ، گھوڑا،طوطا۔

حلال جانور کے بیاعضاء حرام ہیں:

''خون، پنة ،مثانه،نر کاذ کر ، ماده کی فرخ ،دبر ،فونه ،تلی وگر ده حضور کوناپسند تھے ،ایسے ہی اوجھری وغیر ہ''۔ خضرت مجامد بنی الله عزے روایت ہے:

" كَرِهَ رَسُولُ الله مِن الشَّاةَ الدَّكرِ والْانْتَيَيْنِ وَالْقُبُلِ وَالْغُدَّةِ وَالْمَرَارَةِوَالْمَثَانَةِ وَالدَّمِ"

جوحلال جانور بتوں کے نام پر ذ^ج کیاجائے یابوت ذ^ج اس پرغیراللہ کا نام لیاجائے وہ حرام ہے۔

ذِنَ کے پہلے یابعد میں اگراس پرگوئی اور نام لیا جائے تواس نام لینے ہے حرام نہیں ہوجاتا، جیسے عقیقہ،قربانی یامہمان کے لئے ذریح کرنا، بادشاہ یا کسی اورمعزز دینی ودنیوی شخصیت کی آمد کی خوشی میں ذبح کرنا، بیدذ جیہ حلال ہےا س کا کھانا

امام اجل امام نووی شارح چیمسلم فرماتے ہیں:

" قَالَ الرَّافَعِيمُ هَـٰذَاالِّمَايُـذَبِّحُونَهُ اِسْتِبُشَاراً بِقُدُومِهِ فَهُوَكَذِبْحِ الْعَقِيْقَةِ لِوَلادةِ الْمُولُود ومثل هٰذَالايُوجِبُ التَّحْرِيْمِ"

ا مام رافعی فرماتے میں کہ باوشاہ کی آمد پر جانوراس لئے ذیح کرتے میں کہاس کی آمد کی خوشی کا اظہار ہے، بیان تُ تو عقیقہ کے ذیج کی مانند ہے جو بچے کی پیدائش کی خوشی میں ذیج کیا جاتا ہے، یہ خوشی تو اس جانو رکوحرا مرتبیں

(مسلم شریف معه شرح امام نووی،ج ۱، ص ۱۹۱)

ای طرح اگرکوئی شخص نذر مائے کہ اگر میرافلاں کام ہو گیا تو میں گائے یا بکری فلاں اولیا ،اللہ کے لئے ذیج میں گا، نذر پوری ہونے پروہ جانو رالقد کے نام پر ذبح کر کے اس کا تواب اس ولی اللہ کو پیش سرے تیز ذبیحہ حلال ہے اس کا (تفسيرات احمديه، ص ٢٥)

علا میشبیراحمد دیوبندی نے اپنی کتاب احکام القرآن ، ج1/ اجس کاارتفسیرات احمدید کے حوالہ ہے اس جزیہ کولکھاا

" لبذااولياء الله ك لية ذرج بون والع جانورياان كى ديكرنذركا كھاناطال ب،اے وَمَا أَهِلَّ بع

لِغَدُ اللَّهِ مِن داخل كرناتعصب وعنا داوراولياءالله بيغض وحسد كے سوااوركيا نام ديا جاسكتا ہے''۔

شاه عبدالعزيز مجدث والوي دعة الشعليه كي تغيير عزيزي مين وَ صَالُهِ عِلَى بِهِ لِغَيْدِ اللَّهِ كَيْنَير مين استم كي عبار، یائی عاتی ہے جس ہے مفہوم ہوتا ہے کہاس کامعنی ہے، '' غیر خدا کے نام منسوب کرنا''

یے بارت آپ کی تفییر میں الحاقی ہے، کسی نے آپ کی تفییر میں تحریف کرتے ہوئے یہ جملہ اضافہ کردیا ہے، کیونکہ آب کی دیگر تحریرات اس کی نفی کرتی ہیں، چنانچہ آپ کے شاگر دعوین شاہ عبد الرؤف اپنی تفسیر رونی میں اس کم

صراحت فرماتے میں کہ کسی نے بیعبارت آپ کی تفسیر میں الحاق کردی ہے، بیآپ کاموقف نبیں۔

اگر کوئی تخص حرام کھانے پر مجبور ہوجائے ،شدت بھوک کی وجہ سے یا کسی نے اسے حرام کھانے پر یوں مجبور کیا کہ نہ

کھائے گاتواہے وہ قبل کردے گا، ایسے مجبور کو حرام ٹی کھانا جائز ہوجاتا ہے، اشیاء کی حرمت اس کے حق میں مجبور ک اورضرورت کی حد تک ساقط ہوجاتی ہے ،اضطرار کی حالت میں اگر ندکھائے گااور مرجائے گاتو گنا ہگار ہوگا۔

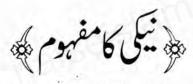
تفسير كبير ازامام رازي ، ج٥، ص ٢٣ تفسير مظهري از علامه پاني پتي ، ج ١ ، ص ١٩٥

روا کے طور برشراب اور دیگر حرام اشیاء جا ئزنہیں کیونکہ مردار کا گوشت کھانے اور شراب پینے میں بھیٹی طور پر بھوک پیاس کا دفعیہ ہے مگر دوا کےطور برحرام کے کھانے پینے یااستعال میں یقین کےساتھ نہیں کہاجا سکتا کہ مرض کا ازالہ ہو

(ردالسحتار،ج۲،ص۲۲۸)

جائے گا،اس لئے دواکو کھانے یہنے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

(10)-4



﴿ بِسُمِ اللهِ الرِّحْمَٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

لَيْسَ الْبِرَّانُ تُولُوا وُجُوهَكُمُ قِبَلَ الْمَشُرِقِ وَالْمَغُرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنُ الْمُسَرِقِ وَالْمَغُرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنُ الْمَنْ بِاللهِ وَالْيَبِينِ، وَاتَى الْمَالَ عَلَى خَبِهِ ذَوِى الْقُرُبِي وَالْيَتْمٰى وَالْمَسْكِينَ وَابُنَ السَّبِيلِ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي خُبِهِ ذَوِى الْقُرُبِي وَالْيَتْمٰى وَالْمَسْكِينَ وَابُنَ السَّبِيلِ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ، وَاقَامَ الصَّلُوةَ وَاتَى الزَّكُوةَ ، وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمُ اذَا عَهَدُوا الرِّقَابِ، وَاقَامَ الصَّلُوةَ وَاتَى الزَّكُوةَ ، وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمُ اذَا عَهَدُوا وَالصَّبِرِينَ الْبَاسِ ، أولَئِكَ الَّذِينَ وَالصَّرَّ آءِ وَحِينَ الْبَاسِ ، أولَئِكَ الَّذِينَ وَالشَّوْرَ الْمَدُوا وَالسَّرِينَ الْبَاسِ ، أولَئِكَ الَّذِينَ صَدَّقُوا ، وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ الْمَ

یکھاصل نیکی بینہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو، ہاں اصل نیکی بید کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال وے رشتہ داروں اور تیبہوں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گر ذیب چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زلو ق دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی میں جنہوں نے بات کی کی اور بیہی پر ہیزگار ہیں۔ (سورة البقرہ آیت کا)

حل لغات:

"اَلْبِورْ": نَيْلَ كَ كَامُول مِين تُوسِع ، ٱلْبِور دوتتم پر ہے،اعتقاد میں نیکی،اعمال میں نیکی،آیت مذکورہ بالاان سب

لوجا ت ہے۔

(المفردات في غريب القرآن از امام اللغة علامه حسين بن محمدالمفصل الملقب بالراغب اصفهالي (م ٢٠٥٠) ، ص٠٠)

علائے تغییر کے مطابق **الَّهِ بِ سِرُتم**ام طاعات اورا عمال خیر مقرب الی اللہ کا جامع ہے، ثو اب اور جنت میں داخلہ کا موجب ہے، اطاعت الٰہی کا جو جذبہ دلوں میں رائخ ہوجائے اور ہڑمل جواللہ تعالی کے زدیک پہندیدہ ہو **اَلَّهِ** بِیَّ مِی داخل ہے۔

رتفسير مظهرى ازعلامه پانى پنى ، ج ا ،ص ٢٩٨ ، انوار التنزيل واسوار التاويل المعروف به تفسير بيضاوى، ص ٢٠١ . لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى (م ٢٥٥٥)، ج ١ . ص ١١٠ تفسير مدارك التنزيل وحقائق التاويل ازعلامه نسفى (م ٢٠٥٠)، ج ١ ، ص ١١٠ تفسير اس كثير ، ج٢ ، ص ٢٠٠ تفسير كبير ارامام فخر الدين رازى ، ج٥٠٠ ص ٣٠ . تفسير وح المعانى ازابو الفضل سيدمحمو د آلوسى ، ج٢ ، ص ٣٥٠

المنب بَین ': نبینی کی جُمع ہے،لفظ دنبہی یا تو منباق سے بنا ہے جس کا معنی ہے ایک خبر جوٹ طیم ہواور فائدہ والی ہو، یعنی نبی وہ ہے جوظیم فائدہ والی خبر دینے والا ہے، یا منبئ ہو تا ہے جس کا معنی ہے، رفعت، بلندی،شرف، نبی گونبی اس کئے کہتے ہیں کہتمام لوگوں ہے اعلی اور دفع ہوتا ہے، اس کئے اس کا ترجہ غیب کی خبریں دینے والا کیا جاتا ہے۔ (مفر دات بی غویب القوان از امام راغب اصفہائی، ص احمد ۲۸۴،۴۸

نبوت بندول اوررب کے درمیان ایک ایک سفارت ہے جس سے بندول کے امر معاداور معاش میں رب کی ہدایت کاظہور ہو۔

عَلَى حَبِهِ ": الى كامب ير، حُبِّه كاخمير كم وقع من تين اقوال بير.

(۱) تصمیر کا مرجع مال ہے،اس صورت میں معنی ہوگا وہ مال خرج کرے باوجوداس کی محبت کے، یعنی خود بھی حاجت مند، تندرست اور صاحب اولا دہواور پھرفقراء کودے۔

(r) ضمیر کا مرجع رب ہے معنی ہوگا،رب کی محبت میں مال خرچ کرے اور کسی کودے۔

(٣) ضمير كامرجع صاحب مال بمعنى بوگا، خوش بوكر خيرات كرب نه كه بوچه مجهرك

" (تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون ،ص۳۸ تفسیر مظهری ، ج ۱ ،ص ۳۰ ۳۰ (حامع احکام الفر آن ازعلامه ابوعبدالله محمدین احمدمالکی فرطبی، ج۲ ،ص ۲۳۲)

رحامع احتکام القراب از علامه ابوعیدالله محمد بن اح **دوی القراب :** قرابت دار ،قرابت نبی جو یارشته دار کی ،سب قریبی مراد بین _

(تفسير مظهري ارقاصي ثناء الله باني يتي مجددي، ج ا ،ص ٢ - ٣ تفسير روح المعاني ازعلامه محمو د آلوسي ١ ج٢٠ص ٢٣٦

الْية الله ": يتيم كى جمع ب، ايهانابالغ بي جس كاباب فوت ياهم مو كيامو-

(جامع احكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي، ج٢، ص ٢٣١. احكام القرآن از جصاص، ج١، ص ١٣٢١) (تفسير ابن كثير ازحافظ عماد الدين اسمعيل، ج١، ص ٨-٢. انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي، ص ١٢٠٠ ا. تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي رحمة الله تعالى عليه وم١٢٢٥ ه، ج١، ص ٢-٢ مطبوعه دهلي، ج١، ص٢٢٠

المسلكيين" مسكين كى جمع ہے، جس كى آمدنى اس كخرج ہے كم ہو، مكين كہلاتا ہے، اس مرادوہ صابر فقير

یں جو کی ہے سوال نہیں کرتے بعض نے کہا کہ سکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہو۔

(التقرفات في غريب القرآن از امام راغب ،ص٣٣٠ انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي،ص٣٠٠ الم تفسير مظهري ازعلامه قاصي ثناء الله باني بتي محددي رحمة الله تعالى عليه (م٢٠<u>٢٥)، ج ا،ص٣٠٣ مطب</u>رعه دهلي '**ابن السَّبِيْلِ**'': ايبامسافر جواپے اہل قرابت ہے دور ہوا دراس کا زادراہ ختم ہو گیا ہو بعض علاءنے فر مایا کہ اس ہے ماہم

م ' دمهمان ہے، تحاج اورطالب علم بھی ابن السبيل ميں شامل ميں۔ (تفسير مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ بانی بنی مجددی رحمة الله تعالی علیه (م1770 ع) ج 1، ص٢٠٠٠)

رجامع احکام القر آن از قرطبی، ج۲، ص ۲۳۱ تفسیرابن کثیر ، ج۱، ص ۲۰۸ سسیر روح المعانی، ج۲، ص۲۰

ر تفسير خازن ، ج ۱ ، ص ۱ ۱ تفسير مدارك التنزيل ، ج ۱ ، ص ۱ ۱ ، ردالمحتار ، ج ۲ ، ص ۲ ۳ ،

اَکَسَانیکینَ'': ما نَکِنےوالے،سوال ہے سائل بنا،سوال کامعنی ہے دریافت کرنا ، ما نَکنا،مسئلہ بوچھنا،فتویٰ لینا،طالب علم چوَنکہ اینے استاد ہے سوال کرتا ہے اس لئے وہ بھی سائلین میں داخل ہے۔

رالمفردات في غريب القرآن از امام اللغة علامه حسين بن محمدالمفصل الملقب بالراغب اصفهاني (م ٢٥٠٠) 'ص ٢٥٠

تفسير بيضاوي، ص ٢٣ ا. تفسير مظهري، ج ١ ، ص ٣٠٣. تفسيرات احمديه ازملاحيون ، ص ٣٦ نفسير خازن، ج ١ ، ص ١١٥) تفسير مدارك التنزيل، ج ١ ، ١٥ ا ١ . تفسير كبير ازامام فخرالدين رازي ، ج٥ ، ص ٣٦ تفسير روح المعاني، ج ٢ ، ص ٢٦)

المسيومة وي المستورين على المعنى المستورين عبد المستورة والمان من المراق المستورة وعلما المام المستورة المستورة المستورة المام المستورة ا

كرتے ميں خرچ كرنا، ما غلام خريد كرآ زادكرنا كا قيد يوں كى آ زادى ميں معاونت كرنا ـ والمفردات فى غريب القرآن از امام اللغة علامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانى (م ٢٠١٥) اس ٢٠١ تفسير دوح المعانى ازعلامه آلوسى حنفى ٣٠٠، ص٣٥ حكام القرآن ازابن العربى، ج١، ص٢٠٠ تفسير مظهرى، ج١، ص٣٠٣

تفسير روح المعانى ازعلامه الوسى حنفى . ج٢ ، ص١٣٧حكام القر أن ازابن العربى، ج١ ، ص • ٦ تفسير مظهرى، ج١ ، ص •٣ (تفسير ابن كثير شافعى (م ٢٠٠٤م) ج١ ، ص ١٠٠٨م) جـ ا ، ص ١٠٠٩م) جـ ا ، ص ١٠٠٩م) جـ ا ، ص ٢٠٠٨م) جـ ا ، ص ٢٠٠٨م

ہمیشہ پابندی کے ساتھ ادا کرنا کہ کوئی نماز تو کیااس کا کوئی استحباب بھی ضائع نہ ہو، ظاہری اور باطنی اعضا کا اس میں مشغول کرنا قام ۔ نماز کہا ہا۔

(تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل بن عمربن كثيرشافعي (م ٢٠٨٥)، ج ١ .ص ٢٠٨

تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمو د آلوسي حنفي (م ٢<u>٠/ ١ ٥)</u> ، ج ١ ،ص ١ ١ ا (احكام القر آن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربي ، ج ١ ،ص • ١ . تفسير بيضاوي ازعلامه بيضاوي،ص ٩ ١

ٱلْمُوْفُونَ بِعَشْدِهِمْ'': مُوَفُونَ' اِيْفَاءَ کي بنا ہے جس کا مادہ وَفَا ہے، وَفَاکامُعَیٰ ہے پوراہونا، تمام ہونا، وفات کا اطلاق موت پریوں ہوتا ہے کہ اس سے زندگی کی مدت پوری ہوجاتی ہے۔

" عَهُد": اس وعده كو كتية بين جس كو يوراكرنے كاخيال رہے، لغت ميں اس كامعنى حفاظت كے بيں۔

(المقودات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م <u>۴ ۵۰۲)</u> ص ۲۵۱) اس آیت کامعنی بیرے که نیک لوگ اینے وعدول کی حفاظت کرتے ہیں ان کے پورا کرنے میں دل و جان سے کوشال

رج بيں۔

اَذَاعِكُهَ فَوْا'': نے بتایا کہ وعدہ کرتے وقت ان کی نیت میں ان کو پورا کرنے کا خیال جم جاتا ہے، وہ جبرے وعدہ نہیں کرتے ، بلکہ ^{حس}ن نیت ہے کرتے ہیں تا کہ انہیں تو اب ملے ، جبرے کئے ہوئے کام پرثو اب مرتب نہیں ہوتا' "الصبوية": صابر ك بمع ب مركامعى بروكاء

اصطلاح شرع میں مصیبت کے وقت نفس کو بے قراری ہے رو کنا تا کہ کامیا بی اورثواب ملے۔

(المقردات في غريب القرآن از امام اللغة علامه حسين بن محمدالمفضل العلقب بالراغب اصفهاني (م ٢٥٠٠) (ص ٣٤٢)

رى كئى قىمىس ہيں:

(۱) مصیبت پرهبر کرنا۔

(۲) عبادت کی مشقتو ل اوراطاعت کی مشکلون پرصبر کرنا اوران کی اوا نیگی میں ستی نه کرنا۔

(۳) نفس کوخواہشات کی طرف مائل ہونے سے رو کنا۔

لفظ صَد بُورٌ عام ہے، اختلاف مواقع کی وجہ ہے اس کے اساء میں اختلاف پایا جاتا ہے، مصیبت پرنفس کو بے قراری

ے روکنا صبر کہلاتا ہے اس کا مقابل جزع ہے، جنگ میں صبر شجاعت کہلاتا ہے، اس کا مقابل بز دلی ہے، حالات کی پیچید گی اور پریشانی پر بےقراری ہے بازر ہناخندہ پیشانی اور دلی فراخی کہلاتا ہے۔ (مفودات، س ۲۷۲)

اس مقام پرتمامتم کے صابر مراد ہیں، آیت میں ان کی تفصیل بتائی جارہی ہے۔

الصنابرين كومفوب يرصف كى كى وجبيل بير-

() تَ اَسَ كَاعِطْفَ ذَوِى الْمُقُولِينِي بِرِجِ جومنصوبِ بِلهٰذابِ بِهِي منصوبِ بِ،اس كَاعِطْفَ اَلْمُمُوفُونَ بِنِهِين ، اَقَامَ الْمُصَلُّوةَ كَاجِملِهُ مِعْرَضِهِ بِ،اس صورت مِين معنى بوگاا پنامال قرابت والوں كواورصا بروں

کودے،امام کسائی نے الیابی فرمایا ہے۔

(تفسير كبير اراماه فحر الدين بن ضياء الدين رازي رحمة الله تعالى عليه (م ٢٠٦ه) 'ح۵'ص ٨٨ مطبوعه بيروت 'لبنان) (تفسير مظهري ارعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي مجددي رحمة الله تعالى عليه (م٢٥ م ٢١ مرم ٥٠ مطبوعه دهلي)

(ب) امام ابوسیدہ نے کہا کہ آلصابیویئن کے منصوب ہونے کی وجہ بیہ کداس کا عطف من اُمن پر ہے اور درمیان میں کلام طویل ہے، کلام طویل فاصل ہونے کی وجہ سے عرب منصوب پڑھتے ہیں، جیسا کہ سورہ

ماكده مِن وَالصَّائِبُون اورُسوره نَاء مِن وَالْمُقِيْمِينَ الصَّلْوةَ ٢-

(تفسیر مظهری از علامه فاصی تناء الله بانی بتی محددی رحمة الله تعالی علیه (۱<u>۲۲۵) ج</u> ۱،ص۳۰ مطبوعه دهلی) (ح) امام خلیل کہتے میں **السسندا برین** مدح کی بنا پرمنصوب ہے،عطف نہ کرنے کی مجد بیہے کہ صبر دیگرا عمال

ے زیادہ افضل ہے کیونکہ اعمال میں افضل وہ ہے جس پر مداومت ہوا درصبر میں مداومت سب ہے زیادہ ہے' تر جسوں یہ معر معنی معرفک ''میں رح کر تا ہوا ریامیں خاص کر تا ہواں نیکے ایک زیاد تی کے ساتھ صابرین کی''

اس صورت میں معنی بیہوگا، ''میں مدح کرتا ہوں یا میں خاص کرتا ہوں نیکی کی زیادتی کے ساتھ صابرین کی'' نفسیر مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ بانی بتنی مجددی رحمة الله تعالی علیه (۱<u>۲۲</u>۵ ع) ج ۱،ص ۴۰۵ مطبوعه دهلی ا

(تفسیر مظهری از علامه قاضی نتاه **انه** پانی پنی مجددی رحمه انه نمانی عنیه (۱۵ ۱۰۰ ۱۳۰۰) ۱۳۰۰ تفسیر مدارک النتریل ۲۰ ۱ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱) (تفسیر بیضاوی،ص۱۲۲ تفسیر ات احمدیه ارشیخ احمد معروف به ملاجبون،ص ۹ ۳تفسیرمدارک النتریل ۲۰ ۱ ۱۳۵۰)

بيضاوي، ص ۱۴۳ تفسيرات احمديه ارشيخ احمد معروف به ملاجيون، ص ۹ "الفسيرمه" إف السويل، ع ٢٠٠٠ (. (تفسير كيبرا رامام فخر الدين بن ضياء الدين را ري رحمة الله تعالى عليه(م ٢٠١١) "ج٥" ص ٨٣ مطبوعه بيروت "ليتان) یہ جمی معنی بیان کیا گیا ہے کدا ہے نبی آپ ان نمازیوں اور شاکرین کے ساتھ خصوصیت سے صبر والوں کا بھی ذکر کرو، کیونکہ بیاعلی درجہ کے لوگ بیں۔ ﴿فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی از شیخ عبدالعق معدث دهلوی ﴾

ير من يه الرب و المساع المساع من المساع المساع المساع المساع على المساع على المساع ال

مرادي

(المفردات في غريب القرآن از امام اللغة علامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهاني (م ٢٠٥٥) 'ص ٢٦٠) الجامع لاحكام القرآن ازعلامه محمد قرطبي، ج٢٠ص ٢٣٠، انوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوي، ص ١٢٥ ا

اَلْصَّرَ آء'؛ صَبِيرٌ سے بنا ہے جس کامعنی ہے بدحالی ،خواہ نفسانی ہوجیسے کمی علم وضل ،اورعفت یا جسمانی ، جیسے اعضاء اُنتیکَ اُنتیکَ نُنتیکُ نُنتیکُ کے بنا ہے جس کامعنی ہے بدحالی ،خواہ نفسانی ہوجیسے کمی علم وضل ،اورعفت یا جسمانی ، جیسے اعضاء

ين تقص، بهال مرض، رخ وتم بلكه برمصيبت مراوب - بالسّاء كامقائل نعْمَا آ، اورضَ اع كامقائل للسوَّاء ب-والمهردات في غريب القرآن از امام اللغة علامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصقهاني (م ٢٠٥٠) س، ٣٩٠، الحامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمدمالكي قرطبي، ج ٢، ص ٢٥٠ مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان (انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به بيضاوي، ص ١٢٥. تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الذباني بتي، ج ١، ص ٢٠٥

(تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمو دآلوسي حنفي رحمة الفتعالي رحمة واسعة ، ح٢ ،ص٣٨

حين الباس": جنگ كوتت

آیت کامفہوم پیے کہ

"مبركرنے والے فقيري، بياري، قط سالي، جنگ اور دشمنوں كے جوم مين" ـ

اہل کتاب اس صفت ہے محروم تھے،ان کے علاء رشوت لے کرا حکام بدل دیتے ہیں،ان کے عوام قبط سالی میں کہنے گئے ہیں کہا لگتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندھ گئے ہیں، جنگ کے وقت انہوں نے حضرت موٹی علیاللام سے کہا تھا کہتم اور تمہارارب دشمنوں کے مقابل جاکر جنگ کرو، ہم تو یہاں ہیٹھے رہیں گے،معلوم ہوا کہ بھوک، تکلیف اور جنگ کسی حال میں بھی صابر نہیں ،البذا دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہیں۔

ولَئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوُا": يَي بِي جَهِول نَاتٍ كِي كَار

صدق نجی بات کو کہتے ہیں اور ق سے عقیدہ کو کہتے ہیں، یہاں صدق یا توا پے معنی پر ہے یا بمعنی ق ہے، بھی کی بات پر ممل کردکھانے کوصدق کہا جاتا ہے، جیسے'' صَدِحَقُ وَا مَساعُ ہَدُوااللّٰہ '' معنی یہ ہے: ان خوجوں کے موصوف لوگ عقیدہ میں سے، دعوی ایمان میں سے ہیں یا انہوں نے جو کہا تھا اے کردکھایا، البذا عمل میں سے ہیں۔ و لَنَّنَا فَهُمُ الْمُتَقَقُّونَ '': اور یہ بی پر ہیزگار ہیں۔

یاد نیاوآ خرت میں عذاب سے بچنے والے میں متلق وہ شخص ہے جواپے آپ کوالی ہر چیز سے محفوظ رکھے جوآ خرت میں ضرر رساں اور تکلیف دہ ٹابت ہو، تقویٰ کے کئی در جات ہیں ، شرک سے بچنااد ٹی درجہ کا تقوی ہے اور گنا ہول سے پیادرمیان تقوی ہے اور لا یعنی چیزوں سے نے کرذکر الہی میں متعزق ہونااعلی درجہ کا تقوی ہے۔

آیت مبارک

يْآيُهاالَّدَيْنِ امْنُوْااتَّقُوْاالله حَقَّ تُقْتُه وَلاتَمُؤُتُنَّ الَّاوَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ٦٠ (سوره ال عمران ابت ١٠٢٠)

اے ایمان والو! اللہ ہے ڈروجیسااس ہے ڈرنے کاحق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگرمسلمان۔

میں ای طرف اشارہ ہے، ارباب طریقت نے اس بارے میں تفصیل سے تفتگوفر مائی ہے۔

ر تفسير مظهري از قاضي ثناء الله پاني بتي مجددي ، ج ا ،ص ٢٥ تفسير روح المعاني، ج ا ،ص ٨ • ١

الجامع لأحكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالكي فرطبي رحمة الله عليه عليه عليه العارس الاا

شان نزول

اس آیت مبارکہ کے معانی کو مجھنے کے لئے اس کا شان نزول جا ننا ضروری ہے،اس سلسہ میں مفسرین کے متعد داقوال منقول ہیں:

(۱) یہود نے بیت المقدس کے مشرقی حصہ کواور نصاری نے اس کے مغربی حصہ کوقبلہ بنار کھاتھا، ہرفریق کا خیال تھا کہ بیت ز

المقدى كے شرق يامغرب كى طرف منه كرنا ہى اصل نيكى ہے،ان كے اس خيال كى تر ديد ميں بيآيت اترى ائبيں بتايا گيا كه صرف بيت المقدس (قبلہ) كے مشرق ومغرب كى طرف منه كرنا اصل نيكى نہيں بلكہ اصل نيكى بيہ ہے كہ تمام

المانيات،اعمال ادراخلاق مرضيه كوايناؤ ـ

الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعيدالله محمدين احمدمالكي قرطبي ج٢٠ص ٢٣٨. تفسير مظهرى ، ج ١ ، ص ٢٩٨. تفسير روح المعانى ازسيدمحمود آلوسي ، ج٣٥٠٣ لياب التاويل في معان التنزيل المعروف به خازن ، ص ١١٣. تفسير مدارك التنزيل ، ص ١٣٠ تفسير العدجين جونبوري ، ص ٢٣٠

) آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے اس کی دجہ رہے کہ ابتدائے اسلام میں جس دقت تک فرائض ادراحکام پوری طرح نازل نہ ہوے تھے اگر آ دمی توحید درسالت کا اقر ارکر لیتا تھااور جدھرچا ہتا منہ کر کے نماز پڑھ لیتا تھااور سوائے

اس کے کوئی اور عمل نہ کرتا تھا تو جنت میں جانے کے لئے اپتاہی کافی ہے، جب حضورا کرم ﷺ نے ہجرت فرمائی اور

حدوداورا حکام وفرائض نازل ہوئے اورشریعت خوب مکمل ہوگئی توبیآیت نازل ہوئی۔

(تفسير مظهري ازقاضي ثناء الله پاني پتي مجددي، ج ١ ، ص ٢٩٨ . . . جامع احكام القرآن ازعلامه قرطبي، ج ١ ، ص ٢٩٨ . (لباب الناويل في معاني الننزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعي رحمةالله تعالى عليه ، ص ١١٣

جب بیت المقدس کا قبلہ ہونامنسوخ ہوا تو اہل کتاب اس بارے میں طرح طرح کی ہاتیں کرنے گئے'

اعتراضات کی قطارلگ گئی ،اس آیت میں ان کے اعتراضات کا جواب ہے۔

وانواوالشريل واسوار التاويل المعروف به تفسير بيصاوي ازقاصي ابوالخير عبدالله بن عمربيضاوي شيرازي شافعي ،ص١٢٣،

مسائل شرعیه:

- کامل مومن و پخض ہے جو!! (ل) الله تعالى پرايمان لائے
- قیامت پرایمان لائے
- سبفرشتول پرایمان لائے
- تمام آ سانی کتابوں پرامیان لائے

(٠) تمام انبياء يرايمان لائے

- (ز) این مال کوان چید مقامات پر صرف کرے۔
- قرابت داروں، تیبموں، مسکینوں، مسافروں، بھکار پوں، غلاموں کوآ زاد کرنے میں۔
 - (أ) نمازكويابندى سے اداكرے
 - (ع) اگرصاحب مال ہے توز کوۃ ادا کرتارہے (ط) اپناعهد يوراكرتارې

 - (گ) نفسانی،جسمانی، مالی مصیبتوں پرصابررہ۔ ایمان مفصل اورمجمل کے جوکلمات مسلمانوں میں رائج ہیں ان کا مآخذیبی آیت ہے۔
- الله تعالی پرایمان لا نااصل ایمان ہے،الله تعالی کووحد ولاشر یک له ماننا ،صرف ای کومستحق عبادت ماننا ،تمام صفات کمال جواس
- کی شان کے لائق ہیں، سے متصف ماننا اور تمام رزائل، نقائص، عیوب وغیرہ جواس کی شان کے لائق نہیں، سے پاک ماننا ا بمان باللہ ہے کافروں کے صد ہافرتے اللہ تعالی کو جانے مانے کا دعویٰ کرتے ہیں مگروہ اپ دعویٰ میں جھوٹے ہیں مثلا
- يبودا ليے خداكو مانتے ہيں جوحضرت عزر يعليه السلام كاباب ہے، نصارى ايے كوخدامانتے ہيں جوحضرت عيسى عليه السلام كاباب اور حضرت مریم کاخاوند ہے، (است غیف اللّه) ی طرح اہل سنت و جماعت کے علاو وکلمہ گودیگر فرقے جوخدا کو ماشنے کا

دعوی کرتے ہیں دہ بھی اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں ،مثلاً بعضوں نے ایسے کوخدا مانا جس نے حضور خاتم الانبیاء ملیہ 🕊 السلدة والسلام كے بعد نبوت جارى ركھى بعض نے ایسے كوخدا مانا جس نے اپنے رسولوں كو بے اختيار مجبور محض بنا كرنبي بنا 🕽 کر جھیجا۔ بعض نے ایسے کوخدامانا جس کے رسول ﷺ کے ماننے والے اس کے وصال فر ماتے ہی سوائے چند کے سب

مر تہ ہو گئے ،حقیقت میں ان میں کوئی بھی اللہ کواس کی شان کے لائق نہیں جانتا مانتا، پہلوگ ایمان باللہ ہے عاری 🏿 ﴿ العطايا النبويه في الفتاوي الرضويه ازعلامه امام احمدرضاخان ،ج١،ص٢٥مومابعد)

ر المعتقد المنتقد معه المستند المعتمد بنا نجاة الابدا شرح فقه اكبر از ملا على قاري، ص 9 ومابعد، (شرح عقائد سمي معه تبراس ازعلامه عبدالعزيز يرهاروي)

قیامت برحق ہاں میں بندوں کا حساب کتاب ہوگا، اعمال تو لے جاتیں گے، حضور شفتے المذنبین ﷺ شفاعت کا 🚺 درواز ہ کھولیس گے،رب تعالی ان کی شفاعت قبول فرمائے گا، پھراور شفاعت کرنے والے شفاعت کریں گے،ان کی 🌡 شفاعت حسب مراتب درجہ بدرجہ ہوگی ،نیک جنت میں اور بدجہنم میں چلے جائیں گے ،مؤئن بد کارایئے گناہول کی 🕊 سزایا کرحضورﷺ کی سفارش ہے نجات یا ئیں گے،اس طرح حشر ونشراوراس کی تمام تفصیل، جوقر آن وحدیث میں 🖠 وارد ہے، پر ایمان لا نافرض ہے،روز جز اپر ایمان اسلام کا اہم مسئلہ ہے،قر آن مجید کی کثیر آیات اور احادیث کی کثیر 🕻 تصوص میں اس کا بیان موجود ہے۔

تمام فرشتوں پرایمان لا نا فرض ہے،تمام فرشتے اللہ تعالی کے فر ما نبر دار بندے ہیں،کھانے ، پینے اور گناہ ہے یاک 🧗 ہیں ، نہ مرد ہیں نہ عورت ،ان کی تعدا درب تعالی ہی جانتا ہے،ان میں ہے بعض عبادت میں مشغول ہیں بعض نظام

عالم کے ذرمہ دار میں ،ان میں سے جار بڑے درجے والے میں ، جرئیل ، میکائیل ،اسرافیل اور عزرائیل میبم اللام۔ آ عالی گتابوں پر یوں ایمان لا نافرض ہے کہاللہ تعالی نے جو کتاب یاصحیفہ جس نبی پرا تاراوہ برحق ہے،ان میں جار 🎗

کتابیں بہت بڑی ہیں،تو ریت حضرت مویٰ یر،زبور حضرت داؤ دیر،انجیل حضرت میسی پراورقر آن مجید ہمارے نی 🕺 ميبم الساءة والسلام برنازل بوا، حفرت شيث بربياس صحيفه ، حضرت اوريس برشمين صحيفه ، حضرت آوم بروس صحيف اور حفزت ابراہیم پر دس صحیفے نازل ہوئے۔

رات احمدیه ،ص۳۵ تفسیرروح المعانی ازعلامه سیدمحمود آلوسی، ۲۰، ص۴۵)

(4) قرآن مجید کے ملاوہ باقی کتابول میں تحریف ہو چکی ہے،ابان کی کسی آیت کے بارے میں یقینی طور پر کچھ کہناممکن سیں، ای طرح قر آن مجید نے ان سب کتابوں کومنسوخ کر دیا،ان کتابوں کے احکام بڑمل کرنا اب جائز مہیں۔

تمام انبیا بیہم اللام یرایمان لا نافرض ہے، انہیں اللہ کی طرف ہے بھیجا ہوامانے ،سب کومعصوم مانے ،تمام انبیاء مرد بیں 🦹 ان میں کوئی نبی عورت نہیں ، سب سے پہلے بی حضرت آ دم اور سب سے پچھلے نبی حضرت محم مصطفیٰ عظمہ میں ، ان کی چج

تعدا درب تعالیٰ ہی جانتا ہے بعض روایات میں ان کی تعدا دوولا کھ چومیں ہزار بتائی گئی ہے، بہتریہ ہے کہ تعدا د کو یوں بیان کرے: ایک لا کھ کئی ہزار، یااللہ کے علم میں جتنے انبیاء ہیں۔

(تفسیر است. التمهیدارعلامه ابوشکور سالسی) تقسیر روح المعانی از سیدمحمود آلوسی ، ج۲، ص۲۳ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پایی پتی ، ج۱، ص۳۰

روافض کا بیقول کدا نبیاء کی طرح ائمہ پر ایمان لا نا فرض ہے، باطل ہے، اگر بیہ بات درست ہوتی تو آیت میں اس کا

وَكُر بُوتًا _ (تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي مجددي، ج١٠ص٠٠٠)

جس طرح فرشتوں کے اعمال کا ثواب اور بدلہ جنت میں جانے پرموقو فٹہیں ،ای طرح بعض برگذیدہ لوگوں کو بھی د نیامیں و تعتیں اور دولتیں حاصل ہوجاتی ہیں جو جنت میں ہول گی۔

التدتعالى في حضرت ابراجيم ملي اللام كے بارے ميں فر مايا:

وَوَهَبُ عَالَهُ اِسْحَقَ وَيَعْقُوْب وَجَعَلْنَافِئ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَاتَّيْنهُ آجَرهُ فِي الدُّنْيا وَانَّه فِي الْاَحِرة

(سوره علكبوت آيت ٢٤) لَمِنَ الصَّالِحِينَ

اورہم نے اسے الحق اور لیعقوب عطافر مائے اورہم نے اس کی اولا دمیں نبوت اور کتاب رکھی اورہم نے دئیا

میں اس (کے بیک اعمال) کا ثواب اے عطافر مایا اور بے شک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے

سزاوارول سل عددي، جا، ص (تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي مجددي، جا، ص ٢٠٩٠)

جمہورعلاء کے نز دیک رسول وہ ہے جوصا حب شریعت دکتاب ہواور نبی وہ ہے جوہلیخ احکام کرے۔

رسولول کی تعداد تین سوتیرہ ہے۔

رِتفسيرات احمديه ازعلامه شيخ احمدجيون،ص٣٤. تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پئي مجددي، ج ا ،ص ٣٠٠

نیلی الله تعالی کی اطاعت میں ہے صرف مشرق ومغرب(قبلہ) کی طرف مندکر کے نماز پڑھنا نیکی نہیں ، نیک آ دی کی

علامت میہ ہے کہ وہ اللہ تعالی، انبیاء، فرشتوں، کتابوں، یوم آخرت، حشر ونشر پر ایمان رکھنا ہے، اللہ تعالی کے فرائض و واجبات ادا کرتا ہے جھن اہل قبلہ ہونا نیکی ہیں۔

(احكام القرآن ازامام ابوبكرعلى رازي جصاص(م <u>٣٤٠ه</u>)، ج ١،ص ٣٠ مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت السان)

(تفسير القرآن المعرف به تفسير ابن كثير ازحافظ عماد الدين اسمعيل بن عمر بن كثير رحممة الله عليه عجا اص٠٠٢

(تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدين ضياء الدين عمررازي رحمةالله تعالى عليه رحمةو اسعة. ج٥.ص٣٠

(انوازالتنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسيربيضاوي ازقاضي عبدالةبن عمربيضاوي شيرازي شافعي،ص ٢٠٠

بعض لوگوں کا خیال ہے جو بھی اہل قبلہ ہے یعنی قبلہ کو منہ کر کے نماز پڑھتا ہے اے گافر 'نہ کہا جائے قر آن مجید ف مذکورہ آیت نے اس قول کی تر دیدفر مادی ہے،قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھناا*ی کامعتبر ہے جو*تمام ایمانیات پر

ایمان لائے ،فرانض وواجبات کااعتقادر کھے آئبیں ادا کرتار ہے۔

احكام القرآن (۱۲) متقی اور کامل مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان کے بعد ہر قتم کی جانی اور مالی قربانی کرتا رہے، فرائض و واجبات، بدنی اور مالی اعمال بھی ادا کرے بھی ایک فعل کو کافی سمجھ لینا یہود کا طریقہ ہے بعض لوگ صرف خدمت خلق کوہی اصل ایمان اور نیکی شار کرتے ہیں ، پیلوگ غلط ہیں اپیا کہناشریعت پرافتر ا ، ہے۔

(۱۵) انگال حنہ ہے ایمان مقدم ہے،ایمان اصل ہے اور انگال شاخیں ہیں،اگر اصل نہ ہوگی شاخیں قائم نہیں رہ سکتیں، ایمان کے بغیرا عمال بے کار ہیں ،قر آن مجید کی مذکورہ بالا آیت اوراس کے علاوہ صد با آیات میں اعمال پرایمان کو مقدم کیا گیا ہے۔ ایمان جاتے رہنے سے نیک اٹمال اکارت جاتیں گے۔

رب تعالی ارشادفر ما تا ہے:

يَايُهِا الَّذِينِ امْنُوْ الاترْفَعُو ااصْوَاتَكُمْ قَوْقَ صَوْتَ النَّبِيِّ وَلاَتَجْهَرُوْ اللَّهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بعَصَكُمْ لِيعْض انُ تَحْبِطُ اعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمُ لِاتَشُغُرُونَ ٦٠ (سوره الحجرات، آیت ۲)

اے ایمان والو! این آوازیں او کچی نه کرواس غیب بتانے والے (نبی) کی آوازے اوران کے حضور بات چلا کرند کہوجیے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے مل اکارت نہ ہوجا کیں اور تمہیں

آیت نے بتایا کہ ایمان نہ دہے تو اعمال بے کار ہوجاتے ہیں ،ان پرکوئی اجر مرتب نہیں ہوتا۔

کوئی مخص خواہ کتنے ہی مرتبے والا ہوا عمال ھنے فرائض وواجہات سے بے نیاز نہیں ہوسکتا، جب تک قدرت حاصل ے فرائض وواجبات کی ادائیگی لازم ہے، بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پہنچے ہوئے ہیں ہمیں عمل کی ضرورت منیں، پیشیطانی خیال ہے،انبیاءواولیاء بھی آخر لمحہ حیات ظاہری تک مکلف رہے۔ ماوٹیا کس ثار میں ہیں؟ آیت کے عموم نے فرائض دوا جبات کی ادا نیکی ہے کسی کومٹیٹی نہیں فر مایا۔

🕻 (۱۷) ز کو ۃ کے علاوہ مال میں اور بھی جن میں ان کی او لیکی لازم ہے، جیسے اولا واور مجبور دمجتاج ماں باپ،ان کی پرورش پرخر ج كرنافرض ب، الركوني تحض ان رخرج نبيل كرتاتو حاكم اس كے فرج برحكم كرے گا۔

حضور شارع مياسلام في ارشاوفر مايا: "في المقال حق سوى الزَّكوة"

زکوۃ کےعلاوہ مال میں اور بھی حق ہیں۔ (رواه الترمذي وابن ماجه والدار قطني) (احکام القرآن از حصاص، ج ۱ ،ص ۱ ۱ ۱ ، تفسير ابن کثير، ج ۱،ص ۸ ° ۲ تفسير روح المعاني، ج ۲،ص ۳۷) (نفسير بيضاوي از علامه قاضي ابو الخير عبدالقين عمر بيضاوي ۱ ۲۵ ، جامع احکام القرآن از علامه قرطبي، ج ۲،ص ۲۳۱)

امت کا اجماع اس پر ہے کہ صاحب ضرورت، حاجت مند کی ضرورت بقدر استطاعت پوری کرنا فرض ہے، اگر چہ ای پرزگوۃ فرض نے ہو۔ (تفسيرروح المعانى ازعلامه آلوسي،ج ١،ص١٥)

(۱۹) علاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو اس میں مال خرج کرنا واجب ہے اگر چہ صاحب مال زکوة اوا کرچکامو۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲ بس۲۳۲۔احکام القرآن ازجصاص، ج۱ بس۱۳۱ تغییر کبیر، ج۵ بس۳۵) صديث شريف " لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقْ سِوٰى الرَّكُوة " زَكَوة كَعلاوه مال يس اوركو فَي حَي تَبِيس _ (رواه ابن ماجه عن فاطمه بنت فيس بحواله الفصل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمِناوي ازامام مناوي ،ج١،ص ١٣١ (رواه ابن ماجه عن فاطمه بنت فيس بحواله الفصل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمِناوي ازامام مناوي ،ج١،ص ١٣١

ے قربانی ادرصدقہ فطروغیرہ کے وجوب کی فئی تہیں ہوتی ہے،اس لئے کدڑ کو ق کی فرضیت کا سب مال ہے۔

ملک العلمهاءامام علاوَّ الدین بن ابو بکر بن مسعودا لکاسانی (م<u>۸۵</u>۵) نے فرمایا ہے کہ زکوۃ کی فرضیت کا سبب مال ہے

اوراس نعمت کے شکرانے کے طور پر زکوۃ فرض ہے۔ (بدائع الصنائع نی ترتیب الشرائع از ملام کا سانی .ج۲ بس۵) جب كه صدقة فطراور قرباني واجب ب فرض نهيل ،ان كے وجوب كا ثبوت حديث سے ب،اس لئے زكوة كى فرضيت

اورصدقہ فطراور قربانی وغیرہ کے وجوب میں منافات نہیں ،ای طرح کفارات ،نذ روغیرہ کی فرضیت زکوۃ کی فرضیت

ك يا وجود يا قى ج - (احكام القرآن از امام ابوبكر احمدين على رازى (م ٢٥٠) حصاص، ج ١، ص ١٣٢)

والدین ، بیوی،اولاد،رشته داروں کی محتاجی، مجبوروں کی مجبوری جنتنی شدید ہوگی ای طرح ان بر مال خرچ

كرنا وا جب بوگا . (تفسير بيضاوى از قاضى ابو الخير عبدالله بن عمر بيضاوى شير ازى شافعى (م ٢٥٧٥)، ص ١٢٢) (۲۲) اجنبی مسکین ، فقیر، میتیم وغیر ه کوصد قه دینے کی نسبت رشته دارغر باء کوصد قه دیناافضل اور دو هر پے تواب کا باعث ہے۔

" الصَّدَقَةُ على الْمسكيْن صدَقَةٌ وهِي عَلَى ذِي الرَّحْمِ اثْنَتَان صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ"

(رواه الامام احمد والتومذي والنساني وابن ماجه والحاكم عن سلمان بن عامر ،بحواله جامع صغير ، ج٢ ،ص

اجنبی ممکین پرصدقه کا جرایک صدقه ہے اور رشته دارمختاج پرصدقه کا اجرد گناہے،صدقه اور صله رحمی۔

رشتہ دار مبتی تعلق دار ہو یانسب کےعلاوہ کسی وجہ سے رشتہ دار ہو، دونوں کےعطیبہ میں اجر برابر ہے۔

(تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي ، ج ١ ، ص ٢ • ٣ . تفسير روح المعاني ازعلامه سيدمحمو د آلوسي - ٢ ، ص ٢ ٣ (تفسير بيضاوي ازقاضي ابو الخير عبدالله بن عمر بيضاوي شير ازي شافعي (م١٨٥٥) ،ص١٢٨ تفسير ابن كثير ح١٠٥ مه٢٠٨

(تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپوري(م<u>١١٢٥) ، ص٣٨. تفسير مدار</u>ک التنزيل واسرار التاويل ، ج ١ ، ص ١ ١ ا (لباب التاويل في معان التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٥)، ج ١،ص١١٥)

٢٣) حضور رحمة للعالمين سيدا محبوبين على في أرشاد قر مايا:

" أَفْضَلُ الصَّدَقَة الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحْمِ الْكَاشِعِ"

پوشیدہ دشمنی رکھنے، پہلو تہی کرنے ، دوری اختیار کرنے ، اور اعراض کرنے والے رشتہ دار پر صدقہ کرنا بہترین

(رواه الامام احمد والطيراني عن ابي ايوب وعن حكيم بن حزام والبحاري في الادب و الوداؤد والترمذي عن ابي سعيد والطبراني والحاكم عن ام كلثوم بنت عقبة بيحواله حامع صعير اح ١٠ص ٨٠ 🚺 (۲۴) یماری کی نسبت تندری کی حالت میں صدقہ وخیرات کرناافضل ہے،اورتقو کی کا باعث ہے۔

حدیث یاک میں ارشاد ہوا!

افصلُ الصَّدقة أنَّ تصدَّق وأنَّت صَحِيتٌ شَحِيْحٌ تأملُ الْعَني وتحُشِّي الْفَقْر والاتُّمْهَلُ حَتَّى

اذَابِلَغَتِ الْحُلُقُوْمَ قُلْتَ لَفُلانِ كَذَاوَلِفُلانِ كَذَا وَقَدُكَانَ لِفُلان

صدقہ ویے میں زیادہ تو اب اس وقت ہے کہ صدقہ کرنے کی حالت میں تندرست ہٹا کٹااور حاجت مند ہو، فقر ے ذرتا ہواور تو تکری کی امید میں ہواور الیانہ کرے کہ دینے میں ٹال مٹول کئے جائے جب روح حلق تک

آ جائے اور جان نکلنے کگے تو اس وقت دینے بیٹھے کہ فلاں کواس قدراور فلاں کواس قدر، حالانکہ اس وقت تو وہ مال وارتوں کا بی ہے۔

رواه الامام احمد والبخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي عن ابي هريرة رضي الله عنه بحواله جامع صغير ، ح ا ، ص ٨٢. احکام القرآن ارجصاص، ج۱،ص ۱۲۱ نفسیو مظهری، ج۱،ص ۳۰ تفسیر کبیر، ح۵،ص ۳۳٪

ا پی ضرورت کے ہوتے ہوئے خرچ کرنااستغنا کی حالت میں خرچ کرنے سے زیادہ باعث اُو اب اوراطاعت البی پر

رب تعالی ارشاد فرما تا ہے:

لَنْ تَنَالُو االْبِرَّ حَتَى تُنْفِقُوْ اهِمًا تُحِبُّونَ وَمَاتُنْفِقُو اهِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللهِ بِهِ عَلِيمٌ ﴾ ﴿ (سوره ال عمران الت ٩٢) تم برگز بھلائی کونہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی بیاری چیز ندخرج کرواورتم جو پکھنزج کروالقدکومعلوم ہے۔ رتفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدین صباء الدین عصر ازی امراز مام فخرالدین محمدین صباء الدین عصر رازی (م۲۰۲۹)،ج۰۵ ص

۲۶) مال و دولت کی محبت میں جیسے لوگوں کا حال متفاوت ہے اس طرح ان کے خرچ کرنے میں ثواب بھی مختلف ہے،

مثلاغی اور کریم کے صدقہ کرنے کی نبیت فقیراور بخیل کا صدقہ کرنا افضل ہے۔ کیونکہ فقیر و بخیل کی مشقت زیادہ ہے۔

حضورا كرم الله كارشاداس سلسله مين اصول مبيا فرماتا ب:

"أَفْضَلُ الْاعْمَالِ أَحْمَرُهَا" زياده شقت واللَّمل من فضيلت زياده ب-

(تفسيرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمو دآلوسي حنفي(م<u>٢٤٥٥) ، ٢٠ ، ص ٢</u>٣ (۲۷) سیتیم اگر نادار ہوتو صدقات اور ز کو ق کا شخل ہے،اگر باپ تر کہ میں اس کے لئے اتنامال چھوڑ گیا ہو کہ وہ نصاب کو بھی

حائے تو وہ صدقات وز کو ۃ کامصرف ہیں۔

(جامع احکام الفرآن از قرطبی، ج۲،ص ۴۳۱ احکام القرآن از جضاص، ج۱،ص۱۳۲ تفسیر این کثیر، ج۱،ص۲۰۸ تفسیر این کثیر، ج۱،ص۲۰۸ تفسیر خازن، ج۱،ص۱۱۵ تفسیر مدارک، ج۱،ص۱۱۵)

قر بی رشته داراور والدین (خصو ذب الله) اگر کا فراور شرک بھی ہوں تواس سے اچھابر تاؤ کرے ، مگر راستہ اچھوں

الله تعالى ارشاوفر ما تا ہے

وانْ جاهداك عَلَى انْ تُشْرِك بني مَالَيْسَ لَكَ به عَلْمٌ فَلاَيْطَعُهُمَاوَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعُرُوْفًا ,

وَّ اتَّبَعْ سَبِيْلَ مَنْ اللَّبِ التِي يَثُمَّ التَّي مَوْجَعُكُمْ فَأُنْيَنُكُمْ بِمَاكُنْتُمْ تَعُمْلُونَ ١٦٠ (سوره لقمان البت ١٥٠) اورا گروہ دونوں تجھ ہے کوشش کریں کہ میراشریک تھبرائے ایسی چیز کوجس کا تجھے علم نہیں تو ان (شرک والدین)

کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اوراس کی راہ چل جومیری طرف رجوع لایا پھرمیری ہی طرف پھرآنا ہے تو میں بتادوں گاجوتم کرتے تھے۔

حصرت اساء بنت ابو بکر رضی اللہ عنفر ماتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشر کہ تھی ، میں نے رسول اللہ تا ہے ۔ پوچھا کہ یارسول اللہ میری ماں آئی ہاوروہ مشرکہ ہے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ فرمایا اس کے ساتھ صلەرخى كروپ

حضرت عمر و بن العاص رضی الله عنے ماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فر ماتے تھے کہ فلاں قبیلہ والے میرے دوست نہیں ،میرا دوست اللہ تعالی اور نیک مومن ہیں ، ہاں البتہ ان کی مجھے ہے قرابت ہے،اس کی رعایت مير كرول گا - (تفسير مظهرى از علامه قاضى ثناء الله پانى پتى مجددى، ج ١، ص ٢٠٠٢،٠٠٧)

تیموں کی پرورش کرناالقداوراس کے رسول کے ہال محبوب کاموں سے ہے، مجازاً صفت ربوبیت کا مظہر بنتا ہے، د نیااور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے، تیموں کی پرورش کرنے والے کو بروز قیامت حضور شافع یوم النشور پی کا قرب عطا ہوگا۔

ارشادنبوی ہے:

" أَنَاوَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا(أَشَارِ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى)"

(سبابہاوروسطی انگلی کوملا کرا شارہ کرتے ہوئے فرمایا) میں اور میٹیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح (انکٹھے)

بول گے۔ (رواہ الامام احمد والبخاري وابو داؤد والترمذي عن سهل بن سعد ببحواله جامع صعير، جا، ص١٨٦)

e ما برفقراء جوکسی ہے سوال نہیں کرتے اور صبر وسکون سے تنگدی میں گذارہ کرتے ہیں غریب بھکاریوں کی نسبت

ان کودیناافضل ہے،اس لئے سائلین سےان کامقدم ذکر ہے۔ (آیت ندکوره)

مسافر کو حالت سفر میں اگرمخیاجی لاحق ہوجائے تو اسے زکو ۃ وصد قات مین سے دیا جائے اگر چہ وہ اپنے گھر میں

(تفسير روح المعاني ازعلامه آلوسي، ج٢، ص ٣٦، تفسيرات احمديه ازملاجيون جونپوري، ص ٨٦. تفسير ابن كثير اج الص ٣٠٨) (تقسير مظهري ازقاضي ثناء الله پاني پتي مجددي، ج ١ ،ص٣٠٠ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر احمدرازي حصاص، ح ١ ،ص٣٣١ احكام القرآن

۳۲) ضرورت مند بھکاری اوران طالب علمول کوجوطلب دین کے باعث کمائی ہےمعذور ہوں کوصد قات وعطیات ہے

حصہ دیا جائے ،سائل مسلمان ہویا کا فرحاجت مند'اس کاحق ہے۔

حضور رحمة للعالمين مَلِيَّ نِے قرمايا" لِلسَّائِل حَقَّ وَإِنْ جَآءَ على فرس" سائل كاحق بِاكر جِدو وكھوڑے يرسوار موكرآئے۔

ررواه الامام احمد وأبو داؤود والضياء عن الحسين بن على وابوداؤ دعن على والطبراني عن الهو ماس بن رياد.

بحواله الفصل الكبيرمختصوشوح الجامع الصغير للمناوي أزامام عبدالرؤف مناوي شافعي، ٢٠٢٠، ص٢١٢

و تفسير مظهري ، ج أص ٢٠٣ تقسير ابن كثير از حافظ عماد الدين اسمعيل بن عَسر بن كثير ، ج أ ، ص ٢٠٤ ا احكام القرآن از جصاص ، ج ا ، ص ١٣٣ . تفسير روح المعالى ، ح٢ ، ص ٢٩ تفسير كبير ، ج ٥ ، ص ٢٩

ذی گافر کونے زکو ۃ دے کیتے ہیں نہ کوئی صدقہ واجبہ، جیسے نذرو کفارہ وصدقہ فطر،ادر حربی کو سی تھسم کا صدقہ دینا جائز نہیں ، نہ واجبہ، نیفل ،اگر چہوہ دارالسلام میں بادشاہ وقت سےاجازت لے کرآیا ہو۔

(الدر المختار في الشرح التنوير الإبصار ازعلامة علاؤ الدين محمد بن على بن محمد حصنكي (١٠٨٨ م معه ردالمحتار ازسيدم حمدامين الدين الشهير يابن عابدين شامي (م٢ <u>١٠٥ م)، ج٣) ص ٣٥٦ م</u>

قیدی،مقروض اورمکا تب کوآ زاد کرانے میں اینامال خرج کرنا ٹیلی ہے،مکا تب کوز کو ڈوینا کیاس سے بدل کتابت او

کرے اور غلامی ہے اپنی کردن کور ہا کرے ، زکوۃ کے مصارف میں سے ہے۔ ارشادر بالی ہے ،

انُّ مِـ اللَّصِّدَقَتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسْكِينُ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا والْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وفي الرّقاب والعرمين وفي

(سوره توبه آیت '۲۰) سَبِيُلِ اللهِ وَابُنِ السَّبِيُلِ ، فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِ ، وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٦٦ زکوۃ تو انبی لوگوں کے لئے ہے تاج اورزے ناداراور جوائے تھیل کر کے لائیں اور جن کے داوں کو اسلام سے

الفت دی جائے اورگر دنیں چیٹر انے میں اورقر ضداروں کواللہ کی راہ میں اور مسافر کو پیضم رایا ہوا ہےاللہ کا اوراللہ (عامه كتب فقه)

٣٥) اليان داركي علامت بيب كده ه نماز كايابندر ب اورا في اداكر ، نمازي كاطرح كي مين

فرض: جيئاز وجُگانه، جمعه، نماز جنازه وغيره، (1)

واجب: جیےور عیدین کی نمازیں ،منت کے نواقل ، (0)

سنت : جيے فجر، ظهر ، مغرب، عشاء كى سنن مؤكره اور عصراور عشاء سے پہلے جار جار ركعت سنن غير (8)

مؤ كده ،نمازكسوف ،نمازخسوف، مواهل عصية تجد، حياشت، اشراق، اوابين، نماز سيج ، تحية الوضو، تحية المسجد وغيره، اعلى ايمان داران سب

نمازوں کوان کی حیثیت کےمطابق ادا کرتا ہے،ا قامت صلوۃ ان سبنمازوں کوشامل ہے،قر آن مجید میں نمازوں کی ادا کیکی اوران کی حفاظت کی تا کید میں کئی سوآیات ہیں ای طرح احادیث طیبے کے ذخیرہ میں بے شارا حادیث میں ان کا بیان موجود ہے، نماز کے ارکان وشرا نظر ، واجبات وستحبات کو پورے طور پر اوا کرنا بھی نماز قائم کرنے میں شامل ہے، نماز کے حقوق باطنہ خشوع وخضوع اور اللہ تعالی کی طرف متوجہ

(جامع احكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدين احمدمالكي فرطبي رحمةالله تعالى عليه(م ٢٢٨ه). ج ١،٥٠٠ ا ومابعد احكام الفرآن ارعلامه ابوبكر محمدين عبدالة المعروف بابن العربي . ج ا ،ص ١٠ . تقسير مظهري ج ١ ، ص ٣٠٣ ج ١٠٠١. تفسيرروح المعابي ازسيدمحمو دآلوسي ، ح ا ، ص ١) الفسير بيضاوي ازقاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيضاوي ، ص ١٩

احكام القرآن •••••••••••• ﴾ برعاقل بالغ صاحب نصاب مسلمان پرزکوۃ فرض ہے،زکوۃ کےعلاوہ حسب ضرورت اور جگہ مال خرچ کرنا بھی واجب

ہے،مثلاً اولا دکی تربیت، بیوی کا نان ونفقہ،ضرورت مند ماں باپ اور رشتہ داروں کی ضروریات پر ،مجاہدین فی سبیل الله ،علم دین حاصل کرئے والےضرورت مندطلباء،مساجد و مدارس کی تعمیر وغیرہ، مجتنی ضرورت اشد ہوگی ان برخر چ

کرنا بھی اتنا ہی اہم ہوگا، حضورانورﷺ کاارشادابھی گذرا کہآپ نے فرمایا: مال میں سواز کوۃ کےاوربھی حقوق ہیں .

پھرآپ نے یہی آیت تلادت فر مائی ،اس حدیث میں حق ہے مراد عام حقوق ہیں ،خواہ واجب ہوں یامتحب۔

(تفسير مظهری ازقاضی ثناء الله پانی پتی مجددی (م ۱۲۲۵ ق)، ج ۱ . ص ۳۰۳ سے) ایفائے عہدا یمانی صفات میں ہے ہے،عہد کئی نوعیت کے ہیں،خالق اور مخلوق کے درمیان، نبی اورامتی کے درمیان،

بندوں کے آپس کے عہد، دینی عہد، دنیوی عہد، تجارتی ،معاشرتی ،سیاسی عہد،مومن اور کا فروں کے درمیان عہد ، ذمی ، متأمن ے عہد وغیرہ ،مومن کے لئے ہر تھم کے عہد کا پورا کرنا فرض ہے،وعدہ خلافی کرنے والاجھوٹا اور بے اعتبار ہوتا ہے، ایسامخض دین ودنیا میں کسی مقام پر کامیاب نہیں ہوتا،ایفائے عہد میں منت اور نذر کا پورا کرنا،امانت کو 🖠 بحفاظت ادا کرنا ،طلب حق پر کچی گوا ہی دینا بھی شامل ہیں۔

(تفسير كبير ازاما فخرالدين بن ضياء الدين رازي، ج٥، ص ٨٨. تفسير روح المعاني ازسيدابوالفضل محمود آلوسي ،ج٢،٢٥ تفسيرات احمديد ازعلامه احمدجيون جو تيوري ،ص ٩٩. تفسير مظهري ازعلامه ثناء للهاني پتي مجددي، ج١، ،ص٣٠٠

بدعهدی اور دعده خلافی کواسلام نے منافقین کی علامتوں میں سے ایک علامت قرار دیا ہے۔

حضورصادق الوعد والامين الله في فرمايا:

"(رّجہ) منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ کھے اور وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور

جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے ' (اس صدیث کو بخاری وسلم اور زندی ونسائی نے حضرت ابو ہر پر ورضی القدعنہ ہے روایت کیا)

(المختصر الكبيرمختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوي شافعي(٣٦<u>٠٠١٥)، ج</u>ا ،ص٣

مسلم کی روایت میں اتنازیادہ ہے

''(ترجمه) اگرچەروزەنماز كاپابند مواوراپئے آپ كومسلمان سجھتا ہو''۔

حضرت عبدالله بن عمر رضی الله عنها کی روایت میں ہے:

''(ترجمہ) چار حصلتیں جس میں پائی جا کیں وہ منافق خالص ہے اور جس میں ان میں ہے ایک خصلت ہے اس میں اس خصلت کے چھوڑنے تک ایک خصلت نفاق کی باقی رہے گی ، جب امین بنایا جا۔ و خیانت کرے ،

جب بات کہتو جھوٹ ہو لے اور جب وعدہ کرے تو اس کو پورانہ کرے اور جب جھکڑا کرے تو گالیاں کجے '۔ (اس حدیث کو بخاری وسلم نے روایت کیا ہے)

(تفسير مظهری ازقاصی ثناء الله پانی پتی مجددی. ح ۱ ،ص ۲ ۰ ۵،۲ ۰ ۳ نفسبر اس کتیر ارامام راری، ح ۱ ،ص ۹ ۰

(٣٩) جب کوئی مسلمان ایسی نذر مانے پاکسی ہے وعدہ کرے یافتم کھائے جس کے پورا کرنے میں حرام کا ارتکاب ہوتا ہو یا حرام كوحلال كرنايا حلال كوحرام تضمرانا پرتا به توتو ايساوعده پورا كرنا ،ايجي نذ راورتهم پورا كرنا جا ئرنبيس ،ايج صورت مين قتم

(تفسير روح المعاني از ابو الفضل سيدمحمو د آلوسي جنفي رحمة الله تعالى عليه ،ج٢،ص٢٥ مطبوعه مكتبه امداديه ملتان رنج والم،مرض وعم، فقر، قحط، جنگ، ججوم وشمنال میں صبر کرنااہل ایمان کا شیوہ ہے،مصیبت بختی، ناپندیدہ امور کے

بیش آنے پر تھبراہٹ، بزع وفزع اورشکوہ شکایت سے دامن بچانا صالحین کا طریقہ ہے، صرکرنے والے قرب

خداوندی ہےخصوصی طور بہرہ ور ہوتے ہیں ۔مصائب وشدائد میں جتنا زیادہ صبر ہوگا اس کا اجرا تنا ہی زائد ہوگا، ا نبیائے کرام علیم الصلوات والتسلیمات الله تعالی بعدد علمه ابداابدا اوراولیائے عظام دامت فیوشاتھم القدر کوآ زیایا گیا مگرانہوں نے

صبركر كے اسے اجركو ياليا،ان كا جربے حساب ہوگا۔

الله تعالی فرما تا ہے:

قُـلُ يَعِبَادِالَّذِينَ امْنُوااتَّقُوُارَبَّكُمُ لِلَّذِيْنَ آخَسَنُوافِي هَذِهِ الدُّنْيَاحَسَنَةٌ ۦ وَأَرْضُ اللَّهَوَاسِعَة ـ انَّمَايُوفَّى الصَّبِرُونَ آجُرَهُمُ بِغَيْرِ حِسَابٍ 🏠 (سورة الزمر، آيت • ١)

تم فرماؤاے میرے بندوجوایمان لائے اپنے رب سے ڈروجنہوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دنیامیں

بطلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے صابروں بی کوان کا تواب بھر پورد یا جائے گا بے گنی۔

حضرت علی رضی الله عز فر ماتے ہیں کہ

برینی کرنے والے کی نیکی کاوزن کیا جائے گاسوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے صاب دياجائے گا،

اور پیجی مروی ہے کہ

اصحاب مصيبت وبلا حاضر كے جائيں گے ندان كے لئے ميزان قائم كى جائے ندان كے لئے وفتر كھولے جائیں،ان براجروثواب کی بے حساب بارش ہوگی، یہاں تک کدونیامیں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے الہیں دیکھ کرآرز وکریں گے کہ کاش وہ اہل مصیبت ۔ ہوتے ،اور اِن کے جسم فینچیوں سے کائے گئے ہوتے کہ آج بیمبر کا جریائے۔

(لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمدخازن ، ج٣٠،ص ٥١ تفسير ابن كثير ، ج٣٠،ص٣٨ تفسير صاوى ازعلامه احمدبن محمدصاوى معه جلالين ازعلامه حافظ سيوطي وغلامه محلي، ج٢٠ص ٢٦٩.

تقسير كبير ازامام فخرالدين بن ضياء الدين رازي ج٥ ص ٢٥٣٠٢١

احكام القرآن

(۴۱) آیت مذکوره تمام کمالات انسانید کی جامع ہے،اگر چه کمالات انسانید کثیر ہیں مگر تین امور پرمشمل ہیں:

(() صحت اعتقاد (ب) حن معاشرت (ع) تهذیب نفس سرتند،

ان کی تفصیل یوں ہے

(ل) حسن اعتقاد ہے مرادیہ ہے کہ تمام ضروریات دین کا اعتقاد رکھے بضروریات دین کا اشارہ آیت کے مذکورہ

حصد من المن بالله والنوم الاخر والملككة والكلب والتبين المان الما

(س) حسن معاشرت سے مراد حقوق العباد کا کامل طور پر ادا کرنا ہے،اس کا بیان آیت کے حصہ

واتی الممال علی حُبِّهِ دَوِی الْفُرُبی وَ الْبَتَمَی وَ الْمَسْكِیُنَ وَابُنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّفَابِ اورالله کی محبت میں اپناعزیز مال دے رشتہ داروں اور تیبیوں اور سکینوں اور راہ گیراور سائلوں کو اور گردنیں چیڑائے میں ۔۔۔۔ میں ہے۔

(۶) تهذيب نُفْس مرادانفرادى طور پراپنا حال مطابق شريعت كرنا ب،اس كا بين آيت كه حصه وَاقَدَامَ الصَّلُوةَ وَالنّي الزَّكُوةَ ، وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمُ اذَا عُهَدُوا وَالصَّبِرِيُنَ فِي الْبَاسَآءِ وَالصَّرِ آءِ وَحِيْنَ الْبَاسُ أُولَائِكَ اللَّذِيْنَ صَدَقُوا ، وَاُولَائِكَ هُمُ

الْمُتَقَوِّنَ ﴾ اورنماز قائمُ رکھے اور زگو ۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور سب_روالے مصیبت سخت

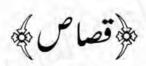
اور تحقی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے بات کچی کی اور یہ بی پر ہیز گار ہیں۔ مسمیں ہے۔ خدکورہ بالانتیوں اوصاف صحت اعتقاد، حسن معاشرت اور تہذیب کا جامع صدق اور تقویٰ سے موصوف ہوگا،

اس آیت کے بارے میں حضور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شد

" بو خض اس آیت بر مل کرے گااس کا ایمان مکمل ہوگا"

(انوار التنزيل واسرار الناويل المعروف به تفسير بيضاوي ازقاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيضاوي شافعي(م <u>١٢٥٠)</u>،ص١٢٥

إب(١٦):



﴿ بِسُم اللهِ الرُّحُمٰنِ الرُّحيْم ﴾

يَا يَهُ اللَّذِيْنَ الْمَنُو اكْتِبُ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فَى الْقَتَلَى ، الْحُرُ بِالْحُرِ وَالْعَبُدِ وَالْاَنْتَى ، فَ مَن عُفِى لَه مِن اجِيه شَيْ فَاتَبَاعٌ ، والْعَبُدُ بِالْعُنْدِ وَالْاَنْتَى بِالْاَنْتَى ، فَ مَن عُفِى لَه مِن اجِيه شَيْ فَاتَبَاعٌ ، بالْمَعُرُوفِ وَادَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَان ، ذَلِكَ تَخْفِيُفٌ مِن رَّبَكُمُ وَرَحْمَةٌ ، فَلَمَ مَن رَّبَكُمُ وَرَحْمَةٌ ، فَمَن اعْتَدَى بَعُدَذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ الِيُمْ ﴿ وَلَكَ مَن رَبِّكُمُ فِي الْقِصَاصِ حَيوةٌ فَي مَن الْقَصَاصِ حَيوةٌ يَنُولِي الْالْبَابِ لَعَلَّكُمُ تَتَّقُونَ ﴾

اے ایمان والو اِتم پرفرض ہے کہ جوناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہواورا چھی طرح ادا، یہ تمہار سے رب کی طرف سے تمہار ابو جھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جوزیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے، اور خون کا بدلہ لینے میں بعد جوزیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے، اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے، اے علمندوکہ تم کہیں بچو۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۵،۱۵۱)

حل لغات :

خُتَبُ": كُتُبُ ب،ناب جس كامعنى بجع كرنا، المانا-

ای لئے کشکر ،فوج کو 'کتیبہ''اور مختلف مضامین کے مجموعہ کو' کتاب'' کہتے ہیں۔

اصطلاح میں تابت کرنا، قائم کرنا، واجب اورلازم کردینااورارادہ کرنابھی مراد ہے۔

اصطلاحی اور لغوی معنول میں مناسب ہے، غلام کی آزادی پر مال مقرر کردیے کو بھی" کی ای لئے کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس سے مراد فرض کرنایا مقرر کر دینا ہے، لکھے ہوئے احکام بولے ہوئے احکام سے بخت تاکیدی (المفردات في غريب القرآن از امام راغب اصفهاني ،ص٢٢٠.

-UZ Z 50

احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدين على رازي جصاص، ج ١٠٠٠ من ١٣٢

رجامع احكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكي فرطبي ، ج٢ .ص ٢٠٠٠

احكام لَقر أن ارعلمه ابوبكر محمدين عبدالله المعروف بابن العربي مالكي . ح ١ .ص ١ ١

لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد حارن ١١١٠ تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمو د الوسي حنفي رحمة الله عليه، ج٢ ، ص ٢٠

القصاص '': قص من اے جس کے معنی میں تقش قدم پر چلنا۔ قر آن مجید میں یہ معنی استعال ہوا ہے:

ارشادر بانى ب قالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّانَبُغِ فَارْتَدَّاعِلَى الثَّارِهِمَا قَصَصا ﴿ (سوره کهف،آیت ۱۲)

مویٰ نے کہا یہی تو ہم جا ہے تھے تھے کیٹے اپنے قد موں کے نشان دیکھتے۔

وَقَالَتُ لِاُحْتِهِ قُصِيْهِ رَ فَبَصْرَتُ بِهِ عَنْ جُنُبِ وَّهُمْ لَايَشْعُرُونَ۞ (سوره قصص،آیت ۱۱)

اوراس کی ماں نے اس کی بہن ہے کہااس کے پیچھے چلی جاتو وہ اے دورے دیکھتی رہی اوران کوخمر نہ تھی۔

اصطلاح میں برابرا نے کو کہتے ہیں، کہانی کو بھی قصدای لئے کہتے ہیں کدواقعہ کے برابر حکایت : وتی ہے جینچی کومقص

کہتے ہیں کہ اس کی دونوں طرفیں برابر ہوتی میں، قضاعن خون کے بدلےخون بہانے کو کہتے ہیں،اس ہےمقتول کا

خون قاتل کے خون کے برابر ہوجا تا ہے۔اس آیت میں یہی معنی مراد ہیں۔

(مفردات فی غریب القرآن ازامام راغب اصفهانی ۳۰، ۳۰ کام القرآن ازعلامه جصاص رحمه الله تعالی ، ج ۱ ، ص ۱۳۳ (تفسیر روح المعانی، ج۲ ، ص ۳۹ تفسیرات احمدیه، ص ۵ . احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱ ، ص ۱ ۲ تفسیر خازن ج ۱ 'ص ۲ ۱ ۱

فى القَتلى"؛ الآيت مِن في سبب كے لئے جد

قَتَلَى،قتيل كى جمع جمعى مقتول مقولين كسب تصاص فرض ب،اگرچ يهال قتلى عام بيكن

بعض مقتولین خاص ہیں ،ان کا بیان آ گے ہوگا:

لَحْرَ بِالْحُرِ وَالْعَبُدُ بِالْعَبُد وَالْاَنْتُى بِالْاَنْتُى ":

آ زاد' آ زاد کے عوض اورغلام'غلام کے عوض اورعورت عورت کے عوض قتل کئے جا کیں گے۔

زمانہ جالمیت میں عرب عورت کے بدلے مرد، غلام کے بدلے آزاداور ایک کے عوض چند کوفل کرتے تھے،اس لئے

اس کا بیمطلب نہیں کہ غلام مقتول کے عوض آ زاد کوقتل نہ کیا جائے ،عورت مقتولہ کے عوض قاتل مردکو یاذ می مقتول کے عوض مسلمان قاتل کوفل نہ کیا جائے ، بلکہ ان میں جوبھی کسی کوفل کرے اس سے قصاص لیا جائے اس لئے کہ جانیس

سب برابر ہیں،اس تفیر کی تائیددوسری آیت کررہی ہے:

ارشادریانی ہے:

وَكَتَبُنَاعَلَيْهِمْ فِيهَآانَ النَّفُسَ بِالنَّفُسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْآنْفِ وَالْاَفْنَ بِالْآفْنِ وَالْسَنَّ بِالسِّنِ وَالْجُوْوْحِ قِصَاصٌ لَا فَصَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُو كَفَّارَةٌ لَهُ لَا وَصَنْ لَّمُ يَحُكُمُ بِمَآانَزَلَ اللَّفَاوُلِيْكَ هُمُ الظُّلْمُوْنَ اللهُ وَالْمَانَ وَهُمَ اللهُ الل

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جودل کی خوشی سے بدلہ کرادے تووہ اس کا گناہ اتاردے گا ادر جواللہ کے اتارے برحکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدس علی رازی جصاص، ج۱، ص۱۳۳ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیرشافعی، ج۱، ص ۹ - ۳۰۹ تفسیر مظهری ازقاضی علامه ثناء الله پائی پتی رحمه الله تعالی ، ج۱، ص ۲۰۸

فَمَنْ عُفْقَ لَه مِنْ أَخْيُهِ شَنَّ": مَنْ عرادتال إ

عُفى": اصحاب تفير اورار بابلغت في عَفُو كمندرجه ويل معانى بيان ك بين:

- (1) عطاكرنا: كهاجاتا ب: جَادَ بِالْمَالِ عَفُواً صَفُواً، يعنى اس نَے بغير عوض كے مال عطاكيا۔
- (۲) ساقط کرنا، آسانی پیدا کرنا، قرآن مجیدین ہے: وَاعْفُ عَـنْ الْعِنى بَم ہے منابوں کا بوجھ ساقط فرما۔
 نیز کہا جاتا ہے: عَـفَ وَث لَـکُـمُ عَـنُ صَدَقَةِ الْعَنْيلِ وَالرَّقِينُق مِن فَيْم ہے گھوڑوں اور غلاموں کا
 صدقہ معاف کردیا۔
 - (r) کشرت: ای معنی میں ارشاد خداوندی ہے:

ثُمَّ بِدَّلْنَامِكَانَ السَّيِّنَةِ الْحَسَنَةَ حَتِّى عُفَوْ اوَقَالُو اقَدُمَسُّ ابْاءَ نَاالضَّرَّ آءُ وَالسَرَّ آءُ فَأَحَدُنهُمُ بغتةًوَهُمُ لايشُعُرُونَ ٦٦

پُر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کورنج دراحت پنچے تھتو ہم نے انہیں اچا تک ان کی غفلت میں پکڑلیا۔ ای معنی میں کہا گیا ہے: أغفو اللّہ ہے، واڑھیوں کو بڑھاؤ۔

- (٣) جاتے رہنا: ای معنی میں یوں کہا گیا ہے: عَفْتِ الدِیار، شراجر گئے۔
- (a) طلب كرنا: مديث شريف من ب: مَا اكلَتِ الْعَافِيَةُ فَهُوَ صَدَقَةً،

رزق تلاش کرنے والے پرندے جوتصل کھاجا کیں وہ صدقہ ہے۔

احكام القرآن ازعلامه ابو بكر احمدين على رازي حصاص، ج ا ، ص • ۵ ا احكام القرآن ازعلامه ابو بكر محمدين عبدالله المعروف بابن العربي مالكي ، ج ا ، ص ٢ ١٣٠٦ ا ما ماعظم ابوطنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس آیت میں **عَـفُ و** ّے مراد آسانی پیدا کرنا ، مہونت دینا اور معاف کر دینا ہے ، حدیث شریف بھی ای معنی کی تائید کرتی ہے ،

" ا وَّلُ الْوَقْتِ رضُو انْ الله وَ الْحِرَّةُ عَفُو الله " (دار قطني بحواله جامع صغير، ج ١، ص ١٩٣)

(نماز کے اوقات میں) اول وقت اللہ کی رضا ہے اور آخری وقت میں سہولت اور معافی ہے۔

رجامع أحكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن أحمدمالكي قرطبي ، ج٢٠ص ٢٣٥

بلکہ بعض مضرین نے فرمایا کہ **عُفِی کا** جومعتی بھی کیا جائے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قدمب کی تا سیر ہوتی ہے۔

اس صورت میں اس آیت کے سیمفہوم ہول گے:

(۱) قاتل ہے بعض حصہ خون بہا معاف کر دیا جائے تو ولی مقول معروف طریقہ ہے مطالبہ کرے،اور قاتل خون بہا کواحسان ہے ادا کرے وہ یوں کہ نہ تو ادائیگی میں تا خیر کرے اور نہ مال میں مزید کی یافقص پیدا کر

بغیر کی کادا کردے۔ (تقسیرات احمدیه از علامه احمدجیون جونپوری رحمه الله تعالی، ص۵۲.

يرن ك التنزيل وحقائق التاويل ' ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمدبن محمود نسفى (م<u>ن ا عني)، ج ا ، ص ١ ا .</u> لباب التاويل في معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى (م ٢<u>٥ / ٥</u>)، ج ا ، ص ٢ ا ١)

مسائل شرعیه :

ا) ہرمسلمان کا مال، جان اورعزت وآبر ودوسرے مسلمان پرحرام ہے، ای طرح ذمی کا فروں کا مال، جان اورعزت بھی محفوظ ہیں، کسیمسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کے مال کواس کی رضا مندی کے بغیر ناحق کھائے،ای طرح کسی مسلمان سرمان میں اور کی قبل میں کافری میں میں دوجہ وہ میں مسلمان سے قبل میں اور کا میں میں میں میں میں میں میں

مسلمان کا جان بو چھ کرفتل کرنا کفر کے بعدسب سے بڑا جرم ہے۔ (ردالمحتار ازعلامہ سیدمحمدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ ہے)، ج۲، ص ۵۲۹

الله تعالى ارشادفر ما تا ہے:

وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَوَآءُهُ جَهَنَّمُ خلِداً فِيُهَاوَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيُما ۖ لَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيُما ۖ لَهُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَ عَلَى اللهُ ع

مديث شريف من ٢٠ لَزُوالُ الدُّنْيَا اَهُونُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتُلِ رَجُلٍ مُسُلِمٍ"

ونیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزویک ایک مسلمان کے مل ہونے سے ہلکا ہے۔ (رواہ الترمذی والنسانی عن ابن عمر و، بحوالہ جامع صغیر اج ۲ ص ۲۰۰ احكام القرآن وهههههههههههه

۲) فتل عمد کا بدلہ قصاص ہے، یعنی فتل کے بدلے میں قاتل کوفتل کیا جائے گا ہمقول خواہ آزاد ہو یا غلام ،مرد ہو یا عورت ،مسلم ہویاذی ، کیونکہ قَتْدلمی جمعنی مقول سب ہی کوشائل ہے۔ ہاں جس کودلیل شرعی خاص کر رے وہ پخصوص اور مشتئی ہوگا ،آیت مبار کہ میں جو بیان ہوادہ بطور مثال ہے کہ آزاد کے بدلے آزاد ،غلام کے بدلے غلام ،عورت کے بدلے قوارت قبل کی جائے گی ،اس سے ماسوا کی نفی نہیں ہوتی ،قصاص کا مدار مساوات پر ہے ، جوفتل کرے گا وہ قبل ہوگا ،خواہ قاتل کوئی ہو، مرد ،عورت ،آزاد ،غلام صغیر ،کیر ،صحیح ،مریض ۔

ر تفسیرات احمدیه از علامه احمدیه از علامه احمدحیون جو بیوری رحمه الله تعالی عرو جل ، ص ۵۰ م رحامه احکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدین احمدمالکی فرطی رحمه الله تعالی علیه ، ح ۲ ، ص ۲۵۰ ، ۲۵۰ می احکام احکام لقرآن از علامه ابو یکر محمدین عبدالله المعروف باین العربی مالکی ، ح ۱ ، ص ۱۲ تقسیب و ح المعانی، ح ۲ ، ص ۵۰ تفسیر این کثیر از علامه حافظ عماد الدین اسمعیل بن کثیر شافعی ، ۲۱۰ احکام القرآن از علامه حصاص ، ح ا ، ص ۱۲۰ ۲

تفسير ابن كثير از علامه حافظ عماد الدين اسمعيل بن كثير شاقعي ١٠١٠ احكام الفر آن از علامه خصاص . ج آ . ص ١٣٣١ تفسير مدارك التتريل وحقائق التاويل ، ج ا ، ص ١١٦ لباب الناويل في معاني التتريل المعوروف به تفسير عارن ، ج ١ ، ص ١١٦ فتح العرير المعروف به تفسير عزيزي از علامه شاه عبدالعزيز محدث دهلوي ،ص ٩٦٣ تفسير مظهري ، ج ١ ، ص ٢٠٠٨

قصاص میں ذات میں مساوات معتبر ہے، وصف میں برابری ممکن نہیں، مثلاً چھوٹے کے بدلے بزائل ہوگا، فاسل کے بدلے صالح قتل ہوگا،محبت،قرابت علم وفضل،حسب ونسب،شرافت ورزالت،خوبصورتی و بدصورتی،صلاح فتق کے ماعث قصاص میں اتماز نہیں۔

ر فتح العزير المعروف به تفسير عزيزى ازعلامه شاه عبدالعزيز محدث دهلوى رحمه الفتعالي ، ص ٩ ٢ ٣ بدانع الصنائع في ترتيب الشرائع ازعلامه علاؤ الدين ابوبكربن مسعود كاساني حنفي ، جــ٧، ص ١ ٣٥. احكام لقرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي ، ج ١ ، ص ٢١

احکام لفران از علامه ا حکم قصاص سے چند صورتیں مخصوص اور مستنی ہیں ،

اول بيكه سلمان كافرحر في كومارد في بالاجماع اس مين قصاص نبين،

دم یہ کہ مسلمان نے دوسر ہے مسلمان کو خطا ہے مارا ہو، خطا خواہ معردنت میں ہو کہ مسلمان کر بسبب شکل ولباس اور ہم اہ ہونے کا فر کے کا فر جان کرفل کروے یا فعل میں خطا ہو، مثلاً تیر یا گولی شکار پر چلائی اور وہ مسلمان کے لگ گئ

اوروه مرگیا،ان صورتول میں بھی قصاص تبیں،خون بہاواجب ہوگا،جیسا کہ سورہ نساء میں مذکورہ، تیسرے یک مال یاباپ نے بیٹے یا بٹی یا نواسہ یا یوتے کو مارااس صورت میں بھی قصاص نہیں،خون بہاہے،

) جمیع ملاء کا اتفاق ہے کہ غلام آزاد کے بدلے اور عورت مرد کے بدلے قبل ہوگی، ای طرح آزاد غلام کے بدلے، مسلمان ذمی کے بدلے اور مردعورت کے بدلے قبل ہوں گے۔

(احکام القر آن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳ تفسير ات احمديه، ۵۱ جامع احکام القر آن از علامه قرطبي، ج ۲، ص ۲۰۱۱ لب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير حازن از علامه على بن محمد حازن شافعي رم <u>۲۵ کن، ج</u> ۱، ص ۱ ۱۱ تفسير مدارک التنزيل و حقائق التاويل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمدبن محمود دسفي (م <u>۱۵ کن) ، ج ۱، ص ۱ ۱۱</u> نفسير روح المعاني از علامه محمود آلوسي . ح ۲، ص ۹ ^ح خسير اس کثير از حافظ عماد الدين اسمعيل بن کثير ، ج ۱، ص ۹ ۲۰

100

(1) کیبلی امتوں پر جواحکام اللہ تعالی نے اتارے ہیں ان کے ناقل اگر یہود ونصاری ہوں تو ان کا کچھا متبار نہیں اور اگر خود اللہ تعالی یا رُسول اللہﷺ نے بلا انکارُنقل فر مائے ہوں تو ان احکام کا اتباع بھی لازم ہے، کیونکہ جب حاکم یاحکم

ایک، اورطریقه بنوت ایک ہے قوا تباع واطاعت لازم ہے۔

الله تعالى نے ارشاد فرمایا:

اُولَنْک الَّدَیْں هَدی اللهُ فَبَهْداهُمُ اقْتَدِهُ ، قُلُ لَآاسْنَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ، اِنْ هُوَ الَّادْ نُحْرَی لِلْعَلَمِیْنِ ﷺ بیه بین جَن کوالله نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلوتم فرما وَ میں قر آن پرتم سے کوئی اجر سنہیں یا نگتاوہ تونہیں نگر نشیحت سارے جہانوں کو۔

نیز ارشاد خداوندی ہے:

شرع لَكُمْ مَنْ الدّيْنِ ماوضَى به نُوُحا وَالَّذَى اوُحيُنا اليُك وما وصَّيْنا به ابْراهم ومُوسَى وعيْسَى انْ اقيْـمُوا الدّيْن ولاتتفرَقُوافيُه ، كَبُـرعـلى الْمُشْرِكيْن ماتدْعُوهُمُ اليّه ، الله يـجُتبـى اليّه منْ يَشآءُ ويهدى اليّه من يُنيْبُ ؟

تمہارے گئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا تھم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی تی اور جس کا تھم ہم نے ابرا نیم اور موی اور عیسی کو دیا کہ دین ٹھیک رکھواوراس میں پھوٹ نہ ڈالومشر کول پر بہت ہی گراں ہوہ ہم نے ابرا نیم اور موی اور عیسی کو دیا کہ جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہواور اللہ اپنے قریب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہورا پی طرف راہ دیتا ہے جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہواور اللہ اپنے قریب کے لئے چن لیتا ہے جسے جاہورا پی طرف راہ دیتا ہے اسے جور جو ع لائے۔

یداصول مسلم ہے کہ تکم جب تک منسوخ نہ ہواس پڑنمل لازم ہے، ناسخ اورمنسوخ کا ایک ہی تناب میں ہونا ضروری نہیں ،اور جب تک حکم ننخ ظاہر نہ ہوتکم ہاتی رہتا ہے، تو رات میں قصاص کا حکم اتر ا۔ ارشادر ہانی ہے:

وَكَتَبُنَاعَلَيْهِمْ فِيْهِآانَ النَّفُس بِالنَّفُسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاَذُن بِالْاَذُن والسَّنَّ بالسَّن والْبُحُرُوْحِ قصاصٌ عِ فَمِنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُو كَفَّارَةٌ لَه عِ وَمَنْ لَّـمُ يَبْحُكُمُ بِمَآانُولِ اللَّافُاوِلَنَك هُمُ الظَّلْمُوْنَ٤٤

اور ہم نے تو ریت میں ان پر داجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آئکھ کے بدلے آئکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جودل کی خوثی ہے بدلہ کراد ہے وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جواللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

تورات كايتكم قصاص قرآن مجيد ميں باقى بالبذا بهارے لئے اسى پمل لازم ب_

ای لئے حضورشارع اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان آ دمی جواللہ کے ایک ہونے اور میرے رسول ہونے کا اقر ارکرتا اور گواہی دیتا ہواس کا خون ناحق گرانا بغیرتین باتوں کے جائز نہیں، یا تواس نے کسی کو (ناحق)قل کر دیا ہواس کے قصاص میں وہ قبل کیا جائے گایا

باوجود نکاح ہونے کے زنا کرے یاا ہے دین اور مسلمانوں کی جماعت کوچھوڑ دے۔

(اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ابن مسعود سے روایت کیاهے) ا

امیرالمؤمنین حضرت عثان ذی النورین رضی الشعنہ نے یوم محاصرہ اپنے گھر کے اوپر سے جھا تک کرمحاصرین ہے کہا کہ

'' میں تنہیں اللہ کی فتم دے کر یو چھتا ہوں کیاتم جانتے ہو کہ رسول اللہ تا نے فر مایا ہے کہ مسلمان کا خون بغیر تین '' میں تنہیں اللہ کی فتم دے کر یو چھتا ہوں کیاتم جانتے ہو کہ رسول اللہ تا نے فر مایا ہے کہ مسلمان کا خون بغیر تین

باتوں کے حلال نہیں، یا تواحصان کے بعد زنا کرے، یااسلام کے بعد گفراختیار کرے، یاناحق کسی کومارڈ الے''

(اس حدیث کو امام شافعی،احمد،ترمذی،ابن ماحد اور دارمی نے ابو امامه سے روایت کیا)

(تفسير مظهري، ج ١، ١٠ ٩،٣٠٩،١ حكام القرآن از جصاص، ج ١، ص ١٣٠١١١

سنن ابن ماجه ازامام ابوعيدالله محمدبن يزيد ابن ماجه ازامام ابوعيدالله محمدبن يزيد ابن ماجه (م ٢<u>٠٢٣م) ، ص ٨٦ ا</u> جامع ترمذي ازامام ابوعيدلي محمدبن عيدلي ترمذي (م <u>٨٩ / ٢٥)</u> ، ج ١ ، ص ٢٠٠٢ تفسير روح المعاني - ٢٠ص ٩٣٩)

(2) ایک آدی کے قبل میں اگر کئی آدی شریک ہوں تو سجی سے قصاص لیا جائے گا،

حضورسيدعالم الله في ارشادفر مايا:

"لَوْآنَ آهُلَ السَّمَآءِ وَالْآرُضِ آشُتَرَكُو افِي دَم مُؤمِنِ لَكَبَّهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي النَّارِ "

اگرز مین وآسان والے ایک مؤمن کے قل میں شریک ہوں تواللہ تعالی انہیں دوزخ میں ڈال دےگا۔

(رواه الترمذي والدار قطني عن ابي سعيد وابي هريرة، بحواله حامع صغير، ج٢١ص٢١

حضرت عمرضی الله عذفے صنعاء میں ایک آ دمی کے قتل کے جرم میں شریک سات آ دمیوں کو قل کردیا۔

حضرت علی رضی الله مند نے عبداللہ بن خباب کے مل میں شریک حرور بیقبیلہ سے قبال کیا۔

(جامع احكام القرآن ازعلامه قوطبي، ج٢،ص ٢٥١. احكام القرآن از جصاص، ج١،ص ١٢٥،١٢١،١٢٩

لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازُن از علامه على بن محمزخازن شافعي ، ج ا ، ص ٣ ١ عن المؤطا والبخاري.

ب التاويل في معالى الشريل المعلمووت به تصمير عمارل المتارك التنزيل وحقائق التاويل از علامه تسفى ، ج ا ، ص ١٦ ا

نفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل بن كثيرشافعي ، ج ا ، ص ٢٠٩ . تفسير مظهري، ج ا ، ص ٢ ١٣٠٣ ١٢

۸) اگرایک شخف بہت ہے آ دمیوں گوٹل کرد نے قاس سے قصاص لیا جائے گا۔

رتفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله بانى بنى مجددى وحمة الله تعالى عليه، ج ١ ، ص٢١٣)

(4) قتل عمد رہے ہے کہ کی کوقصد آگئی ہتھیا ر، وھار دارکٹزی، پھر، آگ ہے جان سے ماراجائے، ہرقتم کی گولی اور چھرا بھی

ای زمرے میں ہے۔ لوہ، تانے، پیتل وغیرہ کی کی چیز قبل کرے گا اگر اس نے زخم ہواتو قبل عمد ہے، ای طرح کے چیری جنجر، نیز ، بنیز ہ، بلم وغیرہ کہ بیسب آلہ جارحہ ہیں،سب کا یمی تھم ہے۔ موٹر، کاروغیرہ گاڑی کسی پرقصداً چڑھا

دینا بھی ای حکم میں ہے۔

تفسير مظهري ازعلامه پاني پتي، ج ١، ص ٣١٣. ردالمحتار معه درمختار ، ج٢، ص ٥٢٨،٥٢٧. بدائع الصنائع، ج٤، ص ٢٣٥. احكام القرآن از جصاص، ج ١، ص ١٣٣. تفسير كبير، ج٥، ص ٥٢) احكام القرآن

(۱۰) مقتول کے دارتوں کواختیار ہے کہ مقتول کے بدلے قاتل نے آل کا مطالبہ کریں یا قاتل ہے مال لے کرصلح کرلیں ، جتنے مال پرصلح ہو جائز ہے ،مقتول کے دارثوں کواختیار ہے کہ بغیر مال لئے قصاص معاف کر دیں ،اگر مال پرصلح کرلیں

تو قصاص ساقط ہوجائے گا، مال کا دیناواجب ہوگا،اگر بعض معاف کر دیں یا بعض مال پر سلح کرلیں تو قصاص ساقط

ہوجائے گا، باقی کے لئے دیت کا حصہ ہوگا،معاف کرنے والے کے لئے کچھ نہ ہوگا۔

يدملا آيت كه هذا فَمَن عُفِي لَه مِن أَخِيه شَيْ عِصمنط موتاب-

تفسيرات احمديه أزعلامه احمدجيون جونبوري اص ۵۰ - (تفسيرات احمديه أزعلامه احمدجيون جونبوري اص ۵۰ - اانوارالتتريل واسرارالتاويل المعروف به تفسير بيضاوي ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمربيضاوي شيرازي شافعي ١٢٦٠ - الدورات التاويل في معاني التنويل المعروف به تفسيد خان از علامه على المدروج على المعروف به تفسيد خان از علامه على المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد على المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد على المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد خان المعروف به تفسيد تفسيد خان المعروف به تفسيد خان المعروف به

لباب التاويل في معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن از علامه على بن محمرخازن شافعي ، ج ١ ،ص ١ ١ ا تفسيرمدارك التنزيل وحقائق التاويل از علامه نسفي ، ج ١ ،ص ١ ١ . تفسير رو ح المعاني، ج ٢ ،ص - ٥

تفسير مظهرى، ج ا ، ص ۲ ا ۳ بدانع الصنائع في ترتيب الشرائع ازعلامه علاؤ الدين ابو يكوبن مسعود كاساني ، ج ٥ ، ص ٣٥ تفسير مظهرى، ج ١ ، ص ٣٥ ص ٣٥ اص ٣٥ الهدايه ١ ازعلامه ابو الحسن على بن ابى بكرمز عيناني (م ١٨٥٤م)، ج ٣٠ ، ص ٢٣٢ در مختار معد ر دالمحتار، ج ٢ ، ص ٥ ٢ ٢

اا) مقتول کا ولی قاتل ہے دیت اس کی رضامندی ہے لے سکتا ہے، قاتل کی رضامندی کے بغیراس ہے دیت کا مطالبہ

الله تعالی کاارشاد ہے:

جائز تبيل۔

لَاتَـاكُلُوْ اامُوالَكُمُ بِيُنكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُو ابِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُو افَرِيُقَامِّنُ امُوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَانْتُمُ تَعْلَمُونَ اللَّهِ

اورآ پس میںایک دوسرے کامال ناحق نہ کھاؤ اور نہ جا کموں کے پاس ان کامقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کامال ناسائز طور پر کہ السام اور اور ک

ناجا ئزطور بركھالوجان بو جھكر۔ (سورہ بقرہ، آيت ١٨٨)

نیز ارشادر بانی ہے:

يْنَايُّهَاالَّـذِيُنَ امَـنُـوُالاَتَـاُكُـلُـوُ آامُوالَـكُـمُ بَيْنَـكُـمُ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنُ تَكُونَ تِجَارَةً عَنُ تَرَاضٍ مَنْكُمُ وَلَاتَقُتُلُوُ آانُفُسَكُمُ ءاِنَّ اللهِ كَانَ بِكُمُ رَحِيْمًا ۞

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤگرید کہ کوئی سوداتہاری باہمی رضامندی کاہواورا پی جانیں قبل نہ کرو بے شک اللہ تم پرمہر بان ہے۔ (سورہ نساء، آیت ۲۹)

اورارشا دنبوي على صاحبها فضل الصلوة والسلام ميس وار دبهوا:

الْايَحَلُ مَالُ اِمْرِىءٍ مُسْلِمٍ اللَّابِطِيْبَةٍ مِّنُ نَفْسِهِ " (رواه احمد بحواله كنوز الحقائق ٥٠١)

کسی مسلمان کا مال اس کی رضا مندی کے بغیر حلال نہیں۔

(احكام القرآن از جصاص، ج ۱ ، ص ۱۹ ، تفسير قرطبي، ج ۲ ، ص ۲۵۳ . احكام القرآن از اين العربي، ج ۱ ، ص ۲۹ تفسير روح المعاني ازعلامه آلوسي، ج ۲ ، ص ۵۰ . تفسير مظهري ٔ ج ۱ 'ص ۲ ۳۰۵ ۳۰ . تفسير اين كثير ' ج ۱ 'ص ۲ ۱ ۳ ، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ازعلامه كاساني ، ج ۵ ، ص ۳۵ ۲ در مختار معه ر دالمحتار ' ج ۲ ' ص ۵۲ ۶

قاتل نے جس صورت میں قتل کیا خواہ تلوار ہے گردن اڑا دی، خواہ اعضاء کاٹ کر مارڈ الاخواہ آگ میں ڈالا، 🎙 غرض قاتل نے جس صورت میں قتل کیا،قصاص میں اسے صرف تلوار نے تل کیا جائے گا، قاتل کے اعضاء وغیرہ|

کاٹ کرنس کیا جائے گا، کیونکہ مثلہ حرام ہے۔

مدیث شریف میں ہے: " لافُود إلابالسَّيفِ "قصاص صرف لوارے ہے۔

روواًه ابن ماجه عن ابني بكرة و عن النعمان بن بشير ،بحواله حامع صغير ،ج٢ ،ص٢٢٢) واحكام القرآن از جصاص ،ج ا يوس ١٦٠ . تفسير خازن ،ج١ ،ص١١ ا . درمختارمعه ردالمحتار ،ج١ ،ص٢٥)

گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہوتا ہے کا فرہیں جل عمر کے باوجوداللہ تعالی نے قاتل کومقتول کے درثاء کا بھائی قرار دیا ہے ا " فَمَنُ عُفِي لَهُ مِنُ اخِيْهِ شَيْ " مِن العطرف اشاره ب-

رتفسیرات احمدید، ص ۵۱ تفسیر مدارک، ج۱،ص ۱۱ تفسیر حارن، ج۱،عن ۱۱ ا تفسیر کبیر، ج۵،ص ۵۹ تفسیر مظهری، ج۱،ص ۱۲ تفسیر روح المعانی، ج۲،ص ۵۰

۱۲) تاتل پرفرض ہے کہ جب مقتول کے اولیاء مطالبہ قصاص کریں تو خود کوسپر دکردے اور مقتول کے اولیاء پرواجب ہے کہ قصاص میں زیادتی نہ کریں ان کی زیادتی کئی طرح ممکن ہے مثلاً قتل کرنے میں مُثلہ کریں اورا گرمال رصلح کرلیں

تو مطالبہ میں سلح ہے تحاوز کریں۔

رحامع احكام القرآن أزعلامه قرطبي رحمة الله عليه 'ج۲'ص۴۳۵ احكام القرآن از علامه ابن العربي ج ا 'ص۲۲ تفسير كبير ازعلامه فخر الدين ابن ضياء الدين رازي رحمة الله تعالى رحمة واسعة 'ج۵'ص۵۲

(١٥) قصاص صرف اولى الامر (حاكم) لے كانبرلسي كوقصاص لينے كا اختيار كہيں۔

رجامع احكام القرآن ازعلامه قرطبي رحمة الله عليه اج٢٢٢٢٥٢ نفسير كبير اج٢ ص٥٢ ١

(١٦) قصاص مساجد میں مہیں لیاجائے گا۔

إحديث شريف مي ي: " لاتفامُ المحدُودُ في المساجد " حدول كومجدول مين نافذ ندكرو-(رواه الامام احمدو الترمذي والحاكم عن ابن عياس بحواله المع صغير ج ا 'ص ٢٦٠

(۱۷) ۔ قتل میں قصاص جاری کرنے میں حکمت بیہ ہے کہ مزید ٹل ہونا بند ہوجا تمیں گے یا کم ہوجا نمینے کیونکہ اگر قاتل کو یقین

ہو کے قُل کرنے کے عوض وہ بھی قبل کیا جائے گا تو وہ قبل ہے رک جائے گا' (مقول قبل ہونے سے فی گیا'اور قصاص میں خود

قاتل بھی قتل ہونے سے نی کیا ایوں دوافراد کا قل ہونے سے نی جانا) کو یا قصاص میں زندگی ہے ای مفہوم کو قر آن مجیدنے نہایت بلنغ انداز میں بیان فر مایا :

ولكُمْ في القصاص حيوةٌ يَّأُولي الالباب لعلَّكُمْ تتَّقُونَ ٢٠٠٢

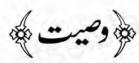
اورقصاص میں تمہارے لئے زندگی ہےائے تعلمندو کہ نہیں تم بچو۔ رسورة البقرة آيت ١٤٩١)

فصاحت و بلاغت میں عرب کا کوئی کلام اس کے برابرمبیں۔

(تفسيرووح المعالى ج ٢ ص ٥١ تفسيرات احمديد ص ٥٣ تفسير كبير ج ٥ ص ١٢ احكام القرآن ازجصاص ح ا ص ٥٩ ا تفسير بيضاوي ص ١٢١ تفسير خازن ح ١ ص ١١١ تفسير مظهري ح ١ ص ٣١٨ تفسيرابن كثير ح ١ ص ١٢١

TATATA

باب(١٤) :



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا وِالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعُرُوفِ ، حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿ فَمَنُ . بَدَ لَهُ لَهُ اللهَ اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَيْمٌ ﴿ بَعُدَ مَا سَمِعُهُ فَإِنَّمَا اِثْمُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللهَ سَمِيعُهُ عَلِيْمٌ ﴿ بَعُدَ مَا سَمِعُهُ فَإِنَّمَا اللهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَيْهُ إِنَّ اللهَ عَلَيْهُ إِنَّ اللهَ عَلَيْهُ إِنَّ اللهَ عَلَيْهُ إِنَّ اللهُ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ الله عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿

تم پرفرض ہوا کہ جبتم میں کی کوموت آئے اگر کچھ مال چھوڑ ہے تو وصیت کر جائے اپنے مال باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور، یہ واجب ہے پر ہیزگاروں پر، تو جو وصیت کوئن سنا کر بدل دے اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے، پھر جھے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے پچھ بے انصافی یا گناہ کیا تواس نے ان میں صلح کرادی، اس پر پچھ گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہر بان ہے۔ (سورة البقرہ آیات ۱۸۰سے ۱۸۰)

حل لغات :

اَ ذَا حَضَرَ اَ حَدَكُمُ الْمَوْتُ : حَضَير كامعنى بِآجانا،موجود بونا، مگراس مقام پرقريب بونامراد ب، كيونكه جب موت آموجود بواس وقت فرض المره جاتے ہيں،موت كى موجود كى ميں تمام خطاب اور تكاليف بث جاتے ہيں، اس لئے يہال بيتو جيدكى جائے گى كدا سباب موت اور علامات موت آموجود بول، جيسے قصاص ،خت يمارى، بڑھا پا وغيره - (احكام القرآن از علامه ابن العربي،ج ا،ص ٤٠ احكام القرآن از علامه جصاص ،ج ٢٠٥٠ مـ ٢٥٨.

تفسير مظهري ازقاضي ثناء الله ياني پني مجددي رحمة الله تعالى عليه رحمة واسعة ، ح ١،ص ١٨ ٣٠ مطبوعه دهلي. تفسير روح المعاني، ج٢،ص ٥٢ تفسير بيضاوي، ص١٢ انفسير خازن، ج١،ص ١٨ ١ تفسير كبير، ح٥،ص ١٣٠ خَيْراً": ہروہ شي جس ميں ہركوئي رغبت ركھتا ہو،مثلاً عقل،عدل،فضل، نفع دينے والى ہرشي -

خبر مطلق وہ شی جو ہرحال میں ہر کسی کے بال مرغوب ہو۔

مثلًا جت كه حضورا كرم الله في اس خبر م موصوف فرمايا-

(r) نید مقید: ایم می جوبعض کے لئے نافع ہواور بعض کے لئے باعث نقصان،مثلاً مال، کہ راہ حق اور جائز

مصرف میں خرچ کرنے والے کے لئے خیر ہے اور اسراف کرنے والے اور شیطانی کاموں میں خرچ

کرنے والے کے لئے وہی مال وبال جان اور باعث ہلاکت ہے،قر آن مجید میں مال ان دونوں معنوں میں استعال ہوا ہے، آیت مبارکہ ان ترک خیر آیں مال، خرمطلق کے معنوں میں ہے۔

اورآیت مبارکه....

أَيُحْسَبُونَ أَنَّمَانُمِدُهُمُ بِهِ مِنْ مَّالِ وَبَيْنُ ١٠ نُسَّارِ عُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ، بَلُ لاَيَشُعُرُونَ ١٠ کیا پیڈیال کررہے ہیں کدوہ جوہم ان کی مدوکررہے مال اور بیٹوں ہے، پیجلد جلدان کو بھلا ئیاں وتے ہیں، بلکہ آئییں خرنہیں

(سوره مؤمنون آیات ۵۲،۵۵)

یں مال کا فروں کے حق میں محض وبال جان ہے۔ (مفردات امام راغب، ص١٦٠)

آیت مذکورہ میں خینیو اُ کااطلاق مطلق مال کےمعنوں میں ہوا ہے جلیل ہویا کثیر۔

(تفسير مظهري ازقاضي ثناء الله پاني پتي ، ج ١ ، ص ٢٠ اروح المعاني، ج ٢ ، ص ٥٢ . تفسير بيضاوي، ٢١ ا تفسير ابن كثير ازعلامه حِلفظ عمادالدين اسمِعيل بن كثير شافعي ، ج ١ ، ص ٢ ١ ١ تفسير خارز، ج ١ ، ص ١ ١ ١

الموصية": الغت بس اس كامعنى ب، سي كام كاعبد لينا، سي كام كااشاره كرنا، علم دينا، مجازاً تاكيدي علم كوجي وصيت

کتے ہیں، جیسے فوصید کم الله (الدیمہیں تاکیدی عم دیتاہے)۔ (جامع احکام القرآن ازعلامه قرطبی، ج من ۲۵۹ مطبوعه دارالکت العربيه بيروت البنان

اصطلاح شرع میں وصیت کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے:

" الْوَصِيَّةُ مَا الْوَجَبَهَا الْمُوْصِي فِي مَالِهِ بَعُدَ مَوْتِهِ أَوْمَوْضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ كما في نتائج الافكار عن النهاية عن الايضاح"

وصیت کرنے والا این موت کے بعد یا مرض الموت میں جوشی ضروری تھبرائے وہ وصیت ہے، جیسا کہ

الایضاح پھرتھا یہ پھرنتانج الا فکار میں ہے۔ الشِرعية البهية في تحديد الوصية مصنفه امام احمدُ وضا خان محدث بريلوى ، مشموله فتاوى رضويه كتاب الوصايا، ج١٢، ص٣٥ ا ل کی دوسری تعریف یوں ہے:

" إِيْجَابٌ بِعُدَ الْمَوْتِ كَما في الوقايه والنقايه" (فتاوی رضویه، ۲۲ ا، ص۱۲۵)

موت کے بعد کچھ داجب کرنے کو وصیت کہتے ہیں، جیسا کدو قابیا ور نقابید میں ہے۔

و صبیت کے باب میں یا بچ کلمات کا ستعال عام ہوتا ہے ان کا جا نناضروری ہے:

وصعيت: گذشة مطور مين اس كابيان موا (1)

مُوْصِعَى: وصيت كرنے والا (r)

مُؤصِّى لَلا: ص كے لئے وصب كى كئ (r) مُوْسِي بِه: حَسْنَى كَاوصِت كَاكَي (r)

(0)

وَصِعَى : جَس كودصيت جارى كرنے كاحكم ديا كيا

لوَالدَين وَالْاَقْرَبِينَ ": اللاالياورقر بي رشة وارد چونکہ عرب میں رواج تھا(ہمارے ہاں بھی بعض جگہ رواج ہے) کہ میت کے مال اور جائیداد پر اس کی اولا د اور بیوی (یا غادند) قبضه کر لیتے ، مال باپ اور ویگر رشته دارول کو پکھ نه دیتے ،اس رسم کی اصلاح کے لئے فرمایا گیا کہ وصیت

میں والدین اور دیگر قریبی رشتہ داروں کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔

بالمعروف : وستورشرع كموافق وصیت مین الله تعالی کی رضا جوئی مقصود ہونہ کہ نمود ونمائش ،جیسا کہ زمانہ جاہلیت کارواج تھا کہ فقیررشتہ داروں کو کم اور

غنی رشته داروں کوزیادہ حصہ کی وصیت کرتے تھے ہتم ایبانہ کرو، بلکہ قریبی رشته داروں ، حقیقی بھائیوں کو دور کر کے رشتہ داروں اور پچازاد بھائیوں سے زیادہ حصد دو۔

جَعَّا'': حَقَّ کَی شُیُ کے ثابت اور لازم کرنے کو کہتے ہیں ،اس کا اطلاق فرض اورمستحب برہوتا ہے۔ (احکام القرآن از علامِه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱ ،ص ۷۲

مَن ہے مرادوصی ، کواہ ، کا تب ، قاضی ، حا کم اور سارے مسلمان ہیں۔

(تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين رازى، ج۵، ص • گـ احكام القرآن از ابن العربي، ج ۱، ص ۲۲. احكام القرآن از امام ابوبكراحمدبرعلى رازى جصاص، ج ۱، ص ۲۱ ي تفسير مظهرى، ج ۱، ص ۲۲۱ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسى رحمة الله تعالى عليه ، ج۲، ص ۵۵

تبدیل کامعنی ہے بدل دینا متغیر کر دینا۔ (المفردات في غريب القرآن 'ازامام راغب اصفهاني ،ص٢٩) تبديل وصيت كى مختلف صورتين بين:

میت وصیت کرنے لگے یا کر جائے تو گواہ ، وسی ، وارث ، حاکم وصیت کو بدل دیں۔ (1)

کا تب غلط لکھ کروصیت بدل دے، (1)

گواہ غلط گواہی دے کر وصیت کو بدلنا جاہے، (4)

عاکم رشوت لے کر وصیت کوغلط طور پر جاری کرنے کا حکم دے، (1)

موصی لیکی کاحق کم یازیادہ کردے، (0)

وارث یاموصی لدم نے والے کوغلط مشورہ دے کروصیت بدلوادے، (٢)

میتمام صورتیں وصیت کی تبدیلی کی ہیں،سب پرتبدیل وصیت کے احکام نافذ ہوتے ہیں۔ وروح المعاني ازعلامه آلوسي، ج٢،ص٥٥ . تفسير ابن كثير، ج١،ص

احكام القرآن موهوهوهوهوهوهوهوهوهوهوهوهههه

بِعُدَ **حَا سَمِعَتُهُ'':** عاع کامعنی ہے شنا،مگریہال مراوے جاننا،علم ہونا، تجربہنچنا۔ (ابوار التنزیل وا**سری**ر التاویل المبعروف یہ نفسیر بیصادی،ص۲۱ نفسیر روح المیعانی، ج۲،ص۵۵)

آیت کامفہوم نیے ہے کہ جے وصیت کی چھے خبر مینچے اگر چہ وہ گواہ نہ ہو پھر بھی اس پر واجب ہے کہ چھے وصیت جاری کرانے کی کوشش کرے ،اگرا بیانہیں کرے گا گنا ہگار ہوگا۔

فَمِنْ خَافَ مِنْ مَوْصِ": من عمرادوه حص عبود صيت كرونت مرف والى كاب بور

خَلفَ": خوف ٓےمراداس مقام پراندیشہ کرنااور جانناہے، بعض مفسرین کے نزدیک خوف اور ڈرمرادے۔

اگر وصیت کرنے والے کی وصیت کاعلم اس کے مرنے کے بعد ہوا تو اس وقت خوف جمعنی علم ہے،اوراگر وصیت _

مہلے یا وصیت کے وقت معلوم ہوا کہ مرتے والا ناجائز وصیت کرے گایا کرریائے تو یہ اندایشہ ہوا۔ (تفسیر کبیر ازامام فحرالدین محمد میں صاباء الدین رادی، جدام کا 2727ء تفسیر مطیری، ج1، ص

جنفا'': مائل ہوجانا، یہاں مراد ہے علطی ہے برا کا م کر بیٹھنا۔ (مفردات امام راغب اصفھانی،ص ۱۰۱ تفسیر محبیر ، ۲۰۵۵ تفسیر مطھری ازقاصی تباء اللہ باہی ہنی ،ج ۱،ص ۲۲۱ مفریق

الشعان: وه كناه جو جان بوجه كركيا جائ ـ (تفرير، جه بن ٢٠ يفر مظبرى نام ٣١٠ يفر مدارك ن ام ١١٥) آیت کامفہوم بیہ ہے کہ جس تحص کو بوقت وصیت اندیشہ ہو کہ مرنے والا (قریب الرگ) خطاہے یا جان ہو جھ کرخلاف

شرع دھیت کردے گا، یا جس تحص کو بعد موت میت کی غلط وصیت کاعلم ہو۔

فأصلح بينه فهم": أصلح كامعنى إلى كراد اس كافاعل من برس كابيان اوير كذراه هم كامرجع وولوك ہیں جن کے لئے وصیت ہوئی۔

یعنی وہ حاکم ، یا گواہ ، یاوصی وارثوں میں صلح کراد ہے باس طور جس کومحر وم کر دیا گیا ہوا ہے دلواد ہے، یا جس کے لئے حق

ے زیادہ وصیت کی تنی اے مطابق حق شرع لینے پر راضی کرد ہے، یام نے دالے سے مطابق حق وصیت بدلواد ہے۔ آلر چیان سب صورتوں میں بظاہر وصیت کی تبدیلی ہے گر در حقیقت اصلاح ہے جومطلوب شرع ہے لہذا ایسا کرنے

والے پر گناہ میں ای کورب تعالی نے " فلا اِثْمَ عَلَيْهِ " سے بیان فرمادیا۔ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت سعد بن الی و قاص رض اللہ عز کو تبائی ہے زیادہ وصیت کرنے ہے منع قرما دیا تھا، انہوں

نے ابتداء تمام مال کی وصیت کرنے کااراد ہ فر مایا تھا،حضور نے قبول نے فر مایا، پھر نصف مال کی وصیت کااراد ہ فر مایا ، آپ نے اے بھی جائز قرار نہ دیا، جب انہوں نے تہائی مال کی وصیت کااراد وفر مایا تو آپ نے فر مایا:

" التُّلُكُ و التُّلُكُ كَثِيرٌ "

ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے،اینے بچوں کوخوش حال چھوڑ نااس ہے بہتر ہے کیدر بدرلو کوں ہے بھیک مانکتے بچسریں۔

(رواه البحاري ومسلم والنساني وابن ماجه واحمد عن ابن عباس ،حامع صغير ، ج ١ ،ص ٢٣٥ كنز العمال ازعلامه على متقى (م 2 4 0)، ج1 أ ، ح1 أ مطبوعه موسسة الرسالة بيروت البنان عقود الجواهر المنيقه في ادلة مدهب الأمام ابو حنيقه ازامام سيدمر تضي زبيدي ، ح ٢ ،ص ٥٦ ا

حامع المسانية أو أمام أبو المؤيد محمدين محمو دالخو أورمي (م ١٦٥٥)، ح ٢٠ص ٢٣٨، اس طرح سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت علی رہنی امتائبائے خود حق ہے بڑھ دھیت کرنے والوں کو دھیت ہے روک دیا،

بہتبر ملی در حقیقت اصلاح ہے، جومطلوب سرع ہے۔

(تفسير مظهري، أج ا ،ص ۴۲۲ تفسيد الل كثير ارحافظ عمادالدين اسمعيل بن عمر كثيرشافعي، ج ا .ص٢١٣)

مسائل شرعیه:

وصت کرناجائز ہے اس کا جواز قر آن مجید ،سنت اور اجماع امت ہے نابت ہے اگر چہ قیاس اس کے جواز کور دکرتا ہے ، کیونکہ وصیت کا تعلق موت کے بعد اپنے مال میں تصرف ہے ہے ، حالا نکہ موت تو ملک کوز ائل کر دیتی ہے ، پس بعد موت اپنے مال میں ،جس کا ملک موت سے ختم ہو چکا ہے ، کس طرح تصرف کر سکتا ہے ؟ یہ قیاس کا تقاضا ہے ، مگر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر وصیت کے جواز کا ذکر ہے ۔ مثلاً

ران بیرین سعدد مقامات پروجیت سے بوار ۵ در ہے۔ م (۱) ارشادر بانی ہے:

يُوصِيْكُمُ اللهَ فَى اوْلادكُمُ للذَّكرِمِثُلُ حَظَ الْانْتَيْنِ ، فَإِنْ كُنَّ يَسَآءٌ فَوْقَ اثْنَيْنِ فَلَهُنَّ تُلْنَامَاتِرَكَ ، وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ وَقِوْمِي لَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِئَهُ ابُوهُ فَلُامِهِ النَّلُكُ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخُو ةٌ فَلِامِهِ السُّدُسُ مِنْ ، بَعْد وصِيَّةٍ يُوصِي لَمُ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِئَهُ ابُوهُ فَلُامِهِ النَّالُكُ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخُو ةٌ فَلِامِهِ السُّدُسُ مِنْ ، بَعْد وصِيَّةٍ يُوصِي لِهُ آوُدُنِ لَكُمْ نَفُعًا ، فَو لِنَا اللهُ إِنَّ اللهُ إِنَّ اللهُ كَانَ لَهُ وَلَدُ وَلَا لَهُ إِنَّا اللهُ إِنَّ اللهُ إِنْ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللهُ الللهُ اللللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللّهُ اللللهُ اللّهُ اللّهُ الللله

الله تهمیں علم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصد دوبیٹیوں برابر ہے پھرا گرنزی کو کیاں ہوں اگر چہ دو سے او پرتوان کو دو تہائی اورا گرا کی ہوتواس کا آ دھا اور میت کے ماں باپ کو ہرا یک کواں کے ترکہ ہے چھٹا اگر میت کے اولا دہو پھرا گراس کے کئی بہن چھٹا گرمیت کے اولا دہو پھرا گراس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا تجھٹا بعداس وصیت کے جوکر گیا اور قین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے نیادہ کا م آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔
میں کون تمہارے زیادہ کا م آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔
(س) نیز ارشا در بائی ہے:

يَانَيُهَا الَّذِيْنِ امْنُوا شَهَادَةُ بِينَكُمُ إِذَا حَضِرَ اَحَدَّكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اتَّنْ ذَوَا عَدْلٍ , مَنْكُمْ او الْحَرْنِ مِنْ غَيْرِكُمُ إِنْ اَنْتُمْ ضَرَبُتُمْ فِي الْآرُضِ فَاصًا كُمْ مُصِيْبَةُ الْمَوْتِ ، تَحْبِسُونَهُمَآمِنْ , بَعْدِ الصَّلُوةِ فَيُورِكُمُ إِنْ اَنْتُمْ طَوَيْبَهُ لَانشُترِي بِهِ ثَمَنَّا وَلَوْكَانَ ذَاقُرُبِي وَلَانَكُتُمُ شَهَادَةَ اللَّالَا اللَّهُ السَّالَةِ اللَّهُ الللْلِي الللللَّهُ اللَّهُ اللَّ

اے ایمان والوائمہاری آپس کی گواہی جبتم میں ہے کسی گوموت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دومعتر خص بین یا غیروں میں کے دوجہ تم ملک میں سفر کوجاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پنچے ان دونوں کونماز کے بعدروکووہ اللہ کی قتم کھا میں اگر تمہیں پچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے بچھ مال ندخریدیں گے اگر چرقریب کارشتہ دار ہواور اللہ کی گواہی نہ چھیا میں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گناہ گاروں میں ہیں۔

....ان آیات مقدسہ سے وصیت کی مشر وعیت اور جواز ٹابت ہوتا ہے۔

متعدداحادیث طیبے وصیت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

(ل) حضرت معد بن الي وقاص كي حديث گذري كه "اَلشُّلُتْ وَالشُّلُتْ كَتِّيرُ"

() "إِنَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصَدَّقَ عَلَيْكُمُ بِثْلُثِ أَمُوَالِكُمْ فِي اخِر أَعْمَار كُمُ زيادَةً عَلَى

آعُمَالِكُمُ فَضَعُوْهُ حَيْثُ شِنْتُمُ "

بیشک الله تعالی نے تمہارے آخری عمر کے حصد میں تمہارے مال کا ایک تہائی تم رصد قد کردیا ہے تا كتم اين اعمال كوزياده كرسكو، سواس تهائى كوجهال جا موخرج كرو_

(رواه ابن ماجه،عن ابني هويرة والطبراني عن الدرداء،بحواله كتر العمال ١٠ ١، ح١١٥ جامع صغير .ج١،ص١١٥

وصیت کے جواز اور مشروعیت پرامت کا ایساا جماع ہے کددور اول سے لے کرآج تک تمام علاء بغیر کسی اختلاف کے اس يرمنفق بير - (بدانع الصنانع، ج٤،ص ٣٨٠ هدايه مع ترحمه فارسى، ج٣٠،ص ٣٥٨)

موت زوال ملک کا باعث ہے،مرنے کے بعدانسان اپنی جائیداد کا ما لگنہیں رہتا، تا ہمموت کے بعد جس قدر مال

کی اے حاجت ہوتی ہےا تنے حصہ مال کاوہ ما لک رہتا ہے ،مثلاً کفن ، اور قرض وغیرہ کی مقدار میں صرف ہونے والے مال کا وہ ما لک رہتا ہے،ان امور میں اس کا مال ،اگر ہو،تو صرف ہوگا۔قرض کی وصیت بہر صورت نا فذہوگی۔ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ، جــ ، ص ٣٨٨)

٣) جس كے ذمے قرض يا امانت ہويااس كے ذمے فرائض اور واجبات كى ادائيكى ہؤجيے حج 'زكوة' كفارات' اے

(جامع لأحكام القرآن از قرطبي، ج٢، ص ٢٥٩. احكام القرآن از ابن العربي، ج١، ص ٤٣. بدائع الصنائع، ج٢٠٨٨٠ تیسرے جھے مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں ، اس طرح وارثوں میں ہے بعض کے لئے وصیت جائز نہیں ، البعت آگر

اس کوہ ارث جائز رکھیں تو جائز ہوگی۔

متعدداحادیت طیبه میں اس کی صراحت ہے،مثلاً

" لَا تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثِ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ "

رواه الدارقطني والبيهقي عن ابن عباس، بحواله كنز العمال، ج١١ م ح١٦ ٢ " لاوصِيَّة لِوارِثِ الَّا أَنْ تُحِيُزَ الْوَرَثَةُ "

(رواه الطبراني ،بحواله كنوز الحقائق في حديث خيرالخلائق،ص٠٠٥ كنزالعمال، ج١١٠ح١٢) دونوں احادیث کامفہوم یمی ہے کہ وارث کے لئے وصیت جائز تہیں ہاں اگر بقیہ وارث اسے جائز رکھیں تو جائز ہوگی۔

(احکام القرآن از حصاص ، ج ۱ ، ص ۲۱ ، ۲۸ ، ۱ ، احکام القرآن از ابن العربی ، ج ۱ ، ص ۷۲ ، تفسير مظهری ، ج ۱ ، ص تفسير روح المعانی ، ح ۲ ، ص ۵ ، تفسير ات احمديه ، ۵ ، تفسير قرطبی ، ج ۲ ، ص ۲۱ ، عقو دالجواهر العنيفه ، ج ۲ ، ص ۱۵ ،

وصیت جب کہ مکت کل متر و کہ موصی بعداوائے دین سے زائد نہ ہو، تو داجب النفاذ ہے، وازث بھی اسے بند ہیں کر سکتے (فتاوي رضويه ازامام احمدرضاخان قادري، ج١٢، ص٢٢ كتاب الوصايا

(۲) وصیت نافذہ شرعیداگر چدفی نفسہ واجبہ نہ ہو،اےاپئے حد نفاذ تک کہ تکث مال بعدادائے دین سے محدود ہے، واجب التسلیم ہے، ورٹااگرروکیس یار دکریں تو گنامگار ہول گئے (فناوی رضویہ، ازمفنی احمدرضاحان فادری، ج۲۱،ص۱۲۵)

ا ہے ہے، درجا اررویاں یارو کریں و حام کا رہوں (۷) قرآن مجیدنے در شد کا حق دصیت سے مؤخر رکھا ہے:

يُوْصِيْكُمُ اللهُ فِي آوُلادِكُمُ لِلذَّكِرِمِثُلُ حَظِّ الْاُنْثَيِينِ ، فَإِنْ كُنَّ نِساءً قُوْق اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلْثَامَاتَرَكَ ، وَإِنْ كَانَتُ وَاحِدِمَ فُلْهَا النِّصُفُ ، وَلِابَوَيُهِ لِكُلِّ وَاحِدِمِنُهُ مَا السُّدُسُ مِمَّاتَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ، فَإِنْ اللَّهُ لَا مُنْ اللَّهُ لَا مُنْ اللَّهُ اللْمُوالِمُ اللللْمُولِلَّا اللَّالِمُ اللَّالِمُ الللَّالِمُ اللَّالِمُ الللللْمُ اللَّاللَّالَ

رَى اللهُ وَلَدُ وَوَرِثَهُ اَبُواهُ فَلُامِّهِ النُّلُثُ ، فَانِ كَانَ لَهُ إِخُوةٌ فَلاَمِهِ السُّدُسُ مِنُ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِى بِهَ السُّدُسُ مِنُ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِى بِهَا أَوْدَيْنِ وَابَاءُ كُمُ وَابُنَاءُ كُمُ لَاتَدُرُونَ ايُّهُمُ أَقُرَبُ لَكُمْ نَفُعًا وَفَرِيُضَةً مِّنَ اللهِ إِنَّ اللهَ كَانَ بِهِ الْوَدِيْنِ وَابَاءُ اللهَ كَانَ اللهَ كَانَ اللهَ كَانَ (اللهُ كَانَ اللهُ كَانَ (اللهُ كَانَ اللهُ كَانَ اللهُ كَانَ اللهُ اللهُ كَانَ اللهُ كَانَ اللهُ كَانَ اللهُ اللهُ كَانَ اللهُ كَانَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُا حَكِيمًا اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ ا

اللہ تمہیں تقلم و بتا ہے تمہاری اولا د کے بارے میں بیٹے کا حصد دو بیٹیوں برابر ہے پھرا گرزی لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے او پرتوان کو دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہوتواس کا آ دھاادر میت کے ماں باپ کو ہرا کی کواس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولا دہو پھرا گراس کی اولا دنہ ہواور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھرا گراس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جوکر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ اللہ علم والا حکمت اللہ علم والا حکمت اللہ علم والا حکمت

اکی آیت سے بیمسئلی شرعیہ ثابت ہے۔ (فعادی رضویہ ازامام احمدرضا بحان قادری ہریلوی، ج۱۲، ص ۱۳۵) (۸) والدین اور قریبی رشتہ دارول کے لئے وصیت کی فرضیت منسوخ ہے،اب ان کے لئے وصیت کرنا فرض نہیں،

 اللہ مین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے وصیت کی فرضیت منسوح ہے، اب ان کے لئے وصیت کرنا قرص مہیں نائخ آیت میراث ہے:

يُوصِيكُمُ اللهُ فِي اَوُلَادِ كُمُ لِلذَّكَرِمِثُلُ حَظِّ الْانْتَيْنِ ، فَإِنْ كُنَّ نِسَآءُ فَوُقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلْثَامَاتَرَكَ ، وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَا مَ فَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَا ، فَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَا ، فَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَا مَ فَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَا مَ فَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَا مَ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِحْوَةٌ فَلِاتِهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى لَّمُ يَكُنُ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَةٌ آبَوهُ فَلَاقِهِ التُّلُكُ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ إِحْوَةٌ فَلَاتِهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى لِمُ يَكُنُ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَةٌ آبَوهُ فَلَاقِهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَ آوُدُهُ اللهُ عَلَى اللهُ إِنَّ اللهُ كَانَ لَهُ إِنْ اللهُ كَانَ لَهُ إِنْ اللهُ كَانَ لَهُ وَلَا مُؤْمِدُ اللهُ إِنَّ اللهُ كَانَ اللهُ عَلَى اللهُ إِنَّ اللهُ كَانَ اللهُ عَلَى اللهُ إِنَّ اللهُ كَانَ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ وَلِلْهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُولِي اللهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ ا

التہ مہیں علم دیتا ہے تمہاری اولا دے بارے میں بیٹے کا حصد دو بیٹیوں برابر ہے پھراگرزی لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے او پر تو ان کو دو تہائی اوراگرایک لڑکی ہوتو اس کا آ دھا اور میت کے ماں باپ کو ہرایک کو اس کے ترکہ ہے چھٹا اگر میت کے اولا دہو پھراگراس کی اولا دنہ ہواور ماں باپ چھوڑ ہے تو ماں کا تہائی پھراگراس کے گئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا تہائی ہے گئی ہمن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعداس وصیت کے جوکر گیا اور ذین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جائو کہ انجمال کے بیٹ کو تا تھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا تھا ہوا ہے۔ والا ہے۔

444

لبعض مفسر بن نے فر مایا اس حکم کا ناشخ حضورا کرم تات کا ارشاد ہے:

"انَ اللهُ تَعَالَى قَدُ أَعُطَى كُلُّ ذِي حَقَّى حَقَّه فَلاوَصِيَّة لِوَارِثِ"

بیٹک اللہ تعالی نے ہر حقد ارکاحق بیان فر مادیا ہے، تو اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

(رواه أبن ماجه عن أنس بحواله جامع صغير، ج ١،ص ٩ ١ ١ عفود الجواهر السيفه، ج٢،ص ١٥٨

"إِنَّ اللَّهِ - قَدْقَسَمَ لِكُلِّ انْسَانِ نَصِيْبَهُ مِنَ الْمِيْرَاتِ فَلاَتَجُو زُلُوارِثِ وَصِيَّةٌ "

بے شک اللہ تعالیٰ نے درا ثت ہے ہرانیان کا حصہ مقرر فرمادیا ہے تواب دارث کے لئے وصیت کرنا جائز جہیں

رواه احمدوعبد ابن حميد والترمذَى والنسائى وابن ماجه عن عمروبن خارجه ببحواله تفسير روح المعانى، ج ٢ ، ص ٥٢ م تفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پائى پتى ، ج ١ ، ص ٢١ تفسير بيضاوى، ص ١٢٠ مير ١٢٠ تفسير بيضاوى، ص ١٢٠ مير ١١٨ مير ١١٨ مير ١١٨ مير ٢١١ مير ١١٨ مير ازحافظ عمادالدين اسمعيل، ج ١١٥ مير ٢١١ مير ٢١١ مير ٢٠١٠

وارثوں کی رضامندی کے بغیر کسی وارث کے لئے وصیت ناجائز ہونے پراجماع امت قائم ہے،اس اجماع کی دلیل

احادیث طیبہ میں موجود ہے۔ النفسير مظهري ازعلامه قاصى ثناء الله پانى پتى،ج١،ص١١١)

غیروارٹ کے لئے بھی وصیت با تفاق ائمدار بعدوجمہورعلاء واجب نہیں ،صرف جائزے۔

(تفسير مُظهري ازفاضي ثُناء الله باني پني محددي، ج ١ ،ص ٩ ١ ٣)

متواتر كى ملاوه حديث مشهور ع كتاب الله كالتخ جائز ب، حديث لاوَ صِيلةً لِسوارثٍ كوامت كائمداور

علمائے تابعین، تبع تابعین اوران کے بعد والوں نے بلاا ختلاف قبول کیا ہے،اس لئے یہ آیٹ میراث کی نائخ ہوعتی ہے (تفسير روح المعاني از علامه ابو الفضل سيدمحمو د آلوسي حنفي رحمة الله تعالى عليه، ج٢، ص٥٢.

کنے ہے مرادیہ ہے کدمنسوخ کا حکم جس وقت کے لئے تھا ناتخ نے اس متعین مدت اور حکم کی حدکو بیان کردیا ہے، یہ بیان کتاب اللہ ہے بھی ٹابت ہوسکتا ہےاور حدیث متوامر اور مشہور ہے بھی ٹابت ہوسکتا ہے، کیونکہ سنت کا منجانب

التدہونامعلوم اور یقینی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

(سورة النجم أيت ٣،٣) وماينطق عن الهوى الان هُوَ الاو حي يُؤخي

اوركونى بات إنى خوائش ينبيس كرتے ، وه تونيس مگروى جوانيس كى جاتى ب

اس کی مفصل بحث شرح منظومہ جمع الجوامع میں امام جلال الدین سیوطی نے کی ہے، وصیت کی آیت بھی ای زمرے

(الاتقان في علوم القرآن ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى ١٣٠٥٠)

۱۳) قرآن مجید کی تغییر،احادیث طیبه کی تشریح اوران سے احکام کے استنباط کے لئے بالخصوص اور وعظ و تذکیر وغیرہ دیگر علوم میں ناتخ منسوخ کاعلم لازمی اور ضروری ہے، اس کے بغیر تفییر ، فقد اور وعظ وتذ کیرجا ترنبیس ،سید نا حضرت علی رضی النه تعالى عنے ایک مخص کو محض اس لئے محید میں وعظ وتذ کیرے روک دیا اور اسے محیدے نکال دیا کہ وہ ناتج ومنسوخ

کاعلم میں رکھتا تھا، بلکر فر مایا شخص خود ہلاک ہےاورلوگوں کو ہلاک کرتا ہے، ایسا ہی حضرت ابن عباس مے مردی ہے۔ الحامع لاحکام القو آن از قوطبی، ج۲، ص ۱۲ اتفان، ج۲، ص ۵۲

احكام القرآن وهههههههههههههههه سنخ احکام میں بے شار طلمتیں ہیں ان میں سے ایک حکمت احکام میں آسانی پیدا کرنا ہے، یبود یوں اور روانض نے لنخ کا انکار کیا ہے ان کے نز دیک کے سے بداء لازم آتا ہے، بداء یہ ہے کداولا ایک رائے قائم ہو پھرای بارے میں 🥊 دوسری رائے قائم ہوجائے۔لیعن مثلون المز اجی ،حالانکہ بداءاور سنخ میں زمین وآسان کا فرق ہے،اللہ تعالی ہداء ہے (الاتقان ، ح٢، ص٥٣ الجامع لاحكام القرآن از قرطبي، ج٢، ص ٦٢) وصيت كى حفاظت اوراس كا قائم ركھنا، جارى كرنامتقين كے شعارے ہے۔ (تقسيرروح المعاني،ج٠-س٥٥) مدیون نے اگر قرضد کی ادائیگی کی وصیت کر دی تو وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا،قر ضداس کے ذمہ سے ساقط ہو کروضی کے ذمہ پر ہوگیا۔ (تقسير روح المعانى ج ٢٠ص٥٥ جامع احكام القرآن از قرطبي ج ٢٠ص٥٠. احكام القرآن از ابن العربي ، ج ١، ص ٢٢ ابن كثير از حافظ عماد الدين ، ج ٢ ، ٢٠ (۱۷) ۔ ننگ دست مقروض، جوقرض کی ادا ئیکی کا پخته ارادہ رکھتا ہو،مر جائے تو اس پرقبر کا عذاب نہ ہوگا ،اس کے قرض خواہ کو رب کریم اپنے خز انول سے عطافر ما کرراضی کردےگا۔ جائز وصیت کوتبدیل کرنا گناہ ہے، بدلنے والا گناہ گار ہوگا، بدلنے والاخواہ کوئی ہو، وصی، شاہد، حاکم وغیرہ ہرایک کا يرى كلم -- (انوارالتنزيل واسرار التاويل المعروف به تقسير بيضاوي ،ص١٢٧) اگر عالم، حاتم، وصی، شاہدوغیرہ معلوم کریں کہ موصی وصیت میں کسی پر زیاد کی کررہاہے یا شرعی احکام کی پابندی تہیں کر ر ہا توا ہے سمجھا بچھا کر وصیت کو درست کرادیں تو گنا ہگا نہیں ہوں گے، بیتبدیل حق نہیں بلکہ باطل کو تبدیل کر کے حق (تفسير ابن كثير،ج ١٠ص٢١٢ تفسيربيضاوي، ص١٢٤) (۲۰) غیروارث کے لئے وصیت متحب ہے۔ (تفسير خازن،ج١،ص١١٨) میرودارت کے سب میں بہت ہے۔ ظن غالب قائم مقام علم کے ہے، آیت مبارکہ فَمَنُ خَافَ مِنُ مُوصِالح اس کی دلیل ہے۔ (تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل، جا، ص ۱۱۸ (۲۲) وصیت کرنے والے کے ماس اگر حرام کا کمایا ہوا مال ہومشلاً رشوت،غصب،خیانت، تجارت میں بددیانتی وغیرہ،تو اس مال میں وصیت جاری نہ ہوگی ، بلکداس مال کا اصل مالکوں تک پہنچانا فرض ہے۔ (تفسیر دوح المعانی ،ج ۲ مصر ۱۵۰ (۲۳) مال کے تیسرے حصے میں وصیت کواللہ تعالی نے اس لئے جائز رکھاہے کہ مرنے والے پر وارثوں کا کوئی احسان ومنت ندہو، وصیت کرنے والا جوتیسرا حصد مال کی وصیت کررہا ہے بیاس کاحق ہے،اس میں دارثوں پرندزیاد لی ہے ت وارثوں کا اس پراحسان ہے۔ حديث شريف ميں ب: " إِنَّ اللَّهَ نَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ اَمُوَالِكُمْ عِنْدُوَ فَاتِكُمْ زِيَادَةً لَّكُمْ فِي حَسَنَاتِكُمْ لِيَجْعَلْهَا لَكُمْ رَكَاةً " (رواه الدار قطني ونّحوه ابن مأجه عن ابي هريرة والطبر اني عن معاذوعن ابي الدرداء يحواله جامع صغير، ج ١ ، ص ١١٥ كنز العمالي في سنن الإقوال والافعال، ح٢ ١ ، ح٢٠ ٣٠ ٢٣ بیشک اللہ تعالی نے تمہاری وفات کے وقت تمہارے مال کا تیسرا حصہ مہیں عطا کردیا ہے، بیاس کئے کہ تمہارے اعمال میں نیکیاں زیادہ ہوں اور اس کوتمہارے مال کی زکوۃ بنادیا ہے تا کہ تمہار امال پاک ہوجائے۔

(۲۴) قر ہی رشتہ داروں کو جھوڑ کراجنبی اوراغنیا کے لئے بغرض نمود ونمائش وصیت کرنامنع ہے۔ م

(جامع لاحكام القرآن ازقرطبي،ج١٠ص٢٠ تفسير مظهري،ج١٠ص٠٠)

🚺 (۲۲) نامالغ کی وصیت نافذ نه ہوگی ، عاقل بالغ غیر مجوز کی وصیت نافذ ہوگی۔ (جامع احکام القرآن از هلاستر طبی ،ج ۲۳، ۲۲۳)

(۲۷) ایسی شنگ کی وصیت کی جونا جائز ہے مثلاً شراب سوروغیرہ تواس کا بدلنا ضروری ہے کہ وصیت کی اصلاح فرض کفا ہے ہ (جامع احکام القو آن از علامہ قرطبی ج۲ ص ۴۶ احکام القو آن از علامہ قرطبی ج۲ ص ۴۶٪ احکام القو آن ازابن العوبی ج۲ اص ۴۶٪

(۲۸) صحت اور حیات کی حالت میں صدقہ دیناموت کے وقت صدقہ دینے سے افضل ہے۔

عدیث شریف میں ہے:

"لانْ يَتصدَّق الْمُرُءُ فِي حَيَاتِهِ بدرُهُم خَيْرٌ لَه مِنْ أَنْ يَتَصَدَّق بِمِأْةٍ عِنْدَمَوْتِة "

صحت کی حالت میں ایک در هم صدقہ کرنام ض موت کے دقت سودر هم صدقہ کرنے ہے بہتر ہے۔ ررواه ابوداؤد وابن حبان عَن ابي سعيد،بحواله جامع صغير، ج٢٠ص٢٠ كَنر ألعمال، ج١١٠ ح

ابك اور حديث عين يون ارشاد موا:

" انَّ النَّبِيِّ النَّبِيِّ السِّيلَ: ائُ الصَّدَقَةِ افْضَلُ: قَالَ: أَنْ تَصَدُّقَ وَانْتَ صِحِيْحٌ حُرِيْصَ تَأْمَلُ الْغِنَى وتَخْشَى الْفَقَرَ وَلَاتُمْهِلَّ حَتَّى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ:لِفُلانٍ كَذَا وَلِفُلانِ كَذَا وَقَدُ كَانَ لِفُلانٍ

حضور نبی کریمﷺ سے یو چھا گیا کہ کون ساصد قد بہتر ہے، فر مایا، کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو،اینے مال کا خواہش مند ہو،اپنی تو نگری کی فکر میں ہو پھتا جی سے ڈرتا ہو،صدقہ کرنے میں تاخیر نہ کر، یہال

تک کہ جب تیری سائس آخری محمول پر ہوتو کیے کہ میرے مال سے فلاں کو اتنا دے دو، فلال کو اتنا دے

دو، حالا نكداس وقت تو تيرامال وارثول كا ب -(رواه مسلم والانمة بحواله احكام القرآن ازابن العربي، ج اص اصحيح بخارى مسلم احمد ابوداؤد نساني بحواله كيز العمال في سن قوال والافعال ج٢ ح ١ ٢٥٥ ا

(٢٩) اليي وصيت كرنا جس سے حق داركوا پناحق نه ملے وہ محروم ہوجائے ،كبيرہ گنا ہوں ميں شاركيا گيا ہے ،وحيت كرتے

وقت شرقی احکام کی یاسداری لازی ہے درنہ خسارے کا سوداہ۔

ای کئے حدیث میں ارشادہوا:

إِنَّ الرَّجُلُ لَيَعْمُلُ أَو الْمُرْأَةُبِطَاعَةِاللَّهُ تَعَالَى سِيِّينُ سَنَّةُ ثُمَّ يَحُضُرُهُمَاالُمَوْتُ فَيُصَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارِ (رواه ابوداؤ دوالترمدي عن ابي هريرة ببحواله جامع صغير، ج ١٠٥٥ . كنز العمال)

بیشک مرد یا عورت (اگر) ساٹھ برس بھی اللہ تعالی کی اطاعت کے کام کر س جب انہیں موت حاضر ہوادر وہ

وصیت میں کسی کوضرر پہنچا تھیں تو ان کے لئے دوزخ واجب ہوجاتی ہے۔ (تفسیر این کثیر ہے ا، ص ۲۱۲ جامع احکام القر آن از علامة طبی، ج۲،ص ۲۶۱ تفسیر خازن ، ج۱،ص ۱۹

(۳۰) حقیقی تقوی اے عاصل ہوگا جو عبادات کے ساتھ معاملات میں بھی معیار شرع پراترے، آیت کے حصہ حتقا علی المُتَقِينَ ع بخولي واصح ب-﴾ [٣١] اگرانی طلال کمائی ہے جمع شدہ مال سے حقوق شرعیہ ادا کرتا رہے تو وہ مال اس آدمی کے لئے خیر وبرکت ہے،مال کا جمع ہونا تقویٰ کے منافی نہیں، بے شار اولیائے کاملین کے پاس کثیر دولت تھی اور وہ تجارت کرتے تھے، مال تھوڑا ہویا بہت،اس کی کوئی تمیز تہیں۔

قرآن مجیدنے تھوڑی ٹی کو بھی خیر فر مایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: فَمَنُ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرِأَيْرَهُ 🌣 تَوجوايك ذره جَربِهلاني كرے كاات كيے كار

دوسری آیت میں یول ہے: فَسْقَى لَهُمَاثُمَّ تُولِّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَاأَنْزَلْتَ إِلَى مِنْ خَيْرِ فَقِيْرِ اللهِ (سوره قصص، آبت٢٠) تو موی نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھرسا یہ کی طرف پھراعرض کی اے میرے رب

میں اس کھانے کا، جوتو میرے لئے اتارے مختاج ہوں۔ ان دونوں آیتوں میں تھوڑی شی کو بھی خیر فر مایا گیا ہے۔ (تفسير كبير،ج٥،ص٢٢)

(٣٢) وصیت قابل میراث مال مین ہی جاری ہو عتی ہے، حرام جمع کئے ہوئے مال میں وصیت جاری نہیں ہو عتی ، مقروض اینے مال میں وصیت نہیں کرسکتا(سوائے ادائیگی قرضہ کے)ای طرح انبیاء کا مال چونکہ قابل میراث نہیں کہ وہ زندہ 🕻 ہوتے ہیں اور زندہ کے مال میں وصیت جاری نہیں ہوتی ،اس لئے ان کے مال قابل وصیت نہیں ،رواقض سیدنا حضرت علی بنی املہ ء کوحضورا کرم ﷺ کا وصی بتاتے ہیں بیغلط ہے، بیمسئلہ آیت کے لفظ **خیر** سے ماخوذ ہے

وصیت چونکہ بڑی اہم شی ہے اس میں تبدیلی سخت گناہ ہے، حضور علیہ الصلوۃ السلام نے ہر مسلمان کو تقویل کی وصیت فرمائی ہے، بے نماز اور فرائض شرعیہ ہے عافل لوگوں کو اللہ تعالی کے خوف سے ڈرنا جائے۔ وصیت بدکنا یا بدلوانا جرم ہے،لہٰذاا گرحضورا کرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کوخلافت کی وصیت کی ہوتی تووہ یا دیگر

صحابہ کرام کیوں خاموش رہتے؟ يِمُلُد " فَمَنُ بِدُّ لَهُ بَغُدَمَا سَمِعَهُ فَإِنْمَا إِثُّمُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُونَهُ " ـ افوذ - -مالی امور کے علاوہ دیگر امور خیر میں وصیت کرنا انبیائے کرام علیم اللام کی سنت اور ائٹر کرام رضوان اللہ تعالی علیم کا طریقہ

ب، حضرت ابراہیم علی اللام نے اینے بیٹوں کو وصیت فر مائی: وَوَصَّى بِهَآاِبُرَاهِيُمُ بَنِيُهِ وَيَعْقُوبُ - يَبْنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلاتمُونُنَّ اللَّوَانَتْمُ مُسْلَمُونَ ۖ

اورای وین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹول کواور لیعقوب نے کہاہے میرے بیٹو بے شک اللہ نے میر نین تمہارے کئے چن لیا تو نہ مر نا مگر مسلمان ۔ (سوره بقره، آیت ۱۳۲)

ای طرح امام احمد رضامحدث بریلوی قدس سرہ نے وصیت فرمائی کہ میرے عقیدے اور نصیحت کومضبوطی سے تھا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، ''وصایا ٹریف'')

: (11)_1

﴿روزه اوراس كے احكام

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحْمُنِ الرَّحْيِمِ ﴾

يِاليُّهَا الَّـذِينَ امَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيامُ كَمَاكُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنُ قَبُلِكُمُ لَعَلَّكُمُ تَتَّقُونَ ﴾ أيَّاماً مَّعُدُوداتٍ ، فَمَنُ كَانَ مِنْكُمُ مَّريُضًا أَوُ عَـلْي سَـفَرِفَعِدَّةٌ مِّنُ أَيَّام أُخَرَ ء َ وَعَـلَـى الَّـذِيْنَ يُطِيُقُونَه ولُدَيَّةٌ طَعَامُ مِسُكِيُنِ ، فَمَنُ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُ وَخَيْرٌلَهُ وَأَنُ تَصُوْمُوا خَيْرٌلَّكُمْ اِنُ

كُنتُهُ تَعُلَّمُونَ ﴾ (سورة البقره أيات ١٨٣٠١٨٢)

اے ایمان والو! تم پرروز نے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پرفرض ہوئے تھے کہ کہیں حمہیں پر ہیز گاری ملے ، گنتی کے دن ہیں ، تو تم میں جو کوئی بیار یا سفر میں ہوتو اتنے روزے اور دنوں میں ،اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جوانی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور

روزے رکھناتمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگرتم جانو۔

حل لغات

اَكْتَ بَيْام ": صَدومٌ كَ جَنْ جِ الغت مِن صَدومٌ كامعىٰ ب، ركنا، يدركناعام بخواه كھائے مينے سے ہويا كلام ارنے ہو یا چلنے بھرنے ہے ہو۔ ایک حال ہے دوسرے حال میں متقل ند ہونا، کہا جاتا ہے:

صَعامَ الرَّجُلُ: آدى كلام كرنے عدكار با، فامول رباد

فَرَس صَمادَم : بحركت كُفر ابون والأكور ا، يا كهاس كهانا ترك كردي والأكهور ا صَامَتِ الرِّيْحُ: موارك كند

صَعامَتِ السَّمْسُ: سورج دو بهركوآ ان ير الصوراتي طورير)رك كيا-

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمد بن على رازى (م ٥٣٤٠)، ج ١ ، ص ١٤٢. تفسير كبيرازامام فخر الدين محمدين ضياء الدين عمر رازي (م ٢ - ٢٥)، ج٥،ص،٤٥)

حكام القرآن بعض اہل لغت نے بتایا کہ جس شی کی طرف طبیعت میلان کرے اس ہے رکناصوم ہے۔ (انوادالتنزيل واسوار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیر ازی شافعی (م۲۸۵ م)، ص ۱۲۸ اصطلاح شرع میں صوم ہے مراد طلوع فجر ٹائی (صحصادق) سے لے کرغروب آفیاب تک کھانے، پینے ،اس کے ملحقات اورمل زوجیت سے نیت قربت یا ادائے فرض کے ساتھ قصد اُر کار ہنا ہے۔ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص (م ٢٥٠٥)، ج ١ ،ص ١٥٠ احكام القرآن از علامه ابوبكر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (٥٥٣٣٥)، ج١،ص٥٢٠ جكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمد مالكي قرطبي (م١٦٨٥)، ج٢،ص٢٥٠ جام کے ہے۔''؛ کاف حرف تثبیہ ہے، یعنی جیساروز ہ کہلی امتوں پرفرض رہاای طرح روز ہتم پرفرض کیا گیا ہے، یہ تثبیہ مجر دفرضیت روزہ میں ہے، قدر، وصف اور زمان میں تشبیہ مراد ہمیں، کیونکہ پہلی امتوں پر ہماری طرح رمضان کے روز نے فرض نہ 🕻 تھے،ان کے روز وں کی تعداد (قدر)،روز وں کی کیفیت (وصف)اورروز وں کا زمانہ مختلف رہا،ان پر دیگرایا م مثلاً ایا م بیض (تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں جاند) یا عاشورہ کا روزہ فرض تھا،ای طرح ان میں ہے بعض کے روز ہے عدم تکلم (صوم مریم)ادرعدم اکل من العشاء(عشاء کے بعد کھانا بیناممنوع تھا) سے مقید تھے، یہال تشبیہ ذات روز ہ کی ذات روزہ ہے ہے، نہ حق اصل میں تشبیہ ہے نہ کم یا کیف میں، اس کی مثالیں قرآن وحدیث میں بکٹرے میں ،مثلاً: فَإِذَاقَصَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذُّكُرُوااللَّهَ كَذِكُرِكُمُ ابَّاءَ كُمْ اَوْاَشَدَّذِكُراً ﴿ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رُبِّنَا اتِنَافِي الدُّنْيَاوِ مَالَهُ فِي الْاحِرَةِ مِنْ خَلاق ٦٠ (سوره بقره،آبت ۲۰۰) بھر جب اپ ج کے کام پورے کر چکوتو اللہ کا ذکر کر وجیے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اورکوئی آ دمی بول کہتا ہے کہا ہے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا پچھ حصہ ہیں۔ يهال تشبيفس ذكريس ب، وصف، قدر، كيف اوركم مين تشبيه مرادنيس -نیز ارشادرب قدیرے: إِنَّ مَثَلَ عِيْسَى عِنْدَاللَّهِ كَمَثَلِ ادْمَ طَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابِ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنُ فَيَكُونُ ٦٠ عینی کی کہاوت اللہ کے نزد کیک آ وم کی طرح ہے اے مٹی سے بنایا پھر فر مایا ہوجاوہ فوراً ہوجا تا ہے۔ رسورہ آل عصران آیت ۹۹ حضرت عیشی علیه السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور حضرت آ دم علیه السلام بغیر مال باپ کے پیدا ہوئے اس کے یا دجود ایک دجہ قدر مشترک کے ان میں تشبیہ بیان کی گئی۔ " ا نَّكُمُ سَتَرُولَ رَبُّكُمْ كَمَاتَرَوْنَ هِلْدَاالُقَمَرَ " (جت میں)تم اے رب کواس طرح دیلھو گے جیسا کہ چود ہویں رات کے جاندگو۔ (رواه البخاري ومسلم والامام احمد والترمذي والنسائي وابوداو دواس ماجه عن حرير بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي (م ١٠٠٠)، ج ١ اص ١٤٠٠ وربحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال أزعلامه على متقى (م940)، ج١٠ م ٢٠٥٠ ح

تفسيرات أزَعلامه احمدجيون جونهوري (م١٣٥٥ مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي پشاور اص ٢٥

رب تعالی کی بلاکیف رؤیت اور قمر کی رؤیت میں صرف معمولی کی بات پرتشبید دی گئی ہے، ورندوہ ذات تو بے شل ہے

" اللَّهُمَّ صَلَ عَلَى سَيدِنَا مُحَمَّدِوَّعَلَى ال سَيدِنَامُحَمَّدِ كَمَاصَلُّيتَ على سيدناابُراهِيْم

وعلى ال سيّدنا ابراهيم انّك حَمِيُّدٌ مجيّدٌ"

درودشریف میں حضرت ابراہیم اورآل ابراہیم علی اسلام کوحضور مصطفی اورآپ کی آل سلی اللہ علیہ بلیم وسلم کے درودوں کوصرف کمال نبوت میں اشتراک کے باعث تشبیہ دی گئی ہے، در نہ حضور سیدالانبیاءامام الرسلین ﷺ کی

ذات انبیاء بلکہ جمیع مخلوت میں بے مثل ہے۔

بيوات (زعلامه احمد جيون جونيوري (١٣٥٥) و مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي پشاور، ص٥٤٠

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبي احمدمالكي (م٢١٨٥)، ج٢٠ص ٢٤٥ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازى جصاص (م مع م م م م م م م م م م م ا

احكام القرآن از علامه ابوبكر عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (١٩٥٣م)، ج ١ ،ص ٢٢

تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمو دآلوسي حنفي (م ١٣٤٥ م) ج٢٠ص٥٦ م

تفسير كبير ارامام فخر الدين صياء الدين عمر راري (م ٢٠١٥)، ح ١٠٥٥ ص ٢٠٠ تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بني عثماني محددي (٥٥ ٢ ٢ ١ ٥) (ار دو ترحمه)

مطبوعه بدوة المصيفين دهلي، ح ١ ،ص ٢٣

اعلكم يَتَقَونَ المديكة بربيز كاربن جاؤك، ثائدتم تقوى اختيار كرو-

لَعَلَّ: توقع اورخوف كامعنى ديتائے۔ امام راغب اصفهانی نے بعض مفسرین نے قبل کیا کہ

" كَعَلْ جب ذات بارى تعالى كى طرف ہے ہود جوب كے معنى ہوتے ہيں "۔

(المفردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن المفضل الملقب بالراغب اصفهائي (م ٢<u>٠٥٥)</u> ،ص ا ٣٥ تتقون : تقوى كامعنى بي بينا، يربيز كارى اختيار كرنا،

لیعنی اے مسلمانو! تم روز ہ رکھوتا کہتم پر ہیز گار بن جاؤ اور گناہ سے تحفوظ رہو، کیونکہ روز ہ سے جہوات نفسانیڈوٹ جاتی میں اور جب شہوات اُوٹ جا عمیں گی گناہ برآ ماد گی ندر ہے گی، نتیجۂ پر ہیز گاری آ جائے گی،

ال سلسه ميل حضوراكرم في رحمت الكارشار ب:

" يامعُشر الشَّبابِ من استطاعُ منكُمُ الباءة فليتزوَّجْ فَإِنَّهُ أَعْضُ لِلْبَصْرِ والحصنُ لِلْفرج ومن لّم يستطع فعليه بالصُّوم فانَّهُ لهُ وجاءٌ "

اے جوانوں کے گروہ! جوتم میں سے نکاح کی استطاعت رکھتا ہواس کو چاہئے کہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو یت کردیتا ہے اور فرج (شرمگاہ) کو حرام ہے محفوظ بناویتا ہے اور جس میں نکاح کا مقد در نہ ہواس کو روزے ر کھنے عاہمیں کیونکہ (پیشہوت کو) تو ژ دیتے ہیں، گناہ کی بنیاد پیٹ اور شرمگاہ کی شہوات ہیں جب بیانوٹ جا تیں گی تقوی کی بہارا جائے گی اورا ٹار متقین پیدا ہوں گے۔

ررواه البخاري ومسلم والامام احمدعن ابن مسعود بحواله كنز العمال في سس الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م٩٤٥)، ج١ ١ ، ح٨ - ٣٣٣)

احكام القرآن ومهوهههههههههههه "نقولی" کامعنی بچنا بھی کیا گیا ہے،اس صورت میں آیت کامعنی میہوگا کہ جبتم کھانے پینے اورنفس کی خواہشات ے روز ہ رکھ کرر کے رہے اور تم نے مید مشقت برداشت کرلی تو تمہارے لئے گنا ہوں ہے بینا آسان ہو گیا، گناہ ہے نج کرتم اللہ کے عذاب سے پچ جاؤ گے۔

تفسير مظهري از علامه قاضي ثناء الله ياني بتي غثماني محددي (م١٢٢٥) او اردو ترحمه

مطبوعه بدوة المصنفين دهلي، ج ١ ، ص ٣٢٣ ٢٢

تفسير كبيرازامام فخرالدين صياء الدين عمرراري (م ٢٠٢٥). ح٥،ص. ـــ

تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عمربن كثيرشافعي ممريه مطبوعه دار الاحياء الكتب العربيه عيسي البابي وشر كاؤه, ح ١ ،ص ٢ ١٣

اَيَّاماً مَعْدُودات": كُنْي ك چندون-

ان گنتی کے دنول سے مرا درمضان کے مہینے کے دن ہیں ہمیں ماانتیس ،اس صورت میں بیآیت محکم ہے ،اس سے مراد یوم عاشورایا ایام بیض کے روز ہے بھی ہیں ، پہلی قو موں پریہی روز نے فرض تھے،اس صورت میں آیت کا پیرحسہ منسوخ موكيا اوراس كانائ "فَمَن شَهد مِنكُمُ الشَّهُرَ فَلَيَصُمُهُ" بِيعِي عاشوره ياايام بيض كروزول كي فرضیت منسوخ ہوکررمضان کے روز نے فرض ہوئے۔

انوازالتنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمربيضاوي شيرازي شافعي (م 140 م) ص ١٢٨

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبي احمدمالكي (م ٢ ٢ م)، ج ٢ ،ص ٢ - ٢

احكام القرآن از علامه ابوبكر عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣م)، ج١ ،ص ٢٠

تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بتي عثماني مجددي (م٢٥٥ ام) (اردوترحمه)

مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ح ١ ،ص ٣٠٠

تفسيرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسي حنفي (م ١٣٤٥ ق) آج ٢ اض ٥٥

بعض مفسرین نے بیان کیا کہ نصاریٰ پر رمضان کے روز _{نے} فرض بتھے، رمضان بھی سر دی اور بھی گری کے موسم میں آتا تھا، گری کے روز ہےان پر بہت بھاری تھے،انہوں نے تبدیل کرکے روز وں کوموسم بہار میں قرار دے لیا،اوراس

تبدیلی کے عوض ہیں روز وں کواور بڑھادیا۔

بعض نے کہا کہان میں ایک بادشاہ بیار ہوگیا اس نے منت مانی اگر میں شفا پا گیا تو دس روز ۔ان پر بڑھا دوں گا ^{، شفا}

کے بعد دس روزوں کا اضافہ کر دیا، ای طرح اس کے بعد آنے والوں نے بھی اضافہ کر دیا۔

بعض مفسرین نے ریکھی فرمایا کہ رمضان شروع ہے پہلے۔ایک دن اورختم ہونے کے بعد ایک دن کا اضافہ کرتے رہے، بیا پے طور پربطوراحتیاط کےابیا کرتے رہے، ہرسال ایساہوتار ہاہاس طرح رمضان کے تمیں روڑے بڑھ

کر بچاس ہوگئے،اللہ تعالی نے ان سب کومنسوخ فر ما کرصرف رمضان کے روز ہے بائی رہے۔

تقسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوري (م۱۱<u>۳</u>۵)مطوعه مکنبه حقابیه محله حگي پشاور اص ۹ تفسير كبيرازامام فخرالدين صباء الدين عمررازي (م ٢٠١٩)، ح٥٠ص ٥٠-

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبي احمدمالكي ام١١٨٨)، ج٢ اص ٢٠٠٠

احكام القرآن المهمهمهمهههههههههههههههههههههههههههه فَمَنْ كَانَ مِنكُمُ مِريضاً أَوْعَلَى سَفَو": وجومٌ ين يارمويا مزيرو یماراور مَسافرکوروز ہ افطار کرنے کی اجازت ہے،افطار کئے ہوئے دنوں کی قضافرض ہے، بیار، جےروز ہ افطار کرنے 🕻 کی احاز ت ہے، ہے مرادالیا مخفل ہے جوروزہ رکھے تو بیاری بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہو، یاروزے ہے بیاری کمبی ہوجانے کا قوی اندیشہو، یافی الحال تو بیار نہیں مگر تجربہ یامسلمان طبیب حاذق بتائے کہ روزہ رکھنے سے بیار ہوجائے گا۔ على سفر: عريريو-''سفر''' کا لغوی معنی ہے کھلنا ،ایک حال ہے دوسرے حال تک نگلنا ، بردہ بٹانا ،غورت کے چیرے ہے بردہ ہٹ جائے کو'' استفار '' کہتے ہیں۔جھاڑوکو'' مستفر '' کہتے ہیں کیونکہ اس سے زمین کے گر دوغبار ہٹایا جاتا ہے۔ ضبح کی مفیدی کواسفاراس کئے کہتے ہیں کہاس سے اندھیراہٹ کراجالا ہوجاتا ہے۔ ای معنی کوحدیث میں بول بیان کیا گیا ہے: فجر کی نمازخوب روتنی میں پڑھواس میں بڑاا جرہے۔ " اَسْفِرُوابِالْفَجُرِ فَإِنَّهُ اَعْظُمُ لِلْآجُرِ" (رواه الترمذي والنسائي وابن حبان في صحيحه عن رافع بحو اله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي(م٣<u>٠٠٠)، ج</u> ا ،ص2 آ رواه ابو يعلي موصلي، بحواله كنوزالحقائق في حديث خير الخلائق ازامام عبدالرؤف مناوي شافعي (م ٢٠٠٣م، ص٣٨٨ بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منقى (م ٩٤٥)، ج٤، ح٢٤٣ ١ ٩٢٤٢ اخرجه اصحاب السنن الاربعة وقال الترمذي حسن بحواله عقو دالجواهر المنيفه في ادلقمذهب الأمام ابي حبيقه ازامام سيدمر تصلي زيدك ،ص ٥٢ كتاب والسيفو "اس لئے كہتے ہيں كماس مضامين اور معانى كلتے ہيں۔ البيخى كوا سفير "كتے ہيں۔ كراما كاتبين فرشتون كوكها كما: بِأَيْدِى سَفَرَةٍ ١٦ كِرَام بَرَرَةٍ ١٥ اليول كَماته لك بوعَ جوكرم والحكولُ والد سوره عبس،آیت ۱۵٬۱۳۳ ان سب الفاظ میں کھلنا، واضح ہونااور کشف کامعنی یایا گیا ہے اصطلاح لغت میں ایک مقام سے نگلنا اور مسافت طے کرنا سفر کہلاتا ہے۔ ا من دات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن المفضل الملقب بالراغب اصفهاني (م ٢٠٠٥) ، ص ٢٣٣ احكام القرآن از علامه ابوبكر عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣م)، ج ١ ،ص ٤٤. احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م م مار)، ج آ ،ص ۱۲ ا '' سفرشر کی''جس کے ساتھ احکام شرع متعلق ہیں تین دن کی مسافت چلنا ہے۔ روزہ افطار کرنے کے عذروں کے بیان میں آیت میں مرض اور سفرشر عی بڑے بلیغ انداز میں بیان ہوئے ، چونکہ مرض یر بندہ کا اختیار ہیں اس لئے اے مِو يضعاً كہاجب كرسفر كے بارے میں انسان کو اختیار ہاس لئے اس كو على متسفّو کے کلمہ سے بیان فرمایا کہ بیعل اختیاری ہے اجباری نہیں ، یا در ہے کلمہ عَسلمی میں استعلاء اختیار کامفہوم پایا جا تائے۔منشاءالہی یہی ہے کہ جب تم بیار ہوجاؤیا سفرا فتیار کروتو تمہارے لئے افطار میں اجازت ہے۔ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيلمحمود آلوسي خنفي (م ١٣٤٥)، ج٢ ، ص ٥٨ تفسير كبيرازامام فخرالدين ضياء الدين عمررازي (م ٢٠١٥)، ج٥، ص،٨٣٠ تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونبوري (م١٢٥م ١٥) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنكي پشاور،ص٥٩ تقسير مدارك التنزيل وحفائق التاويل از علامه ابو البركات عبدالله بن احمد بن محمو دنسفي (م<u>. ا 20)</u>، ج ا ،ص * ۲ ا

فَعدَّةٌ مَنْ آيَامِ أَخَرَ ": عَذْ يَعُذُ كاصدرعِذَة بِصِكامِعَى عَاركنا

اس مقام پر عِدَّة مصدري معنول ميں ہے يامفعول ہے۔

اَیّام اُخَو ؟ےمرادیمارے لئے تندرست ہوجانے کا زمانہ اور مسافر کے لئے وطن آ جانے یا کہیں بندرہ دن یا اس ے زائد قیام کی نیت سے تھبرنے کا زمانہ، یعنی بیاری پاسفر کےعلاوہ دوسرے دنوں میں اپنے ہی گئے ہوئے روز وں

کی قضاضروری ہے، یاان پراس زمانہ کی شار دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرنا فرض ہے۔

آیت کامفہوم پیے کہ

مرض یا سفر کے دنوں کے روزے بالکل ساقط نہیں ہوئے بلکہ ان دنوں کے روز وں کومرض یا سفر کی وجہ ہے مؤخر کردیا گیاہے۔

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبي احمدمالكي (م<u>۲۲۸)، ۲</u>۲،ص ۲۸۱ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازي جصاص (م<u>تكسم</u>)، ج ا،ص ۱۷۳

وَعَلَى الذينَ يَطيقونه ": اطاق يُطِينُ ،طوق عبابانعال ع،طوق عمراد كل كابار،طات،

باب انعال بعض اَد قات سلب معنی کا فائدہ بھی دیتا ہے، یعنی جولوگ طاقت نہیں رکھتے _

بعض مفسرین نے فر مایا کہ آیت میں حرف لا پوشیدہ ہے، یعنی جولوگ طاقت نہیں رکھتے۔

تفسير حلاليُّن از حافظ جلال الدين سيوطى وعلامه جلال الدين محلى 'معه صاوى ازعلامه احمدبن صاوى مالكى ج ١ ،ص ٨٣٠ تفسير روح المعانى ازعلامه ابو الفضل سيلمحمود آلوسى حنفى (م ١٣٤٥)، ج ٢ ، ص ٥٩ تفسير ات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ١١٣٥٥)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى پشاور ،ص ٩٥٠٥٠)

اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے،رب تعالی فرما تاہے:

يَسْتَفُتُونَكَ ء قُلِ اللهُ يُفْتِيُكُمُ فِي الْكَلْلَةِ ء إِنِ امْرُوْهَ لَكَ لَيُسِ لَـهُ وَلَـدٌ وَلَهُ أُختُ فَلَهَانِصُفُ مَاتَرَكَ ۦ وَهُـوَيَرِثُهَآ اِنَ لَّمُ يَكُنُ لَّهَاوَلَدٌ ۦ فَـاِنُ كَانَتَااثْنَتُينِ فَلَهُمَاالنُّلُفنِ مِمَّاتَرَكَ ۦ وَاِنُ كَانُوااِخُوةً

رِّ جَالُاوَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْن، يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ أَنْ تَضِلُوا ، وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٢٠ اے محبوب! تم سے فتو نے یو چھتے ہیں تم فر مادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتو کی دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہوجو بے اولا دے اوراس کی ایک بہن ہوتو تر کہ میں اس کی بہن کا آ دھاہے اور مردایٹی بہن کا وارث ہوگا آ کر بہن کی

اولا د نه ہو پھرا گر دونوں بہنیں ہوں تو تر کہ میں دو تہائی اورا گر بھائی بہن ہوں مر دبھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ

دوعورتوں کے برابراللہ تمہارے لئے صاف بیان فرما تا ہے کہیں بہک نہ جا کاوراللہ ہر چیز جانتا ہے۔

آیت مذکوره أَنْ تَضِعلُوا مِن حِن لَا پوشِده ہے۔

بعض مفسرین نے ریبھی معنی بیان فر مائے ہیں کہ جولوگ جوانی میں روز ہ کی طاقت رکھتے تھے مگر بڑھا ہے کی وجہ سے **ا**

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپوري (م١٢٥٥) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي پشاور اص • ٩

احكام القرآن معدددددددددد ان صورتوں میں آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی ، کنخ کے قول ہے محکم کا قول زیادہ مناسب ہے،اس آیت کے مصداق وہ لوگ ہیں جن میں اب بھی روز ہ رکھنے کی طاقت نہ ہواور آئندہ طاقت آئے کی امید نہ ہو، جیسے بہت ضعیف، بوڑھا، ہام یض موت ،آیت کے مفہوم کے پیش نظر سیام دلالت اجماع سے ثابت ہے۔ اصطلاح میں ایے شخص کو'' شخ فانی "کہاجا تاہے۔ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى حصاص رم ٢٤٠١م، ح ١ ،ص ٢١١ مفسرین اورائم فقبهاء نے حاملہ عورت اور دود دھ پلانے والی عورت کو بھی ای زمرے میں شار کیا ہے، جب کدروزے کی شقت سے بیچے یا حاملہ کو تکلیف پینچنے کاظن غالب ہو۔ احتكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى حصاص (م ١٥٣٤)، ج ١٠ص ١٨٠ تفسير كبيرازامام فخوالدين ضباء الدين عمروازي (م ٢٠٢٨)، ج٥،ص ٧٠٠ ة طَعَام صَكِين ": فِدُيّ : فِدَى يا فِذا تَ عِناج ص كامنى بال وغيره و رَامان چرانا، قربان بونا، جرمانه، لا زم بدله۔ اصطلاح شرع میں فدیدے مرادعباوت کی ادائیکی میں جونقصان واقع ہوااس کو مال وغیرہ اداکر کے بوراکرنا ہے، ا بیک مسکین کودووقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا نافدیہ ہے، تفصیل آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرما کیں۔ اسم فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۲۰۵۰)، ص ۳۸۳ تفسیر مطهری از علامہ فاضی ثناء اللہ بانی پنی عثمانی محددی (م ۱۳۲۵) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۰ ف من تطوع حَيواً": تَطَوَّع بطوع عبنائ جس كِلفظى معنى بين: شوق، فوثى ، ترع كرنا، فرمال بروادي كرناء زياده كرنا عرف شرع میں اس سے مراد غیر لازم عبادت کواپنے اوپرلازم کر لیمنا ہے بُفلی عبادت کو قَطَوْع اس کے کہاجاتا ے کدانسان اے بخوشی کرتا ہے نہ کہ شرعی مجبوری ہے۔ (المفردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن المفضل الملقب بالراغب اصفهاني (م ٢٠٥٠) ، ص٠ ا خَيُواً عمراد بطالَى عَلى ب، يهال زيادتى فديمرادب-مفہوم آیت کا بہ ہے کہ جو تھی اپنی خوتی ہے مقدار فدیدزیادہ کرے۔ تطوع كي تين صورتيل بين: مقدارفد بیم زیادتی کرے (٢) ایک سے زیادہ سکینوں کو کھانا کھلائے فدہ بھی ادا کرے اور روزہ بھی رکھ لے۔ تقسير روح المعاني ارعلامه ابوالفضل سيلمحمو دآلوسي حنفي (م ١٣٤٥)، ج٢، ص ٥٩

وَ اَنْ تَصُوْمُوْ اَخَيْرٌ لَكُمْ" :عذرك باعث جن لوگول كورمضان كاروزه افطاركرنے كى اجازت بے مثلاً ميافر، بیار بضعیف،ان کوکہا جارہا ہے کہ روزہ رکھنے میں تمہارا بھلا ہے۔ یعنی اےمسافر وااے بیار وااگر چیمهیں رمضان میں افطار کی اجازت ہے گرتم احرّ ام رمضان کے پیش نظر سا ہے نہ کھا بی سکو گے اور رمضان کے بعد جب اورلوگ روز ہ سے نہ ہوں گے تہبیں روز ہ رکھنا وشوار ہو جائے گا ،اس لئے

بہتریم ہے کہ ذرامشقت برداشت کر کے رمضان میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ روز ہ رکھ لو،اس دخصت پڑمل نہ کر د، عزیمت بیمل کر کے رمضان شریف کے ثواب کو حاصل کرلو۔

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبي احمدمالكي (م٢٦٨ه)، ج٢٠ ص - ٢٥ تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بتي عثماني مجددي (م٢٢٥ م) اردوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج ١ ،ص ٢٣١

مسائل شرعیه

رمضان المبارك كے روز نے فرض قطعي بيں ،اركان اسلام ميں سے بيں ،ان كى فرضيت كا أكاركرنے والا كافر ہے ،اور بلاعذرروزه نهر کھنے والا فاسق و فاجر ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۵۰)، ج ۱، ص۱۵۳ تقسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۳۵ مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۵۲

روزه عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت مجمع صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کوقصداً کھانے ، پینے

جماع سے بازر کھنا ہے، عورت کا حیض ونفاس ہے خالی ہونا شرط ہے، روزہ کا تمام اور کمال یہ ہے کہ محظورات ہے بچا

رہےاورمحر مات کا ارتکاب نہ کرے۔

حضورا كرم الله في ارشادفر مايا:

" مَنْ لَّمْ يَدَعُ قَوُلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي ٱنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ"

(رواه البخاري والامام احمد والترمذي وابوداؤد وابن ماجه

(بحواله الفضل الكبير مختصر شوح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي(م٣٠٠٠)، ج١٠ص١٦،

(كنز العمال في سنن الإقوال والافعال ازعلامه على متفي (م٥٥٩)، ح١٢-٨٢١

جو بری بات کہنااوراس پرممل کرنانہ چھوڑ ہے تو اللہ تعالی کواس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔

(احكام القرآن از علامه ابوبكرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣هـ)، ج اعص ٤٠٠)

(جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م<u>٢٢٨٥)، ج٢،ص ٢٤٣</u>)

(احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازى جصاص (م ٢٤٠٥)، ج ١٠ص ٢١١)

روزوں کی فرضیت اور فضیلت میں ائمہ محدثین نے کشر سمجے صریح اور حسن احادیث بیان فر مانی ہیں،روزہ کو القد تعالیٰ

نے اپنی طرف مضاف کیااور فرمایا که ہر عمل کی جزا ،مقرر ہے روز ہ کی جزا ،میں ہوں۔

کام القرآن ازاماه ابوبگراحمدین علی رازی حصاص (م<u>ی ۱۳۵۴) جا اص</u>ح

روز ہ باقی عبادات ہے دووجہوں کے باعث ممتاز ہے: (ا) روزہ میں تمام لذائذے اپنے آپ کورو کناہے جب کہ باتی عبادات میں اپنی خواہش کا کچھ نہ کچھ حص

(ب) روزہ بندہ اور رب کے درمیان ایک ایسا بھید ہے کہ اس پر کوئی مطلع نہیں ہوتا، جب کہ باقی عبادات میں ریا

جامع لاحكام القرآن إزعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م١٢٨٥)، ج٢، ص٢٠

روز ہی فرضیت میں اللہ کریم جل وملانے پانچ درجہ رحمتیں رھیں ،موجودہ صورت میں یکبار کی فرض نہ فر مایا ، بلكه بهولت كي خاطرات بتدرج فرض كبابه

ابتدائے اسلام میں صرف عاشورہ کا روزہ فرض تھا، مکد معظمہ اور ججرت کے ایک سال بعد حضور ملیہ اصاد (1) واللام خود عاشوره كاروزه ركھتے تھے اور دوسرول كور كھنے كى تاكيد فرماتے تھے۔

عاشورہ کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو کر ہر ماہ تین روزے (تیرہویں، چود ہویں اور پندرہویں جاند

ایام بیش کے روزوں کی فرضیت منسوخ ہوکر رمضان کے روز نے فرض ہوئے مگراس اختیار کے ساتھ کہ جو (8) جا بروز ہ رکھاور جو جا بروز ہ کے بدلے فدیددے دے۔

روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار منسوخ ہوااورروزہ رکھنا ہی متعین ہوا، مگراوائل میں افطار کے بعد سونے ہے (9) یملے تک کھانے بینے کی اجازت تھی ،مونے کے بعدرات کو کھانا بینا اور بیوی سے جماع حرام ہوجا تا تھا۔

بعدازاں رات کوسونے کے بعد کھانے پینے وغیرہ کی اجازت دی گئی ،صرف طلوع فجر سےغروب آفتاب 🌡

ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱<u>۳</u>۵<u>۵) ان)</u>مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور،ص۵۷) تفسير كبير ازامام فخر الدين ضياء الدين عمر رازي (م ٢٠٢٥)، ج٥، ص٠٠٨

بافرضیت کاحکم بجرت کے دوسر ہے سال غز وہ بدر سے ایک ماہ پچھون پہلے نازل ہوا

تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بتي عثماني مجددي (م٢٢٥٥) (اردو توجمه) مطبوعه ندوة المصنفين دهليء ج ١ ،ص٣٣٠ لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن خازن شافعي ، ج ١ ، ص ٢ ١ ا

یی شریعت روز ہ کی فرضیت ہے خالی ہیں ،اگر جہروز ہ کی کیفیت ،تعداداوروصف میں اختلاف رہا۔

تفسيرات احمديه ازعلامه احمد حيون جوتيوري (م١٣٥٥ ا ٥) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي پشاور اص٥٦ ا تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عمربن كثيرشافعي (م٢٢٥٠) 'مطبوعه دار الاحياء الكتب العربيه عيسي البابي وشركاؤه، ج أ ، ص٢١٣)

(انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي

ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمربيضاوي شيرازي شافعي (م ١٨٨٥)، ص ١٢٨ تفسير كبيرازامام فخرالدين صياء الدين عمررازي (م ٢٠١٥)، ج٥،ص،٢٦

لباب التاويل في معالى التنزيل المعروف به تفسير حازن ازعلامه على بن حاز، شافعي ، ج أ ،ص ٩ ١ ١ تفسير مدارك الشريل و حقائق الناويل از علامه ابو البر كات عبدالله بن اجمدين محمو دنسفي (م. 1 كع)، ج 1 ، ص 9 1 1 يورو - المعاني ارعلامه ابو الفضل سيدمحمود آلوسي حنقي (م ١٣٤٥ ع)، ج٢ ،ص ٥٦

احكام القرآن

(٨) چندوجول سےروز وافطار کرنا جائز ہے:

ر) حالت سفر

ب) مرض کے بڑھ جانے یالمباہونے کاظن غالب

(ع) حيض دنفاس كاعارضه لاحق بوجانا

(9) شخ فانی یعنی وہ بوڑھاجس کی عمرالیلی ہوگئی کہاب روز بروز کمز ور بی ہوتا جائے گا جب وہ روز ہ رکھنے ہے

عاجز ہویعنی اب ندر کھ سکتا ہے نہ آئندہ آئی طاقت آنے کی امیدے کہ روز ہ رکھ سکے گا۔

ای حمل ، ایسی حاملہ کہ جسمانی کمزوری کے باعث روز ہ اسے نقصان دے۔

(ز) خوف ہلا کت یا نقصان عقل کا اندیشہ بوجہ بھوک و پیاس۔

(ز) اکراہ ، لین کسی نے اسے مجبور کیا کہ اگروہ روزہ رکھے گایاروزہ نہ توڑے گاتو وہ ہلاک کروے گا۔

(ع) جهاد،

(ط) سانپ دغیره موذی جانور کا کاٹ لینا۔

ارشادر بانی ہے:

يَّايُهَا الَّذِينَ امْنُوا كُتِبِ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنُ قَبْلِكُمُ لَعْلَكُمْ تَقُونَ الْهَ الْمَامُ وَعَلَى الْمَوْفِعَةَ مِن الْمَامُ الْحَرَء وَعَلَى اللَّذِينَ يُطِيُقُونَه فَدِيةً مَعْلُودَتِ وَهَمَن كَانَ مِنْكُمُ مَرِيُضًا اَوْعَلَى سَفَرِ فَعِدَةٌ مِن اللَّهُ الْحَرَاكُمُ ان كُنتُم تعلمُون اللَّهُ شَهْرُ وَمَصَان الَّذِي الْنِولَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدَى لِلنَّاسِ وَبَيَنتِ مِن اللَّهُ الْعَرُلُكُمُ النَّهُ الْمُورَ وَعَلَى اللَّهُ اللَّهُ

اے ایمان والواقم پرروز نے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تنہیں پر ہیز گاری ہے۔ سمنتی کے دن میں ،تو تم میں جوکوئی بیماریا سفر میں ہوتو اسٹے روز سے اور دنوں میں ،اور چنہیں اس کی عالت نہ ہووہ ہدیہ

400

دیں ایک مسکیین کا کھانا، پھر جوا بی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روز ہے رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگرتم جانو۔ ۔ ۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتر ا،لوگوں کے لئے ہدایت اورراہنمائی اور فیصلہ کی روثن باتیں ،تو تم میں جوکوئی بیم بینہ یائے ضروراس کے روزے رکھےاور جو بیار پاسفر میں ہوتوا ہے اتنے روز ہے اور دنول میں ،اللہ تم پرآسائی جا ہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں جا ہتا ،اوراس لئے کہ تم کٹتی پوری کرواوراللہ کی بڑائی بولواس پر کہاس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔ اورام محبوب جب تم ہے میرے بندے مجھے یو پھیں تو میں نز ویک ہول ،دعا قبول کرتا ہوں یکارنے والے کی جب مجھے یکارے ، توانبیں جابئے کہ میراحکم مانمیں اور مجھ پرایمان لائمیں کہ کہیں راہ یا ٹمیں 💎 روزوں کی راتوں میں اپنی غورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اورتم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہتم اپنی جانوں کوخیانت میں ڈالتے تھے ،تواس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور مہیں معاف فرمادیا،تواب ان ہے صحبت کروجواللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھا ؤاور بیو، یہاں تک کہ تمہارے گئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈ وراسیا ہی کے ڈورے سے (یو پھٹ کر) پھررات آنے تک روزے پورے کر و،اورغورتوں کو ہاتھ نہ لگا ؤجب تم مجدول میں اعتکاف ہے ہو، بیاللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ،اللہ ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کے کہیں انہیں پر ہیز گاری ملے

الدرالمحتار في الشرح التنوير الابصار ازعلامه علاؤ الدين على بن حصنكي (م١٠٨٠٥)

معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهيربابن عابدين شامي (م ٢٥٢٥)

مطبوعه داراحياء التراث العربي بيروت البنان، ج٢،ص ٢٣٢ ومابعد

بدائع الصنائع في توتيب الشرائع ازعلامه علاوً الدين أبوبكربن مسعود كآساني حنفي (م١٥٤٥)

مطبوعه دار الفكربيروت لينان، ج٢،ص١٣٥ ومابعد

الشرح النقايه ازعلامه حافظ على بن سلطان القارى الحنفي (مم إ • ا فر

مطبوعه شیخ غلام علّی اینله سنز کشمیری بازار لاهور، ج۱،ص۴۳۳ ومابعله. فناوي عالمگيريه في الفروع الحنفيه أزعلماء عظام و كان رئيسهم ملانظام رم الرا [6] ، ج ١ ،ص ٢٩٠.

حاشيه الطحطاوي على الدرالمختار ازعلامه سيداحمدطحطاوي حنفي ج ا ،ص ٢٢ ٣)

سفر،جس کے ساتھ احکام شرعی متعلق ہیں مثلاً نماز میں قصر،روز ہیں افطار کی رفصت، ثین دن کی راہ تک جانے کے ارادے ہے بیتی ہے باہر ہونا ہے، دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے۔ بشر طیکہ دن رات اس جگہ معتدل ہوں، یعنی چھونے دن کے اکثر جصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں، تین دن کی راہ چلنے سے مراد شروع میں صادق سے دو پہر ڈھلنے تک چلنا ہے،اس میں بھی متواتر چلنا مراد نہیں ، بلکہ عادۃ جتنا آرام لینا چابیے اس قدر درمیان میں تھیرتا جائے ،اور حال ہے مراد معتدل حال ہے، خشکی میں آ دمی اور اونٹ کی درمیانی حال کا اعتبار ہے، پہاڑی 🎝 علاقے میں معتدل جال چلنے سے سفر کی مقدار کم ہو عتی ہے،اسی طرح یانی میں کشتی کی جال کا اعتبار اس وقت کا ہے 🌓 جب ہوا نہ بالکل رکی ہونہ تیز ہو، آئی مسافت کا سفرخواہ پیدل کرے یا سوار ہوکر، اس کا سفرخواہ جائز کام کے لئے ہویا ناجائز کام کے لئے ،احکام سفر اس کے لئے ٹابت ہوں گے، یعنی فرض نمازوں میں جو جار رکعت والی نماز 🎗 ب(ظهر عهم ،عشاء)ان میں قصر ہوگی یعنی بجائے جارے دوفرض پڑھے جائیں گے ، ہاقی فرضوں کو پورا پڑھا جائے

گا، سنت میں قصر نہیں البیته سنت مؤکدہ،غیرمؤکدہ کے حکم میں ہوجا نمیں گی،رمضان کے روز وں میں اے افطار کرنا 🖍 جا رُز ہے، جتنے روز ہے سفر کی وجہ سے افطار کرے گارمضان کے بعد اتنے روز ہے رکھ لے۔ تین دن کی مسافت کا انداز ہفتہائے کرام نے ۵۸.۳/۸میل (۹۵کلومیٹر)مقرر فرمایا ہے۔ اس سلسله میں چندا حادیث کا تذکرہ موجب مزیداظمینان ہوگا " لاتُسَافِرُ الْمَرُأَةُ ثَلاثَةَ أَيَّامِ إِلَّامَعَ ذِي مَحْرَمٍ " محرم کے بغیر عورت تین دن (اوررات کی مسافت کاسفر) نہ کر ہے ۔ (رواه الشيخان البخاري ومسلم والامام احمد وابوداؤ دعن ابن عمر بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي(م٢٠<u>٠٠)، ج ا .ص٢٥</u> كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (ع20)، ح٢. ح١٧٥٨٠ عقو دالجو اهر المتيفه في ادلةمذهب الامام ابي حنيفه ازامام سبدمر تصي ربيدي ،ص ١١٨ " يَمُسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلاثَةَ آيَّام وَالْمُقِيْمُ يَوُماً وَّلَيُلَةٌ " مبافر (اپنموزوں پر) تین دن رات تک سے کرے اور مقیم ایک دن رات تک سے کرے۔ (رواه الشيخان عن خزيمه بن ثابت،بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٩٤٥٥)، ج٩، ح١٤١٤ ٢ ونحوه اخرجه ابن خسرو وابن منده والبهقى وابن خزيمه والترمذي وصححه بحواله عقودالجواهر المنيفه في ادلقمذهب الامام ابي حنيفه ازامام سيدمر تصى ريدى اس " إِنَّ اللهَ وَضَعَ شَكْرَ الصَّلاةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَوَضَعَ الصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ والْحُبُلَى" بیشک اللہ تعالی نے مسافر سے نصف نماز معاف کردی ہے،مسافر ، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے روز ہ معاف کردیا (کددوسرے وقت میں ان کوقضا کرلیں) (رواه عبدالرزاق واحمدوعبد ابن حميدوابو داؤ دوالتومذي والنساني وابن ماجه والبغوي وابن خزيمه 🖥 والطحاوي ابن قانع والطبراني والبيهقي وسعيد ابن منصور في سننه عن انس ابن مالك الكعبي بحواله الفضل الكبيرمختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي(م٢٠٠٠)، ح١.ص١٢٠ كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منقى (م920)، جـَّ ح ١٨١٠. ان احادیث نے تا سکد کی سفرشرعی تین دن کی مسافت کاسفر ہائ پراحکام شرع مرتب ہوتے ہیں، آسمَد عسرین نے فرمایا کهمسافرول کے احوال سے تین دن سے کم میں واقفیت جیس ہو عتی۔ تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونهوري (م١١٢٥) ا في مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي بشاور، ص ٩٥ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص معدوه المراح المراح احكام القرآن أز علامه ابوبكر عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (٩٥٣٢٥)، ح ١،ص٧٠ تفسير روح المعاني از علامه ابو الفضل سيدمحمو د آلوسي حنفي (م <u>١٣٤٥) ج ٢ ، ص ٥٨</u>

127

1+1+1+1+1+1+1+1+1+1

تفسيرمظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني بتي عثماني مجددي (م١٢٢٥٥) (اردوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي ج ١٠ص ٣٢٦

(انوارالتنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمربيضاوي شيراري شافعي (٩٨٨٥)،ص١٢٠

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي فرطبي (م<u>٣٢٨)، ح٢، ص + ٢</u>٩

تفسير كبيرازامام فخرالدين ضياء الدين عمرزازي (م ٢<u>٠٠١)، ج٥٠ ص ٨٢٠ (</u>

احكام القرآن ۰۱) مسافر کوروز ہ افطار کرنے کی رخصت اس صورت میں جب اس نے ضبح صادق سے پہلے سفر شروع کیا، اگر کسی نے قبیح صادق کے بعد سفرشروع کیا تواس روز کاروز ہ افطار نہیں کرسکتا۔ آیت کے حصہ او علی سَفَر " ہے مئلہ مجھا گیا تفسيرات احمديه ازعًلامه احمدجيون جونهوري (م١٣٥٥ ا ٥)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي بشاور ،ص٥٩، زانوارالتنزيل واسرار الناويل المعروف به تفسير بيضاوي ازقاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيضاوي شير ازي شافعي (م ١٨٥٥ م)، ص ١٢٨ م م یض کومرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیار ہوجانے کا گمان غالب ہویا تجربہ بامسلمان طبیبہ حاذ تی غیر فاسق نے اسے بتایا کہ وہ بیار ہو جائے گایا اس کا مرض بڑھ جائے گا،ایسے تحض کوروز ہ افطار کرنے کی اجازت ب،آیت کاحصه " فَمَن كان مِنكم مريضاً "اس كى دليل ب بعض امراض بين روز هفرزئين دیتا بلکه روزه مفید ہے مثلاً بدہضمی وغیرہ ،الی صورت میں روز ہ افطار کرنا جائز تہیں۔ تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونهوري (م١١٣٥ م) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي بشاور، ص ٥٩ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی حصاص (م 200)، ج ا ،ص ۲۲ ا احكام القرآن از علامه أبويكرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (١٥٣٣م)، ج ١ .ص ٢٠ جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعيدالله احمدمالكي قرطبي (م٢٢٨٥)، ج٢ .ص ٢٤٤ تفسيرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسي حنفي (م ١٣٤٥)، ج٢٠ص٥٥ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمروازي (م ٢٠٢٠)، ج٥٠ص، ١٨ مسافر، مریض اور جن کورمضان مبارک کاروز ہ افطار کرنے کی اجازت ہے اگروہ عزیمت پرمل کرتے ہوئے روز ہ ر کھ لیں تو بہتر ہے،رمضان میارک کے بعدا گریہ وہ اس کی قضا کریں گے مگر رمضان میارک کی برکتوں کو نہ پاشکیں گ-آيت مباركه "وَأَنْ تَصُومُواْ خَيْرُ لُكُم" اي طرف اثاره فرماتي بـ جامع لاحكام القر أن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م٢٢<u>٨)، ج٢، ص ٢٩</u>٠ احكام القرآن از علامه ابوبكر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣م)، ج ١ ،ص • ٨ تفسير مظهري از علامه قاضي ثناء الله باني بتي عثماني مجددي (٩٢٢٥ ا ق)(ار دوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج ١ ، ص ١ ٣٠ تفسير روح المعاني ازعلامه ابو الفضل سيلمحمو دآلوسي حنفي رم ١٣٤٥ م)، ج٢٠،ص٥٨ تفسير مدارك التنزيل وحقائق التاويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمدبن محمو دنسفي (م 120)، ج ا ، ص · ٢ ا تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازي (م ٢٠٢٠)، ج٥،ص، ٢٥ (۱۳) فرض روز ہ رکھنا تبغلی طور پر کھانا کھلانے ہے بہتر ہےاورتقلی طور پر کسی کو کھانا کھلا تاتعلی روز ہے بہتر ہے۔ احكام الفرآن از علامه ابوبكر محمدين عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٩٣٥)، ج ١ ،ص ٩٠ ۲۹/شعبان کوابر، گرد وغیرہ کی وجہ ہے اگر جا ند نظر نہ آئے تو اگلے روز بھش شک کی بنا پر کم رمضان کمان کر کے روز ہ رکھنا مکروہ ہے، جب تک رمضان کا ہونا چینی طور پرمعلوم نہ ہو،روز ہ نہ رکھے۔

تفسير كبير ازامام فخر الدين محمدبن ضياء الدين عمر رازي (م ٢<u>٠١٠)، ج٥</u>٠ص،٦٠ 0+0+0+0+0+0+0

احكام القرآن از علامه ابوبكرمحمدين عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٢ه)، ج ١ ،ص ٢٢ تفسيرمظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بتي عثماني مجددي (١٢٢٥٥) (اردو ترجمه)

لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن خازن شافعي ، ج ا ،ص ٩ ا ١

مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج أ ،ص ٣٣٢

1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-

(رواه ابن ماجه والترمذي وصححه وابونعيم في الحليه ببحواله كنز العمال ازعلامه على متقي ح٨- ح١ ٩٨٠

جو حص فوت ہوجائے اور اس پر رمضان کے روزوں کی قضاموتو اس کا ولی ہر روزے بدلہ ایک مسلین کو کھاتا

احكام القرآن ١٩٥٠٥٠٥٠٥٠٠٠٠٠٠ رمضان کے روز وں کی قضا پورے سال میں جائز ہے ماسواعید فطر عیداضحی اورایام تشریق کے،رمضان تمریف محل الالاتصُومُواهذه الآيَّام فإنَّهَاأَيَّامُ أَكُل وَّشُرْبِ وَبِعَالِ وَالْبِعَالُ وَقَاعُ النَّسَاءُ" خبر داران دنوں میں روزہ نہ رکھو کہ میدن کھانے پینے اور غورتوں کے پاس جانے کے دن ہیں۔ روواه ابن حوير عن ابن عباس ببحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منفي (٩٥٥٥). ج٨. -٣٣٣٣ رمضان کے قضاشدہ روز ہےاکر جا ہےتو متواتر رکھے یامتفرق، قضامیں وصل اورتصل دونوں جائز ہیں ،ان کی قضا کا تفسيرات احمديه أزعلامه احمدجيون جونيوري (م١٢٥٥) مطبوعه مكتبه حقابيه محله جنگي يشاور.ص ٥٥ تقسير مظهري أزعلامه قاضي ثناء الله باني يتي عثماني مجددي (م1 ٢٢٥) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج ١ ،ص٣٦ احكام القرآن از علامه ابوبكر محمدين عبدالله المعروف بابن العربي مالكي رم ٥٥٣٣م)، ج ١ ،ص ٢٨ تفسير كبيرازامام فخر الدين محمدبن ضياء الدين عمر راري (م ٢٠١٥)، ح٥،ص ٨٥٠) تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيلمحمو د آلوسى حنفي (م ١٣٤٥)، ج٢ ، ص ٥٨ جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م٢٢٨٥)، ج٢٠،ص ٢٨٩ فتح العزيز المعروف به تفسير عزيزي ازعلامه شاه عبدالعزيز محدث دهلوي (م ١٢٣٩م)، ج٢،ص ٩٤٩ ۲۳) عیدین اورایام تشریق کا استثنا تقیید کے حکم میں ہے حصیص نہیں ،تقیید سے باقی ایام میں روزہ قضا کرنے کا حکم تص قطعی کے درجہ میں ہی رہتا ہے۔ (تغیرات احمد از علام احمد جیون جو بنوری (م موال مے) مطبوع مکتب تقادیم کلے جنگی پشادر جس ۵۸) رمضان مبارک کے روز ہے جو تخص طافت رکھنے کے باوجود ندر کھے اس پر قضااور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونبوری <u>(م ۱۳۵۵) م</u>لطوعہ مرکبیہ حقانیہ محلہ جنگی پیشاور، ص ۹۹ (۲۵) سینخ فانی کے روز وں کی قضا جس طرح فدیہ ہے ای طرح اگر کسی کے ذمے فرض نمازیں ہوں اور وہ ادا کرنے ہے یملے قوت ہوجائے ،تواس کے دارث ہرنماز کے بدلےصدقہ فطر کے برابرفدیدادا کریں ،ان شاءاللہ مولا کریم اس کی قضانمازوں کافدیہ قبول فرما کراس کو بری الذمہ کردے گا۔ تفسيرات احمديد ازعلامه احمدجيون جونپوري (م<u>١٢٥٥ ا ٥)</u>مطبوعه مکټيه حقانيه محله جنگي پشاور ،ص ٢١) جہادیس اگرچیدوزہ رکھنے یا ندر کھنے کا اختیار ہے ، مگر روزہ ندر کھنا مجاہدے لئے اولی ہے کہا فطار موجب قوت ہے اور وہ جہاد میں مطلوب ہے۔ غز وات میں حضورا کرم تی رحمت کے روز وافطار فرماتے اوراس کا حکم فرماتے تھے۔ (مؤطانور مسلم میں ابوسعید محددی کے حوالہ سے حدیث بیان هوئي) تفسیر مظهری از علامه قباضی ثناء اللہ بانبی ہتی عنمانی مجددی (م11،0) مطبوعه بندوة المصنفین دهلی ج ا مض اسم (۲۷) امورشاقہ جب عام ہوجا تیں تو ان کی نا گواری کم ہوجاتی ہے،ای لئے جن کوافطار کی رخصت ہےان کے لئے بہتر یمی ہے کہ عزیمت وسل کر کے رمضان میں دوسرول کے ساتھ بی روز ور کھالیں۔ " وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ "مِن يَى بيان بـ تفسير كبير ازامام فخر الدين محمدين ضياء الدين عمرر ازي (م ٢٠١ه)، ج٥٠ص ٢١) تفسيرروح المعاني ازعلامه ايو الفضل سيدمحمو د آلوسي حنفي رم ١٣٤٥ م)، ج٢٠ص ٥٩ لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن خازن شافعي ، ج ا ،ص ٩ ١ ١

۲۸) جو خص جان بوجھ کر بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھے (ایک یازیادہ) ان کی قضاء کے ساتھ استغفار کرنا بھی بالاجماع 🥊

لازم ہے، بغیرعذرروزہ ندر کھنے کا جرم ا تناعظیم ہے کہ ایک روزہ کے بدلہ ہزارروز ہے بھی رکھے تو بھی گناہ معاف نہ 📢

ہوں ،اورایک روایت میں یوں بھی وار دہوا کیا گرچہ ساری عمر بھی روز ہے کھے تو بھی گناہ معاف نہ ہوں :

"مَنَ افْطِرِيوْماْ مَنْ رَمَضَانِ فِي غَيْرِرُخُصَةٍ رُخَصَهَااللَّهُ لَهُ يَقُضَ عَنْهُ صِيامُ الدَّهُر كُلَّهِ وانْ صام"

يورو (رواه الامام احمدوالترمدي والنساني وأبوداؤ دوابن ماحه عن ابي هريرة، بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ارعلامه على متقى (م29، ج٨٠ - ٦١ ٣٠، ٢٣٠

جس نے رمضان میارک کاایک روز ہ بھی بغیرعذر کے افطار کیایا نہ رکھااس کے بدلے میں اگر عمر بھر بھی روز کے

نفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي عثماني مجددي (م<u>۲۲،۵) مطب</u>وعه بدوة المصنفين دهلي، ج ۱ ،ص ۳۲ م رمضان شریف کے روز وں کی فرضیت کی خبر دی گئی ہے، فرضیت کا حکم امر کے صیغہ ہے نہیں دیا گیا،اس لئے کہ قاعدہ 🛮

یہ ہے کہ شارع کی جراس کے امریا نہی سے مؤ کدر ہوتی ہے۔

تفسيرات احمديه ازعادمه احمِدجيون جونپوري (م١<u>٣٥٥) مطب</u>وعه مکنبه حقانيه محله جنگي پشاور،ص٥٦ انبیائے کرام سابھین عبہم اللام کی شریعتیں اگر بغیرا نکاریاتر دید کے منقول ہوں تو ہم پران کی پابندی لازم ہے، عاشورہ

یا ایام بیض کے روز وں کی فرضیت امم سابقہ ہے بغیر تکیر منقول ہوئی رمضان کی فرضیت ہے پہلے شریعت میں ہم پر

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپوري (م<u>١٢٥٥) مطب</u>وعه مكتبه حقاليه محله حنگي پشاور،ص ٨٥٪ دن کوانسان کھانے یغے ،کام کاج اور مشقت میں مشغول رہتا ہے اور رات کواللہ تعالی نے آرام کے لئے بنایا ، بالعموم

رات میں انسان کھانے پینے اور مشقت سے بچار ہتا ہے۔

الله رب العزت جل بجده الكريم في ارشا وفر مايا:

وَجَعَلُنَانُوْمَكُمُ سُبَاتاً ﴿ وَجَعَلُنَا الَّيُلَ لِبَاساً ۞ وَّجَعَلُنَا النَّهَارَ مَعَاشاً ۞ (سورة النبا، آيات ٩

اورتمہاری نیندکوآ رام کیا،اوررات کو پردہ پوش کیا،اوردن کوروز گارے لئے بنایا۔

اس کئے روزہ کودن میں فرض کیا، رات میں روزہ نہ رکھا تا کہ عادت اور عبادت میں فرق رہے، ای طر

نماز تہجد، تلاوت اور مناجات کا وقت شب کور کھا تا کہ بیعبادت مقتضائے طبع ہے ممتازر ہیں۔

فتح العزيز المعروف به تفسير عزيزي ازعلامه شاه عبدالعزيز محدث دهلوي (م٢٣٩

بہتی میں روایت ہے کہ ایک محص نے سفیان بن عیدیہ سے حدیث قدی

" كُلُّ عَمَلُ ابُنِ ادَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا آجُزِي بِهِ"

. کا معنی در یافت کیا،آپ نے قرمایا کہ بیرحدیث سے ترین اور محلم ترین ہے،اوراس کا معنی بیہ ہے کہ جب روز

قیامت میزان عدل رکھی جائے گی، بندہ ہے اس کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور جو کچھاس کے ذمے حقوق خلائق ہے 🏅 ہوں گے ان کے عوض اس کے نیک اعمال دے دیں گے تیہاں تک کہ کوئی نیک عمل ندرہے گا، جب نوبت روز ہ گی

آئے گی روز ہ اس کے عوض نہ دیا جائے گا ،اللہ تعالی فر مائے گا کہ اس کو چھوڑ دو کہ بیہ خاص میرے لئے ہے،البتہ ظلم ماجمی کا الله تعالی خودمتکفل ہوگا اور اہل حقوق کو تو اب دے کرراضی کردے گا اور روز ہ اپنے روز ہ دار کے ہمراہ جنت (فتح العزيز المعروف به تقسير عزيزي ازعلامه شاه عبدالعزيز محدث دهلوي (م ٩٨١ <u>١٣٢)</u>، ج٢،ص ٩٨١ بھول کر کھانے یا چنے یا جماع کرنے ہے روزہ فاسد جیس ہوتا ،خواہ وہ روزہ فرض ہویانقل ،اورروزہ کی نیت ہے پہلے یہ چیزیں پائی تمنیں یا بعد میں مکر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کدروزہ دار ہے تو اب فاسد ہوجائے گا،بشر طیکہ یاد دلانے کے بعد بیافعال واقع ہوئے ہوں، مگراس صورت میں کفارہ لازم ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: مِنْ نِسِي وَهُوْ صَائِمٌ فَاكُلُ أَوُ شُورِبَ فَلَيْتِمٌ صَوْمَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوْجُلُ اطَعمهُ وسقاهُ (رواه البخاري ومسلم والامام احمدوابن ماجه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه بحواله الفضل الكبير مختصر شوح الجاُمعَ الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤوفُ مناوى شافعي (م ٢٠٠٠ م)، ج٢ ،ص ٢ ٢ كنز ألعمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م 920)، ح ٨٠ - ٢٢٨ ١٢ جوروزہ دار بھول کر کھا، بی لے تواہے (یادآنے پر)روزہ پورا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالی نے اے کھلایا، پلایا ہے۔ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ازعلامه علاؤ الدين ابويكرين مسعود كأساني حنفي (م٠٥٠) مطبوعه دار الفكربيروت لبنان، ج٢، ص١٣٦، ١٣٦٠ (الدرالمختار في الشرح التنوير الإيصار ازعلامه علاؤ الدين على بن حصنكي (م١٠٨٨ م) معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهيريابن عابدين شامي (م٢٥٢٥) ج٢٠،٠ ٣٩٠ ٣٣) قصداً منه بحركرقے كى اور روزہ وار ہونا ياد بوق مطلقاً جاتار ہااوراس ہے كم كى تو نہيں،اورا كر بلاا ختيار في ہوڭ توروزه نه نونا، آگرلونادی توروزه جا تار با ـ حدیث تریف میں ہے: " مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلَيَقْضِ " (رواه الترمذي وَالنسائي وابو داؤ دُو ابنَ ماجه والحاكم عن ابي هريرة رضي الله عنه، يحواله الفصل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرووف مناوى شافعي (م ٢٠٠٠ م)، ج ٢٠٥٣. كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منفي (٩٤٥)، ج ٨٠ - ٢٣٨١. جس يرقے نے غليہ كياس پر قضائبيں اور جس نے قصدائے كى اس پر دوزہ قضا ہے۔ بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ازعلامه علاؤ الدين ابوبكربن مسعود كاساني حنفي (م<u>٥٥٥)</u> مطبوعه دارالفكربير و ت'لينان،، ج٢،ص ١٣٩. (الدرالمختار في الشرح التنويرالابصارازعلامهُ علاؤالدين عَلَيٌ بَن حصنكي (م ٨٨<u>٠ - ١٥)</u> معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهيربابن عابدين شامي(م ٢<u>٠ ٩) و</u> ج ٢،ص ٣ ا٣ ا (٣٥) جن چيزوں سے بچناعادة ممکن تہيں مثلاً غبار، دھواں ہلھی وغيرہ،ان کے حلق ميں اتر جائيے سے روزہ ہميں توشا،البت قصداً خود دهوال سونگھا یاحلق تک پینجایا تو روز ہ فاسد ہو گیا جب کہروز ہ دار ہونا یا د ہو، حقہ سکریٹ وغیرہ سے روز ہ جاتا رہتا ہے،ای طرح اگر بتی کا دھواں ناک میں تھینجنے سے روز ہ جاتار ہتا ہے۔ (الدرالمختار في الشرح التنوير الإيضار ارعلامه علاؤ الدين على بن حصنكي (م<u>٨٨٠ ٥) "</u> معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهيربابن عابدين شامي (م٢٥٢٥) ج٢٠،ص٣٩٥. مطبوعه دارالفكربيروت لبنان،، ج٢،ص ٣٦ ا

132

احكام القرآن مدودودودودودودود

(۳۱) احتلام ہوایا غیبت کی تو روزہ نہ گیا،اگر چہ غیبت خت کبیرہ گناہ ہے،قر آن مجید میں غیبت کرنے کی نبیت فرمایا: جیسے اینٹرم دوموائی کا گوشیت کھانا،اور جدیث بڑریف میں فرمالی غیبیت نیاں جبھی بختہ بڑیں میںالہ علیہ ہے کی مدید

ا پے مردہ بھائی کا گوشت کھانا،اور حدیث شریف میں فر مایا کہ غیبت زنا ہے بھی سخت تر ہے،البتہ غیبت کی وجہ ہے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔

حديث شريف ميں ب:

" ثَلَاثُ لَايُفُطِرُنَ الصَّائِمِ: ٱلْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ وَالْإِحْتِلَامُ"

(رواه الترمذي عن ابي سعيد) بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي (م ٣٠٠ م م ١٠٠٠) م ٢٣٨ ، ص ٢٣٨

تین چیزیں روز ہنیں تو ڑتیں ، قے ، پچھنے لگوانا ،اوراحتلام۔

بدائع الصُّناتع في ترتيب الشرائع ازعلامه علاؤ الدين ابوبكر بررمسعو دكاساني حنفي (م٨٥٨٥)

مطبوعه دارالفکربیروت لبنان، ج۲، ص۱۳۵ مطبوعه دارالفکربیروت لبنان، ج۲، ص۱۳۵

(الدرالمختار في الشرح التنوير الابصار ازعلامه علاؤ الدين على بن حصكي (م٨٨٠١٥) معه ردالمحتار إزعلامه سيدامين الشهير بابن عابدين شامي (م٢٥٢١٥) ج٢ من ٢٩٩٦)

ک جھٹی میں دوا بینچنے سے کھانے پینے کا مفہوم پایا گیا،ای طرح د ماغ کے زخم کا تعلق بھی معدہ سے ہے کہ د ماغ اور

معدہ میں منفد ہے۔

(الدرالمختار في الشرح التنوير الابصار ازعلامه علاؤ الدين على بن حصنكي (م ١٠٨٨ - ١٥)

معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهيربابن عابدين شامى(م ٢<u>٣٥ ١ م)</u> ج٢، ص٣٠٣. بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ازعلامه علاؤ الدين ابوبكربن مسعو دكاساني حنفي (م<u>٥٨٥٤)</u>

مطبوعه دارالفكربيروت لبنان،، ج٢،ص٠٢١

ای اصل کی بنا پرعلاء نے ٹیکہ (انجشن) کا حکم بتایا ہے کہ ٹیکہ لگانے سے دوا اگر جوف معدہ یا جوف د ماغ میں براہ ا راست پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا، ورنہ فاسد نہیں ہوگا، کراہت تو بہرصورت باقی ہے، بیاری اگر فورا پیدا ہوئی یا پہلی

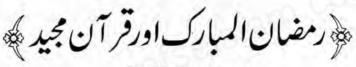
راست بن جائے تو روزہ فاسد ہوگا، ورنہ فاسد ہیں ہوگا، کراہت تو بہر صورت باتی ہے، بیار کی اگر فورا بیدا ہوتی یا پہلی آ بیاری اِچا تک بڑھ گئی کہ ٹیکہ لگوائے کی شدید حاجت ہو،اس کے سواحیارہ ندر ہے تو روزہ کی حالت میں اگر ایسا ٹیکہ لگوا

لياجس كى دوا كااثر براه راست جوف معده ياجوف د ماغ تك نه پنچ تو روزه فاسد نه ہوگا۔

" والله تعالى اعلم بالصواب "

ተ

با_(19):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

حل لغات :

" شَهْوً ": شَهُو كالغوى معنى إطابر مونا، تان لينا-

یے لفظ شُمر تاوراشتہارے بناہے، تلوار سونت لیئے کو' **شَبھُ رَ السَّیف '' کہتے ہیں، چاند دیکھ کرمینے کی شہرت ہو** جاتی ہے اس لئے اے شھر کہتے ہیں،عبادات اور معاملات (روزہ، قج، زکوۃ بتجارت، عدت وغیرہ) کی علامت چونکہ یہی

مبینے ہای شرت کی بنایرائے تھر کہتے ہیں۔

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (١<u>٩٦١٨)، ج٢٠ص ٢٩٠</u> تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمو دآلوسي حنفي (م <u>٢٢</u>٥)، ج٢٠ص ٢٠

إانوارالتنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي

ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی (م<u>۸۸۵۹)، ص ۴۹ ا.</u> تقسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضباء الدین عمرزازی (م <u>۱۰۲</u>۸)، م۵۰ ص ۴۹ ومابعد

تقسير مطهري ارعلامه قاضي كبير ازامام فخر الدين محمدين ضياء الدين عمر رازي (م 1 - 1 ه)، ج٥،ص * ٩ ومابعد تفسير مطهري ارعلامه قاضي ثناء الله ياني يتي عثماني محددي (م٢<u>٠ ٦ ا و) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج ا ،ص ٢٣٠</u>

وموههههههههه احكام القرآن مهههههههههههههههههههههههههههههههههه یادرے کہ لفظ محرصرف تین مہینوں کے ساتھ مضاف ہوکر استعال ہوتا ہے را) شهر رمضان (۲) شهر رئيج الاول (۳) شهر رئيج الثاني (۱) شهر رمضان (۲) شهر رئيج الاول (۳) شهر رئيج الثاني تفسير روح المعاني ازعلامه ايوالفصل سيدمحمود آلوسي حقي (م ۱۳۵۵) ، ۲۰۰۰ س رَ صَصَانُ ": رمضان کے مادہ اشتقاق میں مختلف اقوال ہیں، بھی کی وجہ مناسبت اس کے معنی کے اعتبارے واضح ہے۔ (ا) بدافظ رَمَ ضَماءً ع مثلق م ، رَمَ ضماءً كامعنى م شدت حرارت مم ، نماز جاشت كرار يي واردحدیث شریف میں یہی معنی محوظ ہے۔ نورالى ارتاديول ٢: "صَلوة الأوابيُنَ حِيْنَ ترُمُضُ الْفِصَالِ" الله کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز (جاشت) کا وقت اس وقت ہے جب شدت دھوپ ہے (جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م٢٦٨٥)، ج١،ص ٢٥٠ (المفردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن المفصل الملقب بالراغب اصفهائي (م ٢٠٠٥) ، ص ٢٠٠٠ رَ مَضَان ورَمُض عصتق ب، رمض كامعنى ب،حرارت اوروه بارس جور يف ع يهار لى بجو سطح زمین کوغبارے یاک کردیتی ہے۔ رمضان میں اعمال صالحہ کی حرارت ہے گناہ جل جاتے ہیں،وعظ ونقیحت کی حرارت اس مہینہ میں اوگوں ا پراس طرح اثر کرتی ہے جس طرح ریت اور پھروں میں دھوپ کی حرارت ۔ چونکہ یہ مہینہ دل کی گر د وغبار | دھودیتا ہے اس سے اعمال کی بھیتی سر سبزوشاداب ہوجاتی ہے،اس لئے بھی اے رمضان کہتے ہیں۔ تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسي حنفي (م ١٢٤٥)، ج٢، ص • ٢ تفسير كبير أزامام فخر الدين محمدبن ضياء الدين عمر رازي رم ٢٠٢م). ج٥، ص ١٩ تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي مجددي (م١٢٢٥) اَهُ)مُطَّبُوعه دهلي، ج١،ص ٣٣٣ جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م١٢٨٥)، ج١،ص ٢٩١ وَهُهُ حَتْنُ كَالِيكُ مَعَنَى تَبْرُكُو بِتَقِرْ بِحِرْ كُرتِيز كُرنا ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگ اس مہینے میں اپ تیروں لو حچکا کیتے تا کہ حرمت والے مہینوں کے آئے ہے پہلے وہ شوال میں لڑائی کر علیں اس لئے بھی اس مہینے کا نام 🚺 رمضان ہوا۔ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدين ضياء الدين عمر دازى (م ٢٠٢٥)، حد، ص ١٩ جامع لاحكام القرآن از علامه ابوعبدالله احمد مالكي قرطي (م٢٢٨٥)، ح٢، ص ١٩٦ بعض علاء نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جومہینہ تھا اس کے اس کا نام ہوا ہیے مہینہ چونکہ گری میں واقع ہوااس کئے اے رمضان بر دیا گیا،اور جوموسم بہار میں تھا اے ربی الاول ،اور جوسردی میں تھا کہ جب پائی جم رہا تھا اے جمادی الاولی کہا گیا،اسلام میں ہرنام میں کوئی حکمت ہولی ہ،اسلامی نام اس کے کام کے مطابق ہوتے ہیں، دوسری اصطلاحات میں بدام تحوظ میں۔ وانوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيصاري

125

ازقاضي ابوالخبر عبدالله بن عمر بيضاوي شير ازي سائعي (١٨٥٥ م) ص ٢٩١

رمضان کا اسلامی نام مقرر ہوئے ہے پہلے زمانہ جا ہلیت میں اس کا نام'' ناتق'' تھا،سب سے پہلے جس نے اس ماہ کے روزے رکھے وہ حضرت نوح علیہ اللام ہیں ،طوفان میں حفاظت سے رہنے کے شکرانہ میں آپ نے روزے رکھے

بيام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م<u>٢٩١٨)، ج٢، ص ٢٩١</u> مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان

ٱلْقُوْ أَنْ: قُوْآن دراصل كُفْرَان اوررُجْحَان كاطرح مصدرب،اس كامعى بح مح كرنا، تلاوت كرنا اورملنا، معنوں کا اختلاف اس کے اشتقاق کے اختلاف بیٹن ہے۔

اس كے اختقاق ميں تين كلمات بيان ہوئے:

(ا) قُرَة: جُحَرَاء

اس کیاب بین نے تمام علوم اولین و آخرین جمع فرمادیے ہیں ،تمام خٹک اور تر کاعلم اس میں ہے۔

(ب) قِرَأة: يرهنا-

تمام کتامیں ککھی ہوئی نازل ہوئیں مگر قرآن مجید پڑھا ہوااترا، نیز جس قدراس کتاب ہمین کی تلاوت ہوتی ہے کوئی اور کتاب ،خواہ آسانی ہو، اتنی نہیں پڑھی گئی اور نہ پڑھی جائے گی، اس کے باربار پڑھنے سے اس کا لطف دوبالا موتاب، جب كدووسرى كتابول كابيرحال تبين-

(٤) قرن : منااورساته،

حق اور مدایت اس کے ساتھ ملی ہے، نیز اس کی صور تیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔علاوہ عبادات،معاملات، معاشیات، سیاسیات، اخلاقیات غرضیکه ہرایک اس کے ساتھ ملاہے۔

تفسير كبير ازامام فخر الدين محمدين ضياء الدين عمر رازى (م ٢٠٢ه)، ج٥،ص ٢ مطبوعه دار الفكر بيروت البنان

اصطلاح اسلام میں قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جواللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبریل امین علیاللام کے واسطے ے حضور خاتم الرسلین سیدنامحدرسول اللہ ﷺ پرشیس سال کے عرصہ میں حسب ضرورت تھوڑ اٹھوڑ اکر کے نازل ہوئی۔ قرآن مجيد كلام الله ب،اس كا ايك ايك ترف بلكه ايك ايك حركت اى طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہو كى ،اس

میں کی بیشی نہ ہوئی ہے نداس کا امکان ہے، اس کی حفاظت اللہ کرم نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی ہے۔

اَلْفُو قَانِ": سُبُحَان كى طرح مصدرياتم مصدر، فرق ، بنا بجس كامعنى بجدا بونا، التماز بونا، السمي مؤمن وكافر ، مقى وفاجر ، دينداروب دين كے درميان امتياز كرنے كى تمام خوبيال موجود ييں ،

الفُورُقان - قرآن ارمضان دونوں كى صفت بـ

المفردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن المفضل الملقب بالراغب اصفهاني (م ٢٥٠٢) ، ص ٣٤٨

فَمَنْ شَهِدَمِنْكُمُ الشَّهُوَ": وتم من ع جوكول يميد يائد شهود الشهو بي امراد إوراس كى كيفيت كيا بي مسئله مفسرين ، ائمه كرام اورفقها يُعظام كه درميان برامعركة الاراء ب، ان ابحاث كريمه كاخلاصة بم درج كرتے ہيں، شهود شهر کی تین صورتی ہیں: مهينة رمضان كِ آجائے كاعلم موجانا، كهاجاتا ہے:" شاهدتُ كَذَاؤ كَذَا "، مجھے فلال فلال ثنَّ كاعلم موا، النمي معنول مين بيآيات كريمه بين: ارشادر بالی ہے: وإِذْاحَذْنَامِيْنَاقَكُمُ لَاتَسُفِكُونَ دِمَآءَ كُمُ وَلَاتُخْرِجُوْنَ ٱنْفُسَكُمْ مَنْ دِيَارِكُمُ ثُمَّ ٱقْرَرُتُمُ وانتم تشهدون 🖈 (سوره بقره،آیت ۸۴) اورجب ہم نے تم سے عبدلیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو بستیوں سے نہ نکالنا پھرتم نے اس كالقراركيااورتم كواه ہو_ يْأَهُلَ الْكِتَبِ لِمَ تَكُفُرُونَ بِالْيِتِ اللهِ وَٱلْتُمُ تَشَهَدُون ﴿ اے کما بیو! اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالا نکہ تم خود گواہ ہو۔ (سورہ آل عمران، آیت ۲۰) (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۲<u>۰۲</u>۰)، ص۲۱۸ جب رمضان آئے آ دی مقیم ہو،مسافر نہ ہو،انہی معنوں میں مقیم ومسافراور شاہد د غائب استعال ہوتا ہے۔ جب رمضان آئے آ دمی اہل تکلیف ہے ہو، مکلف ہو (بالغ، عاقل ،تندرست) غیر مکلف نہ ہو (نابالغ،غيرعاقل،مجنون، بيار). حكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص (م ١٥٠٥)، ج اس کی قدرتے تفصیل احکام کے ممن میں آئے گی ،ان شاء الله العزیز۔ معمه ": ضروراى (مينے) كروز بركھ_ صوم سے بناہ، جس کامعنی ہےروز ہر کھنا۔ یعنی جوتم میں سے عاقل بالغ مقیم ہواور رمضان کا جا ند دیکھ لے یا خاند کی شہادت اے پہنچ جائے یاتم میں ہے جو ماہ رمضان پالے اس طرح کداہے اس مہینہ میں ایک کمدے لئے ہوش وعقل ہوتو وہ سارے رمضان کے روزے رکھے، بيآيت بهت ت مهي مسائل كاماً خذ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازي جصاص (م ٢٠١٠)، ج ا ،ص • ٢٠١٠ (٢٠١ احكام القرآن از علامه ابوبكر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م ٥٩٣٣م)، ج ١ ،ص ٢٢ و مابعد جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعيدالله احمدمالكي قرطبي (م ١٦٨٥) ح ٢٠٠٠ م٠٠٠ تفسيرمظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي عثماني مجددي (م٢٢٥) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي. ١٦٠ .ص٣٦٣ ومابعد تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونبوري (م١٣٥٥) مطبوعه مكتبه حفانيه محله جنگي پشاور اص٦٢ تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عمربن كثيرشافعي (م ١٥٤٢) مطبوعه دارالاحياء الكتب العربية عيسي البابي وشركاؤه، ج أ رص ٢١٦

احكام القرآن

******* يُرِيُدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسُرَ وَلَايُرِيْدُ بِكُمْ الْفُسُرَ ":

ٱلْيُسُرَ: آساني، سهولت، المُعُسُرة على، مشقت، وشواري، حتى،

دولت مندي كويبار كہتے ہيں، باغيں ہاتھ كو' يُسُورٰي " كہتے ہيں كديدا عُيں ہاتھ كى مددكر كے كام كوآسان كرتا ہے،

فیسٹو جنت کانام بھی ہے کہ وہاں ہرطرح کی مہولت ہے۔

(المفردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن المفضل الملقب بالراغب اصفهاني (م ٢٠٥٥) ،ص ٣٢٢،٥٥٢

آیت کامفہوم سے کہ

رب تعالی کریم ہے وہ تم پر آسانی کاارادہ فرما تا ہے،ای لئے اس نے بچوں، دیوانوں پرروزہ معاف کر دیا،اور مریض اور مسافر کومہلت دی کہ صحت اور اقامت کے وقت قضاشدہ روز وں کی گنتی پوری کرلو، ماہ رمضان کو روزوں کے لئے مقرر فرمایا تا کہ گنتی اور حساب میں آسانی رہے، وہ تم پر تحق تہیں جا ہتا، ورند نا بالغول، دیوانوں یربھی روز نے فرض کردیتااور بیاروں اور مسافروں کوافطاری کی رخصت نہ دیتا۔

تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمر رازي (م ٢٠١٥)، ج٥

وَلَتُكُمِلُو الْعَدَّةُ ":

لِتَكْمِلُوا: الكال ع بنا ج بس كامعنى بي يوراكرنا للمِدّة: شار الني -

یعنی رمضان کے مہینے کے روز ہے تم پر فرض ہوئے کہ تم گنتی پوری کرلو،۲۹ یا ۳۰ کی، جاند دیکھ کرروز ہ رکھو، جاند دیکھ ک ہی افطار کرو،اس میں بیٹھی اشارہ ہے کہ رمضان کا جا ندخواہ ۲۹ کا ہویا 🕶 کا، ثواب مہمیں پورا ملے گا۔

ایں کا بیمعنی بھی ہے کہ مرض یا سفر کی وجہ ہے جوتم نے روزے نہ رکھے، رمضان کے بعدا تنے روزے رکھ کرمہینے کے

جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م<u>۲۲۸ه)، ج۲۰، ص۲۹</u> تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م<u>۱۳</u>۵۸ میمطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۲۵

التكبور والله ": تكبروا،تكبير عباع،اس عرادالله كاحديان كرنايا عبرات عدكها مرادع-

جس میں زائد تکبیرات ہوتی ہیں ،ادا کرو۔

احمدیه ازعلامه احمدجیون جونبوری (م۱۲۵م اه) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۲۵ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر ازی (م ۲۰۱<u>۰ ۱</u>۹۲۰ - ۱

عَلَى صَاهَدُكُم "؛ ال مقام يربدايت بمرادييه كهاس نيمهين رمضان كي طرف ربنما أني فرما في ياروزه ركھنے كى

آ یت کامفہوم بیہ ہے کہ اللہ نے تمہیں روز ہ رکھنے کی تو فیق دی اس پرتم اللہ کی حمد بیان کرواور زائد تکبیریں کہتے ہوئے تمازعيدادا كروبه

لَهَ عَلَيْكُمُ وَتَشْكُو وُنَ": روزول سے فارغ ہوكرالله كاشكرادا كروادرعيد مناؤعيد كى خوشى مناؤكداس نے تمہيل توفيق روز وعطاكي

مسائل شرعیه:

جس وفت اور جس جگہ کونعت اللی یا کسی عظیم ٹی سے نسبت ہو جائے وہ جگہ اور وفت بڑی عظمت وعزت والا ہو جا تا 🔖 ے ، جس درجہ کی نعمت ہوگی نسبت والی شک ،اور وقت ای درجیظیم ہوجائے گا،رمضان شریف میں قر آن مجید اترا، قر آن مجید الله تعالی کی عظیم تعمت اور عطیه ربانی ہے اس لئے رمضان بڑی برکت والانضمرا، یہاں تک کہ اے الله تعالی نے اپنام ہین قرار دیا، اس میں روز ہ رکھنے والے کی جز اللہ تعالی خود ہے۔

حضور بى رحت الله في ارشاد فرمايا: " شَهُرُ رَمَضَانَ شَهُرُ اللَّهِ فَاحْفِظُو افِيْهِ أَنْفُسَكُمُ "

رمضان كامهينه الله كامهينه ہے، سواس ميں اپنے آپ كى حفاظت كرو.....ار تكاب گناہ ہے محفوظ رہو۔ رواہ الإم احمد بهمواله كنوز المحقائق في حديث حير المحلائق ازامام عبدالرؤف مناوي شافعي رم

حضور سید الرسلین امام المطهرین ﷺ کاارشاد مبارک ہے :

" شَهُرُرَمُضَانَ شَهُرُاللَّهِ وَشَهُرُشَعُبَانَ شَهْرِى شَعْبَانُ الْمُطَهِّرُ وَرَمَضانُ الْمُكَفِّرُ"

رمضان کامہینہ اللہ کامہینہ ہے، شعبان میرامہینہ ہے، شعبان گناہوں کو دھونے والا ہے، رمضان گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواه ابن عساكر عن عائشة، بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام مناوى شافعي (م٥٠٠١م) ج٢، ص٢ كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م٩٤٥)، ج٨، ح١٦٥٥

نزول قرآن ہے رمضان کوالیی فضیلت عطا ہوئی ،تو جس مہینہ ،دن اور وقت صاحبِ قرآن ﷺ تشریف لائے اس مہینہ' دن اوروقت کی عظمت کا بنداز ہ کون کرسکتا ہے، بعض عشاق توریج الاول کورمضان ہے انصل جانتے ہیں۔

ای شمن میں عمد ة انحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ الوری فرماتے ہیں:

" ثم اذا قلنا انه (الناه الله الله الله على الليلة افضل من ليلة القدر بالاشبهة لان ليلة المولد ليلة ظهوره عُلَيْظِيْ وليلة القدرمعطاة له وماشُرِّف بظهور الذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب مااعطاه ولان ليلة القدرشوف بنزول الملنكة فيهاوليلة المولودشرف بظهوره عَلَيْتُولان ليلة القدروقع التفضل فيهاعلى امة مُرَدِّ وَلَيْلُةُ وَلِيلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجو دات فهو الذي بعثه الله رحمة للعلمين وعمت به نعمته على جميع الخلائق من اهل السموات والارضين"

ا کر ہم میہ ہمیں کہ وہ رات جس میں آپ بیدا ہوئے لیلۃ القدر سے بلاشبہ انصل ہے،اس لئے کہ میدرات تو حضور ﷺ کی رات ہے۔ اور لیلۃ القدر حضور کوعطا ہوئی،اور جو چیز کہ ذات شریف کے ظہور کے سبب مشرف ہو، وہ اس چیز سے زیادہ مشرف ہوگی جوان کوعطا ہونے سے مشرف بنی۔....اور ایک وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر تو اس کئے مشرف ہے کہ اس رات میں فرشتے اتر تے ہیں ،اور شب ولا دت تو حضور ﷺ کے ظہور کی شرافت ہے۔...اوراس کئے بھی کہ لیلة القدر کی فضیلت تو حضور تلا کی امت پر ہے اور شب ولا دت کی فضیلت تو ساری کا نئات پر ہے، کیونکہ آپ کی ذات تو وہ ذات ہے کہ جے اللہ بتعالی نے تمام جہاں کے لئے رحت بنایا اور ای ذات مقدسه کےصدقہ میں زمین وآسان کی تمام مخلوق پراللہ کی تعتیں عام ہیں۔

احكام القرآن رمضان مبارک کاروز ہ رکھنے اور رمضان پورا ہونے پر افطار کا دارومدار رؤیت ہلال پر ہے، جاند کے ثبوت کے متعدد ذريع بين،رؤيت (مشامره)،شهادت، څېرمتنفيض۔ مجم،حساب دان کے قول کا اعتبار نہیں۔ حضورسيد عالم على نے ارشادفر ماما: "صوموالرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فاقدروا ثلاثين" روواه البخاري ومسلم والنسائي عن ابي هريرة والنسائي عن ابن عباس والطبراني عن البراء بحواله الفضل الكبيرمختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام مناوي شافعي(م ٣٠<u>٠ - ١٥)</u> ج ١ ،ص ٢٧) چاند دیچر کروز ه رکھواور چاند و کچی کرافطار کرو ، اگر مطلع ابرآ لود بوتو تمیں دن پورے کرو۔ تفسيرات احمديد ازعلامه احمد جيون جونپوري (م١٣٥٥ ان) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي پشاور اص ٢١ جامع لاحكام القرآن ازعلامه آموعيدالله احمدمالكي قرطبي (م١٢٨٥) ، ٢١٠ص ٢٩٠ مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسَي حنفَي (م ٣٤٥ أ م)، حَ ٣ ، ص ٩ هـ احكام القرآن از غلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣ م)، ح ١ ، ص ٨٢ احكام القرآن ازامام ابويكراحمدين على رازي جصاص (م ٢٠٢٠) و ١٠٠٠ ان ٢٠٢ یا کچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفامیہ ہے،شعبان ،رمضان،شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ،شعبان کا جانداس کئے کہا آ رمضان کا جاپئد دیکھتے وقت ابریا غبار ہوتو تیتیں پورے کر کے رمضان شروع کریں ادر مضان کا روز ہ رکھنے کے <u>لئ</u> اور شوال کاروزہ ختم کرنے کے لئے اور ذی قعدہ کا ذی الحجہ کے لئے اور ذی الحجہ کا حج اور بقرعید کے لئے۔ (العطاياالنبويه في الفتاوي الرضويه ازعلامه امام احمدرضاحان قادري(م - ١٣٢٠) ثبوت ہلال کےسات طریقے ہیں شهادت رؤيت "يعني جاندو كمضوال كي كواني-" شهيادت عملسي الشهادت "يعني گواهول نے خودجا ندندد يكھا بلكدد كھنے والول نے ان كے سائے گوائی دی اورا بنی گواہی پر انہیں گواہ کیا، انہوں نے اس گواہی کی گواہی دی۔ " شهادت على القضا " دوسركى شريس حاكم اسلام، قاضى شرع كے حضور رؤيت وال ير شہادتیں گذریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا ، دوشاہدان عادل اس گواہی اور حکم کے دفت دارالقصا حاضر تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام ،قاضی شرع یا مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاںِ حاتم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دِن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گذریں اور حائم موصوف نے ان گواہوں پر ثبوت ہلال نہ کورشام فلاں روز کا حکم دیا۔ " كتاب القاضى الى القاضى" قاضى شرع كما مخشرى كواى كذرى إس في دوسر شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پرشہادت شرعیہ قائم ہوئی اوراس خط میں ا پنااور مکتوب الید کانام ونشان پورانکھا جس سے امتیاز کائی واقع ہواور وہ خط دو گواہان عادل کے سپر دکیا کہ بیر مرا خط قاضی فلال شہر کے نام ہے، وہ باحتیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت اداکی کہ آپ کے نام بيزط فلان قاضى شهرنے ہم كوريا اور ہميں گواہ كيا كديية خطاس كا ہے۔

" استفاضه" جسشراسلای میں حاکم شرع، قاضی اسلام، عالم دین محقق معتدمرجع انام تبع احکام ہو وہاں ہے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلال دن بر بنائے رؤیت

روزه ہوایاعید کی گئی، مجرد بازاری افواہ کا اعتبار نہیں، تاریک شہر، جہاں نہ کوئی قاضی شرع نہ مفتی اسلام یا مفتی ہے مگر نا اہل جے خودا حکام شرع کی تمیز نہیں یا بعض سلیم الطبع سی ناقص العلم ناتجر به کاریامفتی تحقق معتمد عالم متند ہے گرعوا م خود سر، که اس کے منتظرا حکام نہیں ، پیش خویش اپنے قیاسات فاسدہ پر جب چاہیں عید درمضان قرار دے لیتے ہیں ایسے شہروں کی شہرت بلکہ تواتر بھی اصلاً قابل قبول نہیں۔

- "ا كمال عدت "جبمبينه كالتمين دن كاموجائة وماه مصل كالمال آپ بى ثابت موجائے گا-
- اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم ہے انتیس کی شام کوتوپ کا فائر ہوا،حوالی شہر ومضافات کی بستیاں جہاں تو پ کی آ واز پینچی وہاں کے رہنے والوں کے لئے بھی چا ندکا ثبوت ہوگیا۔ (العطایاالنبویہ فیی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمدرضاحان قادری(م ۱۳۳۰ه)، ج۴،ص ۵۴۲ و مابعد،

شعبان المعظم کی انتیس کی شام کواگر مطلع صاف ہوتو کشر تعداد میں لوگوں کا چاند دیکھنالازم ہے،ایک دو کی رؤیت

قابل قبول نہیں ،البتہ اگرمطلع پرغبار،ابریا دھواں ہوتو ایک مسلمان مستورالحال کی گواہی ہے رمضان کا ثبوت ہوجائے گا،عید کے لئے الی صورت میں کم از کم دو کی گواہی لا زمی ہے۔

حدیث تریف میں ہے:

''جَاءَ أَعُرَابِيِّ إِلَى دَسُولِ اللهِ عَلَيْتِ فَقَالَ! أَبُصَرُتُ الْهِكَالَ الْلَّيْلَةَ فَقَالَ !اَتَشُهَدُانُ لَاإِلٰهِ الَّاللَّهُ وَأَنَّ

مُحَمَّداً عَبُدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمُ قَالَ يَابِكُلُ اِلَّذِنُ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُواْ غَداً " (دواه النساني والترمذي وابو داؤ دبحواله أحكام القرآن از علامة ابوبكرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربي عج المص اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیاس نے کہا آج رات میں نے جاندد یکھاہے آپ نے فرمایا کہ کیا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اورمیری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں، آپ نے حضرت بلال ہے فر مایا کہ اعلان کرد و

احكام القرآن از علامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٢ه)، ج ١.ص ٨٢ جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م٩٣٨ه)، ج ٢٠ص ٢٩٣

آحکام الفرآن ازامام الفرآن ازامام البوبکر آحمدبن علی رازی جصاص (م ۲۲۵م)، ج ۱، ص ۱۸۸ ا تقسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پنی عثمانی مجددی (م ۲۲۵ م) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج ۱، ص ۲۳۹ رمضان کا جب تک جا ندنظر نہ آئے یا بطریق شرعی اس کا ثبوت میسر نہ ہوتو صرف شک کی بنا پر ۲۹ شعبان کوروزہ

رکھنا، کہ شاید بیدرمضان کا روز ہ ہومکروہ ہے، جب تک یقین حاصل نہ ہوعبادت کا شروع کرنا اور اس کوحتم کرنا جائز

مديث يحج مِن بِ"لَا تَصْنُومُوا حَتَّى تَرَوُالْهَلَالَ وَلَاتَفُطرُوا حَتَّى تَرَوُهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوَالَهُ" روز ہندرکھو یہاں تک کہ جاند و کھےلواورافطار نہ کر دیہاں تک کہ جاند و کھےلوا کر (ابریاغبار کی وجہ ہے)مطلع صاف

الله و الامام احمد عن ابن عمر بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى ، ج٨. ص٢٣٧٥٣

ا مام جلیل ابو بکر بصاص نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا 🗧 ''نَهَى رَسُوْلُ الله ﷺ عَنْ صَوْم يَوْم الدَاْدَاةِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي يَشُكُ فِيْهِ لَايَكْرِي مَنْ شَعْبَانَ هُوَ اَمُ

حضور سیدعالم ﷺ نے شک کے دن روز ہ رکھنے ہے منع فر مایا ، بوم شک وہ ہے کہ جس کے بارے میں معلوم نہ ہوکہ بہشعبان ہے ہے یارمضان ہے۔

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى جصاص (م ٢٠١٥)، ج ١ ،ص ٢٠١

احكام القرآن از علامه أبوبكر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣م)، ج ١ ،ص ٨٢

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م١١٨٥)، ج٢، ص٢٩٢ تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسي حنفي (م ١٣٤٥)، ج٢ ، ص • ٢

مطلع ابرآ لود ہےتو علاوہ رمضان کےشوال وذی الحجہ بلکہ تمام مہینوں کے لئے دومردیاا یک مرداور دومور میں کواہی دیں

اورسب عادل ہوں اور آ زاد ہوں ،ان میں کسی پرتہت زنا کی حد نہ قائم کی گئی ہو،اکرچہ تو بہ کرچکا ہو،اور یہ بھی شرط

ے کہ کواہ کواہی دیتے وقت پہلفظ کیے ''میں کواہی دیتا ہول''۔

احكام القر آن أز علامه ابوبكرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٥٥)، ج ١ ،٣٥٠ جَامِع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م٢٦٨)، ج٢٠ ص٢٩٠

آحكام القرآن ازامام ابوبكر أحمدبن على رازى جصاص (م مراه م او او م ٢٠١ م ٢٠٠١ تفسير كبير ازامام فخو الدين محمدبن ضياء الدين عمر رازى (م ٢٠١٥)، ج ٥ ،ص ٩٨٠

رمضان کا جا نداگر ایک آ دی دیکھے اور قاضی اس کی گواہی قبول نہ کرے تو بھی اس پرروز ہ رکھنا فرض ہے۔ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى حصاص (م مع عام) ج ا اص ٢٨٥

لوگ جا ند دیکھنے کے مامور ہیں کہ آی ہے عبادات روزہ ، کج ،زکوۃ ،اور دیکر معاملات طلاق ،عدت، تجارت،اجارہ،

قرض بحق (غلام کی آزادی) قسم بسیّر شفع میراث وغیره متعلق میں۔

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى جصاص (م ١٥٣٤)، ج ١٠ص٢

شریعت کے وہ احکام ، جن کی معرفت کی لوگوں کو عام حاجت اور ضرورت ہوان کا شوت استفاضه اور خرموجب علم سے بی ہوگا ان کے لئے خبر واحد کانی نہ ہوگی ،مثلاً اپنی شرمگاہ کوچھو لینے سے یاعورت کو ہاتھ لگانے سے یاجس شی کوآگ نے

كرم كيا جواس كے استعمال كرنے سے يا بهم الله پڑھے بغير وضوكرنے سے ، وضو جاتا رہتا ہے يا ہوتا ، ي تہيں ، الن صورتوں میں وضو کے نہ رہنے کا حکم کرنا چونکہ خبر واحدے تا بت ہے حالا نکہ بیصورتیں کثیرالوقوع ہیں ،عہد رسالت

مآب، دورصحابہ وتابعین سے لے کرآج تک مسلمانوں کوان سے واسطہ پڑتار ہتا ہے، مذکورہ بالاصورتوں میں اگر وضو ندر ہتا ہوتو یہ مسئلہ ایسی خبرے ثابت ہوتا جوموجب علم بھینی ہوتا ، یا اس بارے میں استفاضہ کی حد تک احادیث

ہوتیں، جو کہنیں ہیں البذاخبر واحد کی بنایران صورتوں میں عدم وضو کا علم کرنا درست تہیں۔

احكام القرآن موجوده وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده وحوده عموی حاجت کےموقعوں پرمسائل شرعیہ عملیہ میں خبر داحدے جب حکم ثابت کرنا جائز نہیں تو مسائل اعتقادی میں خبر واحدے حکم ثابت کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے،حضور سید دو عالم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد مسئلہ خلافت پرایک عمومی صورت حال پیدا ہو گی ،صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیم اجعین نے اپنے مشورہ سے سید ناصد بی آگر کو خلیفہ رسول منتخب کرلیا،روافض کا دعویٰ ہے کہ خلافت کا حق سیدنا حضرت علی رضی الشہ عنہ کا تھا اور اس بار ہے میں بعض ا حادیث کا دعویٰ بھی 🕷 كياجا تا ہے، اندريں حالات اگر حضور سيد المرسلين نظاف نے حضرت على رض الله عز كوا ہے بعد بلافصل خليفه مقرر كيا جوتا تو ۔ . اس بارے میں اتنی روایات ہوتیں جن سے علم یقینی حاصل ہوتا ،یا خلافت حصرت علی رض اللہ عنہ کے بارے میں ا استفاضه کی حد تک خبری ہوتیں ، جب بید دونوں صورتیں موجودنہیں تو حضرت علی ہنی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا دعویٰ

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازى حصاص رم ٢٠٢٥)، ج ١، ص ٢٠٠ ر وانف کادعویٰ میہ ہے کہ حضور نبی رحمت امام اولین وآخرین ﷺ کے وصال کے بعد سوائے پانچ یا چھ کے باتی صحابہ کرام مرمد ہوگئے تھے (نبعہ و ذب الله) یودونی اصولاً باطل ہے،اس کے بطلان پر بدیہی دلائل قائم ہیں،حضور انوں ﷺ پر قر آن مجید جس طرح اتراوہ بغیر کسی کمی بیشی کے آج تک محفوظ ہے،حضور شارع ملیہ الصلہ ۃ واسلام نے جوا د کام امت کو

دیئے وہ بھی بلا کم وکاست بعینہ متواتر منقول ہو کر محفوظ ہیں، صحابہ کرام، تابعین، تع تابعین،اوران کے بعد ائمہ مجتہدین،علائے کاملین،جمیع مؤمنین ومؤ منات کے واسطہ سے دینی وشرعی احکام ومسائل محفوظ ہیں۔

اگر حضورا کرم ﷺ کے بعد صرف چند صحاب ایمان پر ہاتی رہے ہوتے اور پاقی مرتد ہوگئے ہوتے (حبیہا کہ روافض کا زمم باطل ہے) تو دین ،قر آن ،مغتقدات ،ضروریات دین اور احکام شرع ،فرائض ،واجبات ،مسخبات ،حلال وحرام وغیرہ امور کس طرح منقول اور محفوظ ہوتے ،ان احکام ومسائل کی حاجت عمومی کسی سے پوشیدہ نہیں ،ایسے امور عامہ کا خبر یقینی یا کم از کم خبراستفاضہ سے ثابت ہونالازی ہے جو بحمہ ہ نعالی ثابت اورموجود ہے،لہذائسی ایک صحالی کے بارے میں ارتداد کا دعویٰ باطل ہے،حضور رحمۃ للعالمین معلم امتِ ﷺ نے ان نفوں قدسیہ کی جس طرح تربیت فرمائی آپ

کے وصال کے بعدوہ ای تربیت کے حامل رہے، یا در ہے کہ کسی ایک صحابی پرطعن تمام جماعت صحابہ پرطعن ہے۔ احکام القرآن إزامام ابوبکر احمد بن علی دازی جصاص (م-20) جرا میں م

نیا چاند عاد ٹاغروب آفتاب کے وقت طلوع کرتا ہے، لیکن اگر دن کے وقت چاند نظر آئے ،خواہ زوال سے پہلے ہویا زوال کے بعد، بہرصورت وہ اگلے روز کا شار ہوگا،اس دن کے بعد آنے والی رات چاند کی بہلی رات اور بعد والا دن يبلا دن شار ہوگا۔

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازى جصاص (م ٢٠١ه)، ج ا .ص ٢٠١ اسلامی ہجری تقویم کے بعض مہینے ۲۹ کے ہوتے ہیں یا ۳۰ کے ،اس سے کم یازیادہ نہیں ہوتے ۱۰ر ندان مہینوں میں سر

ہوتی ہے، بخلاف رومی یا کبیسہ وغیرہ کے ، کہان مہینوں میں کسر ہوتی ہے،ان میں بعض مبینے۲ / ۲۸٫۱ دن کے ہوتے

احکام القرآن از امام الور آن ازامام ابوبکر احمدین علی داری حصاص (م م ع م ص). ج ا عص ۲۰۰ تفسیرات احمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (۵۵ م ۱ اور مطبوعه مکتبه حقایه محله حکی پشاور اص ۱۱

وحودودودودودودوها القرآن وحودودودودودودود ۱۲) روزه کی ابتدا محری اورائتها افطاری غروب آفتاب تک ہے، سو، جن علاقوں میں وقت بحر، طلوع فجرنہیں یایا جاتا ،غروب

آ فآب کے بعد شفق ابھی باقی رہتی ہے کہ آ فاب طلوع کر آتا ہے،ان علاقوں میں (ان دنوں میں)روزہ کی ابتدا نہ ہائے جانے کی وجہ سے بیدوائمی مریض اور پیخ فائی کے علم میں ہیں، کہ جب روز ہے کی ابتدا اور انتہا پالینے پر قادر ہوں

ان دنول روزه کی قضا کریں۔

ای طرح ان علاقوں میں جب غروب شفق نہیں ہوتا ، جوعشااور وتر کے وقت کی ابتدا ہے تو عشااور وتر کے وقت نہ

یائے جانے کی بنابروہاں نمازعشا فیرض نہیں ، تاہم احتیاط کے پیش نظرعلمائے ان علاقوں کےمسلمانوں کوروزہ اور نماز عَشَا كَ قَضَا كَاتِهُم ديا ہے، چونكه ادا كيكي ميں ان كى طرف ہے كوئى كوتا بى دا قع نہيں ہوئى اس لئے دہ گنا ہگارنہيں۔

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى حصاص (م ١٥٢٤)، ج ١٠ص • ٢٢٠ (الدرالمختار في الشرح التنوير الأبصار ازعلامه علاؤ الدين على بن حصنكي (م١٠٨٨ و ١٥)

معه ردالمحتار از مبيدامين الشهيرباين عابدين شامي (م ٢٥٢٥) مطبوعه داراحياء التراث العربي بيروت ، ج٢ ،ص٢٢ ومابعد جدالممتارعلي ردالمحتار المعروف به حاشيه شامي ازعلامه امام احمدرضاخان حنفي بريلوي (م • ١٣٢٠)، ج ١ ،ص ١٩٢

(اس مسئلہ کے دلائل معه تنقیحات بطور ضمیمه آخر میں درج هوں گے ان شاء اللہ العزیز

جو تحص پورے رمضان مبارک میں مجنون رہا، اے رمضان کے روز وں کی قضالا زم ہیں ،البتہ رمضان میں اگر کچھ وقت جنون سے افاقہ رہاتواب پورے رمضان کے روزے اس برقرض ہیں، جتنے روزے جنون کی بنا پر قضا ہوئے ان

" فَسَنْ شَهد مِنكُمُ الشَّهُو "كاكي تفير كمطابق يور عاه مجنون ريخ والے كحق من مهينكا نہیں پایا گیا، جوابل تکلیف نہیں گویااس کے حق میں رمضان نہ پایا گیا، تواس پر روز و فرض نہ ہوا۔

بخلاف بے ہوش کے کہ بیمریض کے علم میں ہے، اور مریض خطاب کا اہل اور کل ہے اور اے روز ہ رکھنالان

بي و المار على المار كالم الله المار المار المار المار المار على المار في المار الما * رُفِعَ الْقَلَمُ عَنُ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيُقَظَ وَعَنِ الصَّغِيْرِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَضِيُقَ ﴿ وَفِي رَوَانِهِ ﴾ عَنِ الْمَجُنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يُثِرًا وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيُقَظُ وَعَنِ

الصبى ختى يُحتلِمَ

(رواه الامام احمد وابوداؤه

بحواله الفصل الكبير محتصوشو - الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤوف مناوى شافعي(م⁴⁰ • 1 أم) - 1 1 مَّ 9 7. كنز العمال في سنن الإقوال والافعال ازعلامه على متى المحقول والافعال ازعلامه على متقى (م200) ، ج1 1 - 2 • 7 9 1 " (وفي رواية) وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَى يَبُواً وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَى يَكِم

(رواه الامام احمد وابوداؤ دوالنسائي وابن ماجه والحاكم بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى أزّامام عبدالرؤوف مناوى شافعي (م ٣٠٠ - ١٥)، ج٢، ص ٨٠ كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ٧٥٥)، ج٣، ح ٨٠٠ ٢ - ٢٢٠١ - ١٠٢٠، ٢٠٠١

تین آ دمیوں سے تکلیف اٹھالی کئی ہے (بیار کام شرعیہ کے مکلف نہیں) سونے والا ، جب تک بیدار نہ ہو، نابالح

بچہ، جب تک بالغ نہ ہوجائے ،مجنون، جب تک افاقہ میں نہ ہو۔ جامع لإحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م٢٢٨٥)، ج٢٠ص٠٠٠،

آحكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازى جصاص (م ٢٤٠٥)، ج ١،ص ١٨٣ تفسير كبير ازامام فخر الدين محمدبن ضياء الدين عمر دازي (م ٢٠١٥)، ج٥، ص ٩٤٠

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجبون جونهوري (م١٢٥٥) هيمطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي بشاور،ص٣١

اگر نابالغ رمضان میں بالغ ہوایا کا فرمسلمان ہوا تو اس پر رمضان کے باقی روزے رکھنا فرض ہیں، جوروزے گذر پے ان کی قضالا زم ہیں۔ قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْ الِنُ يَنْتَهُوْ اَيُغْفُرُ لَهُمْ مَّاقَدُ سَلْفَ ۽ وَإِنْ يَعُوْدُوْ افقدُمضتُ سُنَّتُ الاوّليْن ٦٠ تم کافروں سے فرماؤاگر وہ باز رہے (کفرے) تو جو ہوگذرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گااورا گر پھروہی کریں تواگلوں کا دستورگز ریکا ہے۔ (سوره انفال، آیت ۲۸) حالت کفر کے معاصی معاف کردیئے جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ روزہ نہ رکھنا بھی گناہ ہے، البذاوہ بھی معاف ہو گیا، بلوغ اوراسلام کےروز کاروز ہرکھنا فرض نہیں ،البتہ اس روز بقیہ وقت کھائے پینے سے بازر ہنامتیب ہے۔ احکام الفرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی دازی حصاص (م<u>نصف</u>)، ج ا،ص ۴۸۱ (۱۷) مسافراورمریض کواجازت ہے کہ جتنے دن سفراورمرض رہے اتنے دن روز ہندر هیں ،رمضان کے بعدا یتے دنوں کے روزے رکھ کر تعداد پوری کرلیں ،مسافر کے لئے ضروری ہے کہ بحری ہے پہلے سفر میں ہو،اگر دن کے کسی وفت سفر شروع کیا تواس روز کا روز ہ افطار نہیں کرسکتا، جب کی دنوں کا سفر ہوتو دوران سفر کے دنوں میں افطار کرسکتا ہے،اس کے لئے بیضروری نہیں کہ بحری سے پہلے سفر کرے،منزل پر پہنچنے تک وہ مسافر ہے،ا سے افطار کی رخصت ہے۔ تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني يتي عثماني مجددي (م١٢٢٥) (١ دوتر حمه) مطبوعة ندوة المصنفين دهلي، ج١، ص٣٥٥ احكام القرآن از علامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣م)، ح١،ص ٨٢ جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م١٢٨٥)، ج٢٠ص٢٠٠ تقسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونبوري (م١١٢٥) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنكي پشاور،ص ١٣ تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عمر بن كثير شافعي (م ٢٥٢٥) 'مطبوعه دارالاحياء الكتب العوبيه عيسي البابي وشوكاؤه، ج ١ ،ص ٢ ١ ٢ رمضان کے جینے روز ہے سفر،مرض،حیض،نفاس،وغیرہ عذر کے باعث ندر کھ سکے،اتنے دن رمضان کے بعد،جب عذرجا تارہے روزہ رکھ کر تعداد پوری کرے، اگر شہروالوں نے انتیس روزے رکھے ہیں توبی بھی انتیس کی تعداد پوری کرے،ورنہ میں کی تعداد بوری کرے،قضاروزوں کی ادائیکی میں متواتر روزہ رکھنا شرطہیں،جس طرح ممکن ہوتعداد يورى كرك، " فَعِدَةً مِن أَيَّام أَخُو" بي بي ثابت بوتا ب، ايام حيض ونفاس كي نماز وال كي قضامين ب-احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی حصاص (م ۲۵۰۰)، ج ۱ ،ص ۲۰۸ تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عمربن كثير شافعي (م ١٤-١٥) مطبوعه دارالاحياء الكتب العربيه عيسى البابي وشر كِإِوْه، ج ا ، ص ١٠٠ تفسيرات احمديه ازعلامه إحمدجيون جونبوري (م١١٢٥) مطبوعة مكتبه حقانيه محله جنكي يشاور، ص ٦٥ تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي عثماني مجددي (م١٢٢٥) مصلوعه بدوة المصنفين دهلي ج ١٠ص ٣٦ حائصنه اور نفاس والی اگرون میں حیض و نفاس سے پاک ہوئی یا مسافر نے دن کوسفر سم کیا تو بیطہارت اور اقامت کے بقیہ حصہ دن کو کھانے پینے سے بازر ہیں۔ (احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازي حصاص (م ٢٥٠٥)، ج ١٠ص٥٠ ا

معمدهمهمهمه القرآن محمدهمهمهمهمهمهمهمهمهم

۲۰) مسافراور مریض کے لئے روزہ افطار کرنارخصت ہے عزیمیت نہیں ،اللہ تعالی نے بندوں پرآسانی کی خاطریہ رخصت دی ہے، مسافر اور مریض اگر سفر اور مرض میں روزہ رکھ لیس توان کے لئے بہتر ہے کہ جماعت مسلمین کی موافقت میں روزه رکھنا آسان ہے،انفرادی طور پرروزه رکھناد شوار ہے۔

حضور رحمة للعالمين تلي عسفر ميں روزه ركھنا اور افطار كرنا دونوں طرح سے ثابت ہے،

محضرت دردأرشاشد عروایت ب:

"فَالَ حَرَجُنَامَعَ النَّبِيِّ خَلَيْتُهُ فِي بَعُضِ اَشْفَارِهِ فِي يَوْمِ حَارِّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَاسِهِ مِنْ

شِدَّةِ الْحَرَ وَمَافِيْنَا صَائِمٌ إِلَّامَاكَانَ مِنَ النَّبِيِّ وَابُن رَوَاحَةٍ "

ر صحَيح بخارى ازامام أبوعيدالله محمدبن استعيل بخارى (م ٢٥٢ه)، ج ١ ،ص ٢٦١ صحيح مسلم ازامام أبوالحسن مسلم بن حجاج فشيرى (م ٢٩١١)، ج ١ ،ص٣٥٧

انہوں نے فر مایا کہ شدید کری میں ہم ایک روز حضور تا کے ساتھ سفر میں تھے، کری کی شدت کی وجہ سے لوگ

این ہاتھوں کوسروں پرر تھے ہوئے تھے اس روز میں ہم میں صرف حضور ﷺ اورا بن رواحہ روز ہ دار تھے۔

" سُئِلَ ٱنْسَ عَنُ صَوْمٍ رَمَضَانَ فِي السَّفَوِ فَقَالَ سَافَرُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِوَ لَا الْمُفْطِرَ عَلَى الصَّائِمِ"

حضرت الس رضى الله عندے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ کے بارے میں یو چھا گیا،تو آپ نے فرمایا كة بم ف رمضان من حضور سرور عالم الله كالم عصرا تحد سفركياء آب في افطار كرف والي برملامت ندفر مالى اورند

روزه رکھنے والے پر۔ (صحیح مسلم ازامام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۱۱ه) ، ج ۱، ص ۲۵۱)

تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عموبن كثيرشافعي (م ٢١٥٥) ، ج ١ ،ص ٢ ١ ٢

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى جصاص (م ٢٢٠٥)، ج أيص ٩٥ ١٨٩،٢١٣٠١ تفسيرات احمديد ازعلامه احمد جيون جونبوري (م١٣٥٥) مطبوعه مكتبه حقائيه محله جنگي پشاور ،ص ٢٥٦٣

تفسير مظهّري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي عثماني مجددي (م ٢٢٥٥)مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج ١ ،ص ٣٨

روزہ کی قضا کا فدید دارث کے ذمہ داجب ہیں ،البتہ اگر مرنے والا اپنے فدید کی وصیت کر جائے تو میسرے حصہ مال

متر و کہ میں وصیت حاری ہو گی۔

تفسير مظهري أزعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي عثماني مجددي (م١٣٢٥) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج١٠ص٣٣٧

مبیں ہوئی۔ ارشادر مانی ہے قُلُ اَغَيْرَ اللهِ اَبُغِيُ رَبًّا وَهُوَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ، وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسِ اِلْاعَلَيْهَا ، وَلَا تَسْرُرُ وَاوْرَةً

وَزُرَاْخُرِي ، ثُمَّ إلى رَبَّكُمُ مَّرْجِعُكُمْ فَيْنَبِّنُكُمْ بِمَاكُنتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُونَ ٦٠

تم قرماؤ کیااللہ کے سوااوررب جا ہول حالانکہ وہ ہر چیز کارب ہے اور جوکوئی کچھ کمائے وہ ای کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھا تھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے کی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ مہیں بتادے گاجس میں اختلاف کرتے تھے۔

ارشادبارى تعالى ب:

مَنِ اهْتُداى فَاِنَّـمَا يَهُتَدِى لِنَفْسِهِ ، وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّـمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ، وَلَاتَ زِرُوَازِرَةٌ وِّزُرَاُخُرى ، وَمَاكُنَّامُعَذِينَ حَتَى نَبَعَك رَسُولًا ﴾

جوراہ پرآیادہ اٹنے بھلے کوراہ پرآیااور جو بہکا تواپنے ہی برے کو بہکا اورکوئی بو جھے اٹھانے والی جان دوسر سے کابو جھنداٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ۔ (سورہ بسی اسرائیل آبت۔ ۱۵) الله تعالی ارشاد فرما تاہے:

اورکوئی بو جھاٹھانے والی جان دوسرے کا بو جھ نہاٹھائے گی اورکوئی بو جھوالی اپنابو جھ بٹانے کو کسی کو بلائے تواس کے بو جھ میں سے کوئی کچھ نہاٹھائے گااگر چہ قریب رشتہ دار ہوائے محبوب! تمہاراڈ رسنانانہیں کوکام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو تھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو تھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

رب تعالی ارشاد فرما تاہے:

اِنُ تَكُفُرُوْ اَفَاِنَّ اللهِ عَنِيُ عَنْكُمُ سُولَا يَسُوضَى لِعِبَادِهِ الْكُفُورَ وَاِنُ تَشُكُرُ وُ اِيَوْضَهُ لَكُمْ ، وَلَا تَوْرُواَوْرَةً وَوْرَا خُورِي وَنَمَ اللهِ عَنْكُمُ مَوْرَجِعُكُمْ فَلْنَبَنُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ، اِنَّهُ عَلِيْمٌ ، بِذَاتِ الصُّدُورَ ﴿
اَرْمَ نَاشَكُرى كُرُوتُو بِشَكَ اللهِ بِ نِيارَ بَمْ سے اورائِ بندول كى ناشكرى اسے پندنہيں اورا گرشكر كروتو المحارے بندول كى ناشكرى اسے پندنہيں اورا گرشكر كروتو المحارے والى جان دوسرے كابو جونہيں المحائے كَى پَيْرِتَهِ بِين اللهِ اللهِ عَنْهُ مِن اللهِ عَلَيْهُ مِن بِنَا وَ عَلَيْهِ مِنْهُ مِن اللهِ عَلَيْهُ مِن بِنَا وَ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مَا عَلَيْهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مُنْ اللهُ عَلَيْهُ مَا عَلَيْهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْكُونَ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْكُونَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْكُونُ وَاللّهُ عَلَيْكُونُ مِنْ اللهِ عَلَيْكُونُ اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهِ عَلَيْكُونُ اللّهُ عَلَيْكُونُ مِنْ اللّهُ عَلَيْكُونُ مُنْ اللّهُ عَلَيْكُونُ مِنْ اللّهُ عَلَيْكُونَ اللّهُ عَلَيْكُونُ مِنْ الللّهُ عَلَيْكُونُ مُنْ الللهُ عَلَيْكُمُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُونُ مِنْ اللللّهُ عَلَيْكُمْ اللللّهُ عَلَيْكُمْ مِنْ اللللّهُ عَلَيْكُمْ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُمْ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُمْ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ عَلَيْكُونُ الللللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

رسورہ رہم ہوتا ہے۔ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ بانی بنی عندانی مجددی (م<u>۱۲۲۵) م</u>طبوعہ ندوہ المصنفین دھلی جا آسے ۳۲ (۲۳) انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی عبادت کا تو اب دوسرے کے لئے کردے،عبادت نمیاز ہویاروزہ یا صدقہ دغیرہ،

ایصال تواب اور نیابت کے بارے میں علائے کرام نے ایک اصول بیان فرمایا ہے جس کی تفصیل ہے ۔ عبادت تین قسم ہے:

(ب) مالی (ج) مرکب (بدنی اورمال)

ان عبادت میں نیابت نہیں ہو عتی، یعنی ایک کی طرف ہے دوسراا دائمیں کرسکتا، چیے نماز اور روزہ، ان عبادات کا مقصد جم کو مشقت میں ڈالنا ہے، ظاہر ہے کہ دوسرے کی مشقت ہے اس کے جم کو مشقت نہ اٹھا ناہوگی، اس طرح مقصود عبادت حاصل نہ ہوگا۔

احكام القرآن معموده وهووه وهووه مالى عبادت مين جراورقدرت برصورت مين نيابت جاري بوعتى بي بييزكوة اورصدقه ،ان عبادات میں مقصود مال کا شریج کرنا ہے جو بہرصورت حاصل بوجائے ،خود شریج کرے یا دوسرا اس کی نیابت میں فرج کرے۔

مركب عبادت من عرك صورت من نيابت موعتى بورنبين، صحح

ر ہا تو اب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا تو اب فلال کو پہنچے ،اس میں کسی عبادت کی تحصیص نہیں ، ہرعبادت کا تو اب

دوسرے کو پہنچا سکتا ہے، نماز، روزہ، زکوۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن مجید، ذکر، زیارت قبور، عمرہ، طواف، زیارت

صالحین ،میت کی تجبیز دعیفین اور جمیج انوع خیر ،فرض اورتقل ،سب کا ثو اب زنده یا مر ده کو پینچا سکتا ہے ،ایک کو ، یا متعد د

کو، بلکہ جمیع مؤمنین ومؤ منات اولین وآخرین کواس سے یوں نہ جھنا جا بیئے کے فرض یاتفل کا ثواب پہنچادیا توا ہے

پاس کیا رہا؟ کیونکہ ثواب پہنچانے ہے اپنے پاس ہے کچھ نہ گیا ثواب تو اللہ تعالی نے عطا کیا،لہذا فرض کا تواب

بہنچانے سے پھروہ عود شکرے گا کہ بیتوادا کر چکا ،اس کے ذمہے ساقط ہو چکا ہے۔

(الهدايه ازعلامه ابوالحسن على بن ابي بكرمرغيناني (م٩٣٨٥)، ج أي ص ٢ ٢ ٢ ٢ ٢ ٢

(الدرالمختار في الشرك التنوير الابصار ازعلامهُ علاؤ الدين على بن حصَّكي (م٨٨٠ ١٥)

معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهير بابن عابدين شامي (م٢٥٢٥) مطبوعه داراحياء التراث العربي بيروت البنان، ج٢،ص٥٥ و ٥ومايعد.

فناوى عالمكيريه في الفروع الحنفيه أزعلماء عظام وكأن رئيسهم ملانظام (م ا ٢١١٥) ، ج ا ،ص ٣١٢)

اس سے بخو کی واضح ہوگیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصال تواب ہے اور ایصال تواب جائز، بلکہ محمود، البتائح

معاوضه پرایصال ثواب کرناجا ئزنہیں۔

تمام اوامرونوا ہی جوشریعت نے مقرر کرر کھے ہیں ان پڑمل کرناممکن ہے،اگر چدان میں مشقت ہے مگر مؤمن کے لئے

رب نے آسان فرمادیاہ،

رب تعالی ارشادفر ما تا ہے:

شَهْرُرَمَصَانَ الَّذِيُّ أُنْـزِلَ فِيهِ الْقُرُالُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيَنْتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرُقَانِ ، فَـمَنُ شَهِدَمِنُكُمُ الشَّهُرَ فَلْيَصْمُهُ ، وَمَنْ كَانَ مَرِيُضًا أَوْعَلَى شَفَرٍ فَعِدَّهُ مِنْ أَيَّام أَخَرَ ، يُريُدُ الله بِكُمُ الدُيسُرَوَ لَايُرِيدُ

بِكُمُ الْعُسْرَ ,وَلِنُكُمِلُواالْعِدَّةَ وَلِتُكَبَّرُوااللهُ عَلَى مَاهَدَّكُمُ وَلَعَلَّكُمُ تَشُكُرُونَ ﴿ رمضان کامہینہ جس میں قرآن اتر الوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روش باتیں توتم میں جوکوئی میر

مہینہ یائے ضروراس کے روزے رکھے اورجو بیار پاسفر میں ہوتواتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم یرآ سالی على جنا باورتم يروشواري نبيس عابها اوراس كئے كه تم كنتي يوري كرواورالله كى بزائى بولواس يركه اس نے تمہيس

ہدایت کی اور کہیں تم حق گز ارہو۔ (سوره بقره، آیت۱۸۵)

نیز ارشادرب کریم جل وعلاہے:

لَايُكَ لِقُتُ اللّٰهُ نَفُسًا الْاوُسَعَهَاء لَهَامَا كَسَبَتُ وعَلَيْهَامَا اكْتَسَبَتْ ءَ رَبَّنَا لانُواحدُنَآانُ نَسَيْنَا اَوْ اَخُطَانُنَا ءَ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلُ عَلَيْنَا إصُرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبُلِنَاء رَبَّنَا وَلاتُحمِلْنَاما لاطاقة لنابه ع وَاعْفُ عَنَّارِه، وَاغْفِرُلْنَا رِه، وَارْحَمُنَا رِه، اَنْتَ مَوْلُنَافَانُصُرُنَاعَلَى الْقَوْمِ الْكَفُونِينَ ﴿

الله كى جان پر بوجه نہيں ڈال مگراس كى طاقت بھر اس كا فاكدہ ہے جو كمايا اوراس كا نقصان ہے جو برائى كمائى' اے رب ہمارے ہميں نہ پکڑا گرہم بھوليس يا پچوكيس'اے رب ہمارے ہم پر بھارى بوجھ نہ ركھ جديں كہ تو نے ہم ہے الگوں پر ركھا تھا'اے رب ہمارے اور ہم پروہ بوجھ نہ ڈال جس كى ہميں سہار نہ ہواور ہميں مواف فرمادے اور بخش دے اور ہم پرمبر كرتو ہمارامولى ہے تو كا فرول پر ہميں مدودے۔ (سورہ ہفرہ، آبت ۲۸۲)

دوسرےمقام پرارشادہوا:

لِيُنْفِقُ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ . وَمَنُ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزُقُهُ فَلَيُنْفِقُ مِمَّا اللهُ اللهُ وَ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسَا اللهَ اللهَ اللهَ اللهَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ نَفْسَا اللهُ مَا اللهُ الل

مقدوروالا اینے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس براس کارزق تنگ کیا گیاوہ اس میں سے نفقہ دے جوا سے اللہ نے دیا اللہ کی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگرای قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔
(سورہ طلاقی، آبت ۲)

جومؤمن عزم ویقین کے ساتھ شریعت مقدسہ کے احکام پڑمل بیرا ہوجائے اور نواہی نے حتی الامکان پڑ ہیز کرے رب تعالی اس کے کام آسان فرمادیتا ہے۔

رب تعالی کی بشارت من کیجے

وَالْمِثِي يَئِسُنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنُ نِسَآئِكُمُ إِنِ ارْتَبُتُمُ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَثَةُ اَشْهُرٍ وَّالْنِيُ لَمُ يَحِضُن ﴿ وَأُولَاتُ الْآحُمَالِ آجَلُهُنَّ اَنُ يَّضَعُنَ حَمُلَهُنَّ ﴿ وَمَنُ يَتَّقِ اللَّهَ يَجُعَلُ لَّهُ مِنُ الْمُرهِ يُسُرًا ﴿

اورتمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمیں کچھ شک ہوتوان کی عدّت تین مہینے ہاوران کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعادیہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیس <u>اور جواللہ ہے ڈرےاللہ اس کے کام</u> میں آسانی فرمادے گا۔ میں آسانی فرمادے گا۔

فرائض وواجبات اور تواہی میں انسانی وسعت کا لحاظ رکھا گیا ہے، کوئی فرض، واجب ایسائیس کہ اس پڑمل ناممکن ہو،
ہرزمانہ میں اور ہرجگہ ان پڑمل آسان ہے، جس خفس کے حق میں دشواری پیدا ہوئی وہیں اس کے لئے آسانی پیدا کر
دی گئی، مثلاً نماز میں قیام فرض ہے، بیار اور معذورے قیام کی فرضیت اٹھائی گئی، اب بیٹھ کر پالیٹ کرنماز ادا کرہے،
رمضان کاروزہ ہرمسلمان پر فرض ہے، مگر بیار اور مسافر کورخصت وے دی کہ آسانی کے دنوں میں روزہ رکھ لے، شخ
فافی روز وں کا فدید دے لے، غریب اور نا دار پر زکوۃ اور جج کی فرضیت ندر کھی گئی، جی کہ جومسلمان کلمہ کفر کہنے پر مجبور
کر دیا جائے بایں طور کہ اگر ایسانہ کر بے تو اسے جان سے مار دینے کی دھمکی دی گئی تو تصدیق قبی کی شرط پر کلمہ کفر کہا

بیآ سانیاں اس لئے بیدا کی کئیں تا کہ وہ جنت کی راہ آسانی سے طے کر لے اور سیجی رب کی طرف ہے ہوات ہے کہ معمولی سے نیک عمل کے بدلے جنت جیساعظیم انعام پالیتا ہے، دنیوی آسائٹوں کے حصول کے لئے لوگ متنی محنت مشقت اٹھاتے ہیں، جان گداز مشقت کے باوجودان آسائٹوں کا ملنا بھین نہیں، دنیا کی تمام نعتیں قانی ہیں جب کہ رب تعالی کا انعام جنت لازوال ہے، بیسب رب تعالی کے اس ارادہ ہے متعلق ہیں کہ وہ اپنے بندوں پرآسانی حابتا ہے، دشواری مبیں جابتا۔

علماء نے بیان فرمایا ہے کہ جنت کی راہ چلنے والوں کی دوعلامتیں ہیں

(ال اے نیک اعمال آسان ہوں (ب) اے نیک لوگوں سے مجت ہو

" اللهم ارزقنا حبك وحب حبيبك الاكرم وحب عبادك الصالحين وحب عمل يقربنا اليك

آمين ثم آمين بجاه طه ويّس صلى الله تعالى عليه وسلم"

احكام القرآن ازامام أبوبكراحمدبن على رازى حصاص (م ٢٥٠٥)، ج ١٥٥ م ١٩٢٠ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمر رازى (م ٢٠٠٥)، م٥٠ وما بعد)

قرآن مجیدرمضان میں اتراء رمضان شریف کی شان قرآن مجیدنے بتائی اس طرح رمضان اور قرآن کا آیس میں گہرا لعلق ہے، دوسر مے مہینوں کی نسبت رمضان میں قر آن مجیدزیادہ تلاوت ہوتا ہے، دن کو بھی اور راتوں کو بھی ،نماز میں بھی اور نماز کے بغیر بھی ،ای لئے شریعت نے مقرر فر مایا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کوقر آن مجید کی تلاوت سے زندہ رکھا جائے ،اس کے لئے تراوت کمسنون ہوئی۔

صحابہ کرام،ائمیہ عظام،علائے عرب ونجم کا اس براجماع ہوا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں میں ہرروز بیس رکعت تراوت کا داکی جانیں ،حضور سیدعالم ﷺ نے دوروز تر اوت کیڑھا کر موقوف فرمادی تا کہ امت یرفرض نہ ہوجائے ،سیدنا ابو بمرصد این اور سیدنا عمر فاروق رض الد منهما کے دور خلافت کے ابتدائی ایام میں لوگ انفرادی طور پرتر او ت کم پڑھتے ، سیدناعمر فاروق رضی الشعنے نے حسن ترتیب کے لئے تمام لوگوں کو حضرت الی این کعب کی امامت میں تراوح کیا جماعت پڑھنے کا حکم دیا ،اس کے بعد سیدنا عثمان اور سید باعلی رشی الدعهما کے دورخلافت میں بھی یہی وستور رہا،اس وقت ہے کے کرآج تک عرب وعجم کے حقی ، شافعی ، مالکی جنبلی فقہا میں رکعت تر اور کی پڑھتے آرہے ہیں اور یہی مسنون ہے۔ نماز تراوی کی جماعت سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز جمیں۔

تر مذی شریف میں حدیث ہے:

" وَاكْتُورُاهَٰلِ الْعِلْمِ عَلَى مَارُونَ عَنُ عَلِي وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصُحَابِ النَّبِي النَّيِ عَشُرِيْنَ رَكُعَةُ وَهُوقَوْلُ سُفَيَانَ النَّوْرِيَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هَكَذَاادْرَكَتُ بِبَلَدِ مَكَّةَ يُصَلُّونَ

ا کٹر آبل علم کائمل اس پر ہے جوحضرے علی وعمر و دیگر صحابہ کرام ہے مروی ہے ، یعنی بیس رکعت ، یہی فر مان سفیان توری، این مبارک اورا م شافعی کا ہاورا مام شافعی نے فرمایا کہ ہم نے ایے شہر کم معظم میں یہی عمل پایا کہ مسلمان میں رکعت تر اور کیڑھتے ہیں۔

(حامع ترمدی ازامام ابوعیشی محمدبن عیشی ترمدی (م 1479) ج ا ص 99)

احكام القرآن ابن الی شید، طبرانی کمیر، بہتی ،عبدابن حیداور بغوی نے روایت کیا " عَنُ إِبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيُّ مَكَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشُرِيْنَ رِكُعةٌ سوى الوتْر حضورا کرم تی رمضان میں وز کے علاوہ بیں رکعت پڑھتے تھے۔ مستداس ابی شیبه، ج۲، ص ۲۴ بیهفی ح۲، ص ۹۹ محدث بیم قی نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی نے ایک امام مقرر فرمایا تا کہ وہ بیں رکعت رٓ او ٓ ٓ ٓ ٓ رہِ ھائے ، " غَنُ اَبِي الْخَنُسَاءِ أَنَّ عَلِيٌّ ابُنَ ابِي طَالِبٍ أَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بالنَّاسِ خَمْس تروينحاتِ عشرين كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منقى (م20)، ج ١ . - ٢٣٠ ٢٣٠ رمرید تفصیل کے لئے ملاحظه هو عمدة القاري شرح بخاري نقابه شرح هذايه صحيح البهاري وغيره تفسيرات أحمديه ازعلامه أحمد جيون جونهوري (م١٢٥٥ أق)مطبوعه مكنيه حقانيه محله جنگي پشاور .ص أ ٢ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدين على رازي حصاص (م ٢٥٠٥)، ح ١ .ص ٢٠٠٠ احكام القرآن از علامه أبو بكر محمد بن عبدالله المعروف بأبن العربي مالكي (م ٥٣٣م). ج ١ ، ص ٨ ٨ نماز تراوح کی بیس رکعت ہیں ،احادیث طیبہ،تعامل صحابہ وامت کے علاوہ اس پر قر آن مجید کی داخلی شہادت موجو د ہے، حضرت عمر وعثان رضی الله عنصما کے دور میں جس قدر قرآن مجید پڑھ کرنماز میں رکوع کرتے تھے اسے حصہ قرآن کا 🕽 نام رکوع ہوااور چونکہ تر اوت کے ہیں رکعت پڑھی جاتی تھیں اورستا ئیسویں رات کوقر آن مجید ختم کیا جاتا تھا،اس طرح قرآن مجید کے پانچ سوچالیس (۵۴۰)رکوع ہونے جاہئیں الیکن قرآن مجید کے آخر میں چھوٹی چھوٹی سور تیں بعض 🕽 ر کعتوں میں دو، دو بھی رہ تھی جاتی تھیں (اوراب بھی ایسائی ہے)اس طرح قر آن مجید کےرکوٹ (۵۵۷)ہوئے قر آن مجيد كركوعات كى تعداد بى بتار بى ب كرتر او ي بيس ركعت بين -لیلة القدر رمضان مبارک میں ہے اور بدرات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک ہے، امام اعظم ابو حنیفہ اور دیگر جلیل القدر صاحبان کشف کے تجربات ومشاہدات کے مطابق ستائیسویں شب ہے، بعض مفسرین نے قرآن مجيد كى داخلي شهادت سے بي بن ثابت كيا ہے، فرماتے بين كرلفظ " ليلة القدر " كنوحروف بين اور بيد حروف سورة القدر میں تین بار تکرار ہے آیا ہے، اس طرح نوکوتین سے ضرب دینے سے ستا میں حاصلِ ہوتا ہے۔ تفسیرات /ازعلامه احمدجیون جونپوری (م<u>۳۵۱۱۵) مطب</u>وعه مکتبه حقانیه محله جنگی بشاور، ص ۱۲ ا 🔑 تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيلمحمود آلوسي حنفي (م ٢٥٥ آم)، ح ٢ ص جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي قرطبي (م١٦٨٥)، ح ٢٠٥٥ ص ٢٩٥ تفسير كبيرازامام فخرالدين ضياء الدين عمررازي (م ٢٠٢٥)، ج٥٠ ص٩٢ فتح العزيز المعروف به تفسير عَزيزي أزعلامه شاه عبدالعزيز محدث دهلوي (م ١٣٣٩هـ) ، أسورة القدر نزول قرآن اورشب قدر کےعلاوہ رمضان مبارک کی ایک اور فضیلت میتھی ہے کیدد بگرآ سالی کتب اور سحیفے رمضان میں ہی اترے، چنانچہ کیم رمضان کوصحف ابراہیم ،سات رمضان کوتو رات، تیرہ کواجیل اوراٹھارہ کوزیورشریف نازل جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكي فرطبي (م ١٦٨٥)، ح٢، ص ٢٩٨ تفسير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيلعجمو دآلوسي حنفي (م 4 ٢٤٥) - ٢ - ص ١١ تفسير كبيرازامام فخرالدين ضياء الدين عمروازي (م ٢٠١٥)، ج٥،ص ٩٢ انوارالتنزيل واسرا ر التاويل المعروف به تفسير بيضاوي ازفاضي ابوالحير عبدالله بن عمر بيضاوي (م 100) ص ١٢٩

454

تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني پتي عثماني مجددي (م٢٢٥) مطوعه ندوة المصنفين دهلي، ج أ ،ص ٣٢

بر ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عمرين كثير شافعي (م ١٤٠٤) ج ١٠ص ٢ ا

•••••••••••••

(۲۹) انقضائے مناسک کے بعد اظہار تشکر کے لئے شبع جمیداور تھبیر کے،اللہ تعالی نے اپنی عبادت کی طرف راہمائی فر مائی ،گراہی ہے بیمالیا،ای لئے فرض نماز ول کے بعد ذکر الٰہی مسنون ہوا، بیدذ کرخواہ جبری کرے یاسری، دونوں حالتوں میں جائز ہے، زمانہ جاہلیت میں جج کے مناسک اداکرنے کے بعدلوگ اینے آبا واحداد کا ذکر بطور تفاخر کے کرتے تھے،اپنے حسب ونسب پرفخر کرتے ،اپنے آباواجداد کے مناقب بیان کرتے ،اس کی بجائے رب نے فرمایا

کہ میراذ کر کرو، طاہرے کہ بیج وتحمید بھیر جہلیل اور درود وسلام اللہ کے ذکر ہیں۔ اس سلسله میں مانعین ذکر کےمتنزمفسرعلامدابن کثیرکامؤ قف سنکے:

" وْلِهَاذَا جَاءَ تِ السُّنَّةُ بِاسْتِحْبَابِ التَّسْبِيُحِ وَالتَّحْمِيُدِ وَالتَّكْبِيُرِ بَعْدَالصَّلَوْتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَقَالَ ابْنُ

فرض نمازوں کے بعد سیج جمیداور تکبیر کے استحباب کے بارے میں حضور علیہ الصارة والسلام کا طریقہ وارد ہے،

حضرت ابن عباس رضی الله عنظر ماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی نمازختم ہونے کی خبر ہم کوآپ کی تکبیر ہے ہوتی تھی۔

تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين استعبل عمربن كثير شافعي (م<u>٣٥٠٥)</u> مطبوعه دار الاحياء الكتب العربية عيسي البابي وشركاؤه، ج ا،ص ٢ ٢ ١٨٠٢ ا احكام القرآن از علامه ابوبكرمحمدبن عبدالله المعووف بابن العربي مالكي (<u>م ٥٨٣)، ج ا،ص ٨٨</u>

(۳۰) عیدین کی نمازوں میں چھتمبیریں زائد کرناواجب ہے،ای طرح ایام تشریق (نویں ذی الحجہ کی ظہرے لے کرتیرہویں کی

عمرتک) ہرنماز کے بعدا یک بارتبیر کہناواجب اور تین بارمشحب ہے، پیمبیرسلام کے فوراً بلندا واز ہے کہے:

" اللهُ ٱكْبَرُ اللهُ ٱكْبَرُ لَا إِلَّهُ اللَّهِ وَاللَّهُ وَاللَّهُ ٱكْبَرُ اللَّهُ ٱكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمَّدُ "

احکام القر آن از علامه ابوبکر محمدین عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م<u>۵۳۳م)، ج ا ،ص ۸۸</u> تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله بانی بنی عنمانی مجددی (م<u>۲۲۵ م) مطب</u>وعه ندوة المصنفین دهلی، ج ا ،ص۳۳

ا۳) عیا ندد کی کردعا مانگناسنت ہے، حدیث شریف میں اس بارے میں متعدد دعا میں وارد ہیں ، ایک دعامیہ بے:

" اَلْلَهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَابِالْيُمُن وَالْإِيُمَان وَالسَّكَامَةِ وَالْإِسْكَامِ " احِجَام القرآنِ إِذَ علامه ابوبكرم حمدين عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (١<u>٣٣٣م)</u>، ج ١ ، ص ٨٢

(۳۲) روزہ کی حالت میں تچھنےلگواناروزہ کوئہیں تو ڑتا،اس پرامت کا اتفاق ہے،علاء نے فرمایا ہے کہ تچھنےلگوانے ہے ب

ے خون خارج ہوتا ہےاور سااییا ہے جیسا بیٹا ب و براز ، پسینہ آنسو،ان اشیاء کے نکلنے ہے روز ہمیں ٹو شا۔ حدیث شریف میں دارد ہے:

" ثَلَاثٌ لَايُفَطِّرُنَ الصَّائِمَ الْقَيْ وَالْإِحْتِلَامُ وَالْحِجَامَةُ "

(رواه الترمذي عن ابي سعيد بحواله

بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي (م٢٠٠١ع) ج ١٠ص ٢٣٨٠ بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منفى (م٢٥٥)، ج٨٠ ٢٢٨١

تين چيزين روزه مين تو زيس، قي كرناءاحتلام، تي يخيلوانا-احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص (م ٢٤٠٥)، ج ١ ،ص ١٩٠

مهدهههههههه احكام القرآن مهمهههههههههههههه ٣٣) اگر كى نے جان يو جھ كرتے كى اوروہ تے منه جر بوتواس سے روزہ اوٹ جائے گا،اى طرح اگر تے خود بخو وہوئى 🥊 مگراس نے لوٹادی،اگر نہلوٹا تا توروزہ فاسد نہ ہوتا، یہاں اگر تے جسم سے خارج ہوئی اشیاء میں ہے قیاس تو یہی عا ہتا ہے کداس سے روز ہ نہ جاتا مگریہال موجودتص کی وجہ سے قیاس متر وک ہے۔

" مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَن اسْتَقَاءَ فَلْيَقُصْ "

زرواه التومذي وابوداؤد وابن ماجه والنسائي و الحاكم عن ابي هريرة يحواله الفضل الكبير مختصر شرح المجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي (م ٢٠٠٠ م) ج ٢٠٥٠ من ٢٥٠٠ الفضل الكبير مختصر شرح المجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤوف مناوي شافعي (م ٢٠٠٠ ع - ١٥٠١ م) بعد العمال من سنن الاقوال والإفعال ازعلامه على منقي (م ٢٥٥٥) ، كنز العمال من سنن الاقوال والإفعال ازعلامه على منقى (م ٢٥٥٥) ، كنز العمال من سنن الاقوال والإفعال ازعلامه على منقى (م ٢٥٥٥) ، كنز العمال ، ج ٨ - ١٥٠١ مناوي

روزہ کی حالت میں اگرقے ہوئی تو قضامییں اگر قصداً قے کی توروزہ کی قضالازم ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٥٢٥٠)، ج ١ ،ص ١ ٩ ٢

٣٣) جود وابراه راست جوف معده یاد ماغ میں چہتے جائے وہ روز ہ تو ژ دیتی ہے اور جو براہ راست جوف معدہ یا دیاغ میں نہ

ہنچاس سے روز ہمیں ٹو ٹنا ، جیسے سر مدلگا نا ،اگر چداس کا اثر حلق میں محسوں ہو۔

حدیث نے بیاصول واضح کیاہے:

" إِذَاتُوَضَّأَتَ فَٱبُلِغُ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ مَالَمُ تَكُنُ صَائِماً "

جب تو وضو کرے تو کلی اور ناک میں خوب یائی ڈال کر کر جب تک تو روز ہ ہے نہ ہو۔

روواه ابوبشرالدولابي فيماجمع من حديث النووي عن صائم بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (۱۵ ـ ۹) ، رح ۹ ح ۲ ۲ ۱ ۲ ۲

دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں:

"بَالِغَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ الَّاآنُ تَكُونَ صَائِماً"

کلی اور ناک میں یانی ڈالنے میں مبالغہ کر جب تک توروز ہ دار نہ ہو۔

(عن لُقيط بن صبرةبدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ازعلامه علاؤ الدين ابوبكربن مسعو دكاساني حنفي (م٨٥٨٥)

مطبوعه دارالفكربيروت لبنان، ج٢، ص٠٣١ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص (م ٢٥٠٥) و ا اص ١٩٢

جة الاسلام ابو بكرين احدين على الرازى (م اعتمه) اسسلسله مين فرماتي بين:

'' فَأَمَرَه بِالْمُبَالَغَةِ فِي ٱلْإِسْتِنُشَاق وَنَهَاعَنُهَالِآجُل الصَّوْم فَدَلَّ ذَٰلِكَ أَنَّ مَاوَصَلَ بِٱلْإَسْتِنَشَّاقِ الى الْحَلْقِ أَوِالدُّمَاعُ أَنَّهُ يَفُطُورُ لَوْ لَاذَٰلِكَ لَـمَاكَانَ نَهُيُه عَنَهَالِاَجُلِ الصَّوُم مَعْنَى مَع امرهُ بِها فَي غَيُرِ الصُّومُ وَصَارَ ذَٰلِكَ اَصُلُاعِنُ لَا اَبِي حَنِيُفَةَ فِي إِيْجَابِ الْقَضَاءِ فِي كُلَّ مَاوَصَلَ إلى الْجَوُفَ وَاسْتَقَرَّ فِيُهِ مِمَّايُسْتَطَاعُ الْإِمْتِنَاعُ مِنْهُ سَوَاءٌ كَانَ وُصُولُهُ مِنْ مَجْرِي الطّعام والشّراب اوْمِنْ مَحارِق الْبَدَنِ الْتِيُ هِيَ فِي بُنْيَانِ الْإِنْسَانِ اَوْمِنُ غَيْرِهَالِأَنَّ الْمَعْنَى فِي الْجَمِيْعِ وُصُولُهُ إلى الْجَوُفَ وَإِسْتِقَرَارُهُ فِيُسِهِ مَعَ إِمُكَانِ الْإِمْتِنَاعِ مِنْسُهُ فِي الْعَادَةِ وَلَايَلَزَمْ عَلَى ذٰلِكَ الذَّبابُ والدَّحانُ وَالْغَبَارُيْدُخُلُ حَلْقَه لِانَّ جَمِيْعَ ذَلِكَ لَايُسْتَطَاعُ الْإِمْتِناعُ مِنْهُ فِي الْعادَة وَلايُمكِنُ التَّحَفُّظُ مِنْهُ

ناک میں پائی چڑھانے کے بارے میں مبالغہ کا علم دینا اور روزہ کی صورت میں اس ہے منع کرنا حضورا کرم ﷺ ے تابت ہے، یہاس امر کی دلیل ہے کہنا ک میں پائی چڑھانے میں حلق یا دماغ تک پہنچنے ہے روزہ جا تار ہتا ے ، اگر ایبانہ ہوتا تو مبالغہ سے نہ مع فرماتے ، روزہ نہ ہونے کی صورت میں آپ نے مبالغہ کا ارشاد فرمایا، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہءنے کے نز دیک بیاصول تھہرا کہ جوشی معدہ تک پہنچ کرتھہر جائے اوراس ہے بچناممکن ہواس ہے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جوف معدہ یاد ماغ میں کی شک کا پہنچناخواہ کھانے یینے کے ذریعہ ہویابدن کے ان مساموں ہے جو بدن انسائی میں خلقی طور پر ہوتے ہیں یا گسی اور ذر بعیہ ہے ، کیونکہ ان سب صورتوں میں ان اشاء کا جوف معدہ تک بھنج کر قراریا ناہے جن سے عادۃ بچنامملن ہو۔

مکھی ، دھواں اورغبار کے حلق میں داخل ہونے ہے روز ہمیں ٹوٹٹا کیونکہ ان سے عادۃ بیناممکن نہیں اور نہ بیمکن ے کہان عادی اشیاء ہے بچنے کے لئے منہ کو ہمیشہ بندر کھاجائے ،انجلشن (ٹیکہ)خواہ شریان میں لگایا جائے یا گوشت میں ، جب تک اس کی دوابراہ راست معدہ یا د ماغ تک نہ پہنچےمفسدروز ہمیں ،البنة جتی الام کان روز ہ

کی حالت میں اس سے اجتناب ضروری ہے، بلا دجہ اضطرار اسے معمول بنانا جائز ہیں۔ (أحكام القرآن أزامام ابوبكراحمدين على رازى جصاص (م معام)، ج

(۲۵) رمضان شریف میں نفل یا نذر کی نیت کے باد جو درمضان کا فرض روز وادا ہوگا۔

(احكام القرآن ازامام أبوبكراحمدبن على رازى جصاص (م معام)، ج إ عص ١٩٤

ال(٣٦) دانت میں غذا کا جوذرہ رہ گیا تھااس کے نگل جانے ہے روزہ ہیں ٹوشا، کیونکہ غبار بھی کی ماننداس ہے بچنامملن ہیں،

مثلاً کی نے ستو کھائے اور اس کا ذرہ دانت میں رہ گیا تھا اس کے نظلے سے روزہ نہ گیا۔

(احكام القرآن ازامام ابويكراحمدبن على رازى حصاص رم مرود م ا مص ١٩٠٠

(٣٤) جنابت مانع روز و نہيں ، يعنى منح دير سے اٹھااورا سے عسل كى حاجت ہے اگر عسل كرتا ہے تو تحرى نہيں كرسكتا تو تحرى ے فارغ ہو کر عسل کر لے، ای طرح اگرون کوسوتے میں احتلام ہو گیا تو بھی روزہ نہ گیا۔ داحکام القرآن ازامام ابوبکو احمد بن علی رازی جصاص (م 2010)، ج اسم ۹۴

(٣٨) ہرروزہ کی نیت کرنا فرض ہے، بلانیت روزہ ادا نہ ہوگا، نیت زبان ہے کرنا لازمی میں بلکہ دلی ارادہ کا نام نیت ہے،

روز ہ رکھنے کے ارادہ سے محری کو کھانا پینانیت ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنامتحب ہے۔

(احكام القرأن ازامام ابويكراحمدبن على رازى جصاص (م ٢٥٠٠)، ج ١٠ص١٩١

رب کریم کی فعت ملنے پر بھیر کہنا اورخوشی منانا بہت بہتر ہے، رمضان اور قرآن کے ملنے پرشکر کاحکم رب کریم نے دیا: " لَعَلَكُمْ تَشُكُرُونَ " إوركبين تم حَق كزار مو-

رمضان کی آید برحضور ا کرم تھ فوتخری دیے ،مبارک باددیے تھے:

" قَالَ رْسُولُ اللهِ ﷺ اَتَاكُمُ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ الخ

حضور رحمة للعالمين ﷺ نے فرمایا كرتمهارے پاس رمضان كام بينة آگيا ہے يہ بابركت مهينہ ہے اللہ نے اس مهينه

کےروز نے من کئے ہیں۔

(رواه احمد والنساني عن ابي هريرة رضى الله عنه بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٩٢٥٥)، ،ج٨،ح ا ٢٣٣٧

بعض احادیث کے کلمات یوں ہیں:

" اَتَاكُمُ شَهُرُرَمَضَانَ شَهُرُبَرُ كَةِفِيُهِ خَيْرٌ "

كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٩٤٥٠)، ١ج٨٠ - ٢٣٦٩

" أَتَاكُمُ شَهُرُ رَمَضَانَ شَهُرُ خَيْرٍ وَبَوَكَةٍ"

كُنتو العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٩٧٥)، ج٨، ح ١ ٢٣ ٢٩

حفرت انس بروایت ب:

" ذَخُلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوُلُ اللهِ عَلَيْكُ إِنَّ هَذَاالشَّهُوَ قَدُحَضَوَكُمُ وَفِيُهِ لَيُلَةٌ خَيْرٌ مِّنُ الْف شَهْرِ الخ " (رواه ابن ماجه بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على مقى (٩٤٥٥)، ،ج٨،ح٢٨-٢٨)

حفرت انس کی دوسری روایت میں یول ہے:

" إِنَّ هَلَا الشُّهُرَ دَخَلَ عَلَيْكُمْ وَهُوَ شَهُرُ اللهِ الْمُبَارَكُ الخ "

(رواه ابن النجار بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م249)، ج٨، ح٨٥ ٢٣٢٩٨

حضرت سلیمان فاری میں اللہ سایک مبارک خطبہ کی روایت فرماتے ہیں جس میں اس مقدس مہین کی عظمت کو تفصیل ہے بیان فرمایا:

"خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ مِلْشِهِ فِي آخِرِ يَوْم مِّنُ شَعْبَانَ يَايُّهَاالنَّاسُ قَدُاَظَلَّكُمْ شَهُرٌ عَظِيْمٌ شَهُرٌ مَبَارَكٌ شَهُرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيُرٌ مِّنُ ٱلْفِ شَهُر الخ"

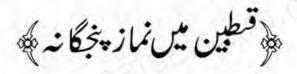
(رواه البيهقي بحواله مشكوة المصابيح ازامام ولى الدين محمدبن عبدالله (م <u>٢٣٠م)</u>

معه اشعة اللمعات ازشيخ عبرالحق محدث دهلوى (م ٢٥٢٥)، ج٢، ص ٢٥)

رمضان ،روزہ اورلیلۃ القدر کی آید پر جان رحت حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام کومبارک باد دی ،رمضان کی آید کی خوشخبر کی سنائی ،لہذا شب ولا دت مصطفیٰ میں ہر جائز خوثی منا تا،مبارک باد دینا جائز وستحن ہے کیونکہ حضور اکر مﷺ کا وجود مسعود تمام انعامات کا باعث ہے،عید میلا دکی خوثی مسلمان اسی لئے مناتے ہیں۔

ተ

نىمىمە باب(١٩):



اور

﴿روزه رمضان كے احكام

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جو ہر دور، ہر علاقہ اور ہر فر دانسانی کے متنوع مسائل کاحل بتاتا ہے، دنیا کا کوئی فر دایسا نہیں جواپنے حالات کے پیش نظراس سے استفادہ نہ کر سکے، ثال ، جنوب، مشرق ومغرب کے، گری و سر دی کے رہنے والوں کے اختلاف مزاج اور اختلاف حالات کے باوجود بھی کواس کے اصول وقوانین کافی میں ، زندگی کا کوئی حصہ، پہلوایسا خلا

نہیں یا تا جس میں اسلام کی ہدایت موجود شہواور پھر اسلام کا کوئی قانون ایسانہیں جوانسانی عمل کے دائر ہافتیار میں شہوء

" لَا يُكَلِّفُ اللهُ مَنْفُسًا إلَّا وُسُعَهَا" كاواضح اعلان عام موجود بيايك الياجين بجس كى صداقت روز بروز افز دن تر ہور بی بے،صد باجد بد سائل پيدا ہوئے اور ہور ہے ہيں گراسلام نے ان كى پيدائش بىل بى ان كا قابل ممل

عل عطا فر ما دیاہے ،قر آن وحدیث نے اصول اساسیہ بتادیئے ،فقہ واجتہاد نے ان اصولوں سے قوانین وضع فرمائے اوران گئی سادیں ہوئے۔

گنت جزئیات ترتیب دے دی ہیں ،نو پید کسی مسئلہ میں اگر کوئی واضح جزئی موجود نہیں ہوتی کو علماء راتخین اصول وقوانمین ہے اس کاحل تلاش کر لیتے ہیں ،گویا اسلام نے کسی دور کے ،کسی علاقے کے ،کسی مسلمان کو بے یار وید د گارنہیں چھوڑا، بیاللہ کافضل

ان کا ک حال کریے ہیں ، کویا ہما ہے اور اللہ کا فضل محدود تبیس ۔

حال پیدا کردی ، نماز اورروز سے بےعمومی مسائل پران علاقوں میں عمل مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن بنادیا ،کیکن فقہائے کرام شکے اللہ مسعیہم نے اصول وقواعد شرعیہ ہے ان مشکل اور ناممکن حالات کا قابل عمل حل تلاش فر ما کرامت پراحسان میں میں میں میں میں میں میں میں میں اور اس میں ہوئی ہے۔

رايااور "ألدين يُسْو" كفرمان مصطفى على اظهار فرمايا بـ

وحودهههههه القرآن محودههههههههه کرہ ارض کے ثالی علاقوں میں سال میں کم دمیش حالیس روز ایسے ہوتے ہیں جہاں مغرب کوسورج غروب ہونے بعد 🖠 مجمی افق پرشفق موجود ہوتی ہے کہ دوبارہ صبح ہوجاتی ہے،ادرآ فیآب طلوع کرآ تا ہے، ظاہر ہے کہ جب تک شفق غروب نہ ہوعشا ، 🕻 کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے ،اندریں صورت وہال کے رہنے والول کے لئے نماز عشاءاور وتر وقت پراوا کرناممکن نہیں ،ای 🖢 طرح روزہ رکھنا بھی ممکن ندر ہا، کیونکہ روزہ کی ابتداطلوع فجر ہےاورطلوع فجر رات کی تاریکی کے بعد ہوتی ہے،ان علاقوں میں، ان دنول میں چونکہ شفق بھی غروب نہیں ہوتی اس طرح رات کی تاریکی کا پایا جانا نہ ہوا، جب رات کی تاریکی نہ یائی گئی تو روز ہ کی 🛊

ابتداء،طلوع فجرنه پائی گئی ،روزه رکھناممکن نه رہا، اوریہ بھیممکن نہیں کەمسلمان ان دنوں روزه افطار ہی نه کریں ،افطار کئے بغیرشام ہی ہے دوسرے روزے کی ابتدا کر دیں ،ایبا کرتا انسانی طاقت میں نہیں ،اگر ان ایام میں رمضان آ جائے تو روز ہ

اسلامی فتوحات اورمسلمان تا جروں نے بڑی تیزی ہے اسلام کوکرہ ارضی کے ہر گوشہ پر پہنچادیا، شرق وغرب اور ثال 🕻 و جنوب کے دور دراز علاقوں میں مسلمان پہنچے ،قطب شالی کے علاقہ بُلغار میں اسلام تیسری صدی ججری میں پہنچ گیا۔ بلغار کی 🕻 ریاست دریائے کا مااور والگا کے سنگم میں واقع تھی' جس میں بلغار نامی ترک قوم آ بادھی بفن لینڈ کو فتح کر کے نئی سلطنت بلغار کے م سے قائم ہوئی عربی میں اسے" بلغار "اور فاری میں" بلکار " لکھتے ہیں۔

میشهر بین الاقوای تجارتی منڈی تھا،غیر ملکی تاجرول،روسیوں،خزروںاورمسلمانوں کے لئے مقام اتصال واجهاع تحا، اس ك وجهر الورع يهل يهال اسلام بي حكاتها وجهد، والمهراعور عدد من خليف مقترر بالله في شاه بغار ك دربارش ايك سفارت جيجي هي ،اس سفارت مين ابن فضلان ايبامؤ رخ بهي شامل تعا_ 9.9 جي واستجيا ٩٢٢ ، ١٩٢٢ مين

مير بلغارميكائيل بن جعفر بن عبدالله تفا_ 2٣٧ جي ٩٣٨ عِم امير بلغارطالب بن احمرتها_ ٢ ٣ جي 1 _ 9 ء ، ع 6 ع مين بن احمداوراس کے بعد ہ<u>ے سے احمام ع</u>ک مومن بن حسن امیر بلغار تھا،ان امیر وں کے نام سکوں پر کندہ ہوتے تھے۔

بلغر سکوئی کے قریب کھنڈرات کی کھدائی سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشہردار الحکومت تھا۔ یہاں مسجدین ،خطیب،ا،مسجداور مؤ ذن تھے،لوگ فقہ حفی کےمقلد تھے، یہال جاڑوں میں دن چھوٹے اور را تمیں بڑی ہوتی تھیں (اوراب بھی ایسا ہی ہے)اور کر ما من معاملهای کے برعل ہوتا تھا، ٹالی عرض بلد کے علاقہ کی اس خصوصیت نے ،جس ہے دوسرے اسان می الک وسابقہ بیس پڑ تھا،جلد ہی علا کواس نئ صورت حال کی طرف متوجہ کیا اور اس موضوع پر ایک طویل بحث نثر وع ہوگئی کہ ان مسائل کا جمیحتل کیا ہے،اور یمال کے باشندےان ایام میں نماز اورروزے کی اوا کیکی کس طرح کریں۔

اسلامی ادب اور فقہی ابحاث میں غالبًا بلغار کا تذکرہ سب سے پہلے ای وجہ ہے آیا ، درج ذیل سطور میں جمران مہمی بحثول کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں تا کہ فقہاا ورمجتہدین کی مسائل جمیلہ کی ایک جھک دیمھی جائے۔ سب سے پہلے تمس الائمہ عبدالعزیز احمر حلوانی بخاری (التوٹی ۱۳۳۸ پیاو۳۳ پیاری ۱۹۳۳ پیلی مورت میں بید مسئلہ پیش ہوا کہ ان علاقوں میں ان دنوں کی نماز عشاء، وتر (اور عالبًا رمضان کے روزوں کا) کیا تھم ہے؟ آپ نے وجوب عشاء، وتر (اور روزه) کا تھم فرمایا ، بعدازاں بیسوال ان کے ہم عصر شخ کمیر سیف النہ سیف الدین بقالی کی خدمت میں پیش ہواتو آپ نے عدم وجوب کا فتوی دیا ، جب بیہ جواب حضرت تمس الائمہ حلوانی کو پہنچاتو آپ نے ایک سائل کو حضر مصدیف بقالی کی خدمت میں بھیجا کہ جامع مسجد خوارزم میں عوام کی موجود گی میں شخ بقالی کی خدمت میں بیسوال کرے کہ جو تحص پانچ نمازوں میں سے ایک نماز ساقط کر دیے اس کے متعلق آپ کا کیا فتوی ہے؟ کیا وہ کا فر ہے؟ تو حضرت بقالی نے یہ بچھتے ہوئے کہ سوال میرے ہی فتوی پر ہے ، فوراً فرمایا:

ے، وراح مایا: "مَالِيمُ تُقُولُ فِيْمَنُ قُطِعَ يَدَاهُ مَعَ الْمِوثَقَقَيْنِ اَوْرِجُلاهُ مَعَ الْكَعْبَيْنِ كَمُ فَرَائِصَ وُصُوءِ ٩ "

جس تحض کے دونوں ہاتھ کہدیوں سمیت یا دونوں پاؤں مخنوں سمیت کھے ہوں اس کے وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

(صغيرى شرح منية المصلى 'ص ٣٣٠ ا مطبوعه مطبع ناصرى لاهور"(٢٨٢ اه). غنية الستعلى شرح منية المصلى 'ص ٢٢٩ مطبوعه مطبع احمدى لاهور (<u>١٣١٠)</u>

ا کل نے جواب دیا؛

''اس کے خق میں وضو کے فرائفل تین ہیں' کیونکہ فرض ہاتھ بیا پاؤں دھونے کے فرض کامکل ہی ندر ہا''۔

اس پرحضرت بقالی نے فرمایا:

ای طرح پانچویں نمازاس لئے ساقط ہے کہ اس کا دفت ہی نہ پایا گیا۔ جب یہ جواب حضرت حلوانی کو ملاتو آپ نے اپند فرمایا اورائیے فتوی سے رجوع فرماتے ہوئے حضرت بقالی کی موافقت فرمائی۔

قطبین کے قریب جہاں انسانی آبادی ممکن ہے وہاں کے رہنے والوں پر پانچ وقت کی نماز اور مضان مبارک کے

اول: نمازی فرضت کے نصوص قطعی قرآن مجیدا حادیث صححدادرا جماع امت کی صورت میں موجود ہیں مگر پانتج اوقات کی فرض نماز کا ثبوت قطعی احادیث صححداورا جماع امت سے ہے اس کا انکار کفرہے۔

دوم : پانچ وقتہ نماز کی فرضیت اپنے اوقات مقررہ سے مشروط ہے جب اُور جہاں وقت پایا گیا نماز فرض ہو کی اور جہال کمی نماز کا وقت ہی نہ لیے وہاں وہ نماز فرض ہی نہیں۔

یمی حالت رمضان کے روزوں کی ہے:

اول : ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ کلمہ شہادتین کی گوائی نماز روزہ زکوۃ اور جے۔ارکانِ اسلام کا پانچ میں حصر نصوص قطعیہ سے ثابت ہے ان میں کسی کا انکار کفر ہے۔

دوم : رمضان کے روزوں کی فرضیت رمضان کامہینہ پانے سے مشروط ہے جب اور جہال رمضان کامہینہ یایا گیاروز وفرض ہوا اور جہال رمضان نہ پایا گیاروز وفرض نہ ہوگا۔

رمضان کامہینہ پالینے میں علائے کرام کا فتلاف ہے۔

مشہور مفسر علامہ تما دالدین ابوالفد اء اسمعیل ابن کثیر (۱۲<u>۳۶</u>۵ فرماتے ہیں:

"شَه دَمِنكُمُ الشَّهُرَ : هٰ ذَالِيُجَابُ حَتُمٌ عَلَى مَنْ شَهِدَاسِتِهُلالَ الشَّهُرِ أَى كَانَ مُقِيْمًا فِي الْبَلَدِ

حِيْنَ دَحَلَ شَهُرُرَمَضَانَ وَهُوْصَحِيْحٌ فِي بَدَنِهِ أَنُ يَصُوْمَ لَامَحَالَةَ"

تم میں سے جورمضان کامہینہ پالے : یعنی رمضان کے جاند کے طلوع کے وقت اس پرروز نے قطعی فرض ہیں'جب کہ وہ کمی شہر میں مقیم ہوا دراس کا بدن تندرست ہودہ ضر درروزہ رکھے۔

تفسير ابن كثير از حافظ عمادالدين اسمعيل عمربن كثير شافعي (م<u>220م)</u> مطبوعه دارالاحياء الكتب العربيه عيسى البابي وشركاؤه، ج ١،ص ٢١٦

علامهابن کثیر کے نز دیک شھو دٹھر سے مرادیہ ہے کہ

''رمضان کاچا ندطلوع ہوتے وقت وہ تندرست ہو'روز ہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو''۔

مشہور مفسر جمۃ الاسلام ابو بکرالرازی (ع<u>ے سے</u> ھ)اس کی تفییر یوں فرماتے ہیں :

" (فَمَنُ شَهِدَمِنكُمُ الشَّهُرَفَلَيْصُمَهُ)بَيَّنَ اَنَّ لُزُومَ صَوْمِ الشَّهُرِ مَقُصُورٌ عَلَى بَعْضِهِمُ دُونَ بَعُضِ وَهُوَمَنُ شَهِدَالشُّهُرَ دُونَ مَنُ لَّمُ يَشُهَدُ "

احكام القرآن ازامام ابوبكر احمد بن على رازي حصاص (م ٢٥٠٥)، ج ١ ، ص ١٥٠

تم میں سے جو پیم ہینہ پائے تووہ اس مہینے کاروزہ رکھے اس آیت نے واضح کیا ہے کہ روزہ بعض پرفرض کیا ہے بعض پڑئیں' جس نے بیمہینہ پایاوہ روزہ رکھے اور جس نے بیمہینہ نہ پایاوہ روزہ نہ ر کھے۔

رمضان کا چاندطلوع کرآنے کے باوجودبعض لوگ رمضان پاتے ہیں بعض لوگ رمضان نہیں یاتے ۔مثلاً جولوگ طلوع ما ہتاب رمضان کے دفت مجنون ہواور پورامہینے مجنون رہے ٔ رمضان کے آجانے کے باوجوداس نے رمضان نہ پایا'ایے ہی ممکن ہے جہال رمضان کا چاند طلوع کرآئے مگرروزے کی ابتدا کا وقت (فجر صادق)نہ آئے (غروب شفق ابیض نے قبل ہی طلوع ا فجر ہوجائے) تو وہاں کے رہنے والوں نے رمضان کامہینہ نہ پایا اس لئے ان پرروزہ فرض نہ ہوا۔

حجة الاسلام ابوبكرنے رمضان كامهينه پانے اور نه پانے كى توضيح فرمائى ہے كەشھو درمضان ہے مراد'' مكلّف ہونا ہے''۔ کیونکہ مجنون اوروہ جومکلّف نہیں وہ ایسا ہے کہ اس نے رمضان کامہینہ نہ پایا'رمضان کے مہینے پالینے کا مطلب'' اس وقت سکا ف

بحث كوسمينته موئے فرماتے ہيں:

" اِذْكَانَ مَنُ لَّيْسَ مِنُ اَهُلِ التَّكُلِيُفِ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَّيْسَ بِمُوْجُوْدٍ فِيْهِ فِي باب سُقُوطٍ حُكْمِه عنهُ " جوم کلف نہیں وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے رمضان کامہینہ پایا ہی نہیں'اس سے حکم فرضیت ساقط ہے۔

احكام القرآن معدده وووده وووده

متاخرین علاء میں سے خاتمۃ انحققین محمد مین المعروف بدابن عابدین شامی قدس روامعزیز نے البحرالرائق کے حاشیہ میں ان علاقوں کے رہنے والوں پرنمازعشاء دومر اور روز ورمضان کے وجوب اورعدم وجوب کے بارے میں علائے کرام کے فقادی معدان کے ادلہ کے وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔

دلجسين ركهنے والے ملاحظه فرمانيں (دلجسين ركهنے والے ملاحظه فرمانين حاشيه البحر الرائق شرح كنز الدقائق ازعلامه زين الدين بن نجيم حِنْفي (م 24 م/29) ج ا 'ص ٢ ٣٨٤ ٢٣٤)

"وَمَنُ لَّمْ يَجِدُوٓ فَتَهُمَا (ٱلْعِشَآءَ وَالْوِتُرَ)لَمْ يَجِبَا "

جوآ دمی عشاء اور وتر کی نماز کا وقت نہیں پاتا (بایں طور کہ غروب شفق ابین سے قبل بی طلوع فجر ہو جاتی ہے) اس پر سے دونوں نماز واجب نہیں۔

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق از علامه زين الدين بن بجيم حنفي (م <u>940ه</u>) ج ا 'ص ٣٣٦)

خلاصه کلام پیہ

را) قطبین کے قریب جن علاقوں میں انسانی آبادی ممکن ہاوروہاں مغرب کا دقت ابھی باقی ہوتا ہے کہ طلوع (۱) فند مند مند مند مند مند کا مناب کی ایک کے ساتھ مند کا دور مند کا دور انسان کا میں کہ کہ کہ انسان کا کہ میں

فجر سے فجر کاوقت شروع ہوجا تا ہے دہاں کے لوگوں پر نمازعشاءاوروتر واجب نہیں البتہ ان لوگوں کو چاہیے کہ نمازعشاءاوروتر قضا کرلیں۔

(البحر الرائق شوح كنز الدقائق ازعلامه زين الدين بن نجيم حنفي (م <u>920 ه</u>) ج ا'ص ٣٣٤'٢٣٦ ((الدر المختار في الشوح التنوير الابصار ازعلامه علاؤ الدين على بن حصنكي (٩٨<u>٥ - ١٥</u>)

معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهيريابن عابدين شامي (م٢٥٢٥)

مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت 'لینان، ۴۶،ص ۳۲۲ و مابعد. (العطایاالنبویه فی الفتاوی الرضویه از علامه امام احمدرضاحان قادری(م ۳<u>۲۰</u>۲۰)،ه اج۱۳۳ م۲۳۲

(۱) قطبین کے قریب جہاں انسانی آبادی ممکن ہے اور وہاں روزہ کی ابتداء کا وقت نہیں پایا جاتا (کیونکہ روزہ (۲)

افطار کرنے کے بعد طلوع فجر صادق تک کھانا پیناوغیرہ جائز ہے اور یہاں وہ وقت ہی کیس پایا جاتا جہاں سے روز ہشروگ ہو سکے) دہاں کے لوگوں پر روز ہ رمضان فرض نہیں 'البتہ وہ اس کی قضاان وتوں میں کریں جب سحری

اورافطاری ممکن ہو۔

(الدر المحتار في الشرح التنوير الابصار ازعلامه علاؤ الدين على بن حصنكي (م٨٨٠١٥)

معه ردالمحتار ازعلامه سيدامين الشهربابن عابدين شامى (م٢٥٢ م) مطبوعه داراحياء التراث العربي بيروت البنان، ج٢٠ص٣٢٦.

جدالممتار على ردالمحتار المعروف به حاشيه شامي ازعلامه امام احمدرضاخان حنفي بريلوي (م ١٣٣٠م)، ج ١ ،ص ١٩٢٠

علمائے کرام کا ایک موقف یہ بھی ہے کہ ایسے علاقوں کے لوگ اپنے قریب ترین علاقہ 'جہال عشاء اور محری کا وقت

پایجا تا ہؤ کے وقت کے مطابق اپنے تمازعشاء دور آ اور تحری کا وقت مقرر کر کے نماز اور روز ہ اوا کر لیں۔

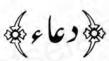
" هذا ماعندي و العلم عند الله العظيم "

"اللهم اني استلك العقو والعافية والسلامة والسداد"

수수수수수

واحكام القرآن

ب (۲۰):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَإِذَاسَالَكَ عِبَادِيُ عَنِّي فَانِّي قَرِيُبٌ ، أَجِيُبُ دَعُوةَ الدَّاعِ إِذَادَعَان فَلُيَسُتَجِيْبُوُ الِيُ وَلَيُؤُمِنُوا بِي لَعَلَّهُمُ يَرُشُدُونَ 🏠

اوراے محبوب! جبتم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نز دیک ہول ، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ،توانہیں چاہئے کہ میراحکم مانیں اور مجھ پرایمان لائیں کہ کہیں راہ یا ئیں۔ (سوره بقره آیت ۱۸۲)

سالك":

سوال سے بنا ہے،اس کامعنی ہے،طلب کرنا، مانگنا،ورخواست کرنا، یو چھنا۔ میرے بندے۔عباد کواللہ نے اپنی طرف نسبت کر کے علامت رحمت بنادیا ہے عبادي: قرب سے بنا ہے، یہ بُعد کا مقابل ہے، اس کامعنی ہےزو یکی،

قرب كى وجد سے بوتا ہے، مكان، زمان، نسبت، مسافت، رعايت اور قدرت ميں قرب _ المفردات في غريب القور أن از علامه حسين بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهاني (م<u>٠٢٠٥</u>٥

''الله تعالی بندول کے قریب ب کامعنی پیہے کہاں کافیض اور بطنل اپنے بندوں پرہے بیمعنی نہیں کہوہ کی جگہ کے قریب ہے۔ در میں میں سرور

"بنده الله تعالی کے قریب ہے "

اس کامعنی پیہے کیرہ بندہ اللہ تعالی کی ان صفات ہے کثر ت ہے موصوف ہو'جن کا موصوف ہوناصحیح ہو' مثلاً حکمت' علیمانہ علم علم رحمت غناوغيره _

علامه مسين بن قرطبي المعروف امام راغب اصفهائي (مونه هي) فرماتي بين " وَقَرُبُ الْعَبُدِ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِي الْحَقِيْقَةِ التَّحَصُّصُ بِكَثِيْرِ مِّنَ الصِّفَاتِ الَّتِي أَنُ يُوْصِفَ اللهُ تُعالَى

بِهَا وَقُرْبُ اللهِ تَعَالِيٰ مِنَ الْعَبُدِ هُوَ بِالْإِفْصَالِ عَلَيْهِ وَالْفَيْضِ لَابِالْمَكَانِ "

بیقرب روحاتی ہے بدتی نہیں، کیونکہ اللہ تعالی جگہ اور وقت سے پاک ہے وہ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے،

مکان وزمان اور حدوث جسم کے لوازمات سے ہیں، رب تعالی ان سے منزہ ہے۔ (المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین ہیں محمد المفصل الملف بالراغب اصفهائی (م<u>۳۰۴ ۵</u>۰)، ص

أَجِيْبُ": جَوْبٌ عبناع،الكامعنى كالثاءراشاء

تالا کو حوباس السکتے میں کہ بیز مین ہے پستی کی وجہ سے دوسرے حصہ سے کٹ جاتا ہے، کلام کے جواب کوائی لئے جواب کہتے ہیں کہ اس سے سلسلہ کلام کٹ جاتا ہے اور کلام ہوا کو کا ٹنا ہوا سننے والے کے کان تک پہنچ جاتا ہے۔

کی بات کو قبول کر لینے کواجا بت اوراستجابت کہتے ہیں۔

سوال دونوعیت کا ہوتا ہے:

(۱) "**طلب مقال" کلام چا**ہنا،اس کا جواب کلام ہوتا ہے،اس کی مثال

ارشادربالعالمين ہے:

يَهُوْمَنْا آجِيْبُوُ ادَاعِيَ اللهِ وَامِنُوايِهِ يَغْفِرُ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُحِرْكُمْ مَنْ عذابِ اليهم

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانواوراس پرایمان لاؤ کہ و بتہا ۔ بھر گنا و بخش وے

اورتهبين دردناك عذاب سے بچالے۔ (سورة الاحفاق آیت ۲۱)

يعن سيدعالم بإدى برحق حفزت فير مصطفى على في تمهين كلم حق كلم بوحيد كي طرف وعوت دى عماس

دعوت کوتبول کر کےصدق دل سے کلمہ تو حید پڑھوا در سچے دل سے مؤمن بمن جاؤ۔

(۲) " **طلب نوال**" وادود بش ، انعام وا کرام چا ہنا ، اس کا جواب افضال وا**نعا**م ہے ہوتا ہے ، اس کی مثال رشادیاری تعالی ہے :

قَالَ قَدُا حِيْبَتْ دَّعُوتُكُمافَاسْتَقِيْمَاوَ لاَتَتَبغَنَ سَبيْلَ الَّذِينَ لاَيَعُلْمُوْنَ ٦٠

فر ما یاتم دونول کی دعا قبول ہوئی تو تایت قدم رہواور نادانوں کی راہ نہ چلو۔ (سورہ یوس آیت ۸۹)

حضرت موی اور حضرت بارون میں سانے جود عاما تکی تھی اللہ تعالی نے وہ دعا قبول فرمائی اوران پر اپنافضل و کرم فرمایا۔

آیت مذکورہ میں'' اُجِیْب کُ مُعَوَّةَ الدَّاعِ " کے معنی یمی میں کہ ما نگنے والے کے سوال پر میں اپنا کرم اس کے حال برکرتا ہوں اور اے عطیات و نو از شات سے نو از تا ہوں۔

(المفردات في غريب القرآن ارعلامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهابي (م.٢٠٥٥)،ص٣٠ أ

دعوة الداع ادادعان": وعاكامعي عيارنايانكنا،

یعن جب کُوکَی پِکارنے وَالا مجھے پِکارتا ہے اور مانگنے والا مجھ ہے مانگنا ہے تو میں اس کی پِکار پر لَ**دَبَیْک** کہتا ہوں اور اس کامقصودعطا کرتا ہوں۔

دعا جمعنی قبول تو بھی ہے، دعا جمعنی عبادت بھی ہے۔

الله تعالى ارشاد فرما تا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي آسُتَجِبُ لَكُم ، إِنَّ الَّذِينَ يسْتَكْبِرُ وَنَ عَنْ عِبَادَتِي سِيدُ خُلُون جهم دَحَوِينَ اللهُ اورتبهارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا كرويل قبول كرول كاب شك وہ جوميرى عبادت سے او نچ تھينچة بين عنقريب جہنم ميں جائيں گے ذيل ہوكر۔

ہيں عنقريب جہنم ميں جائيں گے ذيل ہوكر۔

مديث شريف مي " ألدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" وعاعبادت .

(رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجه واحمد وابن ابي شيبه والبخاري في الادب وابن حيان في صحيحه والحامع عن اليواء صحيحه والحاكم في المستدرك عن النعمان بي بشير وعبدالرزاق في الجامع عن اليواء بحواله الفصل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤوف مناوى شافعي (٢٥٠٠-١٥). ح٢٠ص ٢٥ بحواله الفصل الكبير مختصر العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٩٤٥٥)، ح٢٠ح ٢٠٥١، ٢١١٠، ٢١١٠

قر آن مجیداوراحادیث طیبہ میں دعااہیے مشتقات سمیت بہت جگہ دار دہوائے، ہرجگہ ایک معنی کرنا ہے جااور غلط ہے، اکثر لوگ اس کامعنی کرتے میں غلطی کرتے ہیں اس لئے یہاں اصول بیان کیا جاتا ہے جس سے دعا اوراس کے مشتقات کامعنی کرنے میں ہولت ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز الوهاب .

قرآن مجید میں دعااینے مشتقات سمیت چھمعنوں میں استعال ہوا ہے:

: كالياليان (١)

رثادر إنى ب:

يَوُمَ نَدُعُو اكُلَّ أُنَاسٍ ، بِإِمَامِهِمُ ، فَمَنُ أُوْتِيَ كِتبُهُ بِيَمِيْنِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقُرهُ وُنَ كَتَبُهُمْ وَلَايُظُلَمُونَ فَتِيلًا اللهِ

جس دن ہم ہر جماعت کواس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جوا پنانامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنانامہ اعمال پڑھیں گے اور تا گے بھران کا حق نہ دبایا جائے گا۔ (سورہ بنی اسرائیل آبت اے) لیعنی بروز قیامت ہر جماعت کواپنے سردار کے نام سے پکاراجائے گا کہانے فلال کے تبعین! ای معنی میں ارشادر بانی ہے :

اِذُتُصُعِدُونَ وَلَاتَـلُـوُنَ عَـلَى آحَدِ وَالرَّسُولُ يَدُعُوكُمٌ فِي أُخْرِكُمْ فَاصَابِكُمْ عَمَّا. بغمَ لِكَيْلَاتَحُزَنُواعَلَى مَافَاتَكُمُ وَلَامَآأَصَابَكُمْ ـ وَاللهُ خَبِيْرٌ. بِمَاتَعْمَلُونَ ﴿

جبتم مندا کھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کرکسی کوند دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تہمیں پکارر ہے تھے تو تہمیں غم کا ہدائم ویا اور معافی اس لئے سائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جوافقاد پڑی اس کارنچے چہ کرواور اللہ کو تمہارے کا موں کی خبر ہے۔ سورہ آل عسواد ایٹ ۱۹۳۱

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

يَا يُهَا الَّذِيْنَ امنُو السُتَجِيْبُوُ اللَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْبِيكُمْ ، وَاعْلَمُو اأَنَّ اللهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَوْء وَقَلْبِه وَ آنَّةُ الْيُهِ تُحْشَرُ وُنَ ثَهُ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تنہیں اس چیز کے لے

بلائيں جو تمهيں زندگی بخشے گئ أور جان لو كمالله كا حكم آدى اوراس كے دلى ارادوں ميں حاكل ہو جاتا

(صوره الانفال، آيت ٢٣)

ہاور بیر کہ مہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

لَا مَحْ عَلُوا دُعْآءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً . قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِيْنَ يَعَسَلُلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ، قَلْيَحُذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنْ آمْرِةٍ أَنْ تُصِيْبُهُمْ فِئَنَةٌ أَوْ يُصِيَّهُمُ عَذَاتٍ النُهُمَا:

رسول کے پکارنے کوآپس میں ایسانہ تھہر الوجیسائم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بے شک اللہ جانتا ہے جوتم میں چیچ نکل جاتے ہیں کی چیز کی آڑلے کرتو ڈریں وہ جورسول کے تھم کے خلاف کرتے ہیں کہ آئیس کوئی فتنہ پہنچ یاان پر در دناک عذا ب پڑے۔ (سورہ الدور آبت ۱۳) ای معنی میں ارشا دریانی ہے:

قُلْ اَرَءَ يُتَكُمُ إِنْ آتَكُمُ عَذَابُ اللهِ اَوْ آتَتُكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللهِّتَدْعُوْنَ ، إِنْ كُنْتُمُ صَدِقِيْنَ ﴿

تم فر ماؤ بھلا بتا ؤ تو اگرتم پراللہ کاعذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیااللہ کے سواکسی اورکو پکارو گے اگر سچے ہو۔ (سورہ الانعام،آیت ۴۶۰۰)

ندكوره بالاآيات مين دعا (اوراس كے مشتقات) بلانے اور پكارنے كے معنول ميں استعال ہوا ہے۔

(٢) وعاجمعتی وعظوتذ کیر:

اس معنی میں ارشاور بانی ہے:

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيُلاُّونَهَارا ١٠٠٠ فَلَمْ يَزِدُهُمُ دُعَاءٍ يَ الَّافِرَارا ١٠٠٠

عرض کی اے میرے دب! میں نے اپنی قوم کورات دن (ایمان اوراطاعت کی طرف) بلایا تو میرے نصیحت کرنے ہے انہیں بھا گناہی پڑا (اور جتنی انہیں ایمان اوراطاعت کی طرف زغیب دی اتن ہی ان ک

مرکی برحی)_ (سوره نوح، آیات ۱۰۵)

(٣) دعالجمعنی استعانت:

اس معنی میں ارشادر بانی ہے:

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّانَوَّ لَنَاعَلَى عَبْدَنَافَأْتُوابِسُوْرةِ مَنْ مَثْلِهِ رِوادْعُواشُهَدَآء كُمْ مَنْ دُوُن اللهِ إِنْ كُنْتُمْ صَلِقِينَ ٢٨٠ .

اورا گرتمهیں کچھ شک ہواس میں جوہم نے اپنے (ان خاص) بندے پراتاراتواس جیسی ایک سورت لے آواوراللہ کے سوااپنے سب جمایتیوں کو بلالوا گرتم سیچ ہو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰) اس معنی میں ارشادر بانی ہے:

(۴) دعاجمعنی آرزووتمنا :

اس معنی میں ارشادر بانی ہے:

نَحُنُ اَوُلِيْٓ وُكُمُ فِي الْحَيْوةِ الدُّنْيَاوَفِي الْاَحِرَةِ عَ وَلَكُمُ فِيهَامَاتَشَتَهِي اَنْفُسُكُمُ وَلَكُمُ فِيُهَامَاتَدَّعُون اللهِ نُزُلاً مِّنُ غَفُورٍ رَّحِيهِ اللهِ (سوره حم سجده، آيت ٣٢،٣١)

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اُور آخرت میں اور تمہارے لئے ہاں میں جوتمہار آجی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگومہمانی بخشنے والے رب کی طرف ہے۔

اس آیت میں دعا آرز واورخواہش کے معنوں میں ہے۔

(۵) دعاجمعنی مانگنا، دعا کرنا:

ارشادربانی ہے:

هُ مَنَالِکَ دَعَادَ کَرِیَّارَبَّهُ جِ قَالَ رَبِّ هَبُ لِیْ مِنُ لَدُنکَ ذُرِیَّهُ طَیْبَهٔ جِ انْک سمینعُ الدُعآءِ مَنَّ یہال(وعاکرتے ہوئے) پکارازکریانے اپنے رب کو بولااے رب میرے! مجھے اپنے پاسے دے سخری اولا دیے شک تو ہی ہے دعا شنے والا۔ (سورہ آل عمران، آیت ۲۸) احكام القرآن

ای معنی میں ہے:

ٱلْحَمْدُ لَلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ السَمْعِيْلِ وَالسَّحْقَ ء انَّ رَبِّيْ لَسَمِيعُ الدُّعَآء ۞

سب خوبیاں اللہ کوجس نے مجھے بڑھا ہے میں اسلعیل والحق دیئے ہیں، میشک میرارب دعا سننے والا ہے۔ (سورہ ابراهیہ، آیت ۴۹

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

أَدْعُوْ ارْبَكُمُ تَضَرُّعاً وَّخُفَيَةً ، إِنَّهُ لايُحِبُّ المُعَتَدِينَ ١٨٠ (سوره اعراف، آيت ٥٥)

ایے رب سے دعا کرو گرو گرواتے اور آ ہت، بیٹک حدے بڑھنے والے اسے پندنہیں

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

قالواادُ عُ لنارِبُك يُبَيِّنُ لِّنامالوُنُها ء قال انَّهُ يَقُولُ انَّهَابقرةٌ صَفْر آءُ فاقعٌ لُونُها تشرُّ النَّظرِين الله

بولے! اپنے رب سے دعا کھیئے جمیں بتا دے اس کارنگ کیا ہے؟ کہادہ فرما تا ہے دہ ایک بیلی گائے

ے جس کی رنگت ڈیڈ ھائی دیکھنے والوں کوخوشی دیں۔ (سورة البقرہ آیت ۱۹۰)

ان آیات میں وعااوراس کے مشتقات وعاکرنے کے معنی میں ہیں۔

(۲) وعالمعنى عبادت:

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

وَانَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَاتَدُعُوْامَعَ اللهِ آحَدُا ١٠

اور بیک مجدیں اللہ ہی کی بین تو اللہ کے ساتھ کی کی بندگی نہرو۔ (سورہ جن آیت ۱۸)

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

و لاتطُرُ دالَّذِيْن يَدْعُونَ رَبَّهُمُ بِالْغَدَاوِةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُونَ وَجُهَهُ . مَاعَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمُ

مَنْ شَيْءٍ ... (سوره انعام آیت ۵۴

اور دور ند کروائیں جو اپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں میں اور شام، اس کی رضاحا ہے، تم یران کے حساب سے کچھنیں گھرائیں تم

دور کروتوبیگام انصاف سے بعید ہے۔

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

فَلاتَدْ عُ مَعَ اللهِ إِلٰهَا اخْرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَدَّبِينَ ١٠٠

توالتد كے سواد وسراخدانه لوج كه تجھ يرعذاب ہوگا۔ (سورة الشعراء ، آيت ٢١٣)

ارشاد بارى تعالى ب:

وَلَاتَ لَدُعُ مَعَ اللهِ الْهَا آخَرَ . لا اِللهُ اِلَّاهُو مَدَّ كُلُّ شَنَى ، هَالِكُ الَّاوَجُهَهُ لَهُ الْحُكُمُ وَالَيْهِ تُرُجُعُونَ ﴾

اوراللہ کے ساتھ دوسرے خدا کونہ پوج اس کے سواکوئی خدانہیں ہر چیز فانی ہے سوااس کی ذات کے اس کا حکم ہے اوراس کی طرف پھر جاؤگے۔ (سور ڈالفصص آیت ۸۸)

مذکورہ بالا آیات میں دعااوراس کے مشتقات عبادت اور پرستش کے معنی میں ہیں۔

خلاصه: اگرغیرخدا کومعبود برحق ، الداور متحق عبادت جان کر پکارا جائے تو شرک ہے در نئریں۔

ضابطہ: لفظ دعاکے چھمعنی ہیں،اس کا مرجع و مآل تین معنوں کی طرف ہے بلکہ دومعنوں کی طرف،عبادت اور پکار۔ وجہ حصر: یہے کہ دعا کا صلہ اللّٰمی ہوگایا نہیں،اگر صلہ اللّٰمی ہوگا تو معنی پکار کے ہوں گے سبیا کہ

ارشادرب كريم ب:

وَلَاتَنْكِحُواالُمُشُوِكَتِ حَتَى يُؤُمِنَّ ، وَلَامَةٌ مُّؤُمِنَةٌ خَيُرٌ مِّنْ مُّشُوكَةٍ وَّلُوَاعُجبتُكُم ، ولاتُنكخوا المُشُوكِينَ حَتَى يُؤُمِنُوا ، ولَعَبُلا مُّؤُمِن خَيْرٌ مِّنْ مُّشُوكٍ وَلَوْاَعُجَبَكُمُ ، النَّك يدْعُون الى النَّارِ ، وَاللهُ يُدُعُونَ الى النَّاسِ لَعَلَّهُمُ يَتَذَكَّرُونَ ﴿

اورشرک والی عورتوں ہے نکاح نہ کروَ جب تک مسلمان نہ ہوجا کیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ ہے اچھی ہے اگر چہوہ ہمان ہوا ورمشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایماان نہ لا کیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگر چہوہ ہمیں بھاتا ہووہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے تھم سے اورا پنی آیتیں لوگوں نے لئے بیان کرتا ہے کہیں وہ تھے تا نیں۔ (سورہ بقرة، آبے۔ ۲۱۱) سنداگر صلہ الکسمی نہ ہوتو پھر خالی نہیں ،صیغہ امر ہوگایا نہ، اگر صیغہ امرکا ہوتو اس کا فاعل مؤمن ہوگایا کافر، اگر

مؤمن ہوتو مفعول بداللہ ہوگایا غیراللہ ،اگر مفعول بداللہ ہوتو دعا کامعنی عبادت ہوگا جیسا کہ ارشادریانی ہے:

أَدْعُوارَبُّكُمْ تَضَرُّعاًوّ خُفْيَةٌ ؞ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ٢٠٠٠

آپنے رب سے دعا کرو گرواتے اور آہتہ بے شک حدے بڑھنے والے اسے اپندنبیں ۔ (سورہ اعراف، آبت ۵۵)

ایک تفسیر کے مطابق آیت کامعنی میہ ہے۔اپنے رب کی عبادت کرو گرد گرداتے اور آ ہت۔

تفسیر کبیرازامام فحرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (د ۲۰۱۳ع)، ج ۱۳ اص ۲۸ ا تفسیر مظهری از علامه قاصی ثناء الله پانی پتی عتمانی محددی ، دن ۱۲ اع) از دو ترحمه) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج ۲۰ ص ۲۱ ا

لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير حارن ازعلامه على بن حارن شافعي ح٢٠ ص٣٠ ا

ارشادر بانی ہے:

وَقَالَ رَبُكُمْ ادُعُونِیْ اَسْتَجِبُ لَكُمْ ء إِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوُنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدُخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاجِرِیُنَ ﷺ اورتمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرومیں قبول کروں گابے شک وہ جومیری عبادت سے او نچے تھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جاکمیں گے ذلیل ہوکر۔

تفسير كبير ازامام فخر الدين محمدبن ضياء الدين عصر رازي (م ٢٠٢ه)، ج٢٠ ، ص ٨٠،٢٤ م

(انوارالتنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوي

ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمربيضاوي شيرازي شافعي (م٢٨٥٥)، ص ٢٢٨

....اگر فاعل مؤمن ہوا در مفعول بہ غیر اللہ ہوتو معنی پکار نا ہوگا۔

ای معنی میں ارشاور بانی ہے:

وَإِذُقَالَ اِبُرَاهِمُ رَبِّ آرِنِيُ كَيُفَ تُحْيِ الْمَوْتَى ء قَالَ اَوَلَمُ تُؤُمِنْ ء قَالَ بَلَى وَلِكِنْ لِيَطْمِئِنَ قَلْبِيء قَالَ فَخُذُ اَرْبَعَةٌ مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلُ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزُءٌ اثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينُكَ سَعْبًا ء

وَاعْلَمُ أَنَّ اللَّهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٦٠

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گافر مایا کیا تھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگریہ جا ہتا ہوں کہ میرے دل کوقر ارآ جائے فر مایا تو اچھا چار پرندے لے کراپٹے ساتھ ہلالے پھران کا ایک ایک مکڑا ہر پہاڑ پرر کھ دے پھرانہیں بلاوہ تیرے پاس چلے آ کیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سودہ بقوۃ ،آیت ۲۶۰)

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

أَدُعُوٰهُمُ لِآبَائِهِمُ هُوَ اَقُسَطُ عِنْدَاللهِ عَ فَإِنْ لَمْ تَعَلَمُوا آابَاءَ هُمُ فَاخْوَانْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَ النِّكُمُ ، وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيُمَا أَخْطَاتُهُ بِهِ وَلَكِنُ مَّاتَعَمَّدَتُ قُلُوبُكُمْ ، وَكَانَ اللهُ عَفُورُ ارْحِيْمًا ١٠٠٠

انہیں ان کے باب ہی کا کہد کر پکارہ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھرا گرتمہیں ان کے باب معلوم نہ موں تو ین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے بھازاداور تم پراس میں کچھ گناہ نہیں جونادانستہ صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جودل کے قصدے کرواور اللہ بخشنے والام پر بان ہے۔

(سورہ احزاب، آیت ۵)

اگر فاعل کا فرہوتو پھر خائی نہیں ،اس کامفعول بہ اللہ ہوگا یا غیراللہ ،اگر مفعول بہ اللہ ہوتو معنی عبادت کے ہوں گے۔ اس معنی میں ارشاد ریانی ہے:

قُلِ ادْعُواللَهُ آوِادْعُو االرَّحُمْنِ م آيَّامًا تَدْعُوْافَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسُنَى ، وَلَا تَجُهَرُ بِصَلامِكَ وَلَاتُخَافِثُ بِهَاوَابُتَعْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيُّلا ثَمْ

تم فرما وَاللّٰہ کہدکر بِکارویا رحمٰن کہدکر، جو کہدکر پکاروسب ای کے اچھے نام میں اورا پی ٹمازنہ بہت آ واز سے پڑھونہ یالکل آ ہتاوردونوں کے پچ میں راستہ چاہو۔ (سورہ بنی اسوانیل ،آیت ۱۱۰)

..... اگر فاعل كا فر ہوا ورمفعول به غیر الله ہوتو معنی یکار ہوگا۔

اس معنی میں ارشادر بانی ہے:

وَإِنْ كُنتُهُمْ فِى رَيُبٍ مِّمَّانَزَّ لُنَاعَلَى عَبُدِنَا فَاتُوْ ابِسُورَةٍ مِّنْ مِّنُلِهِ رِ وَادْعُواشُهَدَآءَ كُمْ مِّنُ دُونِ اللهِ إِنْ كُنتُهُ صَادِقِينَ ﷺ

ادرا گرتمہیں کچھ شک ہواس میں جوہم نے اپنے (ان خاص) بندے پراتاراتواں جیسی ایک سورت تولے آواوراللہ کے سوااپنے سب حمایتوں کو بلالواگرتم سے ہو۔

واورالند کے سواا بچے سب حماییوں کو بلا کو اگرم سیجے ہو۔اورا گرصیخه امر کا نه ہوتو پھر دوحال سے خالی نہیں ، معنی دعا کامسلوب ہوگا یا نہیں ، یعنی معنی سلب کے ہوں'ا گر دعا کا

مفہوم مسلوب ہوتو معنی عبادت ہوگا،خواہ فاعل مؤمن ہویا کافر،اورمفعول بداللہ ہویاغیراللہ، ما سوائے ایک جگہ کے کہ حال سداک مصنو استدال میں رہے مسلم میں میں مصلم میں مفید استعمال کا معرف استعمال میں میں معدد

جہاں دعا کے دوصیغے استعال ہوں ایک مسلوب ہوا ور دوسرامسلوب نہ ہوا ورمفعول بہ بھی دونوں کا ایک ہو، تو وہاں معنی ایکار ہوگا۔

(سوره فرقان،آیت ۱۳)

(سوره جن، آیت ۱۸)

اسمعنى مين ارشادر بانى ب:

لَاتَدُعُواالَّيَوُمَ ثُبُوراًوَّاحِداًوَّادُعُواْتُبُوراًكَثِيراً ٢

آج ایک موت نه مانگواور بهت ی موتیل مانگو_

اس آیت میں دعا کامعنی بیکار ناہے۔

.....اگرمفهوم دعامسلوب بهواورصیغه امر کانه بهوتواس وقت دعا کامعنی عبادت بهوگا، فاعل مؤمن بهویا کافر _

ال معنى مين ارشادر بانى ب:

وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلاتَدُعُوامَعَ اللهِ آحَدُاهُم

اور بیک معجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

نیزارشادر بانی ہے:

لَهُ دَعُوةُ الْحَقِّ ء وَالَّذِيْنَ يَدُعُونَ مِنُ دُونِهِ لَايَسْتَجِيْبُونَ لَهُمُ بِشَيْءٍ اِلَّاكَبَاسِط كَفْيُه الَى الْمَآءِ لِيَبْلُغ فَاهُ وَمَاهُوبِبَالِغُهِ ء وَمَادُعَآءُ الْكَفِرِيْنَ اِلَّافِي صَلل ٦٠

ای کالکارناسچاہے اوراس کے سواجن کو لکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگراس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے اوروہ ہرگزنہ پہنچ گااور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے۔ بھٹکتی پھرتی ہے۔

نیز ارشادر کریم ہے:

قَ الْوْآ اَوْلَـمُ مَكُ مَا مَيْكُمُ وُسُلُكُمُ بِالْبَيْنَ وَقَالُوْ اللَّهِ وَقَالُوْ اللَّهُ وَمَا وُعَوْ اللَّهُ وَالْكَفُرِيْنَ اللَّهِ فَي صَلَلِ اللهُ اللَّهِ وَلَهُ مَا لَيْهِ اللَّهِ مَا كَرُواور كَافَرُول اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ وَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ مِنْ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ مُنْ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ مِنْ مُؤْمِنَ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ مُنْ اللّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مُنْ أَ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَي

نیز ارشادر بانی ہے:

فلاتدُعُ مع اللهِ إلها أخر فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَدِّينِ ٢

تواللد كيسواد وسراخداند يوج كه تجم يرعذاب موكار وروالشعراء أبت ٢١٣٠)

ارشادرب العالمين ب:

وَلاَتَدُعُ مَعَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ هُوَهِ كُلُّ شَيْءِ هَالِكُ اللَّاوَجُهَهُ ، لَهُ الْحُكُمُ والله تُرْجِعُونَ اللهُ الرالله عَمَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَمَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَمَا اللهُ عَمَا اللهُ عَمَا اللهُ عَمَا اللهُ اللهُ اللهُ عَمَا اللهُ اللهُ اللهُ عَمَا اللهُ الل اللهُ ال

نیزارشادربانی ب:

وَالَّـذِيُـنَ لَايَدُعُونَ مَعَ اللهَالِهَا اَخَرَ وَلَايْقُتُلُونَ النَّفُسَ الَّتِيُ حَرَّمَ اللهُ الَّابِالْحَقِّ وَلاينَرَنُونَ ۽ وَمَنْ يَّفُعَلُ ذلك يَلُقُ آثَامًا ﴾

اوروہ جواللہ کے ساتھ کی دوسرے معبود کونیس لو جے اوراس جان کوجس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو ریکام کرے وہ سزایائے گا۔ (سورة الفوقان آیت، ۱۸)

اس معنی میں ارشادر بانی ہے:

وَاصِّبِ لَ نَفْسَكَ مَعَ الَّهَ يُنَ يَدُعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَة وَالْعَشِيّ يُوِيُدُونَ وَجَهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيُنكَ عَنُهُمْ ، ثُولِندُ زِيْنَةَ الْحَيُوةِ الدُّنْيَا ، وَلَا تُطِعُ مَنُ اعْقَلْنَاقَلْبَهُ عَنُ ذِكْرِ نَاوَاتَبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُوطا اللهُ اورا فِي جان ان سے مانوس رکھوجوج وشام اپنے رب کو (عادت رہے ہوئے) پکارتے ہیں اس کی رضا چا ہے اور تمہاری آئیس انہیں چیوڑ کر اور برنہ پڑیں کیاتم و نیاکی زندگی کا مذکار جا ہوگا داراس کا کہانہ مانوجس کا دل

ہم نے اپنی یادے غافل کر دیااوروہ اپنی خواہش کے پیچھے چلااوراس کا کام حدے گزرگیا۔ (سورہ کہف آے۔ ۲۸۱)

ای معنی میں ارشادر بائی ہے:

وَلَا تَـطُرُ دَالَّـذِيْنَ يَدْعُونَ رَبَّهُمُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِّيِّ يُرِيْدُونِ وَجُهِهُ طِ مَاعَلَيْك مِنْ حسابِهِمْ مَنْ شَيْءٍ

وَمَامِنُ حِسَايِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فِتَطُورُ دَهُمْ فِتَكُونَ مِن الظَّلِمِينَ ٦٠ (سوره انعام آیت،۵۲)

اور دور نہ کر دانہیں جواپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں صبح اور شام ،اس کی رضا حاہتے تم پران کے حیاب سے پچھنہیں اوران پرتمہارے حیاب سے پچھنہیں پھرانہیں تم دور کروتو پیکام انصاف ہے بعید ہے۔ ای معنی میں ارشادر بالی ہے:

هُنَالِكَ دَعَازَ كَرِيَّارَبَّهُ ۦ قَالَ رَبِّ هَبُ لِيْ مِنْ لَّدُنُك ذُرِّيَّةً طَيَبَةً ۦ إنَّك سميُعُ الدُّعآءِ ٦⁄٢

یہاں (دعا کرتے ہوئے) پکارا ذکریا نے اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس ہے دے تھری اولا د بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

(سوره أل عمران، آيت ٢٨)

ای معنی میں ارشادر بانی ہے:

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبُدُ اللَّهِ يَدُعُوهُ كَادُوُ ايَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدَّا ٦٠ (سوره جن آيت، ٩ ١)،

اور پیر کہ جب اللہ کا ہندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر کھٹھ کے کھٹھ ہوجا کیں۔

.....اورا گر فاعل مؤمن ہواورمفعول به غیرالله ہوتو معنی یکار ہوگا۔

ال معنى مين ارشادر باني ب:

قَالَتُ إِنَّ أَبِي يَدُعُوكَ لِيَجُزِيكَ أَجُرَ مَاسْقَيْتَ لَنَاء فَلَمَّاجَآءَ هُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قال لَاتَحَفْ

نَجَوُتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّلِمِيْنَ ٦ (سوره قصص آیت،۲۵)

بولی میرابات مہیں بلاتا ہے کہ مہیں مزدوری دے اس کی جوتم نے ہمارے جانوروں کو یانی پلایا ہے جب موس اس کے پاس آیااوراہے باتیں کہدستا تیں اس نے کہاڈ ریے نہیں آپ نچ گئے ظالموں ہے۔

.....اورا كرفاعل كافر بوتومعنى يكار بوكا ،خواه مفعول بدالله بوياغير الله - مِن دُونِ صله يانه بو-

(ازافادات شيخ القرآن موكانا عبدالغفورهزاروي رحمة الله عليه

لَكَيَسُتَ جِينِهُ وَاللَّى ": اجابت كا معنى به جواب دينا، حاجت پورى كرنے كے لئے خوتى سے آگے براهنا، دعا قبول کرنا،اجابت کی نسبت جب الله کی طرف ہوتو اس کامعنی ہے،عطا کرنا، ثواب دینا،اور جب بندہ کی طرف منسوب ہوتومعنی ہےطاعت کرنا۔

(تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازي (م ٢٠<u>٢)، ج٥،ص الله</u>

(لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن حازن شافعي ح ا .ص ٣ (مصباح اللغات ازابوالفصل مولاناعيدالحفيظ بلباوي مطبوعه قديمي كـــ حانه كراجي "ص٢٠)

تجی رحمتﷺ کے واسطے سے اپنے بندوں کواللہ تعالی حکم دے رہاہے کہ میراحکم مائیں ، مجھ سے اپنی دعا کی فہولیت طلب کریں، جب میں ان کو طاعت کے لئے بلاؤں تو وہ قبول کریں

تفسيرمظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بتي عثنائي محددي (م ٢٢ ١٥) (اردوترحمه)

مطبوعه بدوة المصنفين دهلي ح ا اص ٢٥٠٠

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبي احمد مالكي (م<u>٣١٨٥) - ٢</u>٢٠ص ٢٢٠

حكام القرآن ليؤمنوابي: ايان عباب اس ایمان لانے ہے مرادایمان پر جے رہنا ہے، ایمان حقیقی، فنائے نس کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ فَلْيَسْتَجِيْبُو المي مِن ايمان مضرب اس لئ يهال ايمان لان عرادايمان راستقامت -قاعدہ پیے کہ تامیس، تاکیدے بہترے، یعنی ایمان کے ساتھ اطاعت کریں۔ تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بتي عثماني مجددي (م1150) (اردوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج ١ ،ص٣٣ رُشد كالغوى معنى برايت اوراستقامت مقصود يرينجنا-تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله پاني پتي عتماني مجددي (م٥ ٢٢ ١ ف) (اردوتر حمه) مطبوعه ندوة المصنفين دهلي، ج ١ ،ص٣٣٣ جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبي احمدمالكي (م٢٢٨٥)، ج٢ ،ص٣١٣. یامید بندول کے لحاظ سے ہے، یعنی میرے بندے ہدایت پانے کی امید پرمیری طاعت کریں لَعَلَ: شَاكر-نەكەد نيا كى خاطر ـ مسائل شرعيه دعاما نگنا بھی عباوت ہے، بلکہ عبادت کا مغز ہے، وینی ودنیوی بے شارفوا کد کا باعث ہے، دعا کرنا بندگی کی علامت ہے، بندہ کی شان میہ ہے کہ وہ ہر حال میں ہر لمحہ دعا کرتا رہے، رب تعالی دعا کرنے والے پر راضی ہوکر انعامات کی يرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپوري (م<u>١٣</u>٥٥<u>) اه</u>)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي يشاور،ص٢٦٪ تقتریم مےعلاوہ دعا کی برکت سے ہرتقتریر بدل جاتی ہے۔ تقسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونيوري (م١٣٥٥ ا ١٥) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگي پشاور،ص ٢٦ دعا کی حقیقت سے کہ بندہ رب سے عنایت کی استدعا کرے اور اپنے امور میں اس سے استمد ادکرے۔ (تفسير كبير ازامام فخر الدين محمد بن ضياء الدين عمر رازي (م ٢٠٠٨)، ج٥،ص١١١ '' دعاعبادت ہے'' کامفہوم ہیہ ہے کہ معظم عبادت ہے، لیعن عبادت کا اہم اور اعظم حصد دعا ہے، جیسا کہ کہاجا تا ہے " ٱلْحَجُّ عَرَفَةً " فَجَ وَتُوفَ عِرفات ب_ يعنى وتوف عرفات فَح كالهم اوراعظم ركن ب-(رواه الامام احمدوالترمذي والنسائي وابن ماجه وابوداؤ دوالحاكم والبيهقي عن عبدالرحمن بن يعمر بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤوف مناوى شافعي (م ٣٠٠٠) ج ١٠ص ٢٥٨ بحوالة كنز العمال في سنن الاقوال والأفعال ازعلامه على متقى (٩٤٥٠) ١٠٠٥ - ١٢٠١٥) (تفسير كبيرازامام فحوالدين محمدبن ضياء الدين عمور آزى (م ٢٠١٥)، ج ٥،ص ١١٨ سير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازي (م ٢٠٢٩)، ج٥،ص ١١٠ ﴿ لِبَابِ النَّاوِيلُ فِي مَعَانِي السَّرَيلُ المعروفُ به تفسير خازن ازعلامه علَى بن خازن شافعي ج ا 'ص ٢٣ أ جامع لاحكام القرآن ازعلامه أبوعبدالله فرطبي احمدمالكي (م٢١٨٥)، ج٢، ص ٢٠٩،٢٠٩، ٣٠٩

احكام القرآن

دعا قبول كرنارب تعالى كافضل ہے بندے كا استحقاق نہيں_

(تفسير كبير ازامام فخر الدين محمدين ضياء الدين عمر رازي (م ٢٠٠٣)، ج٥،ص١١١)

اجابت دعا بندہ کے اشتغال عبادت اور طاعت رب سے مقدم ہے ، یعنی رب کی تو فیق شامل حال ہوتو بندہ دعا اور

عبادت کرتا ہے،للمذا جو بندہ دعااورعبادت میں مشغول ہےا ہے یقین کر لینا چاہیئے کہ رب تعالی اس پر راضی ہے،ای کی تو فیق سے دہ عیادت اور دعامیں مشغول ہے، بے بھینی ناامیدی پیدا کرتی ہے جومؤمن کی شان کے لائق نہیں۔

(تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازي (م ٢٠<u>٠)، ج</u>٥،ص ١١١

دعا کی قبولیت قرب خداوندی کی دلیل نہیں بلکہ بعض اوقات استدراجاًد عاقبول کر لی جاتی ہے،اس میں بندوں کا

امتحان ہوتا ہےاور در پردہ ای طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بہتری اِس کی دعا کے خلاف کرنے میں ہی ہوتی ہے، کیا نہ دیکھا کہ شیطان نے روز جزا تک زندگی کی دعا کی تھی جوروز فٹحہ اولی تک کمبی عمر دے کر قبول کر لی گئی ،اس میں شیطان کی

سے چینے گا۔ بہتری نہ تھی اور نہ شیطان کے بارے میں رضائے الہٰی ،مو^لی علیہ اللام کے زمانہ میں بلعم باعور کی دعا بھی یہی حال ہے تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ بانی بتی عثمانی مجددی (م<u>م ۲۲ او) (ار دو نوجمہ)</u> مطبوعہ ندوۃ المصفین دھلی، ج۳، ص ۲۷۹

قبوليت دعامين تاحير:

بعض اوقات اجابت دعامؤ خرکر دی جاتی ہے اس میں اللہ تعالی کی گئے حکمتیں پنہاں ہوتی ہیں ،لہٰذاا گر قبولیت میں تاخیر ہوتو شکایت کرنا ہے جاہے۔ دعا کی برکت سے کوئی اور بلائل جاتی ہے، یا اے دنیا اور آخرت میں تو اب دیا جا تا ہے، مقام غرض دعارائيگال ہيں جانی۔

حصرت محلی بن سعید نے خواب میں دیدارخداوندی کاشرف پایا،عوض کی ،اے میرے رب!میں نے بہت ہی دعا نمیں کی جیں ان میں سے کوئی دعا قبول نہ ہوئی ،ارشادر بانی ہوا،اے کی ! مجھے تیری آ واز پیند آئی ،تو ہانگارہ ، میں تجھ ہے۔ پینر کی جیں ان میں سے کوئی دعا قبول نہ ہوئی ،ارشادر بانی ہوا،اے کی ! مجھے تیری آ واز پیند آئی ،تو ہانگارہ ، میں تجھ ہے

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپوري (م<u>١١٢٥)مطبوعه مكتبه حقانيه محله حنگي پشاور</u>. ص٢٠

قبولیت دعامیں تاخیر کے باعث کو بیان کرتے ہوئے حضورا کرم ﷺ کا ارشاد مبارک نہاد سکتے۔

" مَسَامِنُ مُسُلِمٍ يَسَدُعُواللهُ عَزُّ وَجَلَّ بِمَعُوةٍ لَيُسَ فِيُهَا إِثْمٌ وَلَاقَطِيُعَةُ رَحُمِ الْااعُطَاهُ الله بها احْدَثَلاث إِمَّاأَنُ يُتَعَجَّلَ لَهُ دَعُوتُهُ وَإِمَّاأَنُ يُؤخَّرَهَا لَهُ فِي الْاخِرَةِ ، وَإِمَّاأَنُ يُضرَفَ عَنْهُ من السُّوءِ مِثْلِهَا ،قالُوْ ا إِذَانَكُثُرُ، قَالَ ،اللهُ أَكُثُرُ وَاطْيَبُ "

(رواه ابن ابي شيبه واحمدوعبد ابن حميد وابويعلي والحاكم والبيهقي في شعب الايمان عن ابي سعيد بحوالع

بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ١٩٤٥) ح ١ اح ا ١١٠

تفسير ابن كثير ازحافظ عمادالدين اسمعيل عمرين كثير شاقعي والمداد مطبوعه دار الاحياء الكتب العربيه عبسي آلياس وشر كاؤه . ح ا .ص ٢١١٨

(الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدين احمدمالكي قرطي ام ١٠١٥ مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لسان ح أبص الم

تفسيرروح المعاني ازعلامه ابو الفضل سيدمحمو د آلوسي حنفي (م ٢٤٥ م ١٥) مطوعه مكتبه امداديه ملتان ح ٢٠ ص ١٣٠

	معدد وهدوه وهدوه واحكام القرآن وهو
بيز ياقطع رحى طلب نهيں كرتا تو الله تعالى	جب کوئی مسلمان الله تعالی ہے دعا کرتا ہے اور اس دعامیں کوئی گناہ کی ج
طور برقبول کرلیا جاتا ہے، یااس دعا کو	. ب برن اے تین چیز وں میں ہے ایک عطا فرمادیتا ہے، یا تو اس کی دعا کوفوری
دی جاتی ہے ، صحابہ کرام نے عرض کیا ،	ہے یں پررس میں اور ہے۔ آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے، یا دعا کی مثل کوئی برائی اس سے دور کر
	ہ برت یں دیرہ رویا ہائے۔ تب تو ہمیں کثرت ہے دعا کرنا چاہئیے ، فر مایا ، اللہ تعالی بھی کثرت سے عو
دين احمدمالكي فرطبي (م١٦٨٥) ج١،ص٠١٦١٠	والجامع لأحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محما
عماداللين السمعيل عمرين كثير شافعي (م 220) كتب العربية عيسي البابي وشركاؤه،، ج ا ، ص ٢١٨	تفسير ابن كثير ازحافظ مطبوعه دار الإحياء ال
ی پتی عثمانی مجددی (م ۲۲۵ اه) (آردوتر جمه) فقین اردوباز ارجامع مسجد دهلی ج اص ۲۴۷)	(تفسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله ياد
	11-6 IC 14-2-16 1 31CAL CALCAL COLOR
طيوعه موسسة الرسالة بيروك البنان ج١ ، ص٣٥٥)	(تفریر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ا (شرح مشکل الآثار ازامام ابو جعفر احمدبن محمدطحاوی (م ۲۱ م ۱۵۲۲) مع
، دعاے اموات مسلمین کے گناہ معاف ہوتے	 9) صدقات وخیرات کی طرح اموات کے لئے دعا بھی نافع اور مؤثر ہے
	ہیں اور اولیاءاللہ کے درجات بلند ہوتے ہیں ، درودشریف بھی دعا۔
	کرچیہ کرتم بیلانکا قب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔
م مطبوعه مکتبه حقالیه محله جنگی پشاور، ص ۲۲	تفسید ات احمدید از علامه احمد جیون جونیوری (م ۱۳۵۰
الى بى كو ما خلتے ہيں ،ان كا وطيفه ِ دعا صرف الى كى 🛊	۱۰) مقربان ہارگاہ ایز دی اورعشاق حسن از لی دعامیں اللہ تعالی ہے اللہ تع
ہ دنیا وآ حرت ہے بے نیاز ہوتے ہیں۔ ریبار عور کی مرحفان موجولہ جنگ پیشاد ریاس ۲۲)	طلب تک محدود ہوتا ہے، ماسوااللہ وہ کئ تک کے طالب نہیں ہوتے، و رتفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جو نبوری (م <u>ہ ۱۳</u> ۵۵)
اسپر جامعیہ حدید دے اور در اور اور اور اور اور اور اور اور اور او	تفسیرات احمدیه ازعلامه احمد جبون جو ببوری ده ه <u>ا ایام</u> [۱۱] دعا کے بہت ہے آ داب ہیں،ان کی یاسداری ہے قبولیت کینی ہوتی۔
2	وعا كر جنورٌ وإن كواختصار سربيان كياها تاي:
دِونُوں ہاتھوں کو کشکول بنا کر ہانگے ، ہاتھ نہ بہت	رو <u>ں میں بیرار دہ</u> وہ مسلک در سے بیان کی طرف چھلی ہوں ، (ل) دعا کے وقت ہاتھ کی ہتھیلیاں آسان کی طرف چھلی ہوں ،
وردعائے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔	ہوں میں ہوت ہے۔ بلندہوں نہ بہت نیچے، بلکہ کندھے یا سینے کے مقابل رہیں ا
ا الافعال ازعلامه على متقى (ع/420)، ج٢، ح ١ ٣٢٣	رابن ماجه عن ابن عباس بحواله كنز العمال في سنن الاقوال وا
ب مشاہدہ اور علمائے راتخین فرماتے میں کہ وعا	(ب) ضروری ہے کہ دعا کرنے والے کا رزق حلال ہو، اصحاب
کے دانتے ،حرام غذا اور حرام کمائی والے کی دعا	آ سان کے در وازے کی گنجی ہے اور رزق حلال اس تنجی
NAME OF THE PARTY	قبولئېيں ہوتی۔
ہے بیان فرمایا:	حضورسيدالطاهرين رحمة للعالمين تلك في اس كوايك تمثيل -
لَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ يَارَبُ يَارَبُ يَارَبُ إِلَاثِ	" ثُمَّ ذَكَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ اَشُعَتْ أَغُيَرَ يَمُدُّ يَ
يَ بِالْحَرِ ام فَانِي يُسْتِجَابُ لِذُلِكُ "	وَمَـطُعَمُّهُ حَزَامٌ وَمَشُرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعُلِهَ
(روأه مسلم والنرمدي واحمدعن ابي هويرة الافعال ازعلامه على متقى (م920) ج ١٠٦٢	يحواله كنر العمال في سنن الاقوال و

وجودهه وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده پھر حضوبﷺ نے ایک آ دمی کا ذکر فر مایا جس نے طویل سفر کیا ، پراگندہ حال ، بال پریشان ، ہاتھوں کو آ سان کی طرف بلند کئے (بظاہر تبولیت کے اساب وا ٹارجمع میں) دعا ما نگ رہا ہے ، اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!اے میرے پروردگار! دراں حالیکہ اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پیناحرام کا ہے اس کا لباس حرام کا ہے اس کی غذا سرایا حرام ہے، اس کی دعا کیونکر قبول ہو؟

(الجامع لأحكام الفرآن ازَّعْلامه ابوعْبدالله محمدين احمدمالكي قرطبي (٩٢٢٨ه

مطبوعة دار الكتب العربيه بيروت لبنان ج ، ص ١٠٠٠ تقسير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله باني بتي عثماني مجددي (١٢٢٥٥) (آردو ترحمه)

مطبوعه بدوة المصنفين دهلي، ج ١ ،ص ٣٨٥ . تفسير مظهري، ج ١ ،ص ٣٨٥

(لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير حازن ازعلامه علِي بن خازن شافعي ج أ ،ص ٢٣ أ ١ ٢٥٠ ا (تقسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونهوري (م110ه) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنكي پشاور، ص١٤)

دعا کے وقت ویل حاضر ہو بخفلت کی حالت میں مانکی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی ،

"فَإِنَّ اللهُ لَايَسْتَجِيْبُ دُعَاءُ مَنْ دَعَا عَلَى ظَهُرِ قَلْبِ غَافِلِ "

الله تعالى غافل دل والے كى دعا قبول نہيں فرياتا،

(رواه الطبراني عن ابن عمر بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٥٥٠ دعا کرتے ہوئے قوی امیدر کھے کہ دعا قبول ہوگی ، ناامیدوں کی می دعانہ کرے۔

امام المرسلين سيد الداعين الله ارشاد فرمات بين:

" إِذَا دَعَاا حَدُكُمْ فَلْيَجُزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعُطِنِي فَإِنَّهُ لامُسْتَكُره لَهُ"

جبِتم میں ہے کوئی دعا کرے تو پختہ یقین کے ساتھ دعا کرے، یہ نہ کیے اے اللہ!اگر تو چاہے تو مجھےعطا کر،اس پر کوئی جرہیں۔

(رواه البخاري ومسلم والنساني واحمدعن انس بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٩٧٥) ج٢٠ ح٩١،٣

(الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكي قرطبي (م٢٢٨ه) ح٢٠ ص٣١٢) (لباب التاويل في معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن إزعلامه على بن خازن شافعي - أ ،ص ٢٣٠ . ١٢٥٠)

قبولیت میں اگر تا خیر ہوتو ملال محسوس نہ کرے بلکہ دعامیں مشغول ر

حدیث کاارشاد ہے:

" لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبُدِ مَالَمُ يَدَعُ بِإِثْمِ أَوْقَطِيْعَةِرْ حُمِ مَالَمُ يَسْتَعْجِلُ ،قِيُل يارسُول الله مَاالْإِسْتِعُجَالَ؟ قَالَ يَقُولُ ،قَلْهُ دَعَوْتُ وَقَدُدْعَوْتُ فَلَمُ ارْيُسْتَجِيْبُ لِي فَيَسْتخسرُ عِنُدَذَٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءُ "

بندہ خدا کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ اورقطع رحمی کی دعانہ کرے اور جلدی نہ بچائے ،عرض کیا گیا یارسول الله جلدی مجانا کیا ہے؟ فرمایا، بندہ یہ کہے میں نے دعا کی ، میں نے دعا کی اور قبولیت نہ دیکھی اس ہے وہ پر ملال ہوکر دعا چھوڑ دے۔

روواه مسلم عن ابي هريو 📢

بحواله كنر العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منفي (هـ ١٩٥٥) - ٢٠ - ٣٠٨ (الجامع لاحكام القرآن ازعلامه أبوعبدالله محمدين احمدمالكي فرطبي ﴿ فِي ١٠٤] ٥٠٠٠ عِيْ احكام القرآن مومودودودودودودو

(ر) دعاکے ابتدااور انتہا میں درود شریف پڑھے، رب کی حمد کرنے، اپنے گنا ہوں کی معافی طلب کرے اور پھر میں مصرفال میں مدر مسالم اس میں مسالم اس میں میں مصرفال میں میں انتہا ہوں کا معافی طلب کرے اور پھر

وعاكر __....حضرت ابرا يم عيل الله علي العلوة واللام في عرض كيا: الله في خلق ني فه وَيَهُ لِي يُنِ مَهُ وَ اللهِ عُن هُ وَ اللهِ عَن يُطْعِمُنِي وَيَسُقِينُ مَهُ وَ إِذَا مَرِضُتُ

فَهُ وَيَشُهُ فِيُنِ ثَهُ وَالَّذِي يُعِينُ نِي ثُمُ مَ يُحُينُ ثَهُ وَالَّذِي اَطْمَعُ اَنْ يَغُفْرَلِي خَطِيْنِي يُومَ الدِّيْنِ ثَهُ رَبِّ هَبُ لِي مُحُكُما وَالْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ثَهُ وَاجْعَلُ لِي لِسَانَ صِدُقِ فِي الدِّيْنِ ثَهُ وَاجْعَلُ لِي مُحُكُما وَالْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ثَهُ وَاجْعَلُ لِي لِسَانَ صِدُقٍ فِي

ٱلاخِرِيُسَ ﴾ وَاجْمَعَلُمِنِيُ مِنْ وَرَقَةِ جَنَّةِ النَّعِيُمِ ۞ وَاغْفِرُ لَابِيَ إِنَّهُ كَانَ فَنَ الصَّآلِيُنَ ﴿ وَلَاتُحْزِنِيُ يَوْمَ يُبُعَثُونَ ۞ يَوُمَ لَايَنْفَعُ مَالٌ وَلَابَنُونَ ۞ إِلَّامَنُ آتَى اللهُ بِقَلْبِ سَلِيْم

وہ تعویبی یوم پیشوں ہم یوم ویسے عن راہ ہوں ہمارہ میں سی سی سی ہم ہمارہ ہوں ہو ہے۔ وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے راہ دے گا اور وہ مجھے کھلا تا اور پلاتا ہے اور جُبِ میں بیار ہول تو

وہی مجھے شفادیتا ہے اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گااور وہ جس کی مجھے آس گی ہے کہ میری خطا کیں قیامت کے دن بخشے گا،اے میرے رب، مجھے حکم عطا کراور مجھے ان سے

کہ میری خطابیں فیامت کے دن بھنے کا اے میرے رب، بھنے ہم عطا فرادر بھے ان سے ملادے جو تیرے قرب خاص کے مزاوار ہیں'اور میری کچی ناموری رکھ پچھلوں میں ادر جھے ان میں کر جوچین کے باغوں کے وارث ہیں'اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گراہ ہے'اور جھے

ر الداند كرناجس ون سب المائ جائيس كي بكس ون ند مال كام آئ كاند بيني مكروه جوالله ك

حضور حاضر ہواسلامت ول کے کر۔ (سورہ شعراء آیات ۱۹۰،۷۸)

حديث شريف على ب: إِذَاصَ لَنِي مَكِ مُكُمَّمُ فَلَيَهُ ٱلبَيْحَمِيْدِ اللهِ تَعَالَى وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِي عَلَيْهُ ثُمَّ

لِيَدُعُوْبَعُدُبِمَاشَآءَ

(رواه الترمذي وابوداؤد وابن حبان والحاكم والبيهقي عن فضاله بن عبيد بحواله كنز العِمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على منقى (920) ج 1 ، ح 1 / 4 / 2

جبتم میں کوئی دعاما تکنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالی کی حمد و ثبا بجالائے پھر حضور نبی رحمت ﷺ پر درودشریف پڑھے پھر جو جا ہے ما کے (تبول ہوگی) درودشریف کے بغیر دعامعلق رہتی ہے بارگاہ

خداوندگ کا قرب تهیس یاسکتی (لباب التاویل فی معانی التنزیل الععروف به تفسیر حازِن ازعلامه علی بنِ حازن شافعی ج ۱ ،ص ۲۳ ، ۱ ۲۵)

ر باب التاویل کی معانی التنزیل المعاوی که لکسیر شاده و صفحی بن سازه تسلیمی به مساور ایرانیم خلیل الله کا اسوه جب دعا کرے تو اپنے سماتھ دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرے، حضرت ابراہیم خلیل الله کا اسوه

حند ہارے لئے قابل تقلیرے۔آپ کی ایک دعا کا انداز الم خطہ ہو: رَبِّ اجْعَلَیٰ مُفِیْمَ الصَّلَوٰةِ وَمِنْ دُرِیَّیْنَ ، وَبَّنَا وَتَقَبَّلُ دُعَآءِ ﴿ رَبَّنَا اغْفِرُ لِی وَلِوَ الِدَیُّ

وَلِلْمُوْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿

اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کھھیری اولا دکو، اے ہمارے رب! اور ہماری و وعاس لے، اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے مال باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔

احكام القرآن

قد وة الاولياء حضرت بهل بن عبدالله تستري رمة الله عايفر ماتے بهل كه دعا كى سات شرطيس ہيں ، جوبيہ ہيں : "تضرع (عاجزى)، خوف، اميد، مداومت (بيتى) ، خشوع ، عموم ، كها نا حلال

(الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدين احمدمالكي قرطبي (٩٢٢٨). ج قبولیت دعاکے چنداوقات:

چنداوقات ایسے ہیں کہ دعاان میں جلد قبول ہوتی ہے

(ل) تحرى كے وقت

(س) جعد کے روز، دوخطبوں کے درمیان

(ع) خطبہ جعداور نماز کے درمیان (۵) جمعہ کے روز بعدعمر

(۰) نزول ہارش کے وقت (ز) رمضان میں افطاری اور بحری کے وقت

(ز) قرآن مجيدهم كرتے وقت

(ع) اذان کے بعد م غ کے اذان دیتے وقت (1)

(6) شـ قدر میں (8) شب برأت ميں

حالت اضطرار ،سفر ،مرض ، جہاد میں (0)

()) فرض نمازوں کے بعد

ای طرح نماز جنازہ کے بعد،قبولیت کےاس وقت میں میت کےعلاوہ اپنے اورتمام مؤمنین کی مغفرت کی دعا کرے (الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكي قرطبي (م٢٢٨٥) ج٢،ص٣١٣

كنز العمالُ في سَنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (٩٤٥) ج٢٠ ح٢٢ ومابعد

۱۲) قبولیتِ دعاکے چند مقامات: چند جگہیں ایس ہیں کہ ان کی برکت ہے دعا جلد قبول ہوتی ہے ان میں ہے بعض یہ ہیں:

بیت الله شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت (1)

طواف میں (0) ملتزم کے پاس (8)

(9) چاہ زمزم کے پاس

(0) زمزم پينے وقت

صفااورم وهير (0) سعی کے مقام ر (1)

م احكام القرآن

(ع) مقام ابرائیم کے پاس

(ط) عرفات،منا،مزدلقه میں

(8) تنول جمرات كے ياس

(🖑) انبیاے کرام کے مزارات کے پاس بالخصوص سیدالرسلین رحمۃ للعالمین عظے کے مزار مقدس کے پاس

(٥) اوليائے كرام كے مزارات كے ياس رب تعالی کودور مجھ کر بلندآ واز ہے یکارنا نادانی اور جہالت ہے،البتہ تزکینفس یاغفلت دور کرنے کے لئے بلندآ واز

سیدنا فاروق اُعظم رشی اللہ عنہ بلندا آواز ہے اس لئے ذکر فرماتے تا کہ غافل غفلت کوترک کر ہیں ہیدالرسلین ﷺ ۔ ا نے فاروق ہے جب فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ بلندا واز ہے نماز پڑھ رہے تھے ایسا کیوں ہے؟ عرض کیا:

" فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطُّرَ دُ الشَّيْطَانَ "

بارسول الله، میں سوتوں کو جگا تا ہوں اور شیطان کو دور کرتا ہوں۔

(رواه الترمذي وابو داؤد، جامع ترمذي ازامام ابوعيسي محمدين عيسي ترمذي (م ٢ ٢ ٩)، ج ١ .ص ٨٥٠٨٣. كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ١٥ - ٩ . - ٢ ١ - ٢ ٢ ومابعد

(۱۳) گناہ کے کام، ناحائز اموراور محال چزکی دعا کرنامنع ہے۔

(الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكي قرطبي (م١١٨٥). ج٢،ص٢ یوں تو اللہ تعالی اپنے سب ہی ہندوں کی دعاسنتا ہے، تمر بعض ہندوں کی دعا جلداور یقینا قبول ہوتی ہے۔

ان میں چند بہ ہیں:

روزه داركي بوقت افطار (1)

(٧) عاول ماوشاه كي

مظلوم کی (8)

(9) مال باك كاولاد كي مي

(1) کھر پہنچنے سے پہلے حاجی کی

(ر) مبافر کی بوقت سفر (ز) مریض کی

(ح) ملمان بھائی کے لئے اس کی غیرموجود کی میں

(d) Suld

محبومان البي كي ((5) (اكنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ١٩٧٥)، ج١٠ - ٢٣٠٣)

دعا کے فضائل ، مسائل ، جلد قبولیت کے اوقات اور مکانات ، کیفیات اور احوال وغیرہ کے بارے میں تقصیلی اور جامع

معلومات کے لئے ملاحظہ ہو:

(احسن الوعا لأداب الدعاء مصنفه امام احمد وضامحدث بويلوي قدس سره العزيز

باب(۲۱) :

﴿ روزه اوراء كاف ﴾

﴿ بِسُمِ الله الرَّحْمِنِ الرَّحْيَمِ ٥

أَحِلَّ لَكُمْ لَيُلَةَ الصِّيَامُ الرُّفَّتُ الْى نَساء كُمْ ﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَانْتُمْ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَانْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِيكِم وَعَفَا عَنْكُمْ فَتَابِ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَتَابِ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَقَالِ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَقَالِ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَقَالِ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَقَالِ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَقَالِكُمْ مِوْ كُلُوا وَاشُربُوا عَنْكُمْ فَقَالِكُمُ الْخَيُطُ الْآبُولِ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا لَهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّالِ الللللَّا الللللْ الللللْ الللللْ الللللْ الللللْ ا

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اورتم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہتم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تواس نے تمہاری تو بہ قبول کرلی اور تمہیں معاف فرمادیا، تواب ان سے صحبت کرواور طلب کرو جواللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھا وًاور بیو، یہاں تک کہتمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈوراسیا ہی کے ڈور سے (پو پھٹ کر) پھررات آنے تک روز سے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگا وَ جب تم محبدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آئیس کہ ہیں انہیں یہ ہیزگاری ملے۔

-- 1800

احكام القرآن

حل لغات

اُ حِلَّ لَكُمُ '': حِلَّ سے بنا ہے جس كامعنى كے كل جانا، پابندى بث جانا، گروكھل جانا (النردات في فريب الترآن ازعلام سين بن تم الفصل اُلملقب بالراغب اسفهانی (مع مع هـ ع) ١٣٨٠)

مطلب مدیث کریش تمهارے لئے منع تھی اس کا کرناحرام تھا،رب تعالی نے حرمت کی پابندی ہٹادی ہے ابتم پر

اس بارے میں کوئی یابندی نہیں۔

لکُنهٔ میں لام تفع کا ہے، لینی اس حکم میں تمہارے لئے تقع ہے۔

اَلَمِرَّ فَتُ '': '' محشُ باتیں، جوسب کے سامنے نہ کی جاشیس ،عورت سے جماع اوراس کے متعلقات کا ذکر کرنا، جس تسم کا

مردعورتوں ہے فائدہ اٹھا تیں سب کولفظ رفث شامل ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محد لمفصل الملقب بالراغب اصفهانی (۱۹۹۰ هـ) ص۱۹۹) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناء الله یا بی تی عثانی محبودی (م ۱۳۲۵ هـ) (اردوتر جمه) مطبوعه ند د قالصفتفین ارد و بازار جامع محبود بل به آم ۱۳۷۱ م

اس مقام پر جماع کرنا مراد ہے، یعنی اب رمضان کی راتوں میں اپنی ہویوں ہے وطی کرنا جائز

کیاہے،ابتدائے اسلام میں رمضان کے روزوں کی فرضیت کے وقت پیرجا ئزنہ تھا۔

(تَقْبِر مَظْہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پائی تی عثانی مجددی (ممامی اس) مطبوعہ ندوۃ الصنفین اردوبازار دیگی۔ جام ۳۳۷) (النسیرات الاحمد بیہ از علامہ احمد حیون جو نیوری (ممامی اس مطبوعہ مکتبہ تقانیہ محلہ جنگی نیثاور برم ۲۹)

(الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محرين احمه الكي قبر هلي (م ٢٩٨٠ هـ)، ج٣٠م ٣١٥)_

(تغيير القرآن المعروف يقييرا بن كثير حافظ عمادالدين المنعيل شافعي (٢٣٠ ٧٤ هـ) ج اجس ٢٢٠) _

(إنواراكتز بل دام اراليّاويل المعروف يفيير بيضاديّ از قاضي عبدالله شرازي شافعي (م١٨٥ هـ) ج١٩٠٠) _

(نفير كبير ازامام فخرالدين محمد بن ضاءالدين عمر رازي (ع٢٠١هه)مطبوعه دارالفكربيروت لبنان ج٥ من١١٥) (احكام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على رازي بصاص (م معيره)

مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج اج ٢٣٦ _)

(احكام القرآن أزعلاً به الوگر تحدين عبدالله المعروف باين العربي بالكي (م٢٣٣ هـ)مطبوع لبنان _ج اجس• ٩) (يباب الباء بل في معالى النز بل المعروف يقسير غازن ازعلا ما كل بن مجمد غازن شاقعي (م٢٥ هـ) _ج اجس ١٩٥ _) _

(تغييرروح البعالي ازعلامه ابوالفضل سيرمحووة لوي حفي (م211هه) مطبوعه مكتبه الدادييلمان- ٢٦، ٩٣٠)

الله تعالی کریم اورستارہے بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈالتاہے، جماع اوراس کے دواعی کا ذکر کرناعام طور پرمعیو

سمجھاجاتا ہے اس لئے اس رب کرتم ئے اس کاؤ کربھی کنایہ ہے کیا۔

(الحاسم لا حكام القرآن از علاسه الوعمد الذهبر بن احمر ساكلي قرطبي (م ۲۲۸ هـ)، وج ۴ من ۴۵ س) _ . (لماب الناديل في معالى القريل المعروف في مير خازن از علاسطي بن قر خازن شافعي (م ۲۵ هـ) _ ج ابس ۱۲۵ _) (احكام القرآن از علاسه ابو بمرمجه بن عبدالله المعروف بابن العربي باللي (م <u>۵</u> ۳۳ هـ) هـ) مطبوع لبيتان _ ج ابس ۴ و)

هُنَّ لَبَاسٌ لَكُمْ وَآنَتُمْ لَبَاسٌ لَهُنَّ ': الباس البس البس عبنام جس كامعنى م ذها نكنااور چهيانا، دهوكد دى كوالتباس كهاجاتام، چونكه كيز اانسان ك

سرکوچھیالیتا ہے اس لئے اے لباس کہتے ہیں۔

مرداورعورت بردوتول كولباس كهاجاتا باس كى چندوجهين بين

(۱) بوقت جماع ہرایک دوسرے ہے اس طرح ملتے ہیں جس طرح بدن ہے لہاس، کمال اختلاط واتصاق ی

وجہ سے دونوں کو ایک دوسر ہے کے لئے لیاس کہا گیا۔ (اکٹیبرات الاحمدیہ از علامہ احمد جون جو نیوری (۱۳۵۰ھ) مطبوعہ مکتبہ تھا۔ تخلیہ جنگی نیٹا در۔ ہس ۲۹) (الجامع لا حکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ تھر بن احمہ بالکی فرطنی (۱۹۵۰ھ)، جام ۱۹۵۰ء)۔ (نفیبر دوح المعالی از علامہ ابواقعشل سیونمورڈ لوی حتی (۱۹۵۰ھ) مطبوعہ مکتبہ او ادبیاتاں۔ جام ۱۹۵۰) (لیاب البادیل فی معالی التخریل المعروف بیٹیبر خازن از علامہ تکی بن تحدیدان تباہی (۱۳۵۰ھ)۔ جان اس ۱۳۵۰) (نفیبر مظبری از علامہ قاصی بنا والتنہ پالی بی عتاقی مجددی (۱۳۵۰ھ) مطبوعہ ندر قارصوفید بی بی بنا اس ۱۳۵۰)

(میر مشکر کی از طاحه فا کرین عالمه یاق بی حمال تبدری از ۱۳۵۰ ها مشوعه نده قامشفید . بی بی نابس ۱۳۶۰) (تغییر مدارک التبزیل دفقانق البادیل از طامه ابوالبر کات فبدالکه بن اثمر بن مجود فی (مروایدهد) به نابس ۱۳۵۵) (تغییر کزیر از امام فنز الله می محمد بن ضیاءالله می عمر دازی (می**۲۰۱**۵ هه) مطبوعه دار الفارید و سالبان بی ۵ به ۱۳۷)

(۲) شوہر بیوی کے اور بیوی شوہر کے خفیہ راز ایسے جھیاتی ہے جیسے بدن کولہاس، آیک دوسر سے سے بیسوں کو چھیاتی ہے جیسے اس کولہاس آبا گیا ہے۔ کو چھیانے اور دنیوی طعنوں اور الزامات سے محفوظ کرنے کی وجہ سے ہر دوکولہاس آبا گیا ہے۔ (النظیرات الاحمدیہ ازعلاما احمد جمیون جونیوری (م۱۳۵۰ھ) مطبوعہ کتابہ عقادی شیادی (م1800ھ) تا اس ۱۳۰۰ء (احکام القرآن ازعلاما او برگرمجر بن عبداللہ المعروف بقتی بینا العربی ہائی (مصصفہ عیابیان تا اس ۱۳۰۰ء) (اختیر القرآن المعروف بقیر ابن کشر عافظ عاد الدین المعمل خاتی (مصصفہ عیابیان سے ۱۳۰سے ۹۰)۔

(احکام القرآن از امام ابو بمراحمد بن علی رازی بصاص (م عصره) مطبوعه دارالکتب العربید بیرد ت ابنان تا اس ۲۲۰ م (تغییر بیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۲۰۰ هه) مطبوعه دارالفکر بیردت کبنان ت ۵ ش ۱۱۸)

(۳) عورت مرد کی اور مردعورت کی ہرضرورت ب**وری** کرتا ہے اور ہر دوایک دوسرے کے لئے باعث سکون بیں،لباس سے مرادسکون اوراطمینان ہے۔

ا تنبی معنول میں سورہ اعراف میں ارشادر بانی ہے:

هُوَالَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنُ نَّفُسٍ وَّاحِدَةٍ وَجَعَل مِنْهَازَوُجَهَالِيَسُكُن النَّهَا عَلْمَاتَعَشَها حملتُ حَمُّلاَ خَفِيُفًا فَمَرَّتُ بِهِ عَ فَلَمَّا ٱثُقَلَتُ دَّعَوَااللهُرَبُّهُ مَا لَئِنُ اتَيُتَنَاصالحالَنكُوْس سِ الشِّكِينَ ﴾

وہی ہے جس نے تہمیں ایک جان سے پیدا کیا اور ای بیس سے اس کا جوڑ بنایا کدائ سے چین پائے پھر جب مرداس پر چھایا سے ایک ہلکا ساپیٹ رہ گیا تو اسے لئے پھراکی پھر جب بوجس پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعاکی ضرورا گرتو ہمیں جیسا چاہیئے بچہ دے گاتہ ہے شک ہم شکرگڑ ارہوں گے۔

(سورہ اعداف ایت ۱۸۹۱)

نیزانهی معنول میں سورہ روم میں ارشاور بانی ہے:

وَمِنُ اللَّهِ ۚ أَنْ خَلْقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزُواجُّالَتَسْكُنُوْ آ اللَّهاوجعل بلِنكُمْ مَودَة وَرخمة ع إِنَّ فِي ذَلِكَ لاَيْتِ لَقَوْم يَتِفَكُّووْنِ ﴿

اوراس کی نشانیوں سے بے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کدان ہے آرام یاؤاور تبہارے آپس میں محبت اور رحمت رفعی بے شک اس میں نشانیاں ہیں وصیان کرنے

(الحامع الركام القرآن از علامه ابوعيد الذُّحرين احمد مالكي قرطبي (م ٢٧٨ هـ) ، ج٢٠ س ٢١٠ _) _

(ا حكام القرآن از علامه ابو بكر محمد بن عبد الله المعروف بابن العربي ما تكي (م ٢٣٣٥ هـ) مطبوعه لبنان - ج اج ١٩٠ (

(تفيه القرآن المع وف يتفييرا بن كثير حافظ مما والدين المنعيل شافعي (م٢٢ ٤٤هـ) ج ١٩٠١)_

(تفيه روح المعانى از علامه ابوالفضل سيدمحود آلوي حنفي (م2<u>0 ١٢</u>٥هـ) مطبوعه مكتبه ابداديه باتان - ن ٢ جس ١٥٠)

(اياب البّاء بل في معانى التزويل المعروف تفيير خاذن از علاميكي بن مجمه خازن شأفعي (مر٢٥ ١٥هـ)_ج) اجل ١٢٥_)

ن کاتے کے بعد تورت اور مردا یک دوسر ہے کو گناہ میں واقع ہونے سے حفوظ رکھتے ہیں جس طرح لباس جم کو

گری سر دی ہے محفوظ رکھتا ہے اس اعتبار ہے بھی دونوں ایک دوسرے کے اعتبار سے لباس کہاجا تا ہے۔ (تغییر مظبری از علامه قاضی تناه الله یانی تی عنانی مجددی (م ۱۳۲۵ه م) مطبوعه ندوة المصنفیند الی برج ابس ۳۴۸)

تَختَانُوْنَ أَنفُسَكُمُ " بخيانت ، خُون " عبنا بح ص كامعنى ب برعهدى كرنا ،امانت من خيانت كرنا ، پوشيد كي

میں عبدتو ڈکرحق کی مخالفت کرنا۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولا ناعبدالحقظ بليادي جس٣٢٣) (المفردات في غريب القرآن ازعلام حسين بن مجمد المفصل الملقب بالراغب اصفهاني (١٦٣٠هـ) جس١٦٢)

اس آیت میں خیانت ہمراد بےوفائی پا امانت مار کینے کے ہیں۔

الله تعالی نے ازل میں جاناتھا کہ اگرتم پر رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں ہے جماع حرام رہاتو تم اپنے نفوں کے بارے میں اللہ سے بدعہدی کر بیٹھو کے یااللہ کی امانت میں خیانت کرڈ الو گے، اپنی جانوں کوعقاب اور سزا کے مقام پرلا کران پر طلم کرو گے۔

(تغییر مظهری از هلامه قاضی ثنا دالله یانی چی عثانی مجدوی (م<u>۲۲۵ ا</u> هه)مطبوعه نده قالمعنفین د بلی برج اج ۳۸۸

فتاب عليكم": توبه عمراد قبول توبه تخفيف، اذن اورتوسع كمعنول مين ب-

الله تعالى ارشاد قرما تا ہے:

لـقلْتاب اللهُعلى النَّبِيّ والْمُهَاجِرِيُن وَالْانصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ ,بَعُدِهَاكَادْ يَزِيُغُ

قُلُوبُ قريٰقِ مَنْهُمْ ثُمَّ تاب عليٰهِمْ - إنَّهُ بهمْ رؤُفٌ رَّجِيْمٌ ٦٠٠

بیٹک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان کے مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیابعداس کے قریب تھا کہان میں کچھلوگوں کے دل پھر جاتیں بھران پر رحمت

ے متوجہ ہوا ہے شک وہ ان پر نہایت مہر بان رحم والا ہے۔ (سوره توبه آیت،۱۱۱)

توبة تخفيف كے معنول میں یوں استعال ہوا

ارشادربالي ب

وماكمان لمُؤْمنِ أَنْ يَقْتُل مُؤْمِناالَّاحِطأ ، ومنْ قتل مُؤْمناحطافتخرِيُرُرقبةٍ مُؤْمِنةٍ وَديةً مَسلَّمةٌ الَّي الهلِهَ الَّا أَنُ يَصَّدَّقُوا ء فَـاِنُ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وهُوَمُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ء وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ م بَيْتَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ الْي اهْلِهِ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنةٍ ع فَصَلُ لَمُ يَجِدُ فَصِيامُ شَهْرِيْنِ

مُتَتَابِعَيْنِ تُوْبَةً مِّنَ اللهِ ﴿ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ (سورة النسآء آيت ٩٢٠) اورمسلمانوں کونہیں پہنچتا کہ مسلمان کاخون کرے مگر ہاتھ بہک کراور جو کی مسلمان کونا دانستہ قبل کرے تواس پرایک مملوک مسلمان کا آ زاد کرنا ہے اورخون بہا کہ مقتول کے لوگوں کوسپر د کی جائے مگریہے کہ وہ معاف کر دیں پھرا گروہ اس قوم ہے ہو جوتمہاری دخمن ہےاورخو دمسلمان ہےتو صرف ایک مملوک مسلمان کا آ زادکرنااورا گروہ اس قوم میں ہوکہتم میں ان میں معاہدہ ہے تواس کے لوگوں کوخون بہا سپر د کی جائے اورا یک مسلمان مملوک آ زاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگا تاردومہینے کے روزے رکھے سیاللہ کے یہاں اس کی تو بہ باوراللہ جاننے

(اركام القرآن از امام ابو بكراحمد بن ملى رازي جصاص (م مصيح ه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ج ارس ٢٢٧) (تقبير كبير ازامام فخرالدين محمد بن ضياء الدين عمر رازي (م ١٠٦ه ٥) مطبوعه دارالفكربيروت لبنان ج٥٥ ص١١) (تغيير روح المعانى از علامه ابوالفصل سيدمحود آلوي حفى (م<u>٢٥ ٢١</u>٥) مطبوعه مكتبه امداد بيلتان - ن ٢٣ م. ٢٥) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمحمد بن عبد الله المعروف بإبن العربي مالكي (م٢٣٣ه ٥) مطبوعه البنان _ ن ابس ٩١)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) ، . ٣٠ م. ٢٥٥ ـ) ـ

كَ ": ال مقام يرعفو سے مراد كتجائش اور وسعت ہے، خطامعاف كرنا بھى ممكن ہے۔ حدیث شریف میں عفو بمعی سہیل اور توسع وار دے:

" اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضُوانُ اللَّهِ وَوَسُطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَاحْرُ الْوَقْتِ عَفُوْ اللهِ"

نماز کا اول وقت الله کی رضا ، درمیانی وقت الله کی رحمت اور آخری وقت سہولت ہے۔

(رواه دارقطنی عن الی محذوره) (بحواله الفصل الکیر پختیرشرح الجامع الصغیرللمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (من ۱۹۳۰ه) نیج ایس ۱۹۳) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م<u>۵۷</u>۵ هه) مطبوعه موسسه الرسالیة بیروت لبنان به تری می ۱۹۵۷) (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م<u>۵۷</u>۵ هه) مطبوعه موسسه الرسالیة بیروت لبنان به تری می ۱۹۵۷)

اس آیت میں مؤمنین کے لئے کسلی خاطر کا سامان ہے کہ اللہ تعالی نے نہصرف رمضان کی را توں میں جماع کرنا حلال قراردیا بلکساس سے پہلے جولغزشتم ہے ہوچکی ہےاللہ تعالی نے وہ معاف فرمادی ہے،اس سے سحابہ کرام گاعاول ہونا

(إحكام القرآن ازامام الويكراحمة بن على رازي دهاص (م مع عله م) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ن ابس ٢٢٥) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیا مالدین عمر رازی (م۲۰۱ هه) مطبوعه دارالفکرییروت لبنان ۵۰ اس ۱۱۸) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد القدمحه بن احمه بالعيرة طبي (م٢٧٨ هـ) .. ق٢٠، ص٢١٠ ـ)

'بَاشْرُوهُ فَ "؛ بَاشِرُوا،بَشَرَة عناع، حسكامعنى عِظامرى كالله

(المنجدازلوثين معلوف ايسوى ص ١١١_ مصياح المنير ،ج اجس ٢٦)

(مصياح اللغات از ابوالفضل مولا ناعبدالحفيظ بلياوي أس ٦١)

(صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجهال القرشي مطبوء مطبع مجيدي كانبور _ من ١٦١)

انسان کے ظاہری جشاور چمڑے کولفظ بشرہے بیان کیا جاتا ہے،ای ہے بشارت جمعنی خوش خبری دیناہے،خوشی کی خبر

س کر چیرے پر رونق آ جاتی ہےاور دوران خون تیز ہو کر چیرے کوتا بال کر دیتا ہے۔

امام اللغت حسين بن محدراغب اصفهاني (م م وه ه) فرماتے ہيں:

"وَخُصَّ فِي الْقُرُآنِ كُلُّ مَوْضِعِ اعْتُبِرَ مِنَ ٱلْإِنْسَانِ جُنَّتُهُ وَظَاهِرُهُ بِلَفُظِ الْبشُرِ

قر آن مجید میں انسان کے ظاہری جشاور چمڑے کولفظ بشرے تعبیر کیاجا تاہے۔ (الغردات فی غریب القرآن ازعلام حسین بن محد الفقل الملقب بالراغب اسفہانی (۲۰۰۵ھ) بس ۲۵)

قُلُ إِنَّـمَآأَنَابِشَرٌ مِّشُلُكُمْ يُوْخَى إِلَى أَنَّمَآ اِلهُكُمُ اِلهٌ وَاحِدٌ عِ فَمَنُ كَانَ يرْجُو الِقآء رَبِّهِ فَلْيَعْمَلُ

عَمَّلاصالِحاوَّلايُشُرِكُ بِعِبَادَةِ رَبَّةٍ أَحَدًا ٢ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیا ہوں مجھے وقی آتی ہے کہ تبہار امعبود ایک بی معبود ہے تو جے اپنے

رب سے ملنے کی امید ہوا سے چاہیئے کہ نیک کام کرے اوراپنے رب کی بندگی میں کسی کوشر یک نہ کرے.

میں اس امرکی تنبیہ ہے کہ انسان طاہر صورت میں سب مساوی ہیں ان میں ایک دوسرے پر فضیلت تو معارف جلیلہ اور افعال جیلہ کے باعث ہے،ای لئے حضور سیدعالم ﷺ نے اپنی افضلیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ب**یو کسی الّبیّ** (میری طرف دی کی جاتی ہے)۔اس حقیقت واقعہ کی موجود گی میں ہرعام انسان نبی کی مماثلت کا دعوی نہیں کرسکتا،عقل کے اند ھے کفار نے اس حقیقت کونہ جانا اور نبی کوا پنے جیسا کہد یا۔

كفاركامقولة قرآن في يون بيان فرمايا:

قَالُواهَ آأَنْتُمُ إِلَّا بَشَرٌ مِّفُكُنَا وَمَا آنُوَلَ الرَّحْمِنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمُ إِلَّا تَكْذِبُونَ ٦٠

(كفار) بو ليتم توسيس مرجم جيسية وي اور حمن في يحيمين اتارائم نرع جموف بو-(سوده يس آيت ١٥)

فرشتوں نے جب انسانی شکل میں ظہور فرمایا تورب نے آئیس لفظ بشر سے تعبیر فرمایا۔ حفزت مريم رضى الله عنماك پاس جب جرئل امين عليه المام انساني لباس ميس حفزت عينى لميه المام كى بشارت دي

آئے تو سے رب تعالی نے فرمایا:

فَاتَّخَذَتُ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ﴿ فَأَرْسَلُنَا إِلَّيْهَارُوْ حَنَافَتَمَثِّلُ لَهَابَشُر ٱسَويًّا ﴿ ا (صوره مريم آيت' ١٤)

احكام القرآن وووووووووووووووووو توان ہے ادھرایک پردہ کرلیا تواس کی طرف ہم نے اپنار د حانی جیجادہ اس کے سامنے ایک تندرست آ دمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔ مباشرت کے معنی ہیں کھال کا کھال ہے ملانا، کیلن آیت میں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔ (المفردات في غريب القرآن از علامة حيين بن جمر المفصل الملقب بالراغب اصفهاني (٢٥٠هـ) من ٢٨) (انوارالتنو يل واسرارالياديل المعروف بتغيير بيضادي از قاضي عبدالله بيضاوي شيرازي (م١٨٥هـ) ج اجس ١٣١) (تغییرالقرآن المعروف بیغییراین کثیر حافظ محادالدین استعیل شاقعی (۱۳۸۷ه) ۲۲۰ می ۲۲۳)۔ (تغییر مدارک التر کل وحقائق الباویل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمود طی (م ایسه) __ج اج ۱۲۵) (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف بنغير خازن ازعلامة على بن مجمد خازن شافعي (م٢٥٢٤ هـ) _ ج اج ١٢٥) (تغيير روح العالى ازعلامه ابوالفعنل سيدمحود الوي خفي (م ١٥ ١٥هـ م) مطبوعه مكتبه إمداد بيلمان - ٢٠ م م ١٥) (تغییرمظهری از علامه قاضی ثناء الله یائی تی عثانی مجددی (م ۱۳۲۵ه) مطبوعه ندوة المصنفیند بل_ ج اجس ۳۳۸) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الله مجمد بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) ، ٢٢ جس ٣١٧) _ (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرجمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣٠ هـ)مطبوعه لبنان _ح اج٥٣٠) (احكام القرآن از امام ابو بكراحمه بن على راز ك يصاص (م مصيره ع) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان ج اص ٢٢٧ _) **غُـوُا" : اِبْتِـغَـاءً ہے بناہے جس کامعنی ہے طلب میں کوشش کرنا۔ طلب ث**ی اگر محمود ہے تو اس کی کوشش بھی محمو اى منى مين رب كريم كارشاد ب: [الاانتِغَاءَ وَجُهِ رَبِّهِ الْاعْلَى ﴿ صرف اپنے رب کی رضا جا ہتا ہے جوسب سے بلند ہے۔ (البغروات فی غریب القرآن ازعلام تحسین بن محمد الملقب بالراغب اصنبانی (۲۰<u>۵۰</u>۲۵) بص۲۵) (سورة الليل آيت، ٢٠) مَاكَتَبَ اللَّهُ لَكُمُ": كُتُبَ كامعَى بنايا، فيصله كيا، مقدر كيا، تقدريس لكها، فرض كيا-مّے موصولہ سے مرادا پنی بیبیاں اور کنیزیں ہیں ، یاان کا حیض ونفاس سے پاک ہونا ہے ، یا شرمگاہ ہے ، یا شب قد رمضان کی با فراغت عبادت ہے۔ آیت مبار که متعدداحمال رکھتی ہے: جماع سےمرادوہ اولا د تلاش کروجورب نے تمہار بے تصیب میں' (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على راز ك يصاص (م مسيسة هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان خ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الوعبدالله محدين احمه الكي قرطبي (م٧١٨هـ)، ٢٦،٩٥، ١٨٠) (تغييرروح المعانى ازعلامه ابوالفعنل سيرمحودة الوي حقى (م211 هـ)مطبوعه مكتبه إمداد بيلكان- ٢٦ بس ٦٥) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی تی عثانی مجددی (م<u>۲۲۵ ا</u>هه)مطبوعه نده قالمصنفیند بل _ ح ا م ۳۴۸) (لباب البّاويل في معانى التّز بل المّعروف بغير خازن إز علامة على بن محمد خازن شافعي (م٢٥ يه هـ) يرج اجس ١٣٧) (تغییرالقرآن المعروف بتغییراین کثیر حافظ محادالدین اتنعیل شافعی (م 222 هـ) ج۱ بس ۲۲۰ _) (احكام القرآن ازعلامدابو كرمحه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (مع ٢٠٠٠هـ ٥) مطبوعه لبنال - ،ج ابص ٩١) (إنوارالتخريل واسرارات ويل المعروف بتغيير بيضاوي از قاضي عبدالله بيضاوي شيرازي (م١٨٥٠ هـ) ١٥٣ ا) -(تغيير مدارك التزيل وتفائق الباويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محموم في (م في اليه هـ) ين اجم ١٣٦) (تغییر کبیر ازامام نخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (۱۲۰۰ ۵)مطبوعه دارالفکری وت البتان ج۵ ج ۱۱۸) (التغيرات الاحمايه ازعلامه احمد جيون جونيوري (١٥٥٠ مطبوع مكتبه هانه يحلّه جنل پيناور- بس ١٩)

احكام القرآن *********** اولا د کی طلب اسلام میں محمود ومطلوب ہے جضور سید عالم ﷺ کی رضااس میں شامل ہے کہ اولا دیدا ہو، کشر ہو، تا کے کلمہ اسلام کہ کراسلام کی توت و شوکت کا مظاہرہ کرے، امت مسلمہ دیگر امتوں پرغلبہ یائے۔ حضور سيد عالم الله كاارشاد قيض نهادا نبي معنول كوواضح فرمار باسے: " تَوَوَّجُو االُو دُوْدَالُولُودَ فَانِينَى مَكَاثِرٌ بِكُمُ الْأَمْمَ (وفي رواية) فَانِّي مَكَاثِرُ بِكُمُ أَلاّنُبِيّاءً يَوُمَ الْقِينَمَةِ (وفي رواية) تَنَاكِحُو اتَكُثُرُواً " مفہوم: محبت کرنے والی بچیہ جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، میں بروز قیامت دیگر انبیاء کی امتوں سے اپنے کثر تامت کےاعتبارے فخر کروں گا۔ (رواه معقل بن يسار درواه احمد ابن حبان وسموييه و بيعقي وسعيد بن مصور عن انس انساني ١٤١٠ ، طبر اني رحا كم جيقي الفصل الكبير مخصر شرح الحامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوي شافعي (م ٢٠٠٣هـ) جادي) جادي (كنز العمال في سنن الا قوال والافعال ازعلامه على متحى (م240 هـ) مطبع عدموسة الرسالة بيروت لبنان _ جداء حسمهم، الاصمر، مدهم، عدمهم، مدهم، الدهم، ودهم، جماع انعورتوں ہے کروجوتمہارے لئے حلال کی گئی ہیں وہ صرف تمہاری منکوحہ بیبیاں ہیں ،اس کے موالی اورغورت ہے جماع نہ کرواور نہ جماع کا ارادہ۔ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله تحدين احمه مالكي قرطبي (م<u>ر11</u>4 هـ) ١٠٠ ج٢ م ٣١٨_) ا پی بیبیوں ہے اس حالت میں اور اس مقام میں وطی کروجو تمہارے لئے حلال کیا گیا ہے، حیض ونفاس کی حالت میں اور مقام و برمیں وطی کرناتہارے لئے حرام ہے۔ (النغيرات الاحمريه ازعلامه احرجيون جونيوري (م٣٥١ه) مطبوع مكتبه تقانيه كلّه جنّل پشاور ، م ١٩٠) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرتمه بن عبدالله المعروف بابن العربي ما كلي (م٢٥٣هه) مطبوع لبنان - ، ج اجم ٩١١) (تقير كبيراز امام خرالدين محد بن خيا والدين عمروازي (م٢٠١هه) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ج ٥٠م ، م ١١٩) جماع كر كے اطمینان قلب اور دل جمعی سے شب قدر كى تلاش كرواور رمضان شريف كى مخصوص عبادت ميں مشغول ہو جا ؤہتمہارے لئے رخصت دے دی گئی ہے کہ رمضان کی راتوں میں اپنی منکوحہ عورتوں ہے جماع کر کے ول کورپ کی عبادت کے لئے فارغ کرلو۔ (الحامع لا حكام القرآن از ملامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م 177 هـ) ١٠٠٠، ٣٦ من ١٨-١ (احكام القرآن از علامه ابوبر مجرد بن عبدالته المعروف بابن العربي اللي (ميه ٢٠٠٠هـ ٥) مطبوعه لبنان - ، ج اجم ١٩) (تفسيره وح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرتمووآ لوي حني (م٥٧عاهه)مطبوعه مكتبه لداديه مثان-٢٦،٩٣) (لباب الباويل في معاني التزيل المعردف يقير خازن ازعلامة في بن محدخازن شاقعي (م٢٥١هـ) - ج اص ١٢٦) (تقيير مدارك التزيل وتفائق الباويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود على (م واليه ١٢٧) (تغيير بير از امام فخرالدين محر بن ضاء الدين عمر رازي (ع٢٠٦٠ هه) مطبوعه دار الفكرييروت البنان ت٥٥ جل ١١٩)

كلواواشرَبوا": اےروزےداروارمضان كىراتول يس كھاتے يتے رہو۔

(انوارالتخزیل واسرارالتاه بل العروف بیقییر بیضاوی از قاضی حیدالله بیضاوی شیرازی (م<u>۸۵</u>۸ هه) می اجس ۱۳۱) (احکام القرآن از مام ابو بکراحمد بن علی رازی بیصاص (م بر ۲۳ هه)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان می اص ۳۲۷)

شان نزول :

شروع اسلام میں روزہ کی راتوں میں سونے سے پہلے یا نمازعشاء سے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی ،سونے یا عشاء پڑھ لینے سے بیرسب کچھے حرام ہو جاتا تھا، ایک صحابی حفزت صرمہ بن قیس رہنی اللہ عندون کجر محنت کرتے تھے، رمضان

کے ایک روز دن بھرمحنت کرتے رہے، شام کو گھر آئے ، بیوی ہے کھانے کو کچھ طلب کیا ، بیوی کھانے کی تیاری میں مصروف ہوئیں ، بید لیٹ گئے تھے کاوٹ کی وجہ سے نیندآ گئی ، جب بیوی کھانا تیار کر چکی انہیں بیدار کیا، انہوں نے حکم

شرع کی اطاعت کرتے ہوئے کھانے ہے انکارکر دیا، کیونکہ کھانا اب ان کے لئے حرام ہو چکا تھا، ای حالت میں دوسرے روز روز ہ رکھ کرمخت کرتے رہے، دن مجر کی مشقت اور بھوک پیاس سے نڈ ھال ہو گئے ، جب اس معاملہ کی

خبر حضورسید عالم مظاکو ہوئی تواس پر حکم نازل ہوا۔

(النغيرات الاحمه به 'ازعلامه احمد جيون جو نيوري (۱۳۵۰ هه) مطبوعه مكتبه حقانيه كلّه جنگی 'بيثا، ربه ۱۸۸) (تغيير القرآن المعروف بغيرا بن كثير حافظ مجاوالدين استحيل شافعي (من 224 هه) بنّ اجم ۲۲۰)

(لياب النّاويل في معانى النّز بل المعروف يتغير خازن ازعلامة على بن مجمد خازن شأفعي (م٢٥٠٤هـ) - نا اس ١٢٥)

(تغییرروح المعانی از علامه ابوالفضل سید محود آلوی حق (م<u>۱۳۵</u>۵) مطبوعه مکتبه امدادیه ماتان به ۲۳ س ۲۳۱) (تغییر مظهری از علامه قاضی تناءالله یانی تی عثانی مجددی (م<u>۱۳۵</u>۶) مطبوعه ندو قالمصنفیند بل به تا بس ۳۳۹)

(حیر سهر کار علامه کا کی خامالدیان کی حمال کبد دی (می ۱۳۱۳ه) مطبوعه ندوهٔ استعظیمه بند بند به اسال ۱۳۲۹) (احکام القرآن از امام ابو بکراحمد بن عکی رازی جصاص (م میسیمی) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان خی اس ۲۳۹،۲۲۰)

گویا پیچم ماقبل کے حکم کا نامخ ہے۔ گویا پیچم ماقبل کے حکم کا نامخ ہے۔

(تغییر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م<mark>۲۰۱</mark> هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ج۵ ش۱۱۱)

کھانے پینے کی طرح رمضان کی راتوں کو جماع کرنا بھی مباح تھہرا۔

(النسيرات الاحديد ازعلامه احد جيون جونيوري (معاله ها مطبوعه مكتبه هاني عله جنگي بيناه ريس ٤٠)

مَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ ": بَانِ ، أَسْتَبَانَ، تَبَيِّنَ كَالَكِ بَي مَعْن ب، واضح بونا، كُلُّ جانا، خوب ظاهر بونا-

(المفردات فی غریب القرآن ازعلام حمین بن محرا کمفعل الملقب بالراغب اصنبانی (۱۳۰۶هه) بس ۹۹،۶۸) معنی میه ہے بتمہارے لئے خوب واضح اور ظاہر ہوجائے کہ تنہیں یقین حاصل ہوجائے ، مشاہدہ سے یاعلم توقیت ہے،

اس معامله میں صرف شبہ معترضیں۔

(الغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م٢٥ اله ١٠٥) مطبوعه مكتبه حقانه يحلّه جنَّك اپّ ١٠٠ من ١٠٠٠

(احكام القرآن ازامام الوكراحد بن على رازى صاص (م عيده) مطبوعد ارالكتب العربيد بروت البنان نااجس ٢٣٠-

لحيط الابيض من الخيط الأسود": خيط دها كوكمة بين، ابيض سفيداورا سود، سياه رنگ كوكمة بين - خياط سولي اور خياً طورزي كوكمة بين،

کیونکہ دونوں کا تعلق دھا گے ہے ہے۔

بوقت بحر، جب رات کی تاریکی چھٹتی ہے اور طلوع فجر کا آغاز سفید ڈورے کی مانند سفیدی ہے ہوتا ہے تو یول محسول

محددهه ومحدده ومحدده ومحدده ومحدده ومحدده ومحدده ومحدده

ہوتا ہے کہ سیاہ ڈورے سے سفید ڈورانمودار ہور ہاہ، لبذا صبح کے اس منظر کوسفید اور کالے ڈورول سے بیان کیا گیاہے، اس معلوم ہوتا ہے کہ وقت فجر پو چیٹتے ہی شروع ہوجاتا ہے، بیضج صادق کہلاتی ہے کہ اس وقت سفیدی افق پر شالاً جنوباً ظاہر ہوتی ہے اور بیروشی بڑھ کرافق پر پھیل جاتی ہے ، بڑھتے بڑھتے چرہ آ فیاب نظرآنے لگتاہے، اس مج صادق سے تھوڑ اوقت پہلے افق پر ایک سفیدی شرقاً غر باً عمود کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، تھوڑی دیر بعدیہ غائب ہوجاتی ہے، بیضح کا ذب کہلاتی ہے، می مفطر ات شرعیہ کوحرام نہیں کرتی تہ ہی اس وقت نماز فجر کا وقت

-- 175

(الغيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جوتيوري (م٢٥٠١اه) مطبوع مكتبه تقانيه كله جنكي يثاور من ٢٠) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محد بن احمد ما كلي قرطبي (م ١٩٨٧ هـ) ١٠٠ ٣٢، ٣١٩) (تقيير مظهري از علامة قاضي شاءالله ياني يق عثاني مجدوي (م١٣٢٥هه)مطبوعه ندوة المصنفيذ بلي ين اجن ٣٥٠) (تفييرروح المعاني ازعلامه ابوالفضلُ سيقحمود آلوي خفي (م22اه)مطبوعه مكتبه امداد بيلتان - ٢٦،٩٠٣) (تفيركبير ازامام فخرالدين محربن ضاءالدين عمررازي (علامة ٥) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ج٥ بص١٢٠) (لباب البّاويل في معاني التّزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن محد خازن شافعي (م144 هـ) - جا اج ١٢٦)

> مِنَ الفَجِرِ ": فجر كامعنى بي إلى كاجارى مونا، بهانا، ظاهر مونا، بهيلنا، بهنا، جرنا-صبح کی سفیدی کوفجراس کئے کہتے ہیں کہ بیرات کی تاریکی کو بھاڈ کرظا ہر ہوتی ہے۔

ا حکام شرعیہ کے تو ڑنے والے کو فاجرای گئے کہتے ہیں،ایام فجار زمانہ جاہلیت کے دہ دن،جن میں جنگوں نے شدت

اختياركرلي_

(مصباح اللغات از ابولفضل مولانا عبدالحفظ بليادي جم ٢١٩) (المفردات في غريب القرآن ازعلامة سين بن تجدالمفعل الملقب بالراغب اصفهاني (٢٢٠٥هـ) جم ٣٧٣)

صِنَ الْفَجُو : ساه اور سفيد ذور علام مو في كابيان ب، عرف مين اس يو يحفظ كتب مين -(الفيرات الاحمد انعلام احمد انعلام احمد جون جونوري (م ٢٥ الله على المطبوء كتبة حافية على بشاور من ٤٠)

حضرت عدی بن حاتم رض الله عنه سے روایت ہے کہ میں سفید اور سیاہ ڈوروں سے بیدد نیوی ڈور سے مجھا جودھا کے ے بنے ہوتے ہیں، چنانچہ میں نے دونوں رکلوں کے ڈورے اپنے تککئے کے نیچے رکھ لئے اور رات کواٹھ اٹھ کر انہیں

و کھناتھا کدان کا رنگ کب واضح ہوتا ہے، مجھے کچھ واضح نہ ہوا، منج کے وقت بیرواقعہ میں نے حضور سیدعالم سکا کے سامنے پیش کیا،آپ نے مبسم فرمایا اورار شادفر مایا: وَسَ**مَادَ کُ الْعَریْضُ:** تیرا تکمیه برا فراخ ہے-

ا يك روايت ميں يوں ہے: ' عَرِيْتُ **الْقَفَا:** (تغير القرآن القروف يغير ابن كثير عافقا عاد الدين المعيل شافق (من 22 هـ) جا، من ٢٢١ _) _ (تغير مارک التر يل وحقائق الآويل از علاسه ابوالبركات عبد الله بن احمد بن محمولت (م<u>ر 12</u> هـ) - جا ابن الإل

اے عدی! جوڈ ورے یہاں مراد ہیں تمہارے تکئے کے نیچ نہیں آ کتے ،اس سے تورات کی سیابی اور دن کی سفید کی مرادب،ال يرمِن المفجوارا،جس نے الل آيت كے حدكايان كيا-

وخوجهه محموجه واحكام القرآن محموجه

بخارى اورمسلم نے حضرت تھل بن سعدر بنی اللہ عنہ ہے روایت کیا کہ جب آیت مبارکہ "كُلُوْاوَاشُرَبُوْاحَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسُودِ "

اور کھا ؤاور بیویہاں تک کہتمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈوراسیا ہی کے ڈورے ہے

نازل ہوئی تو بعض صحابہ کرام رضوان امن^{عی}صم نے اپنے پاؤں میں سفید اور سیاہ ڈورے باندھ لئے اور جب تک ان

کارنگ نمایاں نہ ہوتا دہ بحری کو کھانے پینے میں مشغول رہتے ،اس کے بعد اللہ تعالی نے **مِنَ الْفَجُو** نازل فرما کر

آیت کے مفہوم کوواضح طور پر بیان کر دیا۔

(لباباللاویل فی معانی التر بل العروف بتغیر خازن از علامه علی بن محد خازن شافعی (م<u>۲۵</u>۵ هـ) - جام ۱۲۷) (الغیرات الاحمدید از علامه احمد جیون جو نبوری (م<u>۳۵۱</u> هه) مطبوعه مکتبه تقامه محکار جنگی نیشاد ریس و ۷) (ذخائر الموادیث ، جام ۲۷۲)

قر آن مجید کے مفاہیم اوراللہ تعالی جل مجدہ الکریم کی مراد کو سمجھنے کے لئے صرف عربی زبان پرعبور حاصل کرنا کافی نہید بلکہ احادیث مقدسہ کی بھی ضرورت ہے،حضورسیدعالمﷺ کے بیان کے بغیرفہم القرآن مِمکن نہیں۔

(النغيرات الاحميه ازعلامه احمد جيون جونيوري (عصالاه) مطبوعه مكتبه هاند عمله جني بناور بس ٢٠)

(تقبير مظهري ازعلامة قاضي ثناءالله بإنى بتي عثاني مجدوي (م ١٣٢٥هـ) مطبوعه ندوة المصفيذ بلي - ج اص ٢٣٠ _)

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازي بصاص (م ٢٥٠هه) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان، ج اجس ١٢٨.

(إحكام القرآن از علامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (معصص حير) مطبوعه لبنان _ ... ح اص ٩٢

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (۱۲۰۲ ه) مطبوعه دارافکر بیردت لبنان ج۵ بس۱۲۰) (تغييرالقرآن المعروف يغييرا بن كثير حافظ مما دالدين المعيل شافعي (م٢٢٧هـ). ١٥١٥م ٢٠١_) _

(تغيير روح المعانى از علامه ابوالفصل سيدمحود آلوي حنى (م٢٥علاهه)مطبوعه مكتبه امداديد مثان - ٢٥،٣٠)

"كُلُوُ اوَاشُرَبُوُ احَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْابْيَصُ مِنَ الْخَيُطِ الْاَسُوَدِمِنَ الْفَجُرِ

اور کھا ؤاور پیویہاں تک کہتمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈوراسیا ہی کے ڈورے سے (پو بھٹ کر)۔

میں روزہ کی ابتدا کا بیان ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں مفطر ات ثلاثہ (کھانا، بینا، جماع کرنا) کا استعال

مباح اور جائز ہے، کیکن میداباحت اور جواز طلوع فجر صادق ہے قبل تک ہے،اس کے بعد روز ہ شروع ہو جا تا ہے، روزہ کی حالت میں مفطر ات ثلاثہ کا استعال حرام ہوجاتا ہے۔

شُمَّ أَسِّمُ والصِيَامَ إلى المَيلِ ": ثُمُ ترافى كوبيان كرتاب، چونكه فجراورمغرب تك كاوقت كاني طويل

بوتا ہاں گئے اے ثم ے بیان کیا۔

إتمام صنوم عرادروزه كى پابنديول كويوراكرنا مفطرات ثلاث عركار بناب-

اللَّى الَّذِيلِ: مِن حرف اللَّى انتهاء عايت ك لئ ب، اور الدَّيل سراد مطلق رات بـ

•••••••••••••

آیت کامعنی یہ ہے کہ روزہ شروع کرنے کے بعد دن بھرمفطر ات ثلاثہ سے بازر ہو، روزہ کی یابندیوں کو بجالاؤ، یہ یا بندیاں رات آنے تک ہیں ،رات آتے ہی روزہ ختم کردہ، ندرات میں روزہ رکھو، نشفق غروب ہونے اور سیاہی تصلنے کا نظار کرو، ندروز ہ وصال رکھو۔

چیے ہے۔ حرف اللی کا مابعد اگر ماقبل کی جنس سے ہوتو مابعد ، ماقبل کے علم میں شامل اور داخل ہوگا ... مثلاً

ارشادر بانی ہے

يْنَايُهِ اللَّذِيْنَ امنُوْ اإِذَاقُمْتُمْ إِلَى الصَّلُوةِ فَاغْسِلُوْ اوْجُوْهَكُمْ وَايُدِيْكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَخُوْ ا بِرُءُ وَ سِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيُنِ مِوَانْ كُنتُمْ جُنْبَافَاطَّهُرُوْاء وَاِنْ كُنتُمْ مَرُضَى آوُعَلَى سَفَرِ ٱوُجَاءَ اَحَدٌ مِنكُمُ مِّنَ الْغَالِطِ ٱوُلْمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمُ تَجِدُوُ امَاءً فَتَيَمَّمُوُ اصَعِيدًا طَيَبًا فَامُسَحُوًّا بـوُجُوْهِكُمْ وَٱيْدِيْكُمْ مِّنُهُ ء مَسايُـرِيْـدُاللَّهُلِيَـجُعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَّجٍ وَّلكِنْ يُريُدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعُمَّنَهُ

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشُكُرُونَ ٦

اے ایمان والواجب نمازکو کھڑے ہونا چا ہوتو اپنامند دھوؤاور کہنوں تک ہاتھ اورسروں کامنے کرداور گوں تک یاؤں دھوؤاورا گرممہیں نہانے کی حاجت ہوتو خوب تھرے ہولوا گرتم بیار ہویا سفریس ہویاتم میں سے کو کی قضائے حاجت سے آیایاتم نے عورتوں سے صحبت کی اوران صورتوں میں یائی ند پایاتو یاک مٹی سے میم كروتواين منداور باتھوں كاس مے مح كروالله نبيس چاہتا كهتم پر كچھتنى ركھے بال بيرچاہتا ہے كهمهيں خوب ستحرا کردے اورا پی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (سورة العائدہ آیت ۲)

وضو کے فرائض میں ہے ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونااور یا وَل کا گٹوں سمیت دھونا ہے، کیونکہ کہنیاں ہاتھ اور گئے پاؤں کی جنس سے ہیں۔اورا گرحرف **ال**ے کا مابعد، ماقبل کی جنس سے نہ ہوتو مابعد، ماقبل کے عکم میں شامل اور داخل نہ

> (آیت مذکوره) ثُمَّ اتِمُّواالصِّيَامَ إلى اللَّيْلِ كَيْرِرات آنْ تكروز يوركرو، رات دن کی جنس ہے نہیں اس لئے رات کا کوئی حصہ روز ہ میں داخل اورشال نہیں۔

(الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محد بن احمه ما كلي قرطبي (م ١٦٨ هـ) ٢٠٠٠ مي ٢٢٠)

(القيرات الاحديد ازعلامه احدجون جونوري (م١٣٥١ه) مطبوء كمتبرها يكله جلك بثاور عن ١١)

(تغییر کبیر از امام فخرالدین محربین ضیاءالدین عمر دازی (م۲۰۱ هه)مطبوعه دارالفکریپروت لبنان ج۵ جس ۱۲۰)

(احكام القرآن ازام الوكراحد بن على دازي صاص (م معته ها) مطبوعه داد الكتب العربيد بيروت لبنان ١٥ بس ٢٣٣) (الانقان في علوم القرآن از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م 111 هـ) ج اجم ٥٠٠٥)

روزہ کی حالت میں دن بھرمفطرات ثلاثہ ہے بازر ہے کا حکم وجو بی ہے، جیسا کہ بو چینتے ہی روز ہ شِروع کر دینا امر

وجوبی ہے، یعنی روزہ کی ابتداے لے کر انتہا تک مفطر ات ثلاثہ سے بازر ہنا فرض ہے، اس میں کوئی استثانہیں ، اور رات بجر مفطر ات ثلاث كاستعال مباح بمراعة كاف كرنے والے كے لئے رات كو جماع كرنامنع ب،اگرايماكيا

تواعتكاف نوٹ جائے گا،اى كئے ارشادر بالى ہوا:

احكام القرآن اگر چیدمباشرت میں تحقق یوس و کنار، چھوناوغیرہ شامل ہیں مکراس مقام پرصرف جماع کرنامراد ہے۔ (تغيير مظهري از علامه قاضي ثنا والله ياني تي مثاني تجددي (م ١٢٢٥هه)مطبوعه نددة المصنفيند بلي - . ج ١٩٣٥) (تغييرو آالمعاني از علامه ابوالفضل مي في و أو الوي نفي (م١٥٠)ه عليه مطبوء مكتبه امراد بيلتان ج٢ جم ١٩) (إنوارالتنزيل واسرارالتا ويل المعروف بتنبير بيضاوي از قاضي مبدالله بيضادي شيرازي (م100 هـ) ج1اجس، ١٣١) _ (تقيير القرآن المعروف بتغييرا بن كثير حافظ مما دالدين المعيل شافعي (من ٢٢٧هـ) ح إص ٢٢٣ _) (النفيرات الاحمدية از علامه احمد حيون جو نيوري (م ١٥ الاهه) مطبوعه مكتبه تقانية كله جنلي نيثان بيرام ٢٥٠٠) (الجامع لا حكام القرآن إز علامه ابوعيد الترجم بن احمر مالكي قرطبي (م<u>م ١٧٨</u> هـ) .. ج ٣٠ س٣٠) (لباب الناويل في معانى التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلامة في بن مجمد خازن شافعي (م٢٥٧٧هـ) - ج اجس ١٢٧) اس آیت میں مباشرت ہے مراد جماع ہے بیا جماع امت سے نابت ہے۔ (النَّفِيرات الاحمدية ازعلامه احمر حيون جو نيوري (م٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه تقانيه علَّه جنَّل بيَّاور يبع ٢٥) وَ أَنْتُمْ عَلَى فَوْنَ فَى المَسْجِد ": جبتم مجدول مِس اعتكاف يهو غْکِف، عَکُفْ ہے بنا ہے جس کامعنی ہے تھم نا ،رکار ہنا ، ہمیشہ لازم رہنا بعظیم کے ساتھ ک ٹی یرمتوجہ رہنا۔ (المفروات في غريب القرآن از علامه حسين بن جوالمفصل الملقب بالراغب اسفياني (م ٢٠٠٥هـ) بن ٣٣٠) (مصباح اللغات از ابوالفضل مولا ناعبد الحفيظ بلياوي من ٥٧٠) (تقبير مظهري از علامه قاضي نثاء الله ياني بي عثاني مجددي (م<mark>١٣٢٥ هه</mark>) مطبوعه ندوة المصنفيند بل_، خ ابس٣٥٣) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمجمه بن عبد الله المعروف بابن العربي ماكلي (م٢٣٣ هـ) مطبوعه لبنان _ . ح اجم ٩٥) (احکام القرآن ازامام ابو بکراحمد بن علی رازی بصاص (م معیقه)مطبوعه دارالکتب الع بید بیروت لبنان، ج اجس ۲۳۲) شرعی اصطلاح میں اعتکا ف سے مراد مجد میں بہنیت تقرب تھبرنا ہے۔ اس کے لئے اسلام بھل اور جنابت وحیض ونفاس ہے یاک ہونا شرط ہے۔سنت اعتکاف کے لئے روز ہ شرط ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على راز ك يصاص (م عيه هـ) مطبوعه دارالكتب العربية يروت لبنان من الم ٢٣٦) (النفيرات الاحمايه ازعلامه احمر حيون جو نيوري (مِ<u>٣٥ ال</u>ه) مطبوعه مكتبه تقانية كلّه جنل بيثاور ٢٥٠) (الجامع الاحكام القرآن ازعلامه ابوعبد الذكري بن احمد ما لكي قرطبي (م ١٧٨ هـ)، ٢٠٠٥ م ٣٣٢) مردول کے لئے صرف متجد میں اعتکاف کرنالازم ہے، عورتیں گھروں میں اپنی نماز کی جگہ اعتکاف کرسکتی ہیں۔ آیت کامعنی ہے کہ جومسلمان اعتکاف کی حالت میں ہواس کے لئے رات کو بھی عورتوں ہے جماع کرنا حرام ہے (إحكام القرآن ازامام ابو مجراحمه بن على رازي جصاص (م مصيره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان اج الجس٢٣٣) (التغييرات الاحمديد ازملامه احمد جيون جونيوري (م٥٥ اله عن مطبوء مكتبة تقانيه مُلَّه جَتَلَىٰ لِيثَاور يهر ٥٥) (إحكام القرآن ازعلامه ابو بكرمحمه بن عيدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٣٠ ٩) مطبوعه لبنان _ ، خي الم ٩٥ _ (تعبیر مظهری از علامه قاضی تناءالله یالی تی عنالی محددی (م<u>۲۲۵ اه</u>)مطبوعه ندو قالمصنفیند بل. ، خ ارس ۳۵۴ _ (لياب النَّاوَيل في معانى التو يل المغروف يفير خازان العامة في بن محد خازن شافعي (١٣٥٠هـ) _ خ الس ١٢٧ ـ (تغييروه ح البعالي از علامه الواهضل سيرمجوه ألوى شي (١٥٥٠هـ) مطبوعه مكتبه ابدادياتا رحمي ٦٩٠٠ (إنواراكتزيل واسراراليّاويل المعروف يفيير بيضادي از قاصي مبدالله بيضادي شرازي (م٢٨٠ هـ) ج١١ س ١٣٤٠) ـ (تغییر کبیر از امام فخرالدین محد بن ضیاءالدین عمر رازی (م۲۰۱۶ هه) مطبوعه دار انفکر بیروت لبنان ن۵ من ۱۲۳) ا کرچہ آیت میں خطاب مردول ہے ہے مکران احکام میں عورتیں شامل ہیں۔ (ا د كام القرآن از امام الو كمراحد بن على راز ك بصاص (م مصليحه) مطبوعه ارالكتب العربيد بيروت البنان ، خ (النفي ات الاحمديه از ملامه احمد نيون جريون (ميك لاه) مطبور مكتبه فقانه يحله جنكي بيناور إلى 44)

ز مسائل شرعیه :

(1) رمضان المبارك كي راتوں ميں طلوع فجر تك جس طرح كھانا پينا حلال ہے اى طرح اپني عورتوں ہے مباشرے بھى

آيت ذكورة بالا مورة بقرة ١٨٨٠)

(١ كام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على دازى حساص (م ٢٢٠هـ) مطبوعد دارالكتب العربية بيروت لبنان أن اجس ٢٢١)

(احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمحد بن عبدالله المعروف بابن العرتي الكي (م٥٣٣هه) مطيوعه داركس فدبيروت البنان ناام ٨٩٠)

(النيرات الاحميه ازعلامه احمد جيون جو نيوري (ع١٣٥١هه) مطبوعه مكتبه تقاني كأبيثا ورح ٦٨) (الجامع لا حكام القرآن ازعلام الوعبد الله محرين احد مالكي قرطبي (ممالك ها) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لينان ح٢٩،٩٥١)

(تغيير القرآن المعروف يغييرابن كثير حافظ عادالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مري 44 هـ)

مطبوعه دارالا حياالكت العربييسي الباني وشركاء من اجم ٢٢٠)

(تغیر کبیر ازامام فخرالدین محدین ضاءالدین عمر دازی (علاقه ۵) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ت۵ جم۱۱۱)

(لباب الناويل في معاني التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (م٢٥ ٧هـ) ج ١٣٥١)

(تغيير مظهري ازعلامه قاضي ثناءالله ياني تي عثاني مجدوي (م١٢٢٥هـ) (اردور جمه) مطبوعة ووالصنفين اردوبازار جامع مجدوها جام ٢٣٨)

(تغيير دوح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيرخحود آلوي حنى (م2ماه) مطبوعه مكتبه امداديه لمان ج٢م ٢٢)

(تغییرصادی از علامه احمد بن محمصاوی مالکی (م۱۲۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمه رخ ۱،۹۵۸)

(تقير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م االه ها) وعلامه جلال الدين كلي مطبوء مكتبه فيعل مكمرمه جا ام ٨٥٠)

صیغہ امر ہمیشہ وجوب کے لئے مہیں آتا بلکہ بھی جواز اور اباحت کے بیان کے لئے آتا ہے، بیاس وقت ہوتا ہے کہ جب کوئی شئ منع ہواس کے بعداس شی کو جائز اور حلال کر دیا جائے ءاس وقت امر تحض بیان جواز واہاحت کے لئے

ہوتا ہے،آیت بذکورہ بالا کےعلاوہ اس کی مثال

يْنَايُّهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوْ الْاتْحِلُّواشَعَايْرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَاالْهَدْيَ وَلَاالْفَلَاثِدَوَلَا آمِيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبُتَغُونَ فَضُلَامِنَ رُبِهِمْ وَرِضُوانًا ؞ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصُطَادُوا ؞ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَانُ قَوْم آنُ صَدُّو كُمْ عَنِ الْهَمْسُجِدِالْحَرَامِ إِنْ تَعْتَدُوا ، وَتَعَاوَنُواعَلَى الْبِرِوَالتَّقُوبى مر وَلَاتَعَاوَنُواعَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدُوانِ مِ وَاتَّقُوااللَّهُ وَإِنَّ اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿

ا ہے ایمان دالو! علال ندم مرالواللہ کے نشان اور ندادب دالے مہینے اور ندحرم کو میسجی ہوئی قربانیاں اور ندجن کے گلے میں علامتیں آ ویزاں اور نہان کا مال وآ بر وجوعزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کافضل اور اس كى خۇشى عاج اور جب احرام ئىكلوتوشكاركر كتے ہو اور تهبيں كى قوم كى عدادت كدانهول نے تم كومعجدحرام ے روکا تھازیادتی کرنے پرند اجھارے اور نیکی اور پر بیزگاری پرایک دوسرے کی مدد کرواور گناہ اور زیادتی (سورةالمائده آيت٬۲) یریا ہم مدونہ دواور اللہ ہے ڈرتے رہوئے شک اللہ کاعذاب بخت ہے۔

احرام کی حالت میں شکار کرنامنع تھا، احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کی اجازت ہے، شکار کرنالام نہیں۔

احكام القرآن معموهههههههههههههه ای طرح ارشادر مالی ہے: فَإِذَاقَضِيَتِ الصَّلُوةَ فَانْتَشُرُوا فِي الأرْضِ وَابْتَغُوامِنْ فَضُلَ اللَّهِ وَاذْكُرُو االلَّه كَثِيرً الْعَلَّكُمْ تُفُلُّحُونَ ٦٠ پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو زمین میں چھیل جا وَاوراللّٰہ کافضل تلاش کرواوراللّٰہ کو بہت یاد کرواس امید پر کہ (سوره جمعه آیت' ۱) نماز جمعہ کے وقت محبد میں حاضر رہنالا زم ہے نماز جمع ململ ہونے کے بعد محید سے ٹکلنا جائز ہےا کرکوئی مسلمان مج میں رہ کر ذکرواذ کارمیں مشغول رہے تو بھی جائزے بلکہ بہترے۔ (إحكام القرآن از امام ابو بمراحمه بن على رازي بصاص (م مع عله في مطبوعه ارالكتب احربيه بيروت البنان خ ابس ٢٣٦) (تَقْسِر كبيرِ أَزَامام فخرالدين محد بن ضياءالدين مررازي (مع ٢٠٠٠ هـ)مطبوعه ارالفكرييروت لبنان ن ١١٨) سنت کا کتح آیت قرآ کی ہے ہوسکتا ہے،رمضان کی راتوں میں سونے ہانماز عشاء کے بعد کھانے اور راتو (كى حرمت حديث سے ثابت ہاس كائ قرآن مجيد كي آيت سے موار (العبرات الاحمد يد ازعلامه احمد جيول جونيوري (م٢٣١١هه)مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنلي نيثاوراس ٢٥) (إحكام القرآن إزام ابو بكراجمه بن على رازي بصاص (م فع ه) طبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ج اص ٢٣٢،٢٢٧ م (تفسير روح المعالى از علامه ابوالفضل- يمحمود آلوي حق (م<u>٢٥ ١٢ه</u>) مطبوعه مكتبه امداديداتان ت ٢٩س ٢٠ _) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ١٢٨ هـ) مطبوعه داراً لكتب العربية بيروت لبنان"، ج ٢٣ س ٢١٣ هـ (تقبير صاوي از علامه احمد بن محمه صاوي مالكي (م٢٢٢ اچه)مطبوعه مكتبه فيفكل مكه مرمه ج اجس ٨٦) (انوارالتخريل وامراراليّاديل المعروف به بيضاوكي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م ١٨٥٥ هـ) س ١٣١ جائز اورمباح دنیوی کام اگرنیک ارادہ اور نیت جیرے کئے جا میں تو ان پربھی تو اب ملتا ہے، جماع اگر نیک اولا د کے حصول اور بیوی کے حقوق یورے کرنے کے ارادہ ہے کیا جائے تو اس پر بھی تو اب ملتا ہے،ای طرح کھا نا بینا، سونا، جا گنا، چلنا پھرنا، تجارت کرناوغیرہ دینوی امورا ہے آ قاومولاحضور سیدعالم ﷺ کی سنت جان کر کئے جا عیں توان پر بھی تواب ہےاور بدامورعبادات میں داخل ہوجاتے ہیں، آیت مبار که مذکوره: وَ ابُتغُواهَ ا كُتُبَ اللَّهُ لَكُمُ مِين بِهِ اثاره موجود ہے۔ (احکام القرآن از علامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي اللي (م۳۸<u>۵ ه</u>)مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان ت۵ ش۱۱۸) (انوارالتنزيل وامرارالبّاويل المعروف به بيضادّي از قاضي ابواكثيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ٢٨٥٠ هـ) ١٣١٠) (إجكام القرآن إزامام الوبكراجير بن على دازي بصاص (م معية ها)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان أن المساس (٢٣٢هـ) (يغييرروح المعالى ازعلامه ابوالفضل سيدمحود آلوي حقى (م<u>كاا</u>ه)مطبوعه مكتبه امداديد مان ج٢م ١٥) (تقبير مظهر كي از علامه قاضي ثناءالله مالي تي عثالي محددي (م1772هـ) (اردوتر جمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردوبازار جامع مجدوبلي محابص ٣٣٨) (لباب البّادِيل في معاني النَّز بل المّعروف يَقْسِر خاز ن ازعلامة على بن محمد خاز ن شافعي (م٢٥ 4 هـ) مطبوعة تعماني كتب خاندار دوباز ارلا مورج امن ١٢٦) (تعبير كبيراز امام مخرالدين محمد بن ضياءالدين عمر رازي (م٢٠٢ هـ)مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ١٥٠ م، ١١٨) رب تعالی کریم ہے، ستار ہے اس نے جماع کے تعل کو کنایہ سے بعیر فرمایا ہے نہ کہ صاف لفظوں میں ، مسلمانوں کو جائز ہمیں کہان افعال کو کھلے بندوں بیان کریں،لبذا گالیاں بگنا حرام ہے کہاں میں جماع اور حل جماع گاؤ کر بے تحاب بیان ہوتا ہے۔ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمه مالكي قرطبي (م117 هه)مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان ٢٠ ١٣٥)) (ا حكام القرآن از علامها بوکم حجمه بن عبدالله المع وف باین العربی ماللی (مرسمین ۱۵) مطبوعه وارلمع فد ببروت لبنان مثل اجس ۱۹۰ (لباب البّاويل في معالى النّز على المعروف يفسير خازن از ملامة على يَن تحد خارَ ن شافعي (مرقة عنه هـ) مطبوعة تعماني كتب خانه اردوباز ارلا بهورج الص١٢٥)

احكام القرآن •••••••••

بیوی کی اجازت کے بغیرعزل (انزال باہر کرنا) بلاوجہ منوع اور مکروہ ہے، اللہ تعالی نے مرداور عورت کے اختلاط کو اولا د کا ذریعہ بنایا ہے اور یہی مقصود شرع ہے، اس کے خلاف کرنے سے اولا د کی پیدائش رو کناہوتا ہے جومقاصد

فطرت کےخلاف ہے۔

حضور شارع ملیالصلو ۃ والسلام نے بیوی کی اجازت کے بغیرعزل مے منع فر مایا:

" نَهِي أَنُ يَعُزِلُ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا "

(رواه این بلیرواین عبدالبرقی آنتمهید والذهبی فی الطب الدوی والسیوطی فی الدرالهنو ر بحواله موسوعة اطراف الحدیث الدوی الشریفاز ابو با برخیر سعیدین بسیو کی زغلول مطبوعه دارالفکرییر دت لبنان ،ج ۱۶ می ۱۲۱)

الكاورصديث بن ب: " سُئِلِ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ هُوَ الْوَأَدُالْخَفِيُّ "

(سنن ابن مآجه از امام الوعبّد الله محر بن يزيد ابن ماجه (١٣٦٥ هـ) الم ١٣٦)

عزل کے بارے میں حضور شارع علیہ اللام ہے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ

''یہ پوشیدہ طور پر بچوں کامل کرناہے'

(تغییر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ یانی تی عثانی مجد دی (م۱۲۲۵ ۵) (اردور جمه)

مطبوعة ندوة الصنفين اردوبازار جامع محدود كل من اج ۱۳۸۸) (نفيرروح المعالى ازعلامه ابوالفضل سيختود الوي حق (م٢٤٥٨) مطبوعه مكتبه امداديه لماتان تع ٢ جم ١٩٧) (انواراكتز ك دامرارالنا و لل المعروف به بيضاد ك ازقاضي الواقيم عبدالله بن عمر يضادي شيرازي شافق (م١٩٥٠ هـ) ص ١٣١) (نفير كبيرازام فخرالدين تحمد ين ضياءالدين عمرازي (عهل هاه كام عدارالفكرييروت لبنان ج٤٤ جم ١١٨)

تمام صحابہ عادل ہیں، وہ گناہ پر قائم نہیں رہتے ،اگران ہے کوئی لغزش ہوجائے تو تو بہ کر کے رب سے معاتی حاصل کر کیتے ہیں،رب انہیں معافی کاپروانہ دے چاہے،اب ان کا ذکر عیب لگا کرکرنا جائز نہیں،رب تعالی نے ان کی عَظْمَةِ لِ كُوبِيان فرماديا ہِ، فَقَدَ اَبَ عَلَيْ ثُكُمْ وَعَفَ اعَنْكُمْ كَ سندانبين لَ چَكَ ہے،رب نے انبين اپی رضاعطافر مادی ہے۔

رب آئبیں جماعت میں شامل فرما چکااوررب کی جماعت ہی ہمیشہ غالب رہے گی۔

لَاتُـجِـدُقَوْمُايُّـوُّمِـنُـوُنَ بِاللَّهِوَالْيَوُمِ الْالْحِرِيُّوَ آذُوُنَ مَنُ حَآدًاللَّهَوَرَسُوْلَهُ وَلَوْكَانُو ٓ ابْبَاءَهُمُ اَوْاَبُنَاءَهُمُ

أَوْاخُوانَهُمْ أَوْعَشِيْرَتَهُمْ ء أُولَيْكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوْحِ قِنْهُ ، وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّتِ تُجُرِئُ مِنُ تَحْتِهَاٱلْاَنُهُرُ خُلِدِيْنَ فِيُهَا ء رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ وَرَضُواعَنْهُ طَ ٱولَّيْكَ حِزُبُ اللهِ ء آلَا إِنَّ حِزُبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٦٠

تم نہ یاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوئی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول سے مخالفت کی اگر چہوہ ان کے باب یا بیٹے یا بھائی یا کٹے والے ہوں میں جن کے دلوں میں اللہ نے الیمان تقش فرمادیااورا پی طرف کی روح ہے ان کی مدد کی اورائییں باغوں میں لے جائے گاجن کے پنچے نہری جہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان ہے راضی اوروہ اللہ ہے راضی میداللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (سورةالمجادلة آيت ٢٢)

احكام القرآن مهمهمههههههههههه نيزارشادرباني ب: جَزَآءُ هُمْ عِنُدَرَبِهِمْ جَنَّتُ عَدُن تَحُرِى مِنْ تُحْتِهَاٱلْانُهُرُ خَلِديُنَ فِيُهَآآبَدًا ؞ رَضِي اللهُ عَنْهُمُ وْرَضُوْاعَنُهُ ، ذَٰلِكَ لِمَنْ حَشَّى رَبَّهُ ٢٠ ان كاصلمان كرب كے پاس بسنے كے باغ ميں جن كے فيچ نہريں بهيں ان ميں ہميشہ ہميشہ ر ميں الله ان سے راضى وہ اس سے راضی میاس کے لئے ہے جواب رب سے ڈرے۔ (سور ۃ البینة آیت ۸) روزہ کا وقت طلوع فجرے لے کرغروب آفتاب تک ہے،اتنے وقت کوشری دن کہتے ہیں،طلوع آفتاب ہے غروب آ فآب تک کا درمیانی عرصه عرفی دن کہلاتا ہے،شریعت میں جتنے احکام دن کے ساتھ معلق ہیں ان میں شرعی دن کا عرصه مراد ہے، شرعی دن کی ابتدا کے لئے اللہ تعالی نے کتنی وضاحت فر مائی کہ ''یہال تک کہتمہارے لئے ظاہر ہوجا وے سفیدی کا ڈوراسیا ہی کے ڈورے سے یو بھٹ کر'' (احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازى بصاص (م ٢٥٠هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان من ابس ٢٢٩) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الشريح برن احم الكي قرطبي (م ٢٦٨هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ن ٢٢ بس ١٩٣٣) ((تغيير روح المعالى ازعلامه ابوالفضل سيريحود آلوي ختى (م ١٤٨٨هه) مطبوع مكتبه الدادييالمان ٢٢، ص ١٤) شرعی دن کی ابتدامیج صادق ہے ہے، مینچ کاذب ہے نہیں ، میج صادق کی علامت یہ ہے کہ افق پر شا بائیں) سفیدی نمودار ہوکر چیلتی ہے، یہاں تک کہائی سفیدی کے ظہور میں سورج طلوع کرتا ہے۔ (الحام لا حكام القرآن ازعلا سابوعبدالله محد بن احمد ما كلي قرطبي (م ١٦٨٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ٢٠٠ جن ٣٠٠) (تقير كبيراز المامنخ الدين محد بن ضاءالدين عررازي (م٢٠١٥ م)مطبوعه دارالفكربيروت لبنان ج٥٩ ص١١١) (تفسيرمظهر كي ازعلامه قاضي ثناءالله يائي تي عثائي مجددي (م١٢٢٥هـ) (اردور جمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردوباز ارجامع محدد بلي من ١٦٥٩) (تغيير روح المعانى ازعلامه ابوالفعنل سيدمحود آلوي حفى (م211ه) مطبوعه مكتبه امداديدلمان ٢٦،٩١٣) (لباب البّاويل في معانى التزيل العروف بتغيير خازن ازعلاسكى بن مجمه خازن شافعي (١٥٢٧ هـ) مطبوعة نعماني كت خانداردوبازارلا مورج اجس٢٦١_) (احكام القرآن ازامام ابو بمراحمه بن على رازي يصاص (م ٢٢٠هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان من اجس ٢٢٨) ون معیار بروزہ کا اور رات ظرف ہے مفطر ات کا ، سوج تحفی جان بوجھ کرطلوع فجرے لے کرغروب آفتاب تک کے درمیانی وقت میں کچھ کھائے ، پیچے یا جماع کرےاس کاروز ہ ٹوٹ جاتا ہے، اس پر قضا اور کفارہ لازم ہے،حضور سیدعالم ﷺ نے ایسے تخص کے لئے روزہ کی قضااور کفارہ کا حکم دیا۔ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله يحد بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج ٢٠٩٠) ٣٠١) بھول کر کھانے ، پینے اور جماع کرنے ہے روز ہبیں ٹوٹتا ،الیکی صورت میں اس پر قضا ہے نہ کفارہ ،البتہ یادآ نے پرقور مفطرات سے جدا ہوجائے ، یا دآنے پر مفطرات میں اگر ایک لمحہ بھی مشغول رہاتو روز ہ ٹوٹ جائے گا ، اب اس پر قضااور کفارہ دونو ں فرض ہیں۔

احكام القرآن حضور شارع على الصله ة والسلام في ارشا وقر مايا: " اذَا كُلِّ الصَّائَمُ ناسِيا اوْشرب ناسِيا فَإِنَّمَاهُو رِزُقُ اللَّهَالِّيُهِ وَلَاقَضَاءُ عَلَيْه " روز ہ دار بھول کر جب کھائے یا بی لے توالند کا عطبہ سے جواس کو پہنچا ،اس پر قضائبیں۔ (رواد دار قطع سخ من الي حرَّرة بحواله كنز العمال في شنن ألاقوال والافعال از علام على تتقى من ٨٠ ـ ٢٣٨٣ ٢) (الجامع الاحكام القرآن از ملامدا يوعم القديمة بن احمر ماللي قرطبي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيزوت لبنان ٢٠ ص٣٢٣) عورے کا پوسہ لیناروز ہ کؤئبیں تو ڑتا ،البتہ جوابے نفس پر قابوئبیں رکھتااس کے لئے مکروہ ہے۔ مديث شريف بمن ب "كَانَ النَّبِيُّ لِمَنْكُ اللَّهِ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوصَائِمٌ " روز ہ کی حالت میں حضور سید عالم پہنے اپنی از واج سے بوسے فر ماتے ۔ (رواہ ابخاری مسلم دالتر ندی والنسائی وابن ابد وابودا ؤروا ہم بحوالہ الفضل الکیم خصرش کا لجامع الصفیر رہی ۴ رسو (احکام القرآن باز این العربی رہی ایس ۹۹ ۔ جائع احکام القرآن از قریلی من ۴ جس ۳۲۳) تھینے لگانے ہے روز ہمبیں ٹونٹا، کیونکہ کسی شی کے جسم میں منافذ کے ذریعے داخل ہونے ہے روز وگو ٹناہے ادر تھینے لگوانے ہے کوئی شی جسم میں داخل نہیں ہوتی ، بلکہ خارج ہوتی ہے ،حضور سید عالم ﷺ نے روز ہ کی حالت میں عام الشح (رداه این جرمین این نمر دخی انته محتصرا بخواکنز افعمال فی سنن الاقوال والافعال منظ ۸، تے ۲۳۳۹۹، ۱۳۳۳۹ (الجام فع الا حکام القرآن از علامه الوعمید الته تحدین احمہ مالکی قرطبی (مبر <u>۲۲۸ ه</u>) مطبوعه دار الکتب العربیہ جروت لبنا ثنج ۲ ہمی ۳۲۰) بوقت تحرروز ہ دار کے لئے کچھ کھانے یئے کی اباحت قرآن مجیدے ثابت ب ارشاور ب کریم جل وعلاے: "كُلُوْا وَاشْرِبُوُ احتَى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْحَيْطُ الْآبُيَصُ مِنَ الْخَيْطِ الْآسُوَدِمِنَ الْفَجْرِ " اور کھا وَاور بیویہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈوراسیا ہی ۔ کے ڈورے سے (یو بھٹ کر)۔ اوراس کاندب(مبارک ہونا)اوراستحباب حدیث سے ثابت ہے: " تَسَعَّرُوْافَانَ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً" حَرَى كَاوُ كَرْحَرَى كَكَانْ مِن بِرَكْت بِ-(رواه البغاري مسلم والترندي والنسائي وابن ماييه واحمر عن انس والنسائي عن الباهريرة وعن الي مسعود والتمرعن البي معيد (حديث تفجع) بحواله الفصل الكبير مختصرشرح الحامع الصغير. ج ابس ٢٢٢) اكداور عديث مِن مَ : " إِنَّ اللَّهُ وَمَلْئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَجِّرِيْنَ " بیشک الله تعالی اوراس کے فرشتے تحری کھانے والوں پراپنی رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (رواه ابن حبان والطمر الى والوقيم لى الاصط والوقيم لى أقتلية عن ابن تمررضى القد عنهما _ بحواله الفضل الكيمين تقرير ح جامع صغير، جا ابس ۱۳۳) (كنز العمال في شمن الاقوال والافعال از علامه طل على ، ج٨٠ ـ ٢٢٩٥٩) سحرى كھانے كى اجميت كوحضورسيد عالم على نے يول بيان فر مايا كه جارے اور ابل كتاب كے روز ول ميں فرق حرى (احکام القرآن از امام ایو بکراهمدین علی رازی بصاص (مرحوع سی) مطبوعه دارالکتب العربیه پیروت لبنان ، ایج ابس۲۳۳،۲۳۲) (نفیر القرآن المعروف بفیر این کثیر حافظ عادالدین استحل بی تمرین کثیر شافعی (مراع کیده) مطبوعه دارالاحیالکتب العربیویشی البالی و شرکا با شاجی (۲۳)

```
احكام القرآن محمومههههههههه
  ۱۵) سحری کھانے میں اگر طلوع فجر کا شک گذرے توروزہ پورا کرے، اس کی قضانہیں،شک ہے کوئی علم ٹابت نہیں
                                                                                      ہوتاروز ہانے اصل حال بررہے گا۔
                                                                                             حضورسيد عالم تلك في مات بين
              ''شک کودور کر، یہاں تک کہ تجھے شک ندر ہے (طہارت عاصل وجائے )صدق طمانیت ہے اور جھوٹ شک ہے''
             (احكام القرآن ازامام إبو بكراحمه بن على رازي بصاص (م مع المصاحة ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ، جا اص ٢٣٠)
                           ( تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي تني (م<u>٢٥ ٢٠ أه</u> ) مطبوعه مكتبه ايداد بيماتان ٢٦ جس ١٧ )
                        ( تغییر کبیراز امام فخر الدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۲۰۱۰ هه)مطبوعه دارانفکر بیروت لبنان ج۵ جس ۱۲۲)
 رات کا آخری حصہ طلوع فجر ہے،طلوع فجر تک حری کرنا جائز ہے،ای طرت جماع کرنا بھی جائز ہے،اگر کوئی مخص
رات کے آخری حصہ تک مباشرت میں مشغول رہا،طلوع فجر کے بعد عسل کر لے اس کاروز ہ جائز ہے، جنابت مالع
                                                                                     روز ہبیں ،امت کاای پراجماع ہے۔
  حدیث سیح میں ام المؤمنین حضرت عا کشصد یقه بنت صدیق اورام المؤمنین حضرت ام سلمه رضی امتر مسلم اوروایت ہے
                                                        "كَانَ يُدُرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنُ آهُلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ "
         حضورتا (بعض اوقات) اس حال میں فجر کرتے کہ آپ پراز واج مطہرات کے ساتھ مباشرت کرنے سے خسل
                                                                                فرض ہوتا آ ہے عسل فر ماتے اور روز ہ رکھتے۔
                                                                (رواه ما لك وابنخاري ومسلم وابن مليه وابودا ؤروالتريذي والنسائي
                                                               بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال ، ج ٧ م ٧ ٥ ٧ ٠ ١٨ _
                                          (الفضل الكبير مختصرش تالجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (مستنياهه)
                                                         مطبوعه دارالا حياءالكتب العربييسي البابي الحلبي وشركاة '، ج٢، ص١٩٦)
                             (النفيرات الاحمديد ازعلامه احمر جيون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه حقانه محكمة جنكي بيثاور ص ١٤)
            (احكام القرآن اذامام ابو بمراحمد بن على رازي بصاص (م وسيره) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت البنان ، ج المس ٢٣٢)
          (احكام القرآن ازعلامه ابو يكرمحه بن عبدالله المعروف بابن العركي مالكي  (م٢٣٣٠ هه)مطبوعه داركمعرفه بيروت لبنان من المسمو)
            (انوارالتزيل واسراراتا ويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن تمريضا دي شيرازي شافعي (م١٧٨ هـ )س١٣١)
                  (پدارک التزیل و حقائق التاویل از علامه ابوالبر کاب عبدالله بن احمد بن محمود مفی (م. ایدهه)مطبوعهٔ نعمالی کتب خانه ارده
                          ( تقسير روح المعاني از علاميه! والقصل سيرتحود آلوي حفي  (م2 ١٢هـ ) مطبوعه مكتبه امداد بيملتان ن ٢٠٩٣ م ١٤
                                   ( تغییرالقرآن المعروف بیفیراین کثیرها فظ مما دالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۲۷ کے ۵)
                                                                مطبوعه دارالا حياالكتب العربية يسي البالي وشركاؤ وجام ٢٢٢)
                                               ( تفيير مظهر كي از علامه قاضي ثناءالله ياتي تي عثاني مجددي (م١٢٢٥ه ) ( اردور جمه )
                                                               مطبوعة ندوة المصنفين اردوبازار جامع محدد بلي ، ج اجس ٢٥١)
        (الجامع لا حكام القرآن از علامه الوعبدالله تحد بن احمد مالكي قرطي (م ١٦٨٠ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج م بس ٣٢١)
       حائصہ اور نفاس والی اگر قبل فجر حیض و نفاس ہے یاک ہو کئیں، فجر تک اگر چیشسل نہ کیا، روز ہ رکھے اور عسل کر
                                                                       اس کاروز ہلمل ہے، کیونکہ نجاست مالع روز ہبیں۔
         (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالتدمحه بن احمه باللي قرطبي  (م ٢٩٨ هـ )مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج٢٢ بس٢٠٦ )
```

أحكام القرآن ********** (۱۸) سحری طلوع فجر کے بعد کی اس گمان پر کہ ابھی رات ہے'یاافطاری قبل غروب آفتاب کی اس گمان پر کہ سورج غروب ہو چکا ہے اس پراس دن کی قضالا زم ہے۔ (احکام القرآن ازام الو براجمدین کل رازی بصاص (م مصلاحہ دارالکتب العربیہ بروت لبنان ،، جاہم ،۳۳۰) روز ہ رکھ کرطلوع فخر کے بعد سفر شروع کیا ،اب اسے اس دن افطار کرنا جائز نہیں ، پیدمسافرا پناروز ہ پورا کرے البہۃ سفر کے اگلے دنوں میں وہ افطار کرسکتا ہے، آیت کامفہوم کہ ''روزہ رات آئے تک پورا کرو'' اس کا نقاضا کرتا ہے۔ (احکام القرآن ازام ابو بمراحمہ بن علی رازی بیصاص (م مصح عدد ارالکت الع ہیے بیروٹ لبنان سیج اس ۴۳۰) رمضان میں ضحوی کبری تک نیت کا وقت ہے، اگر ضحوی کبری تک نیت نہ کی توروز ہذہوا، آیت کریمہ شُعم اَقِستُ وا المصيقام المي المنيل بس اتمام روزه فعل اختياري إورفعل اختياري بغيرنية كعبادة نبيس بنما، بحراتمام روزه کا حکم طلوع فجر کے بعد ہے ظاہر ہے بیوونت دن کا کوئی جز و ہے،عبادت مقصودہ میں نیت ضروری ہے ، ثماز کے جز و اول میں نیت کا فی ہے ،ای طرح روزہ میں نصف النہارے پہلے نیت یائی گئی تواس کا اعتبار کرلیا گیاہے جب تک روزہ یا نیت تو ڑنے والی کوئی شی نہ پائی گئی ، البتہ رات میں اگر ایکلے دن کے روز ہ کی نیت کر لے تو جائز ہے اس کا (إحكام القرآن ازامام إلو بكراحد بن على رازي يصاص (مروع عده مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ،،جام ٢٣٣) (تغییر مظهر کی از علامه قاضی شاءالله بالی تی عثالی مجد دی (مر۱۲۲۵ه) (اردوتر جمه) مطبوعة دوة المصنفين اردوبازار جامع محدد على من إجم ا٣٥١) (تغيير روح العالى از بلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حفي (م211 هـ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ٢٠ جس ١٧) (مدارک التز یل و حقائق البّادیل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن آخمه بن محمومتنی (موایده) مطبوعهٔ تعما کی کتب خانه ارد دیاز ارلا ہور' ص ۱۲۷ غروب آفآب پرافطارواجب ہے۔ میچ مرفوع حدیث میں ہے: " ادَااقَيْلَ الَّيْلُ مِنْ هَهُنَاوَأَدُبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدُافُطَرَ الصَّائِمُ " جب مشرق کی جانب سے رات آ جائے اور مغرب کی سمت دن غائب ہوجائے اور سورج غروب ہوجائے (رواه البخاري ومسلم والبوداة دوالتر فدى عن عمر (يحواليه لفضل الكير مجتمع شرح الجامع الصفير للهزاد كما يازامام عبدالرؤف مناوى شافعى (مبع مناه) _ ح1 ام ٣٠٠ (كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامة في تقي (م240 هه)مطبوعة موسية الرسالة بيروت لبنان - ج٨، ح٢٣٨٧) رات کا کوئی حصہ روز ہیں شامل تہیں ،آیت کا یمی مفہوم ہے۔ (احكام القرآن از امام ابو بكراته بن على راز كيرصاص (م ٢٥٠ه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ، ن ١٥م ١٣٠١) (الجامع الحرام القبر آن أنطامه ابوعبدالتذمحه بن احمه ما فلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ)مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان ج٢ ج ٣١٨) (التيم كبيرازا، المخرالدين محد بن ضاءالدين عمردازي (مر٢٠٠ ه) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ح٠٥ ص١٢٢) (النميرات الاحمريه المعلامه احدجيون جونيوري (م٢٥ اله مطبوعه كمتبه حقائيه كله جنلي نيثاورا ص ا ٤) (تفسير مظهري از علامه قاضي ثناءالله يالي تي عنالي مجدوي (١٢٢٥ه) (اردور جمه) مطبوعة مده وأنصنفين اردو بازار جامع محدو بلي من اجس ٢٥١)

وموههههههههه احكام القرآن مهههههههههه ۲۲) تحری میں تاخیراورافطاری میں جلدی کرنامتحب ہے، طلوع فجر سے پہلے چندمنٹ تک محری میں تاخیر کرے ای طرح سورج غروب ہوتے ہی افطار کرلے،اس کے خلاف کرنا ترک سنت ہے۔ حضور سيدعا لم يك نے فرمايا: "لَاتَوْالُ أُمَّتِيُ بِخَيْرِ مَاعَجَلُواالْلِافُطَارَ وَآخُوواالسُّحُوْرِ " میری امت ہمیشہ بہتری پرر ہے کی جب تک افطار میں جلدی کریں گے اور بحری میں تاخیر کریں گے۔ روده الناف الكير محضر شرح الجامع الصفير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوي شافعي (مستعماه) _ ج م ٣٥٠) (إ حكام القرآن از علامه أبو بمرخمة بن عبدالله المعروف بابن العربي اللي (م٥٣٠ه ١٥ مطبومة دارلمعرف بيروت بينان من اجم ٩٣) (تغيير كبيراز امام فخراليدين محمر بن ضياء الدين عمر رازي (ملاته هه)مطبوعه دار الفكربيروت البنان ن ٥٠ بس١٢٢) بوقت افطاردعا کی قبولیت سیخی امرے۔ حضورسیدعالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: افطار کےوقت روزہ دار کی دعار ذہیں ہوتی _ " إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فَطُرِهِ لَدَعُوهٌ مَاتُرَدُّ " (رُواَها بِن لِدِواَلِيَا ثَمَ فِي الْمُستِدِ رَكَعْن ابن مَرد بحواله الفضل الكير مخصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبد الرؤف ِ منادى شافعى (مستنواهه) _ ، ١٦٠٠ ... ہر حلال شی سے روزہ افطار کرنا جائز ہے، ای طرح بحری بھی ، مگر ستحب بیہ ہے کہ مجبورے روزہ افطار کر ینہ ہوتو یالی ہے روز ہ افطار کرے،حضور سیدعالمﷺ کی عادت مبار کہ یہی تھی۔ سے حدیث میں مروی ہے: " كَمَانَ رَسُـوُلُ اللهِ عَلَيْكِ" يَفُطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبُلَ آنُ يُصَلِّى فَإِنْ لَمُ يَكُنُ رُطَبَاتٍ فَتَمرات فإنْ لَمُ يكُنُ تَمَرَاتِ حَسَاحَسُواتٍ مِّنُ مَّآءٍ " حضور سید عالم ﷺ تر تھجوروں ہے روزہ افطار فرماتے ،اگروہ نہ ہوتیں تو خشک تھجوروں ہے افطار فرماتے ،اگروہ بھیموجود نہ ہوتیں یائی کے چند گھونٹ نوش فر مالیتے۔ (رواه ابودآو دالترندی واحموعن الس بحواله انفضل الکیپیمخشرشرح الجامع الصفیرللمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م<mark>ست و</mark> هه) _ ، ج۴ س ۲۰۱) جومسلمان کی روزہ دارمسلمان کا روزہ افطار کرائے اے بھی روزہ دار کے برابر ثو اب ملتا ہے او ما ت کم ہیں ہوتا۔ حضورسدعالم تظفى كاارشادي " مَنُ فَطِّرَ صَائِماً كَانَ لَهُ مِثُلُ آجُوهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَايْنَقُصُ مِنُ اَجُو الصَّائِم شَيأً " جومسلمان می روز ہ دارکا روز ہ افطار گرائے اے اس روز ہ دار کے برابر اجرماتا ہے روز ہ دارے اجرکوم کئے (رواه الإبام احمد والتريذي وابن مليه وابن حيان عن زيد بن خالد بحواله الفطل الكبير محقر شرح الجامع الصفر للمناوى از امام عبدار دف مناوى شأفعى (مستعداه) ، ١٣٠٥م (٣٠٨) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالشركمة بمن احمر ما تلى قر للبي (م<u>١٢٠</u>٨ هـ) مطبوعه والد لكتب الم_{ست}ية و ت لبنان تي الس

(٢٦) امت کے حق میں صوم وصال (پے در پے روز بغیرافطار کے)حرام ہیں، بعد غروب آفتاب روز ہ افطار کرنافرض ہے

آيت مارك ثُمَّ أَتِمُواالصِيامُ اللّ اللّه اللّه عبي متفادع.

حضورسید عالم ﷺ کوملاحظ فرما کرچند صحابہ نے بھی وصال کے روزے شروع کردیے حضوﷺ نے انہیں منع فرماد

" نَهْى رَسُولُ اللهُ اللَّهِ عَنِ اللَّهِ صَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُواانَّكَ تُواصِلُ قَالَ اِنَّى لَسُتُ كَهَيْسَكُمُ انِّي

(رواه البخاري عن عائشة، ج ١ . ص ٢ ٢) يُطعمنني رَبِّي ويسْقِينِي "

حضورسید عالم علی نے صحابہ کرام کو بغیرا فطار ہے در ہے روزے رکھنے سے منع فر مایا، بدامت پر آسانی کی خاطر ے بھا یہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ تو وصال فرماتے ہیں ، (اس پر)حضورﷺ نے قرمایا، میں تم جیسا

مہیں ہوں ،میرارب جھے کھلا تااور بلاتا ہے۔

(النفيرات الاحمدية ازعلامه أحمر جيون جونيوري (م٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه تفانه يخله جنكي بشاور ص٢١)

(الحامع الحكام القرآن از علامه ابوعبدالة محجه بن احمد مالكي فرطتي (مي ٢٢٨هـ)مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لينان ٢٠٠س ٣٢٩) (ا دكام القرآن از علامه ابو بكرمحد بن عبدالقد المعروف بابن العربي ما فلي (م٣٣٠ ١٥ مطبوعه دار لمعرفه بيروت لبنان أن الرسوم)

(ا حکام القرآن از اما مایو کمراحمد بن علی رازی بیصاعی (م شکیع که) مطبوعه (را لکتب العربیه پیروت کبنان ۱۰ قاص ۱۳۳۹) (تغییر القرآن المعروف بغیر باین کیشر حافظ تا والدین استیل بن تقرین کیشر شاقعی (میسک یده)

مطبوعه دارالا حياالكتب العربية عيسى الهالي وشركاة من الترسيسية (٢٢٣) (تغيير دوج المعاني از علامه الوافضال سيوم دو الوي حتى (١٣٥٧هـ) مطبوعه مكتبه المداديديات تام م ١٠٧)

(اباب النَّادِ بِل في معانى التَّزِيلِ المعروف يقيير خازن ازعلام على بن مجمه خازن شافعي (١٥٢٥ هـ)

مطبوعة تعمالي كت خاندارووماز ارلا بورج اجس ١٢٤_) . بولد مان مب مانداد دوره دوره وروبا اور ماند. (انوارالتو مل دام ارالیا و مل المعروف به بیضادی از قاضی ابوالخیرعبدالله بن تمریضادی شیرازی شاقعی (م<u>۸۵</u>۸ هه) ص۱۳۱

نفل روزہ شروع کرنے ہے اس کا پورا کرنا فرض ہے، اگر توڑے گا قضالا زم آئے گی، آیت مبارکہ مذکورہ کا عظم تمام

روزوں کے لئے کیسال ہے، اگر چہ آیت کا نزول ایک خاص واقعہ ہے مگر تھم عام ہے، کیونکہ احکام کا دارو مدار نصوص

کے کلمات پر ہوتا ہے ،ای طرح ہر تفل کا م شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہوجا تا ہے ، خواہ تفل نماز ہو ،روزہ ہو،عمرہ ہو، یا فج وغیرہ، ای طرح ہرامر خیر، جوٹروع کرنے ہے پہلے لازم اور واجب نہ ہو،ٹروع کرنے سے لازم اور واجب

رب تعالی ارشادفر ما تا ہے:

يَايُهِاالَّذِيْنِ امْنُو آاطِيعُو االلَّهِ وَاطِيعُو االرَّسُولُ وَلا تُبْطِلُو ٱاعْمَالَكُمْ ٦٠

ا ايمان والو! الله كاهم ما نوا دررسول كاهم ما نو، ادرا ي عمل باطل نه كرو (سوره محمد آیت، ۲۲)

نیز الله تعالی نے اسے اعمال ضائع کرنے والوں کی مثال یوں بیان فرمائی

ولاتكُوْنُوْ اكالَّتِيْ نقصتُ غَرُلَهَامِنُ , بعْد قُوَّةِ انكاتا ، تَتَخِذُوْنَ ايْمَانَكُمْ دَخَلا , بَيْنَكُم آنُ تَكُوُنَ أُمَّةٌ هِي ارْبِي مِنْ أُمَّة ؞ انَّمايبُلُو كُمُ اللهُ به ، وليُبيِّسَّ لكُمْ يؤم الْقينَمَةِ ماكُنتُمْ فِيهِ تَختَلِفُونَ ٦٦ احكام القرآن موموموههههههههه

اوراس عورت کی طرح نہ ہوجس نے اپنا سوت مضبوطی (ے کانے) کے بعدریزہ ریزہ کر کے تو ڑ دیااوراپنی قشمیں آپس میں ایک اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہواللہ تو اس ہے تہمہیں آزما تا ہے اور ضرورتم پرصاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن جسب بات میں جھگڑتے تھے۔ (مورۃ انحل آ ہے ،۹۲)

حضرت عیسی علیه السلام پرائیمان لانے والوں کا حال یوں بیان فرمایا:

ثُمَّ قَقَيْ نَاعَلَى اثَارِهِمُ بِرُسُلِنَا وَقَقَيْنَا بِعِيْسَى ابُنِ مَرْيَمَ وَاتَيْنَهُ الْاِنْجِيْلَ وجعلْنَافِي قُلُوبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُ رَافَةٌ وَرَحْمَةُ . وَرَهُبانِيَّةَ رابُسَدَعُوهُ مَامَا كَتَبُنهَا عَلَيْهِمُ الَّاابُتِعَآءَ رِضُوان الله فَمَارَعُوها حقَّ رِعَايِتِها . فَاتَيْنَاالَّذِيْنَ امْنُوامِنُهُمُ أَجْرَهُمُ . وَكَثِيْرٌ مَّنْهُمُ فَسِقُونَ ثَهِ

پھر ہم نے ان کے پیچھے ای راہ پراپنے اوررسول بھیجے اوران کے پیچھے عیسی بن مریم کو بھیجااورات انجیل عطافر مائی اوراس کے بیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور را ہب بنیا ، تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ، ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ، ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضاحیا ہے کو پیدا کی ، پھراسے نہ باہم جیسا کہ اس کے نباہے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا تو اب عطاکیا اور ان میں بہتیر سے فاس ہیں۔ (سورة المحديد آبت ۲۷)

اس آیت ہے معلوم ہوا کہ بدعت بعنی دین میں کسی نئی بات کا نکالنا، اگر وہ بات نیک ہواور اس سے رضائے الہٰی مقصود ہوتو بہتر ہے اس پر تواب ملتا ہے اوراس کو جاری رکھنا چاہئے۔

حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے نقل کا روز ہ رکھا، اس سے مجھے مشقت ہوئی، میں نے روزہ افطار کرویا، اب میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تھ مسئلہ دریافت فر مایا توان دونوں مفتیان کرام نے مجھے اس کے بدلہ روزہ رکھنے کا تھم دیا۔

(احكام القرآن ازام الوكراحد بن على دازى بصاص (م معيد م) مطبوعددار الكتب العربية بيردت لبنان ، ج المس ٢٣٥٠)

ام المؤمنين حضرت عائشه اورام المؤمنين حضرت حفصه نے نقل روز ہ رکھا، دن کوان کے ہاں کچھ ہدیہ حاضر کیا گیا، انہوں نے افطار کرلیا جضور سید عالم ﷺ نے فر مایا:

" أقضيايوما مكانه" ال كبدايك روزه ركور

-1+1+1+1+1+1+1+1+1+1

(ا دکام القرآن از امام ابو بکراحمد بن علی رازی دهیاص (م م عصته هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ، نیا اص ۲۳۳۴ ۲۳۳ و ما بعد) (لباب الباویل فی معانی التو یل المعروف بیفیرخازن از علام یکی بن مجمد خازن شافعی (م ۲۵۸ه هه) مطبوعه نعمانی کتب خاندارد و بازارلام در نیج ام ۱۲۷۰)

1+1+1+1+1+1+1+1+1

(تغییر کبیراز امامفخرالدین محمد بن ضیاءالدین ممرازی (م۲۰۰ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ۲۵ بس۱۲۳)

مهم احكام القرآن

(۲۸) عورت سے مباشرت طلب اولا داور بیوی کے از دواجی حقوق پورا کرنے کے لئے کرے مثل بہائم محض قضا۔

شہوت نہ کرے کہ بیانسانیت کے خلاف ہے۔

حضرت زكر ياعليه الملام في رب تعالى سے اولا وطلب كى:

هُنَالِكَ دَعَازَ كَرِيَّارَبُّهُ قَالَ رَبِّ هَبُ لِيُ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةٌ طَيِّبَةٌ اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَآء ﴿

يهال پكاراز كريااي رب كو، بولاات رب ميراع! مجھائ پاس سے دے ستحرى اولاد، بيتك توبى ب (سوره آل عمران آیت، ۲۸)

حضورشارع عليه الملام في علم وما:

" تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلَّقُوا فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ اللَّوَّ اقِيْنَ وَلَا الدَّوَّ اقَاتِ "

(رواه الطير اني في الكبير عن الي موى

يحوال الفسل الكيرخ قرشرة الجامع الصفير للمناوى ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (م

نکاح کرواورطلاق ندوو، بیشک الله تعالی محض قضاع شہوت کرنے والے مرداور قضاع شہوت کرنے والی

عورتوں کو پیندنہیں کرتا۔

(التغيرات الاحمريه ازعلامه احمر جيون جونيوري (مر١٣٥هه) مطبوعه مكتبه حقانيه مُلَّه جنلي نيثاور م ٢٩)

(تفيير روح المعاني از علامه الوالفضل سيرمحود آلوي حقى (م١٢٥ه) مطبوعه مكتبه امداديه مآن تي ٢ جس ١٥٠) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمتر بن عبدالله المعروف بابن العرق ما كلي (م٢٣٥ هه) مطبوعه دارلمعرفه بيروت كبنان من جاءص ٩١)

(تغيير القرآن المعروف بتغيير ابن كثير حافظ عماد الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (من 224 هـ)

مطبوعه دارالا حياالكتب العربيعين البالي وشركاء عاص ٢٢٠)

(تغییر مظهری از علاسة تاضی ثناءالله یالی یی عثانی مجد دی (م<u>۱۳۲۵ ه</u>) (اردوتر جمه)

مطبوعه ندوة المصنفين اردو بازار جامع مجدد بلي اج اجل ٣٣٨) (احكام القرآن ازامام الوبكراحمد بن على دازى بصاص (م معهده) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ، .ج ايس ٢٢٨)

(انوار التزكر كل داسرارالتّاويل المعروف به بيضادي از قاضي أبوالخيرعبد الله بين عمر بيضاوي شيرازي شاقعي (م<u>١٨٥</u> هـ) ص١٣١)

۲۹) اعتکاف شرالع قدیمہ سے ہے،انبیائے سابھین علیم اصلوات العسیمات کی امتوں میں جاری رہا۔

رب كريم في الي عليل سيدنا ابراهيم اورسيدنا المعيل عيمما اللام كوهم ويا:

وَإِذْجَعَلْنَا الْبَيْتِ مَثَابَةٌ لِلنَّاسِ وَامْنًا ءوَاتَّخِذُو امِنُ مَّقَامِ إبَراهِمَ مُصَلِّي ،وَعَهِدُنَآ إلى إبْراهِمَ وَإِسْمَعِيْلَ أَنْ طَهُرَابُيْتِيَ لِلطَّآنِفِينَ وَالْعَكِفِيْنَ وَالرُّحُع السُّجُودِ ٦٠

اور (یاد کرو)جب ہم نے اس کھر کولوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کونماز کامقام بناؤاورہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمعیل کو کہ میرا گھر خوب صاف ستقرا کر دطواف دالوں اور

اعتكاف دالول اورركوع وتجود والول كے لئے۔ (سوره بقره آیت،۱۲۵)

اعتکاف کے بہت سے وائد ہیں احادیث میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ (تغییر کبیراز اما مختر الدین محدین ضیاءالدین عمر رازی (۱۳۳۰ ۵) مطبوعه دا دالفکر بیروت لبنان ۵۰ م ۱۴۳۰)

موموههههه وموههه وموههه وموههه وموهه (۳۰) رمضان کی بیسویں تاریخ کی عصرے لے کرچا ندعیہ طلوع کرنے تک اعتکاف کرناسنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، بستی میں ہے اگرا یک مسلمان نے اعتکاف کرلیا تو سب بری ہو گئے اور اگر کسی ایک نے نہ کیا تو سب گنا ہگار ہوئے ،اس 🕊 بارے میں حضور سیدعالم ﷺ کاعمل بہترین دلیل ہے،حضورﷺ کی عادت پیتھی کہسنت کے کام بھی ادافر ماتے اورامت کی سہولت کے لئے آپ ترک فر مادیتے ، مگر مدنی زندگی میں آپ نے بھی اعتکاف ترک نہ فر مایا ،حضور ملیہ اصلو ۃ والسلام اورآپ کی از واج مطہرات رضوان الله تعالی علم اجمعین نے اس پرموا طبت فر مائی۔ حدیث شریف علی میں حضور کی عادت یوں مردی ہے: " كَانَ رَسُولُ اللهِ يَعْتَكِفُ الْعَشُرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالَى " (رواوعن عائشة والي هريرة ، (بدائع الصنائع في تُرتب الشرائع از علامه علا والدين ابو مكر بن مسعود كاساني خفي (م٨٥٨ه ٥) مطبوعه دارالفكرييروت لبنان) ج٠ رمضان کے آخری عشرہ میں حضور سیدعا کم بیٹ اعتکاف کرتے پہاں تک کہ آپ کاوصال ہوا۔ (النغيرات الاحمديد ازعلامه احمر جيون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه حقانيه كله جنكي نيثاورا ص ٢٥) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یالی ین عثانی مجددی (م۱۳۲۵ه) (اردوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردوبازارجامع مجدد بلي من ١٥٩٥) (تغییرالقرآن المعروف بیفییراین کثیر حافظ مما دالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۲۷۲ه) مطبوعه دارالا حياالكتب العربيعين البالي وشركاؤ بج اج ٢٢٣) (تغییرمظبری ازعلامه قاضی ثناءالله یالی یی عثانی مجددی (م۱۳۲۵ه) (اردورّ جمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردوبازار جامع مجدويلي ،ج١٩٥٦) اعتکاف سنت کی مدت نویادس روز ہے،اعتکاف فرض، جیسے نذر کااعتکاف،اس کے لئے کم از کم مدت ایک دن ایک رات ہے،اعتکا ف سنت اوراء تکاف فرض میں روز ہ شرط ہے،اس کےعلاوہ اعتکاف نفل، جےاعتکاف محمی کھی کہتے ہیں اس کے لئے کوئی مدت مقررنہیں ، ندروز ہ شرط ہے ،مسلمان جب بھی مسجد میں آئے اعتکاف کی نیت کر لے ،جتنی دہر محدمیں رے گااعتکاف کا تواب مائے گا۔ (اِلنَّغِيرَاتِ الاحمد بيه ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م١٣٥ه) مطبوعه مكتبه حقانيه محلّه جنلي نيثاور ص٧٢) (تغییر کبیراز امام فخرالدین محد بن ضیاءالدین عمر دازی (۲۰۴۰ هه) مطبوعه دارالفکر بیروت آلبنان ح۵، ۱۲۵) (لباب التاويل في معاني التزيل المعروف يغير خازن ازعلاميلي بن محمد خازن شافعي (م٢٥ ٢٥ هـ) مطبوعة مماني كتب خانه اردوباز ارلامورج اجس ١٢٤_) (تقییرمظهری از علامه قاضی ثناه الله یائی تی عثانی مجد دی (م۱۲۲۵ه) (اردوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردوبازار جامع مجدوبلي من اج اج ٣٥٣) (احكام القرآن ازامام ابو بكراحر بن على رازي صاص (م مع عله عددارالكت العربية بيروت لبنان ، ن اجس ٢٣٥) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما في قرطبي (م ٢٦٨هـ) مطبوعه وارالكت العربية بيروت لبنان ٢٥، ٣٣٣) (احكام القرآن ازعلامه ابو كمرتجه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٣٣٠ هـ) مطبوعه دارلمعرفية بيروت لبنان أن اش ٩٥٠) جوسنت اعتکاف کو پورانہ کر سکےاہے شروع کرنا جائز نہیں، کہ اعمال کو باطل کرناممنوع ہے۔ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محرين احمر ماكلي قرطبي (م ٢٢٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ٣٣٠ م، ٣٣٣)

(rr) سنت اعتكاف برمجد ميں جائز ہے اس كے لئے جامع مجد جوناضرورى نہيں، نماز جعد كے لئے جامع مجد تك جاناجائز ہے،محلّہ کی محبد میں اعتکاف کرنازیادہ تواب کا باعث ہے،اگر چدمحبد میں اےمنفر دنماز پڑھناہو،بعض علاء

نے پیشرط کی ہے کہ اس مجد کا امام ومؤ ذن مقرر ہو۔

(النعيرات الاحمريه از علامه احمد جيون جو نيوري (م٢٥١ اهه) مطبوعه مكتبه حقائه يحلُّه جنل بيَّاور ص٢١)

(تغییر مظهری از علامه قاضی ثناء الله یانی چی عثانی محدوی (می۱۲۲۵ هـ) () رووتر جمه) مطبوعه ندوة المصنفين ارد دبازار جامع محدد بلي من اجس ٣٥٥)

(الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج٢ بس٣٣٣).

(انوارالتزيل وامرارالاويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن ثم بيضاوي شرادي شأفي (ميد ٦٨ هـ) ص١٣١)

(احكام القرآن ازعلامه ابويكرمجمه بن عبدالله المعروف بابن العرل مالكي ﴿ مُرْهُ ٥٨ هـ ﴾ مطبوعه والمعرف بيروت لبناك أن ابس ٩٥)

(تغيير روح المعاني از علامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حفي (م2 ١٥٤هـ) مطبوعه مكتبه امداد بياتان ٢٠٩٥ س ١٤)

(جدالمتارملي دوالحتار المعروف بيعاشية شاي ازعلامه امام احمد رضا قادري حفي بريلوي (ميهم اه)

مطبوعة بمع اسلامي ماك بورانديا) ج ٢٥، ١٨ (٢١٨)

۳۷) عورت اپنے گھر میں اعتکاف کرے گی ،تماز کے لئے گھر میں اگر کوئی جگہ مقرر نہیں تو مقرر کر کے وہاں اعتکاف کرے،

بلکہ عورت کا اینے گھر میں نماز ادا کرنام جدمیں نماز ادا کرنے سے افضل ہے،عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا حویلی میں نماز اداکرنے سے افضل ہے، اور کمرہ میں نماز اداکر ناصحن میں نماز اداکرنے سے افضل ہے۔

(ا حکام القرآن از امام ابو کمراحد بن علی رازی بصاص (م معرف مطبوعد دارالکت العربیه بیروت لبنان ،، جاجس۴۲) (الفیرات الاجمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۲۵۰ اله می تعطیوعد کتبه حقائیه کلید جنگی بیثا دراص ۵۵)

اء تکاف کرنے والے کومبحد (اورعورت کوایے گھر کی مبحدے)بغیرعذر شرعی نکلنا جائز جیل-

معتلف کے لئے محدے نکلنے کے دوعذر ہیں:

(۱) طبعی (۲) شرعی

طبعی عذر که اس کامسجد میں پورا کرنا جائز نہیں،مثلاً پاخانہ، بیشاب، استنجاء، وضواور منسل کی ضرورت

ہوتو عنسل ،اگر وضو یاغنسل کے لئے مجد کے اندرجگہ بنی ہو گئے ہے یاان کاادا کر ناممکن ہے تو وضواور عنسل کے

لئے نگلنا بھی جائز نہیں۔

(ب) عذر شرعی بیہ کہ مثلاً جمعہ کے لئے جامع مجد کوجانایااذان کے لئے منارہ پرجانا، اگر چہ منارہ پرجانے کے لئے محدے باہر داستہ ہو۔

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمد بالكي قرطبي (م ٢٦٨هه) مطبوعه دارا لكتب العربية يووت لبنان ن ٢٠٩٠م ٣٣٣) (ادكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازى بصاص (م معينات)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان، جابس ٢٥٨)

معتکف کومنجد میں کھانا، بینااورسونا جا تز ہے،ای طرح شی حاضر کئے بغیراس کی خریدوفروخت جا تڑ ہے۔

(النشير ات الاحدية از ملاسه احمد حيون جونيوري (م<u>٣٥٠ اله</u>ه) مطبوعه مكتبه هنائه مخلّه بنتگي کيشاه را هم ۵۵) (اه كام القرآن از امام ايو مگراحمه بن ملي رازي حصاص (م<u>م ٢٠٠</u>٠) مطبوعه دارا مكتب العربيه پيروت لبرنان سنج ام ۴۲۸)

ومودودودودودودوا احكام القرآن ووودودودودودودو (۲۷) معتلف کے لئے وطی کرنااور شہوت کے ساتھ بوسد لیناجائز نہیں، البتہ بغیر شہوت کے بوسد لینا جائز ہے، اگر بوس و کنارے انزال ہو کیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، چھونے میں اگر لذت حاصل کرنامقصود نہ ہوتو حرج نہیں۔ (النغيرات الاحمريه الملامه الرجيون جونيوري (م١٣٥ه) مطبوعه مكتبه حقانه مُلَّه جنكي 'يثاوراس ٤٥) (احكام القرآن از علامه ابو كمرمحه بن عبدالله المع وف بابن القر كي بالكي (١٣٣٠ هـ) مطبوعه واركمعر فيه بيروت لبنان من اجس ٩٥) (إحكام القرآن ازام م إيو بكرائمد بن على رازي حصاص (م في عله هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت كبنان ،، ج ام ٢٣٣) (تفسير مظهري از علامه قاصي تنا والله يالي تي عثالي مجدوي (م ١٣٢٥هـ) (اردور جمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردو بإزار عامع محدو بلي ، ج ابس ۳۵۲) (تغییر کبیراز امام فخر الدین تحدین ضیاءالدین عمر رازی (م<mark>ع ۲۰۱</mark> هه)مطبوعه دارالفکرییروت لبنان می ۲۰۹) (لباب البَّاهِ بل في معانى التَّز بل المعر، ف ينفير خاز ن ازعلامة على بن محمد خاز ن شافعي (م٢٥٥ هـ ه مطبوعة ممالي كت خانداردوبازارلا مورج اجم ١٢٧ _) معتکف کے لئے جائز ہے کہ دہ اپنے بدن کی اصلاح کرے، سرکودھوے، تنکھی کرے، کیڑے بدلے،خوشبو کا استعمال کرے،ام المؤمنین سیدہ عائشۃ صدیقہ رضی الدعنعاحضور سیدعالم ﷺ کاسرمیارک اعتکاف کی حالت میں دھولیتی ۔ (أ ذكام القرآن ازامام ابو بكراهمه بن على رازي بصاص (م <u>سيمة</u> هـ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان^{ا،}، ج اجس • ٢٥) محارم اورنواہی اللہ تعالی کی حدیں ہیں، ان کاار تکاب گناہ ہے بلکہ اللہ تعالی کی حدول کے قریب جانا منع ہے آیت مذکورۃ الصدر میں بیٹلم واسح ہے (تفسير مظهري از علامه قاضي ثنا والله باني تي عثاني مجد دي (م ١٣٢٥هـ) (اردوتر جمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردو بازار جامع مجدد ، بل، ج١٩٠٥) (تغییر کبیراز امام فخرالدین محد بن ضیاءالدین عمر رازی (۲۰۲۰ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت کبنان ج۵ بس۱۴۱) (الباب النّاويل في معانى التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن مجمد خازن شائعي (م٢٥ ٢٥هـ) مطبوء نعمانی کت خاندار دوباز ارلا ہور ج اجس ۱۲۷) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامها بوعبدالله محمد بن احمر مالكي قرطبي (م٦٦٨ هـ)مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان ج٢ جس ٣٢٧) (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحودآ لوي خفي (م211هه)مطبوعه مكتبه الدارييه ملتان ج٢م،٩٧) (التغيرات الاحمدية إزعلامه احمد جيون جو نبوري (م١٣٥٠ه) مطبوعه مكتبه تقانه محلّه جنلي نشاور ص ٧٥) حرام کاموں کا کرنافتق اور حکم ہے، آئر وٹی ان ممنوع کاموں کوخفیہ طور پر کرے گاوہ فتق ہرِ تی (خفیہ) ہ كرك كالوفسق علانيه وكار الله تعالى ارشادفر ما تاب يْآيُّهَاالنَّبِيُّ إِذَاطَلَّقُتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُواالْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوااللّهَ رَبَّكُمْ عَ لاتُخْرِجُوهُنَّ مِنْ ، بُيُوتِهِنَّ وَلَايَخُرُجُنَ اِلَّالَ يُأْتِيُنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۦ وَتِلُكَ حُدُودُالله ۦ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودالله فَقَدُظُلَم نَفْسَهُ وَ لَاتَدُرِي لَعَلَّ اللهُ يُحدث بَعُدَذَٰلِكَ أَمُرًا ١٠ اے نبی اجبتم لوگ عورتوں کوطلاق دوتوان کی عدت کے وقت برانبیں طلاق دواور عدت کا تار رکھواورا پنے رب الله سے ڈروعدت میں انہیں ان کے گھرول سے نہ نکالواور نہ وہ آپ نکلیں مگریہ کہ کوئی صرح برجائی کی بات لا میں اور بیاللہ کی حدیں ہیں اور جواللہ کی حدول ہےآ گے بڑھا بےشک اس نے اپنی جان پر علم کیا تمہیں رسورة الطلاق أيت ١١ نہیں معلوم شایداللہ اس کے بعد کوئی نیاحکم بھیجے۔

(۳۱) نماز،روزہ، قج اورز کو ۃ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے وقت کا پہچا ننااور جاننا فرض ہے، کیونکہ ان عبادات کی ادائیگی وقت

پرموقوف ہے،آیت مذکورہ بالا کےعلاوہ

نماز کے بارے میں ارشادے:

فَإِذَاقَ صَيْتُمُ الصَّلُوةَ فَاذُكُرُوا اللهِ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطُمَا أَنْنُتُمُ فَآقِيُمُو الصَّلُوةَ عِلِنَّا الصَّلُوةَ عِلِيَ الصَّلُوةَ عِلِيَ الصَّلُوةَ عَلَى الصَّلُوةَ كَا مُ

پھر جب تم نماز پڑھ چکوتواللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہوجاؤتو حسب وستورنماز قائم کرو ہے شک نماز مسلمانوں پروقت باندھا ہوافرض ہے۔ (سورۃالسۃ، آیت،۱۰۳) کی علی میں ارشادر بانی ہے: جج کے بارے میں ارشادر بانی ہے:

يَسْتَلُوْنَكَ عَنِ الْآهِلَّةِ ، قُـلُ هِي مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِـآنُ تَـاْتُواالْبُيُوتَ مِنُ ظُهُوُرهَاوَلِكِنَّ الْبِرَّ مَن اتَّقَى ، وَاتُواالْبُيُوتَ مِنُ اَبُوَابِهَا ر وَاتَّقُوااللهُ لَعَلَّكُمُ تُفْلِحُونَ ﴿

تم تے نے چاندگو بوچھتے ہیں تم فرماؤوہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور ج کے لئے اور یہ کھے بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھت تو ژکر آؤہاں بھلائی تو پر ہیزگاری ہے اور گھروں میں درواز وں سے آؤاوراللہ سے ڈرتے گھروں میں درواز وں سے آؤاوراللہ سے ڈرتے

ر بواس اميد يركد فلاح ياؤ _ (سوره بفره آيت، ١٨٩)

(النغيرات الأحميه ازعلامه احرجيون جونيوري (م١٣٥١هه)مطبوعه مكتبه تقاني كله جنكي بيناور ص٢٥)

(تغییر مظهری از علا سرقاضی ثنا والله یانی یی عثانی مجددی (م<u>ا۲۲۵</u> هه) (اردوتر جمه)

مطبوعه وة المصنفين ارد دباز ارجامع مجدد على مج اجس ٣٥٥)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الله محربن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨٠ هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ٢٥ من ٣٣٣٠)

(انوارالتر يل داسرارالياديل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخير عبرالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) ص ١٣١)

(إحكام القرآن ازعلامه الوبكر مجربن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣هه) مطبوعه دارلعرفه بيروت لبنان من ام ٩٥٠)

(تغيير وح العالى ازعلامه ابوالفضل مير محمود آلوي حتى (م ١٢٥ه) مطبوعه مكتبه امداديد مان ح ٢ م ١٤٠)

(جدالميتار كل روالحار المعروف به حاشيرشاى ازعلامه امام احمد رضا قادري حتى بريلوى (م ١٣٣٠هـ)

مطبوعة بخمع اسلاى مباك بورانديا) ج٢٩ ص ٢١٨)

ተ

﴿ حرام اوراس كاوبال ﴾

﴿ بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَلَاتَـأَكُـلُوۤا اَمُوَالَكُمُ بَيُنَكُمُ بِالْبَاطِلِ وَتُدُلُوابِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاكُلُوُا فَرِيُقاً مِّنُ أَمُوالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمُ تَعُلَمُونَ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ١٨٨، ﴾ اورآپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا ؤاور نہ جا کموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہلوگوں کا کچھ مال نا جائز طور پر کھاؤ جان بوجھ کر۔

، **آ اَکُلُوا'': اکُلُ سے** بناہے جس کالغوی معنی ہے کھانا، مگراس مقام پرمراد ہے کھانا، بینا، پہننا، استعال کرنا۔ چونکہ اموال میں مقصود اعظم کھانا ہوتا ہے اس لئے یہاں لَاقت اکمکُول ارشاد فر مایا گیا، ناحق مال کھانے ہے مراد

مال کوالیی جگه استعال کرنایا اس طریقه ہے صرف کرنا، جہاں شریعت نے منع فر مادیا ہو۔ (المفردات في غريب القرآن إز علامة حين بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصغباني (ع٠٢٠هـ)

رطبوعة نور محد كارخانه تجارت كتب كراجي) جن ۲۰)

(احکام القرآن ازعلامه الوکرم بن عبدالله المعروف باین العربی ماکلی (۱۳۳۰ ۵) مطبوعه دارلمعرفه بیروت لبنان ، ج ۱۹ (تغییرروح المعالی ازعلامه ابوالفضل سیدمحود الوی فقی (۱۳۵۰ ۵) مطبوعه منتبر امداد بیدمان ، ج۲۶ ص ۲۹ –

(تغيير كبيراز إمام تخرالدين محمر بن ضياءالدين عمر رازي (م ٢٠٧٦) مطبوعه دارالفكربير دت لبنان ٥٩س١٩١٠ ـ

(لباب الناويل في مُعالَى التزيل العروف يتغيير خاز ن ازْعلاستكَّى بن محمد خاز ن شافق (م٢٥٥ هـ) مطبوعه تعمالي كتب خانه ارد و بازارلا بورج ا بس ١٤٨)

اس سےاینے ذاتی مال مراد ہیں یا ایک دوسرے کے مال۔

اگرذاتی مال مراد ہوں تواس سے مقصود ہوگا کہ اپنے ذاتی مال ناجائز طور پرخرج نہ کرواورایک دوسرے کے مراد ہول تو مقصود ہوگا کہ تا جائز ذرائع ہے حاصل نہ کرو، جیسے بشوت، غصب، چوری، جواد غیرہ۔

(إحكام القرآن انبطامه ابو بمرقعه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م٥٣٣ه هه)مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان اج اص٩٥) (تقسيرروح المعاني از علامه الواقعتل سيومحود آلوي حتى (م١٥عم الهه)مطبوعه ملتبه امداد بيلمان ٢٠٣م ص٤٠)

(مدارک اکتر بل و حقائق الباویل از علامه ابوالبر کات عبدالله بین آحدین محمود تنی (موایده) مطبوعه نعماتی کتب خا (لباب البادیک می معانی التنزیل المعروف بیفسیر خازن از علامه یکی بن محمد خازن شاقعی (موایده)

مطبوعة تعمالي كت خاندار دوباز اراما مورج ابس ۱۲۸)

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي ويصاص (م م الميسية ها) مطبوعه دار الكتب العربية وت لبنان ،، خ اص ٢٣٥٠ ا

احكام القرآن موجوجوجوجو ْ الْمُعْلِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اور شرک کوبھی باطل کہا گیا ہے، جاد واور بحر کوالبطلة کہا گیا ہے، جوثن حلال نہ ہو، نہ مقصد میں مفید ہو۔عرف شرع میں اے باطل کہتے ہیں ، باطل کا اطلاق معقول اورمعاملات میں بھی ہوتا ہے۔ (المنحد (آردو) ازلوتيس معلوف ايسوعي مطبوعه دارالا شاعت مقابل مولوي مسافر فأنه كرليتي ، وج١١٧) (النفيرات الاحديد ازعلامه احدجيون جونيوري (١٣٥٠هه) مطبوعه مكتبه تقاني كأجنلي نيثاور ص٢١) (اليامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمه مالكي قرطبي (م ١٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت كبنان ٢٠،٣٣) (پدارک التخزیل و حقائق البّاویل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محود غی (منابے ۵) مطبوعهٔ تعمانی کتب غاندار دو بازارالا بور عمر ۱۳۸ (لياب اليَّاوِ مَل في معالى التَّز عِل المعروف يَغْسِر خازن ازعلامة على بن تحمه خازن شافعي (م٢٥٥ عه ١ مطبوء تعماني كت خاندار دوبازارلا مورج اجس ۱۲۸) (تفییر کبیراز امام گخرالدین محرین ضاءالدین محررازی (۲۰۲۰ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت البنان ج۵ بس ۱۲۹) (احکام القرآن از علامه ابو مگر مجد بن عبدالله المعروف باین العربی مالکی (س<u>۵۳۳</u> هه)مطبوعه دارلعرف بیروت ابنان اج ابس ۹۷) ا ے مسلمانو!اپنے مال یا آپس کے ایک کے دوسرے کے مال ناجائز ذرائع سے حاصل نہ کرو،ان پر ناجائز قبضه نه کرو،انہیں ناچا ئزمصارف برصرف نه کرو،غلططر یقوں برخرج نه کرو'' وَتَدْلُوا بِهَا الِّي المُحْكَامِ ": اس آيت كاعطف وَلَاتَأَكُلُو اير عِادراا عَفِي كَتَت بِ-تَدْلُوا الدَّلاة عيناع بس كاماده دلو عناس كامعنى بالكانا، وول كو دَلْق ال ليّ كهاجاتا بكات كؤئي مين انكاياجا تا ہے تاكه يائى حاصل ہو۔....اى معنى مين ارشادر بالى ہے: وَجَآءَ ثُ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُو اوَارِدَهُمُ فَادُلَى دَلُوهُ . قَالَ يَلْشُركى هٰذَاعُلُمْ ، وَآسَرُّوُهُ بِضَاعَةٌ ، وَاللهُ عَلِيْمَ، بمايعملون ٦٦ آورا یک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنایانی لانے والا بھیجا تواس نے اپناڈول ڈالا بولا آ ہالیسی خوشی کی بات ہے سے تواکیٹ کڑ کا ہےاوراہے پوٹمی بنا کر چھپالیااوراللہ جانتا ہے جووہ کرتے ہیں۔ نسبی رشتہ کوئی ا**ذکان** کہتے ہیں کہاس ہے میراث حاصل کرتے ہیں۔<mark>اَکمتُد کُنی</mark> نزدیک ہونے اور بھیجے کو کہتے ہیں ائی معنی میں ارشادریائی ہے: گُمَّ دَنَافَتَدَلَّی ﷺ گیروہ جلوہ نز دیک ہوا۔ (الغردات ٹی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن می انفضل الملقب بالراغب اصفہائی (معنوی هے)مطبوعا فورمکر کارفان تجارت کت کرا ہی جم انحا) (تغییر کبیراز امام نظرالدین محمد بن خدادی فرمزی (معنوعه وارالفکر بیروت لبتان ج۵ میں ۱۲۹) (الجام مجاد حکام القرآن ازعامہ ایومبرات محمد بن احمد مالکی قرمبی فرم میں معلوعہ وارالکت العربیہ بیروت لبنان ج۲ میں ۲۳۹) (سورةالنجم آيت، ٨) آیت ہمرادیہ ہے کہ حاكموں كے پاس اسے مالى مقد مات اس لئے ندلے جاؤ كدرشوت دے كرتم دوسروں كامال ناحق كھاؤ۔ حاكموں كے تذرانه كورشوت اس لئے كہتے ہيں كدوہ و شكاتے سے بنا بجس كامعى رسى ہے، جس طرح رى ك ذریعے بھراڈ ول کھینجا جاتا ہے ایسے ہی رشوت کے ذریعے مال حاصل کیا جاتا ہے۔ (الحامع الديكام القرآن أزعلامه الوعبد الله تحرين التم مالكي قرطتي (١٦٨٠ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت البنان ج٢٥، ٣٠٠) (تقيير درج المعاني از طامه الوافضل سيريحود آلوي حتى (١٣٥٠ هـ) مطبوعه كتبه الدادية بالنان ٢٠٠٥ و ٢) (مدارک التر میل دختا آن البادیل از ملامه ابوالبر کات مبدالله بن آخر بن محمود علی (م ۱۰ ایمه) مطبوعه نعما تی کت خا

احكام القرآن مهدهدهدهدهدهدهدهده

' کَتَاکُلُوُ اَفَرِیْقاً مِّنُ اَمُوَ ال النَّاسِ'': قَاکُلُوْا ہے مراد لینایا عاصل کرنا ہے، آیت ہے منشاءالہی ہے ہے کہتم اپنے ناجائز مقد مات حاکموں کے پاس اس لئے نہ لے جاؤ کہ لوگوں کا پچھے مال تم ہڑپ کرنا چاہتے ہو۔ ' بِالْاقْعِ '': اِثْم کامعنی گناہ ہے، اس مقام پراس ہے جھوٹی گواہی، جھوٹی قتم ، جھوٹے مقد مہ کی پیروی اورظلم وتعدی مراد ہے۔ (تغیر مظہری از علاسة اس بی بی جودی (موسیات) مطبوعہ ندرة الصنفین ارددباز ارجام محدد کی بی جانی ہے۔ (الدرت بیر)

شان نزول :

آیت کاشان نزول بیان کردینا بناسب ہے کہ اس ہے آیت کامفہوم داضح ہوجائے اوراحکام شرع معلوم کرنا آسان ہوں عبدان ابن اشوع المحضر می (اور بقول مفسر قاضی شاءاللہ پانی پق رہید بن عبدان) اور امرء القیس کندی میں کچھ زمین کے متعلق جھڑاتھا، ان میں سے عبدان مدعی اور امرء القیس مدعی علیہ تھے، دونوں نے اپنا مقدمہ حضور سید عالم بھٹے کی بارگاہ میں پیش کیا، مدعی کے پاس گواہ نہیں تھا، تھم شرعی کے مطابق مدعی علیہ کوشم ہوا، امرء القیس قسم کھانے کے لئے تیار ہوئے۔

حضورسيدعالم الله فاس برية يت كريمة تلاوت فرمائي:

إِنَّ الَّـذِيُنَ يَشُتَـرُوُنَ بِعَهُـدِاللهِ وَاَيُمَانِهِمُ ثَمَناً قَلِيُلا أُولِئِكَ لَاخَلاق لَهُمُ فِي الاجرةِ ولايُكَلَمُهُمُ اللهُ وَلَايَنُظُرُ اِلَيْهِمُ يَوْمَ الْقِينَمَةِ وَلَايُزَكِّيُهِمُ ر وَلَهُمُ عَذَابٌ الِيُمْ ﴾

وہ جواللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذکیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا پچھ حصنہیں اور اللہ ندان سے بات کرے ندان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن، اور ندانہیں پاک کرے اور ان کے لئے در دناک عذاب صد کے۔

(سودہ آل عمران آیت، ۲۷)

آیت مبارکہ من کرامرءالقیس قتم کھانے ہے بازر ہےاور دونوں مدعی اور مدعی علیہ زار وقطار روئے لگے، ہرایک ہیہ کہہ ر ہاتھا کہ میز مین میری نہیں میرے بھائی کی ہے، اس پر میآیت مبارکہ نازل ہوئی، حضور علیہ السلوۃ والسلام نے دونوں کو جنت کی بشارت دی اور زمین کے لئے قرعہ ڈالا۔

(الغيرات الأحربيه از علامه احرجيون جو نيوري (م٥٣١١هه)مطبوع مكتبه تقانه يحلّه جنگي نيثا وراس ٢٤١)

(تفییرروح المعانی از علامه ابوانفضل سیخمود آلوی حقی (م<u>۵۲۵) مطبوعه کلت</u>ه امدادیپلتان ٔ ۲۶ بس^و -) (الجامع لا حکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد برناحمه مالکی قرطمی (م<u>۲۲۸</u> ۵) مطبوعه دارانکت با تر به پیردت لبنان ۲۰ برس ۲۲۵٬۳۳۷)

را چال الاقع المرا في المقامة الوطباللد الدين الما في كار من المنطق المرا المقامة المرا المرا المقامة المرا المقامة المرا ا

مطبوعة تعمالی کتب خانه ارد و بازارلا به درخ ام بس ۱۲۸) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثنا دالله یاتی چی عنائی مجدوی (م<u>۲۳۵</u>۱هه) (اردوتر جمه)

مطبوعه ندوة المصنفين اردوبإزار جامع محبد دبلي، ځا بس ۳۵۷)

مسائل شرعیه :

۔ حرام ذراعیہ سے کمایا ہوا مال بھی حرام ہے مثلاً شراب کی تجارت ،شراب بنانے کی اجرت ،شراب لے جانے کی اجرت، شراب خریدار کے گھر پہنچانے کی اجرت ،شراب کی دلالی کرنے والے کی اجرت ، سود کا پییہ ، رشوت کا مال ، گائے ، بجانے اور نا پنے کی کمائی ،سینما اور تا چ گھروں کی آمدنی ، دارُ ھی موتڈ نے یا حدشر تی سے کم کرنے والے حجام کی اجرت ، زنا کی کمائی اور اس کی دلالی ، چور کی ،غصب ، جوا ، کا بمن کے نذرانے ، نزگو ماد و پر کعدانے کی اجرت ، خیانت ،خزیر کی تجارت اور مالک کی اجازت کے بغیراس کا مال لین ، آزاد آ دمی کی فروخت وغیر و، ان طریقوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کمانے والے کی ملکیت میں نہیں آتی ، اس برواجب سے کہ یہ مال مالکوں کو واپس کر دے اور اگر مالک معلوم نہ

ہوں وان کے نام پر خیرات کردے اس میں اُواب کی نیت بھی نہ کرے۔ موں قان کے نام پر خیرات کردے اس میں اُواب کی نیت بھی نہ کرے۔

(احكام القريُّ ن ازعلامه الوجر محمد بن عبدالقد العروف بابن العربي اللي (مين عبد) مطبوعه والعرفديد وت البنان من اج عه)

(ادکام اغرآن ازاه ما او فراحمه تنظی رازگیدها ش (مر مسلاه) مطبوعه آرانکشیدها هر به به و بیالبان ۱۰ ن تا ایم ۱۵۱). (انگیرات الاحمدید از علامه احمر حیون جو نیوری (مرفق الاه) مطبوعه کمتیدها نیرنکله جنگی شاورش ۹۹)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمر بن احمد مالكي فرقتي (م170 هـ)مطبوعه داراتشب العربية بيروت ابتان ج1م (٣٣٨) (يدارك التوريل وها تن الباول ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن قحور عن (ميوايج هي)مطبوعه فعمائي كتب خانه ادرو بازارا بهوا من 12

رية روح المعاني از طامها بواقصل سيد محمود آنوي ختي (م<u>ره ١٢٤</u>هه) مطبوعه كمتيها هداد بيدممان م ٢٠٩٠)

(عمير كبيراز امام تجر الدين مجرين ضاء الدين عمر رازي (ميل وقيه) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ين ۵ اس ١٣٩)

ا بهاب الباوش في معاني التمرّ على العروف يغيير خاز ن از ملاميتكل بن مجرخازن شامحل (م<u>ر24 4</u> هـ) مطيحه عرف نسب خانه اردو باز الا بوريخ الش ۱۲۸)

سيون شمان سب حالتارد وبارارا بورن اين ۱۲۸) ارغير جلايين از علاسها فظ جلال الدين سيوني (م <u>ااق</u> هه) وعلاسه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعل مَدَّرَ رأيّ اجل ۸۵)

ر يارمبون (مارمون عن المواقع المارين عين مردي (م م الله على و المواقع المارين) (اردور جمه) المنظر مظامري از علامه قاضي ثناءالله ياني مي عثاني مجددي (م1272هـ) (اردور جمه)

المعمير مشهر في المعلومية في حام العديان في حمال جدد في الم 193 هـ) (اردور جمير). مطبوعة مدوة المصنفين اردو بازار جامع محيده في المجام ٣٥٤)

۲) الندتعالي نے برایک کارزق مقدر فرمادیا ہے، باطل ذریعہ سے حاصل ہونے والی کمائی اس کےرزق کو ہڑھانہ سکے گ

اور حق پراکتفا کرنے ہے اس برتنگی ندآئے گی۔ (غیر صادبی ایو مداحہ بن محرصادی اکل (مرہ ۱۳۲۷ھ) مطبوعہ کیتے فیعل کد کوریا نا اص ۵۸)

(٣) کسنٹ کے مال پر جھوہ دعوی کرہا ،جھوٹی قشم اٹھانا،جھوٹی گواہی دینا، جن بات کا اٹکارکر ناحرام ہے۔

(تغییر مضرف از عارة قضی ثارانته یانی تی خانی مجددی (۱۳۵۰ه) (اردوژ جمه) مطبوعهٔ مرد قاطعتنین اردو بازار جامع مجدد یی این ۴۵۷)

ہ) ۔ حرام قطعی کا حاصل کر نا جہ ع امت کی رویے حرام اور نا جا تز ہے۔

(احكام القرآن إبدار الوكري أن قبدالله العروف بأين العربي الى أرمين ٥٠ ما مطيوعة العرف يروت بمان أمناه م ٩٨)

۵) مراہوباطل ہے سوائے تین کے۔

حديث شريف من ارشاد موا .

كُلُّ لَهُو لَهَابِهِ الْمُؤمِنُ بَاطِلَ اِلْاَثَلَاثُ ﴿ الْعَلَيْكِ

مومن کا ہراہو باطل ہے گر تین ہاتول میں (۱) گھوڑا بھرانا (۲) تیراندازی (۳) اپنی عورت سے ملاعبت۔

(الدرامغ دازها فع جال الدين ميومي (م الله ع) بحار موسوعة عراف له ريث المعرى الثريغاز إو بالرجي معيد تن بسع ل زقول معليد ودار القريروت البنان أن 1 اس 17) مهمههههه احكام القرآن مهمهههههههههههههههههههههه

حلال کمائی کا پیسہ حلال ہے اگر چہکوئی آ دمی اس ہے گناہ کا کام بھی کرے ،مثلاً کسی کومکان یاد کان کرائے پردی ، کرابیددارنے اس میں شراب خانہ وغیرہ لگادیا، ما لک مکان دد کان کوکرا پیکا پیسے حلال ہے، شراب خانہ، جوا ً خانہ وغیرہ

بنانے کا گناہ بنانے والے پر ہم مالک ان سے بری ہے۔ بیسب سائل **جا لُبَاطِل** سے حاصل ہوئے۔

(فَأَوْى عَالُم كِيرِينِي الغروع الحفيه ازعلاء عظام وكان رستهم لما نظام (م الالليه ه) كماب الاجاره) (1)

(ردالحكاراز علامه سيد محدامن الشير بابن عابدين شاك (ع٢٥٢ه مطبوعة داراحيا والتراث العربي بيروت لبنان)

(معەالدرالخار في الشرح التوپرالابصاراز علامەعلا ؤالدين مجربن على بن تحرصنكي (م٨٨٠ إهـ)مطبوء مطبع مثى نوللشور)

(العطايا النويين الفتاوي الرضوبياز علامه ام احدرضا قادري (م (3) مطبوعة في غلام على ايند سنز تشميري باز ارلا بهور كتاب البيوع ، كتاب الا جاره)

رشوت کینے والے ،رشوت دینے والے اور رشوت کی دلالی کرنے والے پر رسول اللہﷺ نے لعنت فر مائی ، یہ سب کام

حدیث شریف میں ہے: " لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ اللهِ اللّٰهِ اللهِ الللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ ال

حاکم یا قاضی کوجو ہدیداس کے منصب کے پیش نظر دیاجا تا ہے وہ رشوت ہے، چاہے اسے کسی نام سے موسوم کرے،

اس كالينا، دينا، دلوانا حرام ب، البيته حاكم يا قاضى بننے سے پہلے جن سے وہ ہدايا كا تبادليه كرتا تھايا ہے رشته داروں سے ہدید لیتا تھااب بھی ان سے ہدید لینا جائز ہے بشرطیکہ وہ فیصلوں پراٹر انداز نہ ہوں، میجے بخاری وغیرہ میں ابوحمید

ساعدى رضى الله عند سے مروى ہے كدر سول الله يك في اسد ميں ايك خض كو، جس كو إبْنُ اللَّهُ بيَّةَ كہا جاتا تھا، عال بنا كر بھيجا، جب وہ واپس آئے تو يہ كہا كه بير مال تمهارے لئے ہے اور بدميرے لئے مديد ہواہے، رسول الله يك منبر ير

تشریف لے گئے اور حمدالہی اور ثناکے بعد بیفر مایا۔

" كياحال ہےاس عامل كا، جس كوجم بيعيج بين اوروه آكريد كہتاہے كديدآپ كے لئے ہے اوريد ميرے لئے ہے، وہ اپنے باپ یا مال کے گھر میں کیوں نہیں میشار ہا، دیکھنا کہ اسے ہدید کیاجا تا ہے یانہیں، قتم ہاس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایہ مخف قیامت کے دن اس چیز کواپی گردن پرلا دکرلائے گا، اگراونٹ ہے تو وہ چلائے گااور گائے ہے تو ں باں بال کرے گی اور بکری ہے تو وہ میں میں کرے گی'۔ اس کے بعد حضور نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فر مایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی ، ادراس کلمہ کو تین

(سيح بخارى از أمام ابوعبدالله محربن المعيل بخارى (م ٢٥٦هـ) كتاب الاحكام، باب حد ايالعمال، ج٢٩،٥٢٠) (و بكذارواه ابودا ؤدوالا مام احمدا بن خزيمه ودرمنثور وابن كثير وقرطبي ،

بحواله موسوعة اطراف الحديث العوى الشريفاز ابوباجر محر سعيد بن بسع لى زغلول مطبوعه دارالفكريير وت كبنان ع9 م م ٢٠٠)

احكام القرآن مهمهمهمه ر شوت لینا مطلقاً گناه کبیرہ ہے، لینے والاحرام خور ہے سخق سخت عذاب نار ہے، رشوت دیناا کر مجبوری اپنے او پر ہے د فعظم کو ہوتو حرج نہیں ، اور اپناحق وصول کرنے کو ہوتو حرام ہاور لینے دینے والا دونوں جہمی ہیں اور دوسرے کاحق د بانے یا کسی اور طرح ظلم کرنے کے لئے دے تو سخت ترحرام اور سحق اشد غضب وانقام ہے، اپنے او پرے دفع ظلم کے لئے دیا جائے تو دینے والے کے حق میں رشوت نہیں البتہ لینے والے کے لئے ظلم ورشوت ہے۔ (فیادی عالم کیرید کی الفروع الحقیہ از علاء عظام دکان ٹیسھ ملائظام (مرالالا ہے)

ر برروسی کی) (الفیرات الاجمه به از علامه احمد جیون جو نیوری (م۲۱۱هه)مطبوعه کتبه حقانه یکلّه جنگی نیشادر مس ۷۷) (العطا باله به به فی الفتادی الرضویه از علامه امام حمد رضا قادرتی (م۳۴۰ه) مطبوعه می نیز منز تشمیری باز ادلا به در من ۷۳٬۸۲۱)

علمائے متا خرین نے فتوی دیا ہے کہ رشوت لینے والے حاکم کا فیصلہ بھی نافذ ہے ، ایسامن عامہ قائم رکھنے کے

کیا کیا ہے۔

(العطايالنيويين الفتادي الرضوية ازعلامه ام احدرضا قادري (م ١٣٣٠هـ) مطبوعة شخ غلام كل ايذ سترخميري بازارلا بهور من ٢٥٠٥ م ١٩٠٠ ٥٠٥)

عالم یا قاضی کوجس طرح رشوت دیناحرام ہے اس طرح اس کے ہاں جھوٹی گواہی دینااور جھوٹا مقدمہ پیش کرنا حرام

ے کہ بیر بھی ناحق اور باطل کوحق بنانے کی مذموم کوشش ہے،اورآ بت مذکورہ کی بھی میں داخل ہے،ای طرح جھوٹے

مقدمه کی پیروی کرنا ،اس کی و کالت کرنایااس کی اعانت کرنا حرام ہے۔ (انفیرات الاحربیہ از علامہ احرجیون جو نیوری (م۱۳۵۸ ھے)مطبوعہ کتبہ تھانی بخلہ جنگی نیٹاوڑ ص ۲ سے) (تغییر دوح المعالی از علامہ ابوانعشل میونخود آلوی خلی (م2۳اھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ مثان نج ماہر وید)

(مدارک التزیل و حقائق البّاویل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن آجه بن محور تفی (۲۰۱۷ هه)مطبوعه نعمانی کت خاندارد و بازارلا بورس ۲۹)

(احكام القرآن ازعلامه ابو بكر تحريق بمن عبدالله المكمر وقب يابي العربي ما كل (م٢٣٣ هـ) مقبوعه دار لمعرف بيروت لبنان مجاه أم ٩٨٠ (الجام لا حكام القرب يبيروت لبنان ج٢٠٠ (الجام لا حكام القرب بيبروت لبنان ج٢٠٠ (الجام لا ٣٣٩)

حا کم کے باں دوسروں کی چغلی کھا تا ،غیبت کرنا ،فساداورضر مسلمین کی خاطر آ مدورفت رکھنا حرام ہے ، ہاں اگراس کے

حا کم کے ہاں آند ورفت ہے مسلمانوں کو ضررت پہنچے تو جائز ہے۔ (النفیرات الاحمدید از علامہ احمد جیون جو نیوری (مصلاح) مطبوعہ مکتبہ بھانیے کلہ جنگی بیٹا در ص 22)

مطلق مال کا ناجا رُ طور بر حاصل کرناحرام اور فسق ہے قلیل یا کشر کا اعتبار تہیں ، قر آن مجید ، احادیث طیبیاورا تفاق علما

ے بیمئلہ دانتے ہے

حضورسدعالم تظف نے ارشادفر مایا:

" إِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَٱمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضِكُمْ عَلَيْكُمُ حَرَامٌ الحديث "

(رواه البخاري ومسلم والإمام احمد والبيهقي وغيرهم

(بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علامة على مقى (م 24 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ، ج ٥ ، ح ٣ ، ٢٣٠ ، ١٢٩١ ، ١٢٩ ، ١٢٩٢ ، ١٢٩٢ ، ١٢٩٢ ، ١٢٩٢ ـ ١٢٩٢ ـ

و بحواله موسوعة اطراف الحديث الغبوي الشريفاز ابو باجرمجر سعيد بن بسيولي زغلول مطبوعة دارالفكر بيروت لبنان تي عس ص٣١٦)

جینگ تمہارے خون ہمہارے مال اور تمہاری عز عمی (آگیں میں)تم پرحرام ہیں۔ (الجامع الاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محرين احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مُطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج٢٠٩ مي ١٣٣١)

وهدوهههههههه احكام القرآن مهمههههههههههههههه اسلامی معاشیات کا اصول میہ ہے کہ جس طرح حرام ذرائع ہے مال حاصل کرنا حرام ہے، ای طرح اپنے حلال مال کو حرام مصارف پرصرف کرنا حرام ہے،مثلاً رفع وسرود پرصرف کرنا،رشوت دیناوغیرہ۔

(الحامع لا حكام القرآن از علامدا بوعبدالله محدين احمد ما لكي قرقم في (م 110 هـ) مطبوعه وادالكتب العربيد بيروت لبنان ن ٢٢ بس ٣٣٠) (التغييرات الاحمديد از علامدا حمد جون جو نيوري (م 100 هـ) مطبوعه كمتبه تقانه محله جنگي نشاه راهم ٢٧) (تغيير كبير از امام فخر الدين محربين ضياء الدين عمر دازي (م 101 هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ن ٥٠ م ١٢٩،١٢٨)

ذن شرعی کے بغیر مال کھانا حرام ہےا کر چہقاضی نے فیصلہ کر دیا ہو۔

(الجامع لا حكام القرآن ازعلاً مدا يوعبدالله تحرين احمد ما لكي قرطبي (م ١٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج٢ بس ٣٣٨) (تفيير روح المحاني از علامه ابوالفقل سيدمحود آلوي فقي (م ٢٥٨ هه) مطبوعه مكتبداه ادبيلتان ج٢ بس ٤٠)

ناحق اور باطل کوکوئی دلیل یا قاضی اور حاتم کا فیصله حلال نہیں بناسکتا، نیدوہ فیصلہ نافذ ہوگا، حتی کہ اگر در باررسالت میں

کوئی تخص اپنی طلاقت لسائی اور جرب زبائی ہے فیصلہ اپنے حق میں کرائے نافذ نہ ہوگااور ناحق جق نہ بن جائے گا۔

حضورسيدعالم ﷺ ارشادفر ماتے ہیں:

" أَنَّكُمُ تَـخُتَـصِـمُونَ اِلَـيَّ فَـلَعَلَّ بَعْضُكُمُ أَنُ يَتْكُونَ ٱلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنُ بَعْضِ فَٱفْضِىٰ لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّاٱسُمَعُ فَمَنُ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسُلِمٍ فَإِنَّمَاهِيَ قِطُعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلَيَأْخُذُهَاآوُ لَيَتُرُكُهُا"

(رواه الائميه ما لك واحمد والبخاري ومسلم والتريذي والنسائي وابودا ؤدوابن بالجيروغيرهم عن امسلمة بحواله موسوعة الطراف الحديث الله بي مالشريفاز ابو ہاجرمجير سعيد بن بسيو لي زغلول مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ت٣٩٣ مي ٣٩٤ _

(بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علام على مقى (م 2 4 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان، ج٢، ح٢٩٢٧، ج٧، ح٣٣٠، ١٥، ح١٥٢٩)

اس ارشاد کامفادیہ ہے کہ ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث ججت میں بازی لے جائے اور ہم اے ڈگری دے دیں اور واقع میں اس کاحق نہ ہوتو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اس کےحق میں جہنم کی

(النميرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جونبوري (ع ١٥٥٠ هـ) مطبوعه مكتبه تقاني كله جنكي يناور ص ٧١) (إحكام القرآن ازعلامه ابو بكر تحد بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٣٣٠ هـ)مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان ، ج اج ٩٨) (تغيير مظهري ازعلامة قاضى ثناءالله يانى يتي عثاني مجددى (ع٢٢٥ه) (اردور جمه)

مطبوعه ندوة المصنفين اردوبازار جامع محدد بلي مجام ٣٥٨)

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على رازي بصاص (م مسيره) مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان ، ، ج اج ٢٥٠)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله تحرين احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبناك ح ٢٠٨ ٣٠٨) (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حني (م201ه)مطبوعه مكتبه امداد بيلتان ت ٢ ص ٠٠)

(تغییرالقرآن المعردف بیغییراین کثیر حافظ عادالدین انتخیل بن عمر بن کثیر شافعی (۲۲۵ کے ۵

مطبوعه وارالا حيا الكتب العربييس البالي وشركا أعجاب ٢٢٥)

(لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (٣٥٠ ٤ هـ) مطبوعة تعمالي كتب خاندارده بازارلا مورج اجس ١٢٨)

(مدارك التزيل وهنائق الباويل ازعلا مه ابوالبركات عبدالله بن احمد برنجونه في (ميزايج هه)مطبوعه فعماني كتب خانه اردوباز اراا بوراهم ١٢٨)

معدده معدده واحكام القرآن معدده ومدده ومدده ومدده

(۱۷) حضورسیدالرسلین رحمة للعالمین ﷺ عالم ما کان و ما یکون ہیں ،اللہ تعالی نے غیب آپ پرروثن فر مادیے ہیں ،کو کی شخص اپنی طلاقت لسانی اور جرب زبانی ہے آپ کو دھوکانہیں و سے سکتا ،حدیث مذکورہ کاارشاد تعلیم امت کے لئے ہے، آپ

علامه ابو بكر محد بن عبدالله معروف بدا بن العربي (٢٦٨ه ٥٣٣ه) قرمات بين: "وَهَا ذَارُسُولُ اللّهِ النِّيْسِ اللّهِ اللّهِ اللهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ عَلَى الْغَيْبِ يَتَبَرًّا ءُ مِنَ الْبَاطِنِ وَيَسْتَصَّلُ مَنُ تَعَدَّى

یہ ہیں رسول اللہ ﷺ،غیب پراطلاع پانے کی وجہ ہے آپ ظلم وقعدی ہے بری ہیں ، (ناحق کوحی نہیں بناتے)۔ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر تحد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م<u>صصدہ</u> می)مطبوعہ دارلمعرفہ ہیروٹ لبنان ،ج اجس ۹۸)

(۱۸) بزرگان دین کے نام کی فاتحہ اور ایصال تواب برکت کے کام بین لہذا ختم شریف اور ایصال تواب کے کھانے جائز

ومتبرك ہیں،ان كوحرام كہناشر بيت پرافتر اے،نه بيكام باطل ہیں۔

(۱۹) رشوت حاصل کرنے کے لئے حاکم بنتا حرام ہے،البتہ عدل وانصاف کے تقاضے قائم کرنے کے لئے حاکم بنتا جائزاورکارٹواپ ہے۔

حضرت سيد نالوسف على ميناد عليه الصلوة واللام في عدل انصاف قائم كرنے كے لئے حكومت حاصل كى:

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي خَفِينُظٌ عَلِيمٌ ١٨٠ (سوره يوسف آيت،٥٥)

يوسف نے كہا مجھے زمين كے خزانوں ير (عاكم) كردے بيتك ميں حفاظت والاعلم والا ہوں۔

اما م ابو پوسف رمته الله تعالى على خدل وانصاف قائم كرنے كوعهد ه قضا قبول كيا، حضرت امام الائمه كاشف الغمه امام اعظم ابوحنیفه رضی الله عندنے احتیاط كی بنا پرعهد ه قضا قبول نه فرمايا، بيد ونو ل عمل حسن نبیت كی وجه سے باعث ثواب ہیں۔ (العد ابدازعلامیا ابداکس علی بن البر بحرم غیانی (عصوبی) مطبوع هی مطبوع شی نولکورزی سرم ۱۷۳)

(٢٠) حضورسيد عالم على ان اموريس بهى فيصله فرمات بين جن كي بار يدين وي تازل نبين مولى -

خووفر ماتين: "إنَّمَا أَقُضِى بَيْنكُمَا بِرَأَي فِيمَالَمُ يَنُولُ عَلَى فِيْهِ الحديث"

میں تمہارے (دونوں) کے درمیان اپنی رائے کے فیصلہ کرتا ہوں ان امور میں بھی ، جن کا فیصلہ مجھ پرتازل نہیں ہوا

(ادكام القرآن ازامام ابوكراحد بن على دازى يصاص (م مع الله عدد دارالكتب العربيد بيردت لبنان ، ، ج اج ١٥١)

حقاً کُلِّ معلوم کرنے کا مکلّف نہیں ،اس کا فیصلہ مقداور شنح ووٹو ں صورتوں میں نا فذ ہوگا۔ (احکام القرآن ازام ابو کمراحر بن مل رازی صاص (م شعصے » مطبوعہ دارالکت العربیہ بیروت البنان ، ج ۱، بس ۲۵۳،۲۵۱)

24.4

ہر مجتہد مصیب ہے،اےاپے اجتہاد پر ثواب ملتاہے،اجتہاد میں اگروہ در تی کو پہنچ جائے تواہے دو ہرا ثواب ہے، اورا گرخطاہوگئ تو بھی ایک ٹو اب ہے، بیاس کی حسن نیت، اخلاص اور اجتہاد کی بنایر ہے، اس طرح ہر حاکم کو فیصلہ کرنے کا ایک ٹواب ہے بشر طیکہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی کوشش کرے، جانبداری سے کام نہ لے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بمراحد بن على رازى بصاص (م ٢٥٠٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ،،ج١٩ص ٢٥١)

(احکام القرآن از علامه ابو کرمحمه بن عبدالله المعروف بابن العربی الکی (میسیم ۵ س) مطبوعه دارلمعر فه بیروت لبنان ' ،ح اجس ۹۸) (تغيير مظهري ازعلامه قاضي ثنا والله ياني يتي عثاني مجدوي (م١٣٢٥هـ) (اردور جمه)

مطبوعة تدوة المصنفين اردوباز ارجامع مجدد بلي محاج ١٣٥٨)

ب مدعی ا پنادعوی گواہوں سے ٹابت کر د ہے تو حاکم پرفو را بلا تا خیر فیصلہ کرنا واجب ہے ،اگر فیصلہ میں تا خیر کرے گا گنا ہگار ہوگا،اہے معزول کر کے تعزیر کی جائے۔

> (غمز عيون البصائر ازعلامه سيداحمه بن محمره في (م٩٩٠ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان) (الدرالخمار في الشرح التويرالا بصاراز علامه علا وَالدين تحمه بن على بن مجمة هناكي (م٨٨٠ اهـ) مطبوعه مطبع غشي ولكشور جامع الفصولين - بحواله العطايا النوبيد في الفتادي الرضوبيا زعلامه ام احمد رضا قادري (م ٢٣٠هـ)

مطبوعة شخ غلام على ابند سنز تشميري بازار لا مورج ٤،٩٩٥)

۔ مین مکان وغیرہ میں اگر کئی شریک ہوں تو ایک شریک کے مطالبہ پر حاکم پر لا زم ہے کہ اس کوشر کا ء میں تقسیم (احكام القرآن ازامام الوبكرا حمد بن على رازي بصاص (م معيره) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ، ج اجس ٢٥١)

م حاکم کے بغیر شریلین اگر تقیم پر راضی ہوجا ئیں تو جائز ہے۔

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحه بن على رازي يصاص (م ٢٥٠هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ،، ج اج ٢٥٢)

میم میں قرعدا ندازی حائزے۔

(احكام القرآن ازامام الونجراحمد بن على رازي بصاص (م معيره) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ،، ج اج ٢٥٠)

مدى خصومت كے بعدا گرمدى عليہ سے سلح كر لے تو حاكم مقدمہ كولوثا دے اور انہيں صلح كاموقعہ دے۔

(احكام القرآن ازامام ابو بمراحمه بن على رازي يصاص (م مع عله ه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ،، ج ام ٢٥٢)

فرج کی شہوت کا باعث بیٹ کی شہوت کا پورا کرنا ہے،اگر پیٹ کی شہوت کورو کا جائے تو فرج کی شہوت کی نوب^{ے ہمب}ر

آئے گی،اس لئے فرج کی شہوت سے تفاظت کے لئے پیٹ کی شہوت کوحرام لقمہ سے بچانا فرض ہے۔

(احكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (معصصه) مطبوعه دارلمعرف بيروت البنان ان المام ١٩٥)

مالى معاملات (عقوداورفنغ) ميں حاتم كافيصلەصرف ظاہر پر جارى ہوگا، باطن پراس كااثر تبيس،البتة نكاح وطلاق وغيره

ومعاملات، جن کوحا کم وقاضی ابتداء جاری کرسکتا ہےان میں اس کا فیصلہ ظاہراور باطن دونو ں طرح جاری ونا فذ ہوگا، للبذاا گر کسی نے جھوٹی گواہیوں پر نکاح پاطلاق کا حکم دے دیا تو هقیقة وہ اس کی بیوی ہوگئی یا نکاح ہے نکل گئی ، کیونکہ

قاضی بھی رعیت کے نکاح بھی کرا تا ہے اور نسخ نکاح بھی۔

وهوهوههههههه واحكام القرآن وهوهههههههههههههههه

حضرت علی رض امنه عذک پاس ایک شخص نے کسی عورت سے اپنا نکاح ہونے پر دوگواہ پیش کردیے ، آپ نے نکاح کے شبوت کا تھم دے دیا ، اس عورت نے عرض کی کہ میرا نکاح اس سے نہ ہوا تھا ، یہ گواہیاں جھوٹی ہیں ،اب آپ نکاح ہیں پڑھا دیجیئے ، تا کہ جماع حرام نہ ہو، آپ نے فر مایاان گواہوں کی گواہی اور میرا تھم ہی تیرا نکاح ہے، اس سے معلوم ہوا .

کدایے معاملات میں قاضی کا فیصلہ ہرطرح سے نافذ ہے۔ (تنبے مظیری ازعلاسة اض ثناءاللہ یائی تی هائی مجددی (مومیزاید) (اردوز جمد)

مطبوبه ندوة تمصنفین اردو بازار جامع محبده یکی این اص ۳۵۸

(نفيرات الاحربية ازعلامه احمد جيون جونيوري (ميكالاهه) مطبوعه مكتبه تقانية فأجنك في والعرام 4)

(ا كام القرآن از علامه الإ بكر حجد بن عبد الشالعروف بابن العربي الى (مع مي هي مطبوعة المع فد بيروت لبنان ان الم ٩٨٠)

(۴۰) حلال وحرام کی پیجان کا قاعدہ :

ا ، مفخر الدین رازی نے امام غزالی کی کتاب احیاءعلوم الدین کےحوالہ سے حلال اورحرام کی بیجیان کا نہایت عمدہ قاعدہ بیان فر مایا ہے، وہ قاعدہ بیہ ہے ، مال یا تو خود بخو دہی حرام ہوگایا خود مال تو حلال ہے مگر حرام کمائی کی وجہ ہے اس کا استعمال حرام ہوگیا ، جو مال خود بخو دحرام ہواس کو حرام لعینہ کہتے ہیں اور جو حرام کمائی کی وجہ ہے حرام ہوااہے حرام لغہ ، کہتہ مہ

مزيد تحقيق ال سئلدكى بيب كمال تمن فتم كيون

- (۱) معدنيات: جيموتي، پقروغيره
- (۲) نباتات: ترکاریان، بزیان، بژی یونیان
 - (r) **حوانات**: بانر، چند، پند، درند
- () معدنیات میں بے جواشیا ہوت کونقصان دیں دہ حرام ہیں ، ہاتی سب طال ہیں ،لہذاموتی اور دیگر جواہرات جو مفرضحت نہیں وہ طال ہیں ، نیز مفرضحت معدنیات مثلاً سنگھیا وغیرہ کو کئی تدبیرے کھائے کے قابل بنالیا جائے جس ہے اس کا ضرر جاتا رہے تو اس کا کھانا بھی طال ہوگا،سیلگری ، گیرو، چونہ وغیرہ دواؤں اور پان وغیرہ بھی کھایا جاتا ہے اور بینقصان نہیں دیتا،لہذاان کا کھانا بھی طال ہے،معدنیات میں سے نقصان دہ چیزیں مثلاً مٹی ، پھر،کوئلہ، را کھ،وغیرہ کھانا حرام ہیں کھان سے بیاریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(م) **حیوانات** میں سے جوحرام ہیںان کی تفصیل قرآن مجید،احادیث طیبہادر کتب فقہ میں موجود ہے۔ رہے وہ مال جوخود تو حلال ہیں مگر کسی غلط طریقہ حصول کے باعث حرام ہوئے ان کی تفصیل یوں ہے۔ مال کی ملکیت یا تواہے اختیار سے ہوگی یا بغیراختیار کے،

بغیرا ختیار کے مال کی ملکیت حاصل ہوجیے میراث کا مال، پیطال ہے۔

اختیاروالی ملکیت ما لک کی عطاہے ہوگیاس کی دوصور تیں ہیں:

(ا) جرأوصول كرے جيے مال غنيمت ياحق شفع سے زمين يانا،

(ب) مالك كى خۇى ئى جوگى ساس كى دوصورتىل مىل:

(۱) کی عوض ہے حاصل ہوگی جیسے تجارت ، حق مہر، اجرت وغیرہ

(٢) بغيرعوض كے حاصل موكى، جيسے بهد، وصيت وغيره،

خلاصه :اسارى بحث كايد عكر مدنى كى يهمورتين إن:

(۱) غیرمملوکہ مال،جس پر قبضہ کیا جائے جیسے کان، شکار، جنگل کی لکڑیاں اور وہاں کی گھاس،نہر کا پانی لینا۔

(۲) مالک سے جرأوصول کیاجائے ، جیسے رعایا ہے ٹیک میں کفار کا مال غنیمت۔

(٣) مالك كى رضامندى كى عوض كے بدلے حاصل كياجائے، جيے جائز تجارت، جن مير، اجرت-

(۴) مالک کی رضامندی ہے کئی عوے کے بغیر حاصل ہو، جیسے ہید، صدقہ ، وصیت۔

(۵) کسی کا مال بغیراختیار کے لئے حاصل ہو، جیسے میراث۔

(۲) کسی کامال ناجائز طریقہ سے حاصل کیاجائے، جیسے چوری، رشوت، حرام پیشوں کی اجرت وغیرہ ۔ آخری صورت مال کے حصول کی حرام ہے باقی سب طریقوں سے حاصل ہونے والا مال حلال ہے۔ (تغیر کبیر ازام فخرالدین محربن ضیاءالدین عمررازی (علامیة ہے) مطبوعہ دارالفکر بیروٹ لبنان جہ ہے ۱۲۸)

ተ

اب(۲۳) :

﴿ رؤيت ہلال اور ج

﴿ بِسُمِ اللهِ اللهِ الرُّحِمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يَسُئُلُوُنَكَ عَنِ الْآهِلَّةِ - قُلُ هِيَ مَوَاقِيُتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ - وَلَيُسَ الْبِرُّ بِـاَنُ تَأْتُوا الْبُيُوُتَ مِنُ ظُهُوُرِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى - وَاتُّوا الْبُيُوْتَ مِنُ اَبُوَابِهَا ِ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمُ تَفُلِحُونَ ﴾

تم کے نئے جاندگو یو چھتے ہیں ، تم فر مادووہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور جج کے لئے اور یہ بچھ بھلائی تو پر ہیز گاری کئے اور یہ بچھ بھلائی تہیں کہ گھروں میں پچھیت تو ڈکر آؤ، ہاں بھلائی تو پر ہیز گاری ہے اور گھروں میں درواز وں سے آؤاوراللہ سے ڈرتے رہواس امید پر کہ فلاح یاؤ۔
(سورہ بقرہ آیت،۱۸۹)

حل لغات :

کَمَ هَا اَنْ اَلْمَ اللّٰهِ مَا ہِ مِهِ مِهُمْ ، وسری (اوربعض کے نزدیکے تیسری رات) اور آخری دوراتوں کے باریک چاند کوھلال کئے ہیں۔اہلال کامعنی ہے چاند دیکھ کرآ واز بلند کرنا، پیدائش کے وقت بچے کا چیخنا اہلال کہلا تاہے، جانوروں کو پتوں کے نام پر ذرج کرتے وقت آ واز بلند کرناز مانہ جاہلیت میں رائج تھا، ۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے اسے یوں بیان فرمایا: انْہُ مَا حَدِّ ہُو عَالَمَ کُورُ اَنْهُ مُؤْمَدُ مِنْ اَنْہُ مُؤْمِدُ مِنْ اَنْہُ مُؤْمِدُ مِنْ اَنْہُ مُؤْمَ

إِنَّـمَاحُرُّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيُنَةَ وَالدَّمَ وَلَحُمَ الْجِنْزِيُرِوَمَآاُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ عِ فَـمَنِ اضُطُرَّ غَيُرَبَاعِ وَّلاَعَادِ فَلَااِثُمَّ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ ﴾

اس نے یمی تم پرحرام کے ہیں مرداراورخون اورسورکا گوشت اوروہ جانورجوغیرخداکانال لے کرذئ کے کیا توجونا چارہونہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بر ھے تواس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشے والام ہربان ہے۔

(مدرة البقرہ آیت ۱۵۲)

کلمی توحید لّا الله الاالله برجے کواہلال اور جلیل کہتے ہیں۔ای طرح جج اور عمرہ کے لئے احرام باندھ کر بلند آواز سے تلبسہ بڑھنے کو بھی اہلال کہتے ہیں۔

ے سیسیہ پرنے و ک اہل کی ہے ہیں۔ (المفردات کی غریب القرآن ازعلار حسین بن جمر المفصل السلقب بالراغب اصفہانی (ع۲۰۵ھ)مطبوعہ نور محد کارخانہ تجارت کت کرا ہی جم ۵۲۳ھ) (الجامع الاحکام القرآن ازعلار البوعبدالذمح بن احمر ہالمی قرطبی (م177ھ)مطبوعہ دارالکت العربیہ پیروت لبنان ج عجم ۳۳۳ھ) (القیرروج المعالی ازعلامیہ ابوالفصل سدمجود آلوی حقی (م271ھ)مطبوعہ مکتبہ الداد بہلان ج عجم اے)

(مشيررون المعان از علامه ابوالمنفس سد حمود آلوی علی (م۵عاهه)مقبوعه ملتبه امداد به ملتان ت۲۶ بن ۱۷) (دکام القرآن از امام ابو بمراحمه بن ملی رازی حصاص (م م مصاه می امطوعه دارالکت العربیه بیروت البنان می ۱۳۵۳) (تغییر از امام فرالدین محد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۱۲۰۰ هه)مطبوعه دارالقکر بیروت البنان ترحی ۱۳۲۵)

واحكام القرآن موهوههههههه تین را تول کے بعد چاندرات کوقم اور چودھویں کے چاند کو بدر کہتے ہیں، چانداگر چدایک ہے مگرروثی کے اعتبارے اس کی متعدد شکلیں ہیں، بھی باریک ما نند دھا گا، بھی روش اور بھی خوب روش ،اس لئے متعد داشکال کی بناپراس کوجمع (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربيديروت لبنان ٢٠٩٥ مي ٣٣١) (تغيير روح المعاني از علامه الوافق مل سيرم كود الوي حتى (م ١٦٨ هـ) مطبوعه مكتبه المداويية مان ٢٠ مي ١١٠) **مَوَ اقَیْتُ**'': جمع میقات ہے،اس کامعنی ہے وقت یا وقت معلوم کرنے کا آلہ،بھی وقت کی انتہا کو بھی میقات کہ دیتے ہیں، جیسے :ارشادرب کریم ہے: وَوَعَدُنَامُوسُنِي ثَلَيْيُنَ لَيُلَةً وَّأَتْمَمُنَهُ ابِعَشُوفَتَمَّ مِيْقَاتُ زَبِّةٍ ٱرْبَعِيْنَ لَيُلَةً ، وَقَالَ مُوسَى لِاَخِيْهِ هَرُونَ اخُلُفُنِي فِي قُوْمِي وَأَصْلِحُ وَلَاتَتَّبِعُ سَبِيلَ الْمُفْسِدِيْنَ ٦٠ اور ہم نے موسی سے تیس رات کا وعدہ فر مایا اوران میں دس اور بڑھا کر پوری کیس تو اس کے رب کا وعدہ پوری چاکیس رات کاہوااورموی نے اپنے بھائی ہارون سے کہامیری قوم پرمیرے نائب رہنااوراصلاح کرنااورفسادیوں کی راہ کو خل نہ دینا۔ (سورة الاعراف آيت ٢٠١١) احرام باندھنے کی جگہ کومیقات کہا جاتا ہے۔ (مفردات بس٥٢٩) اس مقام پرونت، مدت اور زمانه کافرق سمجھے لینا ضروری ہے اگر چیدان متنوں کوایک ہی سمجھا جاتا ہے مگر حقیقت میں ا مين فرق ہے: مدت: ظاہر میں حرکت افلاک کے امتداد کو، جومنجا تک ہو، مدت کہتے ہیں۔ (0) **زمانه**: جومدت سالول مهينول ، دنول اور گھنٹول ميں تقسيم ہوا سے زمانہ کہتے ہيں۔ (0) حقت: زمانه متعین کووقت کهترین س (تغییر دوح المعانی از علامه ابوافقتل سیونمود آلوی حنی (م۵۷۱هه) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ۲۶ بر ۲۵) (انوارالتیزیل واسرارالهٔ اویل المعروف به بیضادی از قاضی ابوافیرعبد الله بین عمر بیضاوی تیر ازی شافعی (م۱۸۵۰ه ۵) (8) **ِ وَالْمَصَحِّمِ '': بیجاندلوگول کے لئے دنیوی کاروباراورعبادات خصوصاً جج کے اوقات کی علامتیں ہیں اوران کے** معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں، نیز ز مانہ جاہلیت کی رحم نِسیؑ کو باطل کرنے کے لئے حج کا ذکر علیحد ہ کیا ہے۔ (الحام لا حکام القرآن ازعلا سابوعبدالله محربن احمه مالکی قرطبی (م ۲۹۸ هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ۲۶ م ۳۳۳ م) (تغییر کبیر از امام فرالدین محمد بن ضیاءالدین بمرازی (م ۲۰۷ هه) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ۵۰ م ۱۳۷) (تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله پالی چی عمالی مجد دی (م۱۲۲۵ ه.) (اردوتر جمه) مطبوعه ندوه آنصنتین ارد و بازار جامع معموده یلی مناوس اسل) (لباب البّادِيل في معانى النّز بل المعروف بتسير خازن ازعلامة لي بن مجمد خازن شافعي (م٢٥٠ يه ه) مطبوعة تعمالي كتب خاندار دوباز ارلا بورج اجس ١٢٩) (مدارک التز یل دخفانق البادیل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود مغی (۲۰۱۷ ۵۰ ماهوء نعمالی کتب خانه ار دو بازار لا بهور ص ۲۹ (انوارالتزيل واسرارالیاویل اکمعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضادی شیرازی شافعی (م ۸۵۸ هه) ۱۳۲ (احكام القرآن ازامام الو بمراحمة بن على رازي بصاص (م يسيره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ، ج ام ٢٥٠٠) (احكام القرآن ازعلامهٔ ابو بمرقحه بن عبدالله المعروف بابن العربي مآلي (م٣٣)ه هه)مطبوعه وارتمعر فه بيروت كينان من ١٩٩٥

-0+0+0+0+0

شان نزول :

۔ آیت مبارکہ کے پہلے ذکورہ حصہ کے شان نزول میں بیان کیا گیا ہے کہا کی بارحفزت معاذبن جبل اور ثقلبہ بن غنم نے حضور سید المرسلین ﷺ ہے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! چاند کا کیا حال ہے کہ ہمیقہ بدلتار ہتا ہے ، ایک حال پر نہیں رہتا ، ابتدائی دنوں میں باریک روٹن ڈورے کی طرح ہوتا ہے ، پھر بڑھتے بڑھتے پورا گول ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر گھٹا شروع ہوجاتا ہے یہاں تک کہ پھر باریک ڈورے کی مانندین جاتا ہے ، ان کے جواب میں بیآیت مبارکہ نازل ہوئی۔

سوال کرنے والے اگر چددو صحابی تھے مگراس کا جواب سننے کے بھی منتظر تھے اس لئے یہاں جمع کاصیغہ استعال ہوا، یہ بھی ممکن ہے کہ عربی قاعدہ کے مطابق بھی بھی دوآ دمیوں پر بھی بجائے شننیہ کے جمع کاصیغہ بولا جاتا ہے، یہاں بھی

الياءو-

ا ہو۔ (النسبرات الاحمدید ازعلامہ احمد جون جو نپوری (م۱۳۵ه) مطبوعہ مکتبہ تھا نیر مخطر جنگی نیٹاور مس ۷۷) (اننسبرادی المعابی ازعلامہ ایوافصنل سیومحوق الوی حنی (مر۱۳۵ه) مطبوعہ مکتبہ اور دیباتان ۲۶ مس ۷۷) (لیاب الناویل معانی النز مل المعروف یہ نسیر ھازن ازعلامہ تلی بن محمد ھازن شاقعی (م<u>۲۵</u>۴ه) مطبوعہ تعمل کتب خانہ اردو بازار لا ہوڑج ایم ۱۲۸کی (ایل مع لا حکام الفر آن ازعلامہ ایومجو اللہ تحمد بن احمد مالکی قرطبی (م<u>۲۷۸</u>ه) (اردوز جمہ) (تعیر مظہری ازعلامہ قاضی نناه اللہ بالی تی عنمالی محمد دی (م<u>۲۲۵ه</u>) (اردوز جمہ)

بوه مدوده (نفير کبير ازام مخرالدين محربن ضاءالدين عمر رازی (۱۳۳ هه) مطبوعه دارالفکر بيردت لبنان ت۵ م ۱۳۷) (انوارالنز مل دامر ارالناه مل المعروف به بيضاوی از قاضی انوافيز عبدالله بن عمر بيضاوی شيرازی شاقعی (۱۸۵۸ هه) ۱۳۳ ه (مدارک النز مل وقفا کل الناه مل از علامه ايوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمود کل (۱۳۱ه هه) مطبوعه تعبالی کتب خاندارد و پازار لا به در چ اهم ۱۲۹)

> ُ وَلَيْسَ الْبِرِّ بِأَنْ تَاتُوا الْبِيُوتَ مِنْ ظُهُوْدِهَا" اللهُ عَلَيْسَ الْبِرِّ بِأَنْ تَاتُوا الْبِينُوتَ مِنْ ظُهُوْدِهَا"

بُيُوت 'جُع بَيْت كى ع جس كامعنى عرات لذارنا ي

النجر (اردد) ازلوكيس معلوف اليوعي مطبوعه دارالا شاعت مقابل مولوي مسافر خاندكرا جي)

گھریا کوٹھڑی میں چونکہ دات بسر کی جاتی ہے اس لئے اسے بھی بَیْفِٹ کہتے ہیں،اس مقام پریجی منی مراد ہیں۔ ظُمھؤڑ : ظَمِھڑ کی جمع ہے جس کامٹنی ہیں تھلی ہوئی چیز یا کھلا ہوا حصہ۔ چونکہ انسان کی پیٹھاور مکان کی چھٹ بالکل ظاہر ہوتی ہے اس لئے آئیں بھی ظَمھڑ کہا جا تا ہے،اس مقام پرمکان یا خیمہ کی پچھٹ مراد ہے۔ آیت کامعنی ہے کہ احرام باندھنے کے بعد اپنے مکان یا خیمے کے پچھواڑے سے داخل ہونے کوئیکی تصور نہ کر دکہ ہے

بے کار کی مصیبت ہے۔ بے کار کی مصیبت ہے۔

آیت کے مفہوم کو واضح طور پر بیجھنے کے لئے اس کے ثنان نز ول کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔ ابن جریراوراہام بخاری وغیرہ نے حضرت براء بن عازب کے حوالہ سے بیان کیا کہ زبانہ جاہلیت میں احرم باندھ کر اپنے گھروں اور خیموں کے درواز وں سے آتے جاتے نہ تھے، بلکہ اگر داخل ہوئے کی ضرور ہے ہوتی تو مکان یا خیمے کا ''پچھت یا حجیت بھاڑ کر داخل ہوتے تھے، اسے وہ نیکی تصور کرتے ،اس کے باوجود چند قبیلے اس پڑ کمل نہ کرتے تھے،

وهوهههههههه واحكام القرآن وهههههه ووههههههه ان میں قریش، بی خزاعه، بی عامر، بی ثقیف، کنانه، جتم ، بی نضر شامل تھے۔ان قبیلوں کوشمش کہاجا تا تھا، ان قبیلوں کے سواجوکوئی دردازوں سے احرام کی حالت میں آتا جاتا ہے فاجر کہا جاتا ، ایک بارسر کاردوعا کم ﷺ اورر فاعہ انصاری احرام باندھ کر در دازے ہے برآید ہوئے ،لوگول نے حسب دستور رفاعہ انصاری کوفا جرکہا،حضور شارع ملیہ انساد ۃ واللام نے ان سے دریافت فر مایا کدا ہے رفاعہ!تم انصاری ہو،قریش ہے نہیں ہو،اس کے باوجودتم دروازے ہے کیوں نکلے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں بھی قریش ہے ہول کیونکہ آپ کے دین پر ہوں اور آپ کا فرمانبر دار ،غلام کا شارایے آقاومولی کے ساتھ ہوتا ہے ، ان کے اس محبت کھرے جواب کی تائید میں آیت مبارکہ نازل ہوئی ، اس آیت نے زمانہ جاہلیت کی اس بے کا راور پُر مصیبت رہم کا مٹادیا۔ (النغيرات الاحربيه ازعلامه احمر جيون جو نيوري (م<u>١٣٥)</u>ه)مطبوعه مكتبه حقانية كله جنكي نيثاور ص ٧٨) (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحود آلوي حفي (م201ه) مطبوعه مكتبه الدادية بلتان ح٢ م٥٢٠) (تقيير مظهر كي از علامه قاصي تناء الله يالي يق عثما لي مجددي (م١٢٢٥هـ) (اردور جمه) مطبوعه ندوة المصنفين اردو بازار جامغ محدد بلي ، ج ا إص ١٦١) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابومبدالتدمجيرين احمد ما في قرطبي (م<u>٢٦٨ ه</u>)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ٢٣٠ ص ٣٣١) (لباب الناويل في معالى التويل المعروف بغير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (م٢٥ ٤ هـ) أص ١٢٩) (تغییر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۲۰۱ هه) مطبوعه دارالفکر بیروت کبنان م ۵ م ۱۳۷) (پدارک التز مل دخقالق الباد مل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود معی (م 12 هه) مطبوعه تعمالی کتب خانه ارد و باز ارلا بهور ص ۱۲۹) (تغيير القرآن المعروف بنفير ابن كثير حافظ عماد الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي ﴿ (مَنْ كِيهِ ﴾)مطبوعه دارالا حيالكتب المريبيين البابي دشر كاوّ (انواراكتز كل دامرارالياويل المعروف به بيضادي از قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيراز كي شافعي (م140 هـ) ص١٣٣) (احكام القرآن ازعلامه الو تمرمحمر بن عبدالله المعروف بابن العربي ماهي (م٥٣٣ هِي)مطبوعه دارلمعرفه بيروث كبنان ص١١٠) (إحكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على راز كايصاص (م مع ٢٥٠هه) مطبوعه دارالكت العربيه بيردت لبنان ١٥٥٣) (تغيير جلامين از ملامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اافي هه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعل مكه مرمه) (معتقبر صادي ازعلامه احمد بن محمد صادي ماهي (م١٢٢٣هـ) مطبوعه مكتبه يعل مكه مرمه ص ٧٨)

وَلَكُنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى ":

یعن حقیق بھلائی اس کی ہے جو گناہوں ہے بچتاہو، یا حقیق طور پرنیک وہ ہے جو پر ہیز گار ہو،تم گھروں کے پچھت ہے آنے جانے کوئیکی جانتے ہویہ تو ایک بے کاراورعبث فعل ہے اس کا نیکی سے کوئی تعلق نہیں۔

وَاتُواالْبُيُوتَ مِنْ اَبُوَابِهَا":

1+1+1+1+1+1+1+1+1+1

أَبُواب: جمع ب بَاب كي، باب دروازه كو كهت بين فصيل شركا مويامكان يا كوهري كا، ذريع كوبهي باب كهاجاتا ي ائمی معنول میں ارشادر باتی ہے:

فَلَمَّانَسُوُاهَاذُكِّرُوُابِهِ فَتَحْنَاعَلَيُهِمُ ٱبُوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؞ حَتَّى إِذَافَرِحُوُ ابِمَآأُوتُو ٱ احْذُنهُمْ بِغْتَةَ فَإِذَاهُمُ مُبُلِسُونَ ١٠

پھر جب انہوں نے بھلاد یا جو صحتیں ان کو کی گئیں تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیۓ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جوانہیں ملاتو ہم نے اچا تک پکڑ لیااب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔(سہ ہلانعام آیتے ۴۴) یعنی صحت وسلامتی ، وسعت رز ق اورعیش عشرت ان پر عام کر دی **۔**

احكام القرآن

انہی معنوں میں حدیث شریف ہے:

" آنَامَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِىٌ بَابُهَافَمَنُ آرَادَالْعِلْمَ فَلْيَاتِ الْبَابَ "

میں علم کاشہر ہوں اورعلی اس شہرتک پہنچنے کا ذریعہ ہے 'تو جو خص علم چاہتا ہے اے بیدذریعہ حاصل کرنا ہوگا۔ میں علم کاشہر ہوں اورعلی اس شہرتک پہنچنے کا ذریعہ ہے 'تو جو خص علم چاہتا ہے اے بیدذریعہ حاصل کرنا ہوگا۔

(رواولعقبلي وابن عدى والطمير الى والحاتم عن ابن عباس وابن عدى والحاتم عن جابر (يحواله كنز العبال في سنن الاقوال والا فعال ازعلام عن مقى (م24 هـ)

(یحواله کنز العمال کی شمن الاقوال والاقعال از علامتگی هی (م۵عیوه) مطبوعه موسسة الرسالة بیروت گینان ، ج۱۱، ح ۲۶۳۲۹، ۳۲۹۷، ۲۲۳۲۲)

مسبوعة توسسة الرسافة بيروت مبلان التي المرابعة المام الم بحواله موسوعة اطراف الحديث المنوي الشريفاز الواج مجرمعيد بن بسويل زغلول مطبوعه دارالفكرييروت كبنان ترح الم معر

عواله موسوعة الغراف الخديث العبق السريقارا بوما برغم تعليد أن منفق ل تعلول للموقعة والأسريروت. (المفردات في غريب القرآن از علامه حسين بن مجمد المفصل الملقب بالراغب السفهالي (١٩٠<u>٠ه</u> هـ)

مطبوعة ورم كارخانية تجارت كتب كراجي ص١٢)

اس آیت میں باب گھر (اور خیمے) کے دروازے مرادی میں ایعنی احرام باندھنے کے بعد بھی ای طرح گھروں کے دروازوں سے آمدورفت رکھوجس طرح احرام سے پہلےتم دروازوں سے آتے جاتے ہو، پچھت میں سوراح کرنا

یا جیت میں سیر هی لگا کرداخل ہونا عبث معل ہے۔

وَالتَّقُوا اللَّه: الله عدرة رجوء زمانه جالميت كى عبث رموم كوچهور كرالله كاحكام رعمل بيرار بو

فائده

چنانچة آن مجيدني ان ككل چوده سوال بيان فرمائ:

(۱) ربتعالی کہاں ہے؟

(٢) جاند كول هنتابر هتاب؟

(٨٢٣) سورة بقرة عن بين،ان كابيان ان شاء الله آئے گا؟

(٩) سوره مائده مين كه كياكيا چيزين حلال بين؟

(۱۰) موره انفال مین کدانفال سے کیامراد ہے؟

(۱۱) سوره بنی اسرائیل میں کدروح کیاہے؟

(۱۲) سوره كهف مين كدذ والقرنين كون تها؟

(۱۳) سورهطامين بهارون كے متعلق سوال ہے؟

(۱۴) سورہ نازعات میں قیامت کے بارے میں سوال ہے۔

(تغيركير ازامام فرالدين محربن فيا والدين عررازى (ملت ه)مطوعه دارالفكر بيروت لبنان ن٥٥ من ١٣١)

سائل شرعیه :

تمام مهينج جميع عبادات اورمعاملات كى صلاحيت ركھتے ہيں، بعض عبادات كوبعض مبينوں كے ساتھ خاص كرديا كيا ہے؛

(الجامع لا حكام القرآن از علاسه ابوعبدالله محمد بن احمد ما لكي قرطبي (م<u>م ١٦٨</u> هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ٢٠ جي ٣٣٣)

شرعی طور پرمہینوں کا شار قمری تقویم ہے ہے حمی تقویم ہے نہیں ،قمری تقویم کورب تعالی نے انسان پرنہایت آسان بنادیاہے ، ہر پڑھاان پڑھاہے جان سکتاہے ، چاند کا گھٹناو بڑھنا ہرعام وخاص کومحسوس ہوجا تاہے ، کتاب وسنت نے بیان فرمادیا ہے کہتمام اموراورمعاملات جن کاتعلق ایک مسلمان کی زندگی کے ساتھ ہے قمری تقویم ہے متعلق ہیں روزه ، حج ، زکو ة ، فطرانه، مدت حمل ُعدت ، مدت رضاعت ، معاملات ، کراییه ، اجاره ، ادهار ، قرض قسم اور دیگر امور کا اعتبار قمری تقویم کے ساتھ ہے ، ایک دوماہ ، سال یا کم وبیش کی مدت تقویم قمری کے ساتھ ہوگی نہ کی تقویم سمتنی کے ساتھ

(الغیرات الاحمد به از علامه احمر جیون جو خوری (م۱۳۵هه) مطبوعه مکتبه حقایه محلّم جنگی نیتاور "ص ۷۷) (الجامع لا حکام القرآن از علامه ابوعبدالندی بن احمد الکی قر جن (م ۷۱۸ هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان ۲۶ بس ۳۳۱ ((تصبر مظهری از علامه قاضی ثناءالله بالی بی عنانی مجددی (م ۱۳۵۰هه) (آدروز جمه)

مطبوعه ندوة المصنفين اردويازارجامغ مجدد على مجام ا٣٦٠)

(إحكام القرآن إزامام ابوبكرا جمير على رازي بصاعب (م عيره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج اج ٣٥٠٠) (تغيير روح المعالى ازعلامه الوانفضل سيدمحود آلوي هي (م2016 هـ) مطبوعه مكتبه ابداديه مان و ٢٠ص ١١)

(لباب الباويل في معالى التزيل المعروف يغيير خازن ازعلام على بن محمه خازن شامعي (م<u>٢٥٥ / ح</u>) ص١٢٩)

(انوارالتز بل واسراراليا ويل المعروف به بيضاوي از قاصي ابواخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شامعي (م<u>٧٨٥ هـ</u>) مص١٣٣) (بدارک التز مل دهمًا بق البّاويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محموسكي (ع٠١٧هـ) مطبوعه نعمالي كتب خانه اردو باز ارلا ہورام ١٢٩)

بے کا را درعبث سوالات کا بہتر جواب دینا چاہئے ، چاند کی تبدیلی کی وجہ پوچھی گئی جوعام لوگوں کے لئے بے کارتھی ،اس کے جواب میں اس کی تبدیلی کی حکمت بیان فرمادی تا کہ اس کی تبدیلی ہے متعلق فوائد جان عیس ،اس کی مثال قرآن مجید میں سورہ لیسف میں ہے، قید میں حضرت لیسف علیه اللام سے دوآ دمیوں نے اپنے خواب کی تعبیر لوچھی ،تعبیر بتانے ہے پہلے آپ نے انہیں عقائد، رسالت، آخرت وغیرہ امورے متعلق مسائل تعلیم فر ہائے۔

ارشادربانی ہے:

قَىالَ لَايَىٰاتِيُكُمَاطَعَامٌ تُرُزَقِنِهٖۤ إِلَّانَبُأْتُكُمَابِتَا وِيُلِهِ قَبُلَ اَنُ يَأْتِيَكُمَاء ذلِكُمَامِمَّاعَلَّمَنِيُ رَبِّيُ ء إِنَّيُ تَرَكُتُ مِـلَّةَ قَـوُم لَايُـؤُمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمُ بِالْلَاخِرَةِ هُمُ كُفِرُونَ ۞ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ ابْآئِي اِبْرَاهِيُمَ وَاِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ ء مَاكَانَ لَٰنَآ اَنُ نُشُوِكَ بِاللَّهِ مِنُ شَيْءٍ ، ذٰلِكَ مِنُ فَضُلِ اللهِ عَلَيْنَاوَعَلَى النَّاسِ وَلكِنَّ اكْثَرَ النَّاسِ كَايَشُكُرُوُنَ ٦⁄٢ يَصَاحِبَي السِّبُحِنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِقُونَ خَيْرٌ اَمِ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَارُ ٦٠ مَاتَعُبُدُونَ مِنْ دُوْنِهَ إِلَّا ٱسْمَاءً سَمَّيْتُمُوْهَا ٱنْتُمْ وَابَآءُ كُمُ مَّا ٱنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلُطْنِ ۦ اِنِ الْحُكُمُ الْالِلَهِ ۦ اَمَرَ ٱلَّا تَعْبُدُوۤا إِلَّا إِيَّاهُ . ذَٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيَّمُ وَلَكِنَّ أَكُفَرَ النَّاسِ لَا يَعُلَمُونَ ١٠٠

بوسف نے کہا جو کھا نامہیں ملاکرتا ہے وہ تہارے پاس نہ آئے گاکہ میں اس کی تعبیراس کے آئے سے پہلے مہمیں بتادوں گابیان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بے شک میں نے ان لوگوں کا دین

وهوهههههه وهوههههه والقرآن وهوههههههههههه

نه مانا جواللہ برایمان نہیں لاتے اوروہ آخرتِ سے منکر میں اور میں نے اپنے باپ داداابراہیم اوراطحق اور یعقوب کاڈین اختیار کیا ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کواللہ کاشریک تھبرائیں بیاللہ کاایک فضل ہے ہم یراورلوگوں برگرا کٹر لوگ شکرنہیں کرتے 'اے میرے قیدخانہ کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدارب اچھے یا ایک الله جورب برغالب تم اس کے سوائییں ہوجے مگرزے نام جوتم نے اور تہمارے باپ دادانے تراش کئے ہیں الله نے ان کی کوئی سند ندا تاری علم نہیں مگر الله کااس نے فرمایا کہاس کے سوائسی کونہ پوجو بیسیدهادین ہے لیکن

(الغيرات الاحديد ازعلامه احدجيون جونيورى (م ١٣٥٥هم) مطبوع مكتبه تقاني كله جنكي ايثاور ص ٥٨) (إنوار التّزيل وامراراليّاويل المعروف به بيضادي إز قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شالتي (م١٨٥ هـ) ص١٣٣) (تغيير دوح المعاني ازعلامه ابولفضل سيرخمود آلوي تني (م٥٢٥هه)مطبوعه مكتبه امداد يبلتان ٢٠٩٥م ١٤١

عا ند کا گھٹنا بڑھنا اللہ تعالی کی نعمتوں ہے ، لہذااے دیکھ کراللہ تعالی کاشکر بجالائے اور رب تعالی سے خیروبرکت کے حصول اور شروشر ورہے بچنے کی دعا کرے۔

حضور سيدعا لم ﷺ نياجا ندد کھي کروعا فرماتے تھے:

" ٱلَّـٰلهُ مَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَابِالْآمُنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِشْلَامِ وَالْعَافِيَّةِ الْمُجَلَّلَةِ وَدَفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَى الصَّلُوة وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِالحديث"

ا الله! اس نے چاندکو ہمارے لئے باعث امن ، ایمان ، سلامتی ، اسلام ، عافیت ، بیاریوں کے دفاع اور نماز ً

روز ہے اور تلاوت قرآن کا معاون بنا۔

(رواه الترية ي والحائم بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامة على مقى (م240هـ) مطبوع موسسة الرسالة بيروت لبنان، ع، حصم ١٨، ح٨، ح٨، ٢٥٢٩١،٢٥٢٩١)

بحواله مهوعة اطراف الحديث إلمنوي الشريفاز ابو باجر مح سعيد بن بسير لى زغلول مطبوعد دارالفكر بيروت لبنان ت ٢٩٣٠)

خرید وفروخت کے معاملات میں اگر معاملہ ادھارے متعلق ہوتو ضروری ہے سامان معلوم ہو، قیت معلوم ہو، مدت معلوم ہو، چیز کو پر دکرنے کی جگه معلوم ہوتو خرید وفروخت جائز ہے، اگر مدت معلوم نہ ہوسرف انداز ہ ہو کہ قصل کی كاشت يابرداشت وغيره تومعالمه جائز بين،ال كود تعظم" كيتم بين-

(الجامع لا حكام القرآن ازعلاساً بوعبدالله يحربن احمد ما كل قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ان ٢٣٠ م ٣٣٣)

چا ندجس رات دیلھوای رات کا شار کرو، اس کے بڑے یا چھوٹے ہوئے کا عتبارتہیں ،بعض اوقات لوگ چا ندکو بڑ و کھ کر کہدد ہے ہیں کہ بیددوسری یا تیسری رات کا ہے، بیکہنا تا جا تز ہے۔

مديث رف يس ع: " إنَّ الله مَدَّهُ لِلرُّونَةِ فَهُوَلِلْيَلَةِ رَأَيْتُمُوهُ

بیشک اللہ تعالی نے جاند دیکھنے کے لئے ہو ھایا ہے بیتوائی رات کا ہے جس رات تم اسے ویکھتے ہو۔ (رواہ سلم واحم والتر بلی وابن الی شیب بحالہ موسوعة المراف الحدیث المنزی الشریفاز الو ہا جمعے سعیدین بسول زغلول

مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ، خ٣ بن ١٩٣) (احکام القرآن زعلامه ابو کمرفتر بن عبدالله المعروف باین العربی بالکی (۱۳۳۰ ۵) مطبوعه دارلعرفه بیروت لبنان م ۹۹) (الجام لا حکام القرآن از علامه ابوعبدالله تحربی احمر الکی قرطبی (م <u>۲۶۸ ۵) متلوعه دارالکت</u> العربیه بیروت لبنان ۳۳،۹ ۳۳۳)

••••••••••••• بری فال لیناجائز جمیں ، نہاس کااعتبار ، زمانہ جا ہلیت میں احرام کے بعدلوگ گھروں کے درواز وں ہے آیدورفت نہ 🎖 ر کھتے تھے ان کا خیال تھا کہ گناہ کی حالت میں ہم ان درواز وں ہے داخل ہوتے تھے اب ہمیں ان درواز وں ہے 🧲 داخل نہیں ہونا چاہئے ، بری فال کے بارے میں حدیث شریف میں ارشاد ہے: " لَاعَدُونَى وَلاطَيْرَةَ وَلاهَامَةَ وَلاصَفَرَ وَلاعُولَ " (رواه ملم داحم من جابر بحواله الفضل الكبير تع الرابع الصغير للمنادي ازام مبدالردَف منادى شافعي (مستنياهه) جاام ٣٦٣) کوئی مرض متعدی نہیں ،کوئی بری فال نہیں ، اُلُو کی نحوست کوئی شی نہیں ،کوئی مہینہ برکت ہے خاتی نہیں ،شیطان ک شکل تبدیل کرنے ہے کوئی خوف نہ کرنا چاہئے۔ (تغيير كبير ازامام فخرالدين محمر بن ضياءالدين عمر دازي (م٢٠١٥) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان ج٥٥ ص١٣٧) اگر چاندگی رؤیت نہ ہوتو بچھلے مہینے کے تیس دن پورے کرلو،اس کے بعد جاندگی پہلی شار کرلو، جمین کے قول کا اعتبا مہیں۔...اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: هُ وَالَّذِي جُعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوراً وَّقَدَّرَهُ مَنَاذِلَ لِتَعُلَمُوا عَدَدَ السِّنِين وَالْحِسَابَ ع مَاخَلَقَ اللهُ وُلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ عِ يُفَصِّلُ ٱلْأَيْتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ٦٠ وہی ہے جس نے سورج کو جگمگا تا بنا یاور جاند چمکٹا اوراس کے لئے منزلیس تھہرائیں کہتم برسوں کی گنتی اور حساب جانواللد نے اسے نہ بنایا مگرحق نشانیاں مفصل بیان فر ما تا ہے علم والوں کے لئے۔ (سورہ یونس آیت ۵۰) (احکام القرآن از علامہ ابو بگر قبر بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (معصصے ہے المعرفیہ ارلمعرفہ بیروت لبنان عیں۔۱۰) مسلمانوں کے لازم ہے کہا پنے معاملات کا حساب قمری تقویم ہے رھیں ،ضرورت ہوتو ممسی تقویم کا استعمال کریں ستمسی تقویم کوقمری تقویم کے تابع استعال کریں ، اصالة تقویم قمری استعال کریں ،حضور سید عالم ﷺ ،صحابہ کرام، تابعین،ائمہ مجتہدین،سلف صالحین یہی تقویم استعال کرتے رہے ہیں،مسلمانوں میں یہی متوارث ہے۔ کی شی کو بغیرممانعت شرقی کے ناجائز جاننا جہالت ہے اس سے بچنالازم ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے احرام باندھنے کے بعد کھروں کے دروازوں سے نگلنے کوممنوع جانا، جوشریعت نےممنوع قرار نہ دیاتھا، انہیں حکم ہوا کہ اس طرح کے جاہلانہ کاموں ہے بچو،آیت مذکورہ میں ای کابیان ہے۔ اگر کسی شی کی فرائض وسنن میں کوئی نظیر ہوتو اس کا کرنا جائز ہے ورنہ نا جائز ہے، اورا ہے تو اب جاننا بھی جہالت ہے، حدیث شریفی میں اس کی مثال ملتی ہے کہ ایک موقعہ پرحضور سید عالم تھ خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے، آپ نے ملاحظ فرمایا کدایک محص دھوب میں کھڑا ہے،آپ نے اس کا حال دریافت فرمایا، عرض کیا گیا۔ ''یارسول الله! بیابواسرائیل انصاری ہے اس نے نذر مانی ہے کہ بیددھوپ میں کھڑ اہوگا، بیٹھے گائییں، نہ سابیہ كرے كا، نه كلام كرے كا، اور دوزه سے ہوكا" آپ نے ارشادفر مایا، ''اے کہو کہ وہ کلام کرے، سامیہ میں بیٹھے اورا پناروز ہ پورا کرے'' حضور سيدعالم الله في اس كى عبث اور بكاريابنديون كوروك ديا كوشريعت مين اس كى مثال مين-(الجامع لا حكام القرآن از علامه الوعبدالله في بن اخمه ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان من ٢ مس ٣٣٧ (احكام القرآن از امام الوبكرا حمد بن على رازي وساس (م م ما يه هم ١٥٨)

اس ہے معلوم ہوتا ہے کہ جن امور کی شریعت میں اصل موجود ہے ان کا کرنا جائز اور کارٹواب ہے، مثلاً ختم اسے معلوم ہوتا ہے کہ جن امور کی شریعت میں اصل موجود ہے ان کا کرنا جائز اور کارٹواب ہے، مثلاً ختم

خواجگان جُتم غوشیہ مجفل میلا دوغیرہ کدان کی اصل تلاوت قر آن مجید، درودشریف، ذکرواذ کار، فضائل ومجزات حضور رحمة للعالمینﷺ کی شریعت میں ثابت اور موجود ہے، لہذا ہیا مور حسنہ جائز ہیں ، اس طرح مدارس دینیہ کا قیام اور ان

ر میں علوم دیدیہ کی تدریس جائز ہے کہ ان کی اصل شریعت میں ثابت اور موجود ہے۔ میں علوم دیدیہ کی تدریس جائز ہے کہ ان کی اصل شریعت میں ثابت اور موجود ہے۔

جن اموریا علوم کاتعلق دین سے بلا واسطہ یا بالواسطہ ہوان کا حاصل کر ناضروری ہے اور جواموریا علوم دین ہے متعلق خبیں ان کا حاصل کرنا بے کار، عبث اور نا جائز ہے، وقت کا ضیاع ہے ، اگر ریاضی ،سائنس، ہیئت ،طب، نجوم، طبیعات، ادب وغیرہ علوم کودین فہی اور خدمت دین کی غرض سے سیکھے تو جائز اور کارٹو اب ہے، اورا گرنوشت وخواند

۱۳) تمام محارم شرعیہ سے اجتناب فرض ہے، آیت مبارکہ'' **وَاتَـ قُوْااللّٰہ** '' کامفادیمی ہے،ای طرح زمانہ جاہلیت کی فضول و بے کاررسوم کاترک بھی لازم ہے۔

(تغییر روح المعانی از علامه ایوافعشل میدمحود آلوی حفی (م<u>هایم ا</u>هه) مطبوعه کمتیه امدادید کمتان ۲۶ م ۲۸۳۷) (انوار التخریل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ایوافیر عبدالله به می مینیاوی شیرازی شافعی (م<u>۱۳۳</u>۶هه) م

(الواداموری)دامرورامادی استروی به بیشادی از ما هم با در میشاند. می میشاده میران ما ما در است. هما در (تغییر ازامام نوالدین محد بن ضیاءالدین عمررازی (۱۳۲۰هه) معلوعدارالفکرید دستالبتان ۵۰ م۱۳۹)

رانفيرات الاجريد ازعلامداحم جيون جو نيوري (۱۳۵۰هـ) مطبوعه کلته تقاني خله جنگي نيثاوز ص ۷۹) آن النفيرات الاجريد ازعلامداحم جيون جو نيوري (۱۳۵۰هـ) مطبوعه کلته تقاني خله جنگي نيثاوز ص ۷۹)

(تغییر القرآن المعروف بتغییر این کثیر حافظ نما دالدین استعبل بن عمر بن کثیر شافعی (۲۲<u>۵ کید</u>) مطوعه دار الاحدالکت العربی علیمی الهالی و شرکا و اص ۲۲۵)

مطبوعه دارالاحیاالکتبالعربیعیتی البانی وشرکاؤ' می ۲۲۵) همار سر ملس کارس

علم بھی اباحت کے لئے آتا ہے، جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ گھروں میں دروازوں سے داخل ہو، بیتھم اباحت کے لئے ہے، اگر کسی ضرورت کے تحت مچھت سے آٹا ہویا سٹرھی لگا کر مکان میں داخل ہونے کی ضرورت ہوتو جائز ہے، حرام نہیں۔

ተ

(17)

﴿ جهاداور حرمت حرمین شریفین ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ اللَّهِ اللَّهِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَاتَعْتَدُوا، إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الله

والامهريان ہے۔ (سورہ بقرۃ،آیات ۹۰ ۔۔۔۔۔ ۱۹۲۰۔۔۔

حل لغات :

۔ آورکافروں سے جہاد کرو، حرب وضرب اور جنگ و قبال اگر چہنا گوار فعل ہیں اور بظاہر مسلمانوں کا اس سے کے دور دہنا ہی قرین قباس ہے، مگریہ جہاد ضرور ڈ مشروع ہوا، چونکہ کا فراسلام اور مسلمانوں کومٹانے کے درپے دہتے ہیں اس لئے ان کی سرکو بی کے لئے جہاد اور قبال فرض ہوا، گویا مسلمانوں سے اس فعل نا گور کا صدور بطور جڑا کے ہے اور یہ ناگواری کا فروں کی پیدا کردہ ہے۔ اس کی مثال قرآن مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہے۔ ارشاد ربانی سے ناسی میں جہاد کروں کے ساتھ کو میں متعدد مقامات کا موجود ہے۔

اَلْشَّهُرُالُحَرَّامُ بِالشَّهُرِالُحَرَامِ وَالْحُرُمَٰتُ قِصَاصٌ ـ فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمُ فَاعْتَدُو اعَلَيْهِ بِمِثْلِ مَاعْتَدَى عَلَيْكُمُ رِوَاتَّقُوااللَّهَ وَاعْلَمُو آآنَ اللَّمْعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴾

مهدهههههههه واحكام القرآن وهدههههههه ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اورادب کے بدلے ادب ہے جوتم پرزیادتی کرے اس پرزیادتی کرواتی ہی جنی اس نے کی اور اللہ ے ڈرتے رہواور جان رکھو کہ اللہ ڈروالول کے ساتھ ہے۔ (سور ۃ المقدہ آیت ۱۹۳۰) زیادتی کی سزاکوزیادتی کہناصرف مشاکلت کے لئے ہے، جیسے برائی کی سزاکو برائی کہنا۔ ر ـ تعالى فرما تا ہے: وَجزَّهُ سَيِّعَةِ سَيِّعَةٍ سَيِّغَةٌ مَثُلُهَا بِ فَمَنْ غَفَاواصْلحَ فَاجُرُهُ عَلَى الله ، الَّهُ لا يُبحِبُّ الطَّلِيمِينَ 🌣 اور برائی کابدلہ ای کی برابر برائی ہے توجس نے معاف کیااور کام سنواراتواس کا جراللہ برہے بے شک وہ دوست نبين ركھتا ظالموں كو۔ (سوره شوری،آیت ۲۰۰۰) مسلمان دفع حرج اور فساد کومٹانے کے لئے جہاداور قبال کرتے ہیں۔ (احکام القرآن از امام ابو کمراحمه بن علی رازی حصاص (م شعص ه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیردت البنان تی ایش ۲۵۰ (کباب البادیل فی معالی التوزیل المعردف کیفیرخازی از علامه قل بن محمد خازین شافعی (م ۲۵ یده) من ۱۳۰۰) مبیل اس راسته کو کہتے ہیں جس میں سہولت ہو۔ فَى سَبِيلِ اللَّه (المفروات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن مجمه أمفعل الملقب بالراغب اصفهاني (م١٩٥٥) مطبوعة ورمحركار خانة تجارت كت كراجي اص ٢٢٣) سبیال الله ہےمرادطر کی حق اوروین اسلام ہے، پیلفظ ہی اس طرف اشارہ کررہاہے کہ دین حق ، دین اسلام بیمل کرنے میں سہولت ہے کوئی دشواری تہیں۔ فِٹ سَبِيْلِ اللهِ بصمراديہ بكدين اسلام كى سربلندى كے لئے جہادكرو،اس ميں الله تعالى كى اطاعت اوراس كم رضا کاحصول مقصود ہو،کولی دینوی ماساسی غرض مطلوب نہ ہواور نہ ہی اپنی شحاعت کےا ظہاراور ریا کا شائیہ ہو۔ (تَفْسِر وق النعانَ از علامه الوالفضل سدمحوداً لوي حقى (م2 علاهه) مطبوعه مكتبه إيداد بدملمان ج ٢٠، ١٥٠) (عبير أزامام فرالدين محربن ضاءالدين عمر رازي (م ٢٠٠١هـ) مطبوعه دارالفلر بيروت لبنان ٥٠ عن ١٣٠) (إنوارالتزيل وامرارات و مل المعروف به بيضاوي از قاضي الواقتير عبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (ميد ١٨٩ هـ) م ١٣٣٠) (نفير صاوي از علامه احمد بن محمر صاوي مالكي (م٢٢٣هـ) مطبوعه مكتبه فيعل مكه مرمه ج اجل ٨٨) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالقد محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان اج٢٠ ش٣٨ ٣٢٨) (مدارك التنزيل وقعًا نق إلي ولي از علامه ابوالبركات عبدالله بن اليم بن محود على (موا عرده) مطبوع تعما في كت خاشار دوباز ارالا جوز وجا المن وال (ا حكامُ القرآن ازعلامه ابو بمرمحر بن عبدالله المعروف بابن العربي الكي (م٢٣٣ هـ) مطبوعه والمعرف بيروت ألبنان ان آبني ١٠٥) الدنين يقاتلونكم ": وواول جوم ع جنك كرت بن اس من من احال بن (۱) جَلُكُ كَا بِتَدَاكِرَةَ (۲) جِنْكُ كَيْ تِارِي كِرَمَّا (٣) فَي الواقع جِنْكُ كُرَمَّا یعنی ان کافروں سے لڑو جو جنگ کی ابتدا کریں ،خودان پرحملہ نہ کرو،اس صورت میں بیآیت منسوخ ہے . جو کا فر جنگ کی تیاری میں مصروف ہیں یا جو کا فر بلاواسطہ یا بالواسط میدان جنگ میں آ کرتم سے جنگ کرتے ہیں ابن

(تخييه مظهر في از علاسة تانئي ثاءالله باني في عثاني مجدوى (مر١٣٥هـ) (ارووترجه) مطبوعه ندوة المصنفيا رووبا ذارجا مع سجود ملى الم ٣١٣) (لا بالبالول في في معاني التقوط بالمعروف بينمبر خازن از علاستكي بن محرفيان شافعي (مر٢٥ هـ) مطبوعه نعماني كتب خاندار ووبازارالا جوزاج الماسي ١٣٠) (مدارك التقول وهانكي الناول از علامه الوالبركات فبدالله بمن محموستي (مراجع ها مطبوعه نعماني كتب خاندار ووبازارالا جوزاج المحرابي عن النادة بالأراك عن راحت المعان من موجود المراكب العربية بيروت لبنان من المراكب (المكام القرآن النالة من المراكب العربية بيروت لبنان من المراكب العربية بيروت لبنان من المراكب العربية بيروت الموال (المكتب العربية بيروت البنان من المراكب المراكب العربية بيروت البنان من المراكب العربية بيروت البنان من المراكب المراكب العربية بيروت البنان من المراكب العربية بيروت البنان من المراكب المراكب المراكب المراكب المراكب العربية بيروت المراكب المراكب

ے جنگ کرو،اس صورت میں میآیت محکم ہے،مضارع کاصیغہ بھی اس کی تائید کرتا ہے، ہاں اس میں چندافرادستی

جن ان کا بیان آئنده سطور میں ہوگا۔

••••••••••• لَاتُعَتَّدُوا": اورحدے نہ بردھو، حدے نہ بردھنے کی تقییر میں چندا توال منقول ہیں۔ ابتداء قال نەكروپ (1) غلبہدین اور رضائے الٰہی کےعلاوہ قبال نہ کرویہ (r) صرف قبال کرنے دالوں ہے قبال کرو، جوافراد قبال کی اہلیت اورا ستطاعت نہیں رکھتے ان کوتل نہ کرو، ای (r) معنیٰ کی صورت میں بیآیت منسوخ ہے۔ معاہد، ذی اور متامن کوئل نہ کرو۔ (r) بغير دعوت اسلام ديئے قبال نہ کرو، (0) مثلہ نہ کرو، یعنی قبال کے بعد کا فرمیت کی شکل نہ بگاڑو۔ (4) (النفيرات الاحمدية المطامه احمد جيون جو نيوري (م٥٣ إله) مطبوعه مكتبه تقانية كله جنلي يثاوراهم ٨١) (إنوارالتزيل وامراراليا ويل المعروف به بيضاوي از قاصي ابوالخيرعبرالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م ١٨٥ هـ) ص ١٣٣) (نقير مظهر کی از علامه قاصی ننا والله یالی می عثالی محدوی (م ۱۳۲۸ ه.) (اردوتر جمه) مطبوعهٔ دوانستشین روه و از به معروطی ریا اس ۲۶۳) (مره ١٦٤ هـ) مطبوعه الميالوالفضل سيرتمود آلوي فقي (مره ١٢٤ هـ) مطبوعه مكتبه الدادية ما تان ان ٢٠ اس ٥ -) (نفيرالقرآن المعروف بلفيرابن كثير عافظ ممادالدين المعلِل بن عمر بن كثير شافعي (مري 44 هـ) مطبوعه دارالا حياالكتب العربية يسي البالي وشركاؤ من إص ٢٢٦) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الوعيد التدمجية بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية يروت لبنان ، ج٢ بس • ٣٥) (احكام القرآن از علامه ابو بكرمجه بن عبدالله المعروف بابن العربي اللي (م ٢٠٣٥ هـ)مطبوعه داركمعرفه بيروت لينان ' ج ١٠٥١) (احكام القرآن إذا مام ابو بكراحمه بن على دازي بصاص (م نع ته ٥) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان أن اجم ٢٥٨) (لباب الباويل في معالى التزيل المعروف يغيير خاز ازعلام يلى بن محمد خازن شافعي (١٥٨ ١٥هـ) مطبوعة تعمالي كت خانه اردوباز ارلا بور ، ج١٩٩٠) (نفسير كبير ازاماً م فخرالدين فحد بن ضياءالدين عمر دازي (م٢٠١هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ،ج ٥ جي ١٢١) پیند مبیں کرتا معنی یہ ہےاللہ تعالی ان سے خیروتو اب کا ارادہ مبیں قرما تا۔ (تغييرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيرمحمووآ لوي حنى (م<u>٧٥ ١٢ه</u>)مطبوعه مكتيه امداديه ملتان ،ج٢ م، ٨٥٠) (انوارالتزيل وامراراليّاه يل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥٠ هـ) م موهم : تم البيل جهال ياؤ_ يكلمه قَيْفَ يا تَقَفَ سے بناہے، جس كامعنى ہے زيرك اور جالاك ہونا، كامياب ہونا فتح مند ہونا، پالينا۔ (مصاح اللغات از ابوالفصل مولا ناعبدالحفظ بلمادي مطبوعه قديمي كتب خاند كراجي جي ٩٣) کسی شی کواچھی طرح یالین علم ہو یاعمل، بدلفظ غلبہ کو مصمن ہے، تو معنی بیہوئے، جس جگہتم ان کے مل پر قا در ہو۔ (تغییرمظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی نی عثانی مجددی (میم ۱۳۲۵هه) (اردوتر جمه نی)مطبوعه ندوة انصنفین اردو بازار جامع مهدد بلی این اسس ۳۱۳) (مدارک الشور مل و حقالق الباويل از علامه ابوالبر کات عبد الله بن آخر بن محمود ملی (مع ایده) مطبوعه نعمانی کتب خانه ارد و باز ارلا بهور ، ج ایس ۱۳۰۰) (إنوارالتنويل وامرارالباديل المعروف به بيضاو كاز قاضي ابوالخيرعبد الله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) مس١٣٢) (تغییر کبیر از امام فخرالدین محربن ضاءالدین عمر رازی (۱۰۲ ۵ ۵) مطبوعه دارالفکریروت لبنان ، ج۵ بس ۱۳۱) (تغيير روح المعالى أزعلامه ابوالفضل سيريحود آلوي عني (م2 ١٢هـ) مطبوعه مكتبه ابداد بيدلمان ان ٢ م ص ٥٥) (احكام القرآن ازامام ابو بكراتمد بن ملى رازي بصاص (م مع وعده) مطبوعه دارالكتب آلعربيد بيروت البنان ج اع ٢٥٨) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمر ماللي قرطبي آم ۲۶۸ هه)مطبوعه دارالتب العربية و ته البنان من ۲ من ۱۳۵۱

ٱلْفَتِنَةُ "؛ فياد،آزمانش-

يكله فَقَنْ بنا ب،جس كامعنى ب،مونے كوآگ ميں بكھلانا كەكھوٹ دور ہوجائے ، پھر ہر تخت امتحان كوفتنہ كہنے لگے

(المفردات في غريب القرآن ازعلام حسين بن محد المفصل الملقب بالراغب اصنباني (١٠٥٠هـ) مطبوعة ورمحر كارخانة تجارت كت كراجي المحراسا

(تفسر روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرتمود آلوي حني (م22 ميله) مطبوعه مكتبه ابداديه مامان ، ج٢ ص ٤٥)

اي آپ ميں فتنه کي متعد دنفيريں بيان کي گئي ٻن:

ملمانوں کومشقت میں ڈالنااورائے وطن مالوف ہے ججرت برمجبور کردینا (1)

> مشركين مكه كاشرك كرنااور ملمانون كوحرم سروكنا (1)

> > عذابآخرت (4)

مسلمانون كوابذادينا (r)

(النفيرات الاحمريد ازعلامه احرجيون جونيوري (ع٢٥١١هه)مطبوعه مكتبه تقانه علم جنكي شاور من ٨١) (تفير القرآن المعروف بنفيرا بن كثير حافظ محاوالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مراع ٤٥ هـ)

مطبوعه دارالاحيا الكتب العربية يحيى الباني وشركاة من ابس ٢٢٤)

(الفير كبير از أمام فرالدي محربين فيا والدين عمر رازي (ع ١٠٠٠هم) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان من ٥٥ عن ١٣٢١)

(نفيرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرتموداً لوي حقي (م١٧٤ ماه) مطبوعه مكتبه امداد به مان ، ٢٥ م. ٥٥)

(انوارالتز. بل دابرارالباً ويل المعردف به بيضاد کي از قاضی ابوانخيرعبدالله بن عمر بيفياد کي شيراز کي شانعي (م<u>۸۸۵ ه</u>) م ۱۳۳) (لياب اليّاويل في معالى التّزيل المعروف يغير خازن ازعلامة على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٠ه)

مطبوء تعمالي كت خانهارد وبازار لا جور من ابس ١٣٠)

(مدارك الترزيل وها أق اليا ويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمر بن محود مني (٢٠١٧هـ)

مطبوعة تعمالي كت خانداردوبازارلا بور من ايم ١٣٠)

(تفسير مظهري از غلامه قاضي تناه الله ماني تي عثالي مجددي (م ١٣٢٥هـ) (اردور جمه) مطبوعه ندوة الصنفين اردوبازار طامغ مجدد بل من اجس ٣١٣)

(اليامع لا حكام القرآن از علاسا أوعد الذي من احمد ما لكي قرطي (م ٢٦٨ه) مطبوعد دارالكتب العربية بيروت لبنان ارج ١٠٥٠) (احكام القرآن از امام الو كراحر بن على داز كديساص (م عيسه في مقلوعد دارالكتب العربية بيروت لبنان ارج ١٩٥١)

ا ما ملغت علامه مسین بن محدراغب اصفهانی (م م و ه چه) فرماتے ہیں کہ فتندان افعال سے ہے جواللہ تعالی جل مجدہ الكريم

ادر انسان کی طرف منسوب ہوتے ہیں ، اگر اس کاصدور اللہ تعالی کی طرف سے ہو حکمت بالغیمکے اعتبار سیبو گااور

اورا کراللہ تعالی کے امر کے بغیر بندے کی طرف ہے صادر ہوتو اس کی ضد ہوگا، ای لئے اللہ تعالی نے انسانوں کے فتنه کی مذمت فرمانی ہے۔

آیت مذکورہ کےعلاوہ ارشادریاتی ہے:

إِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُواالُمُوْمِنِينَ وَالْمُوْمِنْتِ ثُمَّ لَمُ يَتُوْبُوْ افْلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقَ ﴿

بے شک جنہوں نے ایڈ ادی مسلمان مردوں کواور مسلمان عورتوں کو، پھرتو یہ نہ کی ،ان کے لئے جہنم کاعذاب ہے

اوران کے لئے آگ کاعذاب ہے۔ (سورةالبروج آیت، ۱۰)....

(المغروات في غريب القرآن ازعلامة سين بن محمد كمفعل الملقب بالراغب اصنها في (١٠٢٠هـ) مطبوء نورجر كارخانة تحارت كت كراجي جراح)

231

(سوره انفال آيت،٣٨)

تم کافروں سے فرماؤاگروہ بازرہےتو جوہوگذراوہ انہیں معاف فرمادیا جائے گااوراگر پھرو ہی کریں توانگوں

شان نزول :

شان زول کے بارے میں دوروایات بیان کی گئی ہیں:

(۱) سے بیں حضورانورﷺ نے صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کےارادہ سے مکہ معظمہ کا قصد فرمایا، حدیبیے کے مقام پر

آپ نے قیام فرمایا، کفار مکہ نے آپ کوعمرہ کرنے ہے روک دیا، بڑی بحث و تحجیص کے بعد طے پایا کہ مسلمان اس

سال واپس چلے جائیں، اگلے سال آئیں، چنانچہ ذی قعدہ کے پیکوحضورﷺ چودہ سوصحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کی قضا

کے لئے مکەمعظمہ روانہ ہوئے ،مسلمانوں کوخدشہ پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کفار بے وفائی کریں اور ہمیں ماہ حرام میں ،

حالت احرام میں اور حدود حرم میں ان ہے جنگ کرنا پڑے ، بیتو گناہ ہے ، اگر ایسا ہوا تو ہم کیا کریں گے ، اس پر بیہ

آیت اتری جس میں سلمانوں کواجازت دی گئی کدا گر کا فرجنگ کی ابتدا کریں تو تہمیں بھی لڑنے کی اجازت ہے، ما

حرام اور حرم محترم میں جنگ كاوبال ان كے ذمه موگا۔

(النعيرات الاحمريه ازعلامه احمد حيون جو نبوري (م١٣٥١هه)مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنلي ثيثاور ص٠٨) (تفسير روح المعاني از علامه ابوالفضل سيرمود آلوي حفي (م٢٥عماه)مطبوعة مكتبه امداد به مله آن ، ج٢ ج ٨٣)

(أغير كبير ازامام فخرالدين تحدين ضا الدين غررازي (١٠٢٥ م) مطبوعه دارالفكريم وت لبنان من ٥٥ عل ١٥٠٠

(انوارالتز. بل وامرارالبّاويل المعروف به بيضاوي از قاضي الوالخيرعبد الله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م<u>١٨٥</u> هـ) هم١٣٣)

(نغير صاوي ازعلامه احد بن محمرصاوي مالكي (معداه) مطبوعه مكتب فيصل كمدكر مداء جاء م ٨٨)

(لباب البّاويل في معالى التزيل المعروف يقير خاز ن از علامة على بن محر خاز ن شافعي (م٢٥ ع هـ) مطبوعة نعمالي كت خاندارد وباز ارالا بورا، ج اجس ١٣٠

(١٠كام القرآن از علامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م١٠٣٥ هه) مطبوعه دارلمعرف بيروت لبنان محاام ١٠١٠)

(الحامع الا حكام القرآن از علامه ابوعبد القدمجرين احمد ما كلي قرطبي (م ١٢٨ هـ) مطبوعه وارالكت العربية بيروت لبنان ٢٠ يص ٢٣٠)

جرت ہے بل مسلمانوں کو قبال کی اجازت نہ بھی ،انہیں کا فروں کی ایذ ابرداشت کرنے اوران کی طرف سے تکالیف پرصبر کی تلقین کی جاتی رہی ، ججرت کے بعد مسلمانوں کو قال کی اجازت دی گئی ، پیپلی آیت ہے جس میں کا فروں سے

قال کی اجازت دی گئی۔

(تغيير كبير ازامام فخرالدين محد بن ضياء الدين عمر رازي (ميلية ٥٠ هـ) مطبوعة دار الفكر بيروت لبنان أن ٥٠ من ١٥٠)

(تغيير القرآن المعروف يقير ابن كثير حافظ عماد الدين المعيل بن عمر بن كثير شأفعي (مين عليه)

مطبوعه وارالاحيا الكتب العربية يسى البالي وشركاؤ مج اجس ٢٢٦)

(احکام القرآن ازامام ایو بگراتندین ملی رازی بصاص (م یسیسی مطبوعه دارالکتب العربیه پیروت کبنان من آم ۱۳۵۷) (الجاسح لاحکام القرآن از علامه ایومبدالله تحدین احمد مالکی قرطبی (م ۱۳۸۸ هه) مطبوعه دارالکتب العربیه پیروت کبنان من ۲۶۰ می ۳۴۷)

بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ سب ہے پہلی آیت جس میں قبال کی اجازت دی گئی ہے وہ یہ ہے

أَذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَتِّلُونَ بِانَّهُمْ ظُلِمَوْاء وَإِنَّ اللهُ عَلَى نَصُرِهِمُ لَقَلِيُرٌ ٦٠

پروائلی عطاہوئی انہیں جن سے کا فرلاتے ہیں اس بناپر کہ ان پڑھلم جوا، اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پرضرور

(سورةالحج آيت، ٣٩)

صحیح سے کہ سورۃ بقرۃ کی مذکورہ آیت میں صرف قال کرنے والے کا فروں سے جنگ کی اجازت اوراباحت ہے اورسورة الحج كى مذكوره بالا آيت ميں ہرحر بي كافر سے جنگ كى اجازت ہے،خواہ بالفعل جنگ كرر باہو ياجنگ كى تيارى

(احكام القرآن ازامام ابوبكراحمد بن ملى راز كدههامس (م معية هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان من جمام ٢٥٧) (الجامع لاحكام القرآن از علامه ابوعبد القد تكدين احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٨ هه)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان من ٢٠٠ س ٣٣٠)

یا در ہے کہ آیت مذکورہ بالا نے ستر کے قریب ان آیات کومنسوخ کر دیا ہے جس میں مسلمانوں کو کا فروں کی ایڈ ارسانی

يرصر جمل ، اعراض كاحكم ديا كياتها، مثلاً ارشا درب العالمين ب:

إِدْفَعُ بِالَّتِي هِيَ أَحُسَنُ السَّيِّنَةِ ، نَحُنُ أَعُلُمُ بِمَايَصِفُونَ ٦٠ (سورةالمؤمنون آيت، ٩٩)

سب سے اچھی بھلائی ہے برائی کو دفع کر وہم خوب جانتے ہیں جو باتیں پیرکرتے ہیں۔

الله تعالى ارشادفر ما تا ہے:

فَبِمَانَ قُضِهِمْ مِّينُ اقَهُمُ لَعَنَّهُمُ وَجَعَلْنَاقُلُوبَهُمْ قَسِيَةٌ ، يُحَرِّفُونَ الْكَلِم عَنُ مَّواضِعِه وَنَسُوْاحَظَّامِمًا ذُكِّرُو ابِهِ } وَلَاتَزَالُ تَطَلِعُ عَلَى خَآئِنَةٍ مِّنُهُمُ اِلَّاقَلِيُلامِّنُهُمُ فَاعْفُ عَنْهُمُ وَاصْفَحُ عَانَ اللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

توان کی کیسی بدعہد یوں پرہم نے انہیں لعنت کی اوران کے دل سخت کردیے اللہ کی باتوں کوان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیںاور بھلا ہیٹھے بڑا حصہ ان تضیحتوں کا جوانہیں دی گئیں اورتم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پرمطلع ہوتے رہو گے سواتھوڑوں کے توانہیں معاف کر دواوران ہے درگز ر' بے شک احسان والے اللہ (سورة الما مده آيت ١٣)

ارثادربالى ٢٠ وَاصْبِرُ عَلَى مَايَقُولُونَ وَاهْجُرُهُمُ هَجُراً جَمِيُلاً ١

اور کا فرول کی با تول پرصبر فرما ؤاورانہیں انچھی طرح چھوڑ دو_ (سورةالمزمل آيت، ١٠)

نيزا شادرب قدري

لست عَليهم بمُصَيطِر الله عم بههان يركر ورا (زمدار) مين. (سورةالغاشيه آيت ٢٢١) (تغییرصادی از علامه آخرین محرصادی مالکی (معداری) مطبوعه مکتبه فیقل که مرمهٔ ج ایس ۸۸) (النغيرات الاحمريه ازعلامه احمد جيون جونبوري (م١٣٥هه) مطبوعه مكتبه تقاني محله جنلي بثاور مم ٨٨) (إنوارالتزيل واسرارالياديل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) بس١٣٣) (تغییرمظهری از علامهٔ قاضی ثناءالله یانی ین عثانی محدوی (مهدی (مودیم) (اردوتر جمه)مطبوعه ندوة الصفقین ارد د بازار جامع سجد د بلی تا اس ۳۶۳ ا

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمر مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان "٢٥٠ ش-٣٥٠) (تغيير القرآن المعروف يغييرا بن كثير حافظ عماد الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (م٢٤٤هـ)

مطبوعه دارالا حياالكتب العربييسي البابي وشركاؤ، ج اج ٢٢٦) (تفسير كبير ازامام فخرالدين محمد بن ضياءالدين عمروازي (م٢٠٧هـ)مطبوبه وارالفكر بيروت لبنان ٢٥٣٠)

احكام شرعيه

الله کی راہ میں جہادافضل ترین عبادت ہے، قرآن وحدیث میں اس کے بے ثمار فضائل وار دہوئے۔

حضورا كرم نورجسم الله عدريافت كيا كيا:

" أَيُّ الْعَـمَـلِ اَحَبُّ اللِّي اللَّهِ قَـالَ الصَّلَوٰةُ عَلَى وَقُتِهَاقَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّالُوَ الِذَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيُّ قَالَ

الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ"

الله ك بال كونساعمل محبوب تربع؟ فرمايا، تمازكواب وقت براداكرنا، ساكل في دريافت كيا، پركونساعمل؟

فر مایا، پھروالدین کے ساتھ نیکی کرنا، سائل نے بھروریافت کیا، پھرکونساعل؟ فرمایا، الله کی راہ میں جہاد کرنا۔

(معتمج بخارى از امام ابوعيدالله محدين المعيل بخارى (٣٨٧٥ هـ) بالسقطل الصلوة الوقعها عن عبدالله بن مسعود ، ج١٩٠٥) (اخرج ابخارى اليفاتي الا دب عن الي الوليد و في التوحيد عن سليمان بن حرب و في الجهاد عن التوحيد اليفاع عن عباد بن العوام)

(واخرجه مسلم في الإيمان عن عبيدالله بن معاذ وعن محمد بن تكي وعن الي يكر بن هيية وعن عثّان بن الي هيية)

(واخرجه الريدي في الصلاة عن تتبية وفي البروالصلة عن احمد بن محمد الروزي)

(واخرجه النسائي عن عمرو بن على وعن عبدالله بن محمه)

(بحواله عمدة القارى از حافظ بدرالدين محمودين احميني خفي (م٨٥٨ هه) مطبوعه مكتبه رشيديه كوئيز، ج٥، ص١٣)

حضور سرور عالم ﷺ کی شریعت میں جب ہے جہاو فرض ہوااس وقت سے لے کر قیامت تک اس کی فرضیت باتی ہے، اب کی کے اختیار میں نہیں کہ اے منسوخ کرے، فتح مکم معظمہ سے پہلے جرت فرض تھی، فتح مکم معظمہ جرت کے بعد کی فرضیت موقوف ہوئی۔

عديث شريف مي ي

" ٱلْجِهَادُ مَاضٍ مُنَذُ بَعَثَنِيَ اللهُ تَعَالَى اَنْ يُقَاتِلَ آخَرُ أُمَّتِينَ الدَّجَّالَ لَايَبُطُلُهُ جَوْرُجَائِرِ وَلاعَدُلُ عَادِلِ"

جب سے اللہ تعالی نے مجھے معوث فرمایااس وقت سے لے کریہ قیامت تک باتی رے گاجب تک کہ میرآخری

امتی د جال کونل کرے گا ایسی طالم کاظلم یا عادل کاعدل اے باطل نہیں کرسکتا۔

(رداه الديلي عن انس بحواله كنز العمال في سنن الأقوال والا فعال ازعلامه على تتقي (م 240 هـ) مطبوعة موسسة الرسالية بيروت لبنان يستره م 341 - 1)

الكِ حديث مِن وارد موا: " أَلْجَهَا دُ مَاضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"

(تُسب الرابياز حافظ جمال الدين عبدالله بن ميست زيلعي (۱۳۲۷ ع ه) مطبوع لجل علمي سورت بهند) (بحواله موسوعة اطراف الحديث النوي الشريفاز ابو بإجرمج معيد بن بسع لي زغلول مطبوعه دارالقكر بيروت لبنان ، ج٣ ج ،٩٥٥) المدين

بعض احادیث میں نزول حضرت عیسی علیه الملام تک جہاد کی فرضیت بتائی گئی ہے، در حقیقت نزول حضرت عیسی علیه الملا

بھی قیامت کی علامات میں سے ہے۔

(احكام القرآن از علامه ابو كمرمحه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٣هه) مطبوعه دارلمعرف بيروت لبنان خ اجس١٠٠)

(الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمد مأكل قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لينان ، ج٢٠٠ س ٣٥)

احكام القرآن جہاد ہرحا کم کے ساتھ جائز ہے، حاکم عادل ہوں یا جابر۔ صريث من ٢٠ "الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ أَمِيْرِ بِرًّا كَانَ أَوْفَاجِراً العديث" جہاد ہرجا کم کے ساتھ واجب ہے خواہ نیک ہویا فاجر (گناہ گار)۔ (رواوا بودا دُروا په يعلي عن ايي بريرة) (بحواله کنز العمال في سنن الاتوال والا فعال از علامه على متى (م<u>٩٧٥</u> هه)مطبوعه موسسة الرسالية بيروت لبنان ،ج ٣ ، ح ١٠٢٨ ا) صرف دین کی سر بلندی اوراعلاء کلمیۃ اللہ کے لئے ،اللہ تعالی کی رضا جوئی کے لئے جھاد جائز ہے،نمودوریا یاد نیوی غرض سے قال جائز جمیں ، " فی متعبیل الله " کاریم فہوم ہے۔ (تغیرردح العالی انطام ابوالفنسل سید مود الوی علی (مردے الله) مطبوعہ کتب ابداد بیلتان ، ج ۲ بس ۸۲) (تغییر کبیر از امامخزالدین محرین ضیاءالدین عمر مازی (م۲۰۴ هه) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ۵۳ م ۳۲۸) (انواراکتزیل وامرازالودیل المعروف به بیضاوی از قاضی ابواقی ترمبرالله بین عربیضاوی شیرازی شافعی (م۱۸۵ هه) م ۱۳۳ (تغییر صادی حاشیه جلالین از علامه احمد بن محمد صادی باکلی (م۱۲۳۳هه) مطبوعه کمیته فیصل مکم کرمهٔ شرع ۱۸۸۸) ہرحر نی کا فرے جہاد فرض ہے، کا فرول کی اسلام کے خلاف وحمنی واضح ہے، اس لئے ہر حال میں ان ہے خواه ده قال کریں یا نہ کریں، بشر طیکہ وہ اہل قال ہے ہوں اور مسلیمان جھاد پر قدرت رکھتے ہوں۔ (النغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جونبوري (م٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه تقانيه علم جنلي بيثاور م ٨١٠) (تغییر القرآن المبروف بنغییر این کثیر جا فظ مما دالدین المعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مهری) هرایده و الات العربی الهار پر کار، جا اس ۲۲۹) (تغيررون المعاني أزعلامه الواقفس سيحود آلوي حق (م211ه) مطبوعه مكتبه إيداديه ملكان، ج٢م ٨٢) (تغییرگیر ازام فخرالدین محدین ضاءالدین عمررازی (م۲۰۲ هه)مطبوعهٔ دارالفکر بیروت آبینان، ج۵م ۱۴۰۰) (تغییر ظهری از علامه قاصی شاءالله یالی تی عمالی محددی (مما۳۷ هه) (اردوتر جمه)مطبوعهٔ ندوة المصنفین اردوبازار جامع محید دیلی، ج۱م ۱۲۰۳) (انواراكتز كل داسرارالباديل المعروف به بيضاد كاز قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥٥ هـ) من ١٣٣٠) (بدارک اکتر کل وقعًا نق البّاه بل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود ملی (۲۰۱۷ه و)مطبوعه نعما فی کتب خانه اردو بازار لا بور ، ج اجم ۱۳۰۰) (احكام القرآن ازام الوبكراحمد بن على داز كيصاص (م معيده) مطبوعدداد الكتب العربيد بيردت لبنان ،ج ام ٢٥٨) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرتمه بن عبدالله العروف بابن العربي آكلي (١٠٣٠هـ) مفلوعه واركم وفه بيروت لبنان ، ج اجس ١٠٠) زندیق،مرتداورمسلمان عادل حالم کےخلاف خروج کرنے والے کوٹل کیا جائے۔ (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد التدميم بن احمر مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان، ج٠٠ ص ٣٥٠) قبیج تر تعل کورو کئے کے لئے اگر فیچ کاار تکاب کرنا پڑے تو فیچ کاار تکاب جائز ہے، کا فروں کے فساد کورو کئے کے لئے ان کائل کرنا جا ئز ہے، اگر چیل کرنا بذات خود ہیج ہے۔ (تغيرروح المعانى ازعلامه أبوالفضل ميدمحودة لوي حنى (م٢٥٥ هـ) مطبوعه مكتبه الداديد ملتان، ٢٠، ٥٥٠) میت کا مثلہ کرنا جائز نہیں اگر چہ کا فرہو، آیت کے جزو لا تعقدوا کا ایک میمنہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔ (النغيرات الاحمد ازعلامه احرجيون جونيوري (معاله ع)مطبوعه مكتبه حقائيه على بيناور مي ٨١) (انوارالتزيل واسرارالياويل المعروف به بيغاوي از قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شاقعي (م100 ه. ١٣٣) (تغيير القرآن المعروف بتغيير ابن كثير هافظ عماد الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (م٢٧٤هـ) مطبوعه دارالا حياالكتب العربييسي اليالي وشركاءً، ج إص ٢٢٧) معامد کا قر،مستامن اور ذمی کافل کرنا جا تزمہیں تا وقت کیدوہ معاہدہ نیتو ڑیں یابغاوت نہ کریں۔ (التغييرات الاحمديد ازعلامه اجرجيون جوتيوري (م١٣٥ه مطبوء مكتبه تقانيه كله جنلي يثادر جن ٨٠) (تغيير روح المعاني أزعلامه ابوالفضل سيخود آلوي حتى (٥٥ ١٥هـ) مطبوعه مكتب إيداد بيلتان، ج٢ م ٨٥) (تغییر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیا والدین عمر رازی (م ۲۰۱۰ ه) مطبوعه دارالفکرییروت لبنان وج۵ م ۱۳۱) (انوارالتزيل واسرارالباديل المعروف به بيضادي از قاضي الوالخير عبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) بم

225

••••••••••••

(۱۰) حربی کافر جب جنگ پرآمادہ ہوں یااسلام کے خلاف کسی سازش میں شریک ہوں توان پرحملہ کرنے سے پہلے ان براسلام پیش کیاجائے،اگر وہ سلمان ہوجائیں اوراطاعت قبول کرلیں تواب ان پرحملہ کرنا جائز نہیں ،ان کی جانیں، 🖁 مال، اورعز تیں مسلمانوں برحرام ہیں اورا گراسلام قبول نہ کریں صرف مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں اور بغاوت ہے بازآ جا ئیں توان کی اطاعت قبول کر لی جائے ،البتہ وہ اپنی حفاظت کے بدلہ سلمان حاکم کوجڑیہ دیئے کے یابند 🕻 ہیں ، جزیہ کی رقم کافروں کی مالی حالت کےمطابق متعین کی جائے ، جوعام حالات میں انتہائی حقیر ہوگی ،اوراگر کافر اطاعت بھی تبول نہ کریں تو پھران سے قال فرض ہوگا۔

(النير ات الاحمديد از علامه احمد جيون جو نيوري (م٢٥ اله) مطبوعه مكتبه تقانه على بنياور اص ٨١) (لب الآويل في معاني التزويل المعروف يقيير غاز ن از علامة على بن محمد خاز ن شاقعي (مره ٢٥ هـ) مطبوعة نعما في كتب خانه اردو باز اراا بوروج اجم ١٣١١)

چونکہ دعوت اسلام ہرجگہ پہنچ چکی ہے اس لئے قبال ہے پہلے بلنے اسلام فرض نہیں ،صرف مستحب ہے ، بغیر دعوت اسلام حضور نبی ا کرم تھ نے بی مطق پر حملہ کیا،ان کول کیا اور قید کیا۔

جہاد کے دوران چنداشخاص کولل نہ کیاجائے گاءآیت کے جزو' **لَاتَ عُدَّ دُوا** '' کی تفییر میں ایک روایت بیکھی ہے؛

جن كا فروں كونل نه كياجائے وہ يہ ہيں: '' شخخ قانی (انتہائی بوڑھا)، بچہ، مجنون، ایا جج، اندھا، مریض، عورت، راہب، جوایتے اپنے عبادت خانہ میں بزعم خویش مصروف عیادت ہو،مز دور، کاشتکار، ہاں اگران میں کوئی اپنی تدبیر، مال یا کس وجہ سے کفار کے قبال میں

شريك ہو،خواه مشوره كى حد تك ہوتواس صورت ميں ان كو بھى قبل كيا جائے گا''۔ حضورا كرم ﷺ خلفائے راشدين اور صحابہ كرام رضوان الله تعالى يھم اجمعين كاليم كلم ہے اوراى پرمل ہے۔

حضور شارع مایامد و الدام کی عاوت مبارکہ بی تھی کہ جب کی کوشکر پرامیر مقرر فرماتے تواہے وصیت فرماتے کہ الله تعالى سے ہرحال میں ڈرتے رہو، اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہو، اللہ کے نام پر، اللہ کی

رضا کی خاطر اورای کی راه میں جھاد کرو، کا فروں کولل نہ کرو، مثلہ نہ کرواور بچوں کولل نہ کرؤ'۔ (صحيمسلم ازامام ابوالحن سلم بن جاح تشرى (عالم اه)

سنحلی بن سعیدرض اللہ عنہ سے حضرت امام ما لک رض اللہ عندروایت فرماتے ہیں (جس کا خلاصہ بیہ ہے) کہ حضرت ابو بمرصد يق رض الدسن يريد بن سفيان كى قيادت مين ايك فشكرشام كى طرف رواند كيا، آپ في انهين

" إِنَّكَ سَتَجِدُ قُومًا زَعَمُو النَّهُمْ حَبْسُو النَّفُسَهُمُ لِلَّهِ فَذَرْهُمْ وَمَازَعَمُو النَّهُمْ حَبَسُو اللَّه وَسَتَجِدُقُومًا فَحَصُواْعَنُ أَوْسَاطِ رَءُ وُسِهِمُ مَنَ الشَّعُرِ فَاضْرِبُ مَافَحَصُوْاعَنُهُ بِالسَّيْفِ وَإِنِّي مُوْصِيْكَ بِعَشْرٍ لَاتَقَتَلَنَّ امْرَأَةً وَلَاصَبِيَّاوَلَاكَبِيُراً هَرِماْ وَلَاتَقُطَعْنَ شَجِراً مُثْمِراً وَلَاتَخْرَبَنَ عَامِراَوَلَاتَعْقَرَنَ شَاةً وَلَا بَعِيْرِا الْآلَاكُلِهِ وَلاتَحْرِقَنَّ نَحُلاً وَلاتَغْرِقَنَّهُ وَلاتَغْلُلُ وَلاتَجْبُنَ "

وجهدهه وجهده وجهده وجهده وجهده وجهده وجهده وجهده عنقریب تم راہوں سے ملو کے جنہوں نے اپنے زعم میں خود کواللہ کی عبادت کے لئے وقف کیا ہوا ہے،ان کوچھوڑ دینا(قتل نہ کرنا)ادر عنقریب تم مجوسیوں سے ملو کے جوسر کے درمیان سے بال کا منتے ہیں، ان کوتل کردینا،اور میں تم کودس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں، کسی عورت کوتل نہ کرنا، نہ کسی بیچ کو، نہ کسی بوڑھے کو،اور نہ کسی پھل دار درخت کو کا ٹنااور نہ کسی بکری یااونٹ کی کونچیس کا ٹنااور نہ کسی تھجور کے درخت کوجلا نااور نہ کسی آیادی کود بران کرنا، نه کسی کوغرق کرنا، نه مال غنیمت میں خیانت کرنااور نه بر دی و کھانا۔ (موطاامام الك از امام الك بن الس التي (م واله ع) مطبوع مطبح مجبالي وبل ص ١٦٧) (أ دكام القرآن ازعلامه الوبكر محمد بن عبدالله العروف بابن العربي مالكي (م٢٣٠ هج)مطبوعه دارلمعر فدبيروت لبنان ، ج اجس ١٠٠٠) (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على دازي بصاحب (م معين ه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت كبنان ، يَا الم ٢٥٨) (الجامع لا حكام القرآن ازعلا مه ابوعبدالتدمجيرين احمد مالكي قرطبي (مُم ١٦٨ هـ) مطبوعه دلم الكتب القربية بيروت لبنان . ٢٠٥ ص ٣٠٨)

(الشيرات الاحمد از علامه احمد حيون جو نيوري (م١٣٥٥هم) مطبوعه مكتبه حقانه محلَّه جنلي نيثاور جن ٨٠)

(يانواراكتز بل داسرارالياديل المعروف به بيضاوي إز قاصي آبوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م١٨٥٧ هـ)،١٢٣) (تغییر دوح المعالی از علامه ابوانفضل سیونخمود آلوی حق (م<u>۵۵ تا</u>له) مطبوعه مکتبه **ایداد بیلتان ، ت ۴ م**۸ ۸ (

(تغيركير ازام مخرالدين محرين ضاءالدي غررازي (على مطوعددارالفكريروت لبنان، ج٥،ص ١٣١١)

(لباب الباويل في معلَى التزريل المعروف بيغيير خازن ازعلامة على بن مجمر خازن شافعي (م272 هه)مطبوعة نعماني كتب خاندارد وباز ارلا بهور، يج اجس ١٣٠٠ (بدارك التزيل وتقالق الباديل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود على (م ايمه مسلح عالمي كتب طاندار دوبازار لا بور، ج٢ بس ١٣٠) (تغییر مظهری از علامه قاصی تناءالله یانی بی عنانی مجدوی (م<mark>۱۳۲۵</mark>ه) (اردوتر جمه)مطبوعه ندو قا کصنفین اردوباز ارجامع سجد دیلی ، ج۲ بر ۳۱۳) (تغيير القرآن المعروف يغيير ابن كثير حافظ مماه الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (من 226)

مطبوعه دارالا حياالكتب العربييسي البالي وشركاؤءج إج ٢٢٦) کا فروں کی طرف سے جنگ اور قال سب جہاد ہے،صرف کفر باعث جہاد نہیں،اگر کا فرمسلمانوں ہے نہاڑیں نہ

جنگ کریں،توان سے قال جائز نہیں۔

الله تعالى ارشاد فرماتا ب:

لَايَسَهُ كُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمُ يُقَاتِلُو كُمُ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخُرِجُو كُمُ مِنُ دِيَارِكُمُ اَنْ تَبَرُّوهُمُ وَتُقْسِطُوْا المُهِمْ وَإِنَّ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

الله تهمیں ان سے منع نہیں کرتا جوتم ہے دین میں نہاڑے اور تنہیں تمہارے گھروں ہے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احمان كرواوران سے انصاف كابرتاؤ برتو 'بے شك انصاف والے الله كومجوب ہیں۔ (سورة الممتحذ آیت، ۸)

حدود حرم میں کا فروں سے قبال جائز نہیں اس کی حرمت کا تقاضا یہی ہے ، البتہ اگر حدود حرم میں قبال کی ابتدا کریں 🕊 تو ہدلے میں ان سے قال جائز ہے، فتح کمہ کے روز اسلام کااز لی دشمن ابن نطل بیت اللہ شریف کے پر دوں سے

لیٹاہوتھا،حضورا کرم ﷺ نے اس کے مل کا حکم دیا۔

(النميرات الاجميد ازعلام احمد جون جونيوري (م١١٢٥ه) مطبوع مكتبه تقاني مخل بناور الم١٨٠) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي اللي (م٥٣٣ هير) مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان ، ج ا اص١٠٨)

(احکام القرآن ازامام ابو بکرا حمد بن فل رازی بیصاص (م شخص مطبوعه دارالکت العربیه پیروت آلبنان ، ج ابس ۲۵۹) (الجامع لا حکام القرآن از علامه ابوعمد النومجه بن احمد ما فلی قریبی (م ۲۲۸ هه) مطبوعه دارالکت العربیه پیروت البنان ، ج ۲ بس ۳۵۲)

وهوههههه واحكام القرآن وهوههههههه (۱۵) جہاد میں جو کا فرقید ہوجا ئیں وہ غلام بنا لئے جائیں گے، قید کی حالت میں اگر کفرے تو بہ کرلیں تو قبال ہے امن میں آجائيں البية غلاي باقى رہے گی۔

(احكام القرآن از علامه ايو يكر هم بن عبدالله المعروف بابن العربي التي (مع ٥٣٣ه ها) مطبوعه دارلمعرف بيروت لبنان ،ج اج ١٠٨)

حدود حرم میں کا فرکا داخلہ حرام ہے اگر کوئی کا فرحدود حرم میں داخل ہوگا تو اس کوئل کردیا جائے گا، بونمی جزیرۃ العرب ے کا فروں کو نکال دیا جائے ،حضورا کرم ﷺ نے مدینہ طبیبہ سے یہود کو نکال دیا، وہ خیبر میں آباد ہو گئے، وہاں سازش

میں معروف ہو گئے ،حضور نے خیبر پرحملہ کر کے انہیں جزید دینے پرمجبور کر دیااور پھرار شاوفر مایا:

" أُخُرُجُو اللَّيَهُوُ دَمِنُ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ "

(رواه البودا ودالطي لسى والدارى والحاكم في الكوعن الي عبيدة والطير الى عن امسلمة)

" لَاخُرَجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارِي مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا آدَعُ إِلَّامُسُلِماً "

(رواه سلم في باب اخراج اليعودوالصاري من جزيرة العرب وابوداؤدوالتريدي عن عر)

" لَيْنُ عِشْتُ إِنْ شَآءَ اللهُ كَاخُوَجَنَّ الْيَهُوُدُ وَالنَّصَارِى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرُبِ " (رواه الرندى والحائم عن عر)

" أُخُرُجُو ايَهُودَ الْحِجَازِ وَاهُلَ نَجُرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ"

(رواوالا ما م احمد دابويعلي والحاكم في الني وابوهيم في الحكية وابن عسا كروائضيا والمقدّى عن الى عبيدة بن جراح)

(بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلام على معى (م<u>٩٧٥</u>ه)

مطبوع موسسة الرسالية بيروت لبنان، ج١٢، ح١٣٥، ٢٥١٣، ٢٥١٣، ٢٥١٣٩، ١٥١٣٩. ايشارج، ج١٠١١) ندكوره بالااحاديث كالمقهوم بيرب كدجز برة العرب سے بهود ونصاري كونكال دو،

اورحضورا كرم تك نے ارشادفر ماما:

"اكرميرى زندكى في مجھ مهلت دى تو يېوداورنصارى كوجزيرة العرب سے نكال دول كا"

چنانچیاس پرخلیفه دوم حضرت عمر فاروق رضی الله عنه کے زمانہ میں مل ہو گیا۔

ايك اور حديث من واروبوا: " لا يُجتمِع دِينان فِي جَزِيْرَةِ العَربِ"

(رداه البلعقى ونصب الرابه از حافظ جمال الدين عُبدالله بَن عُبدالله بَن يُوسف زَعْلَقي (۱۲۴ عُه) (بحواله موسوعة اطراف الحديث المنوي الشريفاز ابو بإجميجه سعيد بن بسع لي زغلول مقلوعه دارالفكر بيروت لبنان ، ج ع م ٣٣٧)

(بحواله كنز المعمال في سنن الاتوال والا فعال أزعلا مظي مقى (م<u>٩٧٥</u> هـ)

مطبوع موسسة الرسالة بيروت لبنان ، ج١١، ح١٢٨٦ ح ٢٨١٥٢١)

جزيره عرب مين دودين (اسلام اوركفر) بھي جمع شهول كے۔

(تغییر کبیر از امام خوالدین تو بن شیاه الدین عمر دازی (ع۲۰۱ مه) مطبوعه داد الفکرید و تا بلینان ، ج۵ بس ۱۳۲) (الغیم استال حدید از علامه احمد جون جونیوری (عمالاه) تعلیده مکتبه هانید محله بشکی نیاد در میل

(تقيير نظيري از علاسرقامتي نا دالله بالي تي مثاني مجدوي (۾ ١٣٥٣هـ) (اردور جه) مطبوعه غدوة الصنفين ارد دياز ارجام مصحيد و يلي من اجس ٢٣١٠) (هـ ارک استز مل وحقائق البّاو مِل از علاسه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محموسلي (م ايجه د) مطبوعة ممالي كت خانه ار دوباز اراما بهور بنج ام من ۱۳۰)

(إنوار التزيل وامرار الآويل العروف به بيغادي از قاضي الواخير عبدالله بن عمر بيغادي شرازي شانق (م ١٨٥٥ هـ) جن ١٣٣٠)

(مغيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوى حنى (م ١٥٥ ملوعه مكتبه الداديد مان وج عم ١٥٥)

•••••••••••

ا شرك اور كفر ظود فى النار كاباعث ع جبكم فل ايسانبيس،

آيت: ٱلْفِئْنَةُ ٱشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ كاليَّحِي مَفْهُوم بيان كيا كيا -

(لباب الآويل في معاني التوريل المعروف يتغيير خاز ن از علام على بن محمد خانان شيافعي (م٢٥ عيده)مطبوعة معاني كتب خاندار دوباز ارلابهور، ج اجس ١٣١١)

عمداً قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہے، کیونکہ میشرک اور کفرے کم ترہے، کفراور شرک سے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول

۱۹) کوئی دغمن اسلام اگر مکه معظمه پرتغلب پالے اور اعلان کرے کہ میں مسلمانوں کوئل نہیں کروں گانہ انہیں حج ہے روکوں گا، میں مکم معظم میں بی رہوں گا، اس کا قبال بھی واجب ہے، اس پر اجماع امت ہے۔

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمر مالكي قرطبي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ، ٢٥ جس ٣٥٣)

كافر ،مشرك ادرمرتد ، بدند بب كى توبى قبول بونے كى دوشرطيں ہيں:

اسلام سے تمسک کرنا، بایں طور کہ کلمہ شہا دنتین (اللہ کی وحدا نیت اور حضورا کرم ہیں گئی کی رسالت)اوا کر ہے۔

(ب) این برانے دین سے بیزاری اظہار کرے۔

ندکورہ بالا اشخاص میں ہے اگر کوئی صرف کلمہ شہاد تبین ادا کر ہےاورا پنے کفر، بے دینی ادر بدیذہبی ہے بیزاری طاہر نہ کرے مسلمان نہیں کہلاسکتا،آیت کے جزو فَإِن انتَصُوْ ا کا یہی مفاد ہے۔

فآوی عالمگیری میں ہے:

" وَإِسْكَاهُهُ أَنْ يَأْتِيَ بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ وَتَبَوَّأُمِنَ الْاَدْيَانِ كُلِّهَاسَوَى الْإِنسُكَامِ" (فآدىعالم كان يسم مانظام (مرالال هـ)،٢٦،٩٥ (فادى عالم كيرين الغروع التخفيد أزعلاء عظام دكان يسم ممانظام (مرالال هـ)،٢٢،٩٥ (٣٥٨،٣٥٧)

ورمختار میں ہے:

" وَإِسُلَامُه ۚ ٱنْ يَتَبَرَّءَ عَنِ ٱلْاَدُيَانِ سَوَى ٱلْإِسُلَامِ ٱوُ عَمَّااِنُتَقَلَ اِلَيْهِ وَلَوُ آتَى بِهِمَا عَلَى وَجُهِ الْعَادَةِ لَمُ يَنْفَعُهُ مَالَمُ يَتَبَرُّاء"

ردا محتار میں علامه ابن عابدین شامی اس پرارشادفر ماتے ہیں:

" وَلَوْ اَتَىٰ بِالشَّهَا وَتَيُنِ عَلَى وَ جُهِ الْعَادَةِ مَالَمُ يَرُجِعُ عَمَّاقًالَ اذْلاَيُرُ تَفِعُ بِهِ مَا كُفُرٌ " (الدرالخارق الشرح التورالابسارازعلام علاؤالدين فربن على بن فرضتى (م٨٥٠) هـ) مد (ددالخارازعلام سيرم إين الشهر بابن عابدين شامي (م٢٥٢) هـ) مطبوع دارا حياء التراث العربي بروت البنان ٢٣١، ٣٠ ٢٠

ان عبارات كامفهوم يدهيج كذهرتد اور كافرا گرصرف كلمه شها دتين اداكرين ان كااسلام قبول نبين ، كلمه شها دتين نبين اس وفت تقع دے گا جب وہ اپنے سابقہ کفر سے بیزاری طاہر کریں ، بلکہ سوائے اسلام کے باقی تمام دینوں سے بیزاری ظاہر کریں۔

(تغييركبير ازامام فخرالدين محربن ضياءالدين عمررازي (م٢٠٠٠ هـ)مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان، ج٥، ص١٣٣)

یمی حال بورین اور بدند بیول کا ہے، اگر چہوہ بظاہر کلمہ شہادتین اداکرتے ہیں بلکہ سلمانوں کی ی عبادات کرتے میں، جب تک وہ اپنی بے دینی اور بدند ہی ہے تو بہ نہ کریں وہ جماعت ناجیہ اہل سنت و جماعت میں شارائہیں ہو سکتے

(٢١) كى ايك ملمان كاناحق قُل كرنا،آيت فدكوره بالا كي جزو في إنْ قَاتَلُوْكُمُ اور حَدَّى يُقَاتِلُو نَكُمُ عَ مرادیبی بے کہ کا فرتم میں بے بعض کو آپ کریں ،قر آن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کے میغہ جمع سے مرادتمام افراز ہیں ہوتے بلکہ بعض افراد مراد ہوتے ہیں۔

ارشادر مالی ہے:

يْنَايُهَا الَّذِيْنَ امَنُوْ الْايَسْخَرُقُومٌ مِّنُ قَوْمٍ عَسْى أَنْ يَّكُوْنُوْ اخْيُرًا مِّنُهُمْ وَلَائِسَاءٌ مِّنُ نِسَاءٍ عَسْى أَنْ يَّكُنَّ خَيُرًامِنْهُنَّ ۦ وَلاَتَـلَمِزُوْ ٱ أَنْفُسَكُمْ وَلاَتَنَابَرُوُ الإِلْاَلْقَابِ ء بِئُسَ الْإِسُمُ الْفُسُوقَ بَعْدَ الْإِيْمَانِ ۦ وَمَنْ لَّمُ يَتُبُ فَأُولَٰنِكَ هُمُ الظَّلِمُونَ ٦

اے ایمان والو! نہ مر دمر دول ہے بنسیں عجب نہیں کہ وہ ان مننے والول ہے بہتر ہوں اور نہ عور تیں عور تول ہے دورنہیں کہ وہ ان منتے والیوں ہے بہتر ہوں اورآ کیں میں طعنہ نہ کرواورا یک دوسرے کے برے نام نہ رکھو كيابي برانام بمسلمان موكرفاس كبلانا اورجوتو بدندكرين توويي ظالم بين - (سود الحجوات آيت ١١)

بیعت رضوان کا سبب حضرت عثمان غنی رض الله عنه کی شہادت کی خبرتھی ، ایک عثمان کی شہادت کے لئے حضور رحت عالم عظم

نے کفار مکہ سے قال کی بیعت لی۔

الله تعالی ارشاد فرما تا ہے:

مِنْ آجُلِ ذَٰلِكَ ، كَتَبُنَاعَلَى بَنِي إِسُوٓ آئِيُلَ انَّهُ مَنُ قَتَلَ نَفُساً بِغَيْرِ نَفُسِ أَوْفَسَادٍفِي الْاَرْضِ فَكَانَّمَاقَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعاً . وَمَنُ أَخْيَاهَا فَكَانُّمَا آخَيًا النَّاسَ جَمِيْعاً . وَلَقَدُجَاءَ تُهُمْ رُسُلُنَابِالْبَيْنَ ، ثُمَّ إِنَّ كَثِيْرًا مِّنُهُمْ بَعُدَدُلِكَ فِي الْآرْضِ لَمُسْرِفُونَ ٦٠

اس سبب ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان آل کی بغیر جان کے بدلے باز مین میں فساد کئے تو گویاس نے سب لوگوں قبل کیااورجس نے ایک جان کوچلا لیااس نے گویاسب کوچلا لیااور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روٹن دلیل کے ساتھ آئے کھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے (سورةالمائده آيت٣٠)

یعنی جوسز اا یک قبل کی وہی بہت ہے قبلوں کی ، یعنی قصاص اور جو گناہ ایک قبل کا ہے وہی بہت ہے قبلوں کا ، یعنی اورعذاب اللي ،اكر چه گناه اورعذاب كي كيفيتول مين فرق موگا-

(إحكام القرآن إزام ابو بكراحمد بن على رازى حساص (م مع عصور الكتب العربية بيروت لبنان من اجم ٢٥٩) (تغییرروح المعانی از علامه ابوالفضل سدمحود آلوی حنفی (م2016 هه)مطبوعه مکتبه ایداد پیلتان، ج۴م ۲۰۰۰)

(تغییر کمیر از امام فخرالدین محد بن ضا ،الدین عمر رازی (۱۰۱۰ ۵)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ،خ اج ۱۳۴۸) (تقبير مظهري از هلامة تاختي ثنا ،الله پائي پي مثماني محيد دي (مومه اسه) (اردوتر جمه) مطبوعه ندوة أنفسفين ارد دباز ارجامع محيد دبلي جن ١٣٥٠)

وموهوهه وموهوه وموهوه وموهوه وموهوه (۲۲) مشرک حربی اگرحرم میں بناہ لے تواہے تل نہ کیاجائے گا،البتۃ اے مجبور کر دیاجائے کہ دہ حرم سے نکلے تواس سے قصاص لیاجائے، ہاں اگر و وو ہاں قال کرے توائل کردیاجائے، حرم جائے پناہ ہے۔

الله تعالى نے ارشادفر ماما:

فِيُهِ النُّ ، بَيِّنَتْ مُقَامُ الرهيم ج وَمَنْ دَحَلَهُ كَانَ احِنا ۚ . وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ منِ اسْتَطَاعِ الَّذِيهِ سَبِيُلا مِ وَمَنْ كَفُرْ فَإِنَّ اللَّهُ غَنِي عَنِ الْعَلَمِينَ ١٠ (سوره آل عمران آیت،۹۵)

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جواس میں آئے امان میں ہواوراللہ کے لئے

لوگوں پراس گھر کا جج کرنا ہے جواس تک چل سکے اور جومنکر ہوتو اللہ سارے جہانوں ہے بے پر واہ ہے۔ نیز ارشادریانی ہے:

وَإِذْ جَعَلْنَاالْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَامْناً ۦ وَاتَّخِذُوامِنُ مَّقَامِ إِبُرِهِمَ مُصَلَّى ۦ وَعَهِذَناالَى إِبُرْهِم وَإِسْمَعِيلَ أَنُ طَهَرَابُيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَالْعَكِفِينَ وَالرُّكِّعِ السُّجُوِّدِ ٦٠

اور (یاد کرو)جب ہم نے اس کھر کولوگوں کے لئے مرجع اورامان بنایااورابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کوٹماز کا مقام بناؤاورہم نے تاکیدفر مائی ابراہیم واسمعیل کوکہ میرا گھرخوب تھرا کروطواف والوں اوراء یکاف والوں اوررکوع وجود والوں کے لئے۔ (سوره بقرة آيت، ۱۲۵)

(احكام القرآن ازامام ابو بمراحمه بن على رازي بصاص (م معيره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ، خ المس ٢٥٩)

مقروض اگر حرم میں پناہ لے تواہے قرض کی ادائیکی کے مطالبہ پر قید کیا جائے گا، ای طرح اگر کوئی مجرم کسی کے اعضا کوکاٹ کرحرم میں پناہ لے تواس ہے بھی قصاص لیا جائے گا، پناہ صرف فل میں ہے۔

(احکام القرآن ازامام ابو بکراحمد بن علی رازی بصاص (م معیقه هی)مطبوعه دارا لکتب العربیه بیروت لبنان ، ج۱۰س ۲۶۰

۲۴) ۔ قوم اور جماعت میں ہے بعض افراد کا تعل باقیوں کی رضا ہے ہوتو وہ اس تعل میں شریک سمجھے جائیں گے، آیت مذکورہ بالا فَلَن قِلْتَلُو كُمْ سے يهى مراد ہے، ضرورى ميں دنيا كا بركا فردنيا كے برمسلمان سے الاے، قرآن مجيد ميں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں ،حضرت صالح علیه اللام کی اومٹنی کی کوتییں ایک بد بخت نے کائی تھیں مگر اللہ تعالی نے سب

قوم کے افراد کواس تعل بدمیں شریک تھہرایا۔

ارشادربالى ب: فَعَقَرُو االنَّاقَةَ وَعَتَوُاعَنُ ا مُرِزَبِهِمْ وَقَالُوُ ايصْلِحُ انْتِنَابِمَاتِعِدُنآ انْ كُنتَ ص الْمُرْسِلِينَ ﴿ لیں (ان سبنے) ناقد کی کوچیں کا اور اپنے رب کے علم سے سرکشی کی اور بولے اے صافح! ہم پر لے (سورةالاعراف آيت اعد) آؤجس كائم وعده دےرہے ہواكرتم رسول ہو۔

اكرچة قيدار' نے كوچيس كافيس كرسب كى رضا شامل تھى اس لئے اس جرم ميں شريك تفسر ، اى طرح اكركونى مفيد اور بہتر کام کوئی ایک فرد کرے قوم کے باقی افراد کی رضااس میں شامل ہوتو وہ سپ اجر میں شامل ہوں گے۔ (تغییرروح المعانی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی خفی (مرد خیلاه) مطبوعه متبه اعداد بیمتان و تا ۴ میرود ک

اب(۲۵):

﴿ جهاداورفتنون كاانسداد ﴾

﴿ بِسُمِ اللَّالِحُمْنِ الرَّحِمْ ﴾ وَقَتْلُوهُمُ حَتَّى لَاتَكُونَ فِتُنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ، فَإِنِ انْتَهَوُا فَلاعُدُوانَ إِلَّاعَلَى الظَّالِمِينَ ۞

اور ان کے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اورایک اللہ کی پوجاہو، پھرا گروہ بازآ جائیں توزیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (سورہ بقرۂ آیت،۱۹۲)

حل لغات :

فَتُنَفَّةُ '؛ لغوى معنى ابتلا اور آزمائش كے بین ، مونے كو يكھلانا كداس سے كھوٹ دور ، وجائے فَتَن كہلاتا ہے۔ (الفردات في غريب القرآن از علامة حين بن محمد الملقب بالراغب اصنباني (٢٥٠٥هـ) مطبوعة درمحركار خانة بارت كب كراجي ، ص ٢٥١١) فتنه ب مراد كفروشرك ب، بعض مفسرين في فتنه ب مراد مجد حرام مين شرك كرناا در مسلمانو ل كي ايذارساني لياب، مسلمانوں کی ایڈ ارسانی در حقیقت کفروشرک کی بدولت ہے، جب تک کفر کازور ہے گامسلمان تکلیف میں رہیں گے۔فتنہ ہم ادمحار بداور جنگ بھی لیا گیا ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي بصاص (م مع اله مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان، ج اعس ١٣١١) (احكام القرآن ازعلامه ابو كمرتجمه بن عبدالله المعروف بابن العر في مالكي (م٢٣٣ ه هه)مطبوعه داركمعر فه بيروت لبنان ، ج ام ٩٠٠) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م٦٢٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ، ج٣٥٠ م ٣٥٢) (النغيرات الاحمية ازعلامه احمد جيون جونيوري (عناه) مطبوعه مكتبه هاني محله جنلي نيثاور ص ٨٣) (تغيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي خل (مرة ١٦٥ه) مطبوعه مكتبه الدادييلمان ابح اجم ٤٦) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی یی عثانی مجددی (م ۱۳۲۵هه) (اردوز جمه) مطبوعهٔ ندوه آمصنفین اردوبازار جامع مجدد بل ارجام ۳۱۵) (تغییرالقرآن المعروف تفییراین کثیرهافظ محادالدین استعیل بن عمرین کثیرشافعی (م۲۵۷۵) مطبوعددارالاحياالكتب العربييس البالي وشركاء من اس ٢٢٧) (لباب الباويل في معاني التزويل المعروف بتغيير خاز ن ازعلامة في بن محمه خازن شافعي (م٢٤ يه ه)مطبوعه نعما في كتب خانه اردوباز ارلا مهورج ام ١٣١) (بدارک التخریل دخفائق الباویل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محود ملی (ع ایس) مطبوعه نعمانی کتب خانه ارد دباز ارلا به ور ، ج اجس ۱۳۱۱) (إنوارالتزيل دامرارالاويل المعروف به بيضاوي ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م1۸۵ هـ بس١٣٣٠) (تغيرساوى ازعلامه احد بن محدصاوى ماكلي (معدامه) مطبوعه مكتبه فيعل مكه مرمده ج ٨٩٠١) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>اا ٩</u> هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعمل مكه مرسه)

وهوهههههه القرآن

آ**کیڈیٹ** ''؛ اطاعت اور جز اکو کہتے ہیں،شریعت اور ملت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ درگذیں فرغ میں اقراق میں مسلمہ مرکم کو اللہ میں اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

اصطلاح شرع میں دین ہے مرا داللہ تعالی کی اطاعت اور فر مانبر داری علی وجہ المداومت ہے۔

(احكام القرآن ازام الوبكراحد بن على رازي بصاص (م عصره مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان، ج ابس ٢٦١)

(إحكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمه بن عبدالله العروف بابن العربي الكي (معهده ع)مطبوعه دار كمعرفه يروت لبنان ، ج ابس ١٠٠٩)

(تغيير جلاليكن از علامه جافظ جلال الدين سيوطي (م <u>ااق</u> هـ) وعلامه جلال الدين يحلى مطبوعه مكتبه فيقل مكه مرمه ،ح اجس ٨٩)

(الباب الباويل في معاني التوريل المعروف بتغيير خاز ن از علام على بن محمد خازن شاقعي (م٢٥٠ ع هـ) مطبوعة نعماني كتب خاندار دو بازار لامور ، ج١ اجس ١٣١)

فَانِ انْتَهَوُّا": بداگر كفروشرك، مسلمانوں كا ايذارساني اور جنگ ترك جائيں، انتهائے فتنہ عمراد كفر كاغلبه نه

رہے، گفرے تائب ہو کریاجزید دینا قبول کرلیں۔

(النغيرات الاحمدييه ازعلامه احمد جيون جو نپوري (م<mark>١٣٥٥هه) مطبوعه مکتبه ه</mark>انيمکله جنگی پيتاور بس٤٧) (تغييرالقرآن المعروف بيغيبراين کيثر حافظ مجادالدين استعمال بن عمر بن کيثر شافعی (م<u>٢٧٧ ي پيره</u>)

(تغییرالقرآن المعروف بیقییرابن کثیر حافظ نمادالدین الفیل بن عمر بن کثیر شافعی (میم 22 هـ) مطبوعه دارالاحیاالکتب العربیفیسی البالی وشرکاؤ، ج اجس ۲۲۷)

(تقيركير ازامام فرالدين محمد بن ضياء الدين عررازي (م٢٠١هه) مطبوعه دارالفكربيروت لبنان، ج٥، ص١٥٥)

(تغییرمظبری از علاسهٔ قاضی تنا الله پاتی پی عثانی مجددی (م<mark>۳۲۵ ه</mark>) (اردوتر جیه)مطبوعه ندو قالمصنفین ارد و بازار جامع مهر دبلی ۱۳۲۰ ها ۱۳۲۵ و ۳۲۵

(الجامع لا حكام القرآن إزعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما لكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكت العربية بيروت البنان، ٢٠ من ٢٥٠)

(مدارک التزیل و حقائق الباد بل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمود مغی (م<u>ره ای</u>ه) مطبوعه نعمانی کتب خانه ارد و باز ارلا مور ، ج اجس ۱۳۱۱)

(لباب الباويل في معانی التزيل المعروف بيغيير خازن ازعلامه على بن محمه خازن شافعی (م<u>۲۵</u>۷ هه) مطبوعه نعمانی کتب خانه ارد و باز ارلا بهور، ج۱ م ۱۳۱) (انوار التزيل واسرارالبا ويل المعروف به بيضادی از قاضی ابوالخيزعبدالله بن محر بيضادی شيرازی شافعی (م<u>۲۸۵</u> ه ۱۳۳۶)

عُدُوانَ": زيادتي ظلم

المام راغب في زيادتي كي دوقتمين بتاكي بين:

(۱) ابتداءأزيادتی كرنا، بيناجائز ب:

ارشادر بانی ہے:

يْنَايُّهَاالَّـذِيْنَ امَنُـوُالَاتُـجِلُّواشَعَآيُوَاللَّهِ لَاالشَّهُوَالُحَوَامَ وَلَاالُهَدُى وَلَاالُقَلَائِدَ وَلَاامَيْنَ الْبَيُتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَصُلَّامِّنُ رَّبِّهِمُ وَرِضُوانًا ؞ وَإِذَاحَلَلْتُمُ فَاصْطَادُوا ؞ وَلَايَجُرِمَنَّكُمُ شَنَانُ قَوْمِ آنُ صَدُّوكُمُ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ آنُ تَعْتَدُوا ، وَتَعَاوَنُواعَلَى الْبِرَّ وَالنَّفُوى ب وَلَاتَعَاوَنُواعَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدُوانِ وَاتَّقُوااللهَ ، إِنَّ اللهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿

اے ایمان والوا حلال نہ تھر الواللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کامال وآبرہ جوعزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کافضل اور اس کی خوثی چاہتے اور جب احرام سے نگلو تو شکار

243

محدمه محدمه معام القرآن محمده محدمه محدمه

کر سکتے ہواور جمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مجدحرام روکا تھازیا دتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پر ہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کر واور گناہ اور زیادتی پر باہم مدونہ دواور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کاعذاب مخت ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۲)

(۲) بدله کے طور پرزیادتی کرنا، ابتداء جوتم پرزیادتی کرے اس پراس کی شل زیادتی جائز ہے:

ارشادبارى تعالى ب:

وَقِيلُوهُ مُ حَتُّى كُلاَ كُونَ فِعُنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّيُنُ لِلَّهِ مَ فَإِنِ اثْنَهَ وُا فَلاعُدُوانَ إِلَّاعَلَى الظَّالِمِينَ اثْنَهَ وُا فَلاعُدُوانَ إِلَّاعَلَى الظَّالِمِينَ *

اوران سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اورا یک اللہ کی پوجامو، پھرا گروہ باز آجا کیں توزیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔
(سورہ بقرہ آیت، ۱۹۳)

اس صورت میں زیادتی ، بدلہ کو کہا گیا شکل وصورت میں بیزیادتی ہے مگر در حقیقت بیہ بدلہ اور جزا ہے۔ آیت مذکورہ مالا میں بھی مرادے۔

. (المفردات في غريب القرآن ازعلام حسين بن محد المفصل الملقب بالراغب منهاني (ع. ٥٠٠٠هـ) مطبوعة ورمحركارها نة تجارت كتبكرا بي ، بص ٣١٧)

قرآن مجيد مين اس كى متعدد مثالين موجود مين ،مثلًا ارشاد بارى تعالى ب:

وُمَكُرُو اوَمَكُرَ اللهُ ، وَاللهُ حَيْرُ الْمُكِرِينَ ٦٦٠ (سورة آل عمران آيت،٥٣٠)

اور کافروں نے مگر کیااور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔ ارشاد ہاری ہے:

الله يُسَ يَكُم وُوْنَ الْمُطَوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقْتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهُدَهُمُ

فَيْسُخُرُونَ مِنْهُمُ ء سَجِوَ اللهُ مِنْهُمُ, وَلَهُمُ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾ وہ جوعیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ ول ہے خیرات کرتے ہیں اوران کو جونہیں پاتے مگرا پی محنت ہے

رہا جو بیب ہاسے میں ، اللہ ان کی ہنمی کی سزادے گا اور ان کے لئے در دناک عذاب ہے (سورۃ انوبہ آیٹ ۵۹۹) تو ان سے ہنتے ہیں ، اللہ ان کی ہنمی کی سزادے گا اور ان کے لئے در دناک عذاب ہے (سورۃ انوبہ آیٹ ۵۹۹)

ای طرح سورۃ شوریٰ میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَ جَزَاءُ سَيِّنَةِ سَيِّنَةً مِّنْلُهَا ، فَمَنُ عَفَاوَ أَصِلَحَ فَاجُوهُ عَلَى اللهِ ءَابِّهُ لَا يُحِبُّ الْظُلِمِيْنَ ﴿
اور برائی کابدلهای کی برابر برائی ہے جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا جراللہ پر ہے ہے شک وہ
ووست نہیں رکھتا ظالموں کو۔
ووست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

اس آیت میں برائی کی سزاکو برائی تے تبیر کیا گیا ہے۔

244

```
ومودودودودودودوا الغرآن ووودودودودودودودودودودودو
```

راد جت اورمطالباً وجمي عُدُول أبا أبيات الاستن من ارشادر مال ع

قال دَنْكَ نَيْمِ وَيَمِكَ ، أَيْمَا لَاحْشِ قَصِبَ لَلاعِمْوِ لَ عَلَى ، وَلَهُ عَلَى مَانْفُولَ وَكُو أَنَّ

موق نے کوری سے اور آپ کے درمیان آقر اربو جائی ان دونوں میں معاد بورڈ کردوں قرمجوں و

مطاب تک اور تا رے اس سے پرانشہ کا فرمہ ہے۔

التطام الآئن الإناحاء عمائمة تأفي الشطاعي المرضاع الطبيل كالتساط بدومة المان بأاس وم

ا الأسخ لا على الخار العراد العراق العراقي في المعرف المعرف المعرب المتساع بين وينالها والمعرب المعرب هم و بالعاد العامر الوضعة ميرتموم كالأخل المضيط و المضور منبر مدا يدما يا الأمام الماء

الكمير اللآسن العراف بالمركب المن كثير حافظاتها المدين محتين بزائر بان عجر شرافتي المع بالمسابع

معبورة الإحدالكت العربية مين المان اثر كاء ويراح سيص

العميرين الهامقة للدي تحون خوالدين تومان العصير والمعيد والمعيد أناه بالان فأنا

الميه مغم زار واسرة عن زُسالة وان في حمل محدود موسيط و ١٠ ار هر بمر مقيون مذاة مصنفين الناماء ادعام محماه في مثالة راموس

العج بت الهميد (طار الديس فريس) (من العص مُشرقار كرخ ورس الس

الوارحق في وما رانية في العروف مدينية وزارة عني الوافع موالله ين مرينا ورجي الميانية الباب المادي في معان القوال العالم وف والبي خار إن المعارض من تقرعاً ورز توا مواميده

معيونة فنان كتب حاته الدورة الأجور الأاس

العادب المقرعي اقتونق أمآه أبيار علاسا بوام كالتاعمير الشرئن احمرت تحويطي الميعوب و معيولا تعالى تت توزار البارار الراجور والمعرف المارا

هيئ ": ظلمَ عن عن حمل ومنى عن موتع ركز أكمَّة المُرَّمَة الرَّدُ عن الرَّدُ عن إلى

معرارًا اللغات ل اولفتس موا زحمر طيق مراس معيور

تکی فن کواس کی مخصوص جیگه برند رکفتاه اس کی متعدر صور تی انتصال سے المیان کے این میک بادات سے

حَلَّ وَكُمَّانًا بِإِنَّ بِرَزِيادِ فَي بَحِي قُلْم ہے، گناہ بَین واور گناہ نیفج ویراس کا اعلاق ہوتا ہے، ہفتر کے مقرر سيدنا آدم عياليلان في خلم كأنسبت إلى طرف فروان، مَّنا وكبير واوركفر كي يزار الجمين فالمضرب

علاء خطم كي تمن تشميس عان فرماني جس:

(۱) الله اور بندے کے درمیان تعلقات میں فلم ، پی كفر وثرک ہے

(r) بندے اور محلوقات کے درمیان تعلقات میں حکم ۔

(٣) بندے اوراس کی جان کے تعلقات میں ظلم۔

تنول صورتول من در حقیقت بندواین جان برحکم کرر باہے۔

المفروات في غريب القرآن الإعلامه تسيحن تن محمراما مطبوعة والحري خانة في التراكب كراتي عن ١١٠٥ ١١٠٠

ال آیت میں طلم ہے مراوش ک اور کافر جی ، ریکھی ممنن سے کہ مرحدے بزھنے والام او بعد

(لباب الباول في معان التولي العروف يقيم خارج المعاهدين بن ترجه ما ريز ترا سويرية عن مصورهم

مسائل شرعیه :

فتنه کفر کے مٹ جانے تک امت پر جہاد فرض ہے،اس کے لئے مسلمانوں کو ہروقت تیارر سنے کا حکم ہے، جوم اور بلویٰ نہ ہوتو بعض کی طرف ہے جہاد کر لیٹا کافی ہے، اس سے فرض کفامیا دا ہوجائے گا، ورندتمام مسلمانوں پر فرض عین ہے

آیت مذکورہ بالا سے یہی مراو ہے۔ (ایکام القرآن إذامام الو کمراح بن علی رازی جام اس سے مصلوعدار الکتب العرب بیروت البنان، ناایس ۲۳) (تغییر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محود آلوی فی (مره سے آلیہ) مطبوعہ مکتب الداد بیلمان، نام ۲۳ م ۲۷)

جباد خدمت اسلام مجھ کر کریں ، دینوی مفاد مدنظر نہ ہو، دینوی فوائدازخود حاصل ہوجا ئیں گے ،

سورة بقرة كى ان آيات مين اس كابيان بـــ

وَقَـاتِـلُـوُا فِيُ سَبِيُلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمُ وَلَاتَعْتَدُوا ء إِنَّ اللهَ لَايُحِبُ الْمُعْتَدِينَ ٦⁄٢ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفُتُ مُوْهُمُ وَانْحُرِجُوهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخُرَجُوْكُمُ وَالْفِئَنَّةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتُل ، والاتُقتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقْتِلُو كُمُ فِيُهِ ءِ فَإِنَّ قَتْلُو كُمُ فَاقْتُلُوهُمُ ۥ كَـٰذَلِكَ جَزَاءُ الْكَفِريُنَ ٦٠٠ فَإِن انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيُهُمْ ﴿ وَقِيْلُوهُمُ حَتَّى لَاتَكُونَ فِتَنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۚ وَقَانِ انْتَهُوا فَلاعُدُوانَ الْاعَلَى

اوراللہ کی راہ میں لڑوان ہے جوتم سے لڑتے ہیں اور صدے نہ بردھواللہ پسند مہیں رکھتا صدے بڑھنے والوں كو،اوركافروں كو جہاں ياؤ، مارو،اورانبيں نكال دو جہاں سے انہوں نے تمہيں نكالاتھا،اوران كافسادتو قتل سے جى زيادہ تخت ہے، اور مجد حرام كے پاس ان سے نہاؤ و، جب تك وہ تم سے وہاں نہاؤيں، اورا كرتم سے لايں توانہیں قبل کر دو، کا فروں کی یہی سزاہے، پھراگروہ باز رہیں ،توبے شک اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔اوران سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ ندر ہے اورایک اللہ کی پوجاہو، پھرا گروہ ہاز آ جا کیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

۳) کفر میں اگر چه تمام کا فربرابر ہیں ، کتابی ،مشرک ، مجوی وغیرہ گرمجار بد(جنگ) ذمی ،مستأ من سے نہیں ہوگا۔ (الغیرات الاحمد به ازعلامه احمد جنون جو نیوری (م۲۳اه ه)مطبوع کتیرها جنار کا در ۲۳۰

آگرکوئی کا فرکفرے تونیہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوجائے تواس کی جان، مال،عزت آبردمسلمانوں کی طرح محفو ہوجائے گی مسلمانوں کوان سے تعرض کرنا جا ترجہیں۔

حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاوفر مایا:

" أُمِرُتُ أَنْ ٱفَّاتِـلَ السَّاسَ حَتَّى يَشُهَـ لُوا أَنْ لَاإِلنَّهَ إِلَّااللَّهُ وَإِنِّى رَسُولُ اللهِ فَإِذَاقَالُوهَا عَصَمُوامِنِّى دِمَانَهُمْ وَأَمْوَالَهُمُ إِلَّابِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

(برداه البخياري ومسلم دابن ملجه والوداؤد والترندي دالنسائي عن الي هريرة ، (الفصل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافق (م ٢٠٠١هـ)

مطبوعيد ارالاحيا والكتب العربييسي البالي الحلبي وشركا فرج اجم اا-(بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال ازعلامه على معى (م24 هـ)

مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان، ج ١١، ح ٢٤٩، ٢٤٥ ع. ٢ ٢٨٢١،٢٨٨١)

مجھے عظم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قال کروں پہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سواکوئی عبادت کے لائق نہیں اور میہ کہ میں اللہ کارسول ہوں ، جب کلمہ شہادت کہہ لیں (اورسلمان ہوجا کیں) انہوں نے اپنے مال

اورخون مجھے سے محفوظ کر لئے مگر اپنے حق کے بدلہ اور ان کا حساب اللہ کے ذیہ ہے۔

(إحكام القرآن ازعلامه ابو بكرمخمة بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (معموم ١٠٩هـ) مطبوعه دارلعر فه بيروت لبنان ،ج اجم ١٠٩) (تغييرالقرآن المعروف بتغييرا بن كثير حافظ فما دالدين المغيل بن عربن كثير شافق (م٢٧٢هـ)

مطبوعه دارالا حياالكتب العربييسي البالي وشركاؤ، ج ١٩٥١) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محرين ضياءالدين محررازي (ع٢٠١هه)مطيومة ارالفكر بيروت لينان ع٠٥ أس١٥٢)

(تغيير مظهري از علامه قاصى ثناءالله پالى يې عثالى مجد دى (م ١٣٢٥هـ) (اردوتر جمه)مطبوعه نده ة الصففين ارد وباز ارجامع محد دېلى .ج1 م ٣٠٥٥) (تغییرصادی ازعلامه احمد بن محمرصادی مالکی (م۲۲۲ه ۵)مطبوعه مکتبه فیعل مکه کرمه ، ج۱م ۸۹ ۸)

مقبول دین اللہ کے ہاں اسلام ہے،اس کےعلاوہ باقی تمام دین مردود ہیں،ان کی نجاہے ممکن نہیں _

إِنَّ اللَّذِيْنَ عِنْدَاللَّهِ ٱلْإِسْلَامُ وَمَااحُتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوتُواالْكِتَبَ الَّامِنُ , بنعُبد مَاجَّآءُ هُمُ الْعَلْمُ بغَيَّا , بَيْنَهُمُ ع وَمَنُ يَّكُفُو بِايْتِ اللهِ فَإِنَّ اللهَسَويُعُ الْحِسَابِ ﴿

(سوره آل عمران أيت ١٩٠) بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی وین ہے اور چھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعداس کے کہ انہیں علم آ چکا ہے دلول کی جلن سے اور جواللہ کی آیتوں کا منکر ہوتو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

نيزارشادربالي ب:

وَمَنُ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسُلامِ دِيْناً فَلَنُ يُقْبَلَ مِنهُ وَهُوَفِي الْأَخِرَةِ مِنَ الْخُسِرِينَ ٦٠

اور جواسلام کے سواکوئی دین جاہے گاوہ ہرگز اس ہے قبول نہ کیاجائے گااور آخرت میں زیاں کاروں ہے

موره آل قمران آیت ۸۵)

(احكام القرآن ازامام ايوبكراجر بن على دازى يصاص (م يسيره) مطبوعدداراكتب العربية يروت البنان، جام الا)

الله تعالی کا ہرحال میں حکم ماننا، اوراس کے سامنے سر جھکائے رکھناوین شرعی ہے، الله تعالی کی اطاعت ، تمام انہاء

ومرسلين بالخضوص خاتم الانبياء عيبم الصلوة والسلام يرايمان لاناءان كي اطاعت كرنااور ضروريات دين برايمان رهنادين

شرعی کے لازمی نقاضے ہیں ، اپنی اطاعت اور عادت کواس کی فر مانبر داری میں مشغول رکھنا فر انف دین ہے ہے۔ (احکام القرآن ازام ابو تمراحدین علی رازی بصاص (م معین اسلامیددارالکتب العربیدیردت لبنان اج اس ۲۶۱)

جہادفساداورفتتہ کومنانے کے لئے ہے کافروں کو جرأ مسلمان بنائے کے لئے نہیں، بلکہ بقائے اس عامد کا باعث ہے، اس کی مثال جم کے گلے سر ےعضوکوکا نے کی ی ہے کہ اس سے جسم کے باقی حصد کی سلامتی مقصور ہوتی ہے

للذاجهاد، لا كراة في الدين كمنافي سي

+1+1+1+1+1+1+1+1+1+1

جس طرح اخلاق اور ہے اورعدل اور ہے ، ذاتی مجرم کومعاف کردینااعلی اخلاق میں شامل ہے ، گرتو می مجرم اور باغی سزادیناعین عدل ہے،کوئی بھی بااخلاق آ دمی قومی مجرم اور باغی کومعاف نہیں کرتا،ای طرح کفر کے مغلوب ہوجا۔ تک جہادعین عدل ہے۔

اگر گمان غالب ہو کہ قبال کے بغیر کفر کا قلع قبع ہوجائے گا تو قبال سے رک جانا واجب ہے۔ (تغیر کبیر از ام مخرالدین محربن ضیاءالدین عمر رازی (ملاقات مطبوعہ دارالفکر بیروٹ لبنان من ۵ میں ۱۳۵)

کفراوراسلام کے درمیان کوئی اور واسط نہیں۔

تفير كبير ازامام فخرالدين محربن ضياء الدين عررازي (م ٢٠٠٦ه) مطبوعه دارالفكريروت لبنان ، ج ٥ م ١٣٦)

يندامورسب ملّ بن:

'' كفر بعدا يمان، زنابعدا حصان ، قبل كفس بغير حق ،اسلامي سلطنت كے خلاف بغاوت، ربزنی''

(احکام القرآن از علامه ابویکر محر بن عبدالله المعروف باین العربی مالکی (۳۳۳ هه) مطبوعه دارلع فه بیروت لبنان بن ایم ۱۱،۱۱۰) (الدر المخارق الشرح اللتومیر الابصاراز علامه علاق الدین محمد بن قل بن محمصت (م۸۸۰ هه) معه (رداکتاراز علامه میریم این الطبیر باین عابدین شامی (م۱۳۵۳ هه) مطبوعه داراضیا والتراث العربی بیروت کبنان)

سرز مین حرم یاک ہے ٔ وہاں کفر کی موجود گی تھی حالت میں بھی جائز نہیں ،اس لئے حرم کے کافرے جزیہ قبول نہ کم

جائے گا، وہ اسلام قبول کریں یافل ہوں حرم کی سرز مین ما نند شاہی کل کے ہے کہ اس میں عام آ دی کی رہائش ممکن نہیں۔

(احكام القرآن ازعلامه ابويمرهم بن عبدالله المعروف باين العربي ماكلي (م٢٣٥ هه) مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان وج ابس ١١٠) (تغيير درح المعاني ازعلامه ابوافعتل سيةمودة لوي حقى (م٤علاه) مطبوعه مكتبه إمداد بيلتان وج ٢٠٠١)

(ادكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على رازي بصاص (م معنه م) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان ان اجم ا٣٦١)

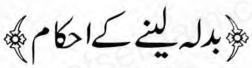
مشرک کے باس کوئی کتاب نہیں کہ اس میں تدبیر کرسلیں بخلاف اہل کتاب کے، کدان کے باس کتاب ہے اگر چہ

محرف ہے،اس کئے مشرک کے بارے میں اسلام یا تکوار کا فیصلہ ہے، جزیہ صرف اہل کتاب ہے لیا جائے گا۔

(اباً ب النّاه ثمل في معاني التربيل المعروف تيفير خاز ن ازعلا ميلي بن مجمه خاز ن شافعي (مُرح بيره) مطبوعة نعما في كتب خانه اردوباز ارلا هور، ج ام اهما اما

☆☆☆☆☆

إب(٢٦):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

اَلشَّهُ رُ الْحَرَامُ بِالشَّهُ رِالْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ، فَمَنِ اعْتَلاى عَلَيْكُمُ رَ وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْآ وَلَيْكُمُ رَ وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْآ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿ وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْآ اللهُ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿ وَاللهُ وَاعْلَمُوْ اللهُ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴾ وَاللهُ وَاعْلَمُوْآ

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اورادب کے بدلے ادب ہے،تو جوتم پرزیادتی کرے اس پرزیادتی کرواتن ہی جتنی اس نے کی ،اوراللہ سے ڈرتے رہواور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والول کے ساتھ ہے۔ (مورۃابقرۃ آیت ۱۹۴۰)

حل لغات :

" اَلشَّهُوْ الْحَرَامُ بِالشَّهُوِ الْحَرَامِ": حمت والامهيد، حمت والعميد عبد عبد

لع ذوالقعدہ میں حضورا کرم ﷺ نے عمرہ کے قصدے مکہ معظمہ کی طرف سفر کیا، حدیبیہ کے مقام پر کفار نے روک دیا، پھر بھی چھیکے، بالآخراس امر پرصلح ہوئی کہ حضورﷺ، صحابہ کرام کے ہمراہ الگلے سال عمرہ کے لئے آئیں گے،

مکہ والے تین روز مکہ معظمہ کوخالی کردیں گے ، کھے ذوالقعدہ میں حضوراً کرم ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے ،صحابہ کرام کوخد شہ ہواکہیں کفار مکہ انہیں اس حال میں روک نہ دیں اور ہمیں قال کر کے تین

جرموں کا ارتکاب کرنا پڑے گا،حرم میں،احرام کی حالت میں ،اور ماہ حرم میں قبال،صحابہ کرام کوآیت نازل کرکے

بتایا گیا که کفارنے گذشتہ سال ماہ حرام کی حرمت کولھو ظ نہ رکھا اس عوض اس سال کی حرمت ہے اگر تنہیں ان سے قبال کرنا پڑے تو یہ بدلدہے نہ کدابتدا۔

ر تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یابی بی عثالی مجددی (م۱۳۲۵ هه) (اردوتر جمه) مطبوعه ندوة المصنفیه ردو بازار جامع مسجد دیلی، ج۱۴ ساس ۳۶۳) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محدین شیاءالدین عررازی (م<mark>۴۰۶ هه</mark>) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان، ج۵ بس ۱۳۲ (لباب الناویل فی معانی اکتر یل المعروف یکفییر خازن ازعلامه تلی بن مجمد خازن شافعی (م۲۵ به ما مطبوعة معانی کتب خانداردوباز ارلا بهور، ج۱۴ می

+1+1+1+1+1+1+ وَالْحُرُطُتُ": ثَنْ حُرُمَةً كَابِ، عِي ظُلُمَات ثَنْ ﴾ ظُلُمَةً كَادر حُجُرَات ثَنْ ﴾ حُجُرَةً كَا حُرُمَة

كامعنى بوه شي جس بروكا كيابو

چونکہ ابتداءاسلام میں حرم میں، حالت احرام اور ماہ حرام میں جنگ منع تھی اس لئے پیہاں صیغہ جمع استعال ہوا۔

(الحامع لا حكام القرآن از علامه الوعبدالله تحدين احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان ان ٢٦٩ ص ٣٥٥)

(لباب الباديل في معانى التزيل المعروف يتغيير خاز ن ازعلامة على بن محمة خاز ن شافعي (م٢٥٠ عند) مطبوعه نعما في كتب خانه اروو باز ارلا بهور، جما ام ١٣١١ (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضاءالدین عمر رازی (م۲۰۲ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ، ج۵ بس ۱۴۷)

محترم ،عزت والا ، وہ شی جس کی محافظت کی جائے اور محافظت ترک کرنے پر بدلہ واجب ہو۔

(۲) حلال كامقابل، وهثي جس كااستعال منع مو۔

آیت مذکورہ بالامیں جرام سے مراد بحر م اور عرت والا ہے۔

(احكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمة بن عبد القدالمعروف بابن العربي ماكلي (م٥٣٣٠ هـ)مطبوعه دارلمعرف بيروت لبنان ، ج١٩٠٥)

(انوارالتزيل واسراراليا ويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م 1۸۵ هـ ۱۳۳) (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحود آلوي حنى (م١٢٥٥ه) مطبوعه مكتبه امدادييلمان، ٢٠ص ٤٧)

قصّاص": گناه کی سزا، بدله۔

جوشی قابل احترام تھی اس کی حرمت وعزت کا پاس نہ کیا اس کی سزا قصاص ہے، یعنی فاعل کے ساتھ وہی کیاجائے جواس نے کیا، ہر خص کی جان، مال ،عزت قابل احترم ہے،اگر کوئی مخص ان کوہلاک کردے توبدلہ میں

اے ہلاک کرنے کوقصاص کہاجاتا ہے، ای لئے اس کامعنی مساوات اور برابری کیا گیا ہے۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولاناعبر الحفيظ بليادي مطبوعه قد عي كتب خاندكرا في ص ١٨٢)

(المفروات في غريب القرآن ازعلام حسين بن مجر المفعل الملقب بالراغب اصغبائي (ع٢٠٥هه) مطبوعة ومحد كارخانة تجارت كتب كرايي جن ٢٠٠٠) (النغيرات الاحمر ازعلامه احمد بيون جو نيوري (م١٣٥هه) مطبوعه مكتبه هاني علم جنلي يشاور جن ٢٠)

(نغيير كبير از امام فخرالدين محتد بن ضياءالدين عمر رازي (٢٠٠هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان .ج ۵ مِن ١٣٧)

(لباب الآويل في معانى التزيل المعروف بتغير خازن ازعلامة في بن مجه خازن شافعي (١٥٣٧هـ) مطبوعه نعما في كتب خانه اردوباز ارلا مور، ج1 م ١٣١)

فَاعْتُدُو اعْلَيْهِ ": تم بھی اس پرزیاد فی کراو، یعن اس کے جرم اور زیاد فی کے بدلے تم بھی انہیں سزاد ساو۔

اعتداء کالغوی معنی ہے، حدے تجاوز کرنا، زیادتی کرنا۔

اگرزیادتی علی سبیل الابتداء بوتویه جرم اورحرام ہاورا گرزیادتی علی سبیل القصاص بوتو عین عدل ہے۔

(حاشية شخرزاده على الديداء كل از علاسه كل الدين محمد بن مصطفى قوجوى (١٥٥٠ هـ) مطبوعة ركى رج اجم ٥٥٠)

قِصاص (بدله) کوزیادتی کہنا مجاز ہے، بعل کی مماثلت اور مساوات کی وجہ سے اسے زیادتی کہا گیا ہے، قر آن مجید میر اس نوعیت کے مجاز متعدد مقامات پر موجود ہیں، مثلاً ارشادرب العالمین ہے:

وَجَزَاءُ سَيِّنَةٍ سَيِّنَةٌ مَثْلُهَا ، فَمَنْ عَفَاوَ أَصْلَحَ فَاجْرُهُ عَلَى اللهِ ، إِنَّهُ لَايُحِبُ الْظَلِمِينَ ٦٠

احكام القرآن ************ اور برائی کابدلہ ای کی برابر برائی ہے جس نے معاف کیا اور کام سنوار اتو اس کا اجراللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔ (سورةالشوراى آيت ٠٠٠) برائی کابدلہ برائی نہیں بلکہ عین انصاف ہے ، مگر جرم اور سزاء دونوں فعل ایک جیسے ہیں اس لئے مجازاً اے برائی

کہا گیاہے، یمی صورت اس آیت میں ہے۔

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على راز كريصاص (م عيم هام علوعد دارالكتب العربيد بيروت لبنان ، ج اجس ٢٦١) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرجمه بن عبدالقد المعروف بابن العربي مالكي (١٣٣٠هـ ١٥) مطيوعه داركمعرف بيروت لبنان ج ام ١١٢)

(النغيرات الاحمد ازعلامه احمد جيون جونيوري (١٣٥٠ مطبوء مكتبة تقانية كله جنلي نيثاور من ٢٠١٠) (تغییرالقرآن المعروف بتغییراین کثیر حافظ محادالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۲۷۷۵ ه)

مطبوعه دارالاحيا الكتب العربييسي البالي وشركاؤ، ج اج ٢٢٨)

(لباب البّاويل في معانى التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلام على بن محمر خازن شافعي (م٢٥ 4 هـ) مطبوعة تعماني كتب خانداردوباز ارلامور، ج ام ١٣١)

ای قدر (زیادتی) جنتی اس نے تم پر کی۔ مادرے کہمل دوطرح ہے ب

جنس میں برابری،مثلاً ملیل،موز وں اورمعدوداشیاء میں مساوات۔

قیت میں برابری، اگر جنس میں مساوات ممکن نہ ہویاوہ مساوات ازخود فیج ہو، وہاں مثل ہے مراد قدر میں برابری ہوگی مثلاً زنا کا بدلہ زنانہیں بلکدرجم (عگسارکرنا) ہے۔

(احكام القرآن ازامام ابو بكرا حمد بن على رازي حصاص (م مع عصاحه) مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان ، ج ١٩٥١) (تغيير روح المعانى ازعلامه ابوالفعنل سيدمحود آلوي حتى (م<u>٥ ١٣٤</u>هه) مطبوعه مكتبه الداديد لمان ، ج٢ ، ص ٧٧)

آیت مذکورہ میں مثل ہے مرادمساوات ،اورقد راتحقاق میں برابری ہےنہ کہ مشابہت۔

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على راز كا يصاص (م عيه ها) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت لبنان، ج ام ٢٦١)

اتقو االله '': الله ع درتے رہو، اور بدلہ لینے میں حدے نہ بردھو، ور نہم ظالم بن جاؤگے۔

(انوارالتز بل واسراراليا و بل المعروف به بيضادی از قاضی ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادی شيرازی شافعی (م ١٨٥٥ هـ، ١٣٣٥) (تغيير درح المعانی از علامه ابوالفعنل سيومجمود آلوی حتی (م ٢٥٥٨هـ) مطبوعه مکتبه امداد بيلتان ، ٣٢ م ٧٠٠)

(دارک التز بل و حقائق الآویل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن آحد بن محمود معی (مرایحه ه) مطبوعه نعمانی کتب خاندار دوبازارلا مَتَقَيْنَ : بربيزگارول كرماتهم-

اس معیت سے مرادنھرت کرنے میں وہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے احوال کی اصلاح فر ما تا ہے۔

وَلَاتُفُسِدُوُا فِي الْاَرُضِ بَعُدَاِصُلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوُفًاوَّطَمَعًا ؞ إِنَّ رَحُمَةَ اللَّيْقِرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ٦٠

اورزمین میں فسادنہ پھیلاؤاس کے سنورنے کے بعداوراس سے دعا کروڈرتے اور طبع کرتے 'بے شک اللہ کی رحمت نیکول سے قریب ہے۔ (سورةالاعواف آيت، ٥٦)

.....میں ای معیت کو بیان کیا فرمایا گیاہے، قدرت کے اعتبار ہے تو وہ کا فروں سمیت ہرا یک کے قریب ہے،

جيها كدارشاد موا:

هُ وَالَّذِي خَلَقَ السَّمُوٰتِ وَالْاَرُضَ فِي سِتَّةِ آيَّام ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرُشِ ﴿ يَعَلَمُ مَايَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَّايَخُورُ جُ مِنْهَا وَمَايَنُولُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَايَعُرُ جُ فِيْهَا ، وَهُوَمَعَكُمُ أَيْنَ مَاكُنتُمُ ، وَاللهُ بِمَاتَعُمَلُونَ

وہی ہے جس نے آسان اورز مین چھون میں بیدائے پھرعرش پراستوافر مایا جیسااس کی شان کے لائق ہے جاناے جوزین کے اندرجاتاہے اورجوال سے باہرتکا ہے اورجوآسان سے ارتام اورجوال میں یر هتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام و کھر ہاہے۔ (سور فالحدید آیت m) الله تعالى جهم اورجسمانيات، مكان اور مكانيات، زمان اورزمانيات سے پاك ب، اس كى معيت ندزمانى ب ندمكانى

تغير كبير ازام مخرالدين محد بن ضياء الدين عررازي (م٢٠٠٠ه) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان، ج٥٥ بص١٣٨) (تفير القرآن المعروف بتغيرا بن كثير حافظ عماد الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مرايح عله)

مطبوعددارالاحياالكتب العربييسي البالي وشركاؤ مجام ٢٢٨)

(انوارالتزيل واسرارالهاويل المعروف به بيضادي إز قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٣٠هـ) ١٣٣٠)

(تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحو دآلوي حني (م٢٥ علاهه) مطبوعه مكتبه المداديد مثمان، ٢٠ م ٤٧)

(مدارک التزیل دخفائق البادیل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محود منعی (م وایحه) مطبوعه نعمانی کتب خاندار دوبازار

ہر مسلمان کی جان،اس کا مال اوراس کی عزت دوسر ہے مسلمان پرحرام ہے، کسی کی جان اور مال کو ہلاک کرنایا خصب كرنااورآ بروريزي جائز جين ، پيچيزين حرمت والي جين-

جحة الوداع كي موقعه يرسيد عالم الله في ارشاوفر مايا:

" اَلَاإِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعُرَّاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرُمَةِ يَوْمِكُمُ هَذَاوَ كَحُرُمَةِ بَلُدِكُمُ

هُذَاوَكُخُرُمَةِ شَهُركُمُ هَٰذَا الحديث'

حبروار اِتمہارے خون بتمہارے مال اور تمہاری عز تیں قابل احترام (اورایک دوسرے برحرام) ہیں، جیسا کہ آج كدن كى حرمت، اس تحركى حرمت اوراس ماه مبارك كى حرمت ب-

(رواه الا بام احمد والنسائي واين فزير والبغوي والباردي وابن قافع وابن حبان والطبر اني وسعيد بن منعور تن موئ بن زياد بمن حذيم بمن تمر السعد ي تن ابير تن حده . بحواله كنز العمالي في سنن الاتو ال والا فعال از علا ميكن تقل (م<u>م 4 مع مير ه</u> مطبوعه موسسة الرسالة بيروت ليمنان ، ج10 من المستعد المستعدد ا

ا کر کسی نے کسی مسلمان کی جان ناحق تلف کر دی یافل کردیایا کسی کامال چرالیا تو بدلہ میں اے فل کیا جائے گا ادر چو کا دایال ہاتھ کا ث دیا جائے گا ، مگر رید بدلہ حاکم کے حکم سے ہوگا ،خو دانے طور پر بدلہ نہیں لے سکتا۔ (احکام القرآن از علامہ ابو کر ترین عبداللہ المعروف باین العربی الکی (۱۳۳۰ھ) مطبوعہ دارلسرف بیروت البنان ،ج ۱۴ میں ۱۱۱) (الجاس کا دکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ تحدین احمد مالکی فرطنی (۱۲۸۰ھ) مطبوعہ دارالکت العربیہ بیروت البنان ،ج ۲۳ میں ۲۳ می

اگرشی مسروقه کی جنس نه ہواور وہ تلف ہوچی ہوتواس مسروقه شی کی قیت لے سکتا ہے۔

آیت ندکوره میں فاعتدوا علیه بوشل مااعتدی عَلَیکُم سے یمی استباط ہوتا ہے۔ (احکام القرآن ازعلام الو بحر محر بن عبد الله المعروف باین العربی الى (مصصد الله عبد المعرف بروت البنان، ج اجس ۱۱۱) (الح معلام القرآن ازعلام الوعبد الله محمد بن احمد ماللی قرطبی (ممملا هر) مطبوعه دارالکت العرب بیروت البنان، ج ۲ جس ۲۵۱)

اگر کسی کو گالی دی جائے تو وہ اس کو گالی دے سکتا ہے اس کے ماں باپ، بیٹی بیٹا یا بہن بھائی کو گالی نہیں دے سکتا

(۱ کام القرآن از علامه ابو کرمخه بن عبدالله المعروف با بن العربی ماکل (م<u>۳۳</u>۳ هه)مطبوعه دارلمعرفه بیروت لبنان ، ۱۶،۳۵۳) (تغییرمظبری از علامه قاضی ثناءالله پانی پی عثانی مجددی (م<mark>۱۳۲</mark>۶ هه) (اردوتر جمه)مطبوعه ندو قالمصنفینار دو باز ارجامع مجدد بلی ، ۲۶،۳۵ س

ظالم سے مظلوم کوحق دلا نا مظلوم کی مدد ہے، بلکہ اس میں ظالم کی مدد بھی ہے، کیونکہ اے مزید ظلم سے بچا کراس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

حضور سيدعا لم رحمة للعالمين ﷺ في ارشاد فرمايا:

" أنْصُرُ أَخَاكَ ظَالِماً أَوْمَظُلُوماً قِيْلَ ،كَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِماً ،قَالَ تَحْجُرُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَانَّ ذَلِكَ

ا پنے بھائی کی مدد کر،خواہ خلالم ہو یا مظلوم ،عرض کیا گیا، خلالم کی مدد کیسے کروں ،فر مایا،اسے ظلم ہے روک دو، پیر

(رواه الامام احمد والبخارى والتريذى عن انس بحواله الفضل الكبير مختصر شرح العامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤف مناوى شافعى (مستنده) مطبوعه دارالا حياءالكتب العربية يعسى البالي أقلعي وشركا ؤ،ج ابس ۱۸۸)

اسی طرح اگر خاوندا پنی بیوی کوبقدر کفایت نفقهٔ نبیس ویتا تو بیوی کوخاوند کے مال سے بقدر کفایت نان ونفقه

اے بتائے بغیر لے لیناجائز کے۔حضرت ہندہ نے اپنے خاوندابوسفیان رضی امڈیخھما کی شکایت بارگاہ رسالت میں پیش کی که میرا خاوند مجھے بقدر کفایت خرچ نہیں دیتا۔

آب تلك في ارشاد قرمايا: " خَذِي مِنْ مَّالِهِ بِالْمَعُرُوفِ مَايَكُفِينُك وَيَكُفِي بَنِيك "

ا پنے خاوند کے مال ہے معروف طریقہ ہے اتنا لے لیے جدتا کتھے اور تیری اولا دکو کفایت کر ۔۔ (رواہ ابخاری وسلم دابوداؤد داننسانی دابری باجئن عائفۃ ، بحوالہ انفضل الکبیر مختصرش تا کجامع الصغیر للمناوی ازام عبدالرؤٹ سناوی شافعی (مین ناھ)

مطبوعه دارالا حياء الكتب العربيني البالي الخلني وشركائي تح ٢ م ٣٠٠ م. مطبوعه دارالا حياء الكتب العربيني البالي الخلني وشركائي (م 92 هه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ، ١٦٠ م ١٩٠٠ (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احميها للى قرطبي (م ١٦٨٠ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ج٢ م ٣٥٠ ٣٥)

کھانے پینے کی اشیاء'وزن، ماپ اور کنتی میں آنے والی اشیاءا گر کوئی دوسراانہیں ہلاک کردے تو ان کی مثل صان

(النفيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جونپوري (م١٣٥٥ هـ) مطبوعه مكتبه حقانيه كلّه جنگي ايشاور بس ٨٣) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله حجر بن احمه ما كلي فرهبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيردت لبنان ، ٢٠ م ٣٥٠)

(۷) مثلی اور قیمتی اشیاء کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی مثل بازار میں پائی جاتی ہواوراس کی قیمتوں میں معتد بید زیادہ ک فرق ہودہ مثلی ہیں جیسے انڈے،اخروٹ،اور جن کی قیتوں میں بہت کچھاضا فیہودہ قیمتی ہیں،مثلاً گائے بھینس،آم، (الدرالخار في الشرح التويرالا بصاراز علامه علا وَالدين محمد بن على بن محمد صنكل (م٨٨٠ إهه) مطبوء مطبع غشي نولكشور) نائيا، پيتل، لو با، سيسه، هجور كي تمام صميل، سركه، آثا، روئي ، اون، كاتي جوئي اون، ريشم، چونا، روپيه، اشرني، پيسه، بھوسا،مہندی، وسمہ خنگ، بھول، کاغذ، دودھ کے مثلی ہونے کی تصریح ہے، اورکوئلہ، گوشت، اگرچہ کیاہو، این، صابون، گوبر، درخت کے بیے ،سوئی ، چیزا کیا ہو یا ایکا بجس تیل ،نصف صاع ہے کم غلہ، روئی ، یائی،تسم ،تا نے پیتل مٹی کے برتن،انار،سیب، کیڑے،تازہ بھول،ترکاریاں،وہی، چربی، د نبے کی چکی،ان سب اشیاء کے بارے میں فیمتی ہونے کی تصریح فقہ میں موجود ہے (الدرالخار في الشرح التويرالا بصاراز علامه علا ؤالدين فجرين على بن مجرهه نكي (م٨٥٠ ١هـ)مطبوعه طبح فثي نولكثور 'ص٠٠٥) (فَأَدِي عَالَم كَبِرِينَ الفروعَ الحنفية ازعلماءعظام وكان يستهم لما نظام (م الزاليه ه) (ردانجارازعلامه سيرمحدامن الشهر بابن عابدين شاى (عام المه) مطبوعدداراها والتراث العرفي بروت لبنان) قصاص (خون کے بدلہ خون) صرف مکوار ہے ہوگا،اوراعضا میں مما تلت ہونا ضروری ہے، یعنی ہاتھ کے بدلے ہاتھ، کان کے بدلے کان ، دانت کے بدلے کان وغیرہ۔ مديث رفي ين ارشاد موا: لاقود إلا بعديدة دوسرى مديث ين يول ارشاد موا: ولاقو دالا بالسيف (رواه ابن بليه ، كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال ازعلامة على مقل (م240 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان، ج ١٥، ح ١٥٠ ٢٩٨٣ ٢٩٨٨ لفضل الكبير خقيرشرح الحاتمعُ الصغيرللمناوي إزامام عبدالرؤف مناوي شأفعي (م٢٠٠١هـ) مطبوعة وارالا حياء الكتب العربيعين البالي اللبي وشركاؤه وجع من ٣٦٢) قصاص صرف تلوارے لیاجائے گا۔

(احکام القرآن از علامه ابو بکر محد بن عبدالله المعروف باین العربی الکی (م۵۳۳ هه) مطبوعه دارلمعرفه بیروت لبنان ، ج۱۴ می ۱۱۳ هه) مطبوعه داراکتب العربیه پیروت لبنان ، ج۲ می ۲۵۸ هه) (الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبد الله محد بین احمد ما کلی قرطبی (مجموعه (مر1۲۸ هه) مطبوعه داراکتب العربیه پیروت لبنان ، ج۲ می ۲۵۸ ه

رمت والےمہینوں میں اگر کافر جنگ کریں توان ہے قبال کرنا ،ان مہینوں میں مباح ہے۔

(ا بكام القرآن ازامام ابو بمراحمه بن على رازي بصاص (م م يسيه هي) مطبوعه وارالكتب العربية بروت كبنان، ج اجم (٢٦)

(الغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جونوري (م١٣٥٥ه) مطبوع مكتبه تقانيه كله جنل يثاور با ٨٢)

قصاص میں بدلہ لینے کا علم اباحت کے لئے ہے، کیونکہ معاف کردیتا بھی جائز ہے۔

(تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالغضل سيرمحووة لوى عنى (م٥٤ علاها) مطبوعه مكتبه الداديد ملتان، ج٢٩ م ٤٤)

ہرامر میں اطاعت البی سے ڈرتے رہے کا حکم ہے، کہیں اللہ تعالی کی نافر مائی نہ ہوجائے۔

(تغییرالقرآن المعروف بقیراین کثیر حافظ عمادالدین استیل بن عمر بن کثیر شافعی (م<u>ین کے س</u>ے

مطبوعه دارالا حياالكتب العربييسي الباني دشركاؤ مناجى ٢٢٨)

합합합합합

اب (۲۷)

﴿ انفاق في سبيل الله اورجهاد ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَ اَنْفِقُو افِي سَبِيُلِ اللهِ وَكَاتُلُقُوا بِاَيْدِيكُمُ اِلَى التَّهُلُكَةِ ، وَاحْسِنُوا ، إِنَّ اللهَ يَكُمُ اللهَ يُخِبُ اللهَ عَسِنِينَ ۞

اورالله کی راه میں خرج کرواوراپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑواور بھلائی والے ہوجاؤ، بےشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ (سورہ بقرہ آیت، ۹۵)

حل لغات :

آنُفِ فَ فُوا'': انفاق سے بنا ہے، اِنفاق کامعنی ہے بہتری کے کاموں پرخرچ کرنا، جائز کاموں میں خرچ کرنے کونفقہ یا انفاق کہتے ہیں،فضول خرچی کواسراف اور ناجا ئز جگہوں پرخرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں، جائز کاموں پرخرچ کرنے سے ہاتھ روگ لینااور کنجوی کو بخل کہتے ہیں۔

(تغير كبير ازامام فخرالدين محد بن ضياء الدين عمر رازي (علاقة هر) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان، ج ٥ جس ١٣٨)

مراد جان اور ذات ہے، یعنی اپنے آپ کو ہلا کت کے کاموں میں نہ ڈالو، یاا پنے ہاتھوں خودا بی ہلا کت کا سامان نہ کرو (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی چی عثانی مجددی (م<u>171</u>0ھ) (اردور جمہ) مطبوعہ ندوۃ الصنفین ارد دبازار جائ مجدد ہلی، جاہس ۲۰۱۷)

(النفيرات الاحمريه ازعلاسا حمرجيون جونيوري (م100 اهي)مطبوعه كمتير تقانه يحلّه جنّل بيثاور ۸۴) (لبابِ الآويل في معاني التزيل المعروف بتغيير خاز ان ازعلام على بن مجر خاز ن شافعي (م<u>۲۵ م</u>ه)مطبوعه نعما في كتب خانه اردو بازار لا بهور، ج1 اس11)

ر به به مارین عنون مورد کرد. سروت به میرخارن ارغلامه بی به مرحاری سای و مهامیدهای سبوعه سمای سب هاندارد د بازارلا بهور بی ایم ۴۳۲) (مدارک التزیل دهانق الناویل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود شمی (عندی) مطبوعه نعمانی کتب خاندار د و بازارلا بهور بی ام ۱۳۳) (تغییر کبیر از امام خزالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۲۰۱۲ه)

(انوارالتزيل واسرارالياويل المعروف به بيضادي از قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ)١٣٣٠)

055

ين الله الله الله على الله على الله كالمعنى فساد، برباد، مصيبت، موت وغيره ، مَهْلُكَةِ كالمعنى بي برده جيز جس كاانجا (مصاح اللغات از ابوالفصل مولا ناعبدالحفظ بليادي مطبوعه قد عي كت خاند كرا يي عص ١٠٠١) (المفروات في غريب القرآن ازعلامة سين بن محد المفصل الملقب بالراغب اصفهاتي (١٥٠٣هـ) مطبوعة نورمحد كارخانة تحارت كت كراجي عن مم مم م م م م م (لياب البّاه بل في معاني التزيل المغروف بيغيير خازن از علامة على بن مجمه خازن تبرّانعي (م٢٥ عه ه مطبوعة معماني كت خانه اردد باز ارلا مهور، ج اجر ١٣٢٠ (تغییر کبیر ازاما مخزالدین محمد بن ضاءالدین عمر مازی (۱۳۹ هـ) مطبوعه دارالفکر بیروت کبتان، ۲۵ م ۱۳۹) (انواراكتز يل داسراراتيا ويل المعروف به بيضاوي از قاضي الواقيرعبدالله بن عربيضادي شرازي شافق (م ١٨٥٠ هـ)١٣٨٠) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله فحر بن احمه الكي قرطبي (م ١٧٨ هـ) مطبوعه دارالكت العرب بروت لبنان ، ج ٢٠ ص ٣٧٣) تَفَعَلَةً كُوزِن مِرآ نِے والے مصدر تَجُوبَةً ، تَكُولَةً كاعين كلم بمور بوتا ب، عربي ان ميں صرف اس وزن والے مصدر تنهلک الا عین الم صموم ب-(تغير كبير ازامام فخرالدين محد بن ضياء الدين عمر مازي (م٢٠١٥ م) مطبوعة دار الفكر بيروت لبنان، ج٥ م ١٣٩٠) آیت میں ہلاکت ہے کیامرادہے؟ اس کی تغییر متعدد وجوہ سے کی گئی ہے: () جہادیس این مال خرچ کرنے سے ندرک حاؤ، اگرایبا کرو گے تو دشمن قو کمز ور ہو جائے گی ، اس طرح تم اپنے پاتھوں ہلا کت میں گر جاؤگے۔ (سیح بخاری ازامام ابوعبداللہ محد بن استعمل بخاری (۲۵۲۰ه) (بحوالہ فیر مظہری ازعلامہ قاضی تاءاللہ پالی تی عقائی مجددی (۱۲۲۰ه ه) (اردوتر جمہ) مسلومہ ندوۃ الصنفین اردوبازار جامع مجدد کی ، تا ایم ۳۱۷) (احكام القرآن از علامه ابو بمرحد بن عبد الله المعروف باين العربي ما كلي (ميم ميم هري) مطبوعه دار كمعرف بيروت البنان ان ام ١١٧) (ب) جہادیں بغیرزادراہ کے نہ نگلو، اپنی تیاری کرلو، ور نہتم اپنے آپ کو ہلا کت میں ڈال دو گے۔ (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه الوعيد الذمخير بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت لبنان وج ٢٠٩٠ م ٣٦٢ هـ) (تغيير مظهري از علامه قاضي ثناءالله يالي تي عثالي محددي (م١٣٢٥ هـ) (اردور جمه) مطبوعة وة الصنفين إردو بإزار جامع مجدد بلي من ايس ٣٦٨) (مدارك البّز يل وها لنّ البّاويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود معي (٢٠١٧هـ) مطبوء نعمالی کتب غاندار دوباز آرادا بهور، ج اجس ۱۳۴) (تغییر القرآن الیمروف پنفیراین کثیر حافظ محاوالدین اسلیل بن عمر بن کثیر شافعی (مم کید) ه مطبوعه دارالا حياالكتب العربيعيني البالي وشركاة ،ج اج ٢٢٩) (ا حکام القرآن از علاسه او بگرتھ بن عبدالله العروف باین العربی اکلی (م۲۳۳ه ۵) مطوعه دارلمعرفه بیروت لبنان من امل ۱۱۱) (النسيرات الاحديد از علاسه احمد جيون جو نيوري (م۱۳۳۶ه) معلوعه مکتب تفاقيه محله جنگی نيتاور م۸۵) (ع) گناہ کر کے اللہ کی رحت ہے مایوں نہ ہوجاؤ ، توبہ کر کے اپنے آپ کو ہلاکت سے بچالو، کہیں ایسا ما یوں ہولر مزید کناہ میں مبتلا ہوجا ؤاور تمہارے عذاب اور ہلا کت میں اضافہ ہوتا جائے۔ (احكام القرآن ازعلامه ايو يمرعد بن عبدالله المعروف بابن العرلى الكي (م<u>۵۳۳ چ</u>)مطبوعه دارلمعرفه بيروت كبنان اج اجم ١١٦) (إدكام القرآن ازامام ابوكراحمة بن على رازي بصاص (م من عنه ه) مطبوعة دارالكت العرب بيروت أبنان ،ج اج ٢٩٢٨) (تعبير مظهري از علامه قاضي ثناء الله مالي تي عنالي محدوي (١٣٢٥ه) (اردور جمه) مطبوعة وة الصنفين اردوماز ارجامغ محدويلي بن ايس ٣٦٨) (لباب الباديل في معاني النّزيل المعروف يغيير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٠ ٥ هـ) مطَّنِوءَ تعمانی تحتُّ خاندار دوباز آراً ابور ، جا ابن ۱۳۳۱) (تغییر القرآن العروف بغیراین کثیر حافظ عمادالدین اطعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م<u>را ک ک</u>ے ه مطبوعه دارالاحيا الكتب العربييسي البالي وشركاؤه ج اجم ٢٢٩)

احكام القرآن وهمههههههههههههه انے مال کو بکل سے روک کرر کھو بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو ،اگرتم بخیل رہے تو تم اپنے مال سے منفعت حاصل نه کرسکو گے ہمہارے وارث تمہاری منفعت لے جائیں اورتم خسارہ میں رہ کر ہلاک ، وجود و (الجامع لا هكام القرآن ازعلامه ابوعيد الذمحر بن احمر ما لكي قرطبي (م<u>٢٦٨ ه</u>) مطبوعه دار الكتب العربيديروت لبنان ، ج٦ المي٣٦٣ م حرام کی کمائی سے بیچے رہو، کہیں ایسانہ ہو کہتم نے اپنے حرام سے خرج کر کے ثواب کی امیدر کھی ، حالا نکد حرام کمائی کاصدقہ وخیرات مردود ہوجاتی ہے،ایسی صورت میں تم ثواب سے محروم رہ جاؤاوراپنے ہاتھوں م. (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمد ما يكي قرطبي (م ١٦٨هـ مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان من ٢٣ م ٣٠٠٠) جھاد کرنااوراس کی تیاری چھوڑ دو گے، دشمنایے تیاری میں مصروف رہے گااور تہہیں ہر باد کروے گا، گویا یہ (1) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله پانی بی عثانی مجددی (م<u>۱۲۲۵ ه</u>) (اردوتر جمه) مُطبوعه نُدوة الصّغَفين اردوباز ارجامع محدوبل، ج.ا بص ٣٦٨) (تغيير روح المعالى ازعلامه ابوالفضل سيوممو دا لوي ختى (م١٢٥٨) مطبوعه مكتبه المدادييلمان، ج٢٠ص ٧٤) (بدارک التزیل و هاکن الباویل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن آخر بن محمود ملی (یموالے ۵)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لا ہور مر اسراف اور جل کواختیار کر کے اور جھاد ترک کرو گے تو تم ہلا کت میں پڑھاؤگے۔ (النفيرات الاحربية از علامة احرجيون جو نبوري (م١٣٥٥هه) مطبوعه مكتبة حقائيه مخلِّه جنگي نيتاور م ٨٥٠) (لباب الآويل في معاني التزيل المعروف بنفير خاز أن از علامة على بن محمد خاز ن شافعي (م٢٥٥)هـ) مطبوء تعماني كت خاندار دوبازارلا بهور،ج اجس ١٣٢) ببرند من مب والدو واراد واراد الدين عمر از کا ۲۰۱۰ هـ) مطبوعه دا دالفکر بيروت لبنان، ج۵ م. ۱۵) (انواراکتر مل داسرارالباد مل العمر وقب به مضادی از قاضی الواقی تعمر الفلان میرازی شافعی (۱۳۵۰ هـ) م ۱۳۴۰) (تغییر دوح آلمعانی از علامه ابوالفضل سید نمود آلوی حتی (م۲۵ های مطبوعه مکتبه امداد بیدلمان، ۲۶ م ۷۷) ان تمام احمّالات کی آیت مبارکہ تا ئید کرنی ہے اور بھی امورتفییر میں شامل ہیں۔ حسنه ا": بھلانی اور میر مانی کرو۔ سمفسرین کرام نے فرمایا ہے کہ بیکلمہ **اختسان ہے بناہے، خسکت ہراس تعل کو کہتے ہیں** جس کی مدح کی جا سکے۔ (احکام القرآن ازعلامہ ابو کر تحرین عبداللہ العروف بابن العربی ماکل (م<u>عصو</u>عہ المطوعہ دار لعرفہ بیروٹ لبنان، خاص ۱۱۷) ' احسان ' عبادت كاوه انتهائى اعلى درجه بحرس مين حضور قلب اورخشوع وخصوع بور عطور بريايا جائ ،ان معنوں میں حدیث جبرئیل (علیاللام) کا ایک حصہ قابل توجہ ہے۔عرض کیا گیا، یارسول اللہ، احسان کیا ہے؟ آپي اَ ارشاد فرمايا "أن تَعُبُدُواالله كَانكَ تَرَاهُ فَإِن لَمْ تَكُن تَرَاهُ فَإِنهُ يَرَاكُ " الله کی عبادت کرواس حال میں کہ گویا تو اسے دیکھ رہاہے اگراہیا تہیں کرسکتا (تواس حال میں عبادت کرو) کہ وہ مجھے دیکھرہاہے۔ (رواه البخاري وابن بليه والبودا وّ د والنسائي والتريندي والبوعوا نه وابن تحزيمه والطمر الى بحاله عمدة القاري از جافظ بدرالدين محود بن احمر ينتي حقى (م٨٥٥ هه) مطبوعه مكتبه رشيد به كوئيةُ ج١٥ س ٢٨٢) احسان کامعنی بھلائی ، بہتری جسن سلوک ، اچھی طرح بنا نااور کسی کا م کوا چھے انداز میں کرنا ہے۔ (مصباح الفات از ابوالفضل مولا ،عبدالحفظ ملیادی مطبوعہ کتب خانہ کرا ہی ہم ۱۵۴۰)

احكام القرآن وووووووووووووووووووووووووو

آیت مذکورہ کامعنی یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرو،اہل قرابت کے ساتھ،فقراء،غرباء کے ساتھ بھلائی کرو، جو کام بھی کروا سے خوتی ہے کرو، یہاں تک کہ جنگ میں بھی لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو، وہ بوں کہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں ، ایا ججوں ، اور گوشہ نشین زاہدول سے تعرض نہ کرو ، کھل دار درختوں کو نہ کا ٹو ،فصلوں کو ہریاد نہ کر و ،عمادات اور معاملات بیس احسان سے کا مرکو۔احسان کا وسیع مقہوم ندگورہ بالا امورکوشامل ہے۔ (ایکام القرآن از علامہ او بحرثور بن عبداللہ العروف بابن العربی اللہ (مصوری مطبوعہ دارلیم فدیبروت لبنان ،ج اس ۱۱۵) (تقبیر مظهری از علامہ قاضی بن اللہ بائی جی عثالی مجددی (مصوری اللہ اللہ مطبوعہ درافظر میروت لبنان ،ج ۵ بس ۱۵۱) (تقبیر از امام فخرالدین مجددی مناوالدین عمردازی (مراب اہے) مطبوعہ دارافظر میروت لبنان ،ج ۵ بس ۱۵۱)

شان نزول

شان نزول کے بارے میں دوروایات بیان کی گئی ہیں:

صحابی رسول حضرت ابوابوب انصاری رضی الله عنفرماتے ہیں کہ جب اسلامی فتو حات سے غلبہ اسلام ہوگیا' اسلام ہر طرف خوب پھیلاتو صحابہ کرام رضی الشخص نے ازخود ،حضورا کرم ﷺ کی اجازت واطلاع کے بغیر مشورہ کیا کہ جھاد کی 🚺 وجہ سے ہم اکثرایے گھروں سے دوررہے ہیں،ایے گھریاراوراموال جاری غیرحاضری میں درست نہیں رہے، خدمت اسلام اورمشغولی جھادے کچھ وقت نکال کرہم اینے گھروں اور کام کاج کوسنواریں اور آرام سے زندگی بسر کریں،اس پر بیآیت نازل ہوئی، جس میں انہیں جھادترک کرنے، اپنے اموال کی افزائش ،اور گھر بیٹھ رہنے کی ممانعت کی گئی کہتم جہاد کوچھوڑ کراپنے ہاتھوںاپنے کوہلاک نہ کرلو، چنانچہ حضرت ابوابوب انصاری رضی اللہ عنہ تا دم وصال جہاد میں مصروف رہے،حضرت امیر معاویہ کے دورحکومت میں قسطنطنیہ میں قسمید ہوئے آپ کووصیت کے مطابق تھر پناہ میں دفن کیا گیا، اس وقت سے لے کرآج تک ان کی قبرشریف کی زیارت کی جاتی ہے اورلوگ

(ا حكام القرآن ازعلاً ما الإ برتحر بن عبدالله المعروف بابن العرلي وكل (١٥٣٠ هـ) مطبوعه دارلمسر قد بيروت لبنان)

(احكام القرآن ازعلامه الوبكرمحد بن عبد الله المعروف بأين العربي مالى (م ١٩٣٠ هـ) مطبوعه دار لمعرفه بيروت لبنان ،ح اجم ١١٥)

(احكام القرآن ازامام ابوبكراحمه بن على رازي عماص (م منه هر) مطلوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ج ام ٢٦١٠) (الجامع اله حكام القرآن ازعلامه ابوعبر الله حمد بن احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٥هـ) مطبوعه دار الكتب الحربية يروت البنان ، ٢٥ مي ١٦١٠)

(تغییر مظهری از علامه قاصی نثاه الله یالی می عیالی مجدوی (م۱۲۲۵هه) (آردوتر جمه)مطبوعه ندو آمفتنگین اردو بازارهامع محدویل، ۱۳۱۸ می ۳۶۸) (لباب التاويل في حالي التزيل المعروف يفير خازن ازعلام يلى بن محمه خازن شافعي (م٢٥ يجهه)مطبوع نعمالي كتب خانداردوبازارلا بور اج ١٣٠١]

(إنوارالتزيل واسراراليا ويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعيدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م100 هـ) بع ١٣٣٠)

(نفیرالقرآن العبروف بنفیراین کثیر جافظ قدادالدین استیل بن تمرین کثیر شاقتی (۱۳۸۰<u>ک ۵</u> میکبویدوادلاحیا آکت امریک (تغییر دوج العالی از علامه ابولفضل سید محود آلوی حقی (۱۳<u>۵ میلا</u> ه) مطبویه کمتیداد ادبیلتان و ۲۴ مین ۷ میلی د

كھ من صحابة كرام جب عمره قضاكے لئے مدينه منوره سے چلنے كئے توان ميں بعض صحابة كرام اس سفر كے لئے زادراہ ندر کھتے تھے،انبول نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کرعرض کیا کہ ہمارے یاس زادراہ مہیں بیفریضہ کس طرح ادا کریں؟اس پر بیرآیت نازل ہوئی ،جس میں صاحب ٹروت صحابہ کرام کو علم دیا کہ غریب صحابہ کی مالی مدد کرد، ایباخرچ کرنااللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

(النغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جونيوري (مُوع اله) مطبوعه مكتبه هنانيه علمه جنكي يشاور عن ٨٨)

(الجامع لا حكام القريم أن ازعلامه ابوعبد الله تحرين احمه مالكي قرطبي (م ١٦٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبزان اج ٢٠٥٠ ١٣٠١) (تعبير كبير از امام فخرالدين تحد بن غييا والدين عمر رازي (م1 • 1 هـ) مطبوعه وارالفكر بيروت ألبنان ، ج 6 م ١٣٩)

مسائل شرعیه :

مصالح دیدیہ میں مال کاصرف کرتا،جس سے اللہ تعالی کی قربت مقصود ہو، انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں خرچ کرتا) ہے، جیسے حج ،عمرہ ،حجاد ،صدقہ ،خیرات ،غازیان اسلام کی امداد ،اپٹی ذات ،اہل وعیال پرخرج ،اشاعت اسلام ،ملم 🕽 وین کی تر تی ،علائے اسلام کی خدمت ،طلبائے علوم دینیہ کی اعانت وغیرہ امور میں خرچ کرنے سے تو ب اوراللہ کی

(لباب الباويل في معاني المتروف بيغير خازن ازعلام على بن مجمد خازن شافعي (م٢٥٠ يه ه) مطبوعه نعما في كتب خانه اردوباز اراا بهور، ج اجس ١٣٢) (مدارك التزريل وحقائل الآويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمر بن محمود مغي (بين ايجه) مطبوعه نعماني كتب غانه اردو باز ارلا بهور ، ح ا بس ١٣٣٠)

(تغییر کبیر از امام فخرالدین محربن ضیاءالدین عمر رازی (م ۲۰۲۰ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان، ج۵ بس ۱۴۸) (تغییر القرآن المعروف بیغییر ابن کثیر عافظ عمادالدین استعمل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۲۲۹ ک)ه ما معرور دارالا حیالات العربیت البایی شرکاه، جابس ۲۲۹)

ا پنامال خرچ کرناواجب ہوتا ہے بھی متحب، حاجت کے وقت جھاد کی تیاری میں ، بیوی ، بچوں کے نان نفقہ ادا کرنے میں خرچ کرناواجب ہے اور دیگرامور خیر میں خرچ کرنامتحب ہے،انفاق فی مبیل اللہ کی بڑی فضیلت ہے،قر آن مجیداور حدیث شریف میں متعدد مقامات پراس کا ذکر ہے۔

ایک مدیث شریف میں ہے:

مَنُ ٱنْفَقَ زُوْجَيْنِ فِي سَبِيُلِ اللهِ نُوْدِي مِنُ ٱبْوَابِ الْجَنَّةِ يَاعَبُدَاللَّهِ هِذَا خَيْرٌ

ر رواه الام احمد والبخاري وسلم والترندي والنسائي عن اتي هريرة ، (بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از علامة على تقى (م<u>24</u>0 هـ)مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ، ج١١، ٦٢٥ ٢٦٥) (بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از علامة على تقى (م<u>24</u>0 هـ)مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ، ج١١، ٦٢٥ ٢٦٥)

جس نے کسی شی کا جوڑ االلہ کی راہ میں خرچ کیا اے جنت کے (آٹھوں) درواز وں سے بلایا جائے گا کہا ےاللہ

کے نیک بندے! یہ بہتر ہے

(احكام القرآن ازعلامه ابو بكر محد بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (معيده ٥) مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان، ج اجس ١١٦،١١٥)

حاجت ،ضرورت کے وقت خرچ نہ کرنا ، بکل ہے کام لینااور مال کی محبت انسان کو ہلاکت تک لے جنا ہے ، ہلاکت ے بچنے کے لئے ضرورت کے وقت خرج کرنااور بخل کورک کرناواجب ہے۔

(احكام القرآن ازعلا مدابو بمرحمد بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م٢٣٣ه هه) مطبوعه دارلمعرف بيزوت لبنان، جابص١١١) (انوار المتزيل واسرارا الباويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م١٥٥٥ هـ) جسمه ۱۳۵۰) (تقسير مظهري ازعلامه قاضي شاءالله باني جي عناني مجدد كي (م٢٣٥ه هـ) (اردوتر جمه) مطبوعه والمستنين اردوبازار جامع سجدو يلي منا السر٢٥١٥)

(سوردالفرفان آيت، ٢٤٠

اسراف، بل اور جھاد کو چھوڑ وینا حرام ہے اور بیامور ہلا کت کا باعث بنتے ہیں،میاندروی اختیار کرو۔

الله تعالی اینے نیک بندوں کی صفت میں ارشاد فرما تا ہے:

وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوُ الَّمْ يُسُرِفُوا ولَمْ يَقْتُرُوْ او كَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَاهَا 🌣 اوروہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حدے بڑھیں اور نہ تکی کریں اوران دوٹوں کے پیج اعتمال پررہیں۔

260

(۷) خطرہ کی جگہ بلاا حتیاط یا بلاضرورت جاناحرام ہے کہ اس میں بے منفعت اپنے آپ کوہلاکت میں ڈالناہے، جیسے ميدان جنگ ميں بغير ہتھيار دخمن كامقابله كرنا۔

(إيكام القرآن ازامام الوبكراحد بن على دازى يصاص (م يع م) مطبوعد داد الكتي العربيد بيروت لبنان، ج ام ٢٩٣٠)

(الغيرات الاحرب ازعلامه احرجيون جونبوري (م١٣٥)ه) مطبوعه كمتبه حقانيه محلّه جنگي نشاور م ٨٥) (تغير القرآن المعروف به فيراين كثير حافظ عمادالدين استعيل بن غمر بن كثير شافعي (مين ١٤٤)ه) مبلوعه دارالاحيا الكتب العربية بين البابي بشركاة ، ١٠٤ بن ٢٠٩٠) اگراعز از دین کی خاطراپے آپ کوخطرہ وہلا کت کے مقام پر کھڑا کر دیے لیکن اس کے اس فعل ہے اہانت کفر مقصود

ہو کہ اسلام کی دھاک کا فروں پر بٹھا تا ہے تو بیہ مقام شریف ہے جس کی مدح اللہ تعالی نے فر مائی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشُرِى نَفُسَهُ ابْتِغَاءَ مَرُضَاتِ اللهِ ء وَاللَّهُ رَءُ وُق , بالْعِبَادِ 🌣 اورکوئی آ دمی جان بیتیا ہے اللہ کی مرضی جا ہے میں ،اوراللہ بندوں پرمہر بان ہے۔ (سوره بفره آیت،۲۰۷)

ایک اورمقام برارشاد هوا:

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرِي مِنَ الْـمُـوُّمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَآمُوالَهُمُ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ٤ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعُدًاعَلَيْهِ حَقًّافِي التَّوْرَةِ وَٱلْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ ۦ وَمَنْ ٱوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللهِ فَاسْتَنْشُرُو ابِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعُتُمْ بِهِ . وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ٢

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس کے بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہ،اللہ کی راہ میں اوریں تو ماریں اور مریں،اس کے ذمہ کرم پرہے سچاوعدہ،توریت اوراجیل اورقرآن میں،اوراللہ سے زیادہ قول کاپوراکون؟ تو خوشیال مناؤ اپنے سودے کی، جوتم نے اس سے کیااور یمی بردی

(سورة التوبة آيت، ١١١)

اس کی تائیدایک حدیث سے ہوتی ہے کہ ایک جنگ میں مہا جرصحابی نے اکیلے ہی شکر کفار پرحملہ کردیا، لوگوں نے ندکورہ بالاآیت پڑھ کرکہا کہ بیراپنے آپ کوہلاکت میں ڈال رہاہے،حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا کہ بیر مجاهد ہاور بيآيت جهاد چهور دينے كے بارے ميں ہے،اس كامقصد ميں خوب جانا مول ـ

(آلجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محد بن احمه ما لكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ،ج٢٠ ص٣٢٣) (احكام القرآن إزام ابو بمراحمة بن على رازي بصاص (م م عصاص) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ،ج١٩ص٣١)

دین میں تفع کی خاطر اگرامر بالمعروف اور نہی عن المنكر كرتا ہوا صيد ہوجائے توبياعلى درجه كاشھيد ب، الله تعالى نے اليون كي مدح فرمائي _ ارشاد موا:

يِبْنَىَّ ٱقِمِ الصَّلُوةَ وَأُمُرُبِالْمَعُرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرُعَلَى مَآاصَابَكَ ، إنَّ ذلِكَ مِنْ عَزْم (سوره لقعان آيت، ١١)

(حفرت لقمان نے اپنے بیٹے کونفیحت کرتے ہوئے فرمایا)اے میرے بیٹے! نماز ہرپار کھ اورا پھی بات کاحلم دے اور بری بات مے منع کراور جوا فآد تھے پر پڑے اس پرصبر کر، بے شک میہ ہمت کے کام ہیں۔

حضورا نورسید عالم ﷺ نے ایسول کوافضل الشھد اء میں سے بتایا۔ ارشاد نبوی ہے

" أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ حَمُزَةُ بُنُ عَبُدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةِ حَقِّ عِنْدَسُلْطَان جَابِرِ فَقَتَلَهُ " (رواه الخطيب في تارخ بغداد وابن جرفي لسان الميز ان عن عباس،

(بحواله موسوعة اطراف الحديث العبوي الشريفاز ابو باجرمح مسعيد بن بسيو لي زغلول مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ، ج ٢ جس ١١)

(ادكام القرآن ازام الوكراتي بن على راز كيصاص (م معيده) مطبوعه دارالكتب العربيديروت لبنان، جام ٢٦٣)

شھید وں میں سے افضل حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اوروہ محص جس نے جابر باوشاہ کے سامنے کلمہ حق ادا کیااس نے اسے مل کرویا۔

(الجامع لا حكام القرآن از علامه الوعبد الله محد بن احمد ما كلى قرطبى (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارا لكتب العرب بيروت لبنان ، ج ٢، عن ٣٦٥) (احكام القرآن از امام الويكرا حيد بن على دازى دصاص (م سينية هه) مطبوعه دارا لكتب العرب بيروت لبنان ، ج ١، ص ٢٦٣)

حرام کی کمائی ہوئی دولت ہے اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا ہے کاراورمردود ہے،اللہ تعالی ایسے صدقہ وخیرات کو قبول نہیں کرتا ،ایے مال کوبطور تقو بصرف کرناحرام ہے،اس سے قواب کی امید کرناعبث ہے۔ رب تعالی ارشاد فرما تا ہے:

يْنَايُهَاالَّذِيْنَ امْنُواۤ اَنْفِقُوٰامِنُ طَيِّبْتِ مَاكَسَبُتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجُنَالَكُمْ مِّنَ الْأَرْض روَلَاتَيَمَّمُوالُخَبِيْتُ مِنْهُ تُنُفِقُونَ وَلَسُتُمُ بِالْحِذِيْهِ الْآانُ تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا ٓ انَّ اللهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿ ﴿ ﴿ (سوره البقرة آيت ٢٧٥) اے ایمان والو!این یاک کمائیوں میں سے کچھ دواوراس میں سے جوہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کاارادہ نہ کرو کہ دواوراس میں ہے تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چتم ہوتی نہ

کرواور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن ازعلا صابوعبداللہ محربین احمہ مالکی قریلی (م ۲۹۸ھ) مطبوعہ دارانکتب العربیہ یہ دے البتان،ج۲ جس۳۲ ہیں۔ اگر کوئی اہل دل دین سے ہے تو اپنا مال اللہ کی رضا مندی میں خرج کرے اورا گراہل دنیا سے ہے تو وقع ہلاکت اور رفع ضرر من خرج کرے۔

ر رئیسی کرتے ہوئے۔ (تغییر کیز ازام فخرالدین محد بن ضیاءالدین عمر رازی (۱۳۲۶ھ) مطبوعہ دارانظر میروٹ لبنان ،ج8 ہم ۱۳۹) مایوسی گناہ ہے اللہ تعالی سے ناامبیدی حرام بلکہ کفرہے ،تو ہہ کے بعد اللہ تعالی پراچھا گمان رکھو، کہ یہ بھی احسان کی تقبير ميں بيان ہوا۔

حديث الدّى من بين إلى اللهُ تَعَالَى: أَنَاعِنُدَظَنَ عَبْدِى بِي ، إِنْ ظَنَّ خَيْراً فَخَيْراً وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَشَرًّا" (رواه الطمر الى والبيمقي عن واثله بن السقع،

(بجواله كنزالعمال ني سنن الاقوال والافعال از علاسة على تقى (م<u>٩٧٥ ه</u>) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ،..ج ٣ جم ٥٨٥٨)

الله تعالی فرماتا ہے کہ میں بندے ہے اس کے گمان کے مطابق برتاؤ کرتا ہوں، اگراچھا گمان رکھتا ہے تو بہتر ہے،اورا کر بُر ا گمان رکھتا ہے تو بُر ا ہے۔

(احكام القرآن ازعلا مدابو بمرفحه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (ميسمه ١٥ مطبوعه دارلمعرفه بيروت لينان اح اجم ١١٧)

(الجامع لا حَكام القرآن از علامه ابوعبد الله تحدين أحد ما كلي قرطبي (م 117 هـ) مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان ان ٢٦ من ٣٦٥) (انوار الترزيل دامرار الناويل المعروف به بيضادي از قاض ابوالخيرعبد الله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م 100 هـ) م

احمان اللہ کے ہاں مجوب ہے، بندوں کواحمان کرنے ہدایت کی گئی ہے، احمان عبادت میں بھی ہوگا اور معاملات میں بھی، ناداروں، بے نواؤں پراحمان تو ہر شخص کے نزدیک محمود ہے، فرائفن کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کرنا بھی احمان ہے۔ اپنے لئے وہی بیندگر تا ہے، اسے بھی احمان شار کیا گیا، احمان صرف بندوں کے ساتھ فاص نہیں بلکہ ہرذی روح کے ساتھ احمان کا تھم ہے، ہرکام میں خوبی کو لئو فار کھنے کا تھم ہے، یہاں بندوں کے ساتھ فاص نہیں بلکہ ہرذی روح کے ساتھ احمان کا تھم ہے، ہرکام میں خوبی کو لئو فار کھنے کا تھم ہے، یہاں تک کدا گرکی کو قصاص میں قبل مقصود ہوتو تلوار کے ایک بی وار میں قبل کردیا جائے تاکہ وہ اذبیت ناک صورت حال میں زیادہ دیردہ چار نہ رہے، جانورکوؤن کے کرنے میں بیا حقیاط محوظ رہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے کوؤن کے نبعد کرے اور تیز چیری سے کیا جائے تاکہ جانور جان کئی کے اذبیت ناک حالات سے تھوڑی دیر جتلار ہے، ذرج کے بعد جب تک شخنڈ انہ ہوجائے اس کی کھال نہ اتاری جائے، بیاسب معاملات احمان میں شامل ہیں اوراحمان اعلی مقامات طاعت ہے۔۔

(تغییر مظهری از علائه قاضی ثناءائته پانی چی عثانی مجددی (م<mark>۳۲۵</mark> هه) (اردوتر جمه)مطبوعه ندوة المصنفین اردو بازار جامع مسجد دبلی ، ج۱،۳ ۲۸ س۲۹،۳۲۸) (تغییر کبیر ازام مخرالدین مجدین ضیاءالدین عمر مازی (م<mark>۲۰۰</mark>۲ هه)مطبوعه دارالفکریبروت لبنان ،ج۵ ، ج۱۵۱)

(تغيير القرآن المعروف بتغيير ابن كثير حافظ محاوالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (من 22 هـ) مطبوعه دارالاحيا الكتب العربية مي البابي وشركاؤ، ج ا م ٢٢٩)

: (M)_L

﴿ في اور عمره ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحَمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَآتِـمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمُرةَ لِلَّهِ فَإِنُ أَحُصِرتُمُ فَمَااسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدِي ، وَ لَا تَحْلِقُوا رُءُ وُسَكُمُ حَتَّى يَبُلُغَ الْهَدِي مَحِلَّهُ ، فَمَنُ كَانَ مِنْكُمُ مَرِيُضاً اَوْبِهِ اَذًى مِّنُ رَاسِهِ فَفِدُيَةٌ مِّنُ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ ، فَإِذَا أَمِنتُهُ اَوْبِهِ اَذًى مِّنُ رَاسِهِ فَفِدُيَةٌ مِّنُ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ ، فَإِذَا أَمِنتُهُ فَمَنُ تَمَتَّعَ بِالْعُمُرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيُسَرَ مِنَ الْهَدِي ، فَمَنُ لَمُ يَجِدُ فَمَنُ تَمَتَّعَ بِالْعُمُرةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيُسَرَ مِنَ الْهَدِي ، فَمَنُ لَمُ يَجِدُ فَمَا اللهَيْسَرَ مِنَ اللهَدِي ، فَمَنُ لَمُ يَجِدُ فَمَا اللهَ يَسَامُ ثَلُهُ مَا عُشَرَةٌ كَامِلَةً ، فَصِيامُ ثَلْمُ يَكُنُ اللهَ مَنْ اللهَ مَنْ اللهَ مَنْ اللهَ مَسْجِدِالْحَرَامِ وَاتَقُوا اللهَ وَاعْلَمُوا آنَ اللهُ بَشِدِيُدُ الْعِقَابِ ﴿

اور ج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو، پھرا گرتم رو کے جا دُتو قربانی بھیجو جومیسر آئے اور اپناسر نہ منڈاؤ، جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ، پھر جوتم میں بھار ہو یااس کے سرمیں تکلیف ہوتو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی ، پھر جب تم اطمینان سے ہوتو جو جج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے ، پھر جے مقدور نہ ہوتو تین روزے جج کے دنوں میں رکھے اور سات، جب اپنے گھریلٹ کرجاؤ، یہ پورے دی ہوئے ، یہ تھم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہے والا نہ ہو، اللہ سے ڈرتے رہواور جان رکھوکہ اللہ کاعذاب بخت ہے۔

الورويقرة آيت،١٩١)

حل لغات :

اَتَهُوُ ا'': اتمام ہے بنا ہے جس کامعنی ہے، پورا کرنا ، کامل کرنا ، انتہا تک پہنچادینا ،اس کا متضاد نافض ہے یعنی ادھورا۔

(المفروات في خريب القرآن از علا مرحتين بن محد المفصل الملقب بالراغب استنباني (٢٠٣٠هـ ٥)

مطبوعة نورتحد كارخانه تجارت كتب كرا چي ۲۵) (مصباح اللغات از ابوالفضل مولا ناعبدالحفظ بليادي مطبوعه قدي كتب خانه كراجي جن ٨٤)

کی ٹی کوجمیج اجزاء سمیت ،شرا کط کی حفاظت کرتے ہوئے ،مفسدات اورنوافض ہے بچاتے ہوئے پورا کرنااتمام

(احكام القرآن از علامه ابو بمرمحه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (مع٢٠٠ ه ٥)مطبوعه دارلمعر فه بيروت لبنان ، ج١٥ ص١١١)

(لباب الآويل في سعاني التزيل المعروف بتغير خازن از علامة على بن محمه خازن شافعي (م٢٥٠ هـ). ج اجس ١٣٣)

(مدارك التر يل وها أق الآويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مني (مرايه) . ج اجس ١٣٢)

آیت کامفہوم یہ ہے کہ بچ اور عمرہ کواپنے ارکان ،شرائط ،واجبات اورسٹن کی رعایت کرتے ہوئے نیزمفسدات او

نوافض ہے پر ہیز کرتے ہوئے ،ادا کرو۔

اً کھنے " : لغوی معنی قصد اور ارادہ کے ہیں، چونکہ اس عبادت میں بیت الله شریف کا قصد اور ارادہ کیا جاتا ہے لہذا اے حج کہا جاتا ہے، بچ کوجاء کے کسرہ کے ساتھ جیج بھی پڑھا گیا ہے، کہ ج(بالفتہ)مصدر ہے اور چہ (بالکسرہ) اسم ہے۔

(احكام القرآن از طامه ایو بخرمجر بن عبدالله العروف باین العربی مانکی (۲۳۳۰ه ۵) مطبوعه دارلعو فه بیروت البنان . تا ایس ۱۱۸ ((تغییر از امام نخر الدین محربین ضیاء الدین عمر رازی (۱۳۰۰ه) مطبوعه دارالفکر بیروت البنان ، ت۵ مین ۱۵۲) (المفروات فی غریب القرآن از طامه حسین بن مجمد المقصل الملقب بالراغب اصفهانی (۲۰۰۰ه ۵)

مطبوعة ورمحه كارخانة تجارت كتب كراجي ١٠٤)

وقت مخصوص، موضع مخصوص کے ساتھ مشر و مے وجد کے ساتھ مناسک ادا کرنا مج شرعی ہے۔

(احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمجه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م٢٣٠٠ هـ) مطبوعه وأركم وفد بيروت لبنان ، خ اجم ١١٨)

العصوة ": آبادى اورزندگى اس كالغوى معنى ب، چونكه عمره ميں بيت الله كا قصد كر كے سفر كرتے بيں يازندگى ميں ہروقت عمرہ اداکیاجاتا ہے اس لئے اس عبادت کا نام عمرہ ہے، ساراسال اس عبادت سے بیت اللہ آباد زہتا ہے اس لئے بھی

(اَلْمُودَات فَى غريبالقرآن ازعلامة حين بن مجمد المفقس الملقب بالراغب اصغهانی (۱۳۳۰ ۵ ه) مطبوعهٔ ورمجه کار خارت کتب کراچی ص ۳۳۷) (احکام القرآن ازعلامها بو بمرمجه بن عبدالله المعروف یا بن العربی الکی (۱۳۳۰ ۵ ه) مطبوعهٔ دارآمو فه بیروت البنان ، خاب ۱۹۸)

فج کو فج اکبراور عمرہ کو فج اصغر کہا جاتا ہے۔

لیکہ '': اللہ کے لئے ،تمام اعمال اللہ تعالی کے لئے ہونے چاہئیں کہوہ خلق، تقدیر علم ،ارادہ ،تعریف و تکلیف دینے کاختیار رکھتا ہے،اس لئے تمام اعمال میں اس کی رضامقصود دہنی جا بئے۔

(احكام القرآن ازعلا مدابو بكرمجه بن عبدالله المعروف بابن العربي بالكي (مهيم ١٥ هـ) مطبوعه دارلمعر فيهيروت لبنان ، ج اجل ١١٩)

(انوارالتنز بل داسرارالیاد بل المعروف به بیضاوی از قاضی ابواکنیرعبدالله بن قمر بیضادی شیرازی شافعی (م۱۸۵ هـ) جم ۱۳۳)

مر احكام قران محجججججججج أخصر نَعُ ": اس كامصدراحصاراور ماده حصر ب، دونول كامعنى روكنا ب، ركاوث خواه وثمن كي طرف بي بياري كح ے -(المفردات فی غریب القرآن اذعلام حسین بن محد المفصل الملقب بالراغب اصفهانی (عنده ۵) م ۱۲۰) آیت کامفہوم یہ ہے کہ فج یاعمرہ کے ارادہ سے گھرے نگلنے والو!اگرتم بیت اللہ شریف بہنچنے ہے روک ویئے جا (احکام القرآن از علامه ایو کمرتیر بن عیدالله العروف باین العرفی ما کل (م ۲۳۳ ه ۵) مطبوعه دارلمعرفه بیروت لینان من آام ۱۱۹) (الجامع لا حکام القرآن از علامه ایو عبدالله محمدین احمد ما کلی قرطبی (م ۱۷۷ ۵) مطبوعه داراکتب العربیه بیروت لینان من ۴ مس است فَصَا اسْتَ يُسَوَّ ' : يُسُرِّ ب بنا إلى كامعنى آسانى ب وتيسُواور استَيسَرَ دونو ل كامعنى سوات اورآسانى ب (الغروات في غُريب القرآن از علام شين بن مح المفصل العقب بالراغب اصفها في (ع ٢٠٥٠ هـ) * مطبوعة ورمح كارخانة تجارت كتب كرا جي جن ٥٥٣) اَلْهَدى ": لغوى معنى تحذب جوكى كودياجا تاب،ات ياكى تشديد كے ساتھ بھى پڑھا گياب،اَلْهَدْي،اس كاوا حد اصطلاح شرع میں'' هَدی'' قربانی کاوه جانور، جے حرم میں بھیج دیاجائے تا کہوہ وہاں ذرج ہو۔ (المغردات في غريب القرآن ازعلامة حسين بن مجمد كمفصل الملقب بالراغب اصغباني (مع ٥٠٠٠ ه) مطبوعة نورمجر كارخارت كتب كرايي جم ٥٠١١) (مصابّ اللغات از ابوالفضل مولا ناعبد الحفيظ بلماوي مطبوعه قد كي كت خانه كراحي جن ٩٨٣) 14 (تغيير دوح المعاني از علامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حقى (مره ١٣٤هه) مطبوعه مكتبه أبداد بدملتان و٢٠جس ٨١) (انوارالترَ بل داسرارالبّاويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م ١٨٥ هـ) جن ١٣٥) (الجامع الحراب القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمر ما كلي قرطبي (مر٢٧٨ هه) مطبوعه دارا لكتب العربيه بيردت لبنان ان ٢٠٨٠ من ٣٤٨) آیت کامعنی میہ ہے کہ اگر کج یاعمرہ کااحرام باندھنے کے بعد تمہیں روک دیاجائے توتم پرواجب ہے جو ے دستیاب ہووہ حرم میں بھیج دو، تا کہ وہ وہ ہاں ذرجے ہوجائے اورتم احرام کھول دو۔ ولاتحلقوارء وسكم"؛ خلق كامعنى موغرنا، رَءُوسَ جع برأس كى، يهال سرموغ ن عمرادب احرام کی یابندی دور ہونا،اے طال ہونا بھی کہاجاتا ہے۔ (النفروات في فريب القرآن ازعلام حسين بن جم المفعل الملقب بالراغب اصغباني (٢٢٠٠ هـ)مطبوعة وتوريخ كارخانة تجارت كتب كراجي جم ١٢٩) مَحَلَمُهُ ":حَلَّ عَظرف كاصيفه، حَلْ كامعنى جاتارنا، نازل مونا، احرام عن نكنا، مَحِلُهُ كامعنى جرباني كى جكه يا قرباني كاوقت، جار يزويك اس مراد برباني كى جكه-(الغردات في غريب القرآن ازعلام حين بن محر المفعل الملقب بالراغب امنها في (٢٥٠٥ هـ) مطبوعة ورمحد كارخانة تجارت كتب كراتي اس ١٢٨) (مصباح اللغات از ابوالفضل مولا تاعبد الحفظ بلياوي مطبوع قد مي كت خاند كرا جي م ١٣٩) آیت کامفہوم ہیے ہے کہ جب تک تمہاری قربانی کا جانور حرم میں بیٹنے کرؤئ نہ ہولے اپنے سروں کونیمونڈ اؤ اس وقت تک تم حالت احرام میں رہو،اگر جانور وہاں ذبح ہوجائے تو تم احرام کی پابندیوں ہے آزاد ہو۔

احكام قرآن محمده محمده مریض ہر ادوہ بار ہے جے تکلیف کے باعث سرمنڈ اناپڑے،جم کی کوئی نَمَنْ كَانَ مِنكُمْ مَرِيضاً": بیاری یا کوئی زخم،جس کے باعث سرمنڈانے کی حاجت ہو۔ (إحكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على رازي عصاص (م م عصره عياهه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ع ابس ٢٨١ (مغیر مظہری از علامہ قاضی شا واللہ یاتی تی عثانی محد دی (سر۱۲۲۵ ہ) (اردور جمہ) ، ج اس ۳۸۲) (تغییرروح المعانی از علامه ایوالفضل سیدخود آلوی حتی (م<u>۲۷ ۱۵ می ۱۲</u>۱۵) مطبوعه مکتبه اهه ایسیان ۱۰ ۲۳ می ۸۱) (هدارک الترزيل وحقائق الناويل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمود ملی (مروايه ه) نج اص ۱۲۵) اویہ اذی من راسہ ": اذی سے مراد سرکی تکلیف جس کے باعث سر منڈانے کی حاجت ہو، زخم ہویا شقیقه یا برسام دغیره یا جوؤل کی کثر ت اورایذ ا،کوئی بھی تکلیف ہو جوبغیر سرمنڈ ائے دور نہ ہو۔ آیت کامفہوم یہ ہے کہ احرام کی حالت میں سر کے بال کا ٹناحرام ہیں، ہاں اگرایسی حالت میں کوئی ایسامرض لاحق ہوجائے یاسر میں کوئی ایسی تکلیف آ جائے کہ سرمنڈ ائے بغیر جارہ نہ ہوتو وہ محض ترم تک ہدی کا پہنچنے کا انتظار نہ کر _ بلکه سرمنڈ ادے (اس جرم کابدلہ دے لے،اس کابیان آیت میں موجود ہے)۔ غَفَدُيَةً '': فِديه ، فِداءً بنا ب جس كمعنى بين ، مال وغيره د ب كرچير انا، كى عبادت مين اگركوئي كى ياقصو آ جائے انسان جو مال صرف کر کے اس کمی ہے بچتا ہے اسے فیڈ پیدکہا جاتا ہے، جیسے روز ہے کا کفارہ ہتم کا کفارہ۔ ﴿ المفردات فی غریب القرآن از علام تحسین بن مجر المفصل الملقب بالدنب استبانی (۱۳۲۰ھ) مطوعہ نورجم کا رفانہ تجارت کتی کراچی مر۲۷۳) نَسِيُكَةً كَ جَمْع مِ، نسِيك وه جانور مِ جوالله تعالى كے لئے ذبح كياجائے، مَسَكَ كالغوى معنى مِ عبادت کرنا، خدا کے نام پرذ نے کرنا، ای ہے مناسک بناہے، اس کامعنی افعال وار کان کج ہے۔ (المفردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن مجر المفقل الملقب بالراغب اصفها في (عن ٥٠٠٠) مطبوعه نورمحر كارخانه تجارت كت كراحي بص ۴۹۱) (مصباح اللغات از ابوالفعنل مولا ناعبدالحفيظ بليادي مطبوعه قد يمي كت خانه كرايتي ج ٥٨٢) (النغيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جونيورى (ع ١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه حقائية كله جنل ثياور ، ٩٨) (تغییر مظہری از علامہ قاضی شاءاللہ یائی تی عثانی محددی (عربیۃ اے) (اردور جمہ) ، ج اجس ۲۸۲) (لباب اليَّاويل في معاني التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن محدخازن شافعي (م٢٥ ١٣ هـ)، ١٦ م ١٣٠٠) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما لكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيه وت البنان ، ن ٢٠٣٠ ال ٢٨١ هـ) فدید کے طور پراونٹ یا گائے یا بکری، جو جانور ذرج کیا جائے گاوہ نسکے سے مراد ہے۔ فُعِلِدُ أَا صِنْتُهُم ": پھر جبتم اطمینان ہے ہو، میلفظ امن ہے بنا ہے جس کامعنی ہے،اطمینان، بیاطمینان عام ہے خواہ دعمن یا بیاری کی رکاوٹ کے بعد ہویا کوئی عذر در پیش نہآئے ،مرادیہ ہے کہ جبتم اظمینان ہے ہوجا دیا تہہیں سرے ے کوئی عذر لاحق نه جواور فج کاوفت باقی جو (تو تم تمتع کرلو)۔ (إ حكام القرآن از علامه ابو بَرَجْمه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (مراهم 🕿) مطبوعه المعرف بيروت لبنان من السي ١٢٥) (تفسير مظهري المرها مع الشي تأوالله بإني من عني عني أني عجد دي (مره الله جد إلى اردوق بمه) ، بن ارس ٣٨٢ ا

وجوده وجوده وجوده والمحود والم ت ت ت ت ا ع بنا ہے جس كالغوى معنى نفع حاصل كرنا ہے، سامان كومتاع اى لئے كہاجاتا ہے كہ اس سے نفع حاصل كيا عرف شرع ميں جج کوعمرہ کے ساتھ ملا کراوا کر ناقشق میں کہلاتا ہے۔ جہ (المغردات فی فریب القرآن ازعلام حین بن مجرا مقصل المقب پالراغب اصغبانی (۱۳۰۶ه ۵) مطبوعة ورمح کارغانة تجارت کتب کرا پی میں ۴۸۱) جہ (مصباح اللغات از ایوانفشل مولانا عبدالحیقظ بلیادی مطبوع قدمی کتب خانہ کرا پی میں ۸۰۳) اذارَ جَعِيْهِ ": رجوع كامعنى به پلنما، مكراس مقام پراركان ع ب فارغ ہونا مرادب، مناسك في في فراغت کے بعدا گرکوئی اپنے وطن کولوٹ آئے یاو ہیں ا قامت اختیار کرلے، بالعموم حاجی حج سے فارغ ہوکراپنے وطن کو ملیٹ آتا ہاں گئے اے رجوع ہے (احكام القرآن ازامام الوبكراتية بن على رازي حصاص (م يسيسه)مطبوعة دارالكتب العربية بيروت لبنان، ج اجس ٢٩٨) (الغيرات الاحديد ازعلامه احدجون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه كتبه حقائه كله جني يتاورهم ١٩٠ (تغییر مظیری از علامه قاضی ثناه الله یالی تی عثالی مجد دی (م۲۲۵ اهه) (ار دوتر جمه) نج اجم ۲۸۱) (انوارالتز مل وامراراليّاو مل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي الم ١٣٦ هـ) بس ١٣٦) (تغيير ردح المعاني از علامه ابوالفعنل سيرمحود آلوي فني (م2 ميااهه)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج٢ بس٨٣) .ُلك لَمَن لَمْ يَكُن اهله حَاضَري الْمُسجِدالْخَرَامُ ": آهل سے مراد کھر والے ہیں یعنی بیوی، بال بیج، کنیہ، رشتہ دار، جب اہل بیت کالفظ استعال ہوتو اس سے حضور سید (العَرواتَ فَي فريبالشَّرَ آن از علامة حسين بن محد المغصل الملقب بالراغب اصغها في (٢٣ ٥٠ هـ)مطبوعة و وحد كارخانة تجارت كتب كراجي و ٣٠) (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحنظ بلياه في مطبوعه قد مي كتب خانه كراجي وسهم) خاصِير بمعنى موجود بونام، غائب كامتضاد، اس آيت مين مقيم جونا اوروبال كارباتي جوناب-مجد ترام ہے مراد حرم شریف بلکہ میقات کے اندر کاعلاقہ مراد ہے، یعنی متع ان کے لئے ہے جومیقات ہے ہاہر کے (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرتمه بن عبدالله المعروف بابن العرلي ما في (مع ٢٠٠٥ هـ) مطبوعه دارلعرفه بيروت لبنان ، ح ابس ١٣١١) (إدكام القرآن ازامام الوكراحد بن على دازي بصاص (م مع المع المطبوعة دارالكتب العربية بروت البنان اج اجم ١٨٥٠ ١٨٥) (تغییر مظیری از علامه قاضی ثناءالله یانی ی عثانی مجددی (م ۱۳۲۵ه) (اردور جمه) منزا اص ۲۸۷) (الغيرات الاحمد ازعلامه احم جيون جو يُوري (مهماله)مطوعه مكتب تفاني كله جل إيثاور م ٩٢) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محر بن احمد ما كل قر عبي (م ١٦٨٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ان ٢٠٩٣ ١٠٠٠) شان نزول یعلی بن امیہ ہے روایت ہے کہ حضور نبی اگر میں مقام جر انہ میں تھے کہ ایک مخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ جب پہنے ہوئے اور خوشبولگائے ہوئے تھا، وہ عمرہ اداکر ناچا ہتا تھا، حالا تکہ بے خبری سے سلا ہوا کیڑا بہنے ہوئے اور خوشبولگائے ہوئے تھا، اس نے دریافت کیا کہ میں عمرہ کس طرح اداکروں؟حضور ملہ اسد ، والسام تھوڑی دیر خاموت رہے،اس پروتی اتری،آپ نے فرمایا،سائل کہاں ہے؟ وہ محض حاضر ہوا،آپ نے فرمایا، جبدا تار (فیر ملے کڑے پمن)

...

القرآن المروف تغيران كثير حافظ عادالدين المعيل بن عرين كثير شافعي الهراسية

اورخوشبودهوڈال اور جو حج میں کرتا ہے عمر ہ میں کر ۔

احكام قرآن ************

مسائل شرعيه

امت کااس پراجماع ہے کہ حج فرض عین محکم غیر قابل گئے ہے ، پانچ ارکان اسلام میں ہے ایک رکن ہے،اس کی فرضیت قرآن مجیداورسنت ہے ٹابت ہے،اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کا فراور باو جوداستطاعت کےادانہ کرنے والا فاس ہے۔

الله تعالى ارشادفر ما تاب:

فِيهِ اللَّ ، بَيَّنَتْ مَقَامُ إِبْرَاهِمَ ، وَمَنُ دَحَلَهُ كَانَ امِنَا ، وَلِلْهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اللهِ سَبِيلًا مُ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهُ غَنِي عَنِ الْعَلْمِينَ ﴾ (سوره آل عمران، أيت ١٥)

اس میں تھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگد اور جواس میں آئے امان میں ہواور اللہ کے لئے لوگوں پراس گھر کا فج کرنا ہے، جواس تک چل سکے،اور جومشر ہوتو اللہ سارے جہاں ہے بے پر واہ ہے۔

(تغییر مظبری از علامه قاضی شاه امند پانی چی عنی مجدوی (م<mark>۱۳۲۵ هه) (اردوتر جمه) . شام ۱۹۹</mark>۹) (الباب البادیل فی معانی التز بل المعروف بیفیر خاز ن از علامه یکی بن مجد خازین شافعی (م<u>۲۵ پ</u>ه ه) _، یج اجس ۱۳۳

(۲) مج عمر میں ایک بار فرض ہے جوصاحب استطاعت ہو، حج فرض ادا کرنے کے علاوہ جنتی بار چاہے ادا کرے، چونک وجوب حج کا سبب بیت اللہ ہے ادروہ ایک ہے متکر رہیں ہوتا، لہذا عمر میں ایک بار حج فرض ہوا۔

صدیت شریف میں ہے کہ شارع ملیہ العلو ہواللام ہے دریافت کیا گیا کہ کیا ہرسال جج فرض ہے؟ حضور شارع مایاسد ہ مراسام خاموش رہے ، یہال تک کہ تین باردریافت کیا گیا،حضور نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار، پھرارشاد فرمایا کہ اگر میں

ہاں کہددیتا تو ہرسال فرض ہوجاتا،اس ہے تہبیں مشقت اٹھانا پرتی۔

کا (۱۳۲۰ھ)، جا اللہ ویل اللہ وی باللہ وی باللہ وی باللہ وی باللہ وی باللہ میں بین کا منانی (۱۳۵۰ھ)، جا اس اللہ ۲) عمرہ کرناسنت ہے،اس کے لئے کوئی وقت مخصوص ہیں، ہاں ایام حج میں عمرہ کرناممنوع ہے،عمر میں جتنی بار چاہے

عمرہ کرے ثواب پائے گا،عمرہ کو ج اصغر بھی کہتے ہیں،اس لحاظ ہے جج کو ج اکبر کہتے ہیں،حضرت جابر رض اللہ عذے روایت ہے کہ حضورا کرم ﷺ ہے سوال کیا گیا۔

" سُئِلَ عَنِ الْعُمُرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِنَى قَالَ لَاوَانُ يَّعُتَمِرُوْ اهُوَ أَفُضَلُ "

عمرہ کے بارے میں آپ ہے بوچھا گیا کیا پیفرض ہے؟ فر مایا نہیں ، ہاں اگر عمر ہ کروتو بہتر ہے۔ ﴿ ﴿ جَامِعَ مَدْنَ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّ

ايك اور حديث من يول ارشادمروى إ: " ٱلْحَجُّ مَكْتُوبٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ"

(كنز العمال في سنن الاقوال والإفعال از علام يلي تقي (م24 هـ) مطيوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان ، ج ٥ ، ح ٩ - ١١٨)

الله و التعرورة المعالى ازعلامه الوافعل ميد محمورة لوي على (١٥٥٠ ما ما معلوعه مكتبه العاديد مان، ٢٥ م ٥٨٠)

العيم منظري از علا مدقاض ثناءالله ياني تي عثاني مجددي (م١٣٥٥هـ) (اردور جمه)، يّا امن ٣٥٠) الله الباب الآديل في معاني التو يل العروف يقيم خازن از علامه على بن مجدغازن شافعي (م٢٥٣هـ) . يّا اس ١٣٣)

۱۱۵ (۱۱۵ مراقع آن از طامه ابو کمرتجوین عبدالله العروف باین العربی مانگی (۱۳۳۰ ۵ هر) مطبوعه دارگسو قدیم و ته ابس ۱۱۸) ۱۱۶ (۱۲۸ مراقع آن از اصار کمرات بر معلم از بر معلم از مراح ۱۲ مرات کار مراح ۱۲ مرات المرات المرات المرات المرات

ا دکام القرآن از امام ابو بکراتیرین ملی رازی جسام (م معناه می ادالکتب العربیه پیردت البتان ، ج۱ برم ۲۹۳ م) این (الجام لا حکام القرآن از ملا مدابوعید الله محمد برن احم مالکی قرطبی (م <u>۲۹۸</u> هه) مطبوعه دارالکتب العربیه پیردت البتان ، ج۲ برم ۲۹۸ م

و و و و و و و و و و و و و و و و و و و	-
عمرہ شروع کر لینے ہے اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے،عمرہ خواہ عذر سے چھوڑ دے یا بلاعذر،اس کی قضالازم ہے،	(1
یمی حال برنفل کا بےنفل کام شروع کرنے پر پورا کرناواجب بن جاتا ہے،جمہورامت کااس میں اختلاف نہیں ملکح	
مری ہے۔ حدیبیہ کے سال حضورا کرمﷺ نے جس عمرہ کا احرام کھول ویا تھاا گلے سال آپ نے اسے قضافر مایا، فقہاءاور محدثین	
ئے اس قضائے عمرہ کہا ہے۔ نے اس قضائے عمرہ کہا ہے۔	
ن المستح بخاری از امام ابوعبدالله محد بن المعلى بغاری (۱۳۳۰ هـ) من ۱۳۳۱)	
۱۲۵ مالقرآن مازامام ابو بکراهمدین علی رازی بیصاص (م م مصیره) مطبوعه دارانکتب العربید پیروت لینان ، ۱۲ ایس ۴۸۰) ۱۶۰ (احکام القرآن از علاصه ابو بکرمجمدین عبدالله العربی مالکی (م ۲۳۰ ۵ هه) مطبوعه دارلعرفی بیروت لبنان ، ۱۲ اص	
ن تقسيرالقرآن المعروف يتغييرا بن تحشير عافظ عادالدين المعيل بن عمر بن كثير شاقعي (من الميسيك هـ) بن اجس ٣٣٠) ﴿ تغيير كبير ازام خوالدين عمر بن ضيا دالدين عمر دازي (م <mark>ساسلا</mark> هـ) مطبوعه دارالقكر بيروت البنان من ٥٤ م ١٤٥)	
🖈 (تغییر دوح المعانی از غلامه ابوالفضل سید محود آلوی علی (موکی اله ۵) مطبوعه کمتبه اه از پید مکان ۱۳۰۰ م ۱۹۰۹ (۲۰۰۰)	
النغیرات الاحمریه ازعلامه احمد حیون جو تبوری (۱۳۵۰ه هر) مطبوعه مکتبه حقائیه کله جنگی بشاور ۱۳۵۰) ۱۲۰ (الجام کلا حکام القرآن از علامه ایوعمه الله محرین احمد با کلی قرقمی (۱۸۸۴ هه) مطبوعه دارانکتب العربیه بیروت البنان ۴۵، ۳۵، ۳۵۰	
نابالغ نے جج کااحرام باندھا قبل وقوف عرفات بالغ ہوگیا،احرام کی تجدید کرے، کیونکہ پہلااحرام تفلی تھااب واجب	(0)
ہو گیا ہے،جیسا کنفل نمازشروع کی اس حال میں فرض کی جماعت قائم ہوگئی نفل چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو کہ ہیہ	
فرض ہے	
😭 (الجامع لا حكام القرآن إز علامه البرعمية الله محمد بن الحمر ما في فر على المعملات العربية بيروت بستان ان ٢٠٥٠ الم ٢٠٥٠	
اگر کوئی فرض ادا کرناشر و ع کر دیے تو تکن کی بنا پرتو ژکهیس سکتا۔ ۴۶ (الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبرالله محربین احمد آلی قرطبی (م <u>۸۲۸ ه</u>) مطبوعه دارانکتب العربیے ب _{تر} دے لبنان، ۲۶ جن ۴۸۰ .	(4)
(۷) فرض اورنفل (ہردو) کوعلی وجدالتمام اوا کرناماموریہ ہے، آیت بالا میں " اُلَتِحُوّا "کا ی ی مقہوم ہے-	
() فرض اورنفل (ہردو) کوعلی وجہالتمام اوا کرنامامور بہ ہے، آیت بالا میں '' اَتَحَوَّا '' کا ب یمی مفہوم ہے۔ الغیرات الاحمد به از علاصاح جیون جو نیوری (م <mark>۱۳۵</mark> ۵) مطبوعہ کتبہ بھانے علم جنگی نیٹاور ہی ۸۵) شکار تعریبر از امام فرالدین محمد بن غیا الدین عمر رازی (م <mark>۲۰۱</mark> ۷۵) مطبوعه دارانکر بیروت لینان ، ۲۵۰ می ۱۵۰ میں اس	
ج اور عمرہ میں (بلکہ تمام امور خیر میں) نیت میں اخلاص ہو کہ رید کام اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لئے کرتا	(A)
، ون مُحفَّ دنیوی اغراض مطلوب ومقصود نه موں، مثلاً اجتماع کثیر، اظهارغلبه، اظهارفضیات، تفاخر، اظهار نفر ت ،	79
د نیوی حوائع کا بورا کرنا ، تجارت وغیرہ ، اخلاص نیت ہے جج اور عمرہ کرنے سے میدامورازخود حاصل ہوجا کیں گے ،	
آیت ذکورہ کے کلمہ لللہ کا بی مفہوم ہے۔	
۵۰ (احکام القرآن از علامه الیم بخرین عبدالله السروف باین العر لی ماتکی (۱۳۳۰ ۵۰ مطبوعه دارلسمرفه پیروت لینان ان ۱۹ س ۱۹۱۹) ۱۲ (الجامع الد حکام القرآن از علامه ایوم بدالله تحرین اتبر ماتکی قرطبی (۱۸۸۶ ۵۰ ماهیوعه دارانکت العربیه پیروت لینان ان ۲۳ م ۱۹ س (۱۳	
۱۵۰ (النفیرات الماحمه به از ملاسه احمد نیون جو نیوری (۱۳۵۰هه) مطبوعه مکتبه حقانه بیمله جنگ نیشاور می ۱۸۷) ۱۵۰ (تغییر دات العانی از ملاسه ایوانعتس میریخود آلوی حنی (۱۳۵۰ه ۱۳۵۰ه) مطبوعه مکتبه امداد بیدمان ۱۳۰۰م ۱۸۰۰	
ر میزد با العالی ارتفاعه سابود مسی میشود و موقع به میشود به میشود بیشیان میشود بیشیان میشود. (انوارالته می دارم ارالته می العروف به بیشاه ی از قاضی ابوانحی عمد الله برن عربی او میشود بیشیان شافعی (م ۲۵ ه ۱۳۳۳) (دب ب التاری می فی معانی الته میلی العروف بیشم شازن از هلامه می بیشی میشازن شافعی (م ۲۵ یده) ۱۳۸۳)	
	17

ومدوه ومدوم ومدوه ومدوه ومدوه ومدوه ومدوه ومدوه ومدوه ومدوم	•••
ج اورغمرہ کے سفر میں تنجارت کی اجازت ہے، ہال مقصود تنجارت نہ ہو،اس سفر میں نبیت تنجارت اخلاص کے منافی ہے۔ ۱۲ (۱۵۶۱مالقرآن ازعلا سابو بمرقعہ بن معبدالقد العروف بابن العربی الله (۱۳۳۰هـ ۵) مطبوعہ دارلسر فد بیروت لبنان ، ج اس ۱۹۹۱) ۱۲۰ (الحاص لا حکام القرآن ازعلا سابوعمد الغدمجر بن احم الحق فرطبی (۱۳۸۸هـ) مطبوعہ دارلسر فد بیروت لبنان ، ج اس ۱۹۹۵)	(4
الباب الآول في معانى الترويل المعروف بقير خازن البلا المعلى بن تحريفان في التروي المواجعة على المواجعة المواجع	(1-
همه'' کِلیه معموم اورمفاد ہے۔ ۲۶ (الغیرات الاحمیہ از علاسا حمجون جو نپوری (۱۳۵۰هے) مطبوعہ مکتبہ تقانہ کِلَّهِ جَنَّیٰ بِنْادر ۲۸۱س) ۲۶ (لباب الآویل معانی التقریل المعروف بتغیر خازان از علاستان برخمہ خازان شاقعی (م21ہے) ۲۶ (انواراکٹزیل واسرارالآویل المعروف بینطادی از قاضی ابوالخیر عبداللهٔ برنام بیضادی شرازی شاقی (م210ہد) بین ۱۳۵۸)	
ﷺ ﴿ حَرِدُونَ العَانَ العَانَ العَانَ العَانَ العَالَمَ الوَاسِ مِي العَمَّالِيَّةِ الْعَلِيمِةِ العَانِيمِةِ المُعَلِّمِينِهِ ﴿ مُعْلِمِينَا مِنْ مَا الْمِنْ مِنْ مُعْلِمِينَا مِنْ مُعْلِمِينَا مَا مُعْلِمِينَا مَا مُعْلِمِينَا مَا مُعْلِمِينَا مَا مُعْلِمِينَا مُعْلِمُ مُعْلِمِينَا مُعْلَمِينَا مُعْلِمُ مُعْلِمِينَا مُعْلِمُ مُعْلِمِينَا مُعْلِمُ مِعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعِلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُ	(
لازم ہے کہ احرام باندھ کرحاضر ہو، چونکہ مسلمان اطراف عالم سے یہاں حاضر ہوتے ہیں ان کی سہولت کے پیش نظر مکہ معظمیہ کے چاروں طرف مقامات مقرر کردیئے گئے ہیں جہال سے احرام باندھ کر گذر نالازم ہے،ان مقامات کومیقات کہتے ہیں،میقات سے ہیں،اہل مدینہ اوراس سمت ہے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ، (آن کال پے جگہ ایپار علی	
کے نام ہے معروف ہے)اہل شام کے لئے جھہ ،اہل نجد کے لئے قرن ،اہل یمن کے لئے یکملم اوراہل عراق کے لئے ذات عرق۔ برعظیم ماک وہند کے مسلمان چونکہ یمن کی سمت سے گذرتے ہیں اس کئران کامیرۃ!۔ یلملم سے	N
ا حکام القرآن از امام ابو بگراتیم بین فلی را زی جسامی (م مسیسه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ، ج۱ می ۴۵۷) ا ایام تلا حکام القرآن از علامه الا تحدین احد ما کلی قرطبی (م ۲۶۸ هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ، ج۲ می ۳۱۷) ا بیاب الباق من فی متافی التو ملی العروف بتغییر هازن از علامه علی بن محده فازن شافعی (م ۲۵۸ هه) ، نیا ابس ۱۳۷) ا بدائع الصنافع فی ترتیب الشرافع از علامه علا دالدین ابویمر بن مسعود کامانی حتی (م ۲۵۸ هه) مطبعه داد القلد مده و الدان من معرود می معرود کام المدان القلام المدان المدان المدان المدان می معرود کام المدان القلام و مده می معرود کام المدان المدان کام	
ی (قادی عالم کیریزف بین این این ۱۳ میلی) کا نظام (عالایاهه)، ج۱۰ میراد) آفاقی اگر مکه معظمه حاضر ہونا چاہے اس کے لئے احرام باندھناواجب ہے،خواہ حج یاعمرہ کی نیت سے حاضر ہویا تجارت یا کی ضرورت کے لئے ،احرام ہرحال میں باندھناواجب ہے،احرم کی پابندی سے فارغ ہونے کے لئے عمرہ	(
کر نا ضروری ہے (پرائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علا سعلا دَالدین ابو کرین مسعود کا سانی خنی (مرے ۵۵ ھ) معلومہ دارالفکر بیروت لبتان ، ج ۲۴ س ۲۴۵ ۲۴۷)	N
میقات سے پہلے احرام باندھ لینا جائز بلکہ افضل ہے، اس پراجہاع امت ہے۔ پہلا (النب اسالاتھ یہ از طلاساتھ جیون جو نیوری (معالاہ) مطبوعہ ملتبہ تقامیے کا جنگی چاور بس ۸۹) پہلا (الجامع المنکام القرآن از طلاسالیوم بداللہ جو بین اتھ بالکی ترقم کمی (م ۲۹۸ ہے) پہلا (بدائع الصافی فی ترتیب الشرائع از علاسطا والدین ابو کمہ بن مسعود کا سائی حتی (میدورد) الشرید و سالوہ بارہ ۲۳۱)	

مودودودودودودودوو احكام قرآن ودودودودودودودودودودو (۱۲) عج یاعمرہ کااحرام باندھ لینے کے بعد اگر کوئی عذرابیالاحق ہوجائے جوحرم تک پینچنے سے مانع ہواوروہ فج یاعمرہ ادانہ 🕻 كر كية ايما تحف حرم شريف مين و ح ك كئ جانور بيج و اور لے جانے والے سے ذرح كى تاريخ مقرركر ي اس تاریخ پروه حرم میں جانور ذرمح کردے ادھریہ سرمنڈ اکراحرام کھول دے، بیت اللّٰدشریف تک پہنچنے میں مانع عذر 🏮 خواہ کوئی ہو،مثلاً کوئی عضوشکتہ ہوجائے یالنگز اہوجائے ،وشمن نے راستہ روک دیا ،قرض خواہ نے مطالبہ قرض میں روک لیا، مرض کے باعث سفر سے عاجز رہے، زادراہ نہ رہا، سواری کا جانور کم ہو گیااور مزید سواری کی اطاعت نہیں ر کھتا ،کسی زہر ملی شی نے کا ب لیا، جابر سلطان نے روک ویا نظلی حج میں احرام کے بعد خاوندنے بیوی کوروک دیا، عورت کامحرم فوت ہوجائے۔ حدیث شریف میں ہے، " مَنْ كُسِرَ اَوْمَرَضَ اَوْعَرَجَ فَقَدُحَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخُرى مِنْ قَابِلٍ " الله (رواه الا ما حمد والترفد كوابودا ؤدوانسا كي وابن يايه والداري ، بحواله () الله (كتر السمال في من الاتوال والا فعال از علا ملحي تق (م 24 هـ) مطبوعه وسسة الرسلة بيروت لبنان ، ج 6 ، ح ٢٣٢٥) جس مخض کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیار ہوجائے یا ایا بیج ہوجائے وہ احرام کھول دے، اگلے سال حج کی قضالازم (احكام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على رازى بصاص (م معيده ما مطبوعة دارالكتب العربية بيردت بنان اج اجم ٢٢٩) (إ حكام القرآن ازعلا مهابو بمرحمه بن عبد الله المعروف بابن العرلي مالكي (م٣٣٥ هه) مطبوعه دارلمعر فه بيروت لينان ، ج ام ١١٩) (بدارك التزيل وحقائق النّاويل ازعلامه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محمومتني (مرواييه) من المن ١٣٣٧) (اليامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبد الذمحر بن احمر ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لبنان ، ج ٢٩ ص ٣٤ ع) (الغيرات الاحديد ازعلام احدجون جو نبوري (عصااح) مطبوع مكتبه هاني علم جني فياورج ٨٤) (تغییر روح المعانی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی حقی (م<u>۵ سال</u>ه) مطبوعه مکتبه الداد میدان من ۲۶ می ۸۱) (تغيير مظهري ازعلامة قاضي ثناه الله ياني تي عناني محدوى (مواسم اله ١٢٥٥) (اردور جمه) من اجم ٢٥١) ایسا بخص جے فج یا عمرہ کے احرام باند ھنے کے بعدروک دیا گیا ہواس کی طرف سے قربانی کا جانور حرم میں ذرح ہونے کے بعدا حرام کی پابندیوں ہے آزادہوجائے گا،اے سرمنڈ اٹایابال چھوٹے کراناواجب ہیں۔ (الجامع لاحكام القرآن ازعلام ابوعيدالله في بن احد ما كل قرطي (م ١٧٨٥ م) مطبوعه دارالكت العربية بيروت البنان وج ٢٩،٠٠٠) جے یا عمرہ ممل ہونے کے بعدسر کے بال چھوٹے کرانے کی نسبت بالوں کو استرے سے منڈ انا افغل ہے۔ حديث شريف ميس ب كرحضور انوريك في دعاما على: " ٱلَّـالَهُمَّ ازُحَمِ الْمُحلِّقِينَ،قَالَ،وَ الْمُقَصِّرِينَ يَارَسُولَ اللهِ،قَالَ،ٱلَّلَهُمَّ ارُحَمِ الْمُحَلِّقِينَ ،قَالَ فِي الثَّالِكَةِ " وَفِي روايةِ اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِلْمُحَلِّقِينَ " ، و المُقصَرينَ "

(رداه الإبام بالك والطير الى والابام احد والبخاري وسلم وابودا ودوالتريذي وابن بليرش ابن عمر والابام احد وابزن ابي شيب وسلم من ام الحصين

(كنز العمال في سنن الاقوال والانعال از طام على مقل (م<u>م 20 ه</u>) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لينان ، ج 6 ، ح ١٢١٣٨ ، ١٢١٣٧)

والطير الى واحمد وابويعلى عن الى سعيد والطير الى عن عبدالله بن قارب)

احكام قرآن محجججججججججج اے اللہ اسرمنڈانے والوں پر رخم فرما(مغفرت فرما)، عرض کیا گیا،اور بال جھوٹے کرانے والوں پر بھی، حضور نے پھر دعاما تکی ،اے اللہ! سرمنڈ انے والوں پر حم فرما، عرض کیا گیا، اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی' تیسری مرتبہ آپ نے دعاما نکی ،اور بال چھوٹے کرانے والوں پربھی (رحم فرما)، خودسید عالم پی نے حدیبیے مقام پرسر کے بال منڈائے ، ہوا آپ کے بالوں کواٹھا کرحرم شریف میں لے کئی۔ (احكام القرآن از طامه ابو بمرقعه بن عبدالله العروف بابن العربي ماكلي (م٥٣٣ هه) مطبوعه دارلعرف بيروت البنان ، ج١ ام ١٢١٠) (الجامع لا حكام القرآن از طامه ابوعبدالله تحدين احمد ماكلي قرطبي (م٢٦٨ هه) مستجوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ، ج٣ ام ١٣٨) (تغيير مظهري از طامه قاضي شاه الله بالي جي عثل مجدوى (م١٤٥ اله) (ادود ترجيه) ، ج ام ٢٧٨) مر کے بال منڈانایا جھوٹے کرانامخطورات احرام سے احرام سے ہ،اگر چوتھائی حصہ سرکے بال منڈائے کتر وائے تواس کے بدلے قربانی کرناہو کی ورنہ صدقہ ویناہوگا۔ (النغيرات الاحربيد ازعلامه الحرجيون جونيوري (م٢٥١٥ه) مطبوع مكتبه هاني خله بنگي پياورم ٨٩،٨٨) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله تحدين احمد الكي قرقلي (م ٢٢٨هه) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت البنان مج ٢ م ٣٨٢) کج یاعمرہ کےعلاوہ مردوں کے لئے سر کے بال منڈانے اور کتر وانے کی اجازت ہے، اگر بال رکھے تو کانوں کی لو**ا** تک یا کندھے تک رکھے ، مورتوں کے لئے سرکے بال منڈ انایا کتر وانامُگہ ہے جوحرام ہے، احرام کی پابندیوں ہے فراغت کے لئے عورتیں پورابرابر بال کتر والیں ،حدیث شریف میں ہے: لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ حَلَقٌ إِنْمَاعَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيرُ (رواه ابوداؤو من این عباس بحواله.....) (كنز العمال في سنن الأقوال والا فعال ازعلا منظم تق (م 240 هـ) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان، ج ٥، ح١٣٢١) عورتول کے ذمہ بال منڈ انامبیں ان کے لئے صرف بال چھوٹے کرانا ہے (اس کی حداثقی کا پوراہے) آیت میں طلق رأس طلال ہونے سے کنامہ ہے، یعنی احرام کی پابندیاں حتم کرنا۔ (احكام القرآن ازامام ايوبكرا حمد بن فلي دازي جدام (م م عصاص (م م مطبوعه دارا لكتب العرب بيروت لبنان ، ج اجس ٢٥) (الجام لا حكام القرآن از علامه ايوميداند محمد بما الكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان ، ج ٢ م (٣٨) (تغييرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحووآ لوي خفي (م212هـ) مطبوعه مكتبه الداديد ممان، ٢٠ بم ١٨) حج یاعمره کااحرام با ندھتے وقت إحصار (رکاوٹ) کی نیت کر لینے کا کوئی اعتبار نہیں ، ہرصورت میں قربانی کرنااوراس کی قضالازم ہے۔ (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محمد بن احمد ماكلي قرطبي (م ٢٦٨ ٥ م) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ، ٢٠ ص ٣٤٥) اہل مکہ پراحصار کا عتبار نہیں ، وہ رکاوٹ دور ہونے تک احرام کی حالت میں رہیں گے۔ (احكام القرآن ازامام الوبكراحد بن على رازى يصاص (م في عده مها وعددارالكتب العربيد يروت البنان ، ج ا م م ٢٨٠) مج اور عمرہ میں احصار (رکاوٹ) کاحکم یکساں ہے، کج فرضی ہویاتھی. (احکام القرآن از امام ابو بکراحمه بن **کل** راز ی بیصاص (م م <u>ه ۲۲</u> هه)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت کبنان ، ج ام **۹ ۲**۷) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرمحه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٣ هـ ٥) مطبوعه دارلمعر فيهيروت لبنان ، ج اج ١٢٢) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمر مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ، ٢٥ ص ٣٧٤) 公 (النغيرات الاحرب ازعلامه احمد جيون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه تفانيه كله جنل بياور م ٨٥) ☆ (لباب البَّاويل في معانى التزيل المعروف يَغْيِر خازن ازعلامة في بن محد خازن شافعي (م٢٥٠ ١٣٥)، ج ام ١٣٢٠)

محمده ومحمده واحكام قرآن مهمه

(rr) مُخصر (ووآدي جا ام ك بعد حرم جانے روك ديا كيا) جو جانور حرم ميل قرباني كے لئے بھيجا سے هدى كتے

ہیں، مدی کا حدود حرم میں ذبح ہونا واجب ہے، وقت کی کوئی پابندی ہیں۔

آیت مذکوره بالامین' حَتَّى يَبُلُغَ الْهَدْي مَحِلَّه' "كايكىمفهوم --

نیزای مفہوم کودوسری آیت میں بیان کیا گیا ہے:

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُو اوْصَدُّو كُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْىَ مَعْكُو فَاآنُ يَبْلُغَ مَحِلَهُ ، وَلَوُ لارِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَيسَاءٌ مُؤُمِنتٌ لَّمُ تَعْلَمُوهُمُ اَنُ تَطَّنُوهُمُ فَتُصِيْبَكُمْ مِنْهُمُ مَّعَرَّةٌ ، يَغَيُرِعِلُم ، لِيُدْجِلَ اللهُ فِي رَحُمْتِهِ مَنْ يَسْآءُ ، لَوْ تُوَيَّلُو الْعَذَّبُنَا الَّذِيْنَ كَفَرُو امِنْهُمُ عَذَابًا الِيُمَامِيَ

وہ دہ ہیں جنہوں نے کفر کیاا در تہمیں مجد حرام ہے رو کا اور قربانی کے جانورر کے پڑے اپنی جگہ پر پہنچنے ہے اور اگریہ نہ ہوتا کچھ سلمان مرداور کچھ مسلمان عور تیں جن کی تہمیں خرنہیں کہیں تم انہیں روند ڈالوتو تہمیں ان کی طرف ہے اخبانی میں کوئی مکروہ پنچے تو ہم تہمیں ان کی اجازت دیتے ان کا یہ بچا داس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جے چاہے اور اگروہ جدا ہوجاتے تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردتا کے عذاب دیتے ۔

حضور سیدعالم ﷺ نے حدیب کے موقعہ پر جوقر بانی فر مائی وہ جگہ حدود حرم میں ہے، یا در ہے حدیب کا بعض حصہ حدود حرم معربہ عالم اللہ عند میں جا معربہ

میں شامل ہے اور بعض حصہ جل میں ۔ احکام القرآن از امام او بحراحہ بن ملی رازی رصاص (م<u>وسع</u> ہے) مطبوعہ دارا اکتب العربید بردے لبنان ،ج امی ۲۲۴۳)

(احكام القرآن ازعلامه ابو مجرعي بن عبدالله العروف بابن العربي ماكل (م٥٣٣٥ هـ) مطيوعه دار كمعرفه بيروت لبنان من اجم ١٢٣٠١١)

(الغيرات الاحرب ازعلامه الترجيون جريوري (ع٢٥١١هـ) مطبوعه مكتبه هاني كله جنكي بشاور م ١٩٥٨)

😭 (تغیرره ح)العانی از علامه ابوالفضل سیدمحمود آلوی منی (م۵ علاه م)مطبوعه مکتبه اه ادبیلتان اج ۲ می ۱۸)

🖈 (انوارالتو يل وامراراله و لي المروف به بيفاد ي از قاضي الوافير عبدالله بن عمر بيفادي شيرازي شافعي (م100هـ) من ١٣٥)

(۲۳) ہدی کا جانورسالم الاعضاء ہو، اس کے لئے وہی شرائط ہیں جوقر بائی کے جانور کی ہیں۔

(الجامع لا حكام القرآن از علامه الدعير الشري بن احد ما كلي قرطبي (م ١٦٨٥ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بروت لبنان ان ٢٢٩ م ١٣٤٩)

(۲۳) بدی حرم میں ذی ہونے کے بعداحرام کی پابندیوں سے آزاد ہوگا،اگراس سے پہلے علق یا قصر کرے گایا محظورات

احرام میں ہے کئی تھ کا ارتکاب کرے گاتو اس پر کفارہ کے طور پر ایک اوز جانور ذیج کرنا واجب ہے۔

ارشادر بانی ہے:

يَّنَايُهُ الَّذِيْنَ امْنُوا الاَتَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَانْتُمْ حُرُمٌ ، وَمَنُ قَسَلَهُ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدُا فَجَزَاءٌ مِثَلُ سافَتَلَ مِنَ النَّعَمِ

يَحُكُمُ بِهِ ذَوَاعَدُلِ مِنْكُمُ هَدُيًا , بِلِغَ الْكُفَيَةِ اَوْكَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينَ اَوْعَدُلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ

وَبَالَ امْرِهِ ، عَفَااللهُ عَمَّاسَلَفَ ، وَمَنْ عَادَ فَيُنْتَقِمُ اللهُ مُنُهُ ، وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيمٌ اللهُ عَمَاللهُ عَمَّاسَلَف ، وَمَنْ عَادَ فَيُنْقِمُ اللهُ مُنهُ ، وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيمٌ اللهُ اللهُ عَنِينًا اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَنْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ الل

اے ایمان والو! شکارنہ مارو جبتم احرام میں ہواورتم میں جواہے قصد اُفل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویبا ہی جانورمولیتی ہے دیتم میں کہ دوثقہ آ دمی اس کا حکم کریں بیقر بانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند سکینوں کا کھانا یااس کے برابرروزے کراپنے کام کاوبال چکھے اللہ نے معاف کیا جوہوگر رااور جواب کرے گا اللہ اس بدلہ لے گااور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ (صورة السائدة آيت ٩٥) نيز ارشاد بوا: لَكُمْ فِينَهَا مَنافِعُ إِلَى آجَلِ مُسَمَّى ثُمَّ مَحِلُهَ آلِي الْبَيْتِ الْعَبِينَ مَل (موره ي آيــ ٣٣٠) تمہارے لئے جو یایوں میں فائدے ہیں ایک مقررہ میعاد تک چھران کا پہنچنا ہے اس آزاد کھر تک۔ ائمہ کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ حرم تک بھنچ کر ذیج ہونامدی کی صفات ہے ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمر بن على داز كدهام (م م عصره) مطبوعه دارالكتب العربية يروت لبنان وج اج ١٠٥٠ (م (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرجمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (١٣٣٠ه ٥) مطبوعه داركع وبه وبية البنان ، ج ا بس ١٢٣٠) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محربن احمر ما في قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه يبيروت لبنان ، ٢٢ بم ٩ ٣٥٠) (تغییر مظہری از علامہ قاضی شاءاللہ یائی تی عثالی مجددی (میدی اے اردوز جمہ)، ن اجس ہے ۳٪ (انوارالتزيل دامرارالتاويل المعروف به بيضادي از قاصي ابوالخيرعبدالله بن تمريضادي شرازي شافعي (مر١٨٥ هـ) جس١٣٥) 公 (النغيرات الاحديد ازعلامه احمرجيون جونيوري (١٣٥٥ه) مطبوعه مكتبه حقانيه محلر جني يثاور بس ٨٨) 公 (تغيير روح العالى ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي على (م٥ ١٢٥ه) مطبوعه مكتبه ابداديد تمان ، ج ٢ جن ٨١) 公 (لباب الآويل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلامة على بن مجمه خازن شافعي (١٣٥٠هـ)، ٣٠ م، ١٣٥) 쇼 (يدارك التزيل وهما تن الآويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محدوث (م ١١٥٥) . ج ١٠٩١) احرام باندھنے کے بعد اگراییا بیار ہوجائے جس سے احرام کھولنا پڑے یا سر میں کی تکلیفِ کے باعث سرمنڈ انے پر مجبورہو، جیسے سرسام یاسر کا درد، کہ طبیب خاذ ق سرمنڈ انے کاعلم دے ،ایسے ہی جونیں، پھیں اور دوسری تکلیف دہ چیزیں ،جن کی وجہ سے سرمنڈ انا پڑے تو سرمنڈ انے کے بدلہ میں تین روزے رکھے یا چھمکینوں کوکھانا دے ٹی تم نصف صاع (دوکلو ہے بچھزائد) یا جانور ذ کح کرے، آیت مبار کہ میں ای کا بیان صراحت ہے ہے۔ مقام حدیب بیں حضرت کعب بن عجر ہ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں تھے کہ ان کے سرمیں جو کیں کثر ت سے بڑ گئیں حضورسيدعا كم رحمة للعالمين على في ملاحظة مايا كدان كى ايذ ابر ه كى ب، فرمايا: " فَاَحُلِقُ وَصُمُ ثَلَثَةَ آيَّامِ أَوْ اَطُعِمُ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوْ اُنُسُكُ نَسِيُكَةً " ﴿ (رُوامِسَلُمُ لَكِسِينَ تَحَرَّى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ الرَّدِي وَالدَائِي والرَّدِي وَالدَائِي وَالرَّدِي وَالدَائِي وَالرَائِي وَالرَّدِي وَالدَائِي وَالرَّدِي وَالدَائِي وَالرَّدِي وَالدَائِي وَالرَّدِي وَالدَائِي وَالرَّفِي وَالدَّائِي وَالرَّدِي وَالدَائِي وَالرَّفِي وَالدَّائِينَ وَالرَّائِينِ وَالدَّائِينِ وَالرَّائِينِ وَالدَّائِينِ وَالدِينِ وَالدَّائِينِ وَالدِينِ وَالدَّائِينِ وَالدَّائِينِ وَالْمُعِلِيْنِ وَالدَّائِينِ وَالْمُعِلِينِ وَالدَّائِينِ وَالدَّائِينِ وَالْمُعِلِينِ وَالْمِينِ وَالْمُعِلِينِ وَالدَّائِينِ وَالْمِنْ وَالْمِنْ وَالْمُعِلِينِ وَالْمُعِلِّيِنِ وَالْمِنْ وَالْمُعِلِينِ وَالْمُعِلِي وَالْعِلِي وَالْمُعِلَّى وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمِنِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِّيِنِ وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمِنْ وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمِنْ وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْمُعِلِي وَالْ سم منڈا، تین روز ہے رکھ یا چھ سکینوں کو کھانا کھلا ، ہاایک حانور کی قربانی کر۔ (احكام القرآن ازام مابو بمراحمه بن على دازي بصاص (م م عصاه) مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان ، ج اجم احما ا (احكام القرآن ازعلامه الوكرمحرين عبد الله المعروف إين العربي مالكي (مهم عنه ١٨٠٥ هـ) مطبوعه داركمع فيه ين - بنان ، ح المس ١٢٣٠) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان، ج٢٠ س ٣٨٢) T (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثنا باللہ یالی تی عمالی مجددی (ممااه) (اردورَ جمہ)، جَ اس ۳۸۳) (معيرروح المعالى از علامه ابوالعشل سيرحمود آلوي حنى (م٥ ١٢ه ٥) مطبوعه مكتبه الدارية المان و ٢٠٠٠ م (العيرات الاحرب إزعلامه احرجيون جو يُوري (مهمالاه) مطبوعه مكتبه تعاني كله جلى إياوان ٨٨) 쇼 (مدارك التزيل وتعانق الباديل ازعلامه ابوالبركات عُبِدالله بن احمد بن محمود على (م اينه هـ) من اجس ١٣٥) \$ (الباب النَّاويل في معانى التربيل المعروف يتنبير خازن ازعلامة على بن محمة خازن شافعي (١٣٥٠ هـ ١٣٥) أ 公 (انوارالتنزيل واسرارالآويل المعروف به بيضاوي از 6ضي ايوالخيرعبدالله بن ثمر بيضاوي ثيرازي شافق (مرين ١٣٥هـ) م 公 (تغییرالقرآن المعروف یغییراین کثیرهافتا فعادالدین اطعیل بن قمر بن کثیر شاقعی (میں کیے ہ) مثار سامیرا

مدودودودودودودودو احكام قرآن ودودودودودودودوو (۲۷) احرام کی حالت میں سرمنڈ انے کی صورت میں عامداور ناسی برابر ہیں، یعنی بھول کریاجان ہو جھ کرسرمنڈ انے والے (الجامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبدالله محد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٧٨٠ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان . ج٢٠ ص ٣٨٥) (٢٧) ندکورہ بالاصورت میں چھ سکینوں کورووقت کھانا کھلائے یا کھانے کی رقم کامسکینوں کو مالک بنادے۔ (الى مع لا حكام القرآن ازعلامه ايوعبدالله عجد بن احمد ما كلي قرطي (م ٢٦٨٠ ٥) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت البنان وج ٢٩٥٣) مساكين كوكھانا كھلانا جہال ممكن ہوجائزے، مكم معظمہ ميں ہوناوا جب ہيں _ (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرتجه بن عبدالله المعروف بابن العربي ما كل (م ٢٣٠٥ ٥) مطبوعه دارلعرف بيروت البنان ،ج ام ١٥٥) (الجام لا حكام القرآن ازعلامه ابوعميد الله محمد بن احميه بالحي قرطبي (م ٢٨٨٠ ٥) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ،ج ٢٠٥ م ١٨٥) (تغييرون العالى ازعلامه الوالفضل سيرمود آلوي ففي (م٥١١ه) مطبوع مكتبه الداديد تمان ، ٢ ٢، ١٨٠) فدید کے تین روز ول میں بے در بے ہونالا زم ہیں۔ (تغيير مظبري ازعلامة قاضي شاه الله ياني ي عمّاني مجدوي (م١٢٥٥ م) (اردور جد) ، ج اجم٢٨٠) م کی تین قسیس ہیں: قر ان (r) مفود یہ بے کہایک احرام کے ساتھ صرف فج کے ارکان اداکرنا۔ قوان بہے کدایک احرام کے ساتھ فج اور عمرہ اواکرنا، یوں کہ عمرہ اواکرنے کے بعد احرام نے کولے۔ تمتع بيب كدج كمبينول بس عمره كراوراحرام كهول دي بحراى سال ف احرام كساته في اداكرنا-ام المؤمنين سيده عا ئشرصد يقدر شي الدُمنعائے ججة الوداع كے موقعه برصحابة كرام كى كيفيت يول بيان فرما كى : " قَالَتْ مِنَّامَنُ اَهَلَّ بِالْجَجِّ مُفُرَداً وَّمِنَّامَنُ قَرَنَ وَمِنَّامِنُ تَمَتَّعَ " فرمایا! ہم میں سے بعض نے مفرد ج کیا بعض نے قر ان ج کیااور بعض نے تمتع کیا، آیت مذکورہ سے سے (معجم ملم ازامام ابوالحن ملم بن فياج قشرى (١١١٥ه) ج ابس ٢٨٩) (تغيير مظهري از علامة قاضى شاء الله يانى يى عنانى مجدوى (مهداه) (اردور جد) ، جا اس المه ٢٨٢٠ ٢٩٥ (انوارالتزيل واسرارالياويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م١٣٥ هـ) م ١٣٥٠) (احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازي صاص (م معليه مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان من ٢٨٣) قِر ان سب سے افضل ہے، پھر محتع کا ورجہ ہے اور پھر افراد حضور شارع اسلام علیہ السادة والسلام نے الھ میں مج می حضور کی زندگی کا اکیلا جج قر ان تھا۔

احكام قران موجوجوجوجوجوجوج يْرْآبِ نَارِثَادِ لْمِايا:" يَاآلَ مُحَمَّدٍ إ مَنْ حَجَّ مِنكُمْ فَلَيْهَلَّ بِعُمْرَةٍ فِي حَجَّةٍ " اے آل محر اتم میں ہے جو فج کاارادہ کرے وہ فج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام یا ندھ کرتلبیہ کیے۔

(رواوا بن حیان فن ام سلمه بحواله)

(كنز العمال في سنن الأقوال والافعال ازعلا معلى تقى (م<u>٩٧٩ ه</u>) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان ،ج ٥ م ١٩٧٧)

تصرت بن عماس رضی الله عنهما ہے روایت ہے:

"إِعْتَ مَرَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَمُ عُمُرَةَ الْجُحُفَةِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبَلِ وَعُمُرَتَهُ مِنَ الْجِعُرَائَةِ وعُمُرْمَعَ حَجَّةٍ وَحَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً

رسول الله ﷺ نے چار عمرے ادا کئے ،عمرۃ الحقہ ،اس سے الحلے سال کاعمرہ ،جعر انہ سے عمرہ اور حج کے ساتھ عمرہ

اورآب نے صرف ایک کج کیا۔

(رواه البخاري ومسلم وابودا ؤ دوالتريذي وابن ملته والطحاوي بحوالي

عقو دالجوابرالمديمة في اولة قدب الامام الي صغيفه از امام سيرمحه مرتضى زبيدي مطبوعه الحجي الممسعيد ايذ مميني كراجي، ج اج ١٢٢٠)

اس حدیث نےصراحت فر مادی که آپ کا حج ، حج قران تھا۔علماء نے تصریح فر مانی کهاس سلسه میں اخبار متواترہ وارو

(احكام القرآن از امام ابوبكراته بن على راز كيهماص (م معين مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان وج امي ٢٨٦)

(ا حکام القرآن از علامه ابو بکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العر کی مالکی (میام ۵ هه)مطبوعه دارگعر فه بیروت لبنان ، ج ۱ می ۱۱۸ ، ۱۲۷)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان ، ت٢ م ٣٨٩ هـ)

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضاءالدین غمررازی (م۲۰۲ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت کبنان، ج۵،ص۱۸۵، ۱۸۷)

(تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یالی تی عثانی مجد دی (م۱۳۲۵ه) (ار دوتر جمه)، ج۱۹۸ م ۳۵۸)

(العيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جونوري (١٣٥٥ه مطبوعه مكتبه حقائيه كله جني بيثاور م ٨٥٠)

(لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف بغير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعي (م<u>٢٥ 4 ه</u>ه) بنّ اج ١٣٣٠)

عقو دالجوابرالمنيفة في ادلة غرب الا مام إلى صغيفه ازامام سيدمحمر مضى زبيدي مطبوعه التي الم سعيدا ينذ لميني كراحي ، ج اج ١٢٢٠)

حدود حرم کے اندرر بنے والے کج قِر ان اور حج متع نہیں کر سکتے ،صرف حج مفر دکریں گے،ا کران میں ہے کوئی قِر ان

یا تمتع کرے گاتواں پردم لازم آئے گاء آیت مذکورہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔

(احكام القرآن ازامام ابو بكرا تمر بن على رازي بصاص (م يه ٢٧٥هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان ،خ اجم ٢٨٤)

(احکام القرآن ازعلامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بإین العربی مالی (۱۳۳۰ ۵ ما مطبوعه دارکمعر فه بیروت لبنان ، ج۱، ۴۸ ا)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمه ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ٢٠ إس ٢٠٠١ م

(تغيير مظهري از علامه قاضي ثنا والله يالي تي عثاني مجددي (مي ١٢٥٥ هـ) (اردور جمه) ، ج١٥ ص ٢٨٠) (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفعنل سيرمحود آلوي حنى (م٥٤ ١٢هـ) مطبوعه كمتبه امداديد لمان ٢٠٠١، ١٨٥٠)

(انوارالتز يل واسرارا لآويل المعروف به بينياوي از قاضي ابوالخيرعيدالله بن تمرينياوي شيرازي شافعي (م<u>١٨٥</u>٧ هـ) بم ١٣٦)

(مدارك الترس وتقائق الباويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود ملى (م ١٣٠) من اجم ١٣٩)

(لباب الآويل في معالى التزيل المعروف يغير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (م272هـ)، ج1 اس ١٣٢٠)

ا غیر کلی اگر حج کے مبینوں میں عمر ہ کر کے مکہ معظمہ میں ا قامت اختیار کر لے، پھرای سال حج کرے، متمتع ہوگا،اورا گر کھ

میقات ہے باہرآئے عمرہ کا حرام باندھ کرعمرہ کرے اورای سال نج کرے، متع ہیں ہوگا۔

(الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعيد الذمحرين احمد ماكلي قرطمي (م٧٧٨ هـ) مطبوعه وارالكتب العربية بيروت البتان، ٢٠٩٠ م ٣٩٧)

(۳۴) مجمتع اور قران کرنے والے پر قربانی کرناواجب ہے،اگر چہر جی نظی ہو، بیقربانی ج کے شکرانہ کے طور پر ہے،صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے اگر بیہ مقیم ہوتو دوسری قربانی واجب ہے۔ ج کے شکرانہ کی قربانی کو ہدی کہتے ہیں،اور صاحب نصاب ہونے کی وجہ ہے قربانی کواضحیہ کہتے ہیں،ای بنا پرعیو قربان کوعیدال شخی کہتے ہیں۔

آیت مذکورہ بالا میں اس کا حکم صرح موجود ہے، ججة الوداع کے موقعہ پر حضور عیاسد ورسام نے قربانی کی اور صحاب کرام

ربانی کرنے کا حکم دیا۔

(احکام القرآن ازامام الویکراحمد بن علی دازی بصاص (م پر سے تاہد) مطبوعه دارالکت العربیہ پیروت للبنان مرج ایم ۲۷۷،۲۷۸ (۲۷۷،۵۳۳) (احکام القرآن از علام الویکر همی بن محدالله المعروف این العرفی (۱۳۶۰هه) مطبوعه دارگو فریسریہ البنان ریجاری (۱۳

نهٔ (احکام القرآن از علامه اپویکرهمه بن عبدالله المعروف یا بن العربی ماکن (۱۳۳۰ ه ۵) مطبوعه دارگسر فه بیروت ابینان ، ج۱، ۱۳۰ مه ۱۲۰) از آن مر ۱۳۸ (القیر از علامه قاضی تنا مالله یا تی تاملی میروی (مر۱۳۵ ۵) (اردوتر جمه) ، خا، میرود المیرود ا

ہوتے کی بنا پرواجب ہونے والی قربانی کے، کہ یہ ہرجگہ ذبح کی جاسکتی ہے۔ ادکام افر آن ازام اپو براحرین طار از کیصاص (م سے ایس) مطبوعہ داراکتب العربیہ پروٹ لبنان ، جا اس اے ۲۵،۲۳٪)

ا ا حام الکرار اورای طرح اصلحیہ) کے صرف تین قسم کے جانور ہیں۔اونٹ (نراور مادہ)، گائے ، جھینس (نراور مادہ) مجری، جھیٹر، (سرح)

مینڈ ھا(زادریادہ)،اس کےعلاوہ کسی اور جانور کی قرباتی جائز نہیں،اونٹ اور گائے میں سات آ دمی شریک ہو گئے ہیں ۔ دونوں میں میں جنوب کے اللہ میں عبد اللہ میں ال

حصرت جابر رضى الله عنه صفور سيدعا لم شارع عليه السلوة والسلام كاحكم مروى ہے۔ " حَسر جُسنام ع رَسُولِ اللهِ مَلِنَيْنَ اللّهِ عَلَيْنَ بِالْحَجَةِ فَامَرَ فَارْسُولُ اللّهِ مِلْنَظِيْنَ أَنْ نُسْتَوكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلِّ

ہم حضورا کرم ﷺ کے ہمراہ جج کا احرام باندھے نکے ،حضورا کرم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں

(منجي مسلم إزاما م الوالحن مسلم بن جاج قشري (١٣١٠هـ) جانه من ١٣٣٣) (تفعير منظم بن جاج قشري (١٣٠٠هـ) جانه من المنظم بن جاج قشري (١٣٠٠هـ) جانبور المنظم بن جاج في المنظم بن جا

(تفرير مظهر کا زعلامه قاض شامانشه پائي تي مثاني مجدری (م۱۳۸۶ هه) (اردوتر جمه پر ۴۸۰ م ۳۸۳) (ایکام اقد آن از علامه او کورش میری از العرف فی برای العرف یا کار (م۱۳۶۶ هر) مطبع دارلعو فی سرمه

ا دکام القرآن از هلامه ایو بکرتر برن غیدانله العروف با بن العربی مانکی (میسیم <u>ه</u>) مطبوعه دار لعرف بیزوت ابنان و ۱۳ می ۱۳۷) ایک (لیاب الآدیل فی معانی التو یل العروف بینعیر هازن از هلامه بلی برن محد هازن شافعی (م<u>ده سیمه</u>) من امی ۱۳۵ می

٣٧) بدى كے جانور كا كوشت كھانا جائز بلكه متحب ب، حضور رحمة للعالمين على نے بدى كے براونث سے كوشت كا كلزا

کا نے اور پکانے کا حکم دیا ، اور پھراس سے تناول فرمایا۔

(تغییر مظهری از علاسة تا حقی تنا والله پانی چی منانی مجدوی (مواه ۱۳۵۶ مه) این اجس ۲۸۳)

المعتبرات الاحربية از علامه الحديدون بونوري (م ١٣٥٠ هـ مطوره مكتبه هازيخل جنلي ايثادرا م ٩٠)

(تغيير روح المعانى از طامه الوانفضل سيرمحود آلوي حتى (م٢٥ علاه) مطبوء مكتبه الداويه مثان ان ٨٢ م ٨٢)

۳۸) ہدی کے جانور کا عدود حرم میں ذرنج ہونالازم ہے،اس کا گوشت باہر لے جایا جاسکتا ہے، یہ گوشت حرم کے مساکین

کے ساتھ خاص مبیں۔

(احكام القرآن از امام ابو بكراجمه بن فل داز في صاص (م عياهه) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لينان وي اجم ٢٨٣)

عج اورعمرہ کے واجبات میں اگر کوئی واجب ترک ہوجائے تو کفارہ کے طور پر جانور ذیج کیاجائے گا،اس کودم کہتے ہیں، دم اور ہدی کا حدود حرم میں ذبح ہونا واجب ہے، عام واجب قربانی اور صدقات کے جانور ہر جگہ ذبح ہو کتے ہیں، 🏅 ز کو ہ وصد قات بھی مخصوص مقام سے خاص ہیں۔ (احكام القرآن ازايام ابو بكراحمد بن على راز كيجساس (م معية ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان اج اجم ٢٨٣) قِر ان اور منتع کرنے والا اگر قربانی کا جانورنہ پائے ،عام ازیں اس سے کہ جانورنہ وستیاب ہویاخریدنے کی استطاعت نہر تھے وہ اس کے بدلے دس روز ہے رکھے ، مین روز ہے ارکان بج ادا کرنے ہے پہلے اور سات ارکان ع سے فارع ہونے کے بعد، بیدی روزے ہدی کابدل ہیں ،متحب بدہے کہ سات، آٹھ اورنو ذوالحجہ کوروزے رکھے باتی سات ارکان کج سے فراغت کے بعد ،خواہ مکہ معظمہ میں ہویا وطن واپس آ کر ،آیت ندکوہ میں ای کابیان ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على راز كيتصاص (م م ميسيره)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان، ج اج ٢٩٣) (احكام القرآن از علامه ابو بمرحمته بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٣ ه ٥) مطبوعه داركمع فه بيروت لبنان ، ج اجس ١٢٠) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٠ هه)مطبوعه دار الكتب العربية يوب البنان اج٢ بم ٣٩٩) (تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله یانی تی عثانی مجدوی (م۱۳۲۵ هه) (اردوز جمه)، ج۱ اس ۳۸۲) (التعبيرات الاحمريه از ملامداحمه جيون جو نيوري (م١٣٥ه)مطبوعه مكتبه حقانه مُلَّه جنَّلَ بثناور من ٩١) (انوارالتز يل دامراراليّاديل المعروف به بيضادي از قاصي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شامعي (م١٨٥٠ ﻫ) ص١٣٦) (تغییرروح المعانی از علامه ابوالفضل سیومحود آلوی حقی (م۵۷۱ه)مطبوعه مکتبه امدادیدلمان، ۲۰ بس ۸۳) (تغيير القرآن المعروف يغييرا بن كثير حافظ مما والدين المغيل بن عمر بن كثير شافعي (من ٤٤٥هـ) . ١٥ اجم ٢٣٣٠) ے رکھنے کے بعد مدی یائے ،اب مدی ذبح کرناواجب ہیں۔ (تغییرمظبری از علامه قاضی ثناءالله یانی ی عنانی مجد دی (م ۱۳۲۵ه) (ار دوتر جمه)،ج۱۹س ۳۹۱) تیسرے روزے کے روز ہدی یاتی،اب روزہ باطل ہو گیاہدی ذبح کرناواجب ہے،ایسے ہرخلف بیمل کرنے ہے پہلے اصل پرا کر قادر ہوجائے تو خلف باطل ہوجا تا ہے،اباصل برعمل کرے،مثلاً تیٹم کرنے والے کونماز میں یائی مل 🥊 گیااب بیم باطل ہو گیا،وضوکر کے نماز پڑھنالازم ہے کہ وضواصل ہے، تیم خلف ہے،خلف کے اتمام ہے پہلے اصل يرقادر ہو گيا۔ (احكام القرآن ازامام ابو بمراحمه بن على رازى وسام وسيره م مطبوعه وارالكتب العربيه بيروت لبنان ،جايس ٢٩٥) (الجامع لا حكام القرآن أزعلامه ابوعبدالله محمد بن احمه ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه)مطبوعه دار الكتب القربيه بيروت لبنان ،ج٢٠ ص ٢٠٠١) (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ یائی ہی عمّائی مجد دی (مہ٣٢٥ ہے) (اردورّ جمہ)، ج1 اس ٣٨٠) ا کرایام نج میں تین روزے ندر کھ کا تواب اس کے ذمہ قربانی کرناواجب ہو گیا۔ (النغيرات الاحمه به از علامه احمد جون جونوري (م۱۳۵ هـ) مطبومه منتهدها نير مخطر جنگ پشاه رس ۹) (تغيير مظهری از علامه قاضی شاه الله یا بی تی عمانی مجد دی (م۱۳۵۰ هـ) (ار دورجمه) من اس ۲۵۸) ٣٣) فيكوره سات روز ب جہال جا ہے ركھ لے، وطن واپس آنالازم نہيں، اگركوئي محص فج كے بعد مكم معظمہ ميں مقيم ہو گيا ما نہیں اور جلا کیا ، جہاں بھی ہوروز ہے رکھ (إجكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي بصاص (م مصلحه) مطبوعه دارا لكتب إلعربيه بيروت لبنان ، خ اش ٢٨٩) (التعيرات الاحمية ازعلامه احرجيون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوع كمتبه تقانه بخله حلى يتأور بم ٩٠) (تغيرروح البعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحووآ لوي في (م<u>٥ ١٢</u>١٥) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ، ٢٠٠٥ م ٢٠٠٠) (انوارالتزيل دامرارالباديل المعروف به بيضاوي از قاضي ابواخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م<u>1۸۵</u> هه) به ١٣٢٧) (لباب اليَّاوِيل في معاني التو يل المعروف يغيير خازن ازعلام على بن محمه خازن شافعي (م٢٥٠ ـ هـ) منَّا المن ١٣٢) (بدارك التريل وهائق الباويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محموضي (مرايه) من السر ١٣٣٢) û (تغییر مظہری از علامة قاضی ثناء الله یائی تی مثانی مجد دی (۱۳۲۵ء هـ) (اردور جمه) ، ج اس ۳۹۸)

لازم ب، حضور شارع اسلام علي الصلوة واللام في جحة الوداع كي موقعه يراييا بي كيا_ (احكام القرآن ازامام ابو بمراحمه بن على دازى بصامي (م معيد ما مقبوعد دارالكتب العرب بيروت لبنان . ج ا م ١٣٧) (الحامع لا حكام القرآن أزعلا مدابوعبد التدمحية بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعة دار الكتب العربية بيردت البنان ، ٢٠٥٥ مالم (تغییر مظیری از علامه قاضی ثنا والله یانی تی عثانی مجدوی (م۱۲۲۵هه) (اردوتر جمه) دج اجن ۳۸۳) (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفغنل سيرمحودآ لوي خفي (م١٢٧٥ هـ)مطبوعه مكتبه الداويه ملمان و٢٠٩٠ (٨٢٠) خطر (منع) کے ارتفاع ہے وجوب لازم نہیں آتا، کیونکہ خطر کی دوضدیں ہیں، وجوب، اباحت، خطر کے ارتفاع ہے بھی وجوب لازم ہوتا ہے بھی صرف اباحت ہوتی ہے،اس کی مثال یوں ہے کہ جمعہ کے وقت فرید وفر وخت منع ہے، ای طرح احرام کی حالت میں شکار کرنامنع ہے، جب جعد کی نمازادا ہوجائے تو خریدوفروخت مباح ہے واجب نہیں، کیکن احرام کی حالت میں سرمنڈ انامنع ہے، احرام کی پابندی ختم ہونے کے بعد سرمنڈ اناواجب ہے۔ (۱۲ مارالقرآن ازامام الوکران پریکارازی پیماس (م مصرف دارالکت العربی پروٹ لبنان، جام 18 (٧٧) کج کے تین فرض ہیں، بیامراجماع سے ٹابت ہے۔احرام باندھنا، وقوف عرف، طواف زیارت۔ (النعيرات الاحمد ازعلامه احم جون جونوري (م<u>١٣٥ اله</u>) مطبوعه مكتبه حقائية كله جنَّى ايثاور من ٨٥) (۴۸) کچ کے داجیات یہ ہیں، وقو ف مز دلفہ، صفااور مروہ کے درمیان سعی کرنا، آفاقی کے لئے طواف دداع (اے طواف صدر بھی کہتے ہیں)، ذیج کے بعد سرمنڈ انا، رمی جمار، قارن اور شمتع کے لئے قریائی۔ (الغيرات الاحمد ازعلامه احم جيون جونيوري (ع٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه تقاني كله جنكي ايثاور مي ٨٥) (۴۹) فرائض ممره دویں۔ احرام مع نیت اور تلبیه، طواف به ورسیسیه محواف . (النعیرات الاحمد انطامه احمد جون جونوری (م۱۳۵۸ه) مطبوعه کمیدهاند یخل بنگاری ۵۱ (۸۷) واجبات عمره دومیں۔ صفااور مروہ کے درمیان سعی کرنا، سر کے بال منڈ انایا کتر وانا۔ (الغيرات الاجرب ازعا ماحرجون جونيوري (م١١٢٥ مطبوء كمترها يظر جنكي بشاورم ٨١٠) تمتع کے لئے آٹھ شرطیں ہیں: عمره اور یج جمع کرے ایک ہی سفر میں کج اور عمرہ ہو (1) ایک ہی سال میں عمرہ اور کج ہو ع مينول مي عمره اور فح ادا مو (4) (0) عمره مقدم ہونے ہے (4) احرام عمرہ ،احرام کے ہے مقدم ہولیکن دونوں احرام کو جمع نہ کرے (4) عمرہ اور بچ ایک ہی تھی کی طرف ہے ہو (۸) الل مکہ ہے نہ ہو۔ (احكام القرآن ازامام ابو كراحمه بن على دازي صاص (م يعيم ه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ان آام سه ٢٨٠) (ا حکام القرآن از علامه ابو بکر محمد بن عبدالله المعروف با بن العربی مالکی (۱۳۳۰ ۵ هه) مطبوعه دار کمعرفه بیروت البنان ، ج ۱ می ۱۳۷) (الحام لا حكام القرآن ازعلا مدا بوعبد الله محمد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ان ٢٦ من ١٣٩١) 습습습습습

(19)

﴿ فِي كَ مِهِينِ اور مقامات ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحِينِ الرَّحِيْمِ ﴾

اَلْحَجُ اَشُهُرٌ مَعُلُومَتُ ، فَ مَنُ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلارَفَ وَلَافُسُوقَ وَلَاجِدَالَ فِي الْحَجِ ، وَمَا تَفُعَلُوا مِنُ خَيْرٍ يَعُلَمُهُ اللهُ ، وَتَزَوَّدُوافَانَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقُولِي ، وَاتَّقُونِ يَأُولِي الْاَلْبَابِ ﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمُ جُنَاحٌ اَنُ خَيْرَ الزَّادِ التَّقُولِي ، وَاتَّقُونِ يَأُولِي الْاَلْبَابِ ﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمُ جُنَاحٌ اَنُ تَبُعَفُوا فَضُلاً مِن وَاللهِ عِنْدَ مَن عَرَفْتٍ فَاذُكُووا اللهَ عِنْدَ الْمَشْعَدِ الْحَرَامِ رَوَاذُكُووُهُ كَمَاهَا كُمُ ، وَإِنْ كُنتُمُ مِنُ قَبُلِهِ لَمِنَ الشَّعَوِ الْحَرَامِ رَوَاذُكُووُهُ كَمَاهَا كُمُ ، وَإِنْ كُنتُمُ مِنُ قَبُلِهِ لَمِنَ السَّعَالَ اللهَ عَلْدُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلْمُ اللهُ وَاللهَ إِنْ كُنتُمُ مِنُ قَبُلِهِ لَمِنَ اللهَ عَلْمُ اللهُ عَلْمُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلْمُ وَاللهُ إِنْ اللهُ عَلْمُ وَاللهُ إِنْ اللهُ عَلْمُ وَاللهُ إِنْ اللهُ عَلْمُ وَاللهُ إِنْ اللهُ عَفُورُ وَحِيْمٌ ﴿

ج کے گئی مہینے ہیں جانے ہوئے ، تو جوان میں ج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ ، نہ کسی سے جھڑا ج کے وقت ، اورتم جو بھلائی کرواللہ اسے جانتا ہے ، اورتو شہ ساتھ لوکہ سب سے بہتر تو شہ پر ہیزگاری ہے ، اور جھ سے ڈرتے رہوا ہے عقل والو اہم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کافضل تلاش کرو، تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یا دکرو مشعر حرام کے پاس اوراس کا ذکر کرو جیسے اس نے تہمیں ہدایت فرمائی ، اور بے شک اس سے پہلے تم بہتے ہوئے تھے ، چیسے اس نے تہمیں ہدایت فرمائی ، اور بے شک اس سے پہلے تم بہتے ہوئے تھے ، پھر بات سے کہ اے قریشیو ! تم بھی وہیں سے بلٹو جہاں سے لوگ پلٹے بیں اوراللہ سے معافی ماگو ، بے شک اللہ بخشے والام ہر بان ہے۔

(١٩٩٠١٩٨١١٩٤ - ١٦٥١١٨١١١١)

حل لغات :

آَشُهُوں '': شَهِ ہُور کی جُمْع ہے، جس کامعنی ہے مہینہ، عربی جمّع کا اصول بیہے کہ کم از کم تین افراد پراس کا اطلاق ہوتا ہے، مگر بھی بھی ایک سے زائد افراد پر بھی جمع کا اطلاق ہوجا تا ہے، جج کے مہینے (شوال، ذی قعدہ اور دس دن ذی الجج کے) پورے تین مہینے نہیں، اس کی مثال قرآن مجید میں اور جگہ موجود ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:

إِنْ تَتُوبَاۤ إِلَى اللهِ فَقَدُصَغَتُ قُلُوبُكُمَا عَ وَإِنْ تَظْهَرَاعَلَيْهِ فَإِنَّ اللهُ هُومَوُلُهُ وَجِبُرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَ وَالْمَلَيْكَةُ بَعُدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴾ (مورةالتحريم آيت، ٣٠)

نی کی دونوں بیبیوں! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کروتو ضرور تمہارے دل راہ سے پچھ ہٹ گئے ہیں اور اگران پرزور با ندھوتو بے شک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبر مِل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

لفظ قَلُوب جمع كااطلاق دوير مور باب-

﴿ (الجامع لا فكام القرآن أزعلا مد الإعمد الشرقير بن احمد الكي قرطمي (م ١٣٨٥ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية يروت البنان ، ٢٥ م. ٥٠٠ هـ (تغيير مظهري ازعلا مدة اص تأوالله ياني في على تجويري (م ١٣٨٥هـ) (اروقر جمد) ، جما المرود المنظم المنظمة المنظم

ن (تغییردهٔ آلعانی از طامه ایوانفشل میرجمودآلوی خنی (م<u>۱۲۵</u> هه) مطبوع کتبه اواد پیدان ۲۰ م ۱۸۵۸) پر (تغیر کسی از اورفز ال برچرین تریز الله برویز از کی (مود ۲ سر) مطبوع الدافکل میرو در الوان ۲۵٫۵ م ۱۵۷۷)

نه (تغیر کبیر ازام مخوالدین محربن منیاه الدین عمر دازی (م ۲۰ و ۵) مطبوعه دار انظر بیردت لبنان من ۵ بس ۲۵۱) (انوار اکتریل و اسرار البادیل العروف به بینها دی از قاض ابوانخیر عبدالله بن عمر بینها دی شیرازی شافعی (م ۲۸۰ هه) می ۱۳۷)

ا الله البالي الآول في مواتي التقويل المعروف بيغيير خازن ازعلا مثلي بن مجد خازن شافعي (م22≥ ما من ابس 12) الله الدارك التوبيل وها تق الآول از علا مدانو البركات عبدالله بن احمد بن محدوث في (مرموا ≧هه) من ابس 12)

(دارک اکتر کل وقعاتی الآویل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن حمود می (م ۱۳۵۰) من اوس ۱۳۷) (احکام القرآن از امام ابو بکراحمد بن ملی رازی چهاص (م <u>۲۵ س</u>ه) مطبوعه دارا کتب العربیه بیروت لبنان من ۴۶ می ۲۹۹)

مَعَلُومَتُ ": جمع بمعلوم كى بمعنى جاني بوئ-

ز مانہ جاہلیت میں بھی جج کے یہی مہینے مقرر تھے،اگر چہوہ وقت کوتبدیل کر لیتے ،گرتبدیلی کے بعدان کا یہی نام رکھتے - اور

تھے، لیعنی اے مسلمانو! حج کے مہینوں کا تمہیں ہیا ہے علم ہے۔ ۱۵ (تغیر بیر ازام فوالدین میں نامالدین عمر رازی (جائے ہے) مطبوعد دارالفکر بیردے ابنان ،ج ۵ می ۱۵۷)

فَوَ صَ ": فرض كالفظى معنى ب شكاف والنا، كالنا-

المردات في قريب القرآن ازعلام حسين بن جو المقصل الملقب بالراغب اصغبائي (٢٥٠٥هـ) مطبور فورجو كار خانه تجارت كتب كرا بي ص ٢٥)

چونکہ کا شنے کا اڑ چیز میں لازم ہوجاتا ہے اس کے لازی اور ضروری کوفرض کہتے ہیں، آیت میں فسو ض کامعن ہے

لازم کرلیا ، یعنی جوشخص ان مبینوں میں احرام باند ھ کریا قربانی کا جانورساتھ لے کراپے او پرج فرض کر لے۔

(تغيركير ازام فرالدين محرين مياه الدين عررازي (١٢٠٥ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ، ج٥٩٥)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله تحرين احمد بالكي قرطن (م ٢٧٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لينان ، ج ٢٩٠٧ م

(تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرخمود آلوي غلي (م٥ع علاه)مطبوعه مكتبه امدادييد مثان اج٢٠ ص ٨٥)

الله (النبير القرآن المروف يقيم ابن كيم هافظ قادالدين المتعل بن تعرين كثير شاقل (من يحيه ع) ابن اجل ١٣٠٠) الله (احكام القرآن از امام ايز كراحر بن على داز كريصاص (م مصلحه) مطبوء دارالك العربية بيروت لبينان من الحراق

مدهده مدهده معدده احكام قرآن مدهده مدهده مدهده

وَ فَكُ ": اليها كلام جود كرجها عادراس كردوا على برضم لم بو بحى صرف اس مرادجها ع موتا ب جيها كرآيت أحِلَّ لَكُمُ لَيُلَةَ الصَيامِ الرَّفَ فَي اللَّي نِسْآءِ كُمُ ، هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمُ وَانْتُمُ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ، عَلِمَ اللهُ انْكُمْ كُنْتُمُ تَخْتَانُونَ آنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ، فَالْسُنَ بَاشِرُ وُهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللهُ الْكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْحَيْطُ الْآبِيُصُ مِنَ الْحَيْطِ الْآسُودِ مِنَ الْفَجُو ثُمَّ آتِمُوا الصِيامَ إلَى اللهُ اليه وَالْاتُسِ رَبُوا حَتَى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْحَيْطُ الْآبُيصُ مِنَ الْحَيْطِ الْآسُودِ مِنَ الْفَجُو ثُمَّ آتِمُوا الصِيامَ إلَى اللهُ اليهِ وَلَاتُنَاسِ لَعَلَهُمْ يَتَقُونَ مَنْ

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جاناتہ ہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تو اس نے تمہاری تو بہول کر لی اور تمہیں معاف فرمادیا، تو اب ان صحبت کر وجواللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھا ؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈوراسیا ہی کے ڈورے سے (پوچسٹ کر) پھر رات آئے تک روز ہیورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ خدلگا ؤ جب تم مجدوں میں اعتکاف ہے ہو، یہاللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہوگاوں سے اپنی آئیس کہ کہیں انہیں پر ہیزگاری ملے۔ (سورہ بفرہ آیت، ۱۸۷)

..... میں صرف جماع مراد ہے، مگر آیت ندکورہ بالا میں اس سے مراد جماع اور اس کے اسباب کابیان ہے، بوس و کنار بھی اس حرمت میں شامل ہے، یعنی ایسا کلام جس کا تعلق عورتوں سے ہو، رفٹ ہراس شی کو کہتے ہیں، جومر دعورت

ے جاہتا ہے۔

الم (المفروات في قريب القرآن اذ طامه حين بين محرالمفعل الملقب بالراغب اصغبائي (ميزه ه ۵)

مطبوع فورتد كارخار تتجارت ك كرا چي بيم 194)

المسلم المسلم المسلم المسلم عين بير يونوري (ميزه 11 هم) مطبوع كية حقائية في ورميم 19)

المسلم المسلم المسلم المسلم تحريب اذ طامه المسلم المسلم المسلم وصبابين القريب التي (ميزه 19 مطبوع والمسلم ويبيروت لبنان من الميروب البنان من الميروب البنان من الميروب البنان من الميروب البنان من الميروب المي

ی : محظورات شرعیه کاار تکاب کر کے حدود شرع نے نکلنے کوفینق کہتے ہیں،اس ہے مرادتمام گناہ ہیں۔ پیش رانسی میں اللہ میں اور اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کا میں اللہ کا تقدیم دور

(النفيرات الاحمرية اذعار احم جين جونيوري (عن ۱۱۳۳ه) مطبوع کمته تعاني خط بخلي نياد درم ۹۵) (تغيير دون العالى از علامه ابوانفنسل ميرمحودا لوي مني (م ه عاله ما مطبوع مكته بعداديه سكان من ۲۸ (۲۸) (تغيير القرآن العروف ميرميران كثير عافظ فادالدين المعمل من مريم شراي (مرساعيده) (ما المساس ۱۳۰۲) (امكام القرآن ازام الإيمراح بمن في دادي بعدا من (م مرسات مسلم عداد الكتب العربية بيروت لبنان من السراح ۲۰۰۸)

موسط المستورين المرام الوجرار عربي وادر وهندان المعرف المستورين المستورين بيرون بيرون بيرون المهام المستورين ا المنظم القرآن از ملا مداير مجرين طبوالله المعرون المعرون الموري المحكول (عوجون والمقرار مورث لبنان متاام ١٣٣٠) المنظم كبير الزام المؤللة للدين مجرين طباء المدين هم رازي (عوجون معلون والمقربيرون لبنان متاه المورون

(انواداختر مل دامراداتاه مل المعرف به بيشاه مي از تاخي ايوانيج عبراتشدين فريضادي شرادي شاهي (م ۱۳۵۵هـ) بم ۱۳۵ (لب الناويل في معاني المثنو مل العروف يقتير خاز ن از عاد ملي بن محد خاز ن شاهي (م ۲۵۵هـ) شاه ۱۳۸) (حادث المثنو على دها في الناويل از ها در ايوانه كات مهداند بن امرين محود في (مريز ايسته) با شاه ۱۳۸)

(الجامع الاحكام القرآن از علامه الإمبر الترين احمد بالحق في (مروح على مطبر مدا الكتب العربيين و تأكمان و المراس و ١٩٠٠)

******* جدَالَ : اور مجادله كامعنى بي جفكرا كرنا-اس سے مرادیہ ہے کہ اپنے ہم سفرساتھیوں،خد ام اور کرایدداروں سے نہ جھڑا کرویا تاریخ نجے کے بارے میں کی ے نہ جھڑو، یاامیر حج کی مخالفت نہ کرو۔ (الغيرات الاحديد ازعلامه احرجيون جونيوري (م١٣٥٠ه) مطبوع مكتبه هاند بخله بنتلي فيثاور م ٩٥) (انوارالتريل وامرارالياديل المعروف به بيغادي از قاصي الوالخير عبدالله بن تربيغادي شرازي شافعي (م١٨٥ هـ) من ١٣٠) (تغييرون العاني ازعلامه الوالفضل سدمخود آلوي عني (م٥٥ علاهه) مطبوعه مكتبه الداد بيلمان ، ت٢ م ٢٠٠٠) (مدارك التزيل وها أق الآول ازعلا سابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مني (مرايه) (لياب الناويل في معانى التوريل المعروف يغير خازن ازعلامة على بن مجمة خازن شافعي (م162 عهد) من المس ١٢٨) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالذ تحرين احمه ما كلي قرطبي (م<u>م ١</u>٦٨ هه) مطبوعه دارالكت القريبية و عنالبنان، ج٢ بس ٩ مهم ١٣٠٠ هـ (احكام القرآن ازام مابو كراحدين على رازي صاص (م ٢٥٠٥) مطبوعة دارالكتب العرب يروت لبنان، ج اجس ٢٠٨٨) (تغيير كبير ازام فخرالدين محدين ضياءالدين عررازي (١٠١٠ه) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان، ج٥ من ١٨١) (تغییرمظیری از علامه قاضی تنا دانند یانی ی عثانی مجدوی (م۱۲۲۵ هه) (اردوتر جمه) ، ج اج ۲۹۳) : ہرِوہ چی جس کی طرف عقل مندرغبت کریں ،مثلاً عقل ،عدل بضل ، مال ،اس کا مقابل شراورمضرّ ت ہے ، بھلا کی نیکی ادر کسی شی کااپنے کمال کو پہنچنا خیر ہے۔ یہاں اس سے مراد صدقہ ،خیرات ،فرضی ونفلی عبادت ،طواف،عبادت میں خشوع وخضوع ہے۔ جُنَاحٌ": جَنْعَ ے بنا ہے، جس کامعنی ہے میلان ، حق سے اعراض کرتا، پھراس کو وسعت دے کر ہرگناہ کو جُناخ (المغروات في غريب القرآن ازعلام حسين بن يحد المقعل الملقب بالراغب اصغها في (يم ٢٠٠٠ هـ) بم ١٠٠٠) فَ ضَلَّا مَنْ رَبِّكُمْ"؛ فضل كمعنى زيادتى بخواه زيادتى كب عاصل بويا بغيركب كر بتجارت كمن کو بھی تصل کہا جاتا ہے،اس مقام پر مہی معنی مراد ہے۔ (الغيرات الاحميه از علامه احمد جون جونيوري (م٢٥١٥هه) مطبوعه مكتبه تقاله يخط بينا درم (٩٩) (تغير مظبري از علامه قاض تنا مالله بالى تي تالى مجد دى (م١٣٥٥هـ) (اردور جمه) من ام (٢٩٥) (انوارالتزيل وامراراله ولي المعروف بديضاوي ازقاضي الوالتيرعيد الله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) من ١٣٧) بكثرت چلنا، ياني كابهنا، لوشا_ عَرَ فات: جع عوف ك بع وفه معرفت بناب جس كامعنى بيجانا-عرقات ایک میدان ہے جومکہ معظمہ نے فرمیل دور مزولفہ ہے آگے ہے،اے عرفات کہنے کی چندوجہیں ہیں: حضرت آدم على اللام في زيمن براتر في كينين موبرس بعد حضرت حواس يهال طاقات برانبيس بهجيان ليا 23 حضرت ابرائيم عليه الملام نے اس ميدان كود كي كر بيجان ليا كه يمي وہ مقام ب جہال مجھے ج ميں تفہر-(الغيرات الاحديد ازعلام احمد جون جو بوري (م<u>ين ال</u>اح) مطبوعه مكتبه هاند بخله حلّ بثاور مي ٩١) (انوارالتزيل وامرارالآويل المروف به بيشاوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عربيشاوي شيرازي شافعي (م١٨٥٠ هـ) من ١٣٧) (تغییر مظهری از علامه قامنی شاه الله یانی تی مثانی مجددی (م<u>۱۳۲۵</u> هه) (اردوژ جمه) می اجس ۳۹۷) (تغييرروح العانى ازعلامه الوافعنل سدمحود آلوي حقى (م١٢٥٥ مطبوعه مكتب الداديد لمان وج١٠٠٠) (تغيركير ازام الخرالدين محرين ضياءالدين عردازي (١٠٠٠ه) مطبوعدداد الفكريروت البتان وق ٥٠٠٠) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ايومبدالله تحديث احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطيوعه دارا لكتب العربية بيروت البنان وج ٢ الس ١٥٥٥)

موجوده ومحوده ومحوده ومحوده ومحوده ومحوده ومحوده **کَمَشُعَرِ الْمَصَرَاعِ :: مثعر بشعور یا شعارے بناہے جس کے معنی علامت کے ہیں ،اور ترام بمعنی عزت و حرمت والا**۔ متعرحرام، مزدلفه مين ايك بهاز باس كوفزح ياميقده كتي بين-(التعيرات الاجميد ازعلامه احرجيون جويوري (ع المعلام عليه علية المعلق بالمراجع والمعروبي ٩١٠) (تغییر مظهری از علامه قاضی نا دانشه یانی چی مثانی مجددی (مه ۱۳۲۵هه) (اردوز جمه) جم ۲۹۱) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محربن ميا والدين عررازي (١٠٠٠ ه) مطبوعه دار الفكر بيروت البنان و ٥٠ مي ١٩٥) (تغيير القرآن المعروف بتغيير ابن كثير هافظ موادالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (م٢٧٧هـ) . ١٥ جس ١٣٣١) **ضُوُا** '': إفاضه يعنى پلننے كاتھم قريش كو ہے، زمانہ جالميت ميں قريش براہ تكبر حج ميں مزولفہ ہے ہى واپس لوٹ جاتے تھے جبکہ دیگر لوگ عرفات سے بلٹتے تھے،انہیں حکم دیا گیا کہ اے قریشیواتم بھی وہیں ہے بلٹو جہاں ہے دوسرے لوگ بلٹتے ہیں، یعنی حج میں تم بھی عرفات میں جا وَاوروہاں ہے بلٹو۔ مسائل شرعیه : جج اركان اسلام سے ایک ركن ب، بيفرض قطعي ب،اس كا افكار كرنے والا كافر ب،اس كي فرضيت كتاب الله،سنت، اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہے۔ الله تعالى كاارشاد ب: فِيُهِ اللَّهُ ، بَيِّسَنْتُ مَقَامُ إِبُوهِمَ ، وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ امِنَاء وَلِـلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ الَّذِيهِ سَبِيُلاً ۥ وَمَنُ كَفَرَفَاِنَّ اللَّهَعَنِيُّ عَنِ الْعَلَمِينَ۞ (سوره آل عمران،آیت ۹۷) اس میں تھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جواس میں آئے امان میں ہواور اللہ کے لئے لوگوں پراس گھر کا جج کرنا ہے، جواس تک چل سکے،اور جومنکر ہوتو اللہ سارے جہاں ہے بے پر واہ ہے۔ کثیراحادیث طیبه میں اس کی فرضیت کا بیان ہے۔ (بدائع العبائع في ترسيب الشرائع ازعلامه علا وَالدين ابو بكرين مسعود كاساني حنَّى (م204 هـ)

مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان، ج٢ م ١٤٩) صاحب استطاعت پرعمر میں صرف ایک بار حج کرنا فرض ہے،اور حج سال میں صرف ایک مرجبه مخصوص دنوں میں

اداہوتا ہے بخلاف عمرہ کے کہ دہ ساراسال اداہوسکتا ہے۔

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمه مالكي قرطبي (م٢٦٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان ،ح٢٠ ش ٢٠٥) (تغييركبير ازامام فخرالدين محدين ضياء الدين عمر رازي (م٢٠٠٥) مطبوعه دارالفكر بيروت البتان، ٥٥، ال ١٤٤) (تغييرالقرآن المعروف بتغييرا بن كثيرها فقاعما والدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (ميرا عيد) من المس ٢٣٩)

(انوارالتخريل داسرارالآويل المعروف به بيغياوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن فمر بيغادي شيرازي شافعي (م١٣٧ هـ) س١٣٦)

☆

(احكام القرآن ازامام ابو براحمه بن على رازي مام (م معده مطبوعه دارا لكتب العربيديروت البنان ان ايس ٢٩٩)

ودودودودودودودودوو احكام قرآن ودودودودودودودود (٣) عج كاوقت شوال اورزى قعده كے مہينے اورزى الحجہ كے دس دن ميں ،ان ايام ميں حج كاحرام بائدها جاسكتا ہے،ايام منی کے بعد مناسک ج کاوقت ختم ہوجاتا ہے، چونکداحرام ج کی شرط ہے رکن نہیں اس لئے ایام ج سے پہلے بھی ج (احكام القرآن ازامام الويمراحية بن على رازي بصاص (م عصره) مطبوعة دارالكتب العربية بيردت لبنان اج اجم ٢٠٢٠٠٠) (احكام القرآن از علامه ابو بكرمجه بن عبدالله المعروف بابن العرلي مالكي (١٣٦٠ هـ) مطبوعه دارلمعر فدبيروت البنان ، ح ١٠ ح ١٣١) 公 (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله فحد بن احمد الكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيردت لبنان ، ج ٢ جم ٢٠ م 公 (تغییر مظیری از علامه قاضی ثناه الله مانی تی عثانی مجد دی (م ۲۲۵ اهه) (ار دوتر جمه) من ایس ۲۸۹ (۲۸۹ (النغيرات الاحمد و ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م٢٥ إلاهه) مطبوعه مكتبه ها نيركاً بطي أيثا در جل ٩٣) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محربن ضياء الدين عمر دازي (علاقة ٥٠) مطبوعه دار انفكر بيروت لبنان ، ٢٥٠ ما ١٥٠) (تغيير القرآن المعروف يغييرا بن كثير عافظ ثلادالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (من ٤٤٠هـ) . ن ابسي ٢٣٠) (انوارالتزيل وامراراتا ولي المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شائعي (م ١٨٥٠ هـ) بن ١٣٠١) (تغيير دوح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيمحموه آلوي حني (م2 عيلاهه)مطبوعه مكتيه امداديه مليان ج٢ ام ٨٣٠) 公 (لباب البّاول في معاني التزيل المعروف يغير خازن ازعلام على بن محمرخازن شأفعي (م٢٥٨ ٧٥) منّا اجم ١٣٤) 4 (بدارک التر. مل وحقائق البّاو مل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمور تنفی (مير واپيرهه) من اجم ١٣٤) اصولین کے زریک وقت جج ''مشکل'' ہے کہ یہ''معیار'' کے مشابہ ہے کہ افعال کج ان کے خارج میں ادائمیں ہو سکتے اور'' ظرف'' کے مشابہ ہیں کہ افعال فج تمام وقت کومحیط مہیں۔ (النغيرات الاجريه از طامه احرجون جونيوري (م<u>١٣٥) ه</u>) مطبوعه مكتبه تقاني مخطر جنَّل پيثاور م ٩٣) اگر کسی کوج کی استطاعت حاصل ہوجائے تواہے فوراج کرنا چاہیے البتۃ اگرفوری طور پرادانہ کرے تو گنا ہگار نہیں آخر ی عمر تک ادا کرنافرض ہے۔ (الفيرات الاجرية ازعلامه احرجون جونوري (م ١١٣٥ه مطبوع كمتبه تقاني كله جمَّل بيناورم ١٩٠٠) ج کے مبینے ج کوفرض نبیں کرتے بلکہ جب تک احرام نہ باند سے ج کی ادا کی فرض نہیں ہوتی ، بخلاف نما کے اوقات کے ، کہ ان کے اوقات ہی نماز اورروز ہ کوفرض کردیے ہیں۔ (١ وكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على راز كايصاص (م معيده على مطبوعد دارالكتب العربيديروت البنان وج ام ١٣٠٣) مَجَ كَ تَمِن فَرْضَ مِين، احرام، وقو ف عرفات، طواف زيارت. (احكام الترآن ازامام الوكراحدين على رازي وساعي (م عيه على مطبوعددار الكتب العربية يروت لبنان انتاامي اسم (تغير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله يائي يع عمَّاني مجدوي (م١٢٢٥هـ) (اردوترجمه) من ام ١٣٩٠) (انوارالتز بل وامرارات و بل المعروف بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شافعي (م<u>٩٨٥</u> هـ) بم١٣٦) (لباب البّاويل في معاني التربيل العروف يتغير خازن ازعلام على بن محد خازن شافعي (م٢٥٠) من ام ١٣٨) (الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعيد الذيحه بن احمد ما كل قرطي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت البنان ، ج٢٠ ص ٢٠٠٠) (تغيركبير ازاما مخرالدين محدين ضياء الدين عررازي (ع٢٠١٠ هـ) مطبوعه دار الفكربيروت لبنان اج٥٩ ص١٤٨) (تغيير القرآن المعروف يتغييرا بن كثير حافظ عما والدين المغيل بن عمر بن كثير شافعي (من ٤٤٥هـ)، نا الجس ١٣٠٠) 公 (إ حكام القرآن ازامام بو بحراحد بن على رازي يصاص (م مع عده م) مطبوعه دارا لكتب العربية يروت لبنان وج اجم ٢٠٠١) 众 (الغيرروح العانى ازعلامه ابوالغضل سديحود آلوي حنى (م٥ ١١٥هه) مطبوعه مكتبه امداديد لمان وج٢٦ من ٨٥)

☆

مرموده ومدوده وم e) آ فا تی کے لئے ج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بالا تفاق جائز ہے حضور سیدالرسلین ﷺ نے چار عمر ہے ذی قعدہ میں ادا کئے۔ (تغیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی چی مثانی محد دی (مماسات) (اردوتر جد) ، ج ابس ۱۳۸۹) سابقہ شریعتوں کے جن امورکوشریعت اسلامیہ نے ہاقی رکھا ہے وہ شروع ہیں ، حج کے مہینے موجود ہ اور سابقہ شریعتوں (تغيركير ازامام فخوالدين محدين شياء الدين عمر رازي وعلايه على مطبوعه دار الفكريروت لبنان ، ت ٥٠ س١٤١) ارکان مج کی ابتدادن ہے ہوتی ہے،طواف زیارت،وقو ف عرفہ،وقو ف مز دلفہ،ری، ذبح ،حلق،ان ارکان کودن میں شروع کیاجاتا ہے، حج کے دنوں میں رات اس دن کے تابع ہیں، بخلاف اور دنوں کے دن رات کے تابع ہوتے ہیں' احکام القرآن از امام البرکراتی بن می رازی جسام (م سے ہے) مطبوعہ دارالکت العربیہ بیرد = البنان، ج اہم ۲۱۲) احرام کی حالت میں بیامور حرام ہیں: (1) وطی اور دواعی وطی خشکی کے جانور کا شکار کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا (0) بالول اوناخنول كادوركرنا (8) بون، جوميل سے بيدا ہوتى ہے، كودوركرنا (9) بدن یا کیڑے پرخوشبوکا استعال کرنا (.) چېره ؤ ھانبينا(مندجه بالاامور ميں مرداورغورت كاحكم يكسال ہے۔) (0) مرد کے لئے سلا کیڑا پہننااورموزہ پہننا، (1) (8) مردكے لئے سرڈ ھانینا۔ (تغییرمظبری از علامه قامنی ثنا دانند پانی چی مثانی مجد دی (۱<mark>۳۲۳ ه</mark>) (ار دوتر جمه) . بیا ۱۳۹۳) (تغییر کبیر از امام فخرالدین مجدین منیا دالدین عمر دازی (۱<mark>۳۴۰ ه</mark>)مطبوعه دارالفکریبر و تالبنان ۴۵۰٫۰ م ۱۷۸) محرم داورمحرمة ورت زكاح كريحة بين بوس وكنار حرام ب-(النغيرات الاحمديد از علامه احمد جيون جو نيوري (م١٣٥٥هه) مطبوعه مكتبه تفانه يحلّه جنّل بيثاور م ٩٥٠) (تغير مظهرى از علامة قاحق ثناء الله ياني تي عناني مجددى (م١٣٦٥هه) (اردوتر جهه) ، جا ام ٣٩٠) محرم اگر شہوت کے ساتھ بیوی کو بوسہ دی قودم لا زم آتا ہے۔ (احكام القرآن ازامام الويكراحد بن على رازي بصاص (م معيده) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان على ١٠٠٨) وقوف عرفات ہے جل جماع کرنا مج کوفا سد کردیتا ہے،اس کی قضالازم ہے،اس پرعلاء کا اجماع ہے۔ (الحاص لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله تحرين احمد ماكلي قرطبي (م ١٧٥ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيردت البنان ون ٢ بس ٢٠٠٠)

(احكام القرآن ازامام الوبكراحد بن على رازى بصاص (م معيره) مطبوعه دارالكتب العربيديروت البنان، جا ام ٢٠٠٠)

ش خُصْ نے فج کا حرام باندھ کرج ادانہ کیا، وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے،ا گلے سال فج کی قضا کرے'

مندوده ومدوده وم

(۱۷) مجے کے بعض ارکان کاترک کرنامج کوفاسٹنیں کرتا، صرف دم دینے سے جے مکمل ہوجاتا ہے، مثلاً کسی نے احرام کی 🐩 حالت میں خوشبو استعال کی پاسلا جوالباس پہنا ، یا خشکی کا شکار کیا، ان محظورات احرام کے ارتکاب پرصرف وم وینا لازم ہے، حج مکمل ہوجائے گا، بخلاف نماز کے، کہ نماز کے محرمات کے ارتکاب سے نماز فاسد ہوجائے گی،مثلاً کلام

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازى يصاص (م معيد م) مطبوعد دارالكتب العربيديروت لبنان ، جا اص ٢٠٠٥)

تلبيه بلندآ وازے كہنا واجب ہے۔

حديث شريف مي ب:

" مُرْ أُمَّتَكَ يَرُفُعُو الصَّو اللَّهُم بِالتَّلْبِيَّةِ فَإِنَّهَامِنُ شَعَائِرِ الْحَجّ " (احكام القرآن ازجصاص،ج ا،ص ٢٠٣) ا بنی امت کوظم دیجئیے کہ وہ تلبیہ میں آواز بلند کریں ، کیونکہ وہ حج کے شعائر ہے ہے۔

(۱۹) مستحش کلام،ارتکاب،معاصی اور جھکڑا کرنا اگر چہ ہرحال میں حرام ہے مگر حج میں ان کی حرمت شدیدتر ہوجاتی ہے۔

(النغيرات الاحديد از طامه احرجيون جو نيوري (م ١٥ اله) مطبوع مكتبه هانه يخله بنكي بثياد رم ٩٥) (احكام القرآن از امام ايوبكراحد بن على رازي يصاص (م مع اه) مطبوعه دار الكب العربيديروت البنان رج ايس ٢٠٠٨) (انوار الحقوم على وامرار الناويل العروف بدييفا وي از قاضي الواقيم عبدالله بن عربيفا وي شيرازي شافي (م ١٨٥٧ه) مل ١٣١٧)

(۲۰) اصول دین کےثبوت، حق کوواضح کرنے اوراللہ کی راہ میں دعوت کے لئے مجادلہ عظیم طاعت ہے۔

ارشادر بانی ہے:

أَدْعُ اللي سَبِيل رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وإنَّ رَبُّكَ هُوَاْعُلُمُ بِمَنُ ضَلَّ عَنُ سَبِيلِهِ وَهُوَاعُلُمُ بِالْمُهُتَدِينَ ٢٨٠ (سورة النحل آيت ١٢٥١)

ا پندرب کی راہ پر بلاؤ کی تدبیراورائھی تھیجت ہے اوران سے اس طریقہ پر بحث کروجوسب سے بہتر ہو ب شکتمهاراربخوب جانتا ہے جواس کی راہ ہے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔

(تغيركير ازامام فوالدين تحدين فيا دالدين مررازي (١٠٢٠ هـ) مطبورداد القريروت لبنان وج٥ مي١٨٣)

باطل اورناحق کونابت کرنے ،مال اورجاہ کے طلب کے لئے مجادلہ کرنافدموم ومنوع ہے، جہال مجادلہ کی فدمت وارد ہاس سے بی مراد ہے۔

(تغيركير ازامام فرالدي محربن منيا دالدي عررازي (عليه مدارالكريروت لينان ، ج٥٠٥)

امور خیر کا ذکر کریں، شرکا ذکر ند کریں بلکہ گناہوں پر پردہ ڈالیں، رب کریم نے اس آیت بیں صرف خیر کا ذکر فرما

ب، حالانکدوه ہمارے خیراورشردونوں کوجانتا ہے۔

(تغيركير ازامام فرالدين فيرين ضاءالدين عررازي (علايد)مطوعة وارافقر بيروت ليتان، ج٥، ١٨٣)

احكام قران ۲۳) عاز مین عج کے لئے اتناز ادراہ لے کر چلناوا جب ہے جس ہے آنا جان سواری پرآ سائی ہے ہو سکے اوراین آبر ومحفوظ رکھ سکے،ائی جاجت ہے زائدزاوراہ ساتھ لینامتحب ہے کہ دوسروں کے کام آئے۔ (النبير التراامر - ازهامه الديون بوتوري (عن اله عليه مطبوعه تنار عله بنتي يثادر من ٩٦) (الحامع لا حكام القرآن از علامدا بوه بوالتدتمة بن احمد باللي قرطبي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه الانتسب العربيديو وت البنان و ١٠٠٣ أس ١٠٠٠ ا (او کام القرآن از علامه ابو بکرنمه بن عبدالله المع وف باین العربی مالعی (میسمند ه) مطبوعه دارلمعرف بروت لبنان . بی ایس ۱۳۵) (اركام القرآن از امام ابو بكرانمه بن ملي داز كه يصاص (من يعلمه و اراللت العرب بيروت لبنال . ناام ١٩٠٠) ('تنب بلیه از امام تخرالد من تاریخ با با ایدین عمر از ی کار ۱۹ مطبوعه از انتقابی و بین آلیتان بازد (آن ۱۹۸) (تنب القرآن العروف بلنیمه این شیر عاده بیاد الدین آنسیکی نیم عربی کثیر تاریخ اتاقی (مرجم پیریدی کار ، نیاز س (ارساليَّاه عن في معانى ألتر عن المع وف يغير خاز النا العامر في من تعرفوان ثاني (مردم بيره النيَّا السفال) (يدأ ب المرة على وقفا لق الأوقي الإطاف الوام كانت مبدالله بن الدين تحويم عن المرواية هـ أ. في البس ١٣٩) التنجر ، وبالعالي ازعان الواقفل سيتمو ، آلوي في (مديمة اله) مطبوع كمته الدارية لمان ، تا الر ١٩١٨) (تحيير مظير ق از عاد مدقاضي تنا والله يالي في مثالي محدوق (مروج اله مد) (اردور زمه ما الله المن و الم سفر فی الدنیا'' کے لئے تو شہ، مال ،کھانے پینے اورسواری کی ضرورت ہے،ای طرح'' سفر من الدنیا'' کے ۔ تو شەمعرفت الہی ،محبت الہی ، ماسوای اللہ سے اعراض اور طاعت رسولﷺ ہے،اور بیتو شەفرض ہے۔ ر تغیر کیر از امام فرالدین محدین نیا دالدین تمررازی (۱۰۲۰ ه) مطوعه دارانگریزوت لبنان می ۱۸۳ می ۱۸۳ (تغییر افر آن العروف بغیر این شیر ماذع مادالدین اسلی مین تمرین کیرشافی (مهم ۲۰۵۵ ه) مینان میراد (۲۳۹ میراد) طریق حج میں تجارت کی اجازت ہے مگر شرط رہ ہے کہ عبادت اور مناسک حج کی ادائیکی میں رکاوٹ نہ آئے ، تجار، اخلاص کے منافی نہیں مگر تجارت کے بغیر حج افضل ہے۔ (النيرات الاحديد الطام احربيون جونيوري (ميااه)مطبوع مكتبه تقاني كله جني نيثاور بس ٩٦) (الحامع لا دكام القرآن از علامه ايومبد القدعمة بن احمد مالكي قرطين (١٦٨٨ هـ) مطبوعه ارالكتب العربية بيروت لبنان من ٢٣٠ مي-١٣١٦) (ا دكام القرآن از علامه ابو يكرمجه بن عبد الله العروف بابن العرلي اللي (مرام ۴ هـ)مطبوعه داركم قدييروت لبنان من اجم ١٣٦) (ا حکام القرآن از امام ابو بکراحمه بن ملی داز کی بیصاص (مروعی ه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان . ن اجمی ۹ ۲۰۰ (تغییر مظلم نی از علامه قاضی ثنا دانته مالی تی عثالی مجدون (سر۱۲۵ه) (اردوتر بهر) . ن اجس ۳۹۵) (انوارائتر عل واسرارات و مل المعروف به بيضاوی از قامنی ابواخير ميدانند بن همر بيضاوی شيرازی شاهی (م 1۸۵ ه) من ۱۳۵) (تغير بير ازامامنخ الدين محمد بن ضاءالدين ممرازي (م٢٠٦هه)مطبوعه دارالفكرييروت لبنان . ق٥٠ م ١٨٦) (أَنْ اللهِ أَن المعروف بِنْفِيرِ إِن كَثِرَ حافظ عاوالدِينَ أَمْلِياً بن مر بن كَثِيرَ شَافِعي (مراع ٤٤٠هـ)، خاص ٢٣٠ ((تغيير روي المعاني ازعامه الوالفنسل سيد حمود آلوق ننتي (مردي عاه ١٥) مطبوعه كمتبد لداد يه لمان و ٢٠ مر١٨) (لباب البّاه مل في معالى المتز مل المعروف ينفير خازن از علامة في بن تمد خازن شاعي (م٢٥٧ هـ ٥) . نيّا البس ١٣٠٠) (١ ارك المتر عل وها فق الباو على از علامه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مقى (م ١٣٥هـ)، ج اج ١٣٩) و ف عرفات فرض ہے،اس کے لئے نو ذی الحجہ کی دو پہر کے بعد سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے،اگر کسی کو مذکورہ بالاوقت میں وقوف نیل سکے تو دس ذی الحجہ کی طلوع فجر تک گنجائش ہے ،عرفات کا پورامیدان ماسواطن تر نہ کے موقف ہے (تغییر مظیری از علامه قاضی ثنا دالله یانی یی مثانی مجدد ی (م ۲۲۵ اهه) (اردوتر جمه) ، یخ اجس ۲۹۱) (النعيرات الاحمية از علامه احد جيون بويوري (مرت الدي مطبور مكته حقار يكل بنكي يشاور جي ٥٦) (نفيه كبير ازامام خرالدين محدين ضيا دالدين مردازي (١٨٠٠ هـ)مطبوعه دارالفرييروت لبنان ٥٠٠ مي ١٨٩) (إدكام القرآن إذ الم الويكرام بن عي راز في بيسام (م م علم ما مطبوعة ارالكتب العرب بيروت لبنان بنا البس ااس) (تغيير رو بي المعاني از علامه ابوالفضل سيد تنو وآلوي نفي (سري علاه) مطبوعه مكتبه امداد بيدلمان . ن ٢ أس ٨٨) (الجامع الاحكام القرآن ازعلامه الوميدانة محدين احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٨ هه)مطبوعه ارالكتب العربية يو و ت لبنال ان ٢٠ أكلا (لباب الأولي في معاني المتر لل العروف يغيير خازن از علامة في بن قريبازن شايق (م١٥٥ = ١٠) (بدارك التر على وتقائق النّاو قل از علامه الوالبركات عبدالله بن احمر بن محمود على (مم وايده) • ن الس ١٣٩) (تغيير القرآن المعردف يغيير ابن شير حافظ فعاد الدين المنعيل بن قمر بن كشيرشافعي (مراجع عنه ١٠٠٣) (احكام القرآن از علامه ابو بكرمجه بن مبدالته المعروف إبن العرلي مالكي (مينه ٨٥ هـ)مطبوعه واركمع فعين وت البناك ش السير _ کرنے والے کا بچ ادائبیں ہوگا۔ (١٠٥١م القرآن ازامام الوجرامر بن في رازي صاص (م ويعيد عداراللت العربية وعالبنان التاليس اس) (المب مظيرة الإسامة قاضى ثنا الله بالى في مثالي نيدون ام ١٢٠٥ هـ ١ (١٠١٠) . قارس الم

```
وادی محسر کےعلاہ ہتمام مزدلفہ موقف ہے، سعر حرام مزدلفہ کا نام ہے، اور بیرحدود حرم میں شامل ہے۔
                      ( تغییر القرآن المعروف بینیم این کثیر حافظ ما دالدین المعیل بن قربن کثیر شافعی ( ۲۳۳ که ۵) ، خیا بس ۲۳۳۲)
                             (الغيرات الاحمد المعام احمد بيون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه تفائي كله جنكي نيتاور م ٩١)
         ( ١ د كام القرآن از علامه ابو كمرتمتر بن عبدالله المعروف بابن العرلي الكي ( ع٢٣٠ هـ )مطبوعه دارلمعرف بيروت البنان ، ج اجل ١٣٠٠ )
              ( احكام القرآن از امام ابو بكراتمد بن على داز ك جصاص ( م مصحة ) مطبوعه داراكتب العربية بيروت لبنان ، خ اجس ٣١٣)
                         ( تغيير روح المعانى از علامه ابوالفضل ميدمحود آلوي مفي (مره ١٢٤هـ) مطبوعه مكتبه اه ادبيلمان ، ٢٠٠٠ م. ٨٠)
           ( انوارالتو يل واسراراليّاه يل المعروف به بيضاه ي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاه ي شير از ي شافعي ( س<u>١٣٨ هـ</u> ) جس ١٣٨)
                                                                                                    نوف مزدلفه بعدوتوفع فہکےوا
   (الي مع الاحكام القرآن ازعلامه أوعبدالله تحدين احمد ما كلي قرطبي (م<u>٢٦٨</u> هه) مطبوعه دارالكتب العربية وت لينان، ت٢م، ٣٥٨ م) ٣٣٢، ٣١٨ (التي ٣٢٠، ٣١٨)
(الشير ات الاحديد ازعلامه احمد بيون جونيوري (م<u>١٣٥٨ )</u> هم اليون كمنة حقائية كله بخش ابنيا درم ٩٦)
  مز دلفہ میں مغرب ادرعشاء،عشاء کے وقت ایک اذ ان اور دوا قامت ہے پڑھی جا نمیں ،اگر کوئی شخص نو ذی الحجہ وقو ف
 عرفات کے بعدنمازمغرب راستہ میں ادا کر ہے تو اس کا اعادہ لا زم ہے، بلکہ اگر وہ مز دلفہ میں ایسے وقت بہنچ گیا کہ ہنوز
مغرب کاوقت باتی ہے تو بھی نماز مغرب عشاء کے وقت تک موخر کرے، آج حاجی کے لئے مغرب کاوقت نماز عشاء
 کے وقت شروع ہوتا ہے،مغرب کے فرض پڑھ کرعشاء کے فرض پڑھے،اس کے بعدمغرب کی شنتیں اور پھرعشاء کی
       ( الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محد بن احمد مالكي قرطبي ( م ٢٦٨ هه ) مطبوعه دار الكتب العربية بي و يه البنان و ن ٢ بس ٢١٨ )
                                (تغيير مظهري از علامه قاضي تناءالله ما في تي عني في محد دي (م ١٢٢٥ه ) ( اردورٌ جمه ) ، ج ا م ١٩٧٠ )
         ( احكام القرآن از علامه ابو بمرتجه بن غيد الله المعروف بابن العركي ما كلي ( عيم ٢٥٥ ) مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان ، ج ١٠٣٨ )
              (احكام القرآن ازام ابو بكراحد بن على دازي بصاص (م معيده) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت لبنان ، خ اجس اس
                    (لباب البّاه بل في معالى التزيل العروف بتغيير خازن ازعلام على بن محمد خازن شائعي (م٢٥٨) ، ن ١٩٠١)
  وقوف مز دلفہ واجب ہے اس کاوقت دس ذی الحجہ کی نماز فجر کے بعد ہے، دس ذی الحجہ کی نماز فجر وقت شروع ہوتے
   اندھیرے میں بیرے کروتوف کرے ،طلوع فجرے تھوڑ ایہلے یہاں سے روانہ ہو،اس کے تر اس پردم لازم ہوگا،البتہ
                                                   ضعیف، بیاراور کمز ورغورتی نماز فجرے پہلے یہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں۔
                                  (تغيير مظهرى ازعلامة تاخى تأوالله يانى يى على مجددى (ع٢٢٥ه ) (اددور جد) دجام امم
               ( تغيير كبير ازام فخ الدين محد بن فيا والدين عمر دازي ( ع ١٠٠٠ م) مطبوعه دار الفكريير دت لبنان و ٥٠ م ١٩٥٠١٩٠)
                         (النغيرات الاحمد ازعلامه احمر جيون جونيوري (ع٢٥ اله )مطبوعه مكتبه هاني كذبيني يثاور م ٩٧،٩٦)
                                                                                                                               公
              ( احكام القرآن ازامام إبو بكراحد بن على دازي بصاص ( م م عيه هر) مطبوعه دار الكتب العربيه بيردت المنال . خ اجم ١٣١٣)
                                            عرفات آ ۔ کولی غروب آفتاب سے پہلے ترک کرے تواس پردم لازم ہے۔
         (اليامع الحظام القرآن از علامه ابوعبدالة محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان و ٢٠ ص ١٣٠٠)
                     ( تغییر کبیر از امام فخرالدین مجرین ضیاءالدین عمر دازی ( ۱۹۳۰ هه ) مطبوعه دارالفکریز دے البنان ، ت۵ مس ۱۹۴)
          و نوف عرفات اور د ہوف مز دلفہ میں تلبیر بہلیل ،تلبیہ، ثناء، در دوشریف، تلاوت اور دعا غیں مانکنا بہی ذکرالہی ہے۔
                              (الغيرات الاحمد ازعلام احمد جيون جو يوري (م ١٣٥٥ه مطبور كمية تقاني علر جني ايثاوراس ١٩٠
                          (الباب اليّاويل في معاني التربيل المعروف تغييه خازن الإعلامة في بن محد خازن شافعي (م٢٥٠) ١٠٠٠)
                       ( تقبير القرآن المعروف يتغير ابن كثير ما فؤلد الله إن المعيل بن فمر بن كثير شالعي (من عيده ) . شارس اسم ١٣٠١)
```

يوم عرفه ، جو مج كالعظم ركن ب، كدى نام بين:

(1)

يوم اياس الكفارمن وين الاسلام ، (كفاركادين اسلام كى مغلولى سے مايوس ہوتا) (r)

> اكمال: يْن (r)

اتمام نعبت (r)

يوم الرضوان (0)

(١) يوم في اكبر

يوم الشفع (4)

يوم الوت (A)

(9)

(1.)

(تغییر برا از اما منخ الدین محد بن ضیاءالدین عمر دازی (۱۹۲،۱۹ ۵) مطبوعه دار الفکرییروت البنان ، ۲۵ من ۱۹۲،۱۹۱)

الله تعالی کی بے شار نعمتیں بتکر ارملتی ہیں اس کاشکر اداکر نا بھی ای طرح ضروری ہے۔

(تغيير كبير ازامام فخوالدين محرين ضياءالدين عررازي (م٢٠١٠ه) مطبوعة دارالفكر بيروت البنان، ج٥٥ ص١٩٦)

ہرحال میں استغفار کر ہےاور دعامائگے ،ای طرح ہرنماز کے بعد دعاما نگنامتحب ہے، یہی سال نماز جناز ہ کا ہے۔

مديث شريف من وارد ع: "كان إذا فرغ من الصَّلوة يستَغفرُ اللَّه ثلاثاً"

(رواه مسكم ، بحواله تغيير القرآن المعروف بتغييرا بن كثير حافظ محاد الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (من عليه) ، ج اج ١٣٥٢)

حنورا کرم ﷺ نمازے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے۔

(تفريكير ازاما مخرالدين محد بن ضاءالدين عمر رازي (م٢٠١٥ مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان، ٥٥ م٠١٠)

(تنبير القرآن العروف يتغير ابن كثيرها فظ كادالدين المعيل بن عرين كثير شافعي (مين عدد)، ج اجس ١٣٠٣) (مدارك التزيل وها كل الناويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن مجود تعي (مراكه هـ)، ج است ١٥٢١)

جاجی کے لئے یوم مرفہ روزہ ندر کھنامسنون ۔

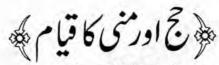
(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعيدالله محمد بن احمر ماكلي قرطبي (م ٢٧٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان ،ج ٢ بس ٢٣١)

یوم کرری بعد طلوع عمل ہے،اس سے پہلے جا تربیس۔

(ا حكام القرآن ازامام إلو كراحمد بن كل رازي بصاص (م و عده) مطبوعه دارالكت العربيد بيروت لبنان ، ج اجس ٣١٣)

☆☆☆☆☆

باب(۳۰):



﴿ بِسُمِ الله الرَّحْمَٰنِ الرَّحْيَمِ ﴾

وَاذْكُرُوا اللهَ فِي آيَامٍ مَّعُدُوداتٍ . فَمَنُ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيُنِ فَلَا اتُهَ عَلَيْهِ . وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوا آنَكُمُ اللهِ وَمَنُ تَاخَرُوا اللهَ وَاعْلَمُوا آنَكُمُ اللهِ تُحْشَرُونَ ﴾ تُحُشَرُونَ ﴾

اور الله کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں ،تو جوجلدی کرے دودن میں چلاجائے تو اس پر گناہ نہیں ،اور جورہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پر ہیز گار کے لئے ،اوراللہ سے ڈرتے رہواور جان رکھوکہ تہمیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔ رسودۃ البقرۃ آیت۔۲۰۳،

حل لغات :

واذُكْورُ واالله '': اوراللهُ كو يادگرو، ذكرالله عمرادفرض نمازوں كے بعد تجبيرتشر ين كہناہے، اور قربانی كاجانور ذخ كرتے وقت بِسُم اللّٰهِ اَللهُ اكْلَهُ اكْبُو كہنام او ب، اس سے مراد جمرات كى رى كے وقت ہر نظر مارتے وقت اَللهُ

اگبر کہناہے۔

المنظم التاليم و العاصام في جواري (من المنظم المنطوع كلية قاليط في المنظم المنطوع الم

فِسَى آیام صَفْدُودات : گنے ہوئے دن ،اس مراد من میں قیام کے ایام تشر یق ہیں جولیل ہیں کیر نہیں ،صرف تین دن ہیں۔

(أخميه المشالات المؤمرة المؤم (تحريط بن المؤمرة تا المؤمرة المؤمرة

(النام الأشن الالاماء بوالدري في الدي من الرام ويع و النابيدا المت المربية والتأويل في المام المام ا

محمده محمده وحمده واحكام قرآن ومحمده ومحمده ومحمده لَمَنُ تَعَجَّلَ فَي يَوْمَينِ ": توجوجلدى كرےدودن ميں چلاجائ. تُعَجَّلَ عُجلت سے بناہے جم کے معنی ہیں جلدی ٹرنا، یعنی جلدی ہواور وہ دون میں رمی کر کے منی سے رخصت ہوجائے۔ وَ صَنْ تَنَاهُونَ ": لیمن جو قیام نی کو تیرهویں تک مؤخر کردے، تیرهویں کوری کر کے منی ہے چلے۔ **ضَلَّااثُمَ عَلَیْهِ '': ان پر کچھ گناہ نہیں ، یعنی ری کر کے بارھویں کومنی سے واپس آنے اور تیرھویں کوری کے بعد واپس** آنے میں اختیار ہے، دونوصورتوں میں کوئی گناہ، حری نہیں۔

مسائل شرعیه:

يوم نح ك بعدايا متشريق تين بين، يعنى ذى الحبركى كياره، باره اورتيره تاجي ، كياره ذى الحبر ك وعدم القر كهتر بين يعني . منی میں قرار کادن ، یومنحرمیں قرارنہیں کہاس روز رمی ملق ، ذ کے اورطواف زیارت کرنا ہے ،قرار کہاں؟ ہارہ ذی الحجہ كويسوم المنفَّر الاول يعنى والبحى كايبلا دن اورتيره ذى الحجركويسوم السنَّف رالشَّانسي يعني منى سے والبى كا دوسرا (اورآخری) دن کتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

ٱلْحَجُّ عَرِفَةٌ ،من جماء قِبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لِيْلَةَ جِمْعِ فَقَدْ ادْرَكَ الْحِجَّ ،ايَاهُ سي ثَلاثةٌ فَمَنْ تَعَجَّلُ يَوْمَيْنِ فَلَااتُم عَلَيْهِ ،ومَنْ تَأَخَّرُ فَلَااثُمْ عَلَيْهِ

(رواوالا بام احمه وابن عدى والحائم والبيتعي عن عبد الرحمن ابن يعمر الديلمي . بحواله ﴿

(كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علا مه على مقى (م ع ع و ه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت البنان ، . خ ٥ ، ح ١٢٠ ١٢)

(ایابی ترندی اورنسانی میں نے)

مج (وقوف) عرفات ہے، تو جوعرف میں قیام کے لئے عرف کی طلوع فجرے پہلے آجائے گا تواس نے مج کو پالیا، ا یا منی تین میں ،نؤ جوجلدی کرکے دودن میں لوٹ آئے اس پرکوئی گناہ نہیں اور جوتیسرے روز تک واپسی مؤخر کردے اس پر کوئی گناہ ہیں۔

(احكام القرآن إز علامه ابو بجرمجر بن عبدالقد المعروف بابن العرلي مالكي (٢٣٠٠هـ ٥) مطبوعه دارلمعر فدييروت لبنان ، ج ١ ص ١٥٠٠)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد ماللي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ون ٣ رس ١

(تغییر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیا مالدین محمد رازی (م<u>ا ۲۰</u> ۵)مطبوعه دارانفکر بیروت البنان ، ت۵ جم ۱۲۰

(نفيه القرآن المعروف يتغير ابن كثير حافظ فما دالدين المعيل بن مر بن كثير شامي (من يسيده) . [.] ٢٢٥)

(احكام القرآن از علامه ابو بكر ثمر من عبدالقد المعروف بابن العربي مالكي (مع ٥٠٠هـ هـ) مطبوعه داركم فدير وت نبنان ، ق ابش ١٥٠٠)

نویں ذی الحجہ کی فجرے تیرھویں ذی الحجہ کی عصرتک وجھانہ نماز باجهاعت کے بعد بآواز بلند تلبیرتشریق کہناواجب

اور عن بارمتجب ٢ - عبيرتشريق بيب- ' الله أكبر الله أكبر الآاله إلاالله والله اكبر الله أكبر ولله الحمد "

(ابين الجوالعه نيا بحواله كنز العمال في سنن الأقو ال والا فعال از علامة على تقي (م<u>٥ عه</u> هه)مطبوعه موسسة الرسلة بيرات لبنان وي ٥٠ ـ ٣٠ ـ ١٢٥) 公 A

(النفي ات ااحمد يه از ملامداحمد جيون جو نبوري (م ١٣٥٥ هـ) مطبوعد مكتبه حقائية كأب بنار رام ٩٨) 1

(احكام التر آن از طامه ابو كم محمد بن عبدالله المعروف بابن العربي ما كلي (مرام ٢٥ هـ) مطيع مه المعرف بيروت البنان . ن التي مهم ا)

```
یونج، جمره عقبه کی ری کے بعد تلبید موقوف کردے مگر تکبیر تشریق ایام تشریق تک جاری رکھے۔
         ر النفيرات الاحريد از علامه احربيون جونيوري (م١٣٥)ه ) مطبوعه مكتبة هانه يخلّ بنتي بيتادر م ٩٨)
( ادكام القرآن از علامه ابو يكرفته بن عبدالله العروف بابن العربي ما كل (م٢٣٥ه ه) مطبوعه العلوم والمع فديورت البنان ، ج١٥م ١٣٠٠)
            قریانی کے تین دن ہیں، دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ،اس کے بعد قربالی جائز مہیں۔حدیث شریف میں ہے:
           " عَنْ عَلِيَّ قَالِ! ٱلْآيَامُ الْمَعْدُودُكُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، يَـوُمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ ،إِذْبَحُ فِي آيِهَاشِئْتَ ،
                                                                                                                                 و أفضلها أو لها"
         حضرت علی بنی اللہ عندے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ (آیت میں دارد) ایام معدودات تین ہیں، قربانی کا دن
                                            اوراس کے بعد دودن ،تو جس دن میں جا ہو تر بائی ذبح کرو ،اور پہلا دن افضل ہے۔
    ( رواه ميد بن حميد وابين اليدنيا بحواله كنز العمال في شنن الاقوال والا فعال از علام على تقى ( م<u>٥ - 9</u> هـ )
                                        مطبوء موسسة الرسلة بيروت لبنان، ج٥، ٢ ١٢١)
                      ا مام الائمَة تاج المحدثين والفقهاءامام أعظم ابوحنيفه رضي التدعنه كي روايت ہے ايك اور حديث ميس ہے:
                              " ابُوْ حَيْفَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيُمْ قَالَ ٱلْأَضْحِيَّةُ ثَلَاثَةَ آيَّامٍ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَان بَعْدَهُ "
 ( اخرجه الا مرخمه بن ألحن في الإبار، جامع المسانيداز امام إوالمويد عمر بن محود الخو ارزي ( م ٢٦٥ هـ ) مطبوعه دار الكتب لعلميه بيروت لبنان من ٢٩٠٢ م ٢٣٠١
                                                                                                    قربائی تین دن ہے ہوم کراور دودن اس
       ( احكام القرآن از علامه ابو بكرمجر بن عبدالله السروف بابن العرلي مالكي ( مسيم ٥ هه ) مطبوعه دارلمعر فه بيروت البنان ان السرام السمام)
           (١٧٤ القرآن ازامام ابو كراحمه بن على رازي جصاص (م يعله ١٥ ) مطبوعه وارالكتب العربيه بيروت لبنان من ابس ٣١٧)
                 (الباب الباويل في معانى التزيل المعروف يغير خازن ازعلامة في بن محمة خازن شافعي (م٢٥٠ عه) ين جم ١٣٢)
                     (مدارك التريل وحقائق الآويل ازهلام الوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (م اليه) من ابس ١٣٢)
       (الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ايومبدالله تحدين احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨٠ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان اج ٢٠٠٠)
    یوم گر ، جمره عقبه کوری کرنااور گیاره ، باره ذی الحجه کوتینوں جمرات کوری کرنا داجب ہے ، تیره ذی الحجه کوا گرمنی میں
      متنوں جمرات کورمی کرنا واجب ہے ،مگر رمی کے بعد تکمیر کہنا سنت ہے۔
۱۹۶۶ (النب ات الاحمریہ از ملاصاحہ جون جونیوں (۱۳۵۳ء) مطبوعہ کتبہ تقامیط بنظی کیشادرجس ۹۸)
۱۶۶۷ (البامع الاحکام القرآن از علام ابوعم الدیمی بن احمد مالکی قریقی (۱۳۸۸ء) مطبوعہ دارالکت العربیہ سرت البنان ان ۳ اس ۱۰)
   یوم تح کے بعد گیارہ ، بارہ تیرہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کوری کرناافضل اور عزیمیت ہے، اگر کوئی جلدی کر کے بارہ ذی
الحجرکوغروب آفآب ہے پہلےمنی ہے روانہ ہو جائے تو اس پر تیرہ ذی الحجہ کی ری کرنا واجب نہیں ، بدرخصت ہے ، آیت
                                           (الني ات الدهر انطار الرجون جونوري (ع مالاء عليه عكبة تقال يكل جل بثادر م ١٩٨)
                                               ( تفي مظري از طار واضي شا داند يالي ي حالي تعددي ( مواد ) ( اردور بر ) ونادي ( المرور بر )
                           ( إليا ثام القرآن از طامه المرجمة الشكرين احربالي قرطمي ( عر11 ح ) مطبوعه دارالكت العربيدين البنان . ت ع سن ا
                                        ( تغيير روح المعاني از طار ما يوالفضل ميد تحودة الوي منى (من عاله ) مطبوعه كتبيايد اوبيلمان وتا المراج (٩٢٥)
                                     (مغير كبير ازام مخرالدين محرين ضا والدين مروازي (١٠١٠ه) مطيور واد افكريروت لبنان وي مي و١١)
                                     ( تغيير القرآن العروف تغيير ابن كثير حافظ فوالدين أعمل بن قرين كثير شافعي (مراعده ما من المراجع)
                                               (الباب الله بل في معاني المتز في السروف بتغيير خاز ن از ها مرفع بن تحد خاز ن شايق (م ١٥٠٥ ٥٠)
                                       (مدادك التر بل دحما أق الآول ازهار الإالركات مبدالله بن الرين كود مل (مراعه) بن اجر ١٣٠١)
                               ( احكام القرآن إزام ابو كمراحمد بن طي دازي ها من ( م عليه عام الكتب العربية بروت لبنان . جا جس ١٦٥ )
                            ( احكام القرآن از علامه ابويكر تدين ميدانند العروف باين العربي ماكل ( م٢٣٠٠ هـ ) مطبوعه داركس فديروت لبنان منااجل ١٣٠ )
```

محدمه محدمه معدمه والمكام قرآن محدمه محدمه ومعدم ایا م تشریق میں حاجی کے لئے منی میں قیام کرنا اورات بسر کرناسنت ہے، مکد معظمہ میں طواف زیارت کے لئے جا سکتاہے مگروہاں قیام کرنا جائز نہیں۔ (تغییر مظیری از ملاسة کاختی شاهاند پانی چی عثم نی مجد دی (م۱۳۲۵ هه) (اردوتر جند)، ځا می ۴۰۵) (الحام الا حکام القرآن از ملاسه ابوعمیداند مجمد بن احمد ما کلی قرطبی (مر<u>م ۱</u>۲۸ هه) مطبوعه دار الکتب العربیه پیروت البنان . خ ۳ اس ۲

یوم مُرصرف جمرہ عقبہ کوری کرے اس کا وقت طلوع فجر کے بعد ہے،ای طرح قربانی کا وقت بھی دن ہے،آیت نہ کورہ

مِن "أَيَّام مُعُدُولاتٍ " مِن اى طرف الثاره بـ

(تغییر مظهری از علاسة تاخی تأوانشه پانی یق عمانی مجدوی (م<u>۲۲۵</u> هه) (ار دوتر بریه) ، خ اجم ۴۰۸) (الجامح لا حکام القر آن از علا صابوعبد الذکھر بن احمر مالکی قرطبی (<mark>مر17 ه</mark>ه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ، خ ۲ بس ۲)

گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعدے لے کرمغرب تک ہے، مردوں کے لئے رات کوری

کرنا کراہت کے ساتھ جائز ہے،معذوراورعورتوں کوبھی رات میں رمی کرنا بلاکراہت جاہز ہے، بلاعذر دوسرے کی طرف ہےری کرنا جائز ہیر

. (تقيير مظهري از هلا سقاضي ثنا هالقد پاني چې مثانی محد دی (م<u>۱۲۲۵ ه</u>) (اردوتر جمه) ، ين ام مه ۲۰۰۰) (الجامع لا حکام القر آن از هلا مدا پوعبدالغد محد بن احمد مالکی قرطبی (م<u>م ۲۶۸ ه</u>) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان ، ج۰۳ من م

تمام جمرات کی ری ترک کرنے یا یوم نح جمرہ عقبہ کی رمی ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے، اور اگرایک جمرہ کی رمی ترک

کرے تو ہر کنگری کے بدلے نصف صاع (قریباً دوکلو) گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ (الجامع لا حکام القرآن از علام البومبرالله مجربین احمہ ماکی قرطبی (۱۹۸۸ هـ) مطبوعہ داراکتب العربیہ پیروٹ البنان، ج ۲۰٫۳ م

ری جمرات کاطریقہ بیہ ہے کہ ہر جمرہ پرسات کنگریاں ایک ایک کرکے مارے،اگراکھٹی مارے گاتوایک شار ہوگی

اور ہر کنگری مارتے وقت تکبیر کیے، کنگریاں طاہر ہوں، جمرات کے قریب ماری ہوئی کنگریاں لے کر مارنا جائز نہیں، کنگری بورے سے چھوٹی ہو، جمرہ اولی اور جمرہ ٹائید کوری کے بعد قبلدرخ ہوکر دعامانگنا جاہیے ، جمرہ عقبہ کی رمی کے یعدد عانه ما ملکے یہی مستون ہے۔ ﷺ (الجامع لا حکام القرآن از ملامہ ابوعبداللہ محمد بن احمہ مالکی قرطبی (م۲۲۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروٹ لبنان بن ۳ بس۔۱۰۰۰ کے اگر

رمی کے لئے کنگریاں مزدلفہ سے لیے، پھرتو ژکر کنگریاں بنانا جائز نہیں اور مطلوبہ تعداد سے زیادہ لے ، تا کہ اگر کوئی کنگری گرجائے توبقیہ کنگریاں اے کفایت کریں،اگریوم نح کے بعد صرف گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کوری کرنا ہوتو تنگریوں کی تعدادانچاس اوراگر تیرھویں کوبھی رمی کرنا ہوتو یہ تعداد ستر سے زاید ہونی چاہئیے ، جوکنگری نیج جائے اے

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محر بن احمر ماكلي قرطبي (ممرية ٥) مطبوعه وارالكتب العربيه بيروت البنان ، ج٣ من ١٠)

(۱۲) یومنج، و کاورطق (سرمندانے) میں ترتیب واجب ب، ترک سے دم لازم ہوگا۔ حدیث شریف میں ب:

" اوَّلْ نُسْكَنافِي يوْمناهداالرَّمْيُ ثُمَّ الدِّبْحُ ثُمَّ الْحَلْقُ "

آج کے روز (یونم ا) کی پہلی عبادت ری ہے پھر ذیج پھر سرمنڈ انا۔

· (الحد الداز علامه الوكون على بن الي بكرم غيناتي (مع ويه هي مطبوع طي نشى نولك روين اجس ٢٣١)

حضرت عبدالله بن عمرض الله عهما سے روایت ہے:

" من رمى البحمرة بسبُع حصَاتٍ ، الجمُرة الَّتِي عِنْدَ الْعَقْبَة ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَحَرَ هَذَيَهُ ، ثُمَّ حَلَقَ فَقَدُ حلّ ماحرُم عليْه من شأن الحجّ "

جس نے جمرہ عقبہ کوسات کنگریاں ماریں پھرلوٹ کر قربانی کی پھرسرمنڈ ایااس کے لئے وہ ڈی حلال ہوگئ جو ج (کے احرام) کے باعث حرام ہوگئی تھی۔

(رواه الميز اربحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از علامة على تتحق (من و علوي موسسة الرسلة بيروت لبنان وج٥٠ ق ١٢١٣٠)

ایک اور حدیث کے الفاظ یول ہیں:

" من رمي ثُمَّ ذبح ثُمَّ حلق فقذحلَ لهُ كُلُّ شيءٍ الَّااليِّساءُ "

جس نے ری کی پھر قبر ہانی کی پھر سرمنڈ ایااس کے لئے سوائے عورتوں کے ہرشی حلال ہوگئی۔

(بدائع العينا تُع في ترتيب الشرائع از علامه طاءً الدين الوكم بن مسعود كاساني حنى (م<u>يك ۸۵ ه</u>) مطبوعه وارافقر بيروت لبنان ، ج ۴ برس ۱۲ ا

جَةِ الوداع مِسْ حَضُور سِيدِ عَالَم شَارع لِيهِ اصلا وَواللام كَااسوه مبارك بَهِى بِ مَعدِ يَثَ شَريَف مِن بَ "عن انس بن مالك ان رَسُول الله لللَّ اللَّهِ مَن الْجَمُرة الْعَفْية يوم النَّحُر ثُمَّ رَجَع الى مَنْزِلِه بمنى فدعابدني فذبح ثمَّ دعابالحلَّاقِ فاحد بِشِقِّ رَأْسِهِ الْآيُمَنِ فَحَلَقَه فَجَعَلَ يَفْسِمُ بَيْنَ مِنْ يَلِيهِ الشَّعُرَة والشَّعُرتَيْن ثُمَّ احد بِشِقَ رَأْسِهِ الْآيُسَرِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ قَالَ هَهُنَا أَبُوطَلْحَة فَدَفْعَهُ إلى آبِي طَلْحَة "

(سنن ابوداة وازامام ابوداة وسليمان بن اشعث جستاني (ع ١٢٥٥ م) عام ١٩٥٠)

(ای مضمون کی حدیث جامع ترندی از امام ابویسی محدین میسی ترندی استه ایستاهه) نیزام ۱۳۱سا او

(سفن أن أن أو المام الوطور الرحمي احمد بن شعيب في لسائل (ميرا ميراه م) وقام المن وهي ب) (تقسيد عظم تن از مادية كاف ثناء الله يا أن يق حاتى مجد وي (ميراه اله ميرا) (او دورتر بمد) وقا الميراه مر

200

احكام قرآن محجح

۱۱) متبرک مقامات اور متبرک اوقات میں دعا کرنامتحب ہے اور متجاب ہے۔ ارکان حج کی ادا کیگی کے بعد اور عرفات ،

مز دلفداورمنی میں دعا کا حکم اس حقیقت کی طرف اشارہ کررہا ہے۔

جس طرح حج اور مره کاسفر باعث ثواب ہے ای طرح حج اور عمرہ ہے والیسی کاسفر بھی جائز اور باعث ثواب ہے مئی

ہے واپسی کے دنوں کے بیان سے بیرمئلہ واضح ہوتا ہے۔

ج اور عمرہ دونوں فقرادر گناہوں کواپیاد ورکردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

حدیث شریف میں ہے۔

" تَـابِـعُوْابَيْنَ الْحجّ وَالْعُمُرة فَانَّهُمَاينُفِيان الْفقْرَ وَالذُّنُوبَ كَماينُفِي الْكَيْرُ خُبْتُ الْحدِيُدِ وَالذَّهَب

وَالفَضَّة وَلَيْسَ للْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ الَّالْجَنَّةُ "

(رواه التريذي والنساني والامام احمد عن ابن مسعود ، بحواله) (كنزالعمال في سنن الاقوال والا فعال ازعلامه على تقي (م2 44 هه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان، ت٥٠ ، ٢٢٨٦)

جج اورغمرہ کرتے رہوکہ به دونوں محتاجی اور گناہوں کواپیاد ورکردیتے ہیں جیسا بھٹی لوہے، سونے اور جاندی کے

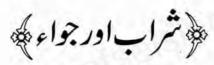
میل کو، حج مبرور کا ثواب جنت ہے

(تغیر مظبری از طامه قاضی ثناه الله پانی تی عثمانی مجددی (۱<u>۳۳۵</u> هه) (اردوتر جمه)، خ اجس ۴۰۵) (جامع تر ندی از امام ابویسی محمد بن میسی ترندی (م<u>ره سما</u>هه) ، خ اجس ۱۳۰

ری میں مستحب یہ ہے کہ تیرہ ذی الحجہ کوری کر کے منی سے روانہ ہواورا کربارہ ذی الحجہ کوری کر کے منی سے روانہ ہوگیا تو بھی جائز ہے، بیاختیاراییا ہی ہے کہ مسافر کوروز ہ رکھنے یاافطار کااختیار ہے،اس صورت میں بھی روز ہ رکھناافضل ہے ﴿ النفیرات الاحمیه از علامہ احمید از علامہ احمید از علامہ احمید اور بھیں ہے۔ مطبوعہ کمتبہ تقانیے کا جنگل بٹیاری

44444

باب(۳۱):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يَسْنَلُونَكَ عَنِ الْحَمُرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلُ فِيهُمَّآ أَثُمُ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ، وَالْمُهُ مَا اَيُنُفِقُونَ ، قُلِ الْعَفُو ، وَاللَّهُ مَهُ مَا اَيُنُفِقُونَ ، قُلِ الْعَفُو ، كَذَٰلِكَ يُبِينُ اللهُ لَكُمُ اللَّايَٰتِ لَعَلَّكُمُ تَتَفَكَّرُونَ ﴿ فِي الدُّنْيَاوَ اللَّخِرَةِ ، كَذَٰلِكَ يُبِينُ اللهُ لَكُمُ اللَّايِّ لَعَلَّكُمُ تَتَفَكَّرُونَ ﴿ فِي الدُّنْيَاوَ اللَّخِرَةِ ، وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ النَّيَامِي ، قُلُ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمُ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ النَّيَامِي ، قُلُ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمُ فَاللَّهُ عَنَاكُمُ ، وَاللهُ لِمُعْلَمُ الْمُفْسِدَمِنَ الْمُصْلِحِ ، وَلَوْشَآءَ اللهُ لَا عَنَتَكُمُ ، وَاللهُ عَنَتَكُمُ ، وَاللهُ لَا عَنَتَكُمُ ، وَاللهُ عَنَتَكُمُ ، وَاللهُ عَنَتَكُمُ ، وَاللهُ عَنَتَكُمُ ، وَاللهُ عَنِيرٌ جَكِيْمٌ ﴿

حل لغات:

ٱلْخَمْرُ '': ِخرے معنی ہیں ڈھا تک لینا۔ چھپالینا۔

عورت کی چادر کونمارای لئے کہتے ہیں کہ وہ سرکوڈ ھا تک لیتی ہے۔

وَقُلُ لِللَّمُ وُمِنْتِ يَخُضُضُنَ مِنُ ٱبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظُنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَايُبُدِينَ زِيْنَتَهُنَّ الَّامَاظَهَرَ مِنْهَا وَالْيَصْرِبُنَ سِخُمُوهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ رِ وَلَايُسِٰذِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ الَّالِبُعُولَتِهِنَّ اَوْابَآئِهِنَّ اَوْابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ ٱبْنَايْهِينَّ أَوُ ٱبْنَاءَ بُعُولَتِهِنَّ أَوُ اِ خُوانِهِنَّ أَوْيَنِي إِخُوانِهِنَّ أَوْبَنِي ٱخُوتِهِنَّ أَوْيِسَآئِهِنَّ أَوْمَامَلَكَتُ ٱلْهِـمَـانُهُـنَّ آوِالتَّبِعِيْـنَ غَيْرٍ ٱولِى ٱلإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أوِالطِّفُلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظُهَرُوْاعَلَى عَوْرَاتِ النِّسَآءِ ر وَلَايَحْسِرِبُنَ بِـاَرُجُـلِهِنَّ لِيُعُلَّمَ مَايُخُفِينَ مِنُ زِيُنتِهِنَّ - وَتُـوُبُوْ آ اِلَى اللهَ جَـمِيْعُالَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمُ (سورةالنور آيت ١١)

اورمسلمان عورتوں کو حکم دواین نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اوراینی پارسائی کی حفاظت کریں اورا پنا بناؤنہ دکھا کیں مگر جتناخو دہی ظاہر ہے اور دویئے گریبانوں پرڈالے رہیں اورا پناسنگارظاہر نہ کریں مگرایئے شوہروں پریاایے باپ پر یا شوہروں کے باپ یاا پنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یاا پنے بھائی یاا پنے بھیتیجے یاا پنے بھانجے یاا پنے دین کیعورتیں یاا پی کنیزیں جواپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یاوہ بیج جنہیں عورتوں کی شرم کی چیز وں کی خبرنہیں اور زمین پر یا وَل زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھیایا ہوا سنگاراوراللہ كى طرف توبكروا مسلمانون سب كسب اس اميد يركم فلاح ياؤ

حدیث شریف میں ای معنی کا استعال ہوا ہے:

'حَمِّرُواالَانِيَةُالعديث''

برتن ڈھا تک کررکھو۔

(رواه البخاري كن حابر ، بحواليه

(الفضل الكبير مختصرشرح الجامع الصغيرللمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (مين * اھـ)

مطبوعه دارالاحيا والكتب العربييسي البالي الحلبي وشركاؤ ،ج٢٩ص١)

چونکہ ٹراب کا نشہ عقل کوڈ ھانپ لیتا ہے اس کئے اسے ٹمر کہتے ہیں۔

(المفردات في غريب القرآن از علامه حسين بن مجد المفصل الملقب بالراغب اصغباني (١٥٠٠هـ)

مطبوعة ورحمه كارخانة تجارت كت كراجي م ١٥٩)

(تغييرروح البعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حفي (م20 علاه) مطبوعه مكتبه ابدا، يهمان ٠٠٠٠ ١١١١)

(مدارك التزيل وحقائق البّاويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مني (م مرايحه) مناجم ١٥٦)

(لباب الآويل في معانى التزيل المعروف يتغيير غازن ازعلامة في بن محمد غازن شاقعي (ع٢٥٠ ١١٥). ١٥١٣) 公

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله فيربن احمد مالكي قرطبي مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت، ٣٠ ص٥٢)

وَالْمَيسِ ": مَيْسَر يُسُرٌ كاصدريمى عجياك مَوْعَداورمَرْجَع -

يُسُرِ كامعنى بآساني،زي اورتوانگري، چونكه بُوامين مال آساني سے ہاتھ آ جاتا ہے اور آساني سے نكل جاتا ہے

اس کے اے میسو کہاجا تا ہے۔

(مصاح اللغات از ابوالفضل مولا نا عبد الحفيظ بليادي مطبوعه قد كي كتب غاز كرا حي جم ١٠١٨)

احكامقرآن

مرضم کی مالی مار جست، جود وطرفہ ہو، جوا ہے اور اس کو لفظ مَیڈیسٹو شامل ہے۔

(الناسي اله ١٥ مالقرآن از طامه الدميد التدميم بن احمد ماللي قرطبي (مر٢٦٨هه) مطبوعه دار الكتب العربية وت لبنان من ٣٣٠ مي ٥٢)

(تخب عظم ق از علامة قاضي ثنا والله ياني يق عنال مجدول (مر١٢٥ه) (ارووتر جد) وين اجس ٣٣٣) (لياب النَّاه بل في معانى النَّزيل المعروف يتغير خازن ازعلامة في بن محدخازن شأفعي (م202ء)، يَا اج 109)

(هـ ارك الترويل وهما أنّ الراويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن اتحد بن محوولتي (مروايه ١٥٥) . ج ابس ٥٥١)

(تغير صاوى از طامه احمد بن محرصاوي مالكي (م١٢٢٢هه)مطبوعه مكتبه فيعل مكرمه ، ج اجس ٠٠)

(مصباحً اللغات از ابوالفضل مولا ناعبدالحفظ بلمادي مطبوعه قد مي كت خانه كرا تي عي ٢٨)

(المفردات في غريب القرآن مطبومة ورثر كارخانة تجارت كت كراجي صوا)

اس مقام پر إثَّمَعُ جَسْ كے لئے استعال ہوا ہے لیتی ہرتئم کے گناہ ،اس لئے اس کی صفت کبیر آئی ہے۔

(تغيير دو يَ المعاني از طامه الوافغنس ميرمحود آلوي عني (من ياه ١٥) مطبوعه مكتبه امداد بيلمان ، ن ٢٣ س١١١)

شراب اور جوئے سے حاصل ہونے والی لذت اور منفعت ذھاب عقل کے باعث زیادہ فسارتمل ہے اور یہ بھی بیا کیا گیا ہے کہ شراب اور جوئے کی تحریم ہے بل حاصل ہونے والی منفعت سے بعد تحریم گناہ بڑا ہے۔

(ا حكام القرآن از ابن العربي . ن ابس ١٥٢ ، ١٥٣ يتفير مظهري . ن ابس ١٥١)

صنافع للنَّاس ": الوَّول كَ لِنَّ بَهِ دِيون نُغ

عامة الناس مجھتے ہیں كدشراب اور جواميں كچھ دنيوى مفاد ہيں مثلاً شراب نوش سے قوت باد اور ہاضمہ برھ جاتى ہے، رئ وم اور پریشانی ہے نجات مل جاتی ہے بحیل سخاوت برآ مادہ ہوجاتا ہے' کمزورنشہ میں بہادر بن جاتا ہے ، چیرے کارنگ صاف ہوجاتا ہے، شراب کی تجارت میں خوب تقع ہے، ای طرح جوئے میں بغیر مشقت مال ہاتھ آتا ہے، جوا کا دلال طرفین سے مال مفت حاصل کرتاہے، جیتنے والا غربااور مساکین کی امداد کرتا ہے، ای لئے لِسلمنانس كالفظ استعال ہوا، یعنی بیرمنا فع سطحی نظرر كھنے والے عامة الناس كود كھائى دیتے ہیں، حقیقت میں ان منافع ے نقصانات زیادہ ہیں۔

(الغيرات الاحريد از طامه احريون جو يوري (عماله على مطبوء مكتبه قاني كله جنكي بياور من اوا)

وَالْهُهُ هَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ": شراب اورجواكِ منافع صرف دينوي بين اورده بهي بادي الظرين منافع دکھالی ویتے ہیں ،حقیقت میں سراسرزیاں کاری ہے،اس کے برعلس اس کے نقصانات اتنے مہیب اور ہولناک ہیں کدان کے پیش نظر دنیوی منافع ہیج ہیں ،مزیدیہ کدان نقصانات کااٹر دینی امور پر براہ راست پڑتا ہے ،اس کئے

قر آنی حقیقت عیاں ہے کہ شراب اور جوا کے منافع ہے ان کے نقصانات زیادہ ہیں ،اس لئے کوئی عقل مند کھائے 🖠 كاسودانبيل كرتابه

(النغيرات الاحديد از علامه احمد بيون جو نيوري (م١٣٥٥ هـ) مطبوعه مكتبه تقانيه علم جنلي فيثاور من ١٠١)

(تغيير القرآن العروف تغيير ابن كثيرها فظاما والدين التنعيل بن عمر بن كثير شافعي (ميرا 44 هـ)، نا اجس ٢٥٥)

(لباب البَّاوِيل في معاني المرِّ عن المعر وف يغير خازن از علام يلي بن محمة خازن شاقعي (مرح 12 هـ 6)، ينّا الم

موجود معجود معجود احكام قرآن موجود محجود معجود شراب نوٹی ہے عقل جاتی رہتی ہے، عقل ہی گناہ ہے روکتی ہے، جب عقل ہی نہ رہی تو انسان ہرقتم کی برائی کرسکتا ہے، 🅊 شرابی اللہ تعالی کا ذکر نہیں کرسکتا ،اس ہے بڑھ کراور کونسا گناہ ہوسکتا ہے ،شرابی ہے نماز کی اوا نیکی ممکن نہیں ،جھڑا ،گالی گلوچ بخش کلام،جھوٹ دغیرہ گناہ کاصد درشراب نوشی کااڑ ہے،صد ھاقتم کی بیاریاں شراب نوشی سے پیداہوتی ہیں، 🌓 نصنام ہضم کو ہر باد کرتی ہے،معدہ کوفا سد کرتی ہے،نصنام ہضم اورافعال معدہ بقائے صحت میں اہم کر دارادا کرتے ہیں،ای کئے شراب کوام الخبائث کہا گیا ہے، یعنی تمام برائیوں کی جز، یہی حال جوا کا ہے کہ اس سے رزق حلال کاحصول ممکن نہیں ،طرفہ میر کہ رزق حلال جواہے بر باد ہوتا ہے،اسلامی معیشت کا اصول میہ ہے کہ رزق حلال ذریعہ ے حاصل کرواور حلال وجہ پرخرچ کرو، جوااسلامی معیشت کے سراسرخلاف ہے۔ (الجامع الاحكام القرآن مطبوعه دادا لكتب العربية بيروت لبنان . يّ ٢ من ٥٥) (تقيير ويّ العاني از ما إمدالوالفتل سيرمحور آلوي عني (مر<u>د عا</u>له) طبوعه ملتب الدارييات . يَ ٢ مِن ١١٣) (تقبير مظهر كاز علامه قاطش ثناءالله بإنى يق حثمانى مجدوى (مركة المعه) (اردوته بهه) . يَ الس ١٣٥٠) حضرت جعفرطیار بھی امتہ عنہ نہایت زکی اورقہم وفراست کے ما لک تھے ،آپ کاارشاد ہے کہ بیں نے شراب زندگی کجر استعال نہیں کی، کیونکہ بیز وال عقل کا باعث ہے، بت پرتی نہیں کی کہ بیے ندفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان ، زیا بھی نہیں کیا کہ بیوی کی غیرت کوچیلنج ہے، جھوٹ بھی نہیں بولا کہ جھوٹا ہمیشہ ذکیل ہوتا ہے۔ (النفير التالاحمديه المعامدا حمد نيون جمد ورق (مرية الله م) مطبوعه متبه تقانيه يُخلُّ بنتي أبيًّا، ربس اوا) **َ اِذَا نِیٹُ فَقُونَ '':** نفقہ ہے مرادراہ خدامیں یااہل وعیال پرخرچ کرنا ہے، راہ خدامیں خرچ کرنے کی دونو میتیں ہیں صدقہ ناً فلہ اور صدقہ واجبہ مثل زکو ہ وغیرہ کے ، **مَاذَا** ہے مراد مال کی نوعیت یا مقدار ہے۔ آیت کامفہوم میہ ہے کداے رسول (ﷺ) الوگ آپ سے پوچھتے ہیں کد کس قتم کا، یا کتنامال راہ خدامیں یا اپنے اہل وعیال وغیرہ پرخرچ کریں۔ (النفيه احالاحمه به ازهلامهاحمد بيون جونيوري (م ١٣٥٥ه) مطبوعه مكتبه تقاني كله جنل بينا در من ١٠١١ (تغییر مظهر بی از هلامه قاضی ثناء الله یاتی یی عثالی مجدو کی (مواملات) (اردورتر بعد) در می ماهم ا (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>٩١١ هـ</u>) وعلامه جلال الدين عن طبويه متبه يمل مدهر مه ا (تغیر صادی از ملامه احمد بن محمد صاوی مانکی (م ۲۲۳ اهه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه کرمه، خ ایس ۱۰۱) عفو کے چندمعنی ہیں ،آسان ، نہل ، زم ، فاضل ، بچاہوا ،مٹادینا ،تخفیف کرنا۔ (احكام القرآن از ملامه ابو بجرجمه بن عبدالله المعروف بابن العربي باللي (م٢٥٠ ٥١) ، ن اجس١٥٠) (النغيرات الاجميد از مااساحم بيوان جو پوري (موالاه)مطبوم مكتبه تقاديم كله بنفي بيناه راس اه ١٠) (يغير مظبر ق از علامة قاض تا والله ياني يق مثماني مجد دي (مرية الهه) (اردوز جمه) الني الساده) (نفير كبير اذ المامنخ الدين ترين فيا الدين فررازي (مراوع) مطبوعه وارافع يزون جنان من الرساد) (يَفْسِ القرآن المع وف تِنْفِيهِ ابن كثير حافظ للادالدين المنعِل بن مِن كثير ثانعي (مير _ _ =) . ن ابس ٢٥٥) (تغییر صادق از طامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م۲۲۳اه)مطبوعه مکتبه فیصل کد کرید، ن اجس ۱۰۱) 14 (لباب الناويل في معاني التزيل المعروف يغير خازن ازعلامة في بن محمة خازن شافعي (مرة ١٥٩ هـ ١) بن اص ١٥٩)

(هدارک التقر عل وحقائق النّاه على از ملاسه ابوالبركات عبدالله بن الهربن محمو مفي (مرسط البيره) . خ اجس ١٥٩)

14

احكام قران محمومه محمومه معنی رہے کہ ضرورت ہے بچاہوا مال راہ خدامیں خرج کرو، یا جس کا خرج کرنا آسان اور مبل ہووہ دو، یا جس کے خ چ کرنے میں مشقت ندا تھا تا پڑے اور اس کا اثر دل پر نہ پڑے وہ خرچ کرو۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے اس سے مرادالصل اور پا کیزہ مال ہے، یہ جواوغیرہ حرام ذرائع ہے کمائے ہوئے مال ک مقابل یا کیزه مال ہے، لیعنی راہ خدامیں یا اہل وعیال پریا کیزه اور حلال مال خرج کرو۔ (النغيرات الاحرب از طامه احرجيون جونوري (م٢٥١٤)ه) مطبوعه مكتبه هذا بريخ النيّاد) (تغير كبير ازام فوالدين محربن ضياءالدين هردازي (م٢٠٦ هه) مطبوعه دارانكر بيروت البنان) (الفررات الاحريه از علامه احرجيون جونيوري (م١٣٥٥) مطبوء كمتبر ها يخلّ بخلّ بنيادر ٣٠٠ (احكام القرآن ازامام الوبكراحرين كل دازي بيصاص (م مسيمة ه) . تا اس ٢٠٠٠) (احكام القرآن از علامه الوبكر محدين عبدالله العروف باين العربي ما كل (١٣٣٠هـ ه) ، تا اجم١٥٠) آیت کامفہوم میہ ہے کہا ہے نبی (ﷺ)،لوگ آپ سے ان تیبیوں کے مال کے متعلق سوال کرتے ہیں جوان کی پرورٹر اصلاح لَهُم خَيرٌ ": إصلاح ع عباع جن كامعى عددي-تیبیوں کی اصلاح کیصورت تزوج کم تقویم ، تا دیب ہے، جانی ، مالی نفسانی اورر دحانی اصلاح مراد ہے، تیبیوں کے مال کی حفاظت ،نفع بخش تجارت میں لگادینا،انہیں علم وہنر سکھا نااوراس پران کامال خرچ کرنامرادہے، یعنی پیرسیہ (احكام القرآن ازامام ابو كمراحمه بن على رازي بصاص (م <u>٣٥٠</u>) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان من اجس ٣٣٠) (تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله یانی ی مثالی محد دی (م<u>ه۱۳۲۵</u> هه) (اردوتر جمه) می اجم ۱۳۵۵) (انوارالتزيل وامرارات ولي المروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م<u>١٨٥</u> هـ) بم ١٣٥) (احكام القرآن ازعلامه ابو كريحه بن عبدالله العروف إبن العربي الى (معهده ع) مطبوعه دارلسرف بيروت لبنان و جا ام ١٣٥) (الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعمد الذهجرين احد ما كل قرطبي (م ١٢٨٠ ٥) مطبوعة دارالكتب العربية بيروت البنان ان ٣٠ م ١٢٠) (تغيير القرآن المعروف يغيير ابن كثير حافظ محاوالدين المنعيل بن عمر بن كثير شافعي (مين ١٥٥٥). ج اجس ٢٥١) (تغيركير ازامام فرالدي محرين فيا والدين عروازي (عليه ه)مطوعد دارالفكريروت لبنان وج على ٥٢) (النميرات الاحمريه از علامه احمر جون جو نيوري (ع<u>٣٥ ال</u>ه) مطبوعه مكتبه هانيه كله جنل ميثاور ص١٠١) 公 (لباب الآويل في معانى التويل المعروف يغير خازن از علامة كل بن مجمد خازن شافعي (م120 ع هـ). يزاج ١١٠) (مدارك التوليل وها أن الآول از طل سابوالبركات عبدالله بن احمر بن محود مني (م<u>ر واي</u>ه) من ابس ۱۲۰) **لوهم** ": خلط ہے بناہے،جس کامعنی ہے چند چیزوں کے اجزا آپس میں ملاویتا،عام ازیں کہوہ ا ہوں یامائع یاان میں ہے ایک ٹھوس اور دوسری ماتع۔

دوست، يروى اورشر يك كوخليط كبت بين (الغردات في غريب القرآن اذعلامة سين بن محد المفصل الملقب بالراغب اصغباني (٢٥٠٥ه) مطبوعة ورحد كارخانه تجارت كتبكرا في من ١٥٥)

احكام قرآن وودوه وودوه وودوه اس مخالطت سے مراد شرکت، آپس میں مل جل کرر بنا ، مال ملالینا ، نکاح کر لینا ، کھانے پینے اور رہائش میں شرکت

کر لیناسب ہی مراد ہے،مخالطت ان سب کوشامل ہے۔

(احکام القرآن از امام ابو بکراهمه بن فلی داذ که بصاص (م <u>۴۲۰</u> هه) مطبوعه دار الکتب اهم بید بیروت لبنان ، خ اص ۳۲۱)

(النفيرات الاحديد از علامه احمد فيون جو پُوري (م١٣٥٠ه) مطبومه مُنتِه تقاني كله جنل پياور مي ١٠٣)

(انوارالتر بل داسرارالياد يل المعروف به بينياه كاز قاضي الوالتير ميدانند بن مر بينيادي شيرازي شافعي (م100 هـ) جس ١٣٦١) (لباب النَّاويل في معانى التو يل المعروف بنفيه خازن ازعلامة في ين مجرخازن شافعي (م12 يجد) خ ابن ١٧٠)

انتخم ": أخ كى جمع إخَـوَانٌ ب،ايكـطرف بيادونون طرفون بي إرضاعت مين دومر ي كـماتھ

مشارک کو**اخ ک**یتے ہیں جمعنی حقیقی بھائی پارضاعی بھائی ،محاز اس کااطلاق قبیلہ، دین ،صنعت، پیشہ ،معاملہ اور دوتی میں ساجھی پر ہوتا ہے۔

(المغردات في غريب القرآن از علام صين بن محر المفصل الملقب واله أب اصفها في (١٠٠٠هـ ٥) مطبوعة ورثمه كارخانة تجارت كتب كراجي جن ١٣)

آیت مذکورہ میں بھائی سے مراد ہم مذہب یا ہم قبیلہ ہے، یعنی اگرتم زیر پر درش تیبموں کواپے ساتھ ملالویاان سےخود نکاح کرلویاا پی اولا د کا نکاح ان ہے کردویاان کا مال اپنے مال میں ملالوتو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تمہارے دینی یا قبیلہ کے بھائی ہیں۔

لَاَعْنَاتَكُمْ '': عَلَاث سے بناہے جس كامعنى ہے اليي مشقت جس ميں ہلاكت كاخوف ہو، ابتلا، آزمائش اور ہلاكت '

بمعنی ذلت بھی استعال ہوتا ہے۔

(المغردات في غريب القرآن از علام حسين بن مجم لمفصل الملقب بالراغب اصغباني (٢٠٠٥ هـ)

مطبوعة ورمحد كارخانة تجارت كتبكراجي بص٣٩٩)

(النغيرات الاحمه يه ازعلامه احمد جيون جو نيوري (ميكالاهه)مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنگي ثيثاور اس١٠٣)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨٥ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيردت البنان ج ٣ اص ١٦) 2

(انوارالتز بل دامرارالباديل المعروف به بينيادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بينيادي شرازي شافعي (م ١٨٥٣ هـ) بس٢٥٠) 2 4

(تغییر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۲۰۱۶ هه) مطبوعه دارالفکر بیرد ت البنان ت ۳ م ۵۲ م

(مدارك التزيل وهما كنّ اللّه بل از طلامه ابوالبركات عبدالله بن احمر بن محود عني (مريايه ١٠) ، ني اجس ١١١)

آیت کامعنی سے بے گدا گرانلہ تعالی چاہتا تو تمہیں تیبیوں کے بارے میں بخت مشقت میں ڈال دیتا،اور هم یتا کہ ان کا

مال بالکل الگ رکھواوران کی اصلاح کرو، مگراس نے اپنے فضل ہے تنہیں مشقت اور آ زیائش میں نہیں ڈالا، تیبیول

کامال اپنے مال سے ملالینے کا آسان حکم دیا ہے۔

إشان نزول :

۔ پرکورہ بالا آیت میں شراب، جوا،نفقہ اور بیٹیم کے مال کی حفاظت کے مسائل کا بیان ہے اس لئے ہرمسئلہ کا شان نزول الگ ہے:

(۱) شراب أورجواً كاحرمت

ر ہیں۔ زمانہ جاہمیت میںشراب نوشی اور جوا کھیلنے کی لعنت عام تھی ،شاید ہی کوئی اس لعنت سے بچاہو،ابتدائے اسلام ان کی حرمت نہ تھی ،مکہ معظمہ میں بیآیت اتری۔

وَمِنْ ثَمَرَتِ النَّحِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَعِدُونَ مِنْهُ سَكُراً وَرِزُقا حَسَناً وَانَّ فِي ذَلِكَ لَا يَقَلَقُوم يَعْفِلُونَ الْمَا الْمَعْنَابِ وَالْاَعْنَابِ لَتَعْنَابِ مَنْ اللّهُ اللّهِ مِنْ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الل

اس آیت کے نزول تک شراب حرام نیکی ، یہی حال مدینظیبہ کے ابتدائی قیام تک رہا ہیکن شراب نوشی کے مفزات سے فراد ممکن ندتھا بعقل کا سلب ہوجا نااور مال کا نقصان تو ہرا یک مشاہدہ کررہا تھا، اس صورت حال کے پیش نظر حضرت عمر بن خطاب ، حضرت معاذ بن جبل اورا یک جماعت صحابہ رضی القصام بارگاہ رسالت بیس حاضر ہو کرعرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ! شراب اور چوئے کا فیصلہ فرما ہے ، اس پر ندکورہ آیت نازل ہوئی، اس پر بعض صحابہ کرام بنی اللہ علم نے شراب نوشی اور جوائرک کردیا، لیکن اس آیت سے مطلقاً حرمت کا حکم واضح نہ ہوا، اس لئے بعض حفرات میں مام وقت اے استعمال کرتے رہے ، حضرت عبدالرخمن بن عوف نے چند صحابہ کودعوت پر مدعوکیا، کھانے کے بعد شراب کا دور چلا، نشہ کی حالت میں نماز جماعت ہے رہ گئی ، امام انے سورۃ الکا فرون پڑھی، مگر آیات سے حرف لا حذف کردیا، بیصورت بارگاہ صطفیٰ بیٹ میں پیش ہوئی ، حضرت عمر رہنی الشعنہ نے اپنی وہی درخواست و ہرائی کہ شراب حذف کردیا، بیصورت بارگاہ صطفیٰ بیٹ میں بیش ہوئی ، حضرت عمر رہنی الشعنہ نے اپنی وہی درخواست و ہرائی کہ شراب کے بارے میں قطعی فیصلہ فرما ہے ، اس بریہ آیت نازل ہوئی:

يَّاتُهَاالَّذِيْنَ امْنُوْالَاتَقُرَبُواالصَّلُوهَ وَانْتُمْ سُكُوى حَتَّى تَعْلَمُوامَاتَقُولُوْنَ وَلَاجُنُبَا إِلَّاعَابِرِى سَبِيلِ حَتَّى تَعْلَمُوامَاتَقُولُوْنَ وَلَاجُنُبَا إِلَّاعَابِرِى سَبِيلِ حَتَّى تَعْنَسِلُوا ، وَإِنْ كُنْتُمْ مَرُضَى آوُعَلَى سَفَرِ أَوْجَاءَ آحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ آوُلمَسُتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُّوُا مَاءً فَتَيْمَمُوا صَعِيدًا طَيْبُافَامُسَحُوابِو جُوهِكُمْ وَآيَدِيكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَفُوْا عَفُورُاهُمُ

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤجب تک اتناہوش نہ ہوکہ جوکہوا ہے مجھواورنا پائی کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤجب تک اتناہوش نہ ہوکہ جوکہوا ہے مجھواورنا پائی کی حالت میں بے نوکی قضائے عاجت ہے آیا یاتم خالت میں بے نوکوں تھوں کو جست ہے آیا یاتم نے عورتوں کے جھوااور پانی نہ پایا تو پاک مٹی ہے تیم کروتوا پنے منداور ہاتھوں کو سے حکم اللہ معاف فرمانے والا بخشے والا ہے۔

(سورةالمنسآء آیت ۱۲۳

مودودودودودودود احكام قرآن مودودودودودودودو

اس تازہ علم سے بیسمجھا گیا کہ حالت نماز میں شراب کے نشہ میں ہوناحرام ہے، نماز کے بعد نشرحرام نہ تھا،حضرت عتبان بن ما لک رضی اللہ ءنہ نے نمازعشاء کے بعد چندصحابہ کرام کی دعوت میں شراب پلائی ،نشہ کی حالت میں انصار 🕻 ومہاجرین میں نب کے فخر پر جھکڑا ہوا، حضرت عمر بنی امتہ دنے اپنی درخواست دہرائی اور عرض کی یا اللہ!شراب کے بارے میں بیان شافی عطافر ما،اس پرشراب اور جوا کی حرمت قطعی نازل ہوئی۔

يْآيُّهَا الَّذِينَ امَّنُو ٓ آبَّمَا الْحُمْرُو الْمَيْسِرُو الانْصابُ والازْلامُ رجُسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيُطن فَاجْتَنبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُـفُـلِحُونَ ١٠٤ إِنَّمَا يُرِيُدُ الشَّيْطُنُ أَنْ يُوقِع بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْحَمْرِ وَالْمَيْسِر وَيَصْدَّكُمْ عَنُ

ذِكُرالله وعن الصَّلوة فَهِلُ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ١٠

ایے ٹراپ کے برتن تو ڑدیے

8

3

اے ایمان والو اشراب اور جوااور بت اور پانے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، توان سے بیجتے رہنا کہتم فلاح یا وَ،شیطان یمی چاہتا ہے کہتم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں ،اور تہہیں اللہ کی یا داور نماز ہے

رد کے ،تو کیاتم بازآئے؟

و کے ،تو کیاتم بازآ ئے؟ ان آیات نے شراب اور جوئے وغیر ہ کو قطعی حرام کر دیا اب ان کی حرمت ابدی ہے شراب اور جوئے کی حرمت بتدریج موئی اس میں الله کریم کافضل ہے، اگر یکبار گی حرمت نازل ہوتی تو کی گخت شراب کا ترک کرناد شوار ہوتا، آیت سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ،اے اللہ! ہم رک گئے ، یعنی ہم شراب کے قریب نہ جا کیں گے ، دیگر صحابہ نے

(النغيرات الاحمرية ازعلامهاحمرجيون جونيوري (م١٣٥١ه)مطبومه مكتبه تقاني محلَّه جنلي يَثاور بس ١٠٠،٩٩)

(احكام القرآن از علامه ابو بكرمحمه بن عبد الغدالمعروف بابن العرلي مالكي (ميه ۴۵ هـ)مطبوعه دارلمعر فه بيروت لبنان ، يّ اص ۱۳۹)

(احكام القرآن ازامام ابوبكراحمه بن على دازي بصاص (م يسيم عيم هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان، ج١٩ ص٣٢٣) 公

> (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفعنل سيدمحمود آلوي حتى (م20 علاه)مطبوعه مكتبه امداد مهلتان ، ٢٠ ص١١١) Ŷ

(تغییر مظیری از علامه قاضی ثنا مالله یائی بی عثمانی مجد دی (مه۲۲۵ه ۵) (اردوز جمه) ، ج ۱ م ۳۳۹)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٨ هـ)مطبوعه دار الكتب العربيه بير دت لبنان ، ٣٠ بس٥٣) 2

(تغییرالقر آن المعروف یغییرابن کثیر حافظ نمادالدین آنتعیل بن فمر بن کثیر شافعی (میرے ہے)، جام ۲۵۵)

(انوارالتز يل واسراراليّاويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (ميد ١٨٧ هـ) بس ١٣٥) 公

(تغیرصادی از علامه احمد بن محمصادی مالکی (م۲۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیصل کد کرمه، ج ایس ۱۹۰۰) 公

(تغییر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م <u>ااق</u> هه) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه مکرمه) 公

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیا دالدین عمر رازی (۱۰۲۰ ۵) مطبوعه دارالفکریپروت لبنان ج۲ بس ۳۳) 公

(لباب النَّاهِ مِل في معاني النَّزِيلِ المعروف بغير خازن ازعلامة في بن محمة خازن شافعي (١٥٢ عيره) ، ج اجس ١٥١) 公 (هدارك الشرّ بل وهنا أق النّاويل از علامه الوالبر كات تبدالله بن احمد بن محمود تني (م م اليه) . خ اجس١٥٢) \$

شراب کی حرمت تطعی غز وہ احزاب کے بعد نازل ہوتی۔

(تغييره عن المعانى از ملامه الوالفنسل سيرمحوه ألوى على (م<u>ده ما</u>له)مطبوعه مكتب الدادية ممان وتام المراالي

(۲) نفقه، صدقه وخیرات:

حضرت عمر بن جموح رض القدعنہ نے بارگاہ نبوت میں سوال کیایارسول اللہ! ہم کتنامال راہ خدامیں خرچ کریں اس کی مقدارارشادفر مائے،اس برآیت کریمہنازل ہوئی:

ويسْنلُونَكَ مَاذَايُنفَقُونَ مَ قُلِ الْعَفُوءَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهَٰلَكُمُ الْإِيْتِ لَعَلَّكُمُ تَنَفَكَّرُونَ ﴿

تم ے بوچھتے ہیں کیاخرچ کریں تم فرماؤجو فاصل بچای طرح اللہ تعالی تم ہے آیتیں بیان قہ ۲۱ ہے کہیں تم (ہنیااور آفرے کے) کام سوچ کر کرو (سورةالبقره آيت ٢١٩)

دوسری روایت یول ہے کہ حضرت معاذین جبل اور حضرت تعلیدر منی التعظم ایار گاہ عرش بناہ مصطفیٰ کریم ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یار سول اللہ! ہمارے پاس غلام بھی ہیں اورا پے بال بچے بھی ،ان پر ہم کتنا خرچ کریں ،

ای برآیت مذکورہ نازل ہوئی۔

(انوارالتو کل داسرارالیّاه مل المعروف به بیشاه کیاز قاضی الوالخیر عبدالله بین عمر بیشاه کی شیراز می شاخعی (مر۱۴۵ هه) اس ۱۴۵) (تغییر صاد می از علاصه احمد بن تحد صاد می انگلی (م ۱۳۲۳هه) مطبوعه مکتبه قیصل کمیکرمد ، نیم ایمی اما) (تغییر جلالیمن از علاصه افظ جلال الدین سیوطی (م ۱۳۰ هه) و حلاصه جلال الدین محکل مطبوعه مکتبه قیصل میکرمد)

مفسرین نے فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں بفتد رضرورت مال لے کرباقی سب خیرات کرنا واجب تھا،صحابہ کرام بنہوں اللہ تنعم ہمینا پی ضروریات پوری کر کے اپناباتی ماندہ اندوختہ راہ خدامیں خرچ کردیتے تھے،آیت میں یہی مراد ہے،اس صورت میں بیطم آیت زگو ۃ ہے منسوخ ہے،اب صرف زگو ۃ اداکر نافرض ہے،زگو ۃ اداکرنے کے بعد اینابقیہ اندوخته خيرات كرناواجب مبين_

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن شیاه الدین عردازی (۱<u>۳۲۰ ه</u>ر) مطبوعه ارافکریدوت لبنان) (اکنیر اسالام مید از طامه ام میون جو نبودی (۱۳۵۶ هر) مطبوعه کمتیر تفایی کله جنگی نیثاور)

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں نفلی صدقہ مراد ہے ،اس صورت میں آیت ہے مرادیہ ہوگا اپناسارامال خرج کر کےخودمختاج نہ ہوجاؤ ،اور نداینے اہل وعمیال کومتاج بناؤ ، بلکداینے مصارف اورضروریات ہے جو پچ رہے وہ

خ_{یرات کرو،ای صورت میں بیآیت منسوح مہیں۔}

(النفيرات الاحديد از طامه العربيون جو پُوري (م١٣٥١هه) مطبوعه مكتبه حقائيه كلّ بخل بياور من ١٠١)

(تفسير مظهر ي از علامة قاضي تنا والقد ما في ي عمَّا في محد وي (م ١٣٢٥ هـ) (اردوتر جمه) . خ اجس ٣٥٢)

(احكام القرآن ازعلا مدابو بكر فحه بن فيدالله المعروف بإين العرلي ماكل (م٢٣٥ هـ) مطبوعه دارلعرفه بيروت البنان ،ح اجم ١٥٣)

(تغییر صادی از علامه احمد بن محد صادی مالکی (م۲۲۳ه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه ترمه من امل ۱۰۱)

(تغييرالقرآن المعروف يغييرا بن كثيرها فظ محاد الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (ميريديه) ، خ اجس ٢٥٥) 4

(لباب البّاه بل في معاني التزيل المعروف ينفير خازن ازعلامة على بن محد خازن شافعي (م١٢٥٥). ج اجم ١٥٩) 公

(يدارك التر يل وها أق الآويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احد بن محمور مني (م ايه ه) ان اجل ١٥٩)

食 (تغيير كبير ازامام فخرالدين تورين ضياء الدين تمررازي (١٠٠٠ه م) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان ، ٦٠ جم ١٥)

احكام قرآن محددددددددددددد

(٣) يتم ك مال كى هاظت:

زمانہ جاہلیت میں بتیمیوں کے مال کھائے جانے میں احتیاط نہ کی جاتی تھی ،لوگ بے دریغی تیموں کے مال کھاجاتے ، اس پررب کریم کا حکم نازل ہوا:

إِنَّ الَّذِيْنَ يَا كُلُونَ آمُوالَ الْيَتَمَى ظُلُماً إِنَّمَايَا كُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسيصَلَون سَعِيْراً ٦٠

وہ جوتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تواپے پیٹ میں نری آگ جرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ جر کتے دھڑے میں جاکیں گے۔ (سورة النساء آیت،۱۰)

ای حکم کون کرمسلمان نہایت خوف زدہ ہوئے اور پتیموں کے اموال میں از حداحتیاط کرنے گے،ان کا کھانا الگ پکاتے ،ان کا پانی الگ رکھتے ،ان کا بچاہوا کھانا خود خرچ نہ کرتے ،بھی وہ بے کار ہوجاتا تواسے ضائع کرو ہے ،اتن احتیاط مسلمانوں پرگراں تھی ،جس کی شکایت بارگاہ ہے کس پناہ میں ہوئی ،حضرت عبداللہ بن رواحہ بنی اللہ عنے عرض کی کہ یارسول اللہ!اس صورت میں لوگ تیموں کی پرورش مشکل جان کر چھوڑ دیں گے،اس پر نہ کورہ بالا آیت نازل ہوئی، اس میں انہیں حکم دیا گیا تیموں کا مال الگ رکھنا ضروری نہیں بلکہ ان کی اصلاح فرض ہے وہ جس طرح حاصل ہو وہ بی طریقہ اختیار کرو۔

- 🖈 (الغيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م١٣٥هه) مطبوء مكتيه تقانيم كله جنگي نيثاور م ١٠٠س
- 🖈 (احكام القرآن از علامه ايو بمرقمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٠٠هـ ٥) مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان مع ١٥٠٠)
- 🛠 (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على رازي جهاص (م م 🚾 ه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان، ج اجس ٣٣٠)
 - 🖈 (تغیر مظبری از علامه قاضی ثناء الله پائی چی عثانی مجددی (م م ۱۳۲۵هه) (اردور جمه)، ج۱، م ۵۵۸)
- 🖈 (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله تيرين احمد مالكي قرطبي (م ١٦٠٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان، نَ ٣ بن١٢)
 - 🖈 (تغییرالقرآن العروف تغییراین کثیرهافظ ما دالدین المعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مین کیده) ، ن اس ۲۵۱)
 - 🖈 (تغیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (۱۳۰۴ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ، ۲۶ بل ۵۳ ۸
 - 🖈 (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>ااو</u> هه) وعلامه جلال الدين محلوء مكتبه فيعل مكرمه)
 - 🖈 التغيير صادى از علامه احمد بن محمر صادى الكي (معلامه) مطبوء مكتبه فيصل كمدكرمه، حااس ١٠١)
 - 🕸 (لباب الآويل في معانى التزيل العروف بتغيير خازن ازعلامة على بن مجمة خازن شافعي (م<u>م 12</u> هـ). جَا اجم ١٦٠)
 - 🏗 🔾 (مدارك التزويل وهما أقل الباديل از علامه ايوالبركات عبدالله بن احمد بن محوز نفي (م 🗠 🚣 هـ) ، ن ايس ١٧٠)
 - 🖈 (انوادالتو يلوامرارالياويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م 100 هـ) جم ١٣٥٥)

مسائل شرعیه :

ا) شراب کمی قتم کی ہومطلقا حرام ہے اور مانند پیشاب نجس بھی ہے 'برانڈی ہو یااسپرٹ 'خواہ کوئی بلا جس دوامیں اس کا جز' شامل ہو'خواہ کسی طرح اس کی آمیزش ہواس کا کھانا' بیپنا حرام' بدن پراس کا بیرونی استعمال بھی حرام ہے اس کی تجارت خرید وفروخت حرام ہے' افیون' بھنگ وغیرہ خشک چیزیں جونشہ لاتی ہیں یاتحذیر وتفتیر کرتی ہیں ان کا نشہ بھی حرام ہے البیہ خودنایا کئیمن' ان کا بیرونی استعمال مطلقا جائز ہے۔

(الغيرات الاحمد انطاه احد جون جونيوري (م ١٣٥٥ م) مطبره مكتبه هاني عَلْه جَلَّى نِيَّادر مي ١٠٠٠)

(ادكام القرآن از علامه الوجري بن عبدالله العروف بابن العربي الني (مسمن =)مطبوعة ارلسر فريروت لبنان ون اجم ١٠١٠)

(احكام القرآن اذامام ايوكراحد بن في رازي صامي (م معيد ما مطوردارالكت العربييروت لبنان في اجم ٣٢٠)

(إلى سع الا وكام القرآن أوطام الوهيد المرجيرين احمد الكي قرطي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العرب يروت البنان اج ٢٠ جي ٥٠)

(نقب مظهر کی از علاسه کاشی نئا داننه پائی تی مثال مجدوی (م<u>ه ۱۳۱۵)</u> (اد دوتر بس) برخ ایم ۴۳۰) (تقب کیس از امام نز الد تو محدین ضا دالدین قررازی (مواه ۱۳۰) **(مواه به در)**

ا الشيخ عن از امام فرالدين محد بن ميا دالدين امرداد في الموجعة في المعبوعة والمستريع وت بيمان المام الممام الم (انواراتق على دامراراتا و لل العروف به بيغادي از قامني الواقيع ميداندين هم بيغادي شراري شافع (مرد ۱۸سه) مي

(تغییر دو یا العانی از علیاب او الفضل سد مکرد آلوی منی (من عام ها مطبوع مکتب اهبادید مان و تا من ۱۱۲)

(لباب الآول في معاني المتر من السروف بتغيير خازن الأهلام في بن تجريفازن شاقعي (م127 هـ) . يتا من ١٥٦) (الباب الآول في معاني المتر من السروف بتغيير خازن الأهلام و المتركة بين المركز المتركز المتر

(داراً السائق في وقعا في الآون في الداخل الداخل التعبيدالله بن محود فعي (م والحده) من المراد 18) (المطابا المع بدل النقاق الرضو ما زطار سام العروضا قادري (م ١٣٠٠هـ العلم وقع العام في يوند منز شميل باز الا بورج المردم ا

٢) انگورے بن ہوئی شراب اور دیگراشیاء سے بن ہوئی شرابوں میں چندوجہ فرق ہے:

(() انگوری شراب حرام قطعی ہے اس کامنکر گافر ہے، پینجاست غلیظہ ہے، اس کے پینے والے پرحد شرعی (ای

کوڑے) قائم کی جائے اگر چے نشہ کی حدے کم ہے ، یہ مال متقوم نہیں ، یعنی اس کی کوئی قیمت نہیں ،اس کے ضائع کرنے والے یاغصب کرنے والے برتا وان نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

"خُرَمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَاقَلِيُلْهَاوَكَثِيْرُهَاوَ السُّكُرُ مِنْ كُلِّ شَرَابِ"

انگوری شراب حرام ہے قلیل ہو یا کشر، اور ہر پینے والی شی جونشد سے (حرام ہے)۔

(رواوالا مام المظم من ابن عماس ، بحواله

(جائع السائيداز ابام الوالويدكرين محووالخوارزي (م 110 هر) مطبوعه وارالكت العلميديره ت ابتال بن ٢٠ من ١٣٠١)

متو الخوام الدينة في ادائة خرب العام الي متيفذا زامام ميرتخر متنى زيدي مسلوعاتي أعام ميوانيز كني كرايي بن ٢٠,٥ (موم عذاط الدرات الدينة المول الشراعة الإيراج عمر مدرين من لي تطول مطبوع ادافكر و وت إليان من ٢٠,٥ مـ ٥٠ ا

(ب) انگوری شراب کے علاوہ دیگر شرامیں حرام ہیں مگران کی حرمت قطعی نہیں ، انہیں نشہ ہے کم حلال جانے والا

کا فرنہیں فاسق ہے، بغیرنشہ کے ان میں حذنہیں تعزیر ہے،اس کی نجاست خفیفہ ہے، چونکہ یہ یینے کے علاوہ

دیگر کاموں میں استعال ہو عتی ہے اس لئے اس کی تجارت حرام نہیں۔

الإنفيرات الامرية الإطار احربيون جوزوري وعن الماء مطبوع كتيرها يدفق بثادر جل ودا)

(تغيير دوخ المعاني أز ملاسه الالفشل سيرمود الوي غلى (م<u>٩٥ يمامه و مكتبه أمراد ب</u>لمان وج ٢ جر ١١٢)

(وهام التر آن از طار ابو کم تزین میدانند العربی العربی العربی التی (۱۳۳۰ ۱۵ میلیوند وارگند که بیروت لیمنان «ناایش ۱۵۱) (تغییر نظیری از طارستانش نتا دانند یالی بی منالی میدوی (۱۳۵۰ ۱۵) («دوتر بسر یک ناایش ۱۳۵۰)

(الباب الآه إلى في معالى المتر إلى الغروف يقير ما ساب المان على بن محمد خاذ ن شافعي (م٢٥٥ ع ه ١٥٠)

شراب چونکدام الخیائث (تمام برائیوں کی اصل) ہے،اس لئے دوا کے طور پر بچوں کو پلانا بھی حرام ہے،ای طرح ذمی اور جانوروں کو بلانا بھی حرام ہے، زخم پرلگانا اور جانور کے کیڑوں پرڈ النامنع ہے ،اس کی حرمت اور خباشت پر کثیر 🕻 احادیث ناطق ہیں،حضورشارع اسلام علیه اللام نبی رحمتﷺ ےشراب کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے ارشاد " انَّهُ لَيْسَ بِدُوَاءِ وَلَكُّنَّهُ ذَاءٌ " (رواوسلم والا مام احمد وابن ملبدوا بودا وُد ، بحواله _) (كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از علامة في شق (م290 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان في ١٠ ، ج ٢٨٣٢٥) پیشراب دوانہیں بلکہ بیاری ہے۔ (احکام القرآن از علامه ابو بمرتجه بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (مهم ۵ هه) مطبوعه دارلعرفه به دت لبنان من آجم ۱۵۱) (تغییر مظبری از علامه قاضی شامالله پائی چی عثانی مجددی (م ۱<mark>۳۳۵</mark> هه) (اردوتر جمه) من آدم ۴۳۹ ه) علاج كرنابالا جماع واجب تبين صرف جائز ب، زياده سے زياده سنت ب، اورشراب كے مااه و بزاروں دواتيں ہيں پھرشراب سے علاج کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے خصوصاً اس حال میں بیخود بیاری ہے، حضورسيدعالم الله في فرمايا: ''میری امت ہےستر ہزار جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو کسی منتر والے کوطلب نہیں کرتے ، نہ بد فالی لیتے ہیں، نہ داع دیتے ہیں،اورایے رب پروہ مجروسہ کرتے ہیں'۔ (رواه البخاري عن ابن عباس ومسلم واحد عن عمر ان بن حصين ومسلم عن البي هريرة والطير اني عن خباب والداقط في في الإفرادعن ابن عباس ، بحواله (كنز العمال في سنن الاتوال والا فعال از علا معلى تقي (م 2 4 هـ) مطبوعة موسسة الرسلة بيروت لبنان ، ج ٢٠ ، ٦١٨ (٥٠١ ، ٥٤٥) (ا حكام القرآن از علامه ابو بكر تمه بن عبد الله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٠ هـ) مطبوعه دار كمعرف بيروت لبنان ، يّا اص ١٥١) نشہ کی حالت میں طلاق دینے ہے واقع ہوجائے گی ،ای طرح بھنگ، چرس، ہیروئن وغیرہ کے نشہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہوجائے گی۔ (تغيير مظهري از علامه قاضي ثنا والله ياني يق عثاني مجد دي (م١٣٥٥ هـ) (اردور جمه)، ن الم ٣٣٠) جوثی کثیر مقدار میں استعال سے نشہ دے اس کی قلیل مقدار کا استعال بھی حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

" كُلُّ مُسُكِرٍ حَرَامٌ وَمَاآسُكُرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ "

(رواه الامام احمد وابن ماجه وعبد الرزاق عن ابن عمر ، بحواله (

14 (كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از علاسطي متقى (مره يدويه مطبوعة موسسة الرسالة بيروت لبنان من ۵ من ۲ ۱۳۴۷)

ہرنشہ والی شی حرام ہاور ہرشی جس کی کثیر مقدار نشدد ہاس کافلیل حصہ بھی حرام ہے۔

(اهكام القرآن ازامام ايو بكرام بين ملى وازي دصائل (مر منه منه ما مطيعه دا دالكتب العربية بيرات لبنان من اجل ٢٢٣)

محدده ومحدد ومحدد واحكام قرآن ودوده ودوده

سر دعلاقوں کے رہنے والے موسم کی شدت کا مقابلہ کرنے کا عذر پیش کر کے شراب پیتے ہیں، بی عذر بھی قابل قبول

تہیں اور نہ بیعذرواقعی ہے، وہاں بھی شراب پینا حرام ہے۔

حضرت دیلم حمیری رضی الله عزفر ماتے میں:

هَذَاالُقُمُح نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعُمَالِنَاوَعَلَى بَرُدِبَلادِنَاقَالَ هِلُ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمُ ،قَالَ فَاجْتَبِبُوهُ فَقُلُتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ ،قَالَ ،فَإِنْ لَّمْ يَتُرْكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ "

میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، میں نے عرض کی ایارسول اللہ! ہم سردعلاقوں میں رہے ہیں، ہمیں مخت مقت کرناپڑتی ہے، ہم گندم سے شراب کشید کرتے ہیں اس سے ہم اپنے کامول میں تقویت حاصل کرتے ہیں اورا بے علاقہ کی سر دی کامقابلہ کرتے ہیں،آپ نے فر مایا، کیا بینشد دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں،

آپ نے فرمایا،اس سے بازرہو، میں نے عرض کیا کدلوگ اسے چھوڑنے پر آمادہ نہیں، آپ نے فرمایا، اگروہ

ترک نہ کریں توان ہے جھاد کرو۔

(سفن ابودا وَ دارُ اما م ابودا وَ رسلیمان مَن اهت جمتانی (م<u>ی نا</u>ه ۵) من ۲۳ م ۱۹۲۳) (تغییر مظهری از ملامه قاضی تنا الغه یانی تی مثمانی مجددی (م<u>۲۳۵</u> هه) (ار دوتر جمه) من آم (۴۳۳)

شراب کے متعلق دی آ دمیوں پراللہ تعالی نے لعنت فر مائی ، وہ رب کی رحمت ہے دور ہیں۔

''شراب خرید نے والا ، پیچنے والا ، تجارت کا دلال ،شراب کا کشید کرنے والا ،جس کے لئے شراب کشید کی جائے ، یلانے والا ، یعنے والا ،اس کا اٹھانے والا ،جس کے لئے اٹھا کرلائی جائے ،اس کی قیمت کھانے والا

برسب کام حرام ہیں ان سے اجتناب فرص ہے

(الحامع الاحكام القرآن از علامه ابوعبد القدمجر بن احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٠ هـ)مطبوعه دار الكتب العربيه يبروت لبنان ، ن ٣٠٠٠٠)

(لباب النَّادِ بل في معاني التَّزِيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن محدخازن شافعي (١٣٥٧هـ)، ج١٩٨٠)

(سنن ابوداؤداز امام ابوداؤد سليمان بن اشعث بحستاني (م ١٤٥٥ه) مع ٢٩٥٠)

شراب جب سرکہ بن جائے تب اس کا استعال جائزے۔

(تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله یانی ی عنانی مجددی (م<u>۱۳۵</u> هه) (اردور جمه) مجاوس ۲۵۰) جب تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اس میں بچھ منافع تھے ،حرام ہونے کے بعداس کے منافع اللہ تعالی نے حرام کردیے

> اب بيسرايازهت اور باري ب،اس عشفا كي توقع عبث ب، سِيمَالُمِ اللَّهِ فَوْمَايِ: " إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى لَمُ يَجْعَلُ شِفَآئَكُمُ فِيمَا حَرُّمَ عَلَيْكُمُ "

(رواه الطير اني عن امسلمة وبحوال

(الفضل الكبير تحقيرشر ح الجامع الصغيرللمناوي ازامام عبدالرؤف مناوي شافعي (م ٢٠٠٠ هـ) من اجم ١٣١١)

حرام شی میں الله تعالی فے تمہارے لئے شفانبیب رکھی۔

(النفيرات الاحديد اذبلاساح ديون جويوري (م١٣٥٥) مطبوء كمتبر هاي كلّ بشكي نيثاور الم ١٠٠٠) (تغيير مظر ف از ما رياض ثناء الله يافي ي عنافى مجددى (معداد) (اردور جد) ،جا اس ٢٣٨)

محججه محججه واحكام قرآن محججه محججه وحججه جب کی فئی کے منافع ہے اس کے مفاسد بڑھ جا ئیں توشی حرام ہوجاتی ہے، آیت مذکورہ میں ای کا بیان ہے کہ شراب اور جوئے کے منافع ہے اس کے مفاسد زیادہ ہیں۔ نئز (انوار التزیل واسرار التاویل المروف بینادی از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عربیضادی شیر ازی شافعی (م<u>۱۸۵</u>سه) بستادی ہروہ کھیل جس میں پیشرط ہوکہ مغلوب کی کوئی شی غالب کودی جائے گی قماراور جواً ہے، یعنی ہردوطر فہ مالی بار جیت 🕽 جواً ہے لہذا تاش، شطر بج ، لاٹری ، فروشیر ، معمد بازی ، ریس کورس میں گھڑ ادوڑ ، کیرم ، پانسول سے کھیلنا، کرکٹ . فٹ بال ، سکوائش کے کھیلوں میں سٹہ بازی وغیرہ گناہ کبیرہ اور حرام ہیں ، کھوڑے سواری ، نیزے بازی وغیرہ میں شرط 【 لگانے کی رخصت ہے جب کہ بیشرط ہوکہ سب سے آگے بڑھ جانے والے کوانعام دیاجائے گا، پیچھے رہ جانے 📢 والے کو پچھ نہ دیاجائے گا نہ اسے کوئی تاوان دیناہوگا،اگر پیشرط کی جائے جوآ گے بڑھ جائے وہ پچھ مال لے گا اور چیچے رہ جانے والا دے گاتو یہ جواً ہے اور ناجائز ،اورا گر کوئی تیسرا آ دمی شرط لگائے کہ ان دو (یازیادہ) میں ہے جوآ گے نگل جائے اسے انعام دیا جائے گاچیجے رہ جانے والے کا کوئی نقصان نہ ہوگا ،تو یہ بھی جائز ہے ،بعض ادارے ا یی مصنوعات کو پھیلانے کے لئے انعامی علیم کا اعلان کرتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ (احكام القرآن از امام ابو كراحمد بن على داز كر مصاص (م معيد عن) مطبوعد دار الكتب العربيد بيروت أبنان . خ ا بس ٣٢٩) (الحاسم لا حكام القرآن از علامه ابوميد القد تحرين انعمه ما كلي قريلي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان ، ج ٣ بس ٥٨) (تغيير روح العالى از علامه الوالعنس سيرتمو وآلوي حلى (م١٤٥٥ه) مطبوعه مكتب الداري مان رج ٢ جم ١١٢) (النبيرات الام يه انها بدا موجون جونوري (م ۱۳۵۶) معلون مكتبه ها يدخل مثل بيناورس ۱۱) (تيم القرآن العروف يقييران كثير عادة فادالدين أمتيل من فرين كثير شاقي (م م يهد) . قاص ۳۵) (تغيركبير ازامام فخرالدين محرين ضاءالدين همرازي (م١٠١ه) مطبوعة دار أفكر بيروت لبنان . ٢٠ م ٨٨) (يباب الناويل في معالى المتو بل المعروف بيغير خاز ن از يلامة في بن محد خاز ن شافعي (م<u>٢٥٥ -) ، ن اجم ١٥</u>٥) (تغيير مظهر ك از علاسة تاضي شا والله يالي في عني ك مجددي (مره ١٣٠٥ هـ) (اردور جمه) .ج اجس ٢٥٠٠) (انوارائيز ال واسرارالياد ل المعروف به بيغادي از قائني ابوالخيرم بدائلة بن فمر بيغادي شرازي شافعي (م ١٨٥ هـ) جم ١٣٥) (تغییرصادی از علامیاحمد بن محمدصادی مالکی (مها۱۲۲ه)مطبوعه مکتبه قیعل که مکرمه، ج اجل ۱۰۰) (هدارک التر يل وهنائق الباويل از طامه ابوالبركات مبدالله بن احمد بن محود مني (م. 14 هـ) من اجم ١٥١) ا پنامال برباد کرنا بصنول خرجی، جو أ، سوداور رشوت وغیره بالا تفاق حرام ہیں۔اللہ تعالی ارشاد قرما تا ہے: إِنَّ الْمُبَلِّرِيْنَ كَانُوْ آاِخُوَانَ الشَّيْطِيْنِ ، وَكَانَ الشَّيْطُنُ لِرَبَّهِ كَفُورًا ١٨ (سوره بني اسراجل آبت،٢٥٠ بے شک اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑانا شکراہے۔ شک (اردوز جہ)، جاہم ۲۳۰۵ کے اللہ یائی چی عانی جودی (۱۳۵۶ھ) (اردوز جہ)، جاہم ۲۳۰۷ ا پی ضرور مات سے بچے ہوئے مال میں صدقہ کرنامستحب ہے، خرچ کرنے میں بیام معحوظ رہے کہ اس سے اپنے اہل عِیال اورزیر کفالت افراد کاحق ضائع نه ہواور صدقہ کے بعد خوش حالی باتی رہے۔ می حدیث شریف میں ہے: " ابُدَأ بِنَفُسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيُهَافَانُ فَضَلَ شَيْءٌ عَنُ ٱهْلِكَ فَلِذِيْ قَرَابِيْكَ فَانْ فضل عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَاوَهَكَذا " (رواه النسائي ومسلم بن حابر و بحواله ا (الفضل الكبيمختصر شرح الجامع الصعيرللمنا وي ارّامام عبداله وف مناوي شَافعي (م٣٠٠ اه)

مطبوعه دارالا حيا والكتب العربية يحتى اليالي اللهي وتركا و . ن اجن ٥).

ومودوده ومودوده ومودوده ومودوده ومودوده ومودوده ا بی ضروریات برخرج کرنے ہے شروع کرو،اگراس ہے نکا رہے تواینے اہل برخرج کرو،اگراہے اہل ے چکرے توایے قر جی رشتہ دارول پرخرچ کرو،اورا گرقرابت دارول سے چکر ہے توالیا ایاخرچ کرو۔ ا يك اور يحج مرفوع حديث من ارشاد مواء " خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنُ ظَهُرِي غَنيُ وَإِبْدَا بِمَنْ تَعُولُ " (رواه اینی ری واودا و دو اتسانی طن الی هریرة ربواله) (انفض اللیم مختله شرع الیاس الصفی للمناوی از ۱۰ مهداری از مناوی شانعی (میزوید) از ۱۳ ایس ۱۲ م بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوش حالی ہاتی رہے اور صدقہ اپنے اہل وعیال ہے شروع کرو۔ (النبيرات الاحمرية از علامه احمد جيون جو يُوري (م ٣٥٠ إلاحه) مطبومه مكتبه تقانيه محلَّه جنكي ايثا ورجن ١٠١) (انوارالترو بل داسرارالتاويل المعروف به بيضاوي از قاضي آبوالفيرعبدالله بين مريضاوي شراري شافقي (م100 هه) يس ١٢٥) (تغيير القرآن المعروف يتفيير ابن كثير حافظ فعاداله بن استعيل بنة فرين ثير شأقي (من ١٤٥٥) . ١٠ ت ٢٥٠) کٹیرصد قہ کرنے ہےا کرمحیاجی اورندامت پیدا ہوتو شرعاً مکروہ ہے بھوڑ اٹھوڑ اعطا کرنادین میں لفع مندے۔ (و عاملة من المعار الإيكريم بن عبدالته العروف بان العربي الى المن (من عرب و) مطبور العرف في بران ، نااص من ((تغير سابق المعالمة العربين عموصا في الى (من من المعالمة) معلوم مكتبة فيعل المدكور من الرب ا (ا جس طرح کمانے میں اس امرکا خیال فرض ہے کہ ذریعیہ آمدنی حلال ہو،ای طرح خرج کرنے میں یہ خیال رکھنا ضروري ہے كەمھرف جائز بو، ناجائز مصارف يرخرچ كرنا گناہ ہے۔ أَعَلَكُمُ تَتَفَكُّرُونَ مِن يَبِي بيان ہوا۔ ضرورت ہےزائد مال میں ہے خرچ کر نامتحسن اور متحب ہے فرض یا داجب نہیں، فاضل مال کے خرچ پر شرعا کو کی جہزئبیں کیا جا سکتا ،الہذائسی کے فاضل مال کوچھین کریا قومیالیناشرعاً ممنوع وحرام ہے،رضاورغبت سے خرج کرنے کی فضیلت کو جرا چھین لینے کی سند بنانا کی طور پر جائز نہیں ،آیت سے بھی مراد ہے۔ ز مر کفالت میتیم بچوں کی اصلاح ولی پرفرض ہے،اصلاح میں اس کی جانی ، مالی ،نفسانی اور روحانی درستیاں شامل ہیں ، میتم کی تعلیم و تربیت اور ہنر سکھانے کے لئے میتیم بچوں کے مال سے بقدر ضرورت خرج ج زے، میتیم کے مال کو تحیارے میں لگانا جائز ہے، میتم کے مال کی حفاظت اس کے اولیا پر فرض ہے، ترک پروہ گناہ گار ہوں گے،خیانت و افراط تفریط سے نیچ کران کے مال کوایے مال سے اصلاح کی نیت سے ملالینا جائز ہے،مقصوداصلاح ہے اگر مال الگ ر کھنے ہے حاصل ہوتو الگ ر کھے اورا گرملا لینے ہے حاصل ہوتو ملالیمنا جائز ہے، بقدر حصدان کے مال کواپنے مال ہے ملا كركها نا بينا اكنها كرلينا جائزے، بقدر حصد حساب مشترك ركهنا جائزے، يتيم بچے سے اپنی بچی كا نكاح اور يتيم بچی ےاہے ہے کا یاا بنا نکاح کرسکتا ہے بشرطیکہ حرمت کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔ (أنفي الدائد يد العامد المرجون جوزون (مردسوالد)مطور مكتر فقاد يكل بشاور من ال (الكام القرآن المام إلو كراته من في وال كدهام (مروعة ما) مطبوعة والالكتب العربيدي وت البتان من المروحة) (إه كام القرآن از علامه الإ بجر محمد بن ميدانند المعروف بابن العرق ما كل (ميسمة هـ) مطبوعة المعرف بيروت البنان ، خ التي ١٥٣) (منير مظير ق از ها مدقاضي تأ مان يال في حال محدوق (مراه احد) (اردور جد) ، خ اجل ٢٥٥) (إلجامة إلا حكام القرآن ازيلام الوعبوالشائل بن احمد ما كل قرطي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه وارالكتب العربيديروت لبنان ويسام ١٣٠٠) (تغيير القرآن المعروف يغيير ابن كثير عافظ فعاد الدين المعيل بن غمر بن كثير شافعي (مراعظ هـ) ، خااص ٢٥١) (تغيير از اما ملخوالد أن محر بن خيا دالدين فررازي (ع1 10 هـ) مطبوعه ارافلكر بيروت لبنان ان ٦ مرا٥٠) (الوارات بل وإمرارات إلى المعروف بديتهاوي از قاضي الواقيم مدالله بن مريضادي شيرازي شافي (م ١٨٥٠ هـ) من ١١٥٥ (أن ب الله في في معالى التو في العروف يقمير خاذ إن الهامة في بن محرفية إن شاهي (م<u>104 م</u>وه 1 من المس 11) (يدارك التي في وها في الآول الإعلام الواليزيات ميدانه بن احد بن مواتي (مروايه و) من المروا ا الميه علايس حرما مرحافة عال الدين حيومي (م اله يه) وما مبطال الدين حلى مطبوعه مكته يعلم مكرمه)

المب ساق المار ماحمان فحرصان مأكي (معامات اطبر مكت فيل كرفرر عام الم

حكام قرآن موجود وجود وجود وجود ہرمسلمان کاحق ہے کہ اس کاحقیقی یادین بھائی اس کے مال اور حال کی اصلاح کرے۔ آيت نذكوره ككلم الحُوانكُمُ اوراصلاح لَهُمْ خَيْرٌ كا بي مفادب-نیز عدیث شریف میں ب " اللهُ فِي عَوْنِ الْعَبُدِ مَاذَامَ الْعَبُدُ فِي عَوْنِ اخِيْهِ (وفي رواية) مَاكَانَ الْعَبُدُ " (رواه مسلم وابودا ؤدوالتريدي والنسائي وابن ماجه دعبدالرزاق واحمه بحواله 🌒 (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علا مطل على مقل (م<u>٩٧٥</u> هه) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان، ج١٥، ح٢٥ ٣٣٨) (معجم مسلم از امام ابوالحن مسلم بن فجاح قشري (١٣١٥ه) ٢٦ م ٢٥٥) (حامع ترندی ازامام ابونسی محمد بن میسی ترندی (۱۲۵۰ م) ج۲ می ۲۳ س (موسوعة اطراف الحديث النوى الشريف از ابوبا جرمح مسعيد بن بسيولى زغلول مطبوعه دارالفكر بيردت لبنان ت بي م 100) (الدراكمنو راز حافظ جلال الدين سيوطى (مر <u>اا 9</u> هه) مطبوعه كمتبهاً بية الله التعلق قم 'ايران ، تا ابس ۲۰۹) الله تعالى بندے كى مددكرتار ہتاہے جب تك بندہ اپنے بھالى كى امداد كرتار ہے۔ (احكام القرآن ازام ابوبكرا تمر بن على دازي بصاص (م ٢٥٠٥) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ج اجس ٣٣١) یلیم کے مال کی حفاظت وصی برضروری ہے اگر باپ یا دادوصیت کرجائے ،اگر وصیت نہ ہوتو قاضی کسی کووصی مقرر کردے،اگر قاضی وصی مقرر نہ کرے تو اولیا ۽ پیتم پراس کے مال کی حفاظت فرض ہے۔ ﷺ (النبرات الاحمید از ملاساحہ جون جو پُوری (مصلاحہ)مطبور کمتیاتھ نیم کا جنگی پٹادر میں ۱۰۴س يتيم كے پرورش كرنے والے كے لئے جائز ہے كەلى كويتيم كے مال كے اجرت دے جواسے اموردين ، دنيا اور آخرت کی تعلیم دے، پیٹیم کی طرف سے ہید قبول کرنا جائز ہے،البتہ پیٹیم کے مال سے زکو ۃ دینا جائز نہیں اوراس کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا جائز ہے،میت کے ورثاء میں اگر کوئی میتیم ہوتو میت کے مال سے صدقہ وخیرات اور 🌡 الصال او اب کے لئے مالی اخراجات جائز نہیں ،البت میت کے بالغ وارث اس کا ترک تقسیم کرنے کے بعداس کے لئے ایصال تواب کر سکتے ہیں، یتیم کے مال کومضار بت اور مشارکت پروینا جائز ہے۔ وصی کی مال پیٹیم میں خرید وفروخت درست ہے جبکہ غبن فاحش نہ ہو، وصی کے لئے جائز ہے کہ وہ پیٹیم کی طرف ہے دم عدمیں صلح کر لے،ا سے عفوا ورقصاص کی ولایت حاصل نہیں۔ (احكام القرآن ازامام ابو كمراحمه بن على رازي بصاص (م وسيره م) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ان اس اسس (اجكام القرآن ازعلامه ابو بمرتمه بن عبدالله المعروف بابن العرلي الكي (م ٢٣٣٠ه ٥)مطيوعه دارلمعرفه يين ت لبنان من البس ١٥٥) (النغيرات الاحمريه ازعلامداحم جيون جونيوري (م١٣٥هـ) مطبوعه مكتبه ققانيه مُلَّه جنَّل 'پيناور من ١٠١٠) (تغییر کبیر از امام فخرالدین مجمد بن ضا والدین عمر رازی (۱۰۲۰ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ۲۰ اس ۵۴ ((الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محرين احد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان وي ١٣٣٠ م ١٣٠٠) 4 (تغییرصادی از علامه احمد بن محمرصادی ماللی (مهور ۱۳۲۳ه ۵) مطبوعه مکتبه فیصل کدیکرمه، ج۱۱ می ۱۰٪ احکام دنیامیں اجتہاد جائز ہے، میم کے مال کواپنے مال سے ملا کر اصلاح کرنا اجتہاد ہے، ہی ہوسکتا ہے۔ آیت کے جزو فان تخالطو کم میں ای کابیان ہے۔ (ا حكام القرآن ازامام أيو بكراهمد بن على داز كيصاص (م من عصره ما مطبوعه دارالكتب العربيدييروت للبتان، ج ايس ٣٢٠)

242

مرموه معدم معدم معرض معدم معدم معدمه معدمه معدمه (۲۲) مومنوں کے بچے احکام میں مومن ہی شارجوتے ہیں ، اللہ تعالی نے بیٹیموں کوتمہارادین بھائی قرار دیا ہے۔ فَاخُوَانَكُمُ ے يهى متفادے۔

المراقب العربية بيروت البنان وزاجر بن كل داز ك بصاص (م مصطرف دارالكتب العربية بيروت البنان وزاد من ١٣٠١)

🕻 (۲۴۴) میتیم جب بالغ ہوجائے تواس سے حکم یقیمی اٹھ جاتا ہے ، بالغ ہوکر میتیم ندر ہا، وہ اپنے معاملات میں مختار ہے اس کے

تصرفات نافذ ہیں ،ارشادر بانی

وَلا تَقُربُوْامَالِ الْيَتِيْمِ إِلَّابِالَّتِي هِيَ آحُسَنُ حَتَّى يَبُلُغَ اشْدَّهُ ﴿ وَٱوْفُوْابِالْعَهُدِ ، إِنَّ الْعَهُـ لَا كَانَ

اور میتم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگراس راہ سے جوسب سے بھلی ہے بہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عبد بورا کرو بیشک عہدے سوال ہوتا ہے۔ (سوره بنی اسرائیل آیت ۳۴)

میں بہی بیان ہوا۔

(ra) اولا دے لئے باپ کی نصرت زیادہ ہوتی ہے گر پرورش مال کی بہتر ہے،ای لئے پرورش میں مال کاحق فائق ہے، البتة اولا د کے مفادات کی نگہداشت کاحق والد کو ہے،البذااس کی پرورش کے دوران اس کا نان ونفقہ وغیرہ باپ کے

⟨۱۰۵۱ مالقرآن ازام مالو براحد بن على دارى بيصاص (م عام) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت بنان اح١٥٥٠)

(۲۷) کفاریتیم بچوں کا علم بھی وہی ہے جومسلمان بیتیم بچوں کا ہے،اس لئے ان کے مالی ودیگر حقوق کی حفاظت ولی یاوسی

رِ فرض ب، قرآن مجيد مين دوسر عمقام رِمطلق يتيم كاذكركيا كيا ب:

وَلَا مَضْرَبُوُ اصَالَ الْيَتِهُ مِ الَّابِ الَّتِي هِيَ آحُسَنُ حَتَّى يَبُلُغَ آشُدَّهُ رِوَآوُ فُوْ ابِ الْعَهْدِ ، إِنَّ الْعَهْدَ كَان

اور يتم ك مال ك ياس نه جاؤ مراس راه س جوسب س بهلى ب يهال تك كدوه افي جوائى كو پہنچ اورعبد پورا کرو بیشک عہدے سوال ہوتا ہے۔ (سوره بني اسرائيل آيت ٢٢٠)

(۲۷) کافریتیم کو جرا مسلمان نبین کر کتے البتہ اے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اسلام کی طرف مائل کیا جائے۔ رب تعالی ارشادفر ما تاہے:

لَا إَكُراهُ فِي الدِّيُنِ قَدْتَبَيَّنَ الرُّشُدُمِنَ الغَيِّي وَ فَمَنُ يَكُفُرُ بِالطَّاغُونِ ويُؤْمِنُ , بِاللهَ فقداسْتَمُسَكَ بِالْعُرُوةِ الْوَثْقَى لَاانْفِصَامَ لَهَاء وَاللهُ سَمِيعَ عَلِيمٌ ١٦

کچھز بردی نہیں دین میں بےشک خوب جدا ہوگئی نیک راہ گمراہی سے تو جوشیطان کونہ مانے اوراللہ پرایمان لائے اس نے بڑی ہے محکم کرہ تھا می جے کھلنا جیس اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (سورةالبقرة آيت،٢٥٦)

احكام قرآن مهمههههههههههه

يتيم كى پرورش بڑے اجر كاموجب ہے، يتيم كى پرورش كرنے والے كے لئے جنت كاوعدہ ہے،

میں اور پیتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے (حضور علیہ الصلو ۃ والسلام نے دوانگیوں کی طرف

اثارہ کرتے ہوئے فرمایا)۔

(رواه الا مام احمد دا لبخاري وابودا ؤروالتريذي عن محل بن سعد ، بحواله 👚) (الفضل الكبيرخقه شرح الجامع الصغيرللمنادي ازامام عبدالرؤف منادى شافعي (مستنداهه)

مطبوعه دارالا حيا والكتب العربييسي البالي الحلبي وشركاة ، ج1 بص ١٨١)

يتيم كى كفالت كرنے والا اگر نادارغريب ہوتو يتيم كے مال سے فق كفالت لے سكتا ہے، جبيها كہ يتيم كے مال سے ا ك تعليم وتربيت كرنے والے كواجرت دى جاسكتى ہے۔

حضورسيدالعالمين رحمة للعالمين على في ارشادفر مايا:

" كُلُ مِنْ مَّالِ يَتِيُمِكَ غَيْرَ مُسُرِفٍ وَلَامُتَبَاذِرِ وَلَامُتَاتِّلِ مَالاً وَلَاتَقِي مَالكَ بِمَالِهِ

اپنے زیر پرورش یتیم کے مال سے (بقدر کفالت) کھالو، اسراف اور فضول خرچی نہ کر واور نہ اس کے مال کے

بدلےاینامال بحاؤ۔

(رداد ابودا ؤدنی کتاب الوصایا والنسائی فی کتاب الوصایا داین مابیغن این عمر د، بحواله ...) (کنز العمال فی سنن الاقوال دالا فعال از علامه ملی تقی (م<u>۵۷۵</u> هه) مطبوعه موسسته الرسالنه بیروت لبنان ، ج ۴۸۷،۱۵ م.

۳۰) چندمسلمانوں کامل کرکھاناباعث خیروبرکت ہے،ا کیلے کھانے میں وہ برکت شامل نہیں ہوتی، چاہے تو بیوی بچوں ہے

مل کر کھائے یادوست احباب سے ،برکت جماعت میں ہے،اصلاح کی نیت سے میٹیم کے مال اور کھانے پینے

کواپے کھانے پینے سے ملانے کو'' خیر'' سے تعبیر کیا گیا ہے، اور یہ'' خیر'' جماعت ہے۔

ተ

بار(۲۲)

﴿مشركة عورتول سے نكاح كى حرمت ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَلَا تَنْكِحُواالُمُشُرِكُتِ حَتَّى يُؤمِنَ ، وَلَامَةٌ مُؤمِنَةٌ حَيُرٌ مِّنُ مُشُرِكَةٍ وَلَا مَةٌ مُؤمِنَةٌ حَيُرٌ مِّنُ مُشُرِكَةٍ وَلَوْ الْمُشُرِكِيْنَ حَتَّى يُؤمِنُوا ، وَلَعَبُدٌ مُؤمِنٌ وَلَوُ اعْجَبُدُمُ ، أولليْكَ يدْعَوُنَ إلَى السَّار ، وَاللهُ يُدْعُونَ اللهِ اللهَ اللهُ ال

اورشرک والی عورتوں سے نکاح نہ کروجب تک مسلمان نہ ہوجا کیں اور بےشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے انجھی ہے اگر چہوہ تمہیں بھاتی ہواور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لا کیں اور بےشک مسلمان غلام مشرک سے انجھا ہے اگر چہدہ تمہیں بھاتا ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف بلاتا ہے اپنے تکم سے ،اورا پی آئیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ فصحت مانیں۔

(سورہ بقرہ آیت، ۲۲۱)

حل لغات:

وَلاَتَنْكِهُوا "اورزكاح نه كرو، فكع كالقوى معنى جمع جونا، ملنااور واظل جونا، عربي مين محاوره به . نكعَ المُعَطَّرُ الأرْضَ

نکاح کااطلاق ھیقۃ جماع اوروطی پر ہوتا ہے ،مجازا عقد نکاح (حَوجَ) کو بھی نکاح کہتے ہیں ، کیونکہ نکاح سے دو خاندان آپس میں مل جاتے ہیں۔

صدیث شریف سے اس امرکی تائید ہوتی ہے کہ ونگام سے مراد هیقة وطی وجماع ہے عقد نکاح نہیں۔ ارشاد نبوی ہے: " مَنا **کِحُ الْمَدِدِ مَلْعُونٌ "** مشت زنی (کر کے از ال کرنے والا) ملعون ہے۔ . (رواه على القارى في الاسرارالرفويه ومجلو تي في كشف الخفا ، بحواله) (موسوعة الحراف الحديث النبوي الشريف از ابوباج رئيسه عدين بسيو كي زخلول مطبوعه وارالفكر بيروت لبنان ، ن • ابس 1 اس صدیث میں نکاح سے مرادوطی ہے عقد تکاح مہیں۔ بلکہ قرآن مجیداس امرکی تقدیق پرشاہد ہے۔ ارشادربانی ہے: فَإِنْ طَلَّقَهَافَلاتَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنُكِحَ زَوُجاً غَيْرَهُ ؞ فَإِنْ طَلَّقَهافَلاجُناح عَلَيْهمآان يَتراجعَانُ ظَنَّآنُ يُقِينُمَا حُدُوْ دَاللهِ ، وتلك حُدُو دُاللهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْم يَعُلَمُونَ ١٠٠٠ پھراگر تیسری طلاق اے دی تواب وہ عورت اے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرااگراہے طلاق دے توان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھرآ پس میںمل جا ئیں اگر مجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں جھا کیں گے اور سیاللد کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دائش مندوں کے لئے۔ (سورة البقره آیت ۲۲۰۰) آیت مبارکه میں حَقْبی تَنکِحَ ہے مراد وطی ہے کیونکہ عقد نکاح تو کلمہ زُوْجاً غَیْرَہ ' ے نابت ہے، ای مفہوم کوحدیث شریف نے صراحنا بیان فر مادیا ،حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کوطلاق مغلظہ دے دی ،عورت نے عدت کے بعد حضرت عبدالرحمن بن زبیر قرظی ہے نکاح کرلیا،مگروہ بوجہ ضعف وطی پرقادر نہ ہوئے ،عورت نے دوبارہ 🎙 حضرت رفاعه سے نکاح کاارادہ کرلیا، نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا،آپ نے فرمایا: لاحَتَى يَذُونَ عَسِيُلَتَكِ وَتَذُوقِي عَسِيْلَتَهُ (رواه البخاري عن عائشة رضي الله تعالى عنها ، ج ٢ بس ٦٩٥،٢٩١) تخجے رفاعہ ہے دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ عبدالرخمن تیراذا کقہ نہ چیک لے اورتواس کا ذا اُفقہ نہ جیمک لے (مراداس سے وطی ہے)

اس كامزيد بيان ان شاء الله الله موقعه بر موكار آيت متعلقه من " لا تَنكِ محوا "عمراد عقد زكات ب-

(الجامع لا حكام القربآن ازعلامه ابوعبد الشرقيرين احمر ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ، ج ٣ م ٢٠٠

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (۱۳۲۰ هه) مطبوعه دارالفکرییروت لبنان ، ج۲ بس ۵۹٬۵۸)

المعرات الاحميد از علامه احم جيون جو نيوري (١٠٥٠ه مطبوء مكتبة تقاني كله جنلي بثاور بس١٠٥)

🕸 (لباب الناويل في معاني التويل المعروف يتغيير خاز ن ازعلامه على بن مجمد خاز ن شافعي (١٢٥هـ ١٦٥) . ١٦٠س ١٦٠)

🌣 🔻 ﴿ هـ ارك التو يل وهمّا كلّ البّاويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمر بن محمود تني (مروايه هـ) . تارير ۱۲۰)

شَیْسُو کُقُ^م اور **مُشَارِ کُقُ**کالغوی معنی ہے، دواشیا مملو کہ کا آپس میں ملادینا، یا ایک ٹی کورویازیادہ اشخاص کے لئے ٹابت کرنا،

24-

احكامقرآن

ای معنی میں صدیث وارد ہے:

اللَّهُمُّ الشُّرِكْنَا فِي ذُعَآءِ الصَّالِحِينَ - الله بمين صالحين كادعاوَل مين شال قرما-

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب نی علامے سے اللہ

" اَيِّي شَرَّفْتُكَ وَفَضَّلْتُكَ عَلَى جَمِيْعِ خَلْقِي وَاشْرَكُتُكَ فِي أَمْرِي "

میں نے آپ وشرف دیااورا پی تمام مخلوق رفضیات دی اورا بے امر میں شامل کیا۔

لیعنی جہاں میراذ کر ہوگا وہاں تیراذ کر ہوگا ،اور جو تیری اطاعت کرے گاوہ میری اطاعت کرے گا ، میں نے اپنی او رسول (ﷺ) کی اطاعت کوا کٹھا بیان کر دیا ہے۔

دین میں شرک دوقتم پرہے:

(۱) شرك عظيم

(٢) شرك صغير

(۱) سور عظیم یے کر کسی کواللہ تعالی کی ذات، صفات، افعال اور عبادت میں ساجھی تھم رایا جائے، یہ سب سب سے بڑا کفرے، اللہ تعالی اے معاف نہیں فرما تا۔

ارشادربانی ب:

وَإِذْقَالَ لُقُمْنُ لِإِبْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ بِبُنَى لَاتُشُوكُ بِاللهِ ط إِنَّ الشِّرُكَ لَظُلُمٌ عَظِيْمٌ ﴿ اور يادكرو جبِهِن نے اپنے جٹے ہے كہااوروہ تصبحت كرتا تھااے ميرے جٹے !اللّٰد كاكى كوشريك نه كرنا بے شك شرك بڑاظم ہے۔ (سورہن آیت ۱۳)

نیز ارشادریالی ہے:

إِنَّ اللهُ لَا يَغُفِو أَن يُشُرَكَ بِهِ وَيَغُفِرُ مَادُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَآءُ وَمَن يُشُرِكُ بِاللهِ فَقَدِ افْتَرَى اثْمُاعَظيمُهُما ﴿ وَمِواللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ فَقَدِ

بے شک اللہ اے نہیں بخشا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفرے نیچے جو کچھ ہے جے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کاشریک کھیرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

نیزارشادربانی ہے۔

إِنَّ اللهَ لَا يَغُفِرُ اَنُ يُشُرِّكَ بِهِ وَيَغُفِرُ مَادُوْنَ ذَلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُشُرِكُ بِاللهِ فَقَدُ ضَلَّ ضَلالاً تعدُدائِ

اللہ اے نہیں بخشا کہ اس کا کوئی شریک تھم رایا جائے اور اس سے نیچے جو پچھ ہے جے چاہے معاف قرمادیتا سے اور جواللہ کاشریک تھم رائے دور کی گمراہی میں پڑا۔ (سرۃ است تبعہ:۱۱)

 ۲) شرک صغیو، الله تعالی کے ساتھ بعض امور میں غیرالله کی مراعات شرک اصغر ب، جیسے ریا، نفاق وغیرہ ،حدیث شریف میں بیمعنی وارد ہے۔ارشاد نبوی ہے: " الشَّرْكُ (في هذه الأمنة) احفى مِنْ دَبيْبِ النَّملِ عَلَى الصَّفَا" میری امت میں شرک پھر پر چیونی کے چلنے سے زیادہ تھی ہے۔ (رواه اُنحن بَن مغیان والبغوی عن الی بکرواین ابنیاری عن عائشة ، بحواله **) (تخر العمال بی سنن الاقوال والافعال از علامه علی تقی (م<u>۵۷</u>۶ هه) مطبوعه سور اس سے مراد شرک تحقی اور ریا ہے۔ ا کثر فقبائے کرام فرماتے ہیں کہ جھی مطلقا کفر کو بھی شرک کہ دیتے ہیں۔ چنانچے قرآن مجید میں ہے: لَـقَـدُكَـفُوَ الَّذِينَ قَالُوُ آ إِنَّ لِلَّهُ ثَالِكُ ثُلَيْةٍ ، وصامِنُ الِهِ إِلَّاالَةُ وَاحدٌ ، وإنْ لَـمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمسَّنَ الَّذِينَ كَفَرُو امنهُمْ عَذَابٌ الْيُم مَ بے ٹنگ کا فرمیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خدا ؤں میں تیسرا ہےاور خدا تو نہیں گرا یک خدااورا گراپی بات سے بازندآئے تو جوان میں کا فرمریں گے ان کوخرور در دناک عذاب بہنچے گا۔ ا ک معنی کی تائید حدیث شریف ہے ہوتی ہے ،حضور سید عالم ﷺ جب کسی کوشکر کا امیر مقرر فریاتے تو بدایت فرماتے: إِذَالَهِيُتَ عَدُوًّكَ مِنَ الْمُشُرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالِ جب تواینے کا فردشمن کا سامنا کر ہے تواہے تین امور میں ایک امر قبول کرنے کی دعوت دے۔ (رواه ابن الى شيه عن بريد و بحواله) (رواه ابن ابن سبر ن بریده مورد. (کنز العمال فی شنن الاقوال والا فعال از ملامه یکی (م<u>۵۷</u>۵ هه)مطبوعه موسسة الرسالة بیروت لبزان ، ن ۴ ش ۱۳۲۹ . (رواه مسلم والعيبقي دا بن كثير بحواله) (موسوعة الطراف الحديث العوى الشريف از ابو باجر محمسعيد بن بسيولي ذخلول مطبوعه وا دالغًا. بيروت ألبنان ، يَّ اس حدیث مذکورہ بالامیں مشرکین سے مراد مطلقاً کا فر ہیں،خواہ وہ مشرک ہوں، یہودی ہوں،نصاری ہوں، مجوى بول ياكوكى اور - (شرك كى الغوى اور اصطلاحى بحث كے لئے ملاحظه بو مفردات امام راغب اصفهاني بس ٢٦٠،٢٥٩) آیت مذکورہ بالامیں مشرک ہے تمام کا فر مراد ہیں، بت پرست، بجوی، یہود، نصاری، جنود وغیرہ ، بلکہ اس ہے مراد ہروہ محض ہے جوحضور رحمة للعالمين خاتم النبيين ﷺ كى نبوت ورسالت كامنگر ہے اگر چہ وہ تو حيد کا قراری ہو، بلکہ ضروریات دین میں ہے کسی ایک ضرورت دینی کامنکرمشرک اور کا فرہے،اگر چیکمہ طیب (انوارالتنز بل داسرارالآو بل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (مر١٨٥ هـ) جس ١٣٦) (لباب الباويل في معاني المتو بل المع وف يغيبه خازن از علاسطي بن محد خازن شافعي (م102 هـ 6) ، يّا ابس ١٦٠)

كَتْبِي يْنْوَمِنْ ": ايمان عاسلام كى هانيت كى دل عقد يق، زبان عاس كا قراراورا دكام اسلام يرالتزام مراو ے، یعنی کافرغورت جب اسلام قول کر کے مؤمن بن جائے تواس ہے مسلمانوں کا نکاح کر لینا جائزے۔

(الحامع الرحكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (مر١٦٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربية بيرات البنان ، ث ٢٩ م ١٩٠٣) (تغیر بیر از امام فرالدین محرب ضاءالدین مرازی (علایات) مطبوردارالفکریروت لبنان سا ۱۳۰۰ م

(الإب اليّاه بل في معانى التو بل المعروف يتنبي خازن از علاسكي بن ثمر خازن شافعي (م٢٥٠ عهد). نا ابس ١٦٠)

مُنْ وَسَنَةٌ خَيْرٌ مَنْ مُشُوكَة ": ملمان باندى باوجود غلاى كى ذلت كي آزاد كافرعورت

ورجه بهترے۔

خَيْتٌ: ہےمرادیہ ہے کیشرف الدین تمام شرفوں، بزرگیوں سے زیادہ نفع بخش ہے،مسلمان مرد کی بیوی اگرمسلمان

ہوگی ،اگرچہ باندی ہو، تو تو افق فی الدین کے باعث ان میں محبت کامل ہوگ ، دینوی منافع مثل صحت، حفظ مال اور حفظ اولا دبھی حاصل ہوں گے،اس صورت میں نکاح کے پورے مقاصد پورے ہوں گے،اس کئے مسلمان

(تغییر کیبر از امام فخرالدین تحدین خیاه الدین تررازی (م۲۰۱۶ هد) مطبوعه دارالفکریروت لبنان ، ج۲ بس ۲۲) (لباب البادیل فی معانی التو یل العروف بقیم خازن از علامیکی بن تحدخان شافق (م۱۳۵) یک امام ۱۲۱)

وَلَوْاعَجَبَتكُمُ "؛ اعْجَابُ عبناع جسكامعي ع تجب من ذال دينا، يندآنا، مراديد كمشرك ورت اگر چہ اپنے حسن و جمال، مال ومنال اور حسب اور نسب کے باعث تمہیں پیندآ جائے بھر بھی بدصورت ،غریب

مسلمان عورت ہے نکاح کرنا نافع ترہے۔

(تغييرروم المعاني ازعلامه ابوالفضل سيومحودة لوي خفي (م201ء)مطبوعه مكتبه الدادبيلتان من ٢٠٩١)

(تغییرالقرآن المروف بیشیراین کیر حافظ محاد الدین المثیل بن قرین کیرشافتی (مرم کے بیرے)، بنا اس ۲۵۸) (تغییر مظهری از علامة قائد بانی تی تالی مجددی (م ۲۵۰ اید) (ادو ترجمه)، بنا اس ۲۵۸)

وَ لَا تَسْكُمُ وَاللَّهُ شُرِكِينَ ": (تا كَ ضمر كِماتِه) إنكامُ عن بنا ب، حمل المعنى ب نكاح كرانا ، ثكاح مي دينا يد خطاب تمام ملمانوں سے بے ،خواہ وہ عورت كے دلى موں ياديكرلوگ-

آیت کامفہوم ہیے ہے کہ اے مسلمانو ایکی مسلمان عورت کا نکاح کمی قتم کے کافرے نہ کراؤ، بیڈ کاح نہ ہونے دو،

وَلَعَيِنْ مُوْمِنْ خَيْرٌ مَنْ مُشُوك : مسلمان غلام الى غلاى اور تنكدى كاعث الرج يقرمعلوم موتاب مرز بورایمان سے آرات بھونے کے باعث برقم کے کافر سے افضل ہے، کیونکہ دولت ایمان کابدل دنیا میں کوئی اور شی نهیں ، کا فرمر دمیں مال ، جمال ،نب اور رغبت کی اگر چه تمام وجوه ،ی موجود ہوں مگرمسلمان مرد ،خواہ غلام ہی -

(تغییر مظیری از علامه قاضی نناه الله یالی یق عنی نی مجدوی (مهساه ۵) (اردوتر جد) . سااس ۱۳۵۰)

(تضر كبير ازام مخرالدين تحدين فيا والدين عروازي (١٦٠٠ ه) مطبوعه واوالقكريروت لبنان وج ١٥٨) (تغيير روع المعاني ازعلامه ابوالفضل سية محمود آلوي تنفي (م٥٢١٥) مطبوعه مكتبه الداويية لمان وتع جم ١١٩)

احكام قرآن محمده محمده وحمده ولنك يَدْعُونَ الى النَّارِ ": أولَوْك عرادتام كافرين، يَدْعُونَ عرادر فبت دلانا، وعوت وينا،

منازے مرادسب جہنم لعنی کفرے۔

آیت کامفہوم یہ ہے کہ کافرتم ہے مل جل کرمہہیں کفر کی طرف راغب کردیں گے ، کفرجہنم کی طرف لے جائے گا

لہٰذادوزخ سے بیخے کے لئے ضروری ہے کہتم کا فروں کی صحبت ، دوی اورمیل جول ہے اجتناب کرو۔

(الجامع لا حكام القرآن از هلامه ابوعبدالله محد بن احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨ هه) مطبوعه وارالكت العربيه يو ت البنان ، ج ٣ بس ١٩ ، ٨٠)

(تغییر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاه الدین مررازی (م۲۰۱ ۵) مطبوعه دارافکرییروت لبنان ، ج۱ جس ۱۵) te

(تغییر مظیری از علامه قاضی تنا والله یالی یق عنمانی مجددی (م<u>۳۲۵</u> هه) (اردوتر جمه) و بنا اص ۲۵۸)

(تغيير دوح المعاني ازعلامه الوالفضل سيدخمو وآلوي حتى (م٢٥٥ه)مطبوعه مكتبه امداد بيلمان . ٢٠ إس ١٢٠)

(مدارك التو يل وتقائق الآويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود شي (مراييه ١٠) ، ج١ اجم ١٦١) 如 (انوارالتر بل وامرارالباد بل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن تمريضادي شيرازي شافعي (م<u>١٨٥</u> هـ) اص ١٣٦ ŵ.

(تغییرالقرآن المعروف یغییرا بن کیثر حافظ قلوالدین استعیل بن عمر بن کیثر شاقعی (۱۳۸۷ 🚅 هه) ، ج۱ اس ۲۵۸)

آیت کے دوحصوں کے الگ الگ شان نزول ہیں ،ان کا بیان مسائل شرعیہ کو سجھنے میں معاون ہوگا:

حضرت ابومر شدغنوی رضی الله عنه (بعض روایات کے مطابق مر شدغنوی) جن کا نام بیار بن حصین ہے، ایک بها در صحالی تھے،

حضور سیدعالم ﷺ نے انہیں مدینه منورہ سے مکہ معظمہ روانہ فرمایا کہ وہ اپنی تدبیر سے وہاں مقیم ضعیف مسلمانوں کو مدینہ

طیبہ لے آئیں، مکەمعظمه میں عناق نامی حسینه وجمیلہ اور مالدارعورت سے زمانہ جاہلیت میں ان کے مراسم تھے، جب

اے ان کے مکہ معظمہ آنے کاعلم ہوا تو وہ ان کے پاس آئی اور وصال کی طالب ہوئی ، آپ نے فرمایا ، اے عناق! اب

میں اسلام قبول کر چکاہوں، اسلام زنااور بدکاری ہے روکتا ہے، تیری طلب پوری نہیں کرسکتا، تب اس نے زکاح کی

درخواست کی ،آپ نے فر مایا ،اسلام لانے کے بعداس میں میر ااختیار نہیں رہا، نبی پاکﷺ کا غلام بن چکاہوں ،آپ

کی اجازت کے بغیر تجھ سے نکاح بھی نہیں کرسکتا، مدینہ منورہ واپس آکر آپ نے سیمعاملہ بارگاہ نبوی میں پیش کردیا،

اس پرآیت کا پہلاحصہ نازل ہوا کہ کا فرہ عورتوں سے نکاح کرناحرام ہے۔

(النغيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جو نيوري (ع٢٥ إله)مطبوعه مكتبه هنانه يحلّه جنكي نيثاور جن ١٠٨)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمہ مالکی قرطبی (مم۲۲ هـ) مطبوعه دارالکتب العرب بیروت البنان ، ج ۳ مس ۱۶۰

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محد بن ضاءالدین عمر رازی (۲۰۲۰ هه)مطبوعه دارالفکرییروت لبنان ت ۲ سے ۵۷) 公

(تغيير روح المعاني از علامه ابوالفضل سيدمحود آلوي حني (م٥٥ ١٥ه) مطبوعه مكتبه امداديه مثان ، ٢٠٠٠ -١١) 公 公

(تغییر مظہری از علامہ قاضی تُناءاللہ یائی تی عَبّائی مجد دی (مم٢٢٥ه) (اردوتر جمہ)، جَ اجم ٢٥٠) 公 (انوارالتز يل داسراراليّاد مل المعروف به بيضاوي از قاضي ايوالخيرعيدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م ١٨٥ هـ) بش ١٣٦)

(لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يتنبير خازن ازعلامة على بن محمه خازن شافعي (م٢٥٣ ١٥ هـ)، يّا اص ١٦٠) 公

(بدارك التزيل وهانق الباويل ازعلامه ابوالبركات مبدالله بن احمه بن محموستي (م مروايه هـ) ، خي ابس ١٦٠) 公

(تغيير صادي از علامه احمد بن محمد صادي مالكي (م٢٢٢ه) مطبوعه مكتبه يقبل كم مكرمه ، ج ١٠١٠) 公

(الدراكمنثو راز حافظ جلال الدين سيوطي (م إاق حه)مطبوعه مكتبه آية القدامشي فم 'ايران، يَمَا بس 1 ٢٠٠ 公

مرموره ومرموره والمحام المحام قرآن ومورو ومرموره ومرموره حضرت عبداللہ بن رواحہ بضی اللہ عنے نے کسی خطا پرا پی حبثی بائدی کے طمانچہ ماردیا،اس کے بعد وہ اس پرنادم ہوئے ، 🕊 حضورا کرم تنے کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ساراما جراعرض کیا،حضورت نے اس باندی کے تعلق سوال کیا کہ وہ کیسی ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ وہ تو حید دورسالت کی قائل ہے، نماز ،روزہ کی پابند ہے، انچھی طرح وضوکر لیتی ہے، آپ نے فرمایا،''اے عبداللہ! وہ تو مومنہ ہے''انہوں نے عرض کیا کہ میں اسے آزاد کرکے اپنے نکاح میں لاؤں گا، پھرانہوں نے ایساہی کیا،اس پرلوگوں نے عبداللہ کو طعنے دیئے کہ فلاں فلاں کا فرہ عورتیں، جو حسین اور مالدار بھی ہیں تمہارے نکاح کی خواہش مند ہیں ہتم نے ال حسین اور مالدارعورتوں کوچھوڑ دیا ہے اورایک سیاہ رنگ کی باندی ہے نکاح کرلیا ہے، بیکون ی عقل مندی ہے؟اس پرآیت کا دوسرا حصہ نازل ہوا۔ (الغيرات الاجميد ازعلام احمد جيون جو تيورى (١٠٥١ه) مطبوع كمتبه تقاتي كله جنكي فياورس ١٠٥) (الجامع لا حكام القرآن ازعلا سابوعبدالله محد بن احمد الكي قرطبي (م ١٦٨٠ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ان ٣٠ ص ١٩) (تغییرالقرآن المعروف بتغییرابن کثیرهافظ محادالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (۲۵۸ کے ۵۰) آنا اس ۲۵۸) T (تغیرصادی ازعلامه احمد بن محرصادی مالکی (۱۳۲۳ه) مطبوعه مکتبه فعلی مکرمه ، ج ۱۰۱۱) N (الدرامنو راز حافظ جلال الدين سيوطي (سر االي هه) مطبوعه مكتبه آية الله القطمي فم ايران ، ج ابس ٢٥١) بعض روایات میں حفرت عبداللہ کی بجائے حضرت خذیفہ بن الیمان رض اللہ عن کا ذکر ہے۔ (الحامع لا حكام القرآن از علامه الوعيد الذمحه بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨٪ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان، ج٣م، ١٩٠٨) (تغير مظهري ازعلامة قاضي ثناء الله ياني ين عناني محدوى (مره ١٢٠٥ هـ) (اردور جد) ، ج اص ٢٥٠) ¥ (لباب البَّاويل في معاني التمرِّ بل المعروف يتغيير غازن ازعلام على بن مجمر غازن شافعي (م٢٥٣ ع. ١٦١٣) 34 (تغیرصادی از علامه احمد بن محرصادی مالکی (۱۳۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیعل کی مکرمه ج ۱۹۳۱) 公 (الدراكمة وراز عافظ جلال الدين سيوطي (م اافي هد) مطبوعه مكتبه آية الشافعي فم ايران ريّا م م- ٢٥) 公 مسائل شرعيه ا اللہ کتاب کے برکافرہ مے مسلمان کا نکاح حرام ہے، نکاح کے لئے مردعورت کامسلمان ہونافرض ہے،عا توافق کی صورت میں نکاح باطل ہے، پیمسئل نص قطعی ہے ثابت ہے، آیت مذکورہ میں ای کابیان ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر منی اللہ علمانے فرمایا: " إِنَّ اللَّهُ حَرَّمَ الْمُشُوكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِيُن" رواه نافع عن ابن عربيح بخاري از امام ابوعبد الذيحه بن المعيل بخاري (م٢٥٧هـ) ٢٥، ص ٢٥٠) الله تعالی نے مشر کہ عور تیں مسلمانوں برحرام کر دی ہیں۔

(انوادالتز بل دامراراتاه بل السروف به بیشادی از قاضی ابوانخرهمدانندین تمریضادی شیرازی شافعی (م <u>۱۸۵</u> هه) می ۱۳۷) (لباب الآه بل فی معانی التز بل المسروف به تغییر خاز ن از علامه علی بن محد خاز ن شافعی (م <u>۲۵۵ که</u> ۵) من ایم ۱۲۰) (افکام القرآن از امام ابو بحراحمد بن طی راز ی بیصاص (م <u>۴ ساح</u>ه) مطبوعه دارالکتب العربید پیروت لبنان من ام ۲۳۳ س

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محربن ضیاءالدین عمررازی (۱۲۰ ۵ ۵)مطبوعه دارافقر بیروت لبنان رج ۱۳۵۱)

(اليامع الديكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله على بن احمد ما كل قرطي (م ١٩٨٨ ٥) مطبوعه داد الكتب العربيدين د ت لبناك اح ٢٠٠٠ من ١٦٤

(النيرات الاحريه از طامراترجون جو يوري (عماله مطبوع كترهاني كلر جلي يثاور من ١٠٠٠)

ir

ŵ

公

公

û

کا فرہ عورت اگر اسلام قبول کر لے تو اس سے نکاح جائز ہے، اس میں تفصیل یوں ہے کہ وہ کا فرہ عورت اگر کا فرم و کے نکاح میں تھی توعورت کے اسلام لانے کے بعد اس کے کا فرمرد پراسلام پیش کیا جائے ،اگروہ بھی مسلمان ہو جائے توان کا نکاح باقی رہے گا،ادراگر خاونداسلام قبول نہ کرے توعورت اگردارالاسلام میں ہے تو بعد گذر نے عدت کے نکاح کر عتی ہے اور اگر دار الحرب ہے آجائے تو اس کی عدت نہیں ،

آیت مذکوره میں صفقی بیر میں مقبوم ہے۔ ۱۲ (جامع السانیداز امام اوالو ید تھر بن محود الخوارزی (۱۲۵۰ ھر) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت البنان ، ۲۶ میں ۱۱۷

زمانہ جاہلیت میں مشر کہ عورت سے نکاح کیا جاتا تھا بیان لوگوں کا معاشرتی انداز تھا کوئی شرعی تھم نہ تھا،اسلام نے مشرکہ سے زکاح حرام قرار دیا، تواہے پہلے عمل کا ناسخ نہیں کہ سکتے ، کیونکہ ناسخ اور منسوخ ، ونول حکم شرعی ہوتے

ہیں،جبکہ یہال منسوخ حکم شرعی نہیں،ایک عادت تھی۔

(تغير كبير اذامام فخرالدين محمد بن ضياء الدين عمر دازي (مياسية هه) مطبوعه دار الفكريير وت لبنان ، ج٢ به ٢٣٠)

یہود ونصاری اگر چیکا فراورمشرک ہیں مگر قرآن مجید میں انہیں اہل کتاب کہا گیا ہے کہ بید حفزت موی اور حفزت عیسی

علیم ہاللام پرایمان رکھتے ہیں ،ان انبیائے کرام علیم العلو ہ واللام کی رعایت سے اسلام نے بیر عایت وی کہ اہل کتاب

عورت سے نکاح جائز ہے۔

" ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيْبَاتُ ، وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوتُواالُكِتَابَ حِلَّ لَّكُمْ رِ وَطَعَامُكُمْ حِلَّ لَّهُمْ ,وَالْمُحْصَنْتُ مِنَ الْمُؤمِناتِ وَالْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواالْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاآتَيْتُمُوُهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيُر مُسْلِفِ حِيْنَ وَلَامُتَّخِذِي ٱخُدَانٍ ، وَمَنُ يَّكُفُرُبِ الْإِيْمَانِ فَقَدُحَبِطَ عَمَلُهُ, وَهُوفِي الانجرةِ مِن (سورة المائده آيت، ٥) الخسرين ٢

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھاناتمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہےاور پارساعورتیں مسلمان اور پارساعورتیں ،ان میں ہے جن کوتم سے پہلے کتاب ملی ، جب تم انہیں ان کے مہردو،قید میں لاتے ہوئے نہ متی نکالتے ہوئے اور نہ آشنا بناتے اور جومسلمان سے کا فرہواس

کا کیادهراسب اکارت گیااوروه آخرت میں زیاں کارہے۔

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما كلي قرطبي (سم ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان . ج٢٠ بس ٦٤٠)

(إ حكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على راز ك جصاص (م م ميسيره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان . ن اجس ٣٣٢)

(تغيير القرآن المعروف يغيير ابن كثير حافظ مما دالدين المعيل بن مر بن كثير شافعي (مرم يحيي هـ) . ت م م ٢٥٨)

(لباب الناويل في معالى النزيل المعروف يغير خازن از علامة في ن مجمه خازن شابعي (م12 مي ان ابن ١٧٠)

مهدوه وهدوه وهدوه وهدوه وهدوه وهدوه وهدوه وهدوه وهدوه

(۵) کتابیہ سے نکاح اگر چیہ طلال و جائز ہے گر بخت کر وہ اور نالپندیدہ ہے، نکاح کی صورت میں زوجین میں مواسات پیدا ہوتی ہے جب کہ کا فروں اور اہل کتاب ہے مواسات اور محبت سے اسلام نے منع فرمادیا ہے۔

ارشادر بانی ہے

لَا يَشَّحِدُ الْمُوُّمِنُوْنَ الْكَفْرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ

الْآنَ تَتَّفُوْا مِنْهُمْ تُفَاّءَ وَيُحَدِّرُ كُمُ اللهُ نَفْسَهُ وَ اِلَى اللهِ الْمُوالْمُصِيْرُ ﴿
سوره آل عمران آیت،۲۸)
مسلمان کافرون کواپنادوست نه بنالین مسلمانوں کے سوااور جوابیا کرے گاے اللہ ہے کچھ ما قد ندر ہا مگریہ کہ
تم ان سے پچھ ڈرواور اللہ تمہیں اپنے خضب سے ڈرا تا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

نيز ارشادر باني ب

يَا يُهَا الَّذِينَ امْنُو الْاَتَتَخِذُو اعَدُوكَى وَعَدُو كُمُ اَوْلِيَآءَ تُلُقُونَ اِلَيْهِمُ بِالْمَوْدَةِ وَقَدُ كَفَرُو ابِماجَآءَ كُمُ مِّنَ الْحَقِّ عَيْخُوجُون الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمُ أَنُ تُؤْمِنُو الِاللَّهِرَبَكُمُ ء اِنْ كُنْتُمْ خَرَجُتُم جِهادَافِي سبيلِي وَالْتِغَآءَ مُرْضَاتِي تُسرُون النَّهِمُ بِالْمَوَدَّةِ وَالْاَاعُلُمُ بِمَآانُحُفَيْتُمُ وَمَآاعَلَنتُمْ ء وَمَنْ يَقْعَلُهُ مِنْكُمْ فَفَدَضَلَّ سَوآءَ مَرْضَاتِي تُسرُون النَّهِمُ بِالْمَوَدَّةِ وَالْاَاعُلُمُ بِمَآانُحُفَيْتُمُ وَمَآاعَلَنتُمْ ء وَمَنْ يَقْعَلُهُ مِنْكُمْ فَفَدَضَلَّ سَوآءَ السِّيلَ اللهُ وَالله مَعند آيت ال

اے ایمان دالو! میرے ادراپنے دشمنوں کو دوست ندیناؤتم انہیں خبریں پہنچاتے ہودوی سے حالانکہ وہ منکز ہیں اس حق کے جوتمہاتے پاس آیا گھرے جدا کرتے ہیں رسول کواور تمہیں اس پر کہتم اپنے رب اللہ پرایمان لائے اگرتم نکلے ہومیری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہئے کوتوان سے دوتی ندکروتم انہیں خفیہ پیغام محبت کا بھیجتے ہوا در میں خوب جانبا ہوں جوتم چھیا واور جو ظاہر کر داور تم میں جوالیا کرے بے شک دہ سیدھی راہ سے بہکا۔

حفرت طلحہ بن عبداللہ اور حدیقہ بن الیمان رسی اللہ منظم نے کتابیہ عورت نے نکاح کیا، امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق بٹی اللہ عونے انہیں منع فر مایا کہ کہ کتابیہ عورت ہے تفریق کرلو، انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کتابیہ ہے نکاح حرام ہے؟ آپ نے فر مایا کہ حرام تونہیں گران سے نکاح کرنے میں مسلمانوں کو کا فروں سے مواسات پیدا ہونے کا ڈر ہے، جوجا ترنہیں، آپ نے ان کے درمیان تفریق کرادی۔

(جامع المسائد از امام ايولمو يوجد بن محود الخوارزي (م ٢٦٥ هـ) مطبوعه دارا لكتب العلميه بيروت البنان ، ج٢ بس ١١٥) (احظام القرآن از امام ايوبكر احربن على دازي جدام (م روع هه) مطبوعه دارا لكتب العرب بير سة البنان ، ج٦ بس ٣٣٣)

(الياس النظام القرآن از علامه الوعبدالشافيرين النه ما كي قر طبي (م ١٦٨ هـ م) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت البنان ، ٢٠ م ٢٠٠٠)

المراقع آن المروف يتغيرا بن كثير حافظ فاوالدين المعيل بن فرين كثير شافع (مين عديد) من ام ١٢٥٥)

(انوادالتزیل دامرادالآه یل المعروف بیضادی از قاضی ایوافیزعبدالله بن عمریضادی شیرازی شافعی (م ۸۵۵ هه) ایس ۱۳۷)
 (دارک التزیل و تقانق الآه یل از طله سابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محود شی (م مرای هه) می ایس ۱۲۱)

موجودہ اکثر عیسائی اور یہودی قومی عیسائی اور یہودی ہیں، ندمیا عیسائی اور یہودی نہیں، لبذانام نہادیہودیوں اور عیسائیوں سے نکاح کسی طرح منعقد نہیں ہوسکتااوراگر واقعۂ اہل کتاب ہوں تو بھی ان سے نکاح میں سراسردینی

نقصان ہے۔

```
احكام قرآن محمده محمده محمده
صحبت اور ملاقات کا اثر دلول پر ہوتا ہے، آ دمی اپنے دوست اور ہمنشین کے مذہب کواختیار کر لیتا ہے، اس لئے کا فر
اورد نیاداروں کی مجالست،معاشرت اور مخالطت منع ہے،ان کی مجلس ذکر خداتعالی اور فکر آخرت ہے عافل کردیق
   ے، دنیا کی محبت میں غرق ہوکر عافیت ہر باد ہو جاتی ہے،اس لئے ان کی مجلس سے اجتناب ضروری ہے،اس کے
                                                                   برعکس اہل اللہ کی صحبت اور مجلس نہ صرف مفید بلکہ ضرور کی ہے۔
                                                                 اس حقیقت کوحضور سیدعالم شارع اسلام ﷺ نے یوں بیان فرمایا:
                                                                             " ٱلْمَرُّءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيُلِهِ فَلَيْنُظُرِ الْمَرُّءُ مَنْ يُخَالِلُ"
                                                ( رواه ابواً وَ وَ بِحوالَ كَنُوزِ الحقائلَ فَي حديثِ خِيرالخلائق از امام عبدالروِّف مناوى شافعي ( ٢٣٠٠ هـ )
                                                                          مطبوعة وارالا مياه الكتب العربييس البالي اظلى وشركاة بص ٣٨٠)
              ( ابن عدى بخواله موسوعة اطراف الحديث الله كي الشريف از ابو ماجر محرسعيد بن يسيو لي زغلول مطبوعه وارالقكريير وينا بيتان ون ٨٠ عن ١٩٢٣ )
                                                                               فَلْيَنْظُرُ أَحَدُكُمُ مَنْ يُخالِلُ
                                                     ( رواه الطير الى واحمد وابن الى الدنياعن الى هريرة ، بحواله )
      ( كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علامة على حق ( م 20 هـ ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ح 9 من ٢١ )
                                               آ دمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، کپل آ دمی دیکھے کہ کس سے دوتی کرتا ہے۔
                                  ( تغييه مظير ئ از طلامة قاضي تنا الله ياني يق مثاني مجد دى ( م ٢٢٥٥ هـ ) ( اردوتر جمه )، جما اجم ٥٥٨ )
                      ( تغيير القرآن المع وف يغيبه ابن كيَّر حافظ فما دالدين أتنعيل بن فم بن كثير شافعي (مين 2 2 هـ )، ن ١٠٠ )
                          ( هـ ارك الته على وتقائل التاويل از علامه الوالبر كات عبد الله بن احمه بن محمود تقى (م م 1 كه هـ ) م يج الم ١٩١)
                                                                                                                             1/2
             ( انوار النّز بل داسرارالنّاويل المعروف به بيفاد كماز قاضي ايوالخيرعبدالله بن عمر بيفاد كي شراز كي شافعي ( م١٨٦٠ هـ ) جم ١٣٠)
      آيت مُكِره بالا مِن ' أُولَٰ يُكُ يَدْعُونَ الْمَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو ٓ ٓ الْمَ الْجَنَّةِ وَالْمَغُفِرَة بِإِذُنِه
                                                                                                          میں اس حقیقت کا بیان ہے۔
      ( الجامع لا حكام القرآن از علامه ايوعبدالله محمد بن احمد ما لكي قرطبي ( م<u>۲۶۸</u> هه )مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان ، ج٣ جم ٩٠٠ ١٩ (
                       ( تغييم بير ازامام فخرالدين محر بن ضيا الدين مررازي ( ١٠٢٠ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ، ٢٠ م ١٥)
                                  ( مغیبه مظیری از ملامه قاضی ثنا دالله یاتی یی عثانی مجددی ( م<u>۲۲۵</u> هه ) ( اردوتر جمه ) می تا ایس ۲۵۸ )
                           ( تغييره و ح المعاني از علامه ابوالفضل سيوتمود آن ع في ( م ١٥ علاه ) مطبوعه مكتبه امداد بيلمان ، ق ٢ بس ١٢٠ )
                          ( مدادك المتر يل وهمّا فق الآويل الإمااء إوالبركات مبدالله بن الربن محود على ( مروايه ١٥)، ع الم ١٢١)
                                                                                        كابيا كرح بيهوواس الكاح حرام ب-
                                                                  حدیث شریف میں اس کی ممانعت صراحت سے بیان ہولی ہے:
                                                 " عَنْ عَبْدُالله ابْن عَبَّاس قال لاتْحلُّ نِسآءُ اهْلِ الْكِتَابِ إِذَا كَانُوا حَرِباً "
                                حضرت عبدالله بن عباس بض امته عظم افر ماتے ہیں کہ اہل کتا ہجر بیدعورتوں سے نکاٹ جا ترجمیں۔
                ( احكام القرآن اذامام الوبكراهمد بن على دازي بصاص (م مصيره ) مطبوعه دارالكتب احربيديد و البنان ، ق اس ٣٣٠)
           ( الحيام علا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله فيربن احمد ماللي قرطبي ( م<u>٢٦٨</u> هه )مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان . ن ٣ بس ٦٩ )
                               (النفيرات الاحمد از علامه احمد جيون جو نيوري (م٢٥٠ اله مطبوعه مكتبه حقائيه كله جنلي بيناور بس ١٠٠)
```

325

141414141414141414

وموج احكام قران موموهوهوه

مسلمان عورت (خواه آزاد ہویایاندی) ہے کسی کا فرمرد کا نکاح نہیں ہوسکتا ،مرد آزاد ہویا غلام، کتابی ہویاغیر کتابی،سہ کا تھم یکساں ہے۔ آیت مذکورہ اس تھم قطعی میں نص صرح ہے، اس میں کوئی تخصیص نہیں ،اس پراجہاع امت واقع ہے (النفيرات الاحمد ازعلامه احمرجيون جوتيوري (م٢٥١١هه)مطبوعه مكتبه حقائية كله جنلي يثاور بم ١٠١) (تغییر القرآن المعروف تغییرا بن کثیر عافظ تلادالدین استعیل بن تعربن کثیر شافعی (میں 22 ہ)، خ اجس ۲۵۷) (تغيير مظهري از علامه قاضي ثنا والله ياني يق عثاني مجدوي (م١٣٢٥هه) (اردوز جمه) من آجم ٢٥٨) (تغير بير ازامام فخرالدين محد بن ضاءالدين عمرازي (ع٢٠١٥ ه)مطبوعة دارالفكر بيروت لبنان ، ٢٥ عن ١٢) (تغيير و ح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي خفي (م211 هـ) مطبوعه مكتبه المداديه ماتان وج ١٨٠٠) (لباب الناويل في معانى التزيل المعروف يغير خازن از علام على بن محمد خازن شأفعي (م200 ع هـ) ، يَا اجس ١٩١) (انوارالتزيل وامراراتياويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شافعي (م100 هـ) بم ١٣٦)

رشتہ طے کرتے وقت عورت کی دینی رغبت کوتر کیے دی جائے ، مال ، حسن اور حسب ونسب کو وجیرتر کیج نہ سمجھا جائے۔

اس امريس حضورسيد عالم ﷺ كاواضح ارشادموجود ہے:

تُنكحُ الْمَوْءَ ةَ لاَرْبِعِ ،لِمالِهَاوَلِحَسُبِهَاوَلِجَمَالِهَاوَلِدِيْنِهَا،فَاظَفِرْبِذَاتِ الدّيْن تَرْبَبُ يداك"

(رُواهِ البخاري ومسلم والبودا ؤو والنسائي وابن ماجيمن الي هريرة بحواله (الفضل الكبير مختفر شرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (م

مطبوعه دارالاحيا والكتب العربييسي البالي أتلى وشركاة على مراج اجم ٢٢٩)

(كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلام يلي ستى (م<u>٩٤٥ ه</u>) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان ، ١٦٥، ٣٣٥٣٢)

عورت سے نکاح کرتے وقت جارامور مدنظر ہوتے ہیں ، مال،حسب، جمال اور دین ،تم دین کوافتیار کرو،

تمہارے ہاتھ عی ہوجا میر

(تغییرروح المعانی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی خفی (م۵ ۱۲هه) مطبوعه مکتبه امداد میلمان ۱۳ ما ۱۹س۱۹)

(تغيير مظبري ازعلامه قاضي ثناء الله ياني يع عناني مجددي (م١٣٢٥هـ) (اردور جمه) من ام ٣٥٧)

(تغییرالقرآن المعروف يتغییرا بن كثیرها فظ كماوالدین المعیل بن تمرین كثیرشافعی (مرا 22 هـ) مقا اص ۲۵۸)

انوش اخلاق، خوش عقیدہ نیک بخت مسلمان عورت، اگر چیکنگال اور بدصورت ہونکاح کرنے میں اس عورت ہے

بہتر ہے جوبدگار، بداخلاق، بدعقیدہ ہو، اگرچہدولت مند ہواورخوبصورت ہو۔

آيت مباركه كرجزو " أو لَامَةٌ مُّؤ مِنَةٌ حَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتُكُمْ " مِن بهي حقيقت بيان مولَى ب

(تغيير مظهري از علامدقاضي شاء الله يالى يق عنانى مجدوى (مره اله و اردور جمه) من المع ٢٥٤)

(تغيير كبير ازام فخرالدين محد بن ضاءالدين عمر دازي (١٠٢٠هـ) مطبوعه دارالفكريردت لبنان ، ٢٥ عن ١٢)

آ زادعورت سے نکاح پر قادر محص کے لئے یا ندی سے نکاح کرنا جا تز ہے۔

(ا حکام القرآن از امام ابو کمراترین ملی رازی جسان (م م<u>سمت</u>ه) مطبوعه دارالکتب العربیدیروت بسنان من ایس ۲۲۹) (تقبر کمبر از امام فر الدین محربین خیا دالدین عمر رازی (بهامی هر) مطبوعه دارالقربیروت لبنان من ۴ می ۱۲ م

باندى اكركافره مو، كماييه مو ياغير كمابيه ، تواس ع تكاح ناجائز ب-

(تغيير روح العاني از علامه ابوالفضل سيرتحو وآلوي حني (م2 يخلاهه) مطبوعه مكتبه الدادبيلمان اج ٢٠٠٥)

احكام قرآن 🕶

۱۳) بالغ عورت اگر گواہوں کی موجود گی میں بغیرولی کی اجازت ہے، کفو میں نکاح کرے تو جائز ہے۔

اس سلسه میں ارشادر بانی ہے:

وَالَّـذِيْنَ يُتَوَفُّونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ اَزُواجَايَّتَوَبَّصْنَ بِٱنْفُسِهِنَّ اَرْبُعَةَ اَشُهُرٍوَّعْشُرًا عِ فَاذَابَلَغُنِ اجَلَهُنَّ

فَلاجُنَاحَ عَلَيْكُمُ فِيُمَافَعَلُنَ فِي ٱنْفُسِهِنَّ بِالْمَعُرُوفِ ، وَاللهُ بِمَاتَعُمَلُونَ خَبِيرٌ ٢٠

اورتم میں جومریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چارمہینے دی دن اپنے آپ کورو کے رہیں تو جب ان کی عدت پوری جائے تو اے والیو! تم پرمواخذہ نہیں اس کام میں جوعورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کوتمہارے

-- (سورةالبقره آيت'۱۳۲)

ولی کی اجازت اس کے لئے لازمنہیں صرف بہتر ہے۔

مديث شريف: " لَا ذِكَاحَ إلا بولي " ولى كا اجازت كے بغير زكاح نبيل موسكا .

ي (رواه احمد وابودا ؤ دوائر غرى دالنسائى واين باييه والحائم عن ابي موى ، بحواله ... ۱) ۱ (الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغرللمن وى از امام عبدالروف مناوى شافعى (مستواهد) مطبوعه دارالا حيادالكتب العربي عيمي البالي الحلبي وشركاقي، ت٢٦ ص ٣١٥)

۔۔۔ میں کمال نکاح مراد ہے نہ کہ وجوب اجازت،اس کی نظیر قر آن وحدیث میں موجود ہے۔

ارثاد نوى -: "لَاصَلُوهَ لِجَارِالْمَسْجِدِ اللَّهِي الْمَسْجِد"

مجد کے ہمایا کی نماز بغیر مجد کے ہیں ہوتی۔

(رواه الدارقطني في السنن عن جابر دا بي هربرة ، بحواله ...)

(الفضل الكبير مختصرشرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (مم و • إهـ) مطبوعه دارالاحيا والكتب العربية يسي البإلى الكلي وشركاذ به ٣ ٢٣ ٣٠ ٣)

اى طرن ارشاد نوى إن الكَفطُ فِي الْإسْلَامِ لِمَن تَرَكَ الْصَلُوةَ

اں شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز کوڑک کرے۔

(رواه القرطبي في جامع لا حكام القرآن، ج٣ بس ٥٥)

مذکورہ بالااحادیث میں کمال نماز اور کمال نصیب مراد ہے۔

(الجامع لا حكام القرآن از طامه الوعيد الذيحير بن الحمد ماكلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بروت البنان ، ٣٥، ٥٥٠ ، ٥٥٠)

۱۳) انعقاد نکاح کے لئے کم از کم دومسلمان مردگواہوں کی حاضری لازی ہے،اگر چہ نکاح میں پیشرط طے کر لی جائے کہ

گواہ گواہی کو چھیا کررتھیں گے۔

1+1+1+1+1+1+1+1+1+1

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محرين احمر ما كل قرطبي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت البنان ، ٢٠ ص ٩٠)

 $\Delta \Delta \Delta \Delta \Delta \Delta$

ار (۳۳):

﴿ حيض اورمباشرت ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِينِ فَلَ هُواَذَّى فَاعَتَزِلُو النِّسَاءَ فِي الْمَحِينُ فَالَّهُ مُواَذَّى فَاعُتَزِلُو النِّسَاءَ فِي الْمَحَيْضِ وَلَا تَقُرَبُوهُ مَّ حَتَّى يَطُهُرُنَ ، فَإِذَا تَطَهَّرُنَ فَأَتُوهُ مَّ مِنْ حَيْثُ الْمَحَيْضِ وَلَا تَقُريُنَ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِرِينَ اللهَ يَحْرَبُ اللهُ عَرُبُ لَكُمُ اللهَ عَرُبُ اللهُ مَا اللهَ اللهَ اللهَ عَرُبُ اللهُ مَا اللهَ اللهَ اللهَ اللهُ ال

اورتم سے پوچھتے ہیں چین کا تھم بُتم فرماؤ،وہ ناپاکی ہے،توعورتوں سے الگ رہو چین کے دنوں،اوران سے نزد کی نہ کروجب تک پاک نہ ہولیں، پھر جب پاک ہولیں تو اور ان سے نزد کی نہ کروجب تک پاک نہ ہولیں، پھر جب پاک ہولیں تو ان کے پاس جاؤجہاں سے اللہ نے تہمیں تھم دیا، بے شک اللہ پند کرتا ہے بہت تو بہ کرنے والوں کو،اور پندر کھتا ہے ستھروں کو سستمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤا پی کھیتیوں میں جس طرح چاہو،اورا پنے بھلے کے کام پہلے کرو،اوراللہ سے ڈرتے رہو،اور جان رکھوکہ تہمیں اس سے ملنا ہے اور اے مجوب! بشارت دے ایمان والوں کو۔ (حدور قرقایات مارت دے ایمان والوں کو۔ (حدور قرقایات مارت دے ایمان والوں کو۔ (حدور قرقایات مارت دے ایمان والوں کو۔

حل لغات :

وَيَسْنَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ": اورآپے يفل كادكام يو چے بي -

مَحِينض کامادہ احْتَقاق کَينض ہے، کاض کامعنی ہے بہنا اور پھوٹنا، ہوے تالاب کو کوفش اس کے کہتے ہیں کہ یانی بے کر وہاں جمع ہوجا تا ہے۔

آیت مبار کہ **میں منجینیض** دومر تبداستعال ہے، پہلامصدر ہے اور دوسرا ظرفی بیٹی فیفس کے دن یا میص کی جگ (الغيرات الاحربه ازعلامه احرجيون جونيوري (١٠٥٠ هـ) مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنلي نيثاور م ١٠٠) (اليامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمه مالكي قرطبي (م ١٦٨ هه)مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ، ٣٠ من ٨١) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرجمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (معرومه ١٥٥٥) مطبوعه دارلمعرفه بيروت البنان من اجم ١٥٩) (تغييره وح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحووآ لوي ففي (م2 ١٢هـ) مطبوعه مكتبه الداوييلمان مح ٢٠ ص١٢١) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محربن ضيا والدين عررازي (١٠١٥ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان و ١٠ م ٢٠٠٠) (تغييرصادي از علامداحمد بن محمرصادي مالكي (م٢٢٣هه) مطبوعه مكتبه فيعل مكه مرمده ج ام ١٠٢٠) (تغییر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (میرااقی هه) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه مکرمه) (١ کام القرآن از امام ابو بکراحمہ بن علی رازی بصاص (م یہ سے ہے)مطبوعہ دارالکتب العرب بیروت لبنان، ج ام ٣٣٨) (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يغيير خاز كاز علامة على بن مجمد خاز ن شافعي (م272هـ)، ج اجم ١٢١) اصطلاح شرعمیں حیض اس خون کو کہتے ہیں جوایا مخصوص میں رخم سے خارج ہو گرفرج میں داخل ہواورا حکام شرع (المفردات في غريب القرآن ازعلامه حبين بن محماله غصل الملقب بالراغب اصنبها في (١٠٤٠ هـ) مطبوعة ورمحه كارخانة تجارت كتب كراجي بس١٣٦) (ا د کام القرآن ازامام ابو کمراحمد بن علی راز ک بصاص (م <u>و به ص</u>ره) مطبوعه وارالکتب العربیه بیروت لبنان .خ اجم ۳۳۸) حیض والی کیفیت میں عورت کے آٹھ نام ہیں۔ '' حائض، عارک، فارک، طامس، دارس، کابر، ضا حک، طامس'' (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرتجه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م ٢٨٠٠ هـ) مطبوعه دار لعرف بيروت كبنان ، ج اج ١٥٩) تَزِنُواالنَسَاءَ ": اعتزال كامعنى إلى موجانا، اجتناب كرنا، يجنا، يه كنايه جماع --آیت ہے مرادیہ ہے کہ حیض کی حالت میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ جمل زوجیت سے اجتناب کرو۔ **اَلْتُنَسَاءُ": لَعِنْ عُورتُول ہے،ان عُورتُول ہے مرادِتہاری بیویاںادرز زخرید باندیاں ہیں،اس** کئے اسے جمع کے صیخہ بیان کیا۔ (المفردات في غريب القرآن ازعلامة سين بن محد المفصل الملقب بالراغب اصفهاني (ع مطبوعة نور تدكارخانة تحارث كت كرايي بس ٢٣٦) إِلْاَتَـقَوَبُوهُنَ"؛ اوران سے زو کی نہرو، قُربُ کامضارع اگر فَقَعَ کے باب پرہویعنی يَقُرَبَ (ما کے فق کے ساتھ) تومعنی ہوں گے قرب استعال ،اورا گرف صور کے باب پر ہولیعنی نیے قُوْبُ (راکے ضرے ساتھ) تومعنی ہول گے قرب مکان ،اس جگہ کے قریب نہ ہو، یہاں را کے فتر کے ساتھ **قُدُبُ** کا استعال مراد ہے بعن فعل زوجیت کے (احكام القرآن از علامه ابو بكرمجه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (ميهم ۴ هه) مطبوعه دارلمعر فدج وت لبنان ، خ اجم ١٦٠٠) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعيد الله محمد بن احمر مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية برد = لبنان، ٣٠ بس ٨٨)

احكام قرآن محددددددد

هُوَ أَذِي ": لغت مين اس كامعنى إناياكى، فون، كندكى، ناينديده، بدبودارشى _

آیت مبارکہ میں اس سے مراونجاست اور تا پاکی ہے، حدیث شریف میں اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔

حضورسيد المظهر بن تك كارشاد ي_

" إِذَاجَآءَ أَحْدَكُمُ الْمَسْجِدَفَلْيَنُظُرُ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قِذُرِ ٱلْوُاذَى فَلَيْمُسِحْهُ وَلَيُصَلَّ فِيُهِمَا "

جبتم میں ہے کوئی مجدمیں آئے تو دیکھے کہاس کے جوتوں پرنجاست تونہیں ،اگر ہوتوا ہے خوب یو نچھ کر (پاک

كر) لے اوران كے ساتھ نماز يڑھ لے۔

(سنن ابوداؤداز امام ابوداؤد مليمان بن العصف بحستاني (م ٢٥ ١٥هـ) عن الي هرميرة ، ين الم ١٠٥٥)

ای معنی میں ایک اور حدیث امام الو بکر حصاص نے روایت کی:

" إذااصَابَ احَدُكُمُ أَذًى فَلَيْمُسِحُهُ بِالْأَرْضِ فَلَيْصَلَّ فِيهَافَإِنَّهُ لَهَاطُهُورٌ "

جبتم میں سے کی کے جوتے کونجاست لگ جائے تواہے زمین کے ساتھ رگڑ کر یو نچھ لے اور پھراس جوتے

کے ساتھ قماز پڑھ لے کہ ایسا کرنے سے وہ پاک ہوجاتا ہے۔ ۱۵ (دکام القرآن از امام ابو بکراحہ بن کی دازی جاس (م معلاجہ دارا لکتب العربیہ بیردت البنان ، نآا ہم ۲۳۶)

ان احادیث میں اُڈ ی نجاست کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

یا در ہے کہ جوتے سمیت نماز پڑھنا چند شرطوں کے ساتھ مشروط ہے، اس کابیان مطولات میں ہے۔

اس آیت کامعنی یہے کہ چیض کاخون نایاک ہے، یہ بھی ٹموظ خاطر رہے کہ ہر اَڈی نجاست نہیں، مُسوَاڈی کہنے میر

اشارہ یہ ہے کہ موضع حیض تجس اور بیاری ہے، حائضہ کے بدن کی نجاست معنوی ہے، جیتی تہیں۔

(الغيرات الاحديد ازعلامه احمد حيون جو يُوري (عماله عن مطبوعه مكتبه حقائد كلّه جنل بيثادر من ١٠٤)

(احكام القرآن ازام ابو بكراحمه بن على داز كيصاص (م ٢٥٠هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ،ح ابس ٣٣١)

(ا حکام القرآن از علامه ابو بکر فیرین عبدالله العروف باین العرلی الکی (۱۳۳۰ ۵ هر) مطبوعه دارلعرف بر و سالبنان و نی اجم ۱۶۱)

(لباب الآويل في معاني التحريل المعروف يغير خازن ازعلامة على بن محمة خازن شافعي (١٣٥٧ ٤ هـ) . يّ اجس ١٦١)

(مدارك التو يل وتقائل الأولى از طامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود على (مروايه) من اجس ١١١)

(انواد التزيل دامراراليّاديل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبد الله بن عمر بيضادي شيرازي شاقعي (م١٨٥ هـ) م ١٣٧)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبدالله في بن احمد ما كلى قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ، ج ٣ جم ٨٥)

(جامع السانية ازامام ايوالمويد تحدين محود الخوارزي (ع ٦٦٥ هـ) مطبوعه دارالكت العلميه بيروت لبنان وج اج ٢٦٢)

يطهرن : جبتك ياك بوس

يطهرن كى دوقراتين بين:

طاور هى تشديد كرساته ، يَطْهُرُنَ

اس کامعنی ہےخوب یاک ہولیں ، ہایں طور کہ چیض کاخون بند ہونے کے بعد عشل کرلیں۔

احكام قرآن محمده محمده معمده

(r) ط ك برم اور ف ك ييش ك ساته، يَطْهُرُنَ، ال كامعنى بي ياك بوليل-حیض کے خون ختم ہونے کے بعد عورت اس کیفیت میں ہوجاتی ہے کہ اس سے مل زوجیت رواہے ، اگر چہ وہ ابھی محسل نہ کر چلی ہو۔اس مقام پر بہی قرات محکم ہے۔ (احكام القرآن از امام ابو بكراتيد بن على راز ي بيصاص (م ٢٥٠٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان من اجم ٢٥١) (احكام القرآن از علامه ابو بكرمجه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالي (م٢٣٣ه ٥)مطبوعه داركمعرف بيروت لبنان ، ج1 بس ١٦٥) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما في قرطبي (م١٢٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ، ج ٣ من ٨٨) (النغييرات الاحمديه ازعلامه احمد جيون جو نيوري (١٣٥٧ه) مطبوعه مكتبه هاندي كله جنلي بيثاور جن ١٣٤) (تغییرمظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی یق عثالی مجد دی (م۱۲۲۵هه) (اردوتر جمه) ، ج ۱ من ۳۹۰) (تغییرالقرآن المع دف بتغییراین کثیرها فظ عما دالدین المعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مین ۷۲ه) ، ج۱ بس ۲۲۹) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (۲۰۲۰هه)مطبوعه دارالفکر بیروت کبنان، ۲۰ س۲۰) (انوارالتزيل وامرارالياديل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٧ هـ) من ١٣٧) (الدرائمثو راز حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>ااو</u> هه)مطبوعه مكتبه آيية الله الشمي لم' ايران ، ج اجل ٢٦) (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلامة على بن محمد خازن شائعي (م142 هـ)، ج19س ١٦١) 삽 (مدارک التز مل وها تق البّاو مل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمود تنفی (م مر ۱۰ ۵ هـ) ، خ ۱ م ۱۲۱) (تغییرصاوی از علامه احمد بن محمصاوی مالکی (م۲۲۲ه)مطبوعه مکتبه یقل مکه مکرمه ن آام ۱۰۲۳) (تغییر جلالین از علامه جافظ جلال الدین سیوطی (م یه ۱۱۱ ه) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمه) 쇼

(تغییرردح المعانی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی حقی (م۵۷۱هه)مطبوعه مکتبه المدادیپایمان ۱۳۲۰ میر ۱۲۲)

علامه محمودآلوی بغدادی فرماتے ہیں کہ

طُنهٔ و کی نبت عورت کی طرف ہوتو اس سے مراد خسل نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد چیف کے خون کا بند ہونا ہے، طُنهُ و، طَنْ مَس "کا مقابل ہے، طمیس کا معنی حیض ہے، ایسے مقام پڑنسل، طہارت کے مجازی معنوں میں

استعمال ہوتا ہے جقیقی معتی خون حیض کاختم ہوتا ہے۔ ﴿ ﴿ ﴿ لَمُعَلَّمُ اللَّهُ اللَّ

م المراق الم المراقب المراق ا

یا در ہے کہ بیامر و جوب کے گئے نہیں بلکہ صرف اباحت کے لئے ہے ،کسی کام کورو کئے کے بعد جب اس کام کو کرنے کا تھم دیا جاتا ہے تو وہ اباحت کے لئے ہوتا ہے، یعنی علت کے ختم ہونے کے بعد ممانعت ختم ہوئی ہے وہ کام کرنالا زم نہیں صرف جائز ہے، قرآن مجید میں اس کی مثال موجود ہے،احرام کی حالت میں شکار کی حالت سے رد کا گیا ہے، احرام کی یابندیاں ختم ہونے کے بعد رچھم ہے:

يْنَايُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوُ الْاَتُحِلُّوا اَشَعَايُوَ اللَّهِ اللَّهَ هُوَ الْحَوَامَ وَلَا الْهَدَى وَلَا الْقَلَايْدَوَ لَا الْمَيْنَ الْبَيْتَ الْحَوَامَ يَبْتَغُونَ فَصُلَّامَنُ وَبِهِمُ وَرِضُوانًا ء وَإِذَا حَلَلْتُمُ فَاصُطَادُوا ء وَلَا يَجُومَنَّكُمُ شَنَانُ قَوْمِ اَنْ صَدُّوكُمُ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا ، وَتَعَاوَنُو اعْلَى الْبِرَوالتَّقُولى ر وَلَا تَعَاوَنُو اعْلَى الْاِنْمِ وَالْعُدُوانِ ر وَالْقَوْاللَّهُ ء إِنَّ اللَّهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾
وَاتَقُوا اللَّهُ ء إِنَّ اللهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾

اے ایمان والو! حلال ندھم رالواللہ کے نشان اور ندادب والے مہینے اور ندحرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور ندجن کے

224

احكام القرآن گلے میں علامتیں آ دیزاں اور نہ ان کامال اور آ بروجوعزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اینے رہ کافضل اوراس کی خوتی جا ہے اور جب احرام سے نگلوتو شکار کر سکتے ہواور تمہیں کی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم مجدحرام سے روکا تھازیادتی کرنے پرند ابھارے اور نیکی اور پر بیز گاری پرایک دوسرے کی مدو کرواور گناہ اورزیادتی برباہم مددنددواوراللہ عرفرتے رہو بے شک الله کاعذاب بخت ہے۔ (سورةالسانده آیت ۲۰) ای اصول کودوسرےمقام پربیان کیا گیا ہے: فَإِذَاقُصِيَتِ الصَّلَوٰةُ فَانْتَشِرُوا فِي ٱلْآرُضِ وَابْتَغُوامِنُ فَصْلِ اللهِ وَاذْكُرُوااللّهَ كَثِيْرًا لَعَلَكُمْ تُقْلِحُونَ ﴿ پھر جب (جعد ک) نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جا وَاوراللهُ كافضل تلاش كرواوراللهُ كوبہت یاد كرواس امید پر كه فلاح ماحاؤ (سوره جمعه آیتنوا) (الغيرات الاحميه ازعلامه احمد جيون جونيوري (١٠٥٣ إله)مطبوء مكتبه هانه مُلْه جنَّي نيتاور ص١٠٨) (الحامع لا حكام القرآن ازعلا مدا يوعيد الذكرين احمد الكي قرطبي (مر١٦٨هه)مطبوعه دار الكتب العربية و = البنان وج ٣ جن ٩٠) (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحوداً لوي حقى (مره ١٢٧هه)مطبوعه مكتبه الداديه تمان، ن٢٣ بس١٢٣) (تغییرالقرآن المعروف یغیراین کثیر حافظ ممادالدین المعیل بن عمرین کثیرشایی (مین 44) ج. ۱۹۸۰) (إحكام القرآن ازامام الوبكراتير بن على دازي يصاص (م عديه ٥) مطبوعه دارالكتب العربيديروت لبنان جم ٢٥١) (تغيير مظهري از علامة قاضي شاءالله يالي تي عنالي مجدوي (م١٢٢٥ ٥) اردور جمه) . خااص ١٣٦٢) ن حيث امركم الله": جال عالله في مهير علم ديا-حَيْث، جہت اورجگہ کے لئے استعال ہوتا ہے، یعنی جس جہت ہے یا جس جگہ اللہ نے عمل زوجیت کی اجازت دی ےای جہت یاای جگہ کومل زوجیت کے لئے استعال کرو۔ عمل زوجیت عورت کی شرمگاہ ہے اوراء تکاف،روز ہیا احرام کی حالت میں عمل زوجیت ہے بازر ہو۔ (احكام القرآن أزام الوكر احمد بن في راز كيصاص (م مع عدى مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ج ا، ص ١٦٥) (تغير مظهر ك ازعلا سقاضي شاء الله يالي تي عماني جددي (م ١٣١٥هـ) (اردور جمد) ، خ ام ٢٩١٠) كم حَرِثُ لَكم ": تبارى ورثين تبارى كي كيتال بن-نساء كم، من تهاري منكوحه يويان اوربائديان شامل بي-حَـرُفُ ، ے مراد کھیتیاں ہیں، چونکہ عورت کی شرمگاہ ما نند کھیت کے ہے کہ تمہاری اولا دکا ذراید ہے اس لئے عورت کوبطور مجاز هیتی ہے تثبیہ دی گئی ہے،اس میں حکمت یہ ہے کہ مل زوجیت کالعلق چونکہ ایک مخصوص عضو ہے مفید ہے، ای کے ذریعے سل انسانی کی بقاہے، یس عورت ما نیوزر خیز کھیت کے ہے، نطف ما نندنج اوراولا دبمزر له بیداوار کے ے،اس کے عضو مخصوص استعال کروجس سے پیدادار ممکن ہے۔ (إحكام القرآن ازام مايو بكراحمد بن على دازى بصاص (م معيره) مطوعه دارالكتب العربيه بيردت البنان ان اعل اص) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محمد بن ضاءالدين غررازي (١٠١٠ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان . ١٠ ص ٤٥) (تغییر روح المعالی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی حتی (م<u>۲۷ ۱۲</u>۱هه) مطبوعه مکتبه ایداد بیلمان من ۲ بس ۱۲۲) (انوارالتزيل وامرارالياويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) جن ١٣٧) (لباب الأول في معانى التول للعروف يتغير خازن از علام على بن محد خازن شافعي (م202 هـ) . ١٦٢٩) (مدارك التزيل وها أن الآويل از علام الوالبركات فيدالله بن احد بن مجود على (م والده) من الم ١٦١٠) 14 (الدراكمنتوراز عافظ جلال الدين سيوطي (م اافي هه)مطبوعه مكتبه آية القداملي عم اريان ، ج اج ٢٥٨) 14 1+1+1+1+1+1+1+1+1+1+

احكام القرآن *********** مَانُو احَر ثَكُم ": آيت مِي لفظ حرث دو باراستعال جوا، پهلے حرث مے مراد عورتيں بيں اور يه معنى مجازى ہے اب حقیقی معنی بیان کرنے کے لئے دوبارہ پیلفظ استعمال ہوااس کی ضمیر نہ آئی ، چونکہ عمل زوجیت کامحل صرف عضو مخصوص ہاں گئے اس کاذکر کیا گیا تا کہاں غلط نبی کا قدارک ہوجائے کیٹمل زوجیت کامحل عورت کا سارابدن نہیں بلکہ ایک عضو مخصوص (شرمگاہ) ہے۔

اَنِّى شنُستُمُ ":جس طرح جا ہو۔

أنني كاستعال تين معنوں ميں ہوتا ہے:

(۱) **أَيْنَ،** يعنى جِهال كهيں

(r) **گئت**، یعن جس طرح

(٣) مَثْنِي، يَعْنَ جِبُهِين

اگر**اَیُن**َ کے معنی میں ہوتواں ہے پہلے **مین** ضروراؔ تاہے،خواہ پوشیدہ ہویا ظاہر، جیسے

قرآن مجيد ميں ہے:

فَتَقَبُّ لَهَارَبُهَابِقَبُولٍ حَسْنِ وَٱنْبَتَهَانَبَاتًا حَسَنَّاوً كَفَّلَهَازَكَرِيّا عَكُلَّمَادَخَلَ عَلَيْهَازَكَرِيَّا الْمِحْرَابُ وَجَلَّ عِنُدَهَا رِزُقًا قَالَ يَهُرُيَمُ أَنِّي لَكِ هَٰذَاء قَالَتُ هُوَ مِنُ عِنُدِاللَّهِ؞ إِنَّ اللهَ يَرُزُقْ مَنُ يَشَآءُ بِغَيْرِحِسَابٍ ﴿ تواہے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیااوراہے اچھاپروان چڑھایااوراہے زکریا کی تگہبانی میں دیاجب ذكرياس كے پاس اس كى نماز يزھنے كى جگہ جاتے اس كے پاس نيارزق پاتے كہاا ، مريم إيه تيرے پاس كہال سے آيابوليس وہ اللہ كے پاس سے ب بشك اللہ جے جا ہے بكتى وے - (سورہ آل عمران آيت ٢٥٠) عام مفسرین نے آنسی کے پہلے دواستعال کاذکر کیاہے مگر علامہ محمود آلوی بغدادی نے تیسر امعنی بھی بیان فر مایا ہے

تينول صورتول مين معنى ہوگا ادر نتينول معنى درست ہيں:

جس جگہ ہے اور جہال کہیں ہےتم چا ہوعورتوں کے پاس آؤ،اس صورت میں جہات کی تعیم مراد ہے کہ موضع وطی کی تعمم مرادنہیں آ کے پیچھے او پر نیچ دائیں، بائیں سے جہال ہے جا ہوائی عورتوں کے پاس آؤ۔

جیسے جا ہو، کھڑے، لیٹے ، حیت لیٹے ،آگے ہے، پیچھے کے لمخصوص میں عمل زوجیت کرو۔ (r)

جب كهيل جا مو، دن كو، رات مين عمل زوجيت كرلو_

احكام القرآن آیت کامفہوم پیے کہ عورت كاعضومخ عُل زوجيت مين لاؤ، جس طرح جامو، جب جامو، جہاں جاموہ تہمہيں اختيار ہے، شرمگاہ کےعلاوہ کوئی اورعضو پالخصوص و برکل وطی نہیں۔ (تغيرروح العانى ازعلا سابوالفضل سيرمحووة الوي خفى (م٥عاه) مطبوعه مكتبه الداديد مان، ج على ١٢٥،١٢٠) (الغيرات الاحميه ازعلامه احمد جون جونيوري (ع١٣٥١ه) مطبوعه مكتبة تقانير كله جنل ثيثاورص ١١٠٠١١) 4 (تغییر مظهری از علامه قاضی تناه الله یانی یتی عنانی مجد دی (م۱۳۲۵ هه) (ار دورٌ جمه)، ج اص ۳۲۳) \$ (تغيير كبير از اما منخ الدين محر بن ضياء الدين مررازي (م ٢٠١٠ هه) مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان ، ٢٠ ص ٢٥) 1 (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعيد الله محمد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت البتان ، خ ٣٠ س٩٢) ŵ (لباب الناويل في معانى التزيل المعروف يتغير خازن ازعلامة على بن مجمه خازن شافعي (م٢٥٧ عيد)، خ اجس ١٦٣) 公 (اتوارالتو يل وامراراتاه بل المعروف به بينياوي از قاضي الوالخير عبدالله بن تمريضاه ي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) م ١٧٧) (تغيير طالين ازعلامه هافظ حلال الدين سيوطي (م اال هـ) وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه يعل مكتمرمه) 公 (تغییرصادی اذعلامداحد بن محرصادی مالکی (میسینه) مطبوعه مکتبه فیمل کمه کرمد دخ اجم ۱۰۳۳ 7 (تغییرالقرآن المعروف بتغییرابن کثیر حافظ عما دالدین المعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مین میرید) \$ (الدراكمنز راز حافظ جلال الدين سيوطي (م ااور هه)مطبوء مكتبه آية الله يعظمي قم 'ايران ، يّا الم ٢٥٨) \$ (احكام القرآن ازامام ابوكراحد بن على دازى بصاص (م معتره) مطبوعه دارالكتب العربيد بيروت لبنان ان آام ٣٥٣) 2 (احكام القرآن ازعلامه ايو بمرعمد بن عبد الله المعروف بإبن العربي ماكلي (معصصه ع) مطبوعه وارلسم في بيروت لبنان وي المن م ١٤٠) وَقَدْمُوالْانفسكم": اورات بطكاكام يبكراو تقدیم کامعنی ہے،آ گے کرنا،آ گے بھیجنا،آ گے کاانتظام کرنا، ستقتل کی ضروریات کاانتظام کرلینا۔ عمل زوجت سے پہلے بچھکار خرکراو، جوتمہارے کام آئے، اس سےمرادبسے الله شریف پڑھ لینایا کوئی وعاكرلينا ب، يم مكن بكراس سے مرادطلب اولاد صالح مو، جوصدقہ جاريد كى طرح تمہارےكام آئے، یہ بھی بیان کیا گیاہے بجائے ہروقت فقط شہوت کے خیالات میں مشغول رہنے کے نیک اعمال بھی كرتے رہوجو مہيں آخرے ميں كام ديں۔

المنظم (النعيرات الاحمد انطام احمد جون جونيوري (م ١٩٥٥ هـ) مطبوع مكتبه تقاني محلّه بنگل بيثاره مي ١٠) المنظم (الجامع الاعكام الترآن ازطام اليمو الله محمد بن احمد الكي ترقيقي (م ١٩٦٨ هـ) معلوعه وادالكتب العرب يبروت لبنان من ٣٦ مي ٩١) المنظم انطامي ازطام الترق مالله ياتي جي عملي بجد دي (م ١٣٥٥ هـ) (اردوز جمد) منا المي ١٣٥١) المنظم الترق الترق العروف يقرير اين كثير عافظ محاوالدين المعمل بن عمر بن كثير شافعي (م ٢٥ يحده)، منا مي ٢٩٥١) المنظم التعمل المنظم المنظم المنظم المنظم المنظم التي تعمل التحديد التحداد ويلمان من ١٣٥ مي ١٢٥)

(سيررون العال از علامه الواسل ميد مودا نون في الرحوية الفي المينية عليه الديد مان المان المان المان المان الم (الدراكمة وراز حافظ جل الدين ميوني (م 111 مه) مطبوعه متبه آية الفراهي في الم الان المان المان المان المان الم

احكام القرآن عرب کے یہودی حائضہ عورتوں ہے بہت نفرت کرتے تھے ،ان کے ساتھ کھانے یینے اورایک مکان میں رہنے 🕄 کوگوارہ نہ کرتے ، بلکہ ان سے کلام کر نااوران کی طرف دیکھنے ہے بھی پر ہیز کرتے تھے ،ان کے زیراٹر اہل عرب بھی ایباہی کرتے،حضرت ثابت بن الدحداح دسی الله عنه اور دیگر صحابہ کرام رشی الله منعم نے حضور سرکار ابدقر ارﷺ کے 🥊 حضورعرض کیا، یارسول اللہ! ہمارے لئے ایسا کر تا دشوار ہے،شدید سردیوں میں اگر ہم انہیں گھروں ہے نکال دیں تواورز مادہ دشواری ہے، ہم سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس سردیوں کے کپڑے فلیل ہوتے ہیں،اس صورت میں ہمیں کیا علم ہے؟ اں پر بیآ یت کریمہ نازل ہوئی،جس میں مسلمانوں کو تھم دیا گیا کہ چیف کی حالت میں صرف مباشرت منع ہےان کے ساتھ رہنا، کھانا بینااورایک بستر پرسونامنع ہیں۔ یہود کے برعکس نصاری کاطریقتہ بیتھا کہ وہ حالت حیض میں بھی عورتوں سے مباشرت کر لیتے تھے ، اس بارے میں حضرت اسید بن حضرا درعباد بن بشررضی الله عنهمانے دریافت فرمایا ،حضور ﷺ نے انہیں اس بارے میں حنبیہ فرمائی ، مسلمانوں کو یہودیوں کی افراط اورنصاری کی تفریط ہے منع کر کے درمیائی راستہ بتایا گیا کہتم حیض کے دنوں میں جماع (الدراكنثوراز حافظ جلال الدين سيوطي (م إا ٩ _ هـ)مطبوعه مكتبه آية النَّداعظمي قم 'ايران ، ج اجس ١ ٢٥٠) (تغییرالقرآن العروف بیغییراین کثیر حافظ مما دالدین استعیل بن قمرین کثیر شافعی (میریدیده) ، ن۱ سر ۲۵۸) (ادكام القرآن ازام الوكراحمد بن على دازى بصاص (م معده) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان . ج ابص ٣٣٧) (ابوارالتز بل دامرارالبّاد بل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شر ازي شامي (م ١٨٥هـ) جم١٣٦) (النغيرات الاحمديد ازعلاسا حمد جيون جونيوري (ع٢٥١١هه)مطبوعه مكتبه تقانية كأجنلي نيثاور بس١٠٦) 公 (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمه ما كلي قرطبي (م۲۲۸ هه)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ت٣ مِل (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ بانی تی عثانی محد دی (۱۲۲۵ھ) (ار دوتر جمہ)، ج۱ ہم ۱۳۷) 삽 (احكام القرآن از علامدا بو بمرحمه بن غبدالله المعروف بابن العركي الكي (مريه ۴ هه) مطبوعه دارلمعر فد بيروت أبينان ، يَ ابس ١٥٨) 삽 (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمرازی (م۲۰۲۶ هر)مطبوعه دارالفکر بیردت لبنان ۱۰ ت ۲۰) 公 (سندامام احمد، ابن مليه، ترندي، ابوداؤد، نسائي، مسلم تن انس بحواله 👚) 公 (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حتى (م2 ١٢ه) مطبوعه مكتبه امراديه ملمان ، ٢٠ بس١٢٠) يبودان عرب كابيزهم تفاكه بينه كى جانب سے شرمگاه ميں وطي كرنے سے اولا دھيني پيدا ہونى ہے،ان كے زيرا ال عرب بھی ای خیال پرجم گئے تھے،اس خیال کی تر دید میں بیآیت نازل ہوئی،جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا عورت بمزله هیتی کے ہاہے اس کھیت میں جس جانب ہے آؤ جائز ہے،مباشم ہے میرف کل مباشر ہے (شریگاہ) میں کرد۔ (الدراكمنو راز حافظ علال الدين سيوطي (م االه مه)مطبوعه مكتبه آية التداهمي فم اريان ، ج ام ١٠١١) (النغيرات الاحديد ازعلامه الحدجيون جويوري (م١٣٥٥هـ) مطبوعه مكتبه تقانية كله جنلي بشاور م ١٠٩) (إ بكام القرآن از علامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف إبن القرلي الكي (م٥٣٣هـ)مطبوعه واركم فه بيروت لبنان و يَا اص ١٤٢) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضاءالدین مررازی (ع۲۰۱هه)مطبوعه دارافکریپروت لبنان ۱۰ م ۲۰۰۰) (تغييرون العاني از علامه ابوالفضل سيدمحود آلوي حفي (م2 علاه) مطبوعه مكتبه امداديه مكتان ، ج٢ مي ١٢٥) (ا دکام القرآن از امام ابو بکراحد بن ملی دازی دهان (م عصره) مطبوعه دار الکتب اتعربیه بیردت لبنان، نیا ابس ۳۵۳ ((تغییر صادمی از علامه احمد بن محمد صادمی اللی (م ۱۲۳۳ هه) مطبوعه مکتبه فیل که مکرمه منه ابس ۱۰۳۳)

(تغییر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م آاو هه) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه یعل مکه کرمه)

(لباب البّاويل في معالى التزيل المعروف بغيير خازن ازعلا سعلى بن محمد خازن شافعي (م٢٥٠ يه هـ)، ج١٩٣٠)

(هـ ادك التزيل وفقا أق الباويل أزعلا مـ الوالبركات عبدالله بن احمد بن تحور معي (مـ ايه هـ)

(انوارالتزيل وامراراليّاديل المعروف به بيضاوي از قاصي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شامع (م ١٨٥٠ هـ) جم ١٣٠٠)

4

公

احكام القرآن

	- 4	141	
di	سيع	. 4	مسا
-		~	

عورت کوشر مگاہ کے ذریعے تین خون آتے ہیں: (r) استحاضه حيض : وه خون ہے جو ہر ماہ بالغ عورت کے رحم ہے بہتا ہے، یہ بد بودارخون سرخ، بیلا ، کالا ادر نمیالا ہوسکتا ہے۔ نفاس : وه خون ہے جو عورت کے رحم سے بچے کی پیدائش کے بعد بہتا ہے۔ استحاضہ: وہ خون ہے جو کسی رگ کے پیٹ جانے سے شرمگاہ سے بہتا ہے، پیرم ہے نہیں آتا۔ (النغيرات الاحديد از علامه احمد جيون جو نيوري (م٢٥ الاهه) مطبوعه مكتبه هانه مكلَّه جنكي نيثاور من ١٠٤) (احكام القرآن از امام ابو بكراجمه بن على داز ك بيصاص (م ي عيه هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج اجس ٣٣٨) (تغيير روح البعاني از علامه ابوالفضل سيرمحووة الوي خفي (م221ه) مطبوعه مكتبه ايداد بهلمان ، ج ۴ ج ۴٠٠) (تغيركبير ازامام فخرالدين محربن ضاءالدين عررازي (م٢٠١٥)مطبوعه دارالقربروت لبنان ١٠٠٠م) (لياب الناويل في معاني التزيل المعروف يفير غازن ازعلاميل بن محد خازن شافعي (١٦٥ هـ) . خاس ١٦١) (تغییر مظیری از علامه قاضی ثنا والله بانی تی عثانی مجد دی (م ۱۲۲۵ه) (اردوتر جمه) مجام ۹ ۳۵) (تغییرالقرآن المعروف تغییرا بن کثیر هافظ مما دالدین المغیل بن عمر بن کثیر شاقعی (مرید 4 که ه) ، ج اوس ۲۵۸) (احكام القرآن از علامه ابو يمرمحه بن عبدالله المعروف بابن العرلي ماكل (م٥٣٣ه)مطبوعه واركم وفريروت لبنان ،ح اص ١٢١) حیض کی کم از کم مدت تمین دن اورزیادہ سے زیادہ وی دن ہے،احادیث طیب اورآ ٹار صحابہ کرام اس کی تعیین کرتے ہیں۔ حضورسيدعالم شارع اسلام الله فرمات بين أقل الْحَيْض فَلاتٌ وَالْكُورُهُ عَشَرةٌ کم از کم حیض مین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس ون ہے۔ (رداه الطبر اني من الي المهة بحواله) (الفضل الكبير تحقر شرح الهام الصغير للمنادي إزامام عبدالرؤف منادي شافعي (مستناهه) مطبوعه دارالاحياء الكتب العربييس البالي الكلي وشركاة من اص ٨٤) (كنز العمال في سنن الاتوال والا فعال از علا معلى تقى (مره عروب) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت البنان ج ٩٠، ٢٩٤١٩) دار قطنی نے اس حدیث کی متعد داسانید بیان کی ہیں، جن سے اسناد کو تقویت ملتی ہے۔ حضرت الس اورسفیان تُو ری رضی الله عنهما ہے مروی آ ثار میں یہی مدت بیان ہو گی ہے۔ تحقق کمال اورعلامیننی نے حدابیشریف کی شرح میں اس حدیث کو چھ صحابہ کرام سے روایت کیا ہے۔ ا مام ابو بکرین مسعود کا سانی نے عبداللہ بن مسعود ،انس بن ما لک ،عمران بن حصین ادرعثان بن الی العاص (الدراكمنوراز عافظ جلال الدين سيوطي (م إ ١٩١٥ هـ)مطبوعه مكتبه آية الشافظي قم اران من ١٩٨٥) (إدكام القرآن إذامام الويكراتيرين على دازي بصاص (م مع المع علوعدوار الكتب العربيد بيروت المنان ان الم ١٣٠٩) 1 (تغيير القرآن المعروف يغيرا بن كثير حافظ تما دالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مين عدد)، ن ١٠٠ س ٢٦٠) 4 (تغیر کیر ازامام فرالدین محد بن ضاءالدین مررازی (۲۰۲۵ م) مطبوعه دارالفریروت لینان ۲۰ م. ۱۹ م. ۱۹ 台 (تغيير مظهري از علامه قاضي تناء الله يالي تي عمالي محددي (مواجد) (اردور جمه) من الم ١٥٩) de (الدرالتيّار في الشرح التوبر الابساراز علا مبطا والدين محر بن على بن محرصتكي (م٨٥٠ اه) مطبوع طبع مثى تولكشور) 14 (روا كاراز علامه سيد محدا من الشير بابن عابدين شاى (ع٢٥١ه) مطبوعه دارات المرارات العربي بيروت لبنان ع اجم ٢٨٠) ir (بدائع الصنائع في ترتب الشرائع از ملا مبعلا وَالدين ابويكر بن مسعود كاساني حني (م ٢٥٨هه)مطبوعه وارالفكر بيروت لبنان وج اجم ٢٠ 20

حیض کے ایام میں اگر کچھ وقت کے لئے خون بند ہوجائے تو وہ بھی حیض شار ہوگا، اس طبر مخلل کے احکام حیض کے (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي بصاص (م عصره على مطبوعة دار الكتب العربية بيروت البنان، ج ابس ٣٥٥) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما لكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ،ج٣ م ٨٢٠) در میان م از م مدت بندرہ کوم ہے، زیادہ کی کوئی حد معین نہیں (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على دازي بصاحب (م م عصره على مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان اج اجم ٣٣٣) (الحامع لا حكام القرآن أزعلا مدابوعبدالله محمد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ، ج ٣ بس ٨٣) (تغییرصادی از علامه احمد بن محمرصادی مالکی (۱۳۲۳ه م) مطبوعه مکتبه بقبل بکه کرمه، ج ۱۹۳۱) (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع از علا مه علا وَالْدِين الوبكر بن مسعود كاساني منفي (م ١٥٥هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان، ج اجس ٢٠١٠) حیض کی حالت میں گیارہ اشیاء کی ممانعت ہے: نماز واجیب نہیں نہ نماز کی ادا کیکی درست ہے، حالت حیض کی نماز وں کی قضااس پر لاز نہیں۔ ر دزہ نہ رہیں البتہ روزہ کا وجوب ان پر ہے یعنی حالت حیض میں جتنے روز ہے قضا ہوئے ان کی قضالا ز ے-ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی الله عظما فر مالی میں: " كَانَ يُصِيْبُنَاذَٰلِكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ عَلَيْكِ فَنُومِرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَانُؤُمِرُ بِقَضَآءِ الصَّلُوةِ " ہمیں بیعارضہ حضورﷺ کے زمانہ میں لاحق ہوتا تھا، آپ ہمیں روزے کی قضا کا حکم فرماتے ،نماز کی (رواً وعبدالرزاق وسعيد بن منصور عن معاذ ة العدوية عن عائشه بحواله - ...) (كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از علامة على متح (م <u>4 4 4</u> هه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبدن ، ج 9 ، ح 9 ، ح ٢٥ - ٢٥) حیق کی حالت میں عورت ہے جماع کر ناحرام ہے، بلکہ ناف کے پنچے سے لے کر گھٹے تک عورت کے بدن ہے، بے کسی ایسے حائل کے،جس کے سب جسم عورت کی گرمی اس کونہ پہنچے تمتع جا زنہیں، یہاں تک کہ اتنا حصہ بدن پرشہوت سے نظر بھی جائز نہیں اورا نے حصہ کا جھونا بلاشہوت بھی جائز نہیں اوراس سے اوپر نیچ کے بدن سے مطلقاً برقتم کا تمتع جائز ہے۔آیت مذکورہ کے علاوہ احادیث طیبہ اورآ ٹارمرویہ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ حديث شريف مي إ " كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرُاةُ مِنْ يَسَآءِ ٥ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَاكَانَ عَلَيْهَااَزَارٌ اِلَى ٱنْصَافِ الْفَحْذَيْنِ ٱو الرُّ كَبَتَيْن مُحْتَجزَةُ بهِ" (رواه ابودا وُروالنسائي وابن الي شيمة ميموينة ، بحواله) (الدراكمنوراز جافظ جلال الدين سيوطي (م االه حر) مطبوعه مكتبة مية الندائطي فم اريان ، ج اجم ٢٥٩) حیف کی حالت میں حضور سیدعالم ﷺ اپنی از واج مطهرات سے مباشرت کرتے تھے جب کہان

کے گھٹنوں تک کیڑا ہوتا جس سے ستر ڈھا نکار ہتا۔

(9) کیفن کی حالت میں اپنی بیوی کوطلاق دینا مکروہ ہے، اگراس حالت میں طلاق دی گئی ہوتو بہتریہ ہے کہ رجوع کرلے اگر چاہے تو طہر کی حالت میں طلاق دے، بیمتحب ہے، کیکن حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق مطلقاً واقع ہوجائے گی ،حضرت عبدالله بن عمر رض الله مهمانے اپنی بیوی کوجیض کی حالت میں طلاق دی' حضور شارع اسلام عليه العلوة والسلام في فرمايا:

" لِيُواجعُهَا أَنَّمُ لِيُمُسِكُهَا حَتَّى تَطُهُوا ثُمٌّ تَحِيْضُ فَنَطَهَّرَ فَإِنْ بَدَالَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلَيُطَلِّقُهَا طَاهِ أَ قَبُلُ أَنْ تُمَسَّهُا "

اس طلاق سے رجوع کر، اپنی بیوی کواپنے پاس رکھ یہاں تک کدوہ پاک ہوجائے، پھراگر تیراارادہ طلاق

دینے کا ہوتو طبر میں طلاق دے اس حالت میں کہ تونے اس سے طبر میں محاصف نہ کی ہو۔ مطلقہ کوا گرتین حیض گذرجا ئیں توعدت ختم ہوجاتی ہے، تیسرے حیض کے بعداس کے نکاح سے مطلقاً

خارج ہوجاتی ہے۔

ارشادر بانی ہے:

وَالْمُطَلَقْتُ يَتَرَبُّصُنَ بِانْفُسِهِنَّ ثَلْثَةَ قُرُوٓءِ ء وَلايَحِلُّ لَهُنَّ انْ يُكْتُمُنَ مَاخَلَقَ اللهُ فِي ٱرْحَسامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُوُمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْلَخِرِ ، وَبُعُولَتُهُنَّ آحَقُ بِرَدِّهِنَّ فِي ذلِكَ إِنْ ٱرَاهُوْ آاِصَلاحًا ء وَلَهُنَّ مِثُلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعُرُوفِ ر وَلِلرِّ حَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ء

والله عزيز حكيم (سورةاليقره آيت ٢٢٨)

اورطلاق والیاں اپنی چاتوں کورو کے رہیں تین چیش تک اورانہیں حلال نہیں کہ چھیا ئیں وہ جواللہ نے ان کے پیٹ میں بیدا کیا گرانلداور قیامت برایمان رکھتی ہیں اوران کے شوہروں کواس مت کے اندران کے پھیر لینے کاحق بہنچاہے اگر ملاپ جامیں اورغورتوں کا بھی حق ایباہی ہے جیساان

یرے شرع کے موافق اور مردول کوان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (ز) ھائضہ محد میں داخل نہیں ہوعتی۔

(﴿) الله عائضه بيت الله كاطواف نبين كرسكتي ، اگر حالت احرام مين (احرام في ياعمره كابو) عورت حائضه به وجائے تو

یاک ہونے تک طواف مؤ خرکردے،اس تا خیر براس پر کھھالازم ہیں۔

جب مجد میں اس کا داخل ہونامنع ہے تو اس کا اعتکاف کرنا بھی جائز نہیں ، بلکدا گراء تکاف کے دوران چین آ جائے تواس کا اعتکاف ختم ہوجائے گا،اس کی قضا کرے۔

قرآن مجيد كوچھونا حائضہ كے لئے جائز نہيں۔ (4)

قرآن مجید کی زبانی قرات کرنامھی ناجائز ہے۔ (6)

حدیث شریف میں ہے:

" لَا يَقُورُ اللَّهُ خُنُبُ وَ لَا الْحَائِضُ شَيْناً مِّنَ الْقُوْانِ " جَبِي اور حائضة قرآن سے بچھنہ يڑھيں۔

ين (رواه الا مام احمد والتريذي وابن مابير عن ابن عمر ، بحوالي) ين (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علا منظم تقي (مر20 هه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ، ج٩ ، ح ٢٦٧٢)

ارثادربانى م: لَايَمَسُهُ إِلَّا الْمُطَهِّرُونَ ﴿

اے (قرآن کو) نہ چھو میں مگر ہاوضو۔ (سورةالواقعه آيت، ٤٩)

(إحكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن علي دازي جصاص (م مع الله عنه المعلوعة دارالكتب العربية بيروت لبنان، ج ٣ جن ٨٢ وما بعد) 竹

(تغییر مظیری از ملا سه قاضی ثنا ،الله بالی تی عثانی مجد دی (م۱۳۲۵ه) (ار دوتر جمه) ، خ۱۱ ص ۲۶۱)

(النفيرات الاحمريه ازعلامه احمر حيون جو نيوري (م١٣٥٥ ه) مطبوعه مكتبه تقانيه حلّه جنلي يشاور جس -١١٠ *

(تغییر القرآن المع وف تغییرا بن کثیر حافظ مما دالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (میرو کیارد)، ن ۱ س ۲۵۸) 公

(لباب النَّاديل في معالى التزيل المعروف بغير خازن ازعلاميلي بن محمد خازن شِّاللي (٢٥٠ ٤ هـ)، خ اجم١٦١) 公

(تغییر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضا والدین مررازی (۲۰۲۰ ۵)مطبوعه دارالفکریپروت کبنان، ۲۰ م ۹۳ و مابعد)

حائضہ کے ساتھ کھانا پینا ،ایک بستر پرسونا جائز ہے ،زیرناف ہے کھٹنوں تک کے حصہ کوجسم پرحائل کیڑا کے ساتھ چھونا جائزے،مگرافضل بچناہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی الله عنعافر ماتی ہیں کہ چیف کی حالت میں حضور بھٹے میرے بستر پرلیٹ جاتے تھے،اعتکا ف کی حالت میں حضورت نے اپناسرمبارک مجدے باہرمیرے حجرہ میں نکالا اور میں نے آپ کاسرمبارک دھویا حالانکہ

میں جا نضہ تھی۔

ام المؤمنين حضرت ميمونه اورام المؤمنين حضرت امسلمه رضي الله تعالى محصى يهي افعال مروى بين -

سرورعالم الله في يَدِكِ " إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتُ فِي يَدِكِ "

اے عا کشہ حیض کی نجاست تیرے ہاتھ میں ہمبیں۔

(رواه سلم دابودا دّود الترينه ي والنسائي عن عائشة ورواه سلم دانسائي عن الباهريرة ، بحواله ...) (كنز العمال في سن الاتوال والا فعال ازعلا ما يل تقي (م 24 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ، ج٩ ، ح ٢٦ ٢٣ ٢)

شارع اسلام حضور رحمة للعالمين ﷺ حائضه عورتوں كے احكام بيان فر ماتے ہيں۔

" جَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاصَّنَعُوْ كُلِّ شَيءٍ غَيُرَالنِّكَاحِ "

گھروں میں ان کے ساتھ رہوا وروطی کے سواتمام امور بچالاؤ۔

(كنز العمال في سنن الاتوال دالا فعال ازعلامة على تقي (م200 هـ) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان ،ج٩ ، ٢٦٢٢٦)

```
احكام القرآن
                                                                     ایک حدیث میں حائضہ کاعلم بیان کرتے ہوئے فرمایا:
                                                                          "مَافَوُقَ الْإِزَارِ ، وَالتَّعَفُّفُ عَنُ ذَٰلِكَ ٱفْضَلُ "
                                                             کیڑے کے اوپر ہے تتع حلال ہے مگراس سے بچنا بہتر ہے۔
   ( كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علا معلى تقي ( مره ٤٠ هـ )مطبوء موسسة الرسلة بيروت البنان ، ج٩ بس ٢٧٧ ع
     (احكام القرآن ازام ما بو براحمد بن على داز كايصاص (م و عصره ) مطبوعه دارالكت العرب يردت لبنان ، ج اص ٢٣٥)
          ( طائع المسانيداز امام الوالمويد محر بن محود الخوارزي ( ١٦٥٠ هـ ) مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان ، ج ابس ٢٦٢)
                         (تغیر مظهری از علامه قاضی ثناه الله بانی می مثانی محد دی (مره ۱۳۲۵ هه) (اردور جمه) رج اجس ۲۵۹)
                                                                                                                       立
 (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان، ج٣ م م ١٨)
                                                                                                                      4
             (لباب البَّاوِل في معاني الترزيل المعروف يغير خازن ازعلام على بن محمرخازن شافعي (م٢٥٧ يره ) ،ج١٩س١١)
                                                                                                                      $
        (تغییرالقرآن المعروف بنغیرابن کثیرهافظ محاوالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (میز ۷۷۵ه) برج اس ۳۵۸ و بابعد )
                                                                                                                      公
  ( احكام القرآن ازعلامه ابو بمرحجه بن عبد الله المعروف ما بن العرفي ما كلي ( م ١٩٣٥ هـ ) مطيوعه داركم و فديروت البنان ، ج اجس ١٩٣)
                                                                                                                      T
                    (الغيرات الاحمد ازعلامه احم جون جو تيوري (ع٢٥١١هـ) مطبوعه مكتبه تقانه علم بشأور من ١٠٤)
                                                                                                                      4
              (تغییر کبیر از امام فخرالدین محد بن ضاءالدین عمررازی (ع۲۰۲هه)مطبوعه دارانفکر بیروت لبنان ۲۰٫۰ می راید)
                                                                                                                      4
                 ( تغییرردح المعالی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی حقی (م2010 ه) مطبوعه مکتبه ایداد بیلمان ، ج۲ بس ۱۲۲)
                                                                                                                      办
                 ( مدارك التزيل وها أق الآويل از علامه الوالبركات عبد الله بن احمد بن محود على (م واليه هـ) بن اجم ١٦١)
                                                                                                                       公
              (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م يه ٩١١ هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتب فيفل . يكرمه )
                                                                                                                       公
                          (تغيرصادي ازعلامه الحربن محمصاوي مالكي (مياساء) مطبوعه كتبه فيعل كمدكرمه ج اج ١٠٣)
                                                                                                                       1
                     (الدراكمنوراز حافظ جلال الدين سيوطي (م إالا م )مطبوعه مكتبه آية الله العمي قم ايران ،ج ام ١٥٩)
                                                                عورت ہے وطی کی اجازت چند شرطوں سے مشروط ہے:
                                                                                        عورت س نكاح مويكامو،
                                                                                                                                (1)
                                                                                 عورت حالت احرام میں نہ ہو،
                                                                                                                              (0)
                                                                                رحم دوسرے کے نطفے سے خالی ہو،
                                                                                                                               (8)
                                                                                        حیض ونفاس ہے باک ہو،
                                                                                                                                (9)
                                                                                                                                 (0)
                                                                                                      روزه عنه
                                                                                                اعتكاف ميں ندہو۔
                                                                                                                                 (2)
       (احكام القرآن ازامام الوكراحمة بن على دازى يصاص (مروع عدد) مطبوعه دار الكتب العربية بروت لبنان من اعلى الم
              (تقسير مُظهر كاز طابسة النبي ثناءالله ياني تي عناني تجدد كي (م1170هـ) (ار دوتر جمه ) من ام ۴۶۴۷)
(لب الناويل في معاني المتر يل المعروف يقيير خازن از طاستكي بن محرخازن شاقعي (م270هـ) من ام ۱۶۲)
حِصْ اورنفاس سے پاک ہونے کا بعد عورت سے وطی مباح ہے واجب ہیں ، آیت مذکورہ میں عم فراڈ اتّحلَّ فَرقَ
                                                                   فأتوهن اباحت ك لئ بوجوب ك ليهيل
                           (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله مانی تی عنی نی بحد دی (می ۱۲۲۵ه یه) (اردوتر جمه)، ج اجس ۳۲۲)
```

240

(لباب الآول في معاتى التوريق المعروف يتغير غازان از علاستكى بن محد غازان شاقعى (م122 هـ) (يدارك التوريق التوالآول از علاسا بوالم كانت عبدالله بن احمد بن محدوث فى (مر * ايئره) منا امر 110) (تغير جالين از علاسه عافظ جلال الدين بيولى (مر 181 هـ) وعلاسه جلال الدين كلى معلوم مكتبه فيعل مكترم سـ) (تغير صادى از علاسه احمد بن محدصا وي ماكلى (م 1777هـ) معلود مكتبه فيعل كم مكرم برح 18 م 100 احكام القرآن

عورت کا حیض اگر دی دن ہے کم میں ختم ہوا ہوتو اس ہے دطی جا ئز نہیں جب تک وہ عسل نہ کرلے یا اتناد نت گذر جائے کہ اس پرنماز فرض اس کے ذمہ لازم ہو،اوراگر دس دن میں حیض فتم ہوا ہے توغسل سے پہلے جماع جائز ہے (احكام القرآن ازامام ابو كراحمه بن على رازي جعاص (م عصره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان، ج ابس ٣٣٩) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمة بن عبدالله السروف بابن العرقي مالكي (ع٢٣٠ هـ) مطبوعه داركسر فدبيروت لينان ، ج١ جم ٤١) 古 (الحامع لا حكام القرآن اذعلامه ابوعبدالله محرين أحمر ما كلي قرطبي (م ١٦٨٨ ٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان اج ٢ إص ٨٨) ŵ (تغییر مظهری از علامه قاضی نثاه الله یالی تی عثالی مجددی (م۱۲۲۵هه) (اردور جمه)، ج اص ۳۹۰) (تغییرالقرآن المعردف بتغییرابن کثیرهافظ مجادالدین استعیل بن قربن کثیر شافعی (م۲۷۷ه)، ج۱ ام ۳۵۹) 公 (لباب البّاه بل في معاني النّزيل المعروف يغيير خازن ازعلام على بن مجمه خازن شافعي (م٢٥٥هـ). ج.ا جن ١٣٧) (بدارگ التز يل وهائق البّاويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود تنفي (م يروا ياره) .ج اجس ١٦١) (الغيرات الأحميه ازعلامه اجمرجيون جونيوري (عمالاه)مطبوعه مكتبه تقانيه كله بنتي نيثاور م ١٠٨) (تغيير دوح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حفي (م2 ١٢٤هه)مطبوعه مكتبه المداديه ملتان ، ٢٦ شر١٢٢) (إنوارالتزيل دامراراليّاديل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شأفعي (مر١٨٥ هـ)جس١٣٧) 公 (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوکلی (م ساام هه) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه فیعل مایکرمه) (تغییرصاوی از علامها حمد بن محمدصاوی مالکی (م۲۲۲هه) مطبوعه مکتبه قیمل مکه مکرمه، ج۱۹۳۰) (تغییر کبیر از امام نخرالدین محمد بن ضا مالدین عمر از کی (۱۰۲۰ ۵) مطبع به دارالفکر بیردت کبنان، ۲۰ جس ۲۰۱۹) 쇼 (الدراكمغوراز عافظ جلال الدين سيوطي (م إاق هـ)مطبوعه مكتبه آية الثدائقمي قم ايران، ج١٩٠٠) 公 لتابية ورت كاحيض اكرچه دى دن سے لم ميں حتم ہوتو سسل سے پہلے وهى جائز ہے۔ (النغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه حقانيه كله جنكي ايثاور ص١٠١) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محدين احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج ٣٠ ص ٩٠) روضع وطی (شرمگاہ) میں ہرطرح ہے وطی جا تزہے، لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے ہوکر، سامنے کی جانب ہے، پشت ک^ا جانب ہے، دن کو یارات کو ہر حال اور ہر ہیئت میں مباح ہے، آیت کا شان نزول اس پر دلالت کر رہا ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي بصاص (م مع عصره على مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان، ج ابس ٢٥٣) (الجامع لا حكام القرآن أزعلامه ابوعبد الذكيرين احمه ماكلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ،ج ٣ جن ٩٢) (إحكام القرآن از علامها يوبكر تحدين عبدالله المعروف بإين العربي مالكي (ميسه ۵ هـ)مطبوعه دارلمعرفه بيروت البنان ، ٦٠ ج ٢٠) (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثنا ماللہ یائی تی عثالی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردور جمہ)،ج۱،۲۵ میں ۲۳۱) 쇼 (انوارالتزيل واسرارالياويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م ١٨٥ هـ) ص ١٣٧) (لباب الباديل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلامة على بن محد خازن شافعي (م٢٧٤هـ)، ني ابس١٦٢) (يدارك التزيل وهائق الباويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمه بن محموسلي (م ١٠١هـ)، جا اس١٦٢) (تغییر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۱۱۱ هـ) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه فیعل مکرمه) 公 (تغيرصادي ازعلامه احمد بن محمصادي مالكي (م١٢٢٦ه) مطبوعه مكتبه فيعل مكرمه ، ١٠٣٠) r (الدراكمنو راز حافظ علال الدين سيوطي (م <u>االه</u> هـ)مطبوعه كمتبه آية الله العمي لم'اران ،ح ايس ا٢٦) عورت کے دہر میں وطی حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے: " مِنُ اتَّى حَائِضاً أَوْامُراَةً فِي دُبُرِهَاأَوُكَاهِناً فَقَدُكَهَرَبِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ (عَلَيْكُ)" جو تحض حیض کی حالت میں عورت سے جماع کرے یاعورت کے دبر میں وطی کرے یا کا بمن کے پاس آئے اس نے اس شریعت کا انکار کیا جواللہ نے اپنے رسول (حفرت محمظانم) پر نازل کی۔ (رواه الامام احمد دالتر غد في والنسائي واين ماجه وعميد بن حميد داليبيقي وابن الي شهر بحواله (الدرامنو راز حافظ جلال الدين سيوجي (م 110 _ a)مطبوع مكتبه آية الله التحلي قم الران ، ١٦٠٥ ٢٠)

244

مَلَعُونٌ مَّنُ أَتَىٰ إِمْرَأَتُه فِي دُبُرِهَا ابك اورجديث مين وارد ہوا ملعون ہے وہ جوانی عورت کی دبر میں وطی کرے۔ (ا حكام القرآن از امام ابو بكراحد بن على رازي يصاص (م ٢٥٠هه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيردت لينان ، ج ا بس ٣٥٣) Tr. (احكام القرآن از علامه ابو يكرمحه بن عبدالله المع وف بابن العرقي مالكي (م٢٣٥ هـ) مطبويه واركبع فه بيروت لبنان، ج اج ٢٠ ١١) à (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محرين احمه مالكي قرطبي (م٢٢٨ مه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان من ٣ من ٨٤) (النغيرات الاحمريه ازعلامه احمرجيون جونيوري (م١٣٥٥ عليه عليه حقائه مخله جنكي نياورجل ١١٠) (تغییرالقرآن العروف تغییرابن کثیر حافظ محادالدین استعمل بن مربن کثیر شافعتی (مرم ایک بیده) ، خ اص ۲۶۳) (تغییرصاوی از علامه احمد بن محمرصاوی مالکی (۱۳۲۳ه ۵) مطبوعه مکتبه یعل کمه مرمه جن ۱۰۱۳ (تغيير دوح المعاني از علامه الوالفضل سدمحود آلوي حقى (م٥ ١٢ه) مطبوعه مكته إبداد به ملتان رج ٢ ش١٢٣) (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (میر ۹۱ و هه) وعلامه جلال الدین مطبوعه مکتبه فیصل مکه تکرمه) (انتير صاوي از علامه احمد بن محمصاوي مالكي (م٢٢٣ه) مطبوعه مكتبه فيقل مكه كرمه ١٠١٥ ان ١٠١٣) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله مائی تی عثانی مجدوی (م۱۳۲۵ه) (اردوتر جمه) بن اجس ۱۰۴) حائصہ سے جماع حیض کے باعث حرام لغیرہ ہے،اس حالت میں اگر وطی کرے گا تو عورت (طلاق مغلظ کی صورت میں) پہلے خاوند کے لئے حلال ہوجائے کی ،اس حالت میں وطی کرنے والامرد بھسن ہوجائے گا ،اس کے قاذ ف یرحد واجب ہوگی ،مرواگراس حالت میں (نعوذ باللہ)زنا کرے تواس پر حد جاری ہوگی۔ (احکام القرآن از امام ایوبگراخی بن علی دازی جساص (م عضی مطبوعه دارالکتب العرب بیروت لبنان من ابس ۳۵۰) (احکام القرآن از علامه ایوبگرفته بن عبدالله العروف باین العربی مالکی (م ۵۳۳ ۵ هه) مطبوعه دارگعرف بیروت لبنان من آبای ۱۲۳ ((النسیرات الاحرب از علامه احرجون جونیوری (م ۱۳۵۷ هه) مطبوعه کتبه تقله جنگی نیجا در بش ۱۴) مردوں کومردوں کے ساتھ وطی کی حرمت تصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ (تغییر مظبری از علامه قاضی ثناء الله یائی یتی عثانی مجد دی (مر۱۲۲۵ هه) (ار دوتر جمه) من اجس ۴۲۳) ارادہ جماع کے وقت کپڑے اتارنے ہے پہلے بھم اللہ شریف پڑ ھنامتحب ہے، بہتر ہے کہ بید عاپڑ تعالی شیطان کے شرےاولا دکومحفوظ رکھے گا۔ " الَّلَهُمَّ جَنَبُناالشَّيْطُنُ وَجَنِّبِ الشَّيْطُنَ مَارَزَ قُنَا "اےالله! بميں اور ہماری اولا دکوشيطان ے محفوظ رکھ۔ (رواه البخاري وسلم والتريذي والنسائي وابن ماييه وعمد الرزاق واحمد وابن الي ضية واليبنعي عن ابن عباس ۶۶۰ اله) (الدراكمية راز حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>۱۱۱ م</u> هه) مطبوعه مكتبه آية الفراهي تم المران من ام ۲۶۷) ولدصالح كى طلب، بقائے سل انساني اور حصول سكون كى نيت سے جماع كرے كه بيعبادت بن جاتيں مح، اصوا یہ ہے کہ مباح امور، نبیت حسن کے ساتھ عبادت بن جاتے ہیں، آیت میں مومنوں کو یمی بشارت دی گئی ہے۔ (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی چی عثانی مجدوی (م<u>۱۲۲۵</u>ه) (اردوتر جمه)، ج۱،۹۷ م^۲۷) (يغير جلالين از ملامه ها فظ طال الدين سيوطي (م االه هـ) وعلامه طال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكرم م (تغير صاوى از علامداحمد بن محدصاوى ماكل (م١٣٢٢هه) مطبوعه مكتيه فيعل مكه محرمد ديج ابل ١٠٣٠) (الغيرات الانهر ازعلامه احمد جون جونيوري (١٥٥١ه) مطبوع مكته حقانه كله جنلي نثاور مي ١٠٩) (الجامع لا حكام القرآن از علامه الوعيد الذكر بن احمد ما كلي فرقي (م ١٦٨٨ هه) مطبوقه دار الكتب العربية جروت ليزان ، ج ٣ م. ٩٢٠ ((تغيير القرآن المبر ، ف يغيير إين كيثر جافظ عماد المدين المنظل بن كمرين كثير شافعي (م ٢٥٤هـ) ، جام ٢٠١٨) (تغییر دوخ العانی از علامه ایوالفضل سد محمود آلوی حتی (مر۵ ۱۲۵ ۱۵) مطبوعه مکتبه امداد به مان ۲۰ برگ ۱۲۵) 公 (الدرائية راز حادة جلال الدين سيولي (م اافيه هر) مطبوع مكتبرات الغدائقي فم الران من اجم ٢٠١٧)

140

احكام القرآن *********** (۱۷) حائضہ کاغشل مثل عشل جنابت کے ہے۔عورت کے گندھے ہوئے بال کھولنالازم نہیں، بالوں کی جزوں تک یانی (ا حكام القرآن ازامام ابو بكراحرين على رازي جساص (م معية ٥) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ٠٠٠ جم ٩٠) جس نے حیف کی حالت میں عورت ہے نا دانستہ وطی کی وہ اپنے گناہ ہے استعفار وتو بہ کرے اور صدقہ کرے ، اس کی تفصیل یوں ہے کہا گرحیض آخر میں ایسا ہواوہ ایک حمس دینار کفارہ دے اور اگر شاہ چیض میں تھاتو دوٹمس دینار کفارہ دے ،اورا گراس دانستہ کیا تو آخر حیض کی صورت میں نصف دیناراوراول حیض میں ایک دینار کفارہ دے ، ہاں اگر ایک دینار کی طاقت نہ ہوتو نصف دینار ہی دے، بیتھم استحبابی ہے، واجب نہیں،البته استغفاراورتو بفرض ہے۔ یادرہے کہ دینار کاوزن ساڑھے جار ماشے سونا یعنی ۳۲۳۱ مگرام ہے: دوخس ٢٥٥٠ أكرام نصف دینار ۱۸۱۸ ۲ گرام میم دینار ۸۷۲۷ ۵گرام اس مقدار میں سونایااس کی رائج الوقت قیمت بطور کفارہ ادا کرنامتحہ (النغيرات الاحمدية ازعلامه احمد جيون جو نبوري (١٣٥٨ه ع) مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنني يثاور اس ال (إلجامع لا حكام القرآن از علاقد ابوعبدالله محد بن احمر ما لكي قريلي (م ١٦٨ ه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لينان ، ٣٠ جس ٩٠ ـ ٨٠ (تغییر القرآن المعروف تغییرا بن کثیر حافظ نما دالدین آمنیل بن غمر بن کثیر شافعی (مین بے ۵) ، خ ۱ بس ۲۵۹) (العطایا النوبی فی الفتادی الرضوییا زیلا مدامام احمد رضا قادری (موسمایه) مطبوعت خ غلام کمل ایند شر شمیری باز اراا بهور ن ۲۶ بس ۳۹) با کرہ عورت بلوغت کے وقت خون شروع ہوااور یہ بند نہیں ہوتا،تو مہینے کے پہلے دن خیض شار ہو گااور باقی دن استحاضہ ہوں گے۔ (احکام القرآن از امام ایو بکراحه بن علی دازی چصاص (م مصح هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ، تا اس ۲۳۰ (الجامع الاحکام القرآن از علامه ایوعمید الله محمد بین احم مالکی قرطبی (م <u>۲۲۸</u> هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ، ت ۳ م م ۸۲ م نفاس کے احکام بھی حیض کے ہیں،نفاس کی حالت میں وہی امور حرام ہیں جو حیض کی حالت میں حرام ہیں، حیض اورنفاس میں فرق سے کے کیفیل کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت مقررے جب کہ نفاس کی کم از کم کوئی تہیں،زیادہ سے زیادہ مدت چالیس یوم ہے، یعنی بچہ کی پیدائش کے ایک لمحہ بعد اگرخون بند ہوجائے تو نفاس ختم ہوا،البتہ بیخون چالیس دن تک جاری رہ سکتا ہے، چالیس دن کے اندر جب بھی خون بند ہوجائے نفائ حتم ہو گیا، خون بندہونے کی صورت میں چالیس دن تک انتظار کرنا ناجائز ہے، بلکہ اتنے دنوں کی نمازی ادا کرے۔ حدیث شریف میں ہے: " تَنْتَظِرُ النُّفَسَآءُ اَرْبَعِيْنَ يَوُماًإِلَّانُ تَوى الطُّهْرَقَبُلَ ذَلِكَ فَإِنْ بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً وَلَمُ تَرَى الطُّهُرَ فَلْتَغْتَسِلُ وَهِيَ بِمَنْزَلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ" نفاس والیال چالیس دن تک انتظار کریں مگریہ کہ اس سے پہلے طہارت حاصل کرلیں ،اگر جالیس دن کے بعد بھی طہارت نہ یا نمیں (کے خون بند نہ ہو) تو عسل کر کے یاک ہولیس بیخون بمنز لداشتحاضہ کے ہے۔ (رواه ابن عدى وابن عسا كرعن الى هرمرة ، بحوال) (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال إيلا مهلي مقل (مره يهوهه)مطبوعه موسسة الرسلية بيروت لبنان وج ٩٠٥٥٨)

احكام القرآن مهمهمهمهمهههه حائضہ اگردی دن اور نفاس والی حالیس دن سے زیادہ خون دیکھے توبیز ائد دنوں کا خون استحاضہ کہلاتا ہے،اس کا حکم مثل معذور کے ہے یعنی ایک وقت کی نماز کا وضو کر کے اس سے نماز پڑھے، دوسرے وقت کے لئے تازہ وضو کرے روز ہر کھے ،وضو کر کے قر آن مجید کی قر اُت،طواف بیت اللہ ،اعت کاف اوروطی جائز ہے۔ " إِنَّـمَاذَٰلِكُ عِرُقٌ وَلَٰكِسَ بِالْحَيْضَةِ إِذَاٱقْبَلَتُ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلْوةَ فَاِذَاذَهَبَ قَدْرَهَافَاغُسِلِي عَنُكُ الدُّمْ وَصَلَّىٰ " بدرگ سے نے نون نکلا ہے، چیض نہیں، جب حیض آجائے تو نماز ترک کردے اور جب حیض کی مدت مکمل ہوجائے تو خون دیکھ کرنماز پڑھو۔ (رواه بألك عن عائشة وهكذ اابودا وُدوالنسالَ عن فاطمة بنت الي حيش بحوال (كنزالعمال في سنن الاتوال والافعال ازعلامة على تقي (م<u>م 4 2</u> هه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت البيران ، ج٩ يس ٢٦٧٣) (الجامع لا حكام القرآن اذ علامه ابوعبد الذيحرين احمه ما لكي قر لبي (م ١٦٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج ٣ جن ٨٥) ا مام الائمه سراج امحد تین امام ابوحنیفه تعمان بن ثابت رضی الله عنه اپنی سند کے ساتھ سیدہ عا کشہ رضی الله عنعا ہے " إِنَّ فَاطِمَةَ بِنُتِ أَبِي خُبَيْسِ قَالَتُ يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي ٱسْتَحَاصُ ٱفَّاهُ عُ الصَّلُوةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ الشِّي السَّماعَ رُقٌ وَلَيُسَ بحَيُض فَإِذَا الْقُبُلُتَ أَيَّامُ عَادَتِكَ فَدَعِي الصَّلُوةَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّيني لِكُلِّ صَلْوةٍ ، قُلْتُ وَإِنْ قَطَرَ اللَّهُمُ قَالَ وَإِنْ قَطَوَ عَلَى الْحَصِيْرِ " لللهُ عَلَى المُحصِير * (رواه ابوسية عن عائدة فيها مح المسائيد (ازام) بوالمويد ترين حوالخوارزي (١٢٥٠هـ) مطبوعه دارا تكتب العلمية يروت لبنان) ، عام ٢٢٥٠) حضرت فاطمه بنت الى حبيش رض الله عنهانے عرض كى يارسول الله ، مجھے استحاضه ب، كيا يس نمازترك کردول؟ حضور نے فر مایا پیخون کسی رگ کے تھٹنے سے بہتا ہے (رحم نے نہیں آتا) حیض تہیں، جب تیری عادت ك ايام حيض مون تو تمازترك كرد ، پير عسل كر (حيف سے ياك موجا) پير بر ثمازك كے وضوكر، ميں في عرض کیا،اگرچینون بدر ہاہو؟ آپ نے فرمایا،اگرچینون کے قطرے چٹائی پر پڑرہے ہوں۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن ملى رازي بيصاص (م يوسي عده) مطبوعه دار الكتب العربيد بيردت لبنان، ج ام سهر ٢٣٨) (احكام القرآن ازبلامه ابو بمرحمة بن عبدالله المعروف باين العرلي ما كلي (١٣٣٥ ٥) مطبوعة داركم قد بيروت البنان اج اجم١٩٢١) (الحامع الديكام القرآن از علامه ابوعبدالله يحربن احمد بالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ، ٣٥ م ٨١ م (تغییر کبیر ازام مخرالدین محد بن ضاءالدین عمر دازی (م۲۰۲ هه) مطبوعه دارالفکریروت لبتان ، ۲۶ م ۲۹۰) (الغيرات الاحمد ازعلام احرجون ويوري (١٠٥٠ اله) مطبوع كمتر فقان علم بطاورس،١٠٨) لکھنے پڑھنے اور گفتگو کرنے میں عورت کے ایام مخصوصہ کے حالات اوراحکام نہایت احسن برائے میں کنایات کے

ذریعے بیان کرے بھش کلامی ہےا جنتا ب کرے ،اللہ تعالی نے ان آیات میں نہایت احسن بیرائے میں عورتوں کے مخصوص احکام بیان فرمائے ہیں ، زبان و بیان میں تہذیب لازم ہے۔ (انوارالتزيل واسرارالياويل المعروف به بيضاوي از قاضي الوالخير فبدالله بن عمر بيضادي شرازي شاقعي (م ١٨٥٥ هـ) من ١٣٧)

(مدارك التزيل وهنا أن الناويل از علامه الإالبركات عبدالله بن احمد بن محمود عني (م ١٤٠هـ) ون الر ١٦٢)

وموجود وموجود والقرآن ومجود وموجود ومحود ومحود ومحود ومحود ومحود ومحود والمراق ٢٣) معلم ،مربي اوراستاد كے لئے لازم ب كمثا كردكوتئيد كے بعد دلجوئى بھى كرے ،آيت كے شان نزول ميں بيان

ہوا کہ حضرت اسید بن حفیرا ورعباد بن بشرر ضی اللہ عنصا کو تنبیہ فرمانے کے بعد دلجوئی کے لئے دود دھ پلایا۔

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله تحربن احمه ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ج٢٠ بس٠٨)

حالت حیض میں جماع کرنے سے مرداورعورت کوموذی مرض لاحق ہوجاتا ہے،اوراگراس حالت میں حمل تھم جائے

توبجه كوڑھى پيدا ہوگا۔

حضور رحمة للعالمين والله في المرايا " إتَّقُو اللِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ فَإِنَّ الْجَذَامَ يَكُونُ مِنُ أَوْلادِ الْحَيْضِ "

حیض کی حالت میں عورتوں ہے جماع نہ کرو، کیونکہ جذام حیض کی اولا دے پیدا ہوتا ہے۔

(رداه این المنذ رعن قلال بین السری ، بحوالیہ) (الدرالمنثوراز حافظ جلال الدین سیوفی (م باا<u>ہ</u> ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ الله العظمی قم 'ایران ، ج۱ ہم ۲۵۹)

آج كل مرد وعورت كي اكثر مهلك اورموذي امراض كاباعث شايديجي ب،اعاذ يناالله من ذلك .

(النغیرات الاحمه به از علامه احمد حیون جو نیوری (م<mark>۱۳۵</mark>۱هه) مطبوعه مکتبه تقانه محلهٔ جنگی پیژاور جن ۱۹۷) (احکام القرآن از علامه ابو بکرمچه بن عبدالله العروف با بن العربی ماکل (م<mark>۲۳</mark>۷ هه) مطبوعه دار لعرفه به و دالبنان ، ج اجم ۱۲۴)

جوچیز مباح ہواوراس پرکوئی پابندی یاممانعت نہ ہوخوانخواوا پی طرف ہےممانعت کا حکم کرنانا جائز ہے۔اللہ تعالی نے

اس آیت میں بتایا کہ جماع ہے مقصوداولا د کا حاصل کرنا ہے، وہ ہر طرح اور ہر ہیئت کے جماع ہے حاصل ہوگی، یہود

ناس پر پابندی لگائی که پیچهی جانب سے حرام ہے، الله تعالى نے تر ديدفر مائى۔

بعض لوگ امور خیر میں طرح طرح سے پابندیاں عائد کرتے ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ،ایے لوگ

شریعت میں افتر اءکرتے ہیں اور پیرام ہے۔

حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا درست ہے، ایسے ہی ذکر وثنا کرنا جائز ہے، قرآن شریف کی

آیت بطور ذکرو دعا پڑھنا جائز ہے، ببنیت قر اُت جائز نہیں ،اسی طرح قر آن مجید کا دیکھنا جائز ہے،کسی کتاب یاور ق

پرجس جگة رآن مجيد كي آيت مباركيكهي مواس جگه ماته رگانا جائز نبيس، باقى ورق چھونے ميں حرج نبيس۔

ام المؤمنين سيده عا كشة بنت صديق رضى الدعنهما بيان فرماتي بين:

" كَانَ رَسُولُ اللهِ مَلْئِكْ يَذُكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ ٱلْحَيَانِهِ "

حضور سيدالمرسلين امام الذاكرين ﷺ برحال ميں الله كاذ كرفر ماتے تھے۔

(رواه الامام أحمد وسلم والودا ؤدوالتريف في وابن بلنه، بحواله.....) (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال ازعلا مرفي مقى (م<u>٩٨٥ ه</u>ـ) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان، ج٧، ٢-١٤٩٨)

نيز حضور سيد الخلائق امام الانبياء والرسلين تكفرمات بين:

ان المُومِنَ لَايُنجسُ" ومن ناياكيس بوتا-(اس رنياست صرف طارى بوتى -)-

(رواه البخاري وابودا وَروالتر غدى والنسائي وابن بليرغن الي بريمية والامام احمد وسلم وابودا ؤدوالنسائي وابن بليرغن صفرخة والطير اني عن ابي موني بحواله (كتر العمال تي سنن الاقوال والافعال از علام يكن فقي (م24 هـ) مطبوعة موسسة الرسالة بيروت لبنان ،ج4، ع8، 1707)

المراجع المراج

🖈 (العطا باللبح _ في القنادي الرضوبية زيلامه اما م احمد رضا قادري (موسم اه) مطبوعة في ظام كل ايند منز بمثميري باز ارلا بهور، ج ٢ جس ١٠٠٠)

(۲۷) حیض اور نفاس کے دوران عورت کے لئے متحب رہے کہ جب نماز کا وقت ہووضو کر کے نماز کی ادا نیکی کی مقدار وقت

ا بے مصلے پر بیٹے کرو کرووعامیں مشغول رہے، تا کہ نماز پڑھنے کی عادت جاری رہے، کیونکہ ذکرووعا کے لئے حیض

اور نفاس سے پاک ہونا ضروری نہیں۔

(فآدي عالم مميريه في الفروع المحفيه ازعلا وعظام وكان فيسحم ملائظام (ح ١٧١ه) ، يتما بس ٥٠)

۲۸) حیض دنفاس کی حالت میں عورت کے لئے قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے۔

🖈 (نتاوي عالم كيريد في الفروع الحفيه ازعلا وقطام وكان ميسهم ملائظام (سالاله) ، ج اجس ٥٠) ، ج اجس ٥٠

۲۹) کیف اور نفاس کی حالت میں معلّمہ کے لئے جائز ہے کہ قر آن مجید کی تعلیم ہجا کر کے دے، پوری آیت کی تلاوت نہ

له (فآوي عالم كيريه في الفروع الحنف ازعلا معظام وكان تيسهم ملائظام (م الالاه) ، ج اجم ٥٠) ، ج اجم ٥٠)

۳۰) د نیوی کارو بار مین مشغول ہوتے وقت بھی یا دخدااور فکر آخرت ہے غافل ندر ہے، بلکہ ذکر واذ کاراور یا دخدا (جل ملار)

و یا دِصطفیٰ(ﷺ) سے سرشار رہے، رب تعالی نے مجامعت کی اجازت کے ساتھ ہی فرمادیا:

" وَقَدِمُوالاَنْفُسِكُمُ" اور بَطِي كاكام بِهلِ كرو_

ተ

(44)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرُّحِيْمِ ﴾

وَ لَا تَجْعَلُو االلهَ عُرُضَةً لِّاكِمُ انْكُمُ انْ تَبَرُّو اوَتَتَّقُو اوَ تُصُلِحُو ابَيُنَ النَّاسِ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيهُ ﴾ ﴿ لَا يُوَاخِذُكُمُ اللهُ بُاللَّهُ وَفِي آيُمَانِكُمُ وَلَكِنُ يُّوَ اخِذُكُمُ بِمَاكَسَبَتُ قُلُوبُكُمُ . وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيُمْ ٦٠ اورالله کواین قسموں کانشانہ نہ بنالو کہ احسان اور پر ہیز گاری اورلوگوں میں صلح کرنے کی قتم کرلو،اوراللّٰدسنتا جا نتا ہے۔اللّٰہ تمہیں نہیں پکڑ تاان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں، ہاں اس پر گرفت فر ما تا ہے جو کا متمہارے دلوں نے کئے ،اوراللہ بخشنے والا جلم والا ہے۔

تل لغات

쇼

쇼

公

عرضَةً '': (ع'رُض) مادہ کامعنی ہے منع کرنا،اپ تمام مشتقات میں بیمعنی ملحوظ ہوتا ہے،بادل کوعیار میں اس کئے کہتے ہیں کدسورج، جا نداورستاروں کی رؤیت میں مالع ہوتا ہے۔سفراورحرب کی قوت کو' عرضه " اس لئے کہتے ہیں کہ اپنے موانع کوروک دیتاہے 'آ ڑنشانہ' حائل اور مانع کوعرضہ کہتے ہیں' ڈ ھال بھی حملہ کوروک دیتی ہے اس لئے ا ع بھی " عُرُضه" کہتے ہیں - یہال "عُرْضَعه" مصدراتم مفعول کے معنوں میں استعال ہوا ہے۔اس مے مراد

(سوره بقره آیات،۲۲۲،۲۲۲)

(المغروات في غريب القرآن ازعلامه حين بن محمد لمفصل الملقب بالراغب اصنباني (٢٠٠٥ ٥٠) مطبوعه نورمحه كارخانة تحارت كت كراجي ج ٣٣٠) (انوارالتزيل داسرارالياويل اكمروف به بيغادي از قاضي ابوالخيرعيد الله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (١٨٥٠ هـ) بس ١٣٧)

(احكام القرآن از ملاسه ابو بكر فرين عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م٢٣٣ هـ) مطبوعه وارلمعر فه بيروت لبنان ، خ اجس ١٤٧٠)

(إلجامع لا حكام القرآن ازعلام وعبدالله محمد بن احمر ما لكي قرطبي (م ٦٦٨ هـ) مقبوعه دارالكت العربيه بيروت البنان ، ج ٣ ص ٩٩) (تغييرود ح المعانى از علامه ابوالفعنل سيرمحود آلوي حنى (م211-) مطبوعه مكتبه المداري مثان وج ٢٠ م١٢) 公

(النغيرات الاحديد ازعلامه احمد جون جونيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه تقانية كله جنلي بثاور من ١١١)

(تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی تی عنانی مجددی (م۲۲۵ه) (اردوز جمه) من اجس ایم) 公 公 (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ١١٠ هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكه كرمه)

(تغییر صاوی از علامه احمد بن محرصاوی مالکی (معالات) مطبوعه مکتبه یعل کد مرید ، ج ایس ۱۰۲س) 公

(تغييركيبر ازامام فخرالدين محربن ضياءالدين عمرازي (م٢٠٠ هـ)مطبوعة دارالفكر بيروت لبنان ، ١٠ م.٠٠) (الدراكمنو راز حافظ طال الدين سيوطي (م إال هـ)مطبوعه مكتبه آية الله الشمي لم 'ايران من اجس ٢٦٨) احكام القرآن

أَيْمَانكُمْ ": أَيْمَان جَعْ يمين كى ع، يمن ع بناع، جس كامعى عدايان باتهاور برك ، الل عرب كادستور ع کہ جب وہ کی سے عہد کرتے ہیں تو دایاں ہاتھ ملاتے ہیں جس میں بیاشارہ ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ پختہ ہے، چونک دایاں ہاتھ بائیں ہے تو ی ہوتا ہے اور میں بھی جہت قوت محوظ ہوتی ہے،اس کے طف (مس) کو مین بھی کہتے ہیں (الجامع لا ظام القرآن ازعلا مدابوعبدالله تحرير بن احمد ما كلي قرطبي (م ١٦٨٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان، ج ٣ م ١٠٠٧ هـ) (تَفْسِرِ مَظْبِرِي ازْ علامة قاضي تُناه الله ياني يَ عِنْ أَي مجدوي (م١٣٢٥هه) (اردورٌ جمه)، جَ ١٩٨٨) (تغییر کبیر ازاما مخرالدین توبرین شیاه آلدین تررازی (۱۹۲۰ هه) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ، ۲۰ بم ۸۳) (الغیردات فی غریب القرآن از علامه حسن بن محدالمفضل الملقب بالراغب اصغبانی (۲۰۱۶ هه) بر ۵۵۳) الله كے نام كوائي قسموں كانشاندند بنالوكد بارباراس فسميس كھايا كرو۔ يا، الله كے نام كوئيك كامول كے لئے آڑند بنالو کہ نیکی کے کام نہ کرنے ہے تھم کھالواور پھر کہدوو کہ جم بیانی کیے کریں جم وقتم کھا چکے ہیں، یا،اللہ کے نام كاقتم كها كرائ مات كوقوت دو ـ (الغيرات الاحميه ازعلامه احرجيون جوتيوري (م٢٥١١هه) مطبوعه مكته تقانير مُلَّه جنكي ايثاور ص١١١) (تغییر مظہری از علامہ قاضی شاء اللہ یائی تی عثانی محد دی (مماسات) (اردور جمہ) من اس ۲۷۳) (تغيير دوح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحودة لوي تفي (م<u>٢٥٥) اه</u>ي) مطبوعه مكتبه الداويه ملتان ، ج عن ساا) (تغییرالقرآن المعروف یغییرا بن کثیر هافظ ما والدین استخیل بن عمر بن کثیر شافعی (میری ۷ ۵ م) من اص ۲۶۵) (الباب الناديل في معاني التزيل المعروف يغير خازن ازعلام على بن محد خازن شافعي (١٩٥٠ ٥٥) ج ١٩٣١) (ه ارك التر يل وها أن الآويل ازعلامه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محور مني (مروايه م) ن الس ١٦٢) (احكام القرآن ازامام إبو كراحد بن على دازي بصاص (م ٢٥٠ م) مطبوعه دارالكتب العربيد بيروت لبنان ان اص ٣٥٠) 公 (١ حكام القرآن از علامه ابو بكرمحه بن عبدالله المعروف بابن العربي الكي (١٣٣٠هـ)مطبوعه داركعر فدبيروت لبنان ١٥٠٩م ١٤٥) (الحاض لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الديحة بن احمه ما كلي قرطي (م ١٦٨٥ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بروت البنان ، ن علم ١٩٤) (تغییر کیم از آیام خزالدین مجدین ضاءالدین عمر دازی (۱۳۴ هه) مطبوعه دارالفکریروت لینان، ن۱ م ۸۰) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م إا و هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكرمم مه) 办 (تغیرصادی از علامداحد بن محرصاوی اللی (سما۲۲ه) مطبوعه مکترفیل مکرمه، ناایس ۱۰ 公 (انوارالتر بل واسرارال وبل المعروف به بیضادی از قاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضادی شیرازی شاقعی (۱۸۵۰ هـ) جم ۱۳۸) احدُكم الله ": الترمهين بين بكرتا-مواخذہ،اخذے بناہے جس کامعنی ہے پکر، گرفتاری۔ مراددینی اوراخروی گرفتاری ہے، لیعنی دنیامیں کفارہ نہیں اورآ خرت میں عذاب نہیں۔ بِالْلَّغُوِ فَى اَيْمَانَكُ لغو کامعنی ہے تھی تھی جس کا عتبار نہ کیا جا تا ہو،غیر مفید،غیرضروری کلام، بس میں جیر نہ ہو۔ (الغردات في غريب القرآن مطبوعة وحجه كارغانة تجارت كت كرا يي جن ٣٣٠) (احكام القرآن از ملامه ابو بگر محد بن عبدالله المعروف با بن العربي ما كل (ميسم 4 =)مطبوعه دارلمعر فد بيروت البنان ، ج١٥ ص١١٧) (ادكام القرآن ازامام ابويكراجرين في دازي صاص (م مع عنه على مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان، ج اجس ٢٥٠) (انوارالتز كل دامرارالياديل المعروف يه بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شاقعي (١٣٨٠ هـ) بس١٣٨) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله فحرين احمه ما كلي قرطبي (م ٢٦٨هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان ، ج ٣٠ ص ٩٩) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی تی مثانی محددی (عروراه ع) (اردور جمه) این اوس ۳۷۳) 公 (تغيير كبير اذاما مخوالدين مجرين خيا ،الدين مردازي (مراح ٥٠ هـ) مطبوعه داد الفكر بيروت لبنان من ٢٠ مل ٨١) 公 (تغييروح المعالى از علامه الوالفضل سيرمحود آلوي خفي (م١٢٥٥ ه) مطبوعه مكتبه الداويه لمان ، ج ٢ م ١٢٧)

احكام القرآن

حديث شريف مي لغوكااى معنى مين استعال مواي: " أَذَاقُلُتَ لِصَاحِبِكَ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتُ فَقَدْ لَغَوْتَ" جعد کو جب امام خطبہ دے رہا ہوا درتو اپنے ساتھی ہے کہے کہ خاموش رہ ، تو تونے ایسا کلام کیا جس میں بھلائی مبيل - ١٠٥ (رواه البخارى عن الي هريرة ،ج اج ١٢٨ حميدى في منده ،ج ٢٠ ص٩٢١) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ غیرشعوری طور پر بات بات پرقسم کھا لیتے ہیں یہ یمین لغویس شامل ہے، شریعت میں لغودہ قتم ہے جوکوئی مخص ماضی کے کسی واقعہ پراپنے خیال میں کیج جان کرفتم کھائے اور حقیقیت میں اس کے خلاف ہو عقو دالجوا برالمديقة في ادلية مذهب الإمام الي حنيفه ازامام سيومجه مرتضى زبيدي مطبوعه التي الم معيدانيذ لمبني كراجي ، ج اج ١٤٨) (احكام القرآن ازامام ابو بكراتمد بن على داز كايصاص (م ٢٥٥هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان وج ابس ٣٥٥) (انوارالتز يل دامرارالتا ويل المعروف به بيضادي از قاصي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شافق (م100 هـ) جم١٣٨) (تغييره ح المعاني ازعلامه ابوالفعنل سيدمحود آلوي حتى (م2 مااه)مطبوعه مكتبه اجراديه مآن، ٢٠٠ سـ ١٢٨) (لباب البّاد مل في معاني التزيل المعروف يغير خازن ازعلامة في بن محر خازن شافعي (١٦٥٠هـ) . ن الم ١٦٣) (مدارك التزل وحقائق الباديل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (م ١٠١٥هـ) ،ج ابس ١٦٢) (تغییر مظہری از علامہ قاضی شاءاللہ یائی تی عثالی مجد دی (م ۱۲۲۵ ہے) (اردوتر جمیہ) ، ج ا جس ۲۷۵) (تغییر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۲۰۱۰ هه) مطبوعه دارالفکر بیرد ت لبنان، ج۲ م ۸۲ م (تغيير القرآن المعروف يغييرا بن كثير عافظ تما دالدين المعيل بن تمر بن كثير شافعي (من 22هـ)؛ ينّا، ص ٢٦٧) (يغير جلالين ازعلامه هافظ جلال الدين سيوطي (م ١١٠ هـ) وعلامه جلال الدين محلي مطبوء مكتبه فيصل مكه كرمه) (تغییرصادی از علامه احمد بن خمرصاوی مالکی (میالانه) مطبوعه مکتبه فیصل کد مکرمه ، ج ایس ۱۰۵) ول کے کسب سے مراد ارادہ جھوٹ ہے، یعنی جس مع میں تم جھوٹ کا ارادہ کرو گے اس پرتمہارا مواخذہ ہوگا، آئندہ کی قتم پردنیوی مواخذه یعنی کفاره لا زم ہوگا اور ماضی کی جھوٹی قتم پراخروی مواخذہ یعنی گناہ لا زم ہوگا۔ (النغيرات الاحمديد ازعلامه احمر حيون جونيوري (م١٣٥٥هه) مطبوعه مكتبه تفانه يخلّ جنگُ نشاور م ١١١٧) (تغير مظهري از ملامه قاضي شامالله پالي چي عثباني مجدودي (م١٣٢٥هه) (اردوترجهه) ، ج ام ٣٤٠) حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بہن حضرت بشر بن نعمان کے نکاح میں تھی (رضی اللہ عظم) خاوند اور بیوی کے درمیان کچھ ناچاتی ہوگئی، بہن بھائی کے گھر آر ہی ،حضرت عبداللہ بن رواحہ نے تسم کھالی کہ میں اپنے بہنوئی کے گھر میں نہ جاؤں گااور ندان کے درمیان صلح کراؤں گا، کچھروز بعد حضرت بشیرنے اپنی بیوی ہے سلح کی کوشش کی اور حضرت عبداللہ بن رواحہ سے مصالحت کے لئے کہا، انہوں نے کہا کہ میں توقع کھا چکا ہوں کہ میں صلح نہیں کراؤں گا،اب یہ کام لیے کروں؟اس موقعہ برآیت مبار کہ نازل ہوئی کہ نیک کام نہ کرنے کی حم کھالینامنع ہے۔ (الدرائمنوراز حافظ جلال الدين سيوطي (م إا ٩ هـ) طبوعه مكتبة آية الداعظمي قم اريان منا اجس ٢٦٨) (النغيرات الاحميه ازعلامه احمرجيون جويوري (م١٣٥ه)مطبوعه كمتبه تقانية كله جني شادر م ١١٢١١) (إليامع لا حكام القرآن از علامه ابوعيد الله محمد بن احمر مالكي قرطبي (م170 هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان ، ٣٠ ٣٠ م ٩٠) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله بانی تی عثانی مجد دی (م۱۲۲۵ه) (اردوز جمه) بن اجس ایس) (تغييرروح المعالى ازعلامه ابوالغصل سيدمحود آلوي تنفي (مره ١٣٤ه) مطبوعه مكتبه ابدا ديه مليان ، ج٢ جم ١٢١) (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلام على بن محمة خازن شافعي (م٢٥٠ ﷺ)، يَ المُن ١٦٢) (انوارالتز بل داسرارات و بل المعروف به بيضادي از قاضي ايوالخيرعبدايله بن تمريضادي شيرازي شافعي (م140 هـ) من ١٣٠٠) (معيرصاوى ازعلامداحمد بن محمصاوى باللي (معداه) مطبوعه مكتبه فيعل مكرمد اج ابن ١٠٥٠)

بعض مفسرین نے بیان فرمایا ہے کہ جب واقعہ افک میں سیدہ طاہرہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنھا پرناحق تہمت گی اور تہمت لگانے والوں میں حضرت منظم رضی اللہ عزیجی شامل تھے، پیغریب تھے۔ اور رشتہ میں حضرت ابو بکر رہنی اللہ عنہ کے خالہ زاد تھے ،ان کے اخراجات کی کفالت حضرت ابو بحر کرتے تھے ،واقعہ افک پرحضرت ابو بکر ،حضرت مطح ہے ناراض ہو گئے اور قتم کھائی کدان کی مالی اعانت نہ کریں گے،اس پر بیآیت نازل ہوئی کہ نیکی کے کام نہ کرنے کی قتم نہ

N

公

(الدراكمنو راز حافظ جلال الدين سيوطي (م اام _ ه)مطبوعه كمتبه آية الله القمي فم 'ايران، يّا أس ٢٦٨) (النغيرات الاحديد ازعلامه احمرجيون جونيوري (ع١١٣٥ه) مطبوعه مكتيه تقانه بحلَّه جنكي بيثاور جن ١١١)

(الجامع لا حكام القرآن اذعلامه ابوعبدالله محمر بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٢٨ هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان، ج ٣ ص ٩٠) 公

(تغییرمظبری از علامه قاضی ثناءالله یالی تی عثانی محد دی (می۱۲۲۵هه) (ار دوتر جمه) من تا بس ۴۷۳)

(احكام القرآن ازامام ابو كراتمه بن على رازي بصاص (م و ٣٥هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ، ج اجس٣٥٠) 公

(انوارالتز بل واسراراتاً وبل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥ هـ) جم ١٩٥٠ 益

(تغییرروح البعانی از علامه ابوالفضل سیدمحمودآ لوی خفی (م2۵ علاهه)مطبوعه مکتبه ایداد به ملتان ۲۰٫۳۰ ر ۱۲۱)

(تغیرصادی از طلا مهاحمد بن محدصادی مالکی (۱۲۲۳هه) مطبوعه مکتیه فیصل که کرید، ج اجس ۱۰) 公 公

(لباب النَّاويل في معاني التَّزيل المعروف يتغير خازن ازعلام على بن محمرخازن شأفعي (م212هـ)، ج1، س١٦٢)

مسائل شرعیه :

قسم تین طرح کی ہے۔

ہرا یک کی تعریف اور علم الگ ہے۔

لغو: وہتم ہے کہ ماضی کے کسی امر کوچیج جان کرتم کھائے مگر حقیقت اس کے خلاف ہو،مثلاً کو کی مخص پیشم کھائے کہ زید کے ذر مدفلاں کی کوئی رقم نہیں مگر حقیقت میں زید کے ذرمہ فلاں کا قرض ہو، اگر چہ بیتم خلاف واقع ہوئی ، مگراس میں قسم اٹھانے والے کارادہ جھوٹ شامل نہیں۔اس لئے اس پر کوئی مواخذہ نہیں، نہ دنیوی، نیاخردی، بیتی اس کے ڈ مہ کفارہ تہیں اور نہ بی گناہ لازم ہے بلکہ معافی کی امید ہے۔

امام ما لک رضی اللہ عذیے بھی تشم لغو کی بھی تعریف کی ہے ، قرماتے ہیں:

" أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي هَذَاأَنَّ اللَّهُوَ حَلْفُ الْإِنْسَان عَلَى الشَّيءِ يَسُتَنْقِنُ أَنَّهُ كَذَٰلِك ثُمَّ يُوجِدُعَلَى غَيْر ذَٰلِكَ فَهُوَ اللَّهُو "

سب سے بہتر خبر جو مجھے لغو کے بارے میں پیٹی ہیے کہ انسان کی ٹی پر حلف اٹھائے کہ وہ الی ہے پھراس کے خلاف نکلے، تو یہ محملغو ہے۔ 🖈 (موطالام الك ازام مالك بن اس آئى (موساھ) مطور مطبع بجبالُ وہلى، عوساھ ميں ٨٠) احكام القرآن ----------

آیت مبارکہ میں لغو پرمواخذہ نہ ہونے ہے بہی مراد ہے، کی شی میں اگر قصداً جھوٹ شامل نہ ہوتو اس بارے میں تھم أَدُعُوهُمْ لِأَبْآئِهِمْ هُوَ أَفْسَطُ عِنْدَاللهِ عَ فَإِنْ لَّمُ تَعْلَمُوْ آابَاءَ هُمْ فَاخُوَ انْكُمُ فِي الدِّيْنِ وَمَوَّالِيْكُمْ ، وَلَيْس عَلَيْكُمُ جُنَاحٌ فِيْمَآ آخُطَاتُمُ بِهِ وَلِكِنُ مَّاتَعَمَّدَتُ قُلُوبُكُمُ ؞ وَكَانَ اللهُ عَفُورًارَّحِيْمًا ﴿ انہیں ان کے باپ ہی کا کہد کر پکارویہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر تہمیں اگران کے باب معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چھازا داورتم پراس میں کچھ گناہ نہیں جونا دانستہ تم ے صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جودل کے قصد ہے کر واور اللہ بخشنے والامہر بان ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت 'ہ) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ غیرشعوری طور پر بات بات پرقتم کھاتے ہیں ، چونکہ اس میں ان کا ارادہ شامل نہیر ہوتاءاس لئے اے بھی شم لغومیں شار کیا گیا (احكام القرآن از امام ابو بكراحمه بن على رازي بصاص (م عصره م) مطبوعه دارالكتب الربيد بيروت البنان ، خ اص ٣٥٥) (الحامع لا حكام القر آن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العرب به به ت البنان ، ج ٣ بس ٩٩) (النغيرات الاحمايه از علامه احمرجيون جونيوري (م١٣٥ه)مطبوعه كمتيه تقانه محله جنلي ايثاور جن ١١٣) (تغییر مظهری از علا مدقاضی ثنا «القدیالی یق عثالی مجد دی (۱۳۲۵ه) (اردور جمه) . ج ۱ جم ۵ ۲۰۷) (تغییرالقرآن المعروف بتغییراین کثیرهافظ عادالدین المعیل بن عمر بن کثیرشافعی (مریم ہے)، ج۱،ص ۲۶۷) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م۲۰۲ ۵)مطبوعه دارالفکر بیروت آبینان، ۲۶ بس۸۲) (لباب البَّاهِ مِلْ فَي معاني النَّزِيلِ المعروف يغيير فازن ازعلاميكل بن مجمة فإزن شافعي (م٢٥٧ ٧٥) ، ج١٣س١١) (يدارك التزيل وحقائق الباويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمه بن محمود ملى (م ١٠١هـ)، يمّا بس١٦٢) (يغيير جلالين از ملامه جافظ جلال الدين سيوطي (م ير ااق ه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعل مكرمه) ☆ (تغیرصادی از علامهاحمد بن محصادی مالکی (مهاسته) مطبوعه مکتبه یعلی مکرمد اج اس ۱۰۵) r (الدرائينو راز حافظ جلال الدين سيوطي (م اافي هه)مطبوعه يكتبه آية التُداعثي قم 'ايران ، ج ابس ٢٦٩) 公 عقو والجوابرالمدينة في اولية غد ب الإمام الي صنيفه ازامام سيرمجه مرتضي زبيدي مطبوعه النيخ المي سعيدا ينذ كميني كراحي، يرّا بس ١٤٨) r) عَمُوسِ: وہ قتم ہے جو ماضی کے کسی واقعہ یاامر پر جان ہو جھ کرجھوٹی قتم کھائے ،مثلاً کسی کوخبر ہے کہ زید کے ذمہ فلاں کی اتنی رقم قرض ہے اور یہ جان بوجھ کرجھوٹی قتم کھائے کہ زید کے ذمہ فلاں کی کوئی رقم قرض نہیں، یہ گناہ کبیرہ ہے حدیث میں اس کی سخت وعید آئی ہے،جھوٹی فتم کھانے والا شخص آخرت میں گرفتار عذاب بوگا، مگراس کے ذمہ کفارہ تہیں،قصداُ جھوٹ بولنے سے کامل مواخذہ اخروی عذاب ہے،ای میں مواخذہ کاٍذ کرہے۔ (النغيرات الاحمه به ازعلامه احمد جيون جونيوري (م١١٢٥هـ) مطبوعه كمتيه تقانيه كله جنكي ليثاور من ١١٢) (إحكام القرآن ازام م ابو بكراحمد بن على دازي بصاص (م يه ٢٥هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان، ينا الم ٢٥٥) (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثنا واللہ یالی تی عثانی مجدوی (مید ۱۳۱ه) (اردوتر جمہ) ، خ ا مل ۸۷۸) 办 (تغییرروبآالیعانی ازعلامه ابوالفضل سیرمحمودآلوی حنی (م2010هه)مطبوعه مکتبه ایدادید ملتان ، نج ۲ بس ۱۲۸) 立 (يغيير جلالين از ملامه حافظ جلال الدين سيوطي (م يه ٩١١ ﴿ وَعَلا مِيجِلال الدين كلِّي مطبوعه مكتبه يقعل مكه مرمه) 公 (تغير صادى از علامه احمد بن محرصاوي مآكي (م٢٢٣هـ) مطبوعه مكتبه فيعل مكه كربه ، ١٠٥ م ١٠٥) 公 (لباب الآويل في معاني التزيل المعروف يغيير خاز ن ازعلامة على بن محمد خاز ن شافعي (م272 هـ)، خ ام ١٦٥) (مدارك التزيل دهائق البّاديل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محموستي (ميروايحة)، ج إم ١٦٥) 台 عقو دالجوام المنفطة في اولية غرب الإمام الي حفيفه إزامام سيدمجم مرتضى زييديّ · مطبوعه الحج أتم سعيدا نيذ مبني كراحي ، ج1 م م 14) 立

م) منعقد ہ: مستقبل کے بارے میں قتم کھائے کہ ایبا کروں گایا نہ کروں گا،الی قتم کھانے کے بعداس کا پورا کرنالازم اگر مقتم بوری نه کرے گا تواس پر د نیوی اوراخروی مواخذہ ہے، یعنی دنیا میں کفارہ اورآ خرت میں گناہ کبیرہ کاعذاب (ا حکام القرآن از امام ابو بکراهمه بن علی رازی بیصاص (م رویتا هه)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان می تا اص ۳۵ و بابعد) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ايوعبدالله محرين احمر ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ، ج ٣ من ٩٩ ومابعه) (تغییر مظهری از علامه قاضی تنا والله بانی تی عنانی محد دی (م ۱۲۲۵ مه) (اردوتر جسه) ، ج اجس ۵ ۲۲٪) (الغيرات الاحمه ازعلامه احرجيون جونوري (١٣٥٥ هـ) مطبوعه كمته هانه كل جنلي نشادر جن ١١٢) (تغيير دوح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحوة الوي حقي (مي ١٢٤هـ) مطبوعه مكتبه امداد بدمان، ج٢ بس ١٢٨) (مدارک التزيل وحقائق البّاويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمه بن محود متى (مروايه هـ) ،ج ابس ١٦٥) (لباب البّاد مل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلام على بن مجه خازن شافعي (٢٥٥٠ ١ـ هـ)، ج ام ١٦٥) (انوارالتز مل وامرارالباو مل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شافعي (م ١٨٥هـ) عم ١٣٨) (تغییرالقرآن العروف تغییراین کثیر حافظ تا دالدین اطعیل بن عمرین کثیر شاقعی (میرے یہ اس ۲۶۱۹) (تغییر کبیر از امام فخرالدین محد بن ضا والدین تمررازی (۱۰۲۰هه)مطبوعه دارالفکر بیروت کبنان ، ج۲ بس۸۲) (تغییرجلالین از ملامه حافظ جلال الدین سیوطی (میه ۱۱۹ هـ) وعلامه جلال الدین تحلی مطبوعه مکتبه قیلماری (تغیرصادی از علامه احمد بن محمصاوی مالکی (معاتلاهه) مطبوعه مکتبه فیعل مکرمه، جام ۱۰۵) 公 (الدراكمنوراز حافظ جلال الدين سيوطي (م إالا _ هـ)مطبوعه مكتبه آية النَّداعمي فم 'ايران ،ج ام ٢٦٩) 公 عقو دالجوا برالمنيقة في ادلة غرب الا مام الي خنيفه از أمام سير ثمر مرتضى زبيدي مطبوعه النج الجم سعيدا بذلم بني كراحي ،ج١٠م ١٥٠) منعقدہ قسم کا کفارہ سورہ ما کدہ کے احکام میں بیان ہوگاءان شاءاللہ العزیز۔ بعض دفعہ انسان اپنے کسی تعلی کوشرط ہے مشروط کردیتا ہے، مثلاً یوں کہد دے کہ اگر میں کل فلاں کے گھرند گیا تو میرے ذمہاتے نقلی روزے یانقلی نمازیں ہیں۔فقہائے کرام کے نز دیک پیھی فتم کے علم میں ہے، یعنی آگر شرط یا کی گئی تو مشر د ط لا زم ہوگا ،کل اگر وہ فلاں کے گھر نہ گیا تو اس کے ذمہ شرط کے مطابق استے نقلی روز سے یا نقلی نمازیں ہیں ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ عَنْوَالْجِوْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ مِنْهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللّ) مسم کے چندالفاظ یہ ہیں میں قسم کھا تا ہوں، میں اللہ کی قسم کھا تا ہوں، میں حلف دیتا ہوں، میں حلفیہ بیان دیتا ہوں، میں اللہ کے نام پر حلفیہ بیان کرتا ہوں، مجھ پراللہ کا عُہدہ ہے، مجھ پراللہ کا ذمہ ہے، مجھ پراللہ کی نذر ہے، اگر میں بیکام کروں (یانہ کروں) تو یہودی ہوں، نفرائی ہول، مجوی ہول، اسلام سے بری ہول، ان صورتول میں اکر قسم توڑے گاتو كفاره لازم آئے گا۔ ١٠ (مام السائيداز ام ابوالو يورن محود الخوارزي (موسور) مطبوعدار الكتب العلب يروت البتان اج اس ٢٦١٠) الله كى ذات ادرصفات كى معم شركى قىم ب،قرآن مجيد كلام الله ب اوركلام الله ، الله عز دجل كى صفت قديمه ب-الر لئے کلام اللہ کی قتم شرعافتم ہے اللہ تعالی اوراس کی صفات کے علاوہ اور کو کی قتم شرعافتم نہیں لہٰڈااس کا پورا کرنالا زم تَهِيل - حديث شريف مي ج:" إنَّ اللهُ يَنْهَاكُمُ أنْ تَحْلِقُوْ ابِآيَةَ يُكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفاً فَلْيَحُلِفُ بِاللَّهِ وَالْاَفْلَيَصُمُّتُ (رواه ما لك واحمد والجفاري ومسلم والودا و دوالتسائي عن عمر بحواله.....) (كنز العمال في شن الاقوال والافعال ازعلا مبطى متى (مروعه هه) مطبوعه موسسة الرملة بيروت البنان من ١٦، ص ٣٦٣٣٣) الله في مهين آبا وَاجداد ك من كهاني منع فرمادياب، پن جي قتم كهانا موده الله ك مم كهائ ورنه خاموت (لباب الآويل في معانى التربيل المعروف يتغير خازن ازعلام على بن محد خازن شافعي (م٢٥٥ عد) ، ج ابس ١٦٥) (تغيير مظري از علامة قاضي ثناء الله ياني يق عنائي مجدوي (ع ١٣٣٥هـ) (اردور جمه) من الم ١٩٧١) (العطايالنويي في الفتادي الرضور إزعلام المرام الحررضا قادري (موسم اله) ين ٥٥، ص ٢٠٠٤)

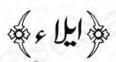
جوثئ انبان کےمقدور میں نہ ہواس کا حلف قتم شرعی نہیں۔ (الدراكمثو راز حافظ جلال الدين سيوطي (م اافي هه)مطبوعه مكتبه آية الشافظي قم 'ايران، ١٥ج ٢٦٨) گناہ کا کام کرنے رقعم نہ کھاؤ، کہ عزم گناہ، گناہ کاموجب ہے، آیت مبارکہ میں اِس ہے روکا گیا ہے (النغيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه تقانيه علّه جنكي بيثاور جس١١١) (تغییرروح المعانی از علامه ابوالفضل سیومحود آلوی خفی (۴۵ ساله ۵) مطبوعه مکتبه ایداد پیلتان ، ج۲ م ۱۴۷) (تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله پانی یی عثمانی مجددی (م<u>۱۳۲۵</u> هه) (اردور جمه) ، ج اجس ۳۷۲) 4 (تغییر القرآن المعروف یتغییرا بن کثیر عافظ مجادالدین اسلمبیل بن عمر بن کثیر شافعی (۲۲۸ کے ۵) . تراجس ۲۲۵) (لباب النّاديل في معانى التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلامة في بن مجمة خازن شافعي (م٢٥٠ ٤٠٥)، خ اجس ١٦٢) (مدارك التّزيل دهمًا كلّ البّاديل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مني (م ١١٠ ع ع) من اجس ١٦٢) 公 (ا دکام القرآن از امام ابو بکراحمد بن علی رازی بصاص (م ۲۵۳هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت ابینان ، ج ۱ بس ۳۵۳) \$ ضرورت شرعی کے وقت قتم کھانا جا تزہے،خواہ کخواہ کثرت سے قتم کھانا جائز نہیں ، پیکروہ ہے، کثرت ہے قتم کھا۔ والے کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ ارشادر بائی ہے: وَلَاتُطِعُ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينِ ١٦ اور برايكى بات تسنناجو براقتمين كهانة والاذليل (مو) (سوره قلم آيت،١٠) کڑت ہے قشمیں کھانے والے کے لئے تمام قشمیں پوری کرناممکن نہیں ہوتا، حالانکہ قشم کی حفاظت کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے۔ ارشادر بالی ہے: لَايُوَّاجِذُكُمُ اللهُ بِالَّلغُو فِي آيُمَانِكُمُ وَلكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَاعَقَّدُتُمُ الْأَيْمَانَ ۦ فَكَفَّارَتُهُ اطْعَامُ عَشْرَة مَسْكِيُنَ مِنْ آوُسَطِ مَاتُطُعِمُونَ آهُلِيُكُمُ آوُكِسُوتُهُمُ آوُتَحُرِيُرُرَقَبَةٍ - فَمَنُ لَّمُ يَجِدُفَصِيامُ ثَلْفَةِ آيَّامٌ . ذَلِكَ كَفَّارَةُ آيْمَانِكُمُ إِذَاحَلَفْتُمُ ـ وَاحْفَظُواۤ آيُمَانَكُمُ - كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ اينِهِ لَعَلَّكُمُ تَشُكُرُونَ الله تهمين نبين بكرتاتهاري غلطفهى كي قسمول يربال ان قسمول يركر فت فرما تا ہے جنهيں تم في مضبوط كيا توايي قتم کا بدلہ دیں مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہواس کے اوسط میں سے یا آنہیں کپڑے دینایا ایک بردہ آزاد کرنا تو جوان میں ہے کچھ نہ یائے تو تین دن کے روزے میہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اوراین قسموں کی حفاظت کروای طرح اللہ تعالی تم ہے اپنی آیتیں بیان فرما تا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (النغيرات الاحمديه ازعلامهاحم جيون جو نيوري (م١٣٥١هه)مطبوعه مكتبه حقانيه كلّه جنلي نيثاور جن ١١٢) (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثنا واللہ یائی تی عثانی مجد دی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوتر جمہ) من آص ۲ ۲۲۰) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمجمه بن غبدالله المعروف بابن العر تي بالكي (م٢٣٣ ه ٥) مطبوعه داركمعر فه بيروت لبنان ، ج ام ٢٠٥٠) (احكام القرآن ازامام ابو كراحد بن على دازي جعاص (م ٢٥٠هه) مطبوعة دارا كتب العربية بيروت البنان، ج اص ٣٥٠) (انوارالتز بل داسرارالباديل المعروف به بيضاوي از قاضي ايوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) عم ١٣٨٠) (لباب الباويل في سواني التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة في بن مجمة خازن شافعي (م٢٥٠ يه ه) . ج اس ١٦٢) (١١٦ ك الترزيل وها لق الباويل از ملامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محووم في (م م اليه هـ) ، خاص ١٩٢) (الجامع لا ١٥ م التم آن از ملامه الوعبدالله محد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان من ٣٠ م ٩٠) (يَعْسِ روبِ الْمُعَانُ إِزْ علامه الوالْفَصْلِ مِيدُمُووا الوَيْحَفِّي (م2 علاه)مطبوعه مكتبه المِداوية مثان من ٢٠١٣) (يغيير جلالين از ملامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>911 ه</u>) وعلامه جلال الدين تحلي مطبوعه مكتبه فيفل مكه مكرمه) (تغییرصاوی از علامه احمد بن محدصاوی ماللی (می ۱۳۲۳ه ۵) مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمه این ۱۹۳۶ ۱۰)

ا حکام القرآن رنے کی تشم کھالے بعد میں اے معلوم ہوکہ وہ کام کر ناواجب ہے تو تسم تو زکر وہ کام کریاں

جب کی کام کے نہ کرنے کی قتم کھالے بعد میں اے معلوم ہو کہ وہ کام کرنا واجب ہے توقعم تو ژکروہ کام کرے اور پھراس کا کفارہ دے، مثلاً کی نے متم کھائی کہ میں اینے والدین کی خدمت نہ کروں گا، یا فلاں رشتہ دارے صلہ رحمی نہ کروں گا، چونکہ والدین کی خدمت اورصلہ رحمی فرض ہیں ، یہ بجالائے اورتسم کا کفارہ دے،ای طرح اگر کسی حرام کام کرنے کی قتم کھائی تو حرام کا م کوڑ ک کر کے قتم تو ژ دے اوراس کا کفارہ دے۔ حديث شريف عن ٢٠٠٠ " مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِين فَرَأى غَيْرَهَا حَيْرُ امِّنَهَا فَلَيَاتِ الَّذِي هُوَ حُيْرٌ وَلَيُكَفِّرُ عَنْ بِمِيْنِهِ (رواه سلم والتريد كامن الي هريرة ، بحواله الفيشل الكبير مخصوش آليامع الصغيرللمنادي ازامام عبدالروف منادي شافعي (ميزا وواهه) ں نے قسم کھائی چھرا ہے معلوم ہوا کہ اس کے مقابل بھلائی ہے تو وہ بھلائی والا کام کرے اورا پی قسم کا کفا (احكام القرآن ازامام الوبكراحد بن على رازي بصاص (م يريحة ٥) مطبوعه دارالكت العرب بيروث البنان بن ابس ٣٥٠) (ا حکام القرآن! بلامه أبو بمرجمه بن عبدالله المعروف بابن العرقي مالكي (م٢٣٥ه ه)مطبوعه واركعر فه بيروت لبنان . يَا إجل ١٤٠٤) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الغدمجة بن احمه ما فكي قرطبي (م ١٦٨٥ هه) مطبوعه از الكتب العربية وت البنان ، ي ٣ م م ١٩٠ (تغيير مظبري از ملامه قاضي ثنا الله يالي في مثالي مجد دي (م ١٢٢٥ه) (اردورٌ جمه) . خ اجس ٢٥٢١) (تغییر کیر از اما خخرالدین محدین ضیا «الدین محررازی (۱۳۲۰ هه) مطبوعه دار افغار بیروت لبنان ، ۲۰ بل ۸۲) (تغییر القرآن المروف بقیر این کیچه حافظ محاوالدین العملی بن عمرین کثیر شافعی (میم ۲۵ کیده) ، جما می ۲۹۵) (انوارالتر ال واسرارالياو ال المعروف بيضاوي از قاضي ابواخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شاحي الم ١٨٨ هه) من ١٣٨) (لباب الباد على معاني التوعل المع وف يغير فازن از علامة على بن محمد فازن شافعي (م162 يه هـ)، يا اجس ١٩٢٠) (تغييرون العانى ازعلامه الوالفشل سيد محوداً لوى حقى (م2 علاهه) مطبئ مكتبيا مداديد مثان من ٢٠٩٧) (الدراكمنو راز حافظ طلال الدين سيوطي (م إاق هه)مطبوعه مكتبه آية الثدافقي ثم ايران وج إج ٢٦٨) و نیوی اغراض کے لئے اللہ کے نام کی مسم کھانا مگر وہ ہے کہ اس میں اللہ تعالی جل وعلا کی تعظیم ہیں۔ (احکام القرآن اذاماً م ابو کم احمد بن فل رازی پیصاص (م مصصوری اصطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البتان، ج اجس ۳۵۳) (تغیر کبیر از امام خرالدین تحد بن فلیا الدین تمرازی (موسوع ه) مطبوعه دارافکلر بیروت لبتان، ج ۲ جس ۸) کی کاحق دبانے کے لئے جھولی قسم کھانا گناہ کبیرہ اور حرام ہے اس سے وطن برباد ہوجاتا ہے۔ صديث شريف على إن الليمينُ الفاجِرةُ تدعُ الذِيارَ بِلاقِعَ جَهولَ فَمَ شرول كوبربا وكردي بي ب (رواه الا مام ابوضيفة من الي هريرة بحواله عقو دا لجوابرالعنية في اولة فرب الايام الي صفيفه ازامام سد محرم تقنى زبيدي مطبوعه استخ اليم سعيدا يذم مبني كرايي اص ١٤٨) (جامع المسانيداز امام إجوالمو يوثمه بن محدوا تحوارزي (م<u>١٦٥</u> هه) مطبوعه داد الكتب العلمية بيروت البنان تا ٢٥ س ٢٥) کثرت سے مجی تھم کھانے والے پر مفلسی غالب آ جاتی ہے، البذاحتی الامکان مجی تھم سے بھی پر ہیز کرنا جائے۔ صديث رفي من عن الحُلْفُ مُنْقَقَةً لِلسَّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ للبَرْكَة فتم مال واسباب كوضا لغ كرنے والى اور بركت مثانے والى ہے۔ تا جرحفرات اس بے عبرت حاصل کریں ، جب مجی قسم کا بیانجام ہے تو جھوٹی قسم کا وبال کیا ہوگا؟ (النَّفيه الته الاحمرية از ملامه احمر جيون جو تيوري (م٥٣١١ه)مطبور مكة حقانه مُلَّه جنَّل بيثاور عن ١١٣) (۱۵) مقتم کا کفارہ صرف قتم کھانے ہے واجب نہیں ہوتا بلکھتم تو ڑنے ہے واجب ہوتا ہے۔ (تغييه علم كاز علام تأسقات ثناء الله ياني في عناني مودي (م<u>ه ١٢٥٥</u> هـ) (اردوتر مير) مناه م ٢٥٢)

EA

اب (۳۵)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

لِلَّذِيْنَ يُوْلُونَ مِنُ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشُهُو ، فَإِنْ فَآءُ وُ افَإِنَّ اللهَ عَفُورٌ وَحِيْمٌ ﴿ وَانَ عَزَمُو الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿ عَفُورٌ وَحِيْمٌ اللهَ عَفُورٌ وَحِيْمٌ اللهَ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ عَلِيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ الللهُ الله

حل لغات:

يُولُونَ أَن كَاده 'اللّه "يا' اللّو" - جس كامعنى بيكى كرنا بتم كانا،

قَرْ آن مجيد مِن اسَمَعَىٰ كااستعال مواج - ارشادر بالى ب: يَّاتُهُ اللَّذِيْنَ امَنُو الاَتَتَّخِذُو ابِطَانَةً مِّنُ دُونِكُمُ لَايَالُوْنَكُمُ خَبَالًا - وَدُّوامَاعَنِتُمُ ، قَدُبَدَتِ الْبَغُضَآءُ مِنُ اَفُوَاهِهِمُ ، وَمَاتُخُفِى صُدُورُهُمُ اَكْبَرُ - قَدُبَيَّنَالَكُمُ اللايْتِ إِنْ كُنْتُمُ تَعْقِلُونَ ﴾

اے ایمان والو! غیروں کو اپناراز دار نہ بناؤوہ تہہارے برائی میں کی نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذ اتہہیں پنچے بیران کی باتوں سے جھلک اٹھااوروہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تہہیں کھول کر سناوس اگر تہہیں عقل ہو۔

(سورہ آل عسران آیت ۱۱۸)

نیز ارشادر بانی ہے:

وَلَايَاتَلِ أُولُواالُّفَصُٰلِ مِنْكُمُ وَالسَّعَةِ اَنُ يُّؤْتُوْ آ أُولِي الْقُرُبِي وَالْمَسْكِيُنَ وَالْمُهُجِرِيُنَ فِي سَبِيُلِ اللهِ رِ وَلَيْعُفُو اوَلَيْصُفَحُوا مَ الاتُحِبُّونَ اَنُ يَّغُفِرَ اللهُ لَكُمُ مَ وَاللهُ عَفُورٌ رَّحِيْمٌ ﴿

اور قسم نہ کھا ئیں وہ جوتم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ججرت کرنے والوں کودینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگز رکریں کیاتم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والامہر باان ہے۔

اصطلاح شرع میں ایلاء یہ ہے کہ خاوندانی بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھالے، چونکہ اس قسم میں عورت کے ادائے حق کی کوتا ہی ہے اس لیے یہی نام دیا گیا۔ ایلاء سے عورت سے دوری کے لیے اس کا صلا " مین "استعال (المغرات في غريب القرآن از ملاستمين بن تحر لمفصل الملقب بالراغب اصفها في (م ٢٠٠٥ هـ) جن ٢١) \$ -clar (١٠٤١م القرآن اذامام الويكراهم بن فل دازي بصاص (مروعة حر) مطيور دارالكتب العربية وستأليمان وراع (٣٥٥) (احكام القرآن از علا مدايو كرتيرين مبدالله العروق باين العرفي ماكل (معادي) مطوعه الدلع فديروت أبنان من است عندا) À (الحام الذكام القرآن از علاصه الوخيد الذيحيرين اتبريا كلي قرطبي (م ١٩٨٨ -) مطبوعه اد الكتب العرب يبيروت البنان من ٣ جن ١٠١ ŵ (تغيير كبير ازامام فخرالدين محر بن ضاءالدين عمر دازي (١٠٦٠ ٥) مطبوعة دارالقلرييروت البنان ، ٢٠٣٥ (٨٩ Ac (تغيير القرآن المعروف يتغييرا بن كثير حادة عمادالدين المعيل بن عمر بن كثير شاقعي (من عيده) . ناص ٢٦٨) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی ی مثانی مجدوی (مهه ۱۳۲۵ه) (اردوتر جمه) من ایس و ۲۸) (النغيرات الاجميد ازعلامداحم جيون جو يُوري (م<u>١٣٥٠</u>١ه) مطبوعه مكتبه هاند مكار جنل بينا ورش ١١٥) (تغييرون العاني ازعلامه الولفضل سيرمحود آلوي خفي (م2 علاه) مطبوعه مكتبه امران منان ان تا الم ١٢٩) (لباب البّاويل في معانى التزيل المعروف يتنبير خازن از علام على بن محدخاز ن شأفعي (مرديم عد) ، خارت ١٦٠٠ \$ (انوارالتر بل وامراراتا وبل العروف به بيضادي از قاضي الوالخير عمد الله بن عمر بيضاء ي شيرازي شافق (م١٨٥٥ =) بس ١٣٨٨) كامعنى إنظاركرنا، توقف كرنا، تفهرناه تَصَعبُرُ كامقلوب يـــ جولوگ ایلا کر لیتے ہیں انہیں اس بارے میں غور وفکر کے لئے جار ماہ تک کی مہلت حاصل ہے۔ا تناعرصہ انتظار کر کے اے معاملات کا فیصلہ کر کیس (الجامع لا حكام القرآن از علامه الإمبر التدمجر بن احمد ما كل قرطبي (م ١٩٨٨ ٥) مطبوعه واد الكتب العرب بيروت أبرنان وي ٣٠٠) (تغییر القرآن المعروف یغییراین کثیر حافظ فوالدین المعیل بن عمرین کثیر شافعی (مین کیده)، خااجی ۱۲ م (تغييروه ح العالى از ملامه ابوالغضل ميرمحوه آلوي حتى (مره عةاحه)مطبوعه مكتبه اعداد يبلمان من ج ج ١٢٩) (انوارالتز بل واسراراله ولل المعروف به بيضاوي از قاضي الوالتيرعبدالله بن عمر بيضادي شراري شافعي (م100 هـ) مس ١٥٨٨ ((تغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م _ 91 هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كمتبه فيعل مكرم ..) (تغییر صادی از علاساحمد بن محدصادی مالکی (میمانده) مطبوعه مکتبه فیصل می مکرمه بنج ایس ۱۰۵) (النغيرات الاحمد از علامه احمد جون جو نوري (م٢٥١١ه) مطبوع كمتر حقائيه كله جنل نيثاور بس١١٥) (لباب الباويل في معاني المتويل المعروف يتغيير طازن ازعلامة في بن مجمد خازن شافعي (ميمة ع.ه.). ج المن ١٢٥) '': فی سے بنا ہے جس کامعنی ہے واپس پلٹنا،رجوع کرنا۔ شام كے سابيكواى كئے فَعَى كہتے ہيں كدوهوپ كے بعد مليك كرلوك آتا ہے، مبح كے سابيكو " خِللَ" كہتے ہيں۔اى واسطے جنت کے سامید کو طِل کہا گیا ہے کہ وہاں دھوپے نہیں کہ لوٹ کر جائے۔ قرآن مجيدين ب: وَظِلْ مُعْدُودِينَ اور بميشكماع من - اسوره واقعه آيت ٢٠٠٠) وہ مال جومسلمانوں کو بغیر جنگ کئے حاصل ہو مال نے کہلاتا ہے کہ مال جو حقیقی طور پررب کے فر مانبر داروں کا ہے ان تک چھٹے گیا ہے۔ آیت میں اس سے مرادیہ ہے کہ خاوندا پی تھم ہے رجوع کر لے اور قتم تو ژکر مدت ایلاء میں صحبت کر لے۔ (الدراكمنو راز حافظ طلال الدين سيوطي (م اافيه هر) مطبوعه مكتبه آية القداعظي قم ايران، ج إم ايم ايم (تغيير القرآن المعروف يتغييرا بن كثير حادة المادالدين المعيل بن فرين كثير شافعي (ميزي 4 و) ، خ اجل ٢٦٨) 春 (احكام القرآن از طامه الونكري بن عبد الله العروف بابن العربي الكي (سر١٣٣٥ هـ) مطبوعه دارلس في يروت البنان اج الم ١٤٧٧) ŵ (تغيير دري العالى المطار الواقعشل سيرمحود آلوي حلى (م120 هـ) مطبوعه كتبالداد بدلمان ، ٢٠ يس ١٢٩) (المفردات في قريب القرآن مطبومة وكركاد خانة تبارت كتب كرا جي اص ٣٨٩) 立 (تغییرالقر آن المعروف بغیراین کثیر حافظ ما دالدین استعیل بن قرین کثیر شافعی (۱۳۸۷ ع.۵) من ۴ جم ۸۲)

++++++++++

احكام القرآن معمد

حضرت عبدالله بن مسعود رضي القرعن كم قرات مين " فَلِ**نُ فَآوُ وُافِيْهِ نَّ** "روايت ہوا ہے اور بيقرات مشہورہ ب اس صورت میں معنی ہوگا گران جار ماہ میں رجوع کر لے۔ نئز (تقیر مظبری) الطاری المان عالم اللہ کا نام کی جوئی جودی (م<u>مام</u>انه) (ارور تریہ) جاری (۲۸۱)

زَ صُواالسَطَلَاقَ": عزم كامعنى بيكوئى تخت كام كرنے پرول كومضبوط كرلينا، ول كومخلف خيالات سے ذكال كرايك

سمت لگادینا۔ آیت کامعنی بیے کہ

ا یلاء کرنے والا خاوندا گرا پی بیوی کوچھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر چکا ہو،اپنی قشم نہ توڑ کر طلاق دینے کاعزم

کر چکا ہواور مدت ایلاء میں این عورت کے پاس نہ گیا ہو۔

(احكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمهُ بن عبدالله المع وف بإبن العربي مالكي (م٥٣٠٠ هـ)مطبوعه دارلمعر في يتر و "لبنان من ١٥عي ١٤٠) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٧٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ، ج ٢ من ١١٠)

(تغیر کبیر ازامام فرالدین محد بن ضیاءالدین مررازی (۱۲۰۴ه)مطوعه دارانفکریروت لبنان، تا۲ بس۸۱)

(تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحموه آلوي حفي (م2ماله ع)مطبوعه مكتبه امداديه بليان من ٢٦ بس ١٢٩)

ز مانہ جاہلیت (اوراسلام کے ابتدائی دور میں)لوگوں کا دستوریہ تھاا بنی عورتوں کو ناپسند کر کے اس طرح دو، تین یازیادہ 🌡 سال تک جھوڑ دیتے کہ ندان کے حقوق ز وجیت پورے کرتے اور نہ طلاق دیتے ، یہ بیجاری معلق ہوکررہ جاتیں ، نہ 🖠 خاوندوالی ، نه بیوه یامطلقه ،اسلام نے اس طلم کوختم کردیا ،خاوندوں کوظلم دیا کہمہیں ہمیشہ تک اس کااختیار نہیں ، چار ماہ 🌡 کی مہلت میں تم سوچ کر فیصلہ کرلو،اگراس عرصہ میں تم کوئی فیصلہ نہ کرسکوتو عورت تمہارے نکاح سے نکل کرآزاد

(الغيرات الاحميد ازعلام احمديون جونيوري (عاله مطبوع مكتبه هاني ملم جنك رينادر من ١١٨)

(احكام القرآن از علامها بوبرمجرين عبدالله المعروف بإبن القر لي الكي (م٢٣٣٥ هـ)مطبوعه دارلمعر فه بيروت لبنان ، ج١٩٧٥)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن أحمه مالكي قرطبي (م ٢٧٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ، ج٣ بم٢٠٠)

(تغییر مظهری از علاَ مدقاض ثناه الله یانی تی خاتی مجد دی (م۱۳۳۵ هه) (این ترجیه) من این ۴۸۰) آ (الدراکشور راز عافظ جلال الدین میونگی (م ۱۱۱۱ سے) مطبوعه مکتبه آییة الله الفقی قم 'ایران من این ۳۷)

قانون خداوندی کی آخری کتاب قرآن مجید میں زندگی ہے متعلق تمام احکام اجمالاً یا تفصیلاً بیان ہوئے ہیں،عبادات 🕻 معاملات، سیاسیات، اخلاقیات، معاشیات اور دیگرصد بااقسام کے مسائل قرآن مجید میں موجود ہیں، مگر طلاق کے مسائل سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ،طلاق اوراس کی اقسام ،عدت اوراس کے اقسام ،میاں بیوی 🏿 کے حقوق وفرائض اوراس مے متعلق و مگر ہدایات کی تفصیل بیان کر کے اسلام نے پیغام دیا ہے کہ عائلی زندگی کی فلاح 🏅 و بہود کے کے طلب گار قر آن مجیداوراسلام کے دامن رحت میں پناہ لیس ،قر آئی ہدایت سے دورقو میں عالمی زندگی میں انتہائی نا کام ہیں،آ ہے !احکام خداوندی معلوم کریں،ان پڑمل پیراہوکرا پی نہصرف عا کمی زندگی سنواریں بلکہ ونياوآ خرت كوسنوارليل - ١٦ (الغيرات الاحريه ازعلامه احرجيون جونيوري (١٣٥٠ هـ) مطبوعه كمتبه تقاني كأرجنكي نيثاور جن ١١٣)

مسائل شرعیه :

-) مرداین یوی سے جماع ندکرنے کی شم کھالے یا تعلیق کرے اسے" ایلاء " کہتے ہیں۔
 - اس کے لئے چندشرطیں ہیں،اگروہ سب یائی گئیں توایلاء ہوگاور نہیں۔
- ()) جماع نہ کرنے کی قتم اللہ کے نام یاصفات کے ساتھ کھائے یا کمی امرے متعلق کرے مثلاً یوں کہے کہ اس سے جماع کروں تو مجھ پر ہیے جز الازم ہے۔
 - (ب) متم وتعلق مطلق موں یا مؤید یا کسی خاص وقت کے لئے:

مطلق: مثلاً ،الله كي قتم مين تجه سے جماع نه كروں گا، يا تجه سے جماع كروں تو جه پر يہ جزالازم ہے۔

مؤبّد: لیعیٰ صراحة بمیشہ کے لئے قتم یا تعلق ہوں مثلاً خدا کی قتم میں تجھ ہے بھی صحبت نہ کروں گایا تجھ

ے محبت کروں تو جھے یہ جزالازم ہے۔

کی خاص وقت کے لئے ہوں تووہ مدت چار ماہ ہے کم نہ ہو۔ مثلاً یوں کیے مجھے تیم ہے چارمہینے تک

- تیرے ساتھ صحبت نہ کروں گا، یا چار ماہ تک صحبت کروں تو مجھ پہ پیرجز الازم ہے۔
- (ج) تعلیق کی صورت میں ضروری ہے کہ وہ امرجس کولا زم کرے اس میں مشقت ہو،مثلاً میراغلام آزاد ہے مجھ پر حج لازم ہویا مجھ پرسورکعت نفل لازم ہوں یامیرامال خیرات ہو۔
- (9) جوجز اتعلیق ہے معلق کرے وہ شرعالازم آسکتی ہوں مشلاً نماز،روزہ، جج،اعتکاف،طلاق، کفارہ وغیرہ،
- اورجوچیزیں نذریا تعلیق سے لازم نہ ہوتی ہوں ان سے تعلیق کرنا ایلاء کے لئے کانی نہیں، مثلاً وضوء مسل،
 - تلاوت قر آن مجید ، بجده تلاوت ، جناز ه میں شامل ہونا۔
- ہ) یہ قتم اورتعلیق ایسے طور پر واقع ہو کہ ہے کی چیز کے لازم آئے اصلاً مفرندرہے، ایسی صورت نہ نکل سکے کہ سیاس عورت سے جماع کرے اور پکھیلازم نہ آئے ،مثلاً اللّٰہ کی قتم میں اس گھر میں تجھ سے وطی نہ کروں گایا اس شہر میں تجھ سے وطی کروں تو مجھ پر جج لازم ہو، یہ بھی ایلاء نہیں ، کیونکہ اس گھریا اس شہر کی تخصیص ہے تو

بغیر کچھالازم آئےمفرموجود ہے جب جا ہے اس گھریا شہرے باہر لے جاکر : ہا کرنے ہے بچھالازم

_けてい

احكام القرأن

ان یاج شرطوں کے یائے جانے ہے ایلاء ہوگا،الران میں ہے ایک شرط بھی مفقو د ہوئی تو ایلاء نہ ہوگا (النيرات الامريد ازهام الرجيون بو يورق (ع مااه على مطبوع كمتر تقان يخذ بنكي فياور بن ١١٥) (ا مكام القرآن از امام ابو بكراممه بن مل راز ق صاص (م مصحاحه)مطبوعه ارالكتب العربيه بيروت لبنان اح الم 900) (ا ركام القرآن از علامه ابو بكر ترين عبدالله المعروف بابن العربي اللي (مراسيه ١٥) مطبوعة وارلعر قد بيروت البنان ، خااص ١٤٥٠) (الحام لا حكام القرآن از علامه الوميد الذحرين احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨ هـ) مطبوحه ارالكتب العربية و = البنان . ٢٠٣٠ م. ١٠٠ (تغییر مظیری از بلا سرقامنی ثنا والله یانی تی مثالی مجدوی (م ۱۳۲۵ه) (اردوتر جمه) منااجس ۴۸) (تغيير القرآن المعروف يغييرا بن كثير حافظ قه الدين المنعيل بن قمر بن كثير شافعي (مهم ٢٢٨ ع) . ثا اص ٢٦٨) (تغيير از اما منخ الدين محرين غيا والدين مررازي (١٠٦٠ ٥) مطبوعة ارافكريروت لبنان اح٢٠ من ٨٥) (الداراليّر بل والرارال ولل المعروف به بينياوي از قاضي ايوالخير عبد الله بن عمر بينياوي شيرازي شأفعي (م ١٨٥ هـ) وس ١٣٨) (ل إ الآول في معاني المتر بل المعروف يغيبه غاز ن از ها منطى بن تحد غاز ن شافعي (م172 يه هـ) ، يّا اس ١٦٥) ﴿ مِهِ اللَّهِ إِلَى وَهَا مَنَ الرَّاوِ لِل ازعلا سابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (ممر واليه هـ) ابن الرم (١٦٥) (تغيير جلالين از طامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااو هـ) وطامه جلال الدين كلي مطبوعه كمتبه فيعل كمه يحرمه) (تعبیر صادی از علامه احمد بن محمر صادی مالکی (معلامه) مطبوعه مکتبه فعلیا کمکرمه و ۱۰۵ م ۱۰۵) (الدراسكوراز حافظ جلال الدين سيولي (م اله م) مطبوعه مكتب آية الله العظمي قم ايران وج امن ديم) (تقييروخ العالى إزعلامه الوافعنس سيدمحو وآلوي حقى (م271ه) مطبوعه مكتبه الداديه لمان ج٢م م ١٢٩) (الدرالخارل الشرح المتويرالا بصاراز ملامه علاة الدين محد بن على بن محمد على (م٠٨٠ اهـ) مطبوعه طبيع مثى نوللنورج مبرم وماء وابعد) (ر) الكارار علامه سيد محراجن الشبير بابن عابدين شاي (مين الله على مطبوعه داراحيا والتراث العربي وت لبنان) (العطايا النبويل الفتاوي الرضوية إز علامه امام الدرنسا قاوري (موسم الده مطبوعه الابوروج ٥٠ م ١٢٢ ومابعد) عقق الجوام النفيفة في الالة قديب الامام إلى منيفه ازامام ميد تمر مرتضى زييدي مطبوعها بيخ اليم سعيدا بنذ ممبني كرا في ، شاجس ١٩٦ ا یلاء میں ترک مجامعت پرالیالفظ شرط ہے جس ہے مجامعت ، جماع ، وطی یانز دیلی کے معنی سمجھے جا تیر تیرے قریب نہ جاؤں گا، تیرے بستر پر نہ سوؤں گا، تچھ ہے مسل جنابت نہ کروں گا، تچھ ہے وئی نہ کروں گا۔ (النيرات الاحديد الإعلام احرجيون جوزوري (م120 ه) مطبوع مكتبه هان كله جنكي بشاورج ١١٥) (تغير صاوى از ملامداميد بن محرصاوى اللي (معدار) مطبوع مكته فيعل مكرمد ص ١٠٥) (اباب الآول ل في معاني المتزيل المعروف يُغير خازن ازعلامة في بن محمة خازن شافعي (م<u>رد ۲۵ ع</u>ه ۱۲۵) (احظام القرآن از طامه الويكر محمر بن عبدالله المع وق بابن العربي الكي (م٢٣٠) هـ)مطبوعه دارلهم في بيروت لبنان اح اجم ١٤٨) (ادكام القرآن ازامام الوكراحية بن كل راز فيصاص (م ٢٥٠هه) مطبوعة دارالكتب العربيه بيروت لبنان . جا اس ٢٥١) (الجاشن الديمام القرآن ازعلامه الإمبدالله تحرين احمد مالكي قرطبي (سر٢٧٨هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان ان ٣٠٠ ت ١٠٠٠) (تغیر کبیر ازامام فرالدین محد بن ضا والدین عمر دازی (۱۲۰ ۵ مطبوعد دارالفكر بروت لبنان ، ۲۰ می ۸۸)) کا بلاء درست ہے جس کی طلاق جائز ہے ،مثلاً آزاد ،غلام ، بوڑھا، بھی ، نشخ میں مد ہوت ۔ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الإعبدالله يحربن احرباكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ)مطبوعه ارالكتب العربية بيروت لبنان وج ٣ وص ١٠٠) (تغييركير ازامام فخرالدين مجرين ضاءالدين مررازي (ع٢٠١٠ ٥) مطبوعة دارالقربيروت لبنان عن ٢٠٠٩) (تغيير روح المعاني از علامه ابوالفضل سيدمحور آلوي تنفي (مر١٣٥ه) مطبوع مكتبه لعداد سيلتان ان٢٦ ص١٣٠) ہراس عورت ہے ایلاء درست ہے جو نکاح میں ہو،مثلاً آ زاد، باندی، ذمیہ،طلاق رجعی وال عمرت _مطلقہ بائند ہے ا يلاء نبيس ہوسکتا۔ (المنسيرات الاحديد از علامه احرجيون جونيوری (م100اهه) مطبوعه مكتبه هائي تكل بشاد دم ۱۹۵) (الجاشمان وكام القرآن از علامه الإعرب التركي فرقسي (م142هه) مطبوعه ادالكتب اعربية وت لبنان مق ام مثان ا اجنبی عورت ہے (جوابھی اس کے نکاح میں نہیں)ایلاءاور ظہار نہیں ہوسکتا۔البتہ اجنبی عورت ہے ایلاء کی صورت میں نکاح کے بعد قریت ہے کفارہ سم لازم آئے گا۔ (ادكام القرآن ازامام الوكراموين لل داري ساش (م مع على ماريك م) مطبور الراكت العربيديوت لينان ان ام ١٣٥١) (النيرات الاحديه از علامه احمد جون جوليون (مداله عد) مطبوع مكتبرها يتكر بنكي بيناد جس ١١١)

احكام القرآن

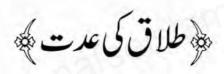
مدخولہ اور غیر مدخولہ، ایلاء میں بکسال ہیں، بعنی وونوں ہے ایلاء ہوسکتا ہے۔ ﴿ الجامع لا حکام القرآن ازعلام الا تو براہ تھ بن احمہ ما کی قرطبی (مملاکہ ہ) مطبوعہ دارالکت العربیہ بیروٹ لبنان، ج ۲ ہم ۱۰۷ ا یلاء میں ترک وطی اور مدت کا تلفظ ایک مجلس میں ہوناشرط ہے بجلس کے بعد مدت کے تعین سے ایلاء نہ ہوگا، بلکہ . (النير التران العرف المطالب الموجون جرئيوري (م ١٣٥٥ه) مطيو مكنة هانه يُخطُر جَكُلُ جَنَال رامي ١١٥) (تغيير التران العروف بتغيير إمان يكرما فقاء الدين التعميل بن حربن كثير شأفي (م م سين بيد م ١٥٠٨) ا یلاء میں اگراللہ کی قسم کھائے توحث ہونے پر کفارہ لازم ہےاورا گراللہ کے نام وصفات کے بغیرفتم کھائے مثلاً طلاق یا عمّاق سے تعلیق کرے تو شرط پائے جانے ہے جزاء لازم ہوگی ، کفارہ نہیں ہوگا ، کفارہ اور جزا کے علاوہ اور کچھ لاز (النفسيرات الانعماية از طلامه احمد جيول جوزيوري (م170 اه) مطوعه مكتبة حقائه مخطّ بطل ايشاه راس ١١٦) (النامع لا حکام القرآن از علامه ابومیدالله تمرین احمه مالکی قرطبی (م ۹۶۸ هه)مطبوعه ارالکت العرب بروت لبنان رخ ۳ ش ۴۰۸ ٪ (احكام القرآن ازامام ابو بكرا حمد بن على دازي بيساص (مرة ٣٥ هه) مطبوعه دا دالكت العرب بروت لبنان ، ج اجم ١٣٥٦) (تغيير دورًا البعاني ازعلامه الوافعضل سيرمحووآ لوي تغني (م2 عيلاه) مطبوعه مكتبه الداديه مان ١٣٦ م ١٢٩) (تغيير مظهري از طلاسة قاضي ثنا دالله يالي ي خاني مجدوي (م ١٣٢٥ه) (ادووتر جمه) دينا الجس ١٨٨٢) (نقب القرآن المعروف يغييرا بن كثير عافظ فعاوالدين المتعيل بن فرين كثير شافعي (من 220) ، يزا جن ٢٦٨) (نفس بیر. ازامامفخرالدین محمد بن ضا والدین عمر رازی (۱۳۶۰ ۵) مطبوعه دارافقکر بیروت البنان ، ت۲ بس ۸۸۸) (لياب الآول في معانى المتر بل السروف يغير خازن از علاس في خازن شاقعي (١٢٥٠ =) ان الم ١٢١٠) (الدراكثورا: حافظ جلال الدين سيوطي (م إالا حر)مطبوعه مكتبه آية الشاعظي قم 'ايران، ج| من ايم) ا یلاء کا کفارہ مم توڑنے کے بعد دیا جائے گا، اگر حث سے پہلے ادا کیا گیا تو دوبارہ دینالازم ہوگا۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على دازي بصاص (م مع عله هـ) مطبوعه دارا لكتب العربيه بيردت لبنان ، ج ابس ٣٦٣) (الجامع لا حكام القرآن اذ علامه ابوعيد الله محمر بن احمر ما كل قرطبي (م ٢٦٨ ٥ م) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ، ن ٣ م ١٠٠) بلا دبیہ دطی جیموڑ دیناعورت کوایذ ادیناہے، بیرام ہے، حقوق زوجیت ادا کرنالازم ادر بہترین معاشرت ہے۔ (۱ حکام الترآن از طاحه ایوبگرخی من طروانشه العروف باین العربی التی (۱۳۳۰ ۵) میلوند ارلعرف پروت انوان درخ ایم ۱۸۰) (تغییر درن العانی از طاحرا یه افغنس میدنو در توریخ و (مرک پیمان) میلوند کمیتبدا دارید تان درخ بیر ۱۳۰۰) (ادكام القرآن ازامام الوبكرام بن على دازي بصاص (مريع عنه) مطبوعة دارالكتب العرب بيروت لبنان ، ج اج ١٣٥٦) بیوی کو تکلیف دینے کی نیت ہے بلامم چھوڑے رکھنے ہے ایلانہ ہوگا ،اگر چہ چار ماہ ہے زا مدعرصہ تک ہو، الب كاكناه لازم بوكا_ (تغییر مظهری از علامه قاضی ثنا مالله یانی تی منانی مجد دی (م<u>ره ۲۲۵</u> هه) (ارود ترجمه) مناه می ۲۸۵) ا کرچار ماہ ہے کم مدت تک مجامعت ترک کرنے کی فتم کھالے توایلاء ند ہوگا،البتہ فتم توڑنے کی صورت میں فتم کا كفاره دينالازم ہوگا۔ (لباب الآويل في معاني التوبيل المعروف يتغير خازن ازعلام على ين محد خازن شافعي (م ٢٥٧٥هـ). ج ام ١٩٦٠) مدت ایلاء یوم حلف سے شار ہو کی۔ (تغییر صاوی از علامه احمد بن محمه صاوی مالکی (۱۳۲۳ه ۵) مطبوعه مکتبه فیصل که نکرمه ، ج ایس ۱۰۵) مدت ایلاء کا نان ونفقہ اور بیوی کے دیگر اخراجات مرد کے ذمہ ہوں گے، بخلاف مرد کی نافر مان عورت کے نافر مانی کی مدت کا نان وتفقه مرو برلا زم ہیں۔

260

احمد بن محرصاوی اللی (مر۱۲۲۳ه) مطبوعه مکته فیعل مکه کرمه رج ایس ۱۰۵)

ایلاء سے رجوع کے لئے ضروری ہے کہ وطی پر قادر خاوند وطی ہے رجوع کرے گا، اگر کسی عذر کے باعث وطی برقادر 🕏 تہیں،مثلاً عورت کم من ہے، یا بیار ہے، یا مردعورت کے درمیان مسافت بعیدہ ہے مدت ایلاء میں اس تک نہیں بیچ 🕊 سکتا، یاکسی نے اسے ناحق قید کررکھا ہے، تو رجوع کے دعدہ سے رجوع ہوجائے گا،مثلاً کہددے کہ میں نے اپنی بیوی ے رجوع کیا، اگرمدت ایلاء میں وطی پر قادر ہوجائے تو وطی ہے رجوع ہوگا۔ (احكام القرآن از طامه ابو بكر محد بن عبدالله العروف بابن العربي ماكل (م ٢٣٣٥ هـ) مطبوعه دارلسر فدبيروت لبنان ، ج اجم، ١٨) (ادكام القرآن ازام مايوم الدن على داز كارصاص (م مع عده مطبوعداد الكتب العربيد بيروت البتان وجام ٢٥٨) (الحاشع أنا حكام القرآن از علامه ان من شرك من العر ما كل قر طبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعة دار الكتب العربية بيروت البنان . ج م وم ١٠٩) ﴿ تَعْمِرِ مَظْهِرِي ازْ عَلا سِقَاضِي ثَنَاء الله يالَي فِي وَمَانَ تَهِد انْ (سِي ٢٦٥) هـ) (اردورٌ بربه)، ج اجم ٢٨٥) (تغيير روح المعالى ازعلامه ابوالفضل سيفحو (آلوي حفي (مركة علاه) مطبوعه مكتبه الداديه ملتان ، ج٢ م ١٢٩) (الغيرات الاحديه ازهلامه احمرجيون جوزوري (م١٦٥ إله علم مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنكي ايثاور جل ١١٦) ا مِلاء کے قصد کے بغیر کی عذر کی دجہ ہے ترک جماع پر گناہ تہمیں،مثلاً مرض ،سفر۔ (الدراكمثوراز حافظ علال الدين سيوطي (م إاقي هه)مطبوعه مكتبه آية الله تفكم كم "مران ، ج ا مِن ١٠٠٠) ا یلاء ہے رجوع نہ کرنے کی صورت میں عورت کوازخود طلاق بائن ہوجائے گی،ایلاء مؤید کی صورت میں اگر دوبارہ 🏅 ای عورت سے نکاح کرے گاو ہی ایلاءعود کرآئے گا، یعنی جماع کرنے کی صورت میں کفارہ اور ترک کی صورت میں 🚺 حار ماہ بعد طلاق بائن ہوگی،ای طرح اگرتیسری مرتبہ نکاح کرے توایلاء عود کرآئے گا، البتہ تیسری طلاق کے بعد ﴿ بغیرحلالہ کےاس ہے نکاح نہیں کرسکتا۔ (١٠٤١م القرآن ازام ابو بكراحمر بن طي دازي دهام (م معيره) مطبوعه دادالكتب العربيدييروت البنان اج ا بم ٢٥٠١ عدم) (احكام القرآن از علامه ابو بكرمحمه بن عبد الله العروف بابن العربي ما فكي (ميسم ١٥ هـ)مطبوعه وارلعر فه بيروت لبنان اج اجس • ١٨) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ، ج ٣٠ بس ١٠٥ م إس ١١١) (تغيير روح العاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حني (م2عاه) مطبوعه مكتبه المداديه مان مرح ٢٩ م ١٢٩) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن خیا ، فلدین حمر رازی (م۲۰۱۰ هه)مطبوعه دارانفکر بیروت لبنان ، ج۲ بس ۸۹) (تغيير القرآن المعروف يغييرا بن كثير حافظ عادالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (ميرا 24 هـ) ، ج اجس ٢٦٨) (تغییر مظیری از علامه قاضی ثنا دالله بالی تی مثالی محد دی (م۱۲۲۵ه) (اردوتر جمه) من اجم ۲۸۲) (النيرات الاحمية از علامه احمد جون جوزوري (١٢٥٠ م مطبوعه كمت حقائد جلى بشاور م ١١٦٠) (الدرأ محوراز حافظ جلال الدين سيوطي (م إا ٩ _ حه)مطبوعه مكتبه آية الله العمي فم 'ايران ، ج اجس ٣٨٢) (شرحَ النقاب از علامه حافظ على بن محمه سلطان القاري الفقي (١٣٥ - ١٥ مطبوعه النج اليم سعيدا ينذ كبيني كرا في ١٠٦٥) (انوارائتو يل دامراراتاه يل المعروف به بينيادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بينيادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٧ هـ) جم ١٣٨) (لباب الناويل في معاني المتريل العروف يتغيير خازن ازعلامة في بن محمة خازن شافعي (م٢٥٧ ٥٤) من ١٣٦٣) اگر کوئی خاونداپی بیوی ہے کہ کو مجھ پرحرام ہے،اس کلمہ کے تھم میں تفصیل ہے،اگر حرام ہونے کی نیت کرے گا تو ا یلاء ہوگا ،اکرطلاء بائن کی نبیت کر ہے تو طلاق بائن ہوگی ،اگرتین طلاقوں کی نبیت کرے تو تتیوں واقع ہوں گی ،اگر ظہار کی نیت کرے تو ظہار ہوگا۔ اگر کذب یا لغو کی نیت کرے گا تو کذب ہی سمجھا جائے گا۔ (النغيرات الاحريه ازماا ماحرجيون جونوري (معاله ع)مطبوء كمتر فقاند يخلر جنكي بثاور بم ١١٥) طلاق کا اختیار مردکو ہے مورت کوئیس ، تا وقت کیم عورت کوحق طلاق تفویض نہ کر دے۔ الله تعالى فرمايا وَإِنْ عَزْمُواالطَّلَاق: الرُّوه مردطلاق كا يختداراده كريس-آیت میں طلاق دینے کی نسبت مرد کی طرف کی گئی ہے۔ جیختص ایلاء کا گفاره ادانه کر سکے، وه صرف تو به کرے اس کے ذیمہ سے گفاره معاف ہے۔ ۱۲۶۰ (تغییرہ تالعانی ادعات الفاقی ادعات الماقی ادعات الماقی الماقی

اب(۳۲) :



﴿ زوجين كِحقَّوق وفرائض ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَالْمُ طَلَّقَتُ يَتَرَبَّصُنَ بِإِنْفُسِهِنَّ ثَلْفَةَ قُرُوءٍ ، وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنَ يَكُتُمُنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي اللهُ وَالْيَوْمِ اللهِ حِرِ ، وَبُعُولَتُهُنَّ مَا خَلَقَ اللهُ فِي اللهِ وَالْيُومِ اللهِ حِرِ ، وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُ بِرَدِّهِنَّ بِاللهِ وَالْيُومِ اللهِ حِرِ ، وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُ بِرَدِّهِ فِي اللهُ عَلَيْهِنَّ وَرَجَةً وَاللهُ عَزِيُرٌ حَكِيمٌ اللهِ عَلَيْهِنَّ وَرَجَةً وَاللهُ عَزِيُرٌ حَكِيمٌ اللهِ عَلَيْهِنَّ وَرَجَةً وَاللهُ عَزِيرٌ حَكِيمٌ اللهِ عَلَيْهِنَّ وَرَجَةً وَاللهُ عَزِيرٌ حَكِيمٌ اللهِ اللهِ عَلَيْهِنَّ وَرَجَةً وَاللهُ عَزِيرٌ حَكِيمٌ اللهِ عَلَيْهِنَ وَرَجَةً وَاللهُ عَزِيرٌ حَكِيمٌ اللهِ عَلَيْهِنَ وَاللهِ اللهِ عَلَيْهِنَّ وَرَجَةً وَاللهُ عَزِيرٌ حَكِيمٌ اللهِ عَلَيْهِنَ وَاللهِ اللهُ عَلَيْهِنَ وَرَجَةً وَاللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلَهُ وَاللهُ عَلَيْهُ وَلَهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَيْ اللهُ وَلَا وَلَا وَلَا وَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَ وَلَا اللهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَى اللهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَا عَلَا عَلَيْهُ وَلَهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَى اللهُ وَلَا عَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَى اللهُ وَلَا عَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَى اللهُ وَلَا عَلَى اللهُ وَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَى اللهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَا عَلَى اللهُ وَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ وَلَا عَلَا عَلَا

حل لغات:

المُ طَلَقَتُ ": طلاق يافة عورتين - طلاق كالغوى معنى بكهلنااور چيونا-

آزادی سے چلئے کو' (نطلاق" کہاجاتا ہے۔جس پرکوئی پابندی نہ ہوائے' مُسطُلِق" کہتے ہیں' تیز زبائی کو طلاقت اور ہنس کھیکو' طلکق الوجه "کہاجاتا ہے۔

```
احكام القرآن
                                                           شریعت میں طلاق سے مراد ہے مرد کا نکاح کی بندش ہے آ زاد کر دینا۔
                                                                                        جےطلاق دی گئی ہواے مُطَلَقه کہتے ہیں۔
                                  (الفردات نی فریب القرآن از ملامه سین بن تر گرمفصل السلقب بالراغب اصفهانی ( ۲۰۱۰ ه )
مطبوعه نورتمه کارغانه تحیارت کتب کراچی اص ۲۰۰۱)
 آیت مذکورہ میں مطلقات ہے مراد وہ عورتیں ہیں جنہیں حیض آتا ہواور مرد نے طلاق یے پکے ان سے خلوت کر لی
                                                                 ہو۔ کیونکہ اس کےعلاوہ دیکرعورتوں کی عدت کے احکام اور ہیں۔
                           (ادكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن كلي داز ق بصاص (م رعية هه ) مطبوعه دارالكت العربية بروت لبنان ع اص اع٢٠٢٠)
                            ( اركام القرآن ارعلامه ابو بكر محمد بن عبدالله المع وف بابن العرلي اللي ( مع ١٨٠هـ ) مطبوعه داركمع في يروت لينان جي اص ١٨٠)
                             ( الحامع إلا حَامُ القرآن ازعلامه ايومبدالله ثير بن احمه بالكي قرطبي ( م ٢٦٨ هـ ) مطبوعه ارالكتب العرب بيروت لبنان ت٣ م ١١٣)
                                      ( تغییر القرآن اسم دف یقیبراین کثیر حافظ فااالدین انتقیل بن عمر بن کثیر شافعی (من ۲۷۷ و ۱ من ۲۶۹ )
                                            (النغيرات الاريد ازعلامه احمد جون جونيوري (م١٣٥١ه مطبوع مكتبه فقائية كله جنكي بشاوالس ١١٤)
                                                 ( تغييه مظلم أن ارسال مدقاضي تنا والله يالي يق وتال مجد دي (مره ١٢٥٥ هـ ) ( اردور بعد ) خ احس ١٨٥٥ )
                                         ( تغییر دورت الدون از علامه ابوالفضل سید تموه آلوی شخی ( مر۲۵ میلاه ) مطبوعه مکتبه امداد بیدلمان ۲۰ تا می ۱۳۰ )
                             (الواد التربير اليران الراق في العروف يه بيضادي از قاض ابوالخير مبدالله بن عربيضاوي شيرازي شأفي (م ١٨٥ هـ) من ١٢٨)
                                       ( نغيبر جلالين ، علامه حافظ جلال الدين سيوهي ( م <u>اا ٩</u> هه ) وعلامه جلال الدين خلي مطبوعه مكتبه يعل مكه مكرمه )
                                                 (تغیرصادی از ملامداحمد بن محدصاوی مالکی (۱۳۲۳ه ) مطبوعه مکتیه فیعل مکه مکرمه ن ۱۰۵)
                                     (لباب البّاه بل في معانى المتز بل المعروف يغيير خازن از علامة في بن محمد خازن شافعي (م٢٥٧ يـ هـ ) ج الم ١٦٦)
                       (بدارگ التز بل وتقائق التّاويل از علامها بوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود سفى (م. • ا بيره ) نتجا ص ١٦٦)
آیت مذکورہ میں مطلقات میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جو نکاح میں آگر نکاح سے نکل جائیں ۔اس طرح طلاق کے
علاوہ مرد کے مرتد ہوجانے کی وجہ ہے تفریق ،سُسر کے شہوت کے ساتھ بوسہ دینے سے اور مرد کا اپنی ساس سے زنا
                                                                                                          کرنے ہے تفریق کوشامل ہے۔
                            (الفيرات الحريه از علامه احمر جيون جو نبوري (١٣٥٠ هـ) مطبوعه مكتبه تقانيم كله جنگي نيثاور ص ١١٠)
               تربص کامعنی برکنا، انظار کرنا، یا کے ساتھ متعدی ہوجانے کی وجہ اس کامعنی ہے۔ رو کے رکھنا،
 ''اَنفُس ''جمعنی ذات یا جان ہے۔ اس کا اضافہ عورتوں کے رکے رہنے پرترغیب کے لیئے ہے۔ یعنی مطلقہ عورتیر
                                                                                   دوس سے نکاح ہےائے آپ کوقصدارو کے رکھیں۔
                                               (تغيير مظبري المارة الحن ثنا مالله ياني ي خاني مجدوي (مواله عن اردور مد) ج الم ١٣٦٥)
                                      ( تغییر کبیر از امامخرالدین محربن ضا مالدین عمر رازی ( م۲۰۲ مه ) مطبوعه دار افکر بیروت البتان م ۲۰ م ۹۳ )
```

الله (المورد ا

ایت مبارلہ کا استوب امری بجائے گبر، اس کیئے ہے کہ میں امریس مبالغہ مصود طلاق کے بعدد دسرے نکاح تک ایک مخصوص وقت تک اپنے آپ کورو کے رکھیں۔

364

احكام القرآن •••••••••••• وَيْنَصُو كَتُنْهُنَّ '': بَسَعُلُ كَى جَعِ ہے۔ بمعنی مالک دسر دار۔ چونکہ خاوند عورت کاسر دار ہوتا ہے۔اس علومرتبت کے پیش نظراے **بَعُل** کہاجا تا ہے۔ زمین کا جو خطہ دوسر بے خطوں سے بلند ہوا ہے بھی بَعْل کہتے ہیں۔ تھجور کا درخت اپنی مطوعة رائد كارمانة تجارت كت كراتي عن ٥٥٠٥٣) (انوار المتر ل امرارات ولل المعروف به بينيادي از قاضي الوالخير مبدالله بن عمر بينيادي شيرازي شاقبي (م<u>١٨٩</u>٧ هـ) من ١٣٩) (تغيير مظهري از طاسة اضي تأوالله ياني في خالي تجدول الم ١٣٢٥ه) (ارووز بعد) خ اص ٢٨٩) (تغيير روبّ العالى العالم الوالفضل ميدمحو الوي تغي (م<u>ق عاله</u>)مطبوعه مكتبه لداديه مان تأن م م ١٣٥٠) (احكام القرآن از طامه ابو كرته بن عبدالله الميروف بابن العربي باللي (مهم عن عند) مطبوعه واركع فه بيروت لبنان ج ١ ص ١٨٧) (إباب الآه ل في معالى المتو لل المعروف بنفير خاز ن ازعام على بن محر خاز ن شأفي (م122 هـ) يمّا ص ١٦٧) (منير كيير ازام مرفز الدين محد بن ضياء الدين مردازي (عليه ١٠ ٥ ما مطبوعه دارالفكريروت لينال ج١ م ٩٩٠) أَحَقُ بِرَ وَهِ فَ " : أَحَقَ المُ تفضيل بمعنى الم فاعل بيني حقد اراس تفضيل تريض كيا يا ب رَ فَحْ بَمَعْنَى رَجُوعَ کے ہے۔اس معنی کی تائید قرآن مجیدے ہوتی ہے۔ارشادر بائی وَمَآاظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنُ رُّدِدُتُ إِلَى رَبِّي لَاجِلَنَّ خَيْرًامِّنُهَامُنُقَلَبًا ٢٦٠ (سورةالكهف آيت٣٦٠) اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہواورا گرمیں اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضروراں باغ ہے بہتر پلٹنے کی جگہ یا وُں گا۔ مین 'رد' جمعتی رجوع ہے۔ (تشير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اا و حد) وعلامه جلال الدين محلي مطبوعه مكتبه يعل مكركرمه) (تغییرصادی اله طامها حدین محرصادی مالکی (م۱۳۲۳ه) مطبوع کتید فعل کدیم مدنی اص۱۰۱) (تغيير مظهر ي از علا مدقاضي شا والله إلى في على تجدوي (عوام ١٢٥٥ هـ) (اردور جد) ج اعل ١٨٩٩) (تغيير دو آالعالى ازعلامه الوافعشل ميومود آلوي فني (موساء) مطبوع كمتبه اعداد يبلكان ٢٠٠٠ ص١٢١٠) (تغییر کیر ازامام فخرالدی تورین نمیاه الدین مردازی (۱۰۲۰ ۵) مطبوعه دارانکر بیروت لبنان ج ۲ م ۱۰۰۰) آیت کامفہوم میہ ہے کہ طلاق رجعی کی عبرت کے دوران طلاق دینے والے خاوند کور جعت کاحق حاصل ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعَرُوثُ ": **ھُن صَمیرے مراَدعورتیں ہیں۔لام اَنفاع اور علی اگزام کے لیئے ہے۔ یعنی عورتوں کے پچھ حقوق مرد کے ذمہ ہیں۔** ای طرح مردول کے پچھ حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں: مِلْتِيت مِين تشبيه صرف حقوق كے وجوب مِين ہے۔ حقوق مِين برابري كي تشبيه ہيں۔ معروف ہےمرادوہ شے ہے جوشرع میں منکر نہ ہواورلوگ اسے ناپند نہ جانیں ۔ یعنی کچھ حقوق شرعی ہیں اور کچھ حقوق اخلاقی ہیں۔دونوں قسم کے حقوق کی ادائیکی مرداور عورت پر شرعاً اورا خلا قاداجب ہے۔ (لياب الآول ل معانى المتر ل العروف يغير خاز ن ازعلام على بن محد خاز ن شأفي (م10 ميد) أن اس ١٦٥) (تغییر مظهری از طامه قاضی ثنا دانشها کی تی ونانی مجد دی (م<u>۲۲۵ ه</u>) (اردوز جمه) نج احس ۱۳۹۱) (تغيير القرآن المعروف بغييرا بن كثير عافظ فادالدين المعيل بن قرين كثير شافعي (من ١٤١٥ -) خ ١ من ١٢٥١) (الوارالمتر بل واسرار الهاويل العروف به بيشادي از قاض ايدا برمبدالله بن عمر بيشادي شيرازي شاحي (م ١٨٥ هـ) من ١٣٩) (تغيير دون العانى از علامه او الفضل مديحود آلوي حتى (مردي احي) مطبوع مكتبه الداويه مان تع من ١٣٣٠) (النميرات الاترية إز علامه احمد جيون جو توري (معالات) مطبوع مكتبه هاد يكله جلي باوراس ١٢٢) (يدارك التر بل وها أن الآول انطام الوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (م مايده) بن السيدا) (تغيير جلالين از ملامه حافظ جلال الدين سيولمي (م <u>٩١١</u> هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كتيه فيعل مكرمه) (تغیرصادی از علامه احمد بن فحرصادی مالی (۱۳۲۰ه می مطبوعه مکتبه فیعل کد کرمه ن احس ۱۰۶) (إحكام القرآن إز علام ابو بكرمح بن عيد الله المعروف إبن العرل الكي (موسوره و) مطبوعه والمعرف بيروت لبنان ج الم (تغيير كبير ازاما فخرالدين محدين نساءالدين فررازي (١٠٦٠ هـ) مطبوعه (الفكرييروت لينان ٢٥ ص١٠٠) (احكام القرآن از امام الوبكراحمد بن فلي راز كا بصاص (م م عصيره) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان أن احس ١٣٥٣ ، بعد)

وَللرَجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَة":

رجاً ل" جمع ب رَجَل "كي-اس كاماده رَجُل " يا رَجُلَة" بسكون جمع بمعنى قوت-اس ليئ ياؤل كو رَجُل " كَتْحَ بِين كِدَاس مِن عِلْنِي طاقت ب قوى بات كو كلام مُرُتَجل" اوردن ير عركو إر تِ جالُ

اَکسنهار کہتے ہیں۔ چونکہ بہمقابلہ عورت کے مردد نی اور دنیوی اعتبارے قوی ہوتا ہے اس لیئے اے دَجُل' کہا

(المغروات فى غريب القرآن از هلامه حسين بن مجد المفصل الملقب بالراغب اصفها فى (١٦٠٠٠هـ) مطبوعة وتحد كارغانة تجارت كتب كرا بي احم ١٩٠٠١٨)

ذَرَجَة ": ذرج " بنا ب جس كامعنى بسيرهي، لينينا-اصطلاح مين بلندى كو ذرَجَه كهاجاتا ب- چونك بلندی راستہ طے کر کے اور تر قی کا زینہ پڑھ کر حاصل ہوتی ہے۔اس لیئے اے درجہ اور تدرج کہتے ہیں۔ درجہ میں

بلندی اور قوت کامفہوم شامل ہے۔اس لیعے مر د کوعورت پر یا خاوند کو بیوی پر قوت ،فوقیت اور انضلیت حاصل ہے۔ (المفردات في غريب القرآن از علامه حسين بن محمد المفصل الملقب بالراغب اعتبال (ع ٥٠٠٠هـ)

مطبوعه نور فرکه کارخانه تجارت کت کراچی م س ۱۶۷) (تغییر التر آن العروف بغییر این کثیر حافظ کا دالدین المعیل بن تعربن کثیر شانعی (مرایع کیده) ن تر اس ۱۲۱)

(تغيير دوح البعاني از علامه ابوالفضل ميمحود آلوي حتى (م<u>٢٥ ١٢</u>١ه) مطبوعه مكتبه ابداد بيلمان ج ٢ ص ١٢٥)

公 (تقبير كبير الألم المخزالدين محرين ضيا الله ين ممرازي (ميل 1 هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ن1 ع ما ١٠)

14 (الباب الآربي في معانى التوريل العروف بنير خازن ازعلام على بن مجمد خازن شأفعي (م124) هـ عن من سر ١٦٨)

إشان نزول:

حضرت اساء بنت یزید بن اسکن انصار بیرمنی الله تعالی عنها فرماتی ہیں کیدمیرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی۔اس ال وقت تک مطلقہ عورت کی عدت کے احکام اسلام میں نہ آئے تھے۔ زمانہ جا ہلیت میں بھی عدت نہ تھی کہ ای پڑمل کیا

جاتا 'میں نے حضور مایا اسلاق اللہ سے فرکر کیا۔ اس پر بدآیت اتری۔عدت کے احکام پرسب سے جہلے میں نے عمل کیا۔ ۱۵ (الدرائمنڈ راز عافظ جلال الدین سوبلی (م اللہ ہے) مطبوعہ کتبہ آیا اللہ تا المائلی تم ایران نی احم ۲۷۳) ۱۵ (تغیر القرآن العروف تینیر این کثیر عافظ قاوالدین المغیل بن تمرین کیرشافی (م سے بھے ھا) نی ادم ۲۷۹)

مسائل شرعيه

34

طلاق کے بعد عدت عورت پرفرض ہے۔عدت میں نکاح کرنا حرام ہے۔ بلکہ پیغام نکاح بھی ترام ہے۔ آیت مذکورہ میں عورت ہے فر مایا کہ طلاق والی عورتیں (دوسرے نکائے ہے)اپنے آپ کورو کے رکھیں۔

(تغييركير ادامام خوالدين محد بن ضيا الدين فردازي (ع101 هـ) مطبوعه دارالقكر بردت لبنان ن ٢ ص ١٩)

(تغییر مظهری از طامه قاضی ثنا دانندیانی تی مثانی مجدوی (س<u>۱۳۲۵ سه</u>) (اردوز جمه) نج اص ۲۸۵)

(لباب الآه بي في معانى التزيل العروف يغيير خازن از علاستكي بن محد خازن شأعي (١٥٢٧هـ) ج ١٩٧١) (تغير جلاكين از ملامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>اا 9</u> هه) دهامي جلال الدين كلي مطبوع مكتبه يعمل مك مرمه)

(الغيرصادي الطامساح بن محوصادي . كي (معايسان) مطبوع مكتب قيعل كدكر مدارج اعم ١٠٥)

احكام القرآن مهههههههههههههههههههههههههه 🕻 🕏 غیر حاملہ، قابل حیض، آزاد مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔ ای طرح جوعورت نکاح میں آ کرنکل جائے۔خواہ 🕊 طلاق ہے یا مرد کے مرتد ہوجانے ہے یا اس طرح کہ قورت (نوز باللہ) اپنے سُسر کو شہوت ہے بوسہ دے یا اس طرح کہ خاوند (نعوذ ہاللہ) اپنی ساس سے زنا کرے یاشہوت ہے اسے چھو لے یفرضیکہ جس طرح ہے جدائی ہو۔ وہی تین حیض عدت ہے۔ آیت مبار کہ مذکورہ میں تین حیض تک مطلقہ کوا نظار کا حکم دیا گیا ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي وصاص (م مع عصره مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج اص ١٣٥١ مابعد) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكر محمه بن عبد الله المعروف بابن العرلي مالكي (ميهم ٥٥ هـ) مطبوعه داركمعرفه بيروت لبنان ج١٥ س١٨٠) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله ميم بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ، ٣٠ ع ١١٨) (تغييرالقرآن المعروف يتغييرا بن كثير حافظ مما دالدين المعيل بن عمر بن كثير شاقعي (مي 24 هـ) نج الص ٢٦٩) 公 (تغییر مظیری از علامه قاضی ثناءالله یالی تی عثالی مجد دی (م<u>۲۲۵ ا</u> هه) (اردوتر جمه) نتی اص ۴۸۵) (النفيرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جونبوري (م٢٥ الاهه) مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنلي نثاوراص ١١٤) (تغيير دوح المعاني از علامه ابوالفصل سيرمحود آلوي خفي (م2 ١٦ه) مطبوعه مكتيه ابداديه مآن تي ٢ ص ١٣٠) (انوارالتو يل واسراراليّاويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) (لياب النَّاويل في معانى النَّزيل المع وف يغير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٢ ع. ه) ج احم ١٩٦٧) (مدارك التر يل وهنا كلّ البّاويل از ملاسه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن مجود تفي (م مرايحه هـ) ج احل ١٦٦) (الدراكمةُو راز حافظ جلال الدين سيوطي (م إاق هه)مطبوعه مكتبه آية الله التلمي مم ايران ج اص ٢٥٥) (تغییر کبیر از امام فخرالدین محد بن منیا ،الدین عمر رازی (م۲۰۲ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان خ ۲ س ۹۱) 🙌 🚓 مطلقہ کو بوجہ صغرتی یا بڑھا یا کے حیض نہ آتا ہو۔اس کی عدت تین ماہ ہے۔ حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ وہ مطلقہ جس سے نکاح کے بعد مباشرت ہوئی نہ خلوت صحیحہ ہوئی اس کی کوئی عدت نہیں۔ ان مورتوں کے عدت کے مسائل آئندہ اپنے موقعوں پر بیان ہوں گے۔ان شاءاللہ ۔ ﴿ تفسیل کے لیے سورہ احزاب ادر سورہ طلاق کے مضامین طاحظہ ہوں۔) عدت کی غرض اعتبراءرم ہے۔اس مدت میں واضح ہوجائے گا کہ سابقہ شوہر کاحمل نہیں۔اس طرح نسل کی حفاظت ممکن ہے۔ نیز اس میں عورت کا اعز از واکرام ہے کہ کوئی جلد باز مرد طلاق کے فوراً بعد عورت سے زکاح کر کے عورت کو کھلونا نہ بنا لے۔اس میں ایک حکمت میر بھی ہے کہ طلاق رجعی اور بائن میں مرد سے یاعورت سے جس عظی کے باعث طلاق ہوئی اگروہ دونوں اس کی اصلاح کرلیں تو آنہیں اپنی اصلاح کا موقع مل جائے اور دوبارہ رجو یک یا نکاح 🎍 کرلیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اگرعورت کی کمی غلطی کے باعث طلاق ہوئی تو دوسرے نکاح سے پہلے اس ملطی کا احساس پیدا ہوجائے اورآ ئندہ اس غلطی ہے نچ کرسکون کی زندگی گز رجائے۔ (النغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جونيوري (١٣٥١هه) مطبوعه مكتبه تقاني مخله جنل بينا دراس ١١٩،١١٨) (الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محد بن احمد مائن قرطني (م ٢٦٨هـ)مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان ت ٣ ش١١١) (تغييه مظبري از علامه قاضي ثنا والله ياني تي عثاني مجد وي (م ١٢٢٥ه) (اردورٌ جمه) ن آ الس ٢٨٨)

367

(تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحوو آلوي فني (م2 يزاه) مطبوحه مكتبه المدارية ملتان ٢٠ سي ١٢)

公

公

(ارده مالقرآن ازامام ابو بكراجه بن ملى رازى بصاص (م مصره) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان أن اش ٣٦٠) (احكام القرآن ازعلا مدابو بكرمجه بن مبدالله العروف بابن العربي مالكي (مصره بيره عنه المسلم فدييروت البنان أن اس ١٨٦) (تقبير كبير ازام مخز الدين تحد بن ضيا العربين عمر رازي (م10 ما مصوعه وارالفكريروت لبنان أن ٢ س ٩٨)

احكام القرآن ********** ﴿٥﴾ استبراءرهم اگرچايك حيف عمكن ب- مكرلفظ" قَسلَقة" (تمن) خاص ب- خاص بِكل كرنے كے ليے قياس (النعيرات الامريه ازعلامه احرجيون جوزيوري (م ١١٣٥هه) مطبوع مكتبه تقانير كلّ بيناورس ١١٨) (تقير مفلم ري از علامه قاضي نناه الله بالي بي مثاني مجددي (م ١٢٥٥هه) (اردوترجم) عن اس ١٣٥٧) ﴿٦﴾ طلاق کامشروع طریقہ یہ ہے کہا ہے طہر میں طلاق دی جائے جس میں مباشرت نہ ہوئی۔ ادراگر حالت حیض یاحمل 🕯 میں طلاق دےگا۔طلاق واقع ہوجائے گی۔اگر چہالیا کرنابُر اہے۔جوطلاق حالت حیض میں دی گئی اس لیئے بہتریہ ہے کہ اس طلاق ہے رجوع کر لے (اگرمکن ہو)اور جس حیض میں طلاق دی گئی وہ حیض عدت میں شار نہ ہوگا۔ بعد والے طہر کے بعد حیض سے عدت شروع ہوگی اور تیسر ہے چیض کے بعد عدت ختم ہوگی۔اگر حیض دی دن ہے کم میں ختم ہوا تو انقطاع حیض ہے جب تک مسل نہ کر لے یا اس پر کسی فرض تماز کا دفت نہ گذر جائے ۔عدت باتی ہے۔اس میں مرد کے لیئے حق رجعت باقی ہے۔اورا گرحیض دی دن میں ختم ہوا تو انقطاع حیض سے عدت کا وقت بورا ہو گیا۔ سابقہ مرد کے لیئے حق رجعت باقی نہ رہااورعورت کو نیا نکاح کرنے کا اختیار ہے۔ (احکام القرآن از امام ابو بکراحی من کل رازی جام (م<u>ہے ہ</u>ے) مطبوعہ ادا کتب العربیہ بیروت البنان نے احم ۳۹۳) 🕹 ﴾ طلاق رجعی اور بائن میں نکاح کا تعلق مطلقاً ختم نہیں ہوتا۔ طلاق رجعی میں مرد کوحق رجعت حاصل ہے۔ اگر چیورت رضامند نہ ہو۔اورعدت گذرجانے کے بعد مردووبارہ نکاح کرسکتا ہے۔طلاق بائن میں عدت کے اندراورعدت کے بعدم دعورت کی رضا مندی ہے دوبارہ نکاح کر کتے ہیں۔طلاق مغلظہ کی صورت میں مردکوحق رجعت ہے نہ دوبارہ (تغيير عظيرى ازعلامة كافنى تا والله مائى تى حتالى مجدوى (مره ١٣٢٥هـ) (مردرتر جمه) ج ١٠٩٠) (الحامع لا حكام القرآن از علامه الإمبدالله تحرين احمه ما كلي قرطي (م 110 مه) مطبوعه دارالكتب العربيبيروت لبنان ت اسم في ١١٠) (الباب الآويل أن معالى المتروف يغيير فازن از علامة في بن محد فازن شافعي (م١٦٥هـ) نا اس ١٦٥) (احكام القرآن از مام ابو بكراحمد بن فل راز في مصاص (م مريحة a) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت البنان في المس ٣٤٢) (النغيرات الاحديد إذ علامه احمد جيون جوزرى (م٢٥٠١اه) مطوعه مكتبه هاني كله بنكي يتأور ص ١٦١ه مابعد) (دارك المترزيل وتفائق الآويل ازعلاسابوالبركات فيدالله بن احد بن محمود في (مر وايه) طلاق رجعی میں رجعت کے وقت کواہوں کا ہونالا زمہیں صرف متحب ہے۔ (الغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جونورك (م٢٥١١ه) مطبوعه مكتبه تقاني كأبيثا ورام ١٢١٠) (تغير مظرى ازعلامة قاضى ثناء الله يانى يق عنانى مجددى (م٢٢٥هـ) (اردور جمه) جا من ١٣٩٠) رجعت ہے بہلے عورت کے ساتھ سفرنہ کر ہے۔ (الحاص لا حكام القرآن اذ علامه ايوميد الذيحه بن احمد ما كلي قرطي (م ٢٦٨٠ هـ) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت البنان م ٣٠٠٠) ﴾ عدت کے بارے میں صرف عورت کا قول معتبر ہے۔ چونکہ حیف کے بارے میں عورت ہی بتا عتی ہے کسی اور کواس پر اطلاع تبيس

200 -0+0+0

公

(احكام القرآن ازامام ابو بكراتمه بن على رازي جساص (م مع المصيرة مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان أج اعم المام)

(ا حكام القرآن ازعلاصه ابو كموثمه بن عبدالله المعروف بالن العربي الكي (١٨٣٠ه ٥) مطبوعه دارلمعرفية وسه البنان أن العم ١٨٦٠)

```
احكام القرآن
             جیض سے بالغ ہونے میں عورت کا قول معتبر ہے۔
ادکام الترآن ازام البر کراچر بن فی رازی جام (م جیسے) مطبوعہ دارالکتب العربية بيروت البنان ج اص ۲۷۲)
طلاق رجعی میں رجعت اصلاح احوال کے لئے ہوا گرعورت کو ضرراور ایذار سانی کی نیت سے رجعت کرے گا
رجعت ثابت ہوجائے گی ' مگراییا کر نامرد کے لئے حرام ہے اگر مردکوشدت شہوت سے زنا کا خوف ہوتو رجعت
واجب ہے اگر مستحب عبادات میں عورت معاون ہو عتی ہے تو رجعت مستحب ہے اگر عورت عبادت میں رکاوٹ ہے
                                  (احكام القرآن ازامام ابو بكراهم بن على داز في يصاص (م عصره ع) مطبوعة دار الكتب العربية بيروت البنان عاص ٣٥٢)
                              ( احکام التر آن از طامه او بکرتر بن مبوانشه العروف باین العربی اکل ( م<del>راس ۵</del> ) مغیری دادگیروند بر دسه آن آن ۱۸۸)
( مشیر التر آن العروف بیشیر این کثیر حافظ فاد الدین استیل بن حربن کثیر شانقی ( میرای کے ساتی اس ۲۰۱۱)
                                ( انوارائش مِل واسرارا D ویل المعروف به بیشاه کار قاضی ابوالخیرعبدالله بن قر بینیاه کی شیرازی شابعی ( م<u>۲۸۵ -</u> ) م ۱۲۹)
                                          ( تقب جلالين المعامة حافظ علال الدين يوطى (م ااو ٥) وعامة جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيسل مأكر . . )
                                                     (تغييرسادي از علامه احد بن محد صاوي ماكل (م٢٢٢٥ ) مطبوعه كمته يعل مكرمه ج اص ١٠٥)
                               ﴿١٣﴾ مطلقہ عورت پر فرض ہے کہ عدت کے دوران اپنے رحم کی کیفیت (حیض یاحمل) سے طور پربیان
                                           چھیا ناعورت کے لیئے حرام ہے۔اس طرح حمل کی صورت میں اسقاط حمل حرام ہے۔
                                   ( ا حَكَامَ القرآن ازامَام ابو بكراهمه بن على داز كايصاص ( م يريح عله عن) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان يمّا م اعترا
                               ( احكام القرآن از ملا سابو بكر محد بن عبد الله المعروف بابن العربي ماهي ( ميا ۴۳ هـ )مطبوعه داركمعرف بيروت البنان ج1 م ١٨٦ )
                              ( الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابومبدالله تحدين احمد ما فلي قرطبي (م ١٩٨٨ هـ ) مطبوعه دام إلكتب العربيه بيروت البنان أن ٣ ص ١١٩)
                                                (النغيرات الاحديه از علامه احمد جيون جو نيوري ( ١٣٥١ه ) مطبوعه مكتبه تقاني كله جنكي يشاور من ١٢١)
                                                    ( تغییر مظهری از ملاسه قاضی شا دانند یالی یق مثالی تجد دی ( م ۱۳۳۵ه ۵) ( اردوز جمه ) نج احل ۱۳۸۸)
                                          ( تغيير القرآن العروف بغيير ابن كثير حافظ فعادالدين التعيل بن عمر بن كثير شافعي   (م٢٤٧هـ ) * جآاص ٢٥٠)
                                            (تغييروه خ المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرحمو وآلوي فقي (م221هـ) مطبوعه مكتبه لداديه ملان ج٢٠ ص١٣٣)
                                       (لباب البّاد بل في سعاني المتز بل المعروف بيغيير خازن ازعلام على بن مجرخازن شافعي (م٢٥٤ ١٤ = )' يّا اص ١٦٤)
                                (انوادالمتنز مل واسراراتاومل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعيدالله بن عمر بيضاوي شرازي شانعي (م140 هـ) م س١٣٩)
                                           (مدارك المتر يل وهائل الراويل از طامدابوالبركات عبدالله بن احمد بن كيويسل (م وايه م) جادي ١٦٤)
                                                (الدرامنة راز مافظ ملال الدين سيولي (م إاله م علم مطبوعه مكتبراً بية الله العلمي في الران ج ام ٢٧٦)
                                         ( تعبركير اذام مخرالدين محد بن ضيا مالدين عررازي ( ع٢٠١٥ ه ) مطبوعه ارافطر بيروت لبنان ٢٠ مي ٩٨)
                                         ( معربطالين ازطامه مافقا جال الدين سيولمي (م ااور) وعلام جال الدين كلي مطبوع كمتر فيعل كمركر س
                                                     (تغییرصادی از ملامهاحمد بن محدصاوی مالکی (۱۲۲۳هه )مطبوعه مکته فیعل که مکرمه زی ۱۰۱)
﴿ ١٣﴾ عورت كوطلاق بونى اورعدت كاوقت بھى گذر گيا عورت كواس كى خربعد ميں بوئى _اب وہ عورت نيا تكاح كرنے ميں
آزاد ہے۔طلاق اور عدت کے لیئے عورت کا خبر دار ہونا ضروری مہیں۔ آیت مبارکہ میں عدت گذارنے کو خبر سے
بیان کیا ہے امرے نہیں اگر امر ہوتا تو اس کی تمیل میں ارادہ کو دخل ہوتا۔عدت اگر غیر اختیاری طور پر اور بے ثمری میں
                                                                                                     گذرجائے تومقصود حاصل ہوجا تاہے۔
                                              (النيرات الاحرب ازعلامه احرجيون جونوري (مهمالاه) مطبوع مكتبه تقاديم تل بناورس ١١١)
                                                   ( تغيير عظيرى از علامة قاض ثنا والله ياني ي على مجدوى (ممااه ) ( اردور بعد ) ح الم ١٣٨٠)
                              (اليامع لا حكام القرآن اذ علاصه ابوعبد الله محرين احمد ما كلي قرطبي (م ١٦٨٥ هـ ) مطبوعه داد الكتب العرب بيروت البنال تي من مرااا )
                                          (تغيركير اذابا فخرالدين محرين فيا الدين قررازي (ع ١٠٠٠ )مطبوعه وارالفكريروت لبنان ٢٠ ص٩١)
```

360

(تغییر دوسالعانی از علامه ایوانفشل میونخود و آلوی فقی (مهومیتاه) مطبوعیکتید ارداد بدهمان ۲۵ می ۱۳۱۱) (انوار اکتوبل وامر ارائ و لرا العروف به بیشاه ی از تاضی ایوانخیره با انتدی مریضاه کاشیرازی شاخی (مهدی ۱ ۵ س ۱۳۸) (هدادک المتوبل و وقائق الناویل از طار ایوال کاست میدانشدین امرین تخویش (میرسایشد ۲۰) تا ایم ۱۳۷) ﴿١٥﴾ مطلقه كى عدت كى حالت بين نكاح كلية منقطع نهين موتا يعض وجه عاثر نكاح باقى ربتا ، مثلاً مت عدت مين عورت کا نان ونفقہ اور رہائش خاوند کے ذمہ ہے۔ اس مدت میں اگر زوجین میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو

دوسرے کی میراث سے بقدرشرعی حصہ مائے گا۔

(احكام القرآن از امام الونجراحد بن على دازى بصاص (م مع عدد) مطوعد دادالكتب العربيد يروت البنان ج اس سع) (تغير مظهرى از علاسقاضي شادالله بالى ي عنى مجددى (م ١٢٥٥ ها) (دارد وترجد) ج اس ١٩٩٠)

١٦﴾ رجعت قول او بعل دونوں سے ہو عتی ہے۔ مثلاً مطلقہ کو کہے کہ میں نے طلاق رجعی سے رجوع کیا۔ یاصحبت کرے۔

شہوت سے بوسددے لے باچھو لے باشہوت سے شرمگاہ کود کھے لے۔ ہرطرح سے رجعت ہوجائے گی۔

(الجامع الأحكام القرآن ازعلا مدايوعبدالله محدين أحمد ما كلى قرطبى (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيد يروت لبنان ج ٣ ص ١٢١) (تغيير عظبرى ازعلامة قاضي شامالله بإنى يتي عناني مجدوى (م ١٣١٥هـ) (اردور جد) عاص ٢٩٠)

﴿ ١٤﴾ بالغة عورت كے نكاح كرنے ميں ولى كى اجازت شرط تبيں _وہ اپنا نكاح خودكر على ہے _ كيونكر آيت مباركہ ميں عورت كو

حکم ہے کہ وہ اپنے کو دوسرے نکاح ہے رو کے۔ یہال مردول یا ولیول کو خطاب نہیں عورت کے ولی ہے اجازت کینے میں بے شارد بی ودنیوی برکات ہیں۔ بیا ہے تجر بات سے بہتر مشورہ دے سکتے ہیں۔ آیت کے کلمات کی تفیہ

﴿١٨﴾ عورت پراپنے خاوند کے حمل کی حفاظت فرض ہے۔ نیز بیجی لازم ہے کدوہ مرد کے حمل کے ساتھ کی اور مرد کے حمل کو نه ملائے۔ اگر چداے طلاق دی جا چکی ہو۔ آیت مبارکہ نے نہایت تاکیدی انداز میں اے بتایا کہ اگروہ الله اور

آخرت برایمان لاتی میں توایئے رحم کی حالت کونہ چھیا کیں۔

﴿١٩﴾ خاونداور بیوی کے ایک دوسرے پر چند حقوق وفر ائض ہیں۔ان میں سے پچھ دہ ہیں کہ جن کے ادانہ کرنے پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔اوراے ادائیگی پرمجبور کیا جاسکتا ہے۔ بیشری حقوق ہیں۔ پچھ حقوق وہ ہیں جوا خلاقی طور پر ذمہ ہوتے ہیں ان کا دعویٰ عدالت میں تہیں کیا جا سکتا۔ بیحقوق اخلاقی ہیں۔شرعی اورا خلاقی حقوق خاونداور بیوی دونوں کے ذمہ

آیت مبارکہ کے کلمی در بالم معرف وف " نے ان دونوں کا بیان نہایت اعجازے کردیا ہے۔
(اباب الدون مان التوبل الرون بالدون فی تغیر خان ان ادعاء ملی من محد خان من (موجع) عام 1920)

﴿ ٢٠﴾ عورت كشرى حقوق جوخاوند كے ذمه واجب الا وائيں وه يہيں:

کھانا،جیساخودکھائے اسے بھی کھلائے۔

كِبْرُا، جَس حيثيت كاخود يہنےائے بھى يہنائے۔

حسب میشیت اے رہے کے لیئے مکان دے۔

- (9) حب ضرورت مجامعت کاحق ادا کرے۔
 - (0) حق مبراداكرے
- (ر) بیوی کے لیئے احکام اسلام اور شرائع کی تعلیم کا اہتمام کرے۔
- (ز) محسن معاشرت کے ساتھ سلوک کرے۔اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو حقوق کی ادائیگی میں عدل و انصاف سے کام لے۔معاملات اور معاشرت میں کسی ایک کوتر جیج نہ دے۔قرآن مجید اور احادیث طیب میں جابجان حقوق کا ذکر ہے۔اختصار کی خاطر ہم چندآیات مقدسہ کی تلاوت کرتے ہیں۔جن میں ان حقوق کا واضح حکم ہے۔
 - (ا) وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعُرُوفُ.....الآيه (الله آيت ١١٠) اوران سے اجھابرتاؤ كرو۔
 - (ب) فَامُسَاكُ ، بِمَعُرُوفِ أَوْتَسُرِيْحٌ بِإِحْسَانٍالآيه السورة البقر، آيت ٢٢١) پر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے۔ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔
 - (ع) وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسُوتُهُنَّ بِالْمَعُرُونِالآية (سوره بقره آيت ٢٣٢) اورجس كا يجدم (خاوند) اس يرعورتول كاكها نا اور يهنا محسب دستور
 - (٠) الرِّجَالُ قَـوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَافَضْلَ اللهُ بَعْضَهُمُ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَآ اَنْفَقُوْامِنُ اَمُوَالِهِمُ الآية (سررة النساء آيت ' ٢٢)
 - مردافسر ہیں عورتوں پڑ ،اس لیئے کہان میں ایک کودوسرے پرفضیلت دی اور اس لیئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیئے۔
 - (٠) وَأَلْتُواالنَّنِسَآءَ صَدُقْتِهِنَّ نِحُلَةً الآية (سوره النساء آيت ٤٠) اورعورتول كوان كرم خوثى عدو
 - () وَانُ أَرَدَتُمُ اسْتِبُدَالَ زَوْجٍ مُكَانَ زَوْجٍ وَالْتَيْتُمُ احَدَهُنَّ قِنْطَارَافَلَاتَأَخُذُوامِنَهُ شَياً - اَتَأْخُذُونَهُ بُهُتَانَا وَأَثْمَامُبِينَا ﴿ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدَافَضٰى بَعْضُكُمُ الْي بَعْضِ وَأَخَذُنَ مِنَكُمُ مِيْتَاقًاغَلِيْظًا ﴿ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ

اورا کرتم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو (ایک بیوی کوطلاق دے کر دوسرے سے نکاح کرنا چاہو) اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہوتو اس میں سے پچھواپس نہلو۔ کیاا سے واپس لو گے۔جھوٹ با ندھ کر، اور کھلے گناہ سے، اور کیونکراسے واپس لو گے۔ حالا نکہتم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پر دہ ہولیا، اور وہتم سے گاڑھا عمد لے چکیں۔ (/) وَلَـنُ تَسۡتَطِيهُ عُوۡآانَ تَعُدِلُوۡابَيۡنَ الدِّسَآءِ وَلَوۡحَرَصۡتُمُ فَلَاتُمِيۡلُوۡاكُلُ الْمَيۡلِ

فَتَذَرُوهُ هَا كَالْمُعَلَّقَةِ الآية اورتم بركزنه وسكے كاكه عورتوں كو برابرر كھواور جا بے كتى بى حرص كروتوبيتونه بوكدا يك طرف يورا جمك

جادً كددوسرى كوآ دهر ميل تكتي چيور دو_

(٥) وَإِذَاطَ لَمْ تُتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغُنَ آجَلَهُنَّ فَلَاتَمُضُلُوهُنَّ أَنَ يُنكِحُنَ أَزُوَاجَهُنَّ إِذَا

تَرَاضَوَ ابَيْنَهُمْ بِالْمَعُرُوفِ الآية (سورة البقرة آيت ٢٣٢)

اور جب تم عورتوں کوطلاق دواوران کی (عدت کی) میعاد پوری ہو جائے تو اےعورتوں کے والیو!انہیں نہ روکواس ہے کہایئے شو ہروں سے نکاح کرلیں۔ جب کہآ پس میں موافق شرع رضا مند ہوجا کیں۔

(ط) لِيَايُّهَا الَّذِينَ المُّنُوالَايَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُواالنِّسَآءَ كَرُهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا

بِيهِ الْوِينَ الْمُعُوادُ يُحِنَ مَعُمُ اللهُ مِنْ مُوالْمِينَةُ مُبِينَةٍالآية (سررة النساء آيت ١١)

اً ہےا بیان والو اجتہیں حلال نہیں کے عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ زبر دی اورعورتوں کور دکونیں اس نیت ہے

کہ جومبران کودیا تھا اس میں ہے کچھ لےلو مگراس صورت میں کہ صریح بے حیاتی کا کام کریں۔

(احکام القرآن از امام ایو کم احرین کا باداری دستامی (مرسمتاهه) مطبوعه دادالکت العربید بیروت آنینان رخاد مس سمتاه دانید) (احکام القرآن از علامه ایو کمرتی میزدانند العربی العربی العربی العربی العربی مطبوعه دار استروت آنینان رخاد می

ا ادع مهم اخران ارعامه او برخد من خراهه احروب بای اخریکا کار مهم الطفاعی عند ارسر که بروی برای کار ۱۰ ماهای ا این (النعبرات الاحرب از طامه احربیون جرنبوری (مومالاه) مطبوعه کنیدها نیر خطی نیشاد رسم ۱۲۲۲)

الله (مراع الرائع أن العروف يغير المن كثير مافظ عاد الدين المتعلى بن عربي كثير شافي (مراع عرب) عام من اعما)

الأواد المتر بل دار الراد ال المروف بينادي از قائل الاختراط الله بين عربيفادي شرازي شافي (م ١٨٥٠) عن ٥٠٥١)

الله (لاب الآد آل في معالى التو لل الكورف يتعبر خازن از علامة للي من فرحة ازن خاص (م120 عند) خالب 112) الله (عد الك المتو لل وها أق الآد في ازعلامه إلا المركات عبد الله بن احديث كوركس (مرواي عند) تما الم 112)

٢١٥ عاوند ك شرى حقوق جويوى ك ذمدواجب الادامي وهيدين:

(ل) تمام امور مین اطاعت کرے۔

(ب) خاوند کی ہرخدمت بجالائے۔

(9) اگرخاوندگھر میں موجود ہوتو اس کی اجازت کے بغیرتفلی عبادت (روز ہوغیرہ) میں مشغول نہ ہو۔

(·) حیض ونفاس کے سوا خاوند جب طلب کرے اپنے او پر مردکو قابود ہے۔ منع نہ کرے۔

(9) خاوندگی اجازت کے بغیر گھرے نہ نگلے۔

(١) شوہر کے گھر میں اے ندآنے دے جے شوہر ناپند کرے۔

(ع) بے تابانہ غیرمحرموں سے گفتگونہ کرے۔

قرآن مجیداور احادیث مقدسہ میں عاکمی اور خاندانی زندگی کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔اختصار کے پیش نظرا یک آیت کی تلاوت کی جاتی ہے: ٱلرِّجَالُ قَوّْمُونَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَافَصَّلَ اللهُ بَعُضَهُمُ عَلَى بَعْضٍ وَّبِمَآانَفَقُوا مِنُ آمُوالِهِمُ ، فَالصَّلِحْتُ قَانِتَ خَفِظْتٌ لِلُغَيْبِ بِمَاحَفِظَ اللهُ ، وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضاجِع وَاصْرِبُوهُنَّ فَإِنُ أَطَعْنَكُمْ فَلاتَبُغُواعَلَيْهِنَّ سَبِيًّلا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ١٦٠ (سورة النساء أيت ٢٨) مردافسر ہیں عورتوں پر،اس لیئے کداللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پرفضیلت دی اور اس لیئے کہ مردوں نے ان پر اینے مال خرچ کیئے ۔ تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوندوں کے پیچیے تفاظت رھتی ہیں۔جس طرح اللہ نے حفاظت کاعلم دیا اور جنعورتوں کی نافر مائی کاتمہیں اندیشہ ہوتو انہیں سمجھاؤ اوران ہےا لگ سوؤ اورانہیں مارو پھر اگروہ تہارے تھم میں آ جا نمیں توان پرزیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بڑا بلندے۔ اس آیت نے مرد کے چند حقوق بتائے کہ عورت مرد کے مال ،گھر ،عزت اور حمل کی حفاظت کرے مرد کی خاطرعورت 🕽 اپنی عصمت کی حفاظت کرے۔ نا فرمانی کسی حال میں بھی عورت کے لیئے جائز نہیں۔ بلکہ اس کی پوری اطاعت کرے' (رجد مدیث) رسول الله علی نے فرمایا: سنوا تمہاری بیویوں پرتمہاراحق ہاورتمہاری بیویوں کاحق تم پر ہے۔ تمہاراحق (بیویوں پر) پیہ ہے کہ وہ تمہارے بستر وں برتمہارے ناپندیدہ لوگوں کو نہ آنے دیں،تمہارے ناپندیدہ لوگوں کو 🌓 تمہارے گھروں میں نہآنے دیں۔اوران بیویوں کاتم پرحق میہے کہتم ان کواچھے کپڑے پہناؤ اورا چھے کھانے کھلاؤ۔ (اس حدیث کوتر فدی، تسائی این مالید نے حضرت عمر دبن الاحوص رضی الله تعالی عندے بیان کیا ہے؛ بحوالہ (الدرالمقوراز حافظ علال الدین سیوطی (م <u>اال</u> ھے) مطبوعہ مکتبہ آیة الله الحظمی قم ای_نان نی اص ۲۵۷) (ترجمه حدیث) حضرت عمرو بن الاحوص رضی الله تعالی عنه روایت فرماتے ہیں که رسول الله تلانے نے جملة الوداع کے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا اور وعظ و تھیجت کے بعد فر مایا: سنو!عورتوں کے ساتھ خیرخواہی کرو۔وہ تبہاری مددگار ہیں۔تم ان پر صرف اس صورت میں حق رکھتے ہو جب وہ کھلی بدکاری کریں۔اگر وہ ایسا کریں تو اُن کواُن کی خوابگا ہوں میں تنہا چھوڑ دو۔اوران کو(تادیب کے لیئے)معمولی سا مارو، پھرا گر وہتمہاری اطاعت کرلیں (اور بدکاری ہے تو ہے کہیں) تو ان 🌓 کومزید مارنے کا کوئی بہاندنہ بناؤ _سنو اتمہاراحق تمہاری بیویوں پر ہے اور تمہاری بیویوں کا حق تم پر ہے _تمہاراحق ان پر بیہ ہے کہ دہ تمہارے بستر ول بران کو نہ آنے دیں جن کوتم ناپیند کرتے ہو، اور نہان کوتمہارے کھروں میں آنے كى اجازت وين جن كوتم نالىندكرتے ہو۔سنو!ان كاتم برحق يد بے كدان كے كھانے بينے (اورباس) ميں حسن سلوك كرو (جامع رزى ادام مابوعي محدين على رزى (عويمه م) جادي الارادار) (ترجه مديث) ايك صحابية في حضورا كرم على عدريافت كيا- يارسول اللهيك إمردكا يوي بركياح تب؟ آب في مايا: (خاوند کے گھرے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے) اگر بغیرا جازت اس کے گھرے نکلے گی تو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، روح 🏮 الا مین (حزیہ بڑیل) رحمت اور عذاب کے فرشتے اس پرلعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ کرآئے۔صحابہ

^=

نے دوبارہ دریافت کیا: یارسول الشتا: خاوند کا بیوی پر کیاحق ہے؟ آپ نے فرمایا: اگروہ اے پاس بلائے تواپنے کو

```
احكام القرآن
```

پاز ندر کھے اگر چہ کجاوہ پر ہو۔ صحابیہ نے مزید دریافت کیا کہ یارسول الشنظیۃ! خاوند کا بیوی پر کیاحق ہے؟ آپ نے ارشاوفر مایا:اگر خاوند ناراض ہو جائے تو اے راضی کرے۔ایک آ دمی ، جو د ہاں حاضرتھا،اس نے دریافت کیا۔اگر چہ خاوند بلا وجہ ناراض ہو۔فر مایا!اگر چہدہ دریادتی کرتے ہوئے ناراض ہو(اس کوراخی کرنامورت پرلازم ہے) درداہ انکم بین زیادم نوعاجا مح المسانیداز نام ایوالو پرتھ بری محودالخوارزی (م<u>۲۱۵</u>۲ء) مطبعہ دارانکت العلمہ بیرد≕ لبنان ج ۲۰۰۲)

ایک اور حدیث میں ہے:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ النَّيْ اللَّهِ مَنْ حَقِّهِ مَرَاقَبَهُ اللَّهِ فَيْهِ نَظُراً وَ سَمْعاً وَ نُطُقاً وَ بَطُشاً وَسَعْياً وَ مَشُرَباً وَمُلَاساً و مَطْمعماً وَ رِعَايَةً لَّهُ فِي سَائِرِ ذَلِكَ وَحِفُظاً وَايُعَاراً وَمَوَافَقَةُ وَاحْتِرَاماً لِمَا اوْجَبَ اللَّهُ لَهُ

حضورا کرم نورمجشم رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: مرد کاحق عورت پریہ ہے کہ وہ مرد کے تمام امور کے بارے میں اللہ سے ڈرتی رہے۔ دیکھنے، سننے، بولنے، پکڑنے، چلنے، پینے، لباس، غذا اور دیگر تمام امور میں اور مرد کے حقوق (ال، اولاد، کمر وغیرہ) کی حفاظت کرے، ایٹار کرے، اس کی تمام امور میں موافقت کرے اور اس کا احترام

کرے کہاللہ نے اس کا احترام ضروری قرار دیا ہے۔

(احكام الترآن ازعلامه ابو بكر محد بن عبدالله العروف ما بن العربي ما تكي (ميسه ۵ هـ) مطبوعه دادلعر قد بيروت البزان ح1 م ١٨٩) (ادکام الترآن اذماخ ایوبکران برن کل دازی ده می (م سفته به معلوندوادانکت العربید و شکرنان برن می ۴ داند) (ایل من ادکام الترآن از طار ایوبکرانشد برن برن برن کار می (۱۳۸۰ هر) معلیزندادانکت العربید در شاکبتان ج ۴ می ۱۳ ŵ (مَنْسِرالقرآن العروف يَغْسِرا بن كثير حافظ فادالدين المغيل بن غمر بن كثير شافعي (٢٢١٧هـ) "ج1 ص ٢٤١) (النغيرات الاحمد ازعلامه احمد جون جونوري (م١٣٥ه) مطبوع مكتبه فقائه محلَّه جنَّى يشاور مي ١٢١) 14 (تغییر مظهری از علامه قاضی ثنا ه الله یانی تی عمّانی مجد دی (سم۲۲۵ه و) (اردوز جمه) نتی احم (۳۹۱ (الوار التوزيل وامرار الكوبل العروف به بينياه كي از قاضي الوالخير عبد الله بن قريضا و كاشراز ي شأفي (مر١٨٥ =) من ١٥٠) 14 (الماب البَّاوِيل في معاني المتر مل المعروف يغير خاز ن ازعلامة لم ين محمد خاز ن شاقعي (م172 ع هـ) ج أص ١٦٧) (بدادك التزيل وحقالتي الباويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (مر ١٠١٠هـ) ج اسم ١٩٠٠) 24 (منبر طالين ازعلامه طافة طال الدين سيوطي (مر اال مه) وعلامه طال الدين كلي مطبوعه كمتر فيعل كمرمه) (تغیرصادی از طار احدین محرصادی الی (ماسانه) مطبوع مکتب فعل مکرست اس ۱۰۱) (الدرامنة رازمانة جال الدين سوفي (م الله م) مطبوع كمتراً = الشاهمي فم ايران ح ام ١٠٥١) (ترغدى ابن بادر مندامام احر بحوال (تغيرروح المعانى ازعلامه أبوالفعنل سيدتمود آلوي حنى (م2 عياهه) مطبوع مكتبه الداديد لمان ج عن ١٣٦٠)

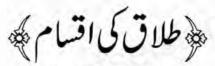
۵۰ (عامی السانیداز کام اوالو یوری می وانواردی (عرف و که آن کا بدر داراتک اهمیه پیروت ایسان ۱۳۳۰،۱۳۳۰) ۱۷ (همیریسر از ۱۸ همیریسر از ۱۸ همیریس الدین همروزی (عروجه ۱۰ میلیو عداد انگریروت ایسان ۱۳۳۰ می ۱۳۰۰) (۲۲ کههه مرداور بیوی کے اخلاقی حقوق بے شار ہیں۔ان میں سے چندا یک میہ ہیں:

- - (ب) بوقت ضرورت اس کالباس تیار کرے۔ کیڑوں کودھو کرصاف کرے۔
 - (ع) فاوندکو ہرطرح سے راضی کرنے کی کوشش کرے۔
 - (9) گھركوآ راستد كھے۔
 - (٠) خاوندکی رضا کے لئے بناؤ سنگار کرے۔

احكام القرآن مهمههههههههههههه غاوند کی موجود گی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت میں مشغول نہ ہو۔ (1) مِرد کے لیئے ضروری ہے کہ بیاری میں اس کاعلاج کرائے اور اس کی صحت کو برقر ارر کھنے کی تد ابیر کرے (1) بھی بھی اس کے میکے والوں سے ملاتار ہے۔ (8) ہوی کی رضا جوئی کے لیئے عمدہ لباس پہنے۔ (4) ہوی کی مہیلیوں ہے حس سلوک کرے۔ (6) حضور سيدعالم ﷺ نے فرمایا: خيباً رُكُمْ خِياَرُكُمْ لِنِسَا نِهِمْ تَمْ مِين بهتروه ہے جوا پنی بیویوں کےحوالہ ہے بہتر ہو (رواوا بن بلبرس الي هريرة بحوالي ...) ' (كنز العمال في سنن الأوال والا فعال از علامة على متى (م 20 ه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان من ١٦ ح ٢١٥ (كنز العمال) تم میں بہتر وہ ہے جوائی ہویوں کے حوالہ ہے بہتر ہو۔ نیز ارشاد نبوی ہے: لَوُ كُنُتُ اهِراْ أَحَداْ أَنُ يُسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ لَآمَرُتُ الْمَرُأَةَ أَنُ تَسْجُدَ لِزُوجِهَا وَالَّذِي نَفُسُ مُحَمَّدٍ بِيَـدِهِ لاَ تُـؤَدِيَ الْـمَـرُأَةَ اَنْ تَسُجُدَلِزَوْجِها وَالَّذِي نَفُسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لاَ تُؤَدِيَ الْمَرُأَةُ حَقَّ رَبِّها حَتّى تُؤَدِيُ حَقَّ زَوُجِهَا كُلِّهِ حَتَّى لَوْ سَأَلُهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبِ لَمُ تَمُنَعُهُ (رواه الا مام احمد وابن ملجه وابن حبان عمل معبد الله بين او في بحواله. (كنز العمال في سنن الاتوال والا فعال از علا مبطى متى (م240 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان 17 ا ج17 ح74 اگر میں کسی کوغیراللہ کو بحدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کواپنے خاوند کو بجیرہ کرنے کا حکم کرتا ہے ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں (مجھ)محمد کی جان ہے۔عورت اپنے رب کاحکم اس وقت تک ادامبیں کرعتی جب تک اپنے خاوند کے تمام حق ادانہ کرے۔اگر خاونداے طلب کرے اگر چہوہ اونٹ کی کو ہان پر ہوتو اے منع کاحق (تغيرودح العانى ازعلاميا والفشل سيدمود آلوي خفي (م121ه)مطبوع كمتبداد يدلمان ٢٠ص١٢٥) (تغيير القرآن المروف يغييرابن كثير حافظ فدادالدين النفيل بن عربن كثير شافعي (ميم يديه) نام امرا) (يغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااوره) وعلام جلال الدين كلي مطبوع مكتب يعل مدكرم) (تغير صادى از علامداحم بن محرصادي ماهي (معتلاه) مطبوعه مكتبه يقل كد كرمه ج اص ١٠١) (الغير مظهري ازعلامة قاضي تأوالله يالى في عني مجدوى (عرور اله) (اردور جمه) ج1 ع اص ٢٩١) (لياب الآول في معالى المتزيل العروف يعير خازن ازعا من بن محد خازن شاي (م٢٥٥ه) ن احم ١٦٧) (تغییر کبیر ازام فخرالدین مجرین شیاه الدین عمر مازی (۱۰۲۰ م) مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان ۲۰ می ۱۰۱) مردوں کواللہ تعالیٰ نے عورت پر فضیات دی ہے۔افضلیت کی چند وجہیں ہیں جسمانی طور پر مضبوط ہیں۔عورتوں کی نسبت ان کی عقل کامل ہوتی ہے۔ دیت، وراثت غنیمت اورشہادت میں ان کاحق زیادہ ہے۔ مِنصب امامت وقضا کے یہی اہل ہیں۔ بوقت ضرورت بشرط عدل مردایک سے زیادہ بیویوں سے بیک وقت نکاح کرسکتا ہے۔ زوجین پر لازم ہے کہوہ اپنے فرائض خوش اسلو بی ہے ادا کریں۔ تا کہ اسلامی معاشرہ واقعۃ امن کا کہوارہ بن جائے۔ (تغییر کبیر از امام فخرالدین محرین ضا دالدین مردازی (۱۰۲۰ ۵) مطبوعه داد الفکر بیروت لبنان ت۲۰ می ۱۰۱) (لباب الآول في معانى أخر لل المروف يتغير خازن از علامة في بن محد خازن شافعي (م٥٠٤هـ) جام ١٦٨) (احكام القرآن ازام الوكراحرين على دازى صاص (م معمود دارالكتب العربيين وت البنال جام ١٠٠١) 44444

375

باب(۲۷)



بِسُمِ اللهِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرُّحُمْنِ الرِّحِيْمِ

الطَّلاقُ مَرَّانِ فَامُسَاكُ ، بِمَعُرُوفُ اَوْتَسُرِيَحُ ، بِإِحْسَان ، وَلايَحِلُّ لَكُمُ اَنُ تَأْخُذُوا مِمَّا اتَيُتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا اَن يَخَافَا آن لَا يُقِيمًا حُدُودَ اللهِ اللهِ مَا أَن تَأْخُذُوا مِمَّا اتَيُتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا اَن يَخَافَا آن لَا يُقِيمًا حُدُودَ اللهِ فَالْحَدُودَ اللهِ فَالْحَدُودَ اللهِ فَالْوَلَئِكَ هُم عُلَي مُعَلَّمُونَ ﴿ عَلَيهُ مَا فَيُمَا الْفَتَدَتُ بِهِ مَا لَكُمُ وَاللهِ فَالْوَلَئِكَ هُم عُلَي اللهِ فَالْوَلِئِكَ هُم عُلَي اللهِ فَالْوَلِئِكَ هُم اللهِ فَالْوَلِئِكَ هُم اللهِ فَالْوَلِئِكَ هُم اللهِ فَالْولَئِكَ هُم اللهُ اللهُ مِنْ ، بَعُدُ حَتّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ اللهِ فَالْ طَلْقَهَا فَلا تُحِلُّ لَهُ مِنْ ، بَعُدُ حَتّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَالِنُ طَلَّالُ لَي يَقِيمُا حُدُودَ اللهِ وَلَا اللهُ وَلِي اللهُ وَلَى اللهُ وَلَى اللهُ وَلَي اللهُ وَلَي اللهُ وَلَى اللهُ وَلَي اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلِي اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلِي اللهُ وَلِي اللهُ وَلَا اللهُ وَلَى اللهُ وَلَو اللهُ وَلَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ ا

پیولگائی دوبارتک ہے۔ پھر بھلائی گے ساتھ روک لینا ہے۔ یا نیکوئی کے ساتھ چھوڑ
وینا ہے۔ اور تمہیں روانہیں کہ جو بچھ عورتوں کو دیا اس میں سے پچھ واپس لو، مگر
جب دونوں کواندیشہ ہوکہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے۔ پھرا گرتمہیں خوف ہوکہ
وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر پچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ
دے کرعورت چھٹی لے۔ بیاللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور جواللہ کی
حدوں ہے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ پھرا گرتیسری طلاق اسے دی تو اب
وہ عورت حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ پھروہ دوسرا
اگراسے طلاق وے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر
سیرہ ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے اور بیاللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا
ہے دائش مندوں کے لیئے۔
سیرہ ہورہ ایوں میں وردہ ہورہ آب ایس میں ایک کرتا

حل لغات:

اَلْطَلَاقُ ":طلاق كالغوى معنى إبندى ت زادكرويا-

اصطلاح شرع میں طلاق سے مراد ہے: نکاح کی پابندی کو تخصوص الفاظ سے فی الفوریا آئندہ اٹھا دینا۔طلاق کے

الفاظ صريح بھی ہیںاور کنایہ بھی۔

(المغردات في غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمد أمفعل الملقب بالراغب اصغباني (ع٢٠٥هـ)

مطبرعة ورمحد كار فانتجارت كترايي اس ٢٠١)

روالمحاراز علامه سيدته المن الغير بابن عابدين شاى (١٢٥٢هـ) مطبوعه داراحيا والتراث العربي بروت لبنان من ١٢٦٠) (المحرارا أنّ شرح كترالدة أنّ ازعلا مدزين الدين بن تجمع في (م ١٤٥٨هـ) مطبوعه الح الموسيد اينذ كميني كراجي من ٣٣٥٠) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الإعبد الله تحدين احمد ما كل قريلي (م ١٤٦٨هـ) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان من ٣٠٠٠)

ألطلاق "ميں الف لام عبدي ہے۔ اس مرادايي طلاق ہے جس ميں مردكور جوع كرنے كا اختيار باقى رہتا ہے۔ مَرْتَان " : الغت مِن مرة مع مرادا يك دفعه كرنا ب مراس كااستعال جزز مانه برجونا ب يعن دوبار

آیت کامعنی یہ ہے کہ جس طلاق میں مردکور جعت کاحق باقی رہتا ہے وہ دوبار طلاق ہے۔ کیے بعد دیگرے ہول

التھی دومر تنیا دونو ل صورت میں طلاق رجعی ہے۔

(الغيرات الاحرب ازعلامه احمد جون جو نبوري (م ١٣٥ هـ) مطبوعه مكتبه تقاني كله جنلي فياورص ١٢١)

(تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اال ه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كمتبه فيعل مكرمه) (تغییرصادی از علامه احمد بن محرصادی مالکی (م۲۲۲هه) مطبوعه مکتبه یعل مکه مکرمهٔ ج اص ۱۰۱)

(احكام القرآن ازعلاميا بويرجم بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكن (معموعة دارلمعرف يروت لبنان في اص ١٩٠)

(لباب الباديل في معاني التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن محمة خازن شافعي (م<u>٢٥</u>٥) ج الم ١٦٨)

(تغيير دوح المعاني ازعلامه ابوالعضل سيدمحود آلوي خفي (م٥٧١ه) مطبوعه مكتبه امداديه لمان ٢٠٩ص ١٢٥)

(تغییرالقرآن المعروف بغییراین کثیر حافظ تا دالدین استغیل بن عمر بن کثیر شاقعی (میریسی) جایس ا ۲۷)

(احكام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على راز كايصاص (م مصيح هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ج اجم ٣٥٨)

ا" بِمَعُرُون ": إمُساك: مِسُك بنائ - جَس كامعتى بروكنا - طلا ق كامقابل -

بحیل کو مُنسِب ای لیئے کہتے ہیں کدوہ مال کورو کے رکھتا ہے۔

مِسک کامعنی حفاظت کرنا بھی ہے۔ای لیئے عقل اور قوت کومسکہ کہتے ہیں کہ وہ بھی حفاظت کرتی ہے۔عقل

برائیوں سےاور توت ذلت سے روکتی (المفروات في غريب القرآن ازعلام حسين بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصغباني (عمر ٥٠٠٠)

مطبوعة ورحم كارخانة تجارت كتبكراجي عس ٣١٩،٣١٨)

(تغير كبير ازام مخرالدين محد بن ضاء الدين عمر رازي (م٢٠٠٠ هـ) مطبوعه وارالفكر بيروت لبنان ٢٠٠ ص١٠٣)

معروف شرعاً معروف ہروہ معاملہ ہے جواح چائی کوشامل ہو۔ نیک سلوک جسن صحبت اور حقوق کی ادائیلی۔

(انوارالتر بل داسرارالآویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیرعبدالله بن عربیضاوی شیرازی شافعی (۱۲۸۰ هـ) من ۱۵۰ (لباب الآویل فی معانی التر بل المعروف بینسیرخاز ن از علام یکی بن محدخازن شافعی (۱۲<u>۵ ک</u>ه) تا ۱۳۹۱)

1+1+1+1+1+1+1+1+1

احكام القرآن ---------

آیت کامفہوم یہ ہے کہ دوطلاقوں کے بعد بغرض اصلاح بیوی کوروک لینا اور طلاق ہے رجوع کر لینا ہے۔

وُتَسُرِيح" باحسان: ترئ ،مرح سے بنايے جس كامعىٰ بآزاد چوراد يا، عليمده كردينا

بالوں کو کھلا چھوڑ دینے کوتسر سے کتبے ہیں۔ تنکھی کرنا۔ای طرح جانور کو چرنے کے لیئے کھلا چھوڑ دینے کو بھی تسر آع كتي بيل-

(المفردات في غريب القرآن از علام حسين بن محرالمفصل الملقب بالراغب اسنهاني (ع⁴2 هـ) مطوعة ورقحه كارغانه تتجارت كتبكرا بي اس ۴۳۰)

إخسان عمرادعورت كاممراداكرنا جقوق عدت اداكرنا اورغيب ندكرناب

آیت کامفہوم یہ ہے کہ دوطلاقوں کے بعدم دکو دوسراحق بیصاصل ہے کہ عورت کو بھلائی کے ساتھ چھوڑ د مالی حقوق ادا کرے اور بعد تفریق اس کی بُر ائی بیان نہ کرے کہ پیغیبت ہے۔

دوطلاقول کے بعد چھوڑ دینے کی دوصور تیں ہیں:

عورت کوای حالت میں رہنے دے تا کہاں کی عدت ختم ہوجائے اور دواس کے نکاح ہے آزاد ہوجائے

دوطلاقوں کے بعد تیسری طلاق دے کرفارغ کردے۔

(احكام القرآن اذام ابوكراتيرين على دارك يصاص (م مع ٢٠٥) مطبوعة دادا لكتب العرب يروت لبنان يما اسمام

(إلى من لا حكام القرآن إذ علامه الوعبد الشدقيرين احمر الكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان تي ٢٠ ص ١١٢)

تغيركير اذام الخرالدين محرين فياوالدين مردازي (ع٢٠١٥) مطبوعة دار المكريروت لبنان ع٢٠٠١) (تغير مظهري از علاسهامي شاه الله يال في عنال محددي (عواسم اردور جمه) ان ارس ٩٠٠)

(انوار المتر بل دامرار الأول السروف به بيناه ي از قاضي الواقير عبدالله بن عمر بينياه ي شرادي شامي (م<u>ر ١٨٥ هـ)</u> م

(مغير جلالين ازعامه مافع جال الدين سيولي (م ااو مه) وعلى مطال الدين كلي مطبوع كمية يعل مكر من (تغيرمادك ازعلامدا تدين فرمادي الى (١٢٢٢ه) مطبوع كمترفيل كدكرمدن اع ١٠١٠)

(لباب الأول في معاني المتر بل المعروف يغير خازن ازهلا سطى بن قرخازن شاقل (م100 هـ) ج الم ١٢٩)

مِلَ لَكُمَ أَنْ تَأْخَذُوا مِمَّا الْتَيْتُمُوْ هُنَّ شَيْأً

اور تنہیں روانہیں کہ جو پکھ ورتوں کو دیا اس میں ہے بکھ واپس لو۔

آیت میں خطاب مردول سے ہے یا حاکمول ہے۔ دونوں وجہیں درست ہیں۔

ا گرخطاب مردوں سے ہےتو اس ہے مراد بطور ملکیت لیٹا ہےاورا گرحا کموں سے خطاب ہےتو معنی ہے ُ دلانا' قبضہ کروانا'

التيتم ": عمرادم ياعورت كوبردى بوكى شئ بـ

4

مفہوم آیت کا بیہ ہے کہ اے مردو اِلممہیں روانہیں کہ جومبر یا اور کوئی شئے جوم نے اپنی بیوی کودی وہ واپس لو۔ یا اے حاکمو! تمہارے لیئے جائز نہیں کہ جومہر بوقت نکاح تم نے مردوں سے لے کرعورتوں کو دلوایا طلاق کے وقت وہ

مہر لے کرم دول کووالیں لوٹاؤ۔

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد التدميم بن احمد ماكي قرطبي (م ٢٦٨ ٥ ع) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت البنان و ٣٠ص١٣١)

(احكام القرآن ازامام الوكراتية بن على دازي بصاص (م معاه) مطبوعة داراكتب العربية بيردت البنان اج اص ١٣٩١)

(انوارالتزيل واسراراله ولي المعروف به بيضاد كاز قاضي ابوالخير عبدالله بن تربيضادي شيرازي شافعي (م100 هـ) من ١٥١)

احكام القرآن

دُور اللّه : حدودالله عمراداس آیت میں دہ شرعی حقوق میں جوشو ہر کے بیوی کے ذمہ پراور بیوی کے خاوند کے ذ ہوتے ہیں ۔حسن صحبت اورخوش روئی ہے زوجین کا پنے حقوق ادا کرنااس میں شامل ہے۔ آیت کامعنی یہ ہے کہا گرم دیاعورت یا دونو ل کواندیشہ ہو کہ ہم زوجیت کے حقوق ادانہیں کرعمیں گے۔ (الحاصل حكام القرآن ازها ما ابوعبد الذيح بن الدياكي قرطبي (م ١٦٨٠ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ٢٥٠ ص ١٥٠) (ا دکام القرآن ازام الا برکم احد بن فاراز کار صاص (م شعرت می تعکیورد ادا الکسید المربیدی و تسایسیان ۱۹ می ۱۹۳) (الشیرات الامریه از ملامه احرفیون جونیردی (م ۱۳۵۶) میلود مکتبه هاریط بخل نیادر ز ۱۳۵) فلا حُناحَ عُلْمِهما فيما افتدت به: فدیہ سے مراد مالی بدلہ جس سے آنسان آنے والی مصیبت کوٹال دے یا عبادت میں نقصان کو پورا کر دے۔ (الفردات نی غریب القرآن از علام حین بن محدالمفصل الملقب بالراغب اسفہائی (ع میں ہے) مطبوعہ نورمحدکار خانہ تجارت کتب کرا چ (۲۷ میں) ز وجین اگر گمان کریں کہ ہم اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ عمیں گے اور حقوق زوجیت ادا ہونا ہم ہے دشوار ہے تو عورت جو مالی معاوضہ (مثلامہر کی واپسی) دے کراینی خلاصی کرالے تو فعد بید ہے اور لینے میں عورت اور مردیر کوئی گناہ آہیں۔ اس آیت میں صلع کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ (الغيرات الاحميه ازعلامه احم جون جونيزري (ميم الاه) مطبوع كمتية هاني كله جنكي يشادر من ١٢٥) (تغييرروح العالى ازطامه ابوالفضل سد محودة الوي نفي (م ١٣٥٥ هـ) مطبوعه مكتبه الدادية ممان ت ٢٠ص ١١٠) (تغييرالقرآن العروف بيغيرا بن كثير عافظ قاه الدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (ميم ٢٤٧هـ) ج الم ٢٤١) (تغيير بير ازامام فخرالدين محمد بن ضا والدين عمر دازي (م٢٠١٥) مطبوعه دار الفكربيروت لبتان أج ٢٠ ص١١١) (الحامع لا حكام القرآن اذ علامه ابوعبدالله محرين احمر مالكي قرطني (م ٢٦٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربيه يروت لبنان ٣٠٠ م ٢٠٠٠) (ا كام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على دازي بصاص (م مع الم) مقبوعه دارالكتب العربيد بيردت البنان نام اص ١٣٩١) غَانُ طَلَقَهُما " : پھرا گرتیسری طلاق اے دی۔ اس طلاق ہے مراد تیسری طلاق ہے۔ یہ مختلف صورتوں کوشامل ہے۔مثلا! پہلے دوطلا قیں متفرق دیں یا انتہی ۔طلاق رجعی تھیں یا بائن _ طلاق مال کے عوض دی تھیں یا عوض کے بغیر۔ اور اب تیسری طلاق دے دی۔ یا تینوں طلاقیں ا کی مجلس میں یا ایک طہریا حیض میں دی تھیں۔ بہرصورت جب تین طلا قیں ہوجا کیں گی تو آئندہ آئے والاعظم لا زم ہو جائے گا۔ جمہورعلماء کااس براجماع ہے۔ (الحامع لا حكام القرآن إز علامه ابوعيد الله محرين احمه ما فكي قرطبي (م ١٣٨ هـ) مطبوعية ارالكتب العربية بيروت لبنان إج ٣٠٠ م ١٣٠٠) (لياب الآو لِي في معانى المتر بل المعروف بيغير خازن از علامة في بن محمد خازن شافعي (م٢٥٠ ع. ج.) ج اجس ا ١٤) (تغیرطانش ازطار صافق جل الداری سیفی (م <u>۱۱۱ ه</u>) وطار جل الداری می معبور عکت فیمل کم کرم.) (تغیر صاوی از طار ساحدین جمه صاوی انگی (م ۱۲ سام ۱۳ میلوریکتر فیمل کم کرمهٔ جزایی ۱۲ س (تغییرالقرآن العروف تغییراین کشرهافظ فاوالدین استعیل بن قربن کشرشانعی (۱۳۷۵ ۵) ج ۱۰ م ۲۷۵) (احکام القرآن از علامه ابو بکرمجرین عبدالله المعروف باین العربی الکی (۱۹۸۰ه ۵) مطبوعه دارگسم فدبیروت کبیتان " ۱۴۰ می ۱۹۸) (احكام القرآن ازام الوبكراهم بن على داز ك بصاص (م م عيم ه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان جارس ٢٨٠) فاتعقیب کے لیئے جس کا مفادیہ ہے کہ طلاق کو اکٹھانہ دے۔ بلکہ یلے بعد دیلرے دینا تحف منون طریقہ سے طلاق نہیں دیتا پھر بھی واقع ہوجا ئیں گی۔ فَلَا تَسَحِلَ لَيهُ مِنْ بَعُدُ " : تيسرى طلاق كے بعدوہ عورت طلاق دينے والے شو بركوكى طرح حلال تبيس - بيمرون رجوع كرسكتا بيندوباره نكاح كرسكتا ب

200

احكام القرآن حَتَّى تَنْكِعَ زَوْجاً غَيْرَهُ ":اس جمله مين حرمت كى انتهابيان بوكى بـــ نِكاح كَدَو معنى بين: (١) عقد ذكاح كرناـ (٢) وطي كرناـ عُنَّ كَامِفْعُولَ جِبِ اجْنِى ہُوتُو بِمَعْنِي عَقَدِ نَكَاحِ وَتا ہے - كَهَاجا تا ہے'' فَكَسَّحَ فَلاَ**نَّةُ''ا**س نے فلا*ں عور*ت اور جب اس كامفعول زوج ياز وجه مولو بمعنى محبت كرناموتا ب- نكمت احراته أو زؤجته: اس فائي يوى ے وطی کی۔ (تغيير كبير ازاما فخرالدين محد بن ضياء الدين عررازي (١٠٠٥ هـ) مطبوعه دار الفكر بيردت البنان ٢٠٠٥ م ١١٢) (تغيير مظيري ازعلا مدقاضي شاءالله يالي في عيالي مجدوي (مر١٢٢٥هـ) (اودور جد) جارس ١٥١٥) (لياب الباويل في معانى المتر بل المروف تغيير خاز ن از علام تلى بن محرخاز ن شافعي (١٥٥٠ هـ) خ اس ١٥٠) تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوهي (م اافيه) وعلامه جلال الدين كلي مطوعه مكتبه يعل مكرمه) (تغيرصادى ازعلامه احربن محرصادى الى (١٣٢٢ه) مطبوع كمترفيعل مكرماج اس: ١٠٤) جمہور مقسرین کا اجماع ہے کہائ آیت میں نکاح سے مراد جماع ہے۔ آیت کامعنی میہ ہے کہ جب عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں خواہ متفرق خواہ اھٹی تو اس عورت کا نکاح زوج اوّل ہے حلال مہیں تا وقتیکہ وہ عورت کسی اور ہے نکاح کر کے صحبت نہ کرے (اور پھر دہ مرد ٹانی اے طلاق دے کر فارغ کر دے اورعورت دوبارہ عدت گذار نہ لے) فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمِا أَنْ يَتَرَاجَعَا ": رجوع كامعن علانا عَ لَيْهِ مِنَّا مِينَ خمير كامر جمع يورت اورشو ہراول ہے۔ یعنی اگرشو ہر انی طلاق دے دیتو شوہراول کو دوبارہ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔بشر طیکہ دونوں گمان کریں کہ آئندہ وہ اللہ کی حدیں قائم ر کھیکیں گے اور حقوق زوجیت ادا ز مانہ جاہلیت میں طلاق کا کوئی عد معین نہ تھا۔لوگ جب جا ہے کہا پی بیوی کو پریشان کریں تو اسے طلاق دیتے۔ جب عدت حتم ہونے کے قریب ہوتی رجوع کر لیتے۔ای طرح پیسلسلہ چلنا رہتا۔ بیوی معلق ہوکررہ جاتی۔ چنانچہ ای طرح کی صورت حال میں مبتلا ایک عورت نے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنعا سے اپنی مشکل کی شکایت ك-انبول في صفورسيد عالم يك عوض كيا-اس يرآيت كايبلا جملة باخسان "تك نازل بوا-(التيرات الاحمد ازعلام احمد جون جونوري (ع ١٣٥ اله) مطبوع مكية ها يكل جنل فياور ص ١٢٢) (تغير تظير كاز علاسقاضي ما والله يالي في مثال تجدوي (عواده م) (اردور جد) ح اص ١١٩٥) (لباب الباد ل في معاني المتز لل النووف تغيير خاز إن از علام على بن قد خاز إن شأتي (م٢٥٠) ي الم ١٦٨) (مغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م االه هـ) وعلام جلال الدين كلي مطبوع مكتبه يعل مكترمه) (تغيرمادي ازعار احرين محرمادي الى (عامية) مطبوع كتيفيل كمكرماج اص١٠١) (تغییر کیر ازام فرالدی فرین شاه الدین مرازی (ماسه م) مطبور الکریروت لبنان به من ۱۰) (غیرالتران البروف بقیران کیر مافا قادالدین استیل می فرین کیرشانی (من عدد) تا می این (تغيرروح العالى ازعار الوالعنل موجودة الوي حق (م ١٢٥ه) مطبوع كتبداد اديدان ج عن ١٢٥) (احكام القرآن ازعلاسه البرجمة بن عبدالله المعروف بابن العربي الكي (ع ٥٣٦٠ ٥) مطبوعة اركسوف يروت لينان تع اجم ١٨٩)

200

(الحاص الديكم القرآن اذعلامه ابوعيدالله عجد بن احمد الكي قرطي (١٦٨٨ هـ) معجوعه دارالكتب العرب بيروت البنان ت ٣ ص ١٢٦)

احكام القرآن ********** جیلہ بنت عبداللہ بن الی (اورایک روایت میں حیبہ بنت اس انساری) حضرت ثابت بن قیس بن شاس رضی الله تعالی عذ کے نکاح میں تھیں۔ بیا پے شو ہر سے بخت نفرت کرتی تھی اوران کے نکاح میں نہیں رہنا جا ہتی تھی ایک مرتبہ وہ حضور سید عالم كے پاس شكايت لائى _آپ نے ثابت رضى الله تعالى عنكو بلاكرسب واقعد كہا۔ انہوں نے عرض كى يا حبيب الله! ميس نے نكاح ميں إے ايك قيمتى باغ ديا تھا۔ اگريہ باغ واپس كردين تو ميں انہيں آزاد كردوں گا۔ جميلہ نے كہا كہ مجھے منظور ہے۔ بلکہ میں کچھاور بھی دینے کورضا مند ہول۔ آپ نے فرمایا ان کا باغ واپس کر دو،زیادہ کی حاجت نہیں ۔حضرت ا بت نے باغ واپس لے کرانہیں طلاق وے دی۔ بیطلاق خلع کہلاتی ہے۔ اسلام میں سب سے پہلاخلع یہی ہے۔ اس رِآیت کا آخری جمله "ولا يحل" ے آخرتك نازل موار (النغيرات الاحمدييه ازعلامهاحمد جيون جونپوري (م١٣٥١هه)مطبوعه كمتيه تقانيه کلّه جنگي بيثاور ص١٢٥) (تغيير مظهر كاز علامه قاضي ثناءالله ياني يع عثاني مجدوي (م١٢٢٥ه) (اردور جمه) ج اص ٥٠٤) (لباب البّاد بل في معانى التزيل المعروف يغير خازن ازعلامة في بن محمة خازن شافعي (م٢٥١ يه ١) ج اص١٦٩) (تغییرردح المعانی از علامه ابوانفضل سیمحمود آلوی حفی (م<u>۵ سال</u>ه)مطبوعه مکتبه امدادیه مایان ج م^و یا ۱۲۰ ((انوارالتزيل وامراراليّاويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شأفعي (م ١٨٥هـ) *ج 'ص ١٥٠) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م إاق هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كمتبه فيقل مكه كرمه) 公 (تغيرصادي ازعلامه احمر بن محمصاوي مالكي (م٢٢٢هه) مطبوعه مكتبه فيعل مكه مرمدج اجس ٢٤) 삽 (تغییر بیر ازام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م۲۰۲ هه)مطبوعه دارالفکرییروت کبتان ۲۰ میل ۱۰۲) 公 (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج٣٠ ص ١٣٩) 公 حضرت عائشہ بنت عبدالرحمٰن حضرت رفاعہ بن وجب کے فکاح میں تھیں ۔حضرت رفاعہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔عدت کے بعد انہوں نے عبدالرخمن بن زبیر قرطبی ہے نکاح کرلیا۔ کچھ دنوں بعد وہ حضور اکرمﷺ کے پاس حاضر ہو کیں اور اپنے شو ہر عبدالرحمٰن کی شکایت کی کہ وہ جماع پر قادر نہیں ۔ آپ نے اُن کا ارادہ پوچھا کہ کیاتم اپنے شوہراول رفاعہ سے دوبارہ نکاح کا ارادہ رکھتی ہو۔انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔آپ نے فرمایا۔ جب مک تم زوج تافى عبدالرحمن سے لذت شاتھالو يهلے شوہر سے تمهارا نكاح حلال نہيں۔ اس يرآيت فإن طَلَقَها الله منازل موتى (احكام القرآن ازام الويكراحد بن على رازى بصاص (م مع عله ها) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ج اعس ١٩٩١) (الغيرات الاحديد ازعلامه احدجيون جونبوري (م٢٥ إله علم مطبوعه مكتبه تفاني كله جنكي بثاوراس ١٢٨) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمه ماكلي قر بلي (م ١٣٧ هه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ج ٣٠٠ ص ١٣٧) (لباب الناويل في معانى التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلامة على بن مجمة خازن شافعي (م202 هـ) ج اعس اسا) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااوه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعل مكه كرمه) (تغیر صاوی از علاساحد بن محرصاوی مالکی (مهرستاهه) مطبوعه مکتبه فیعل کد کرمه ن ا م ۱۰۷)

مسائل شرعیه:

﴿ ا﴾ شوہریرلازم ہے کہ وہ اختلاف ونزاع کی صورت میں بھی حتی الامکان بیوی ہے نباہ کرے اور طلاق ہے گریز کرے۔

طلاق صرف نا گریم حالت میں دی جائے۔اللہ تعالی ارشاد فرما تاہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعُرُوفِ فَإِنْ كَرِهُتُمُوهُنَّ فَعَسْى أَنْ تَكُرَهُوُ اشْيَنَّاوَيَجُعَلُ اللهُ فِيُهِ خَيْرًا كَثِيْرًا اوران ہے اچھا برتاؤ کرو، پھراگر وہ تہمیں پیند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز جہیں ناپیند ہواوراللہ اس میں

بہت بھلائی رکھے۔ (سورة الساءآيت ١٩)

حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نز دیک سب سے ناپسندیدہ شے طلاق ہے۔

حضورسيد المسلين شارع اسلام طيانسلاة واللام ارشا وقرمات مين:

أَبْغَضُ الْحَلالَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلاقُ طال اشْياء مِن كاللَّه كَنزو يكسب عالينديده شطلاق ب

(الفضل الكير مخفرش الجامع اصغير للمناوي ازامام عبد الرؤف منادي شافعي (مروواه)

مطبوعه دارالا حيا والكتب العربية على الهالي اللي وشركاة على حمام ١٦)

(احکام التر آن از امام ایو کر اترین کاراز کارها می (م عقاره) مطوند داراکتب السرید پیروت ایمنان تا ام ۱۸۳۰ ، (افحام التر آن از طامه او برداشترین امریا کی ترقیق (م ۲۵۱ هر) مطوعه دارانکتب العربید بردت ایمنان تا ۲۰ سرا ۱۲

اسلامی تعلیمات پڑمل کرنے سے طلاق کی شرح میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ای سے معاشرے کا امن وسکون برقراررہ

سکتا ہے۔طلاق کے مغربی مما لک کے تصور اور اس پڑمل نے خاندائی نظام تباہ کر دیا ہے۔اولا دور بدر پھر لی ہے۔ والدین اوراولا دی فطرتی محبت اوار کی میں بدل چکی ہے۔

﴿٢﴾ طلاق تين وجدير ب:

(3) 43 احن (٧) حن

احسن وہ طلاق ہے جواس طہر کی حالت میں ایک طلاق دی جائے۔جس میں عورت سے قربت نہ ہوئی ہو۔ عورت کوچھوڑ دیا جائے تا کہ وہ اپنی عدت بوری کرکے آزاد ہوجائے۔

(٧) حن وه طلاق ہے جواس طہر کی حالت میں دی جائے۔جس میں قربت نہ ہوئی ہو چیف گذرنے کے بعد دوسرے طبر میں دوسری طلاق دی جائے۔ پھرتیسرے طبر میں تیسری طلاق دی جائے۔ تین طلاقوں کے بعد عدت گذارنے کے بعد عورت فارغ ہے۔ عقد ٹانی کرنے میں آزاد ہے۔

(ح) بدى وه طلاق بجويض كى حالت مين دى جائ يا السيطهر مين دى جائ جس مين مقاربت موجلى مو-یہ تین طلاقیں خواہ متفرق دی گئی ہوں یا ایک ہی کلمہ ہے۔ ایسی طلاق مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔ لہٰذ

(الشیرات الاحمد اذ طاسا تربین جرندری (۱۳۵۰) مطور کمتر تعاریخ دخلی نیماد (می ۱۲۴) (الجاش اد کام الترآن از طاسا برموانش فرن امر الحار فمی (۱۳۸۰) مطور داد انتسب امربید پروت (ساس) (۱۳۲،۱۲)

احكام القرآن طلاق کی تین قسمیں ہیں: (ال رجعی (٧) پائن () رجعی وہ طلاق ہے جس میں مردعدت کے اندرائی مطلفہ سے رجوع کرسکتا ہے۔ اس میں عورت کی رضا مندی کی حاجت نہیں ۔ طہر میں دی ہوئی ایک یا دوطہروں میں دی ہوئی کے بعد دیگرے دوطلاقوں تک رجوع مكن ب-عدت كے بعد حق رجوع حتم ہوجاتا ہے۔ (🗘) بائن وہ طلاق ہے۔ جس میں مرد کو دوبارہ نکاح کا اختیار مطلقہ بیوی کی رضامندی ہے حاصل رہتا ہے۔ کناپیے کے الفاظ سے دی گئی ایک طلاق یا خلع کے ذریعیہ حاصل ہونے والی ایک طلاق بائن کہلاتی ہے۔ یا ا یک طلاق کی صورت میں جب عدت گذر جائے تو وہ عورت بائن ہو کہلاتی ہے۔ یا ایک طلاق کی صورت میں جبعدت گذرجائے تو وہ عورت بائن ہو جاتی ہے۔ دوبارہ نکاح کے لیئے ز دجین کی باہمی رضا مندی مغلظہ وہ طلاق ہے جومتفرق طور پرتین طہروں میں حالت حیض میں دی گئی ہویا ایک ہی مجلس میں متفرق طور ہرِ یا ایک ہی کلمہ سے تین طلاقیں دی گئی ہوں۔طلاق مغلظہ کی صورت میں زوجین کا دوبارہ نکاح بغیر حلالہ (الباب الآويل في معاني المتز بل العروف يغير خاز ن ازعلامة في بن محد خاز ن شافعي (م179 ع هـ) ج اص ١٦٩) (النميرات الاحرب ازعلام احرجيون جوزورن (عواله عن مطبوع مكتبه تقاني كله جنلي بياوراص ١٦٢) (تغيير دوح العانى از علامه ابوالفضل ميدمحود آلوي تني (م٥ ١٢ه ع) مطبوعه مكتبه لداديه ممان ج ٢ ص ١٢٥) (احكام القرآن از علامه ابو بكرمحه بن عبدالله العروف بإين العرلي مالكي (مي ١٩٠٠ هـ) مطبوعه واركمع فه يبروت البنان تا اجم-١٩٠) (إليا مع لا حكام القرآن از علامه الوعبدالله فيربن احد اللي قرطي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت البنان ن٣٠ ص ١٢٨) (تغيير علم كاز علاسقامي تا مالله بالى في عالى مجددى (ممااه) (اردور جمه) ج اص ٥١٢) (احكام القرآن ازام الديمراحمدين كل راز كاصاص (م معاه مطبوعة دارالكتب العربيديروت البنان ي احل ١٩٩٠) 🗬 🏕 اگرکوئی مرداپی عورت کوایک یا دوطلاقیس دے دے۔خواہ یکے بعد دیگرے دے یا انتھی دے طہر میس دے یا حیض 🕽 میں دے یا حمل کی حالت میں دے۔ دونوں طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔ مگر مرد کو اختیار ہے کہ عدت کے اندرر جوع ا کر لے اوراس صورت میں عورت کی رضا مندی کی حاجت نہیں اورا گرعدت گذر جائے تو وہ دوبارہ نکاح کرنا جا ہیں تو نے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجود گی میں نکاح ٹانی کر سکتے ہیں قر آن مجید کی آیت مذکورہ میں بید سئلہ بیان ہوا ہے۔ (التغييرات الاحمريه ازعلامه احمد جيون جونوري (ميلاماله)مطبوعه كمتية تفانه كله جنكي يثاورا ص١٢٣) (احكام القرآن از علامه ابو بكر حمد بن عبدالله العيروف بابن العربي بالكي (٢٣٠٠ هـ) مطبوعه دارلم وفد بيروت لبنان خ الحسود ١٥) (كباب النَّاويل في معالى المتر بل المعروف بنغير جازن ازعلامة في بن ثمه أزن شابعي (١٥٨٥) خ احم ١٦٨) تغيرون العالى از علامه الوافعة ل مروع و الدي تغير و مروع المام مكتبه الداديد النان ٢٠ من ١٢٥) (معسير جلالين از ملامه حافظ جلال الدين سيولي (م يا او ح) وعلامه جلال الدين حلى مطبوعه مكتبه فيعل مكه عرب) (النيرماوي از علامه احد بن محرصاوي ماكلي (مع المعليد عليه فيصل كدكرمان اص ١٠١) r (إنوار المتنزيل واسرارات ويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخير مبدالله بن قربيضاوي شيرازي شافق (م100 هـ) من - ١٥٠) (النيس مظمرى الاعلامة اللي تا مال بالى يع مثال مجدوى (ممااه) (اردور جد) ي اص ١٩٩٠) (تغییر کیر از امافز الدین توبرین شیا دالدین تر رازی (عراق و هر) معلویه دادانگریز دنه البتان ۱۶ س ۱۰۹) (تغییر القرآن السروف بغیر این شیر ماوز هراه الدین امنیل بن توبرین شیر شاقعی (میزی بیند ۱۶ س) ۱۶ س ۱۳۱۱ (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابومبدالله مجرين احمد ماكلي قرطبي (مي ٦٦٨ هـ)مطبوعه ادالكتب العربية بيروت لبنان ٢٠ ٣٠ م. ١٣٠) ☆

000

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على دازي يصاص (م م ايساح) مطبوعه دادالكتب العربيه بيردت لبنان خ اص ١٣٩٠)

احكام القرآن

40 ﴾ دوطلاقوں کے بعدمر دکواختیار ہے کے عورت کوعدت کے اندرتیسری طلاق دے دے یااس سے خلع کرے۔ اگر عدت گذرگیٰ توعورت کل طلاق نہ رہی اب اسے مزید طلاق دینے کا اختیار نہیں ۔ آیت مذکورہ بالا میں بھلائی کے ساتھ رد کنے ہانگوئی کے ساتھ چھوڑنے ہے بہی مرادے۔ (اسكام القرآن اذام الويكراتي بن على دازى صامي (م يعد ع) مطبوعه دارالكتب العربيدي دت البنان ج اس ام (الحامع لا حكام القرآن أز علامه الإعبدالله تحدين احمد ما في تركلي (م ٢٦٨٥ هـ) مطبوعه واراكتب العرب بروت لبنان ج٣٠ ص ١٣٣١) (احكام القرآن از علامه الإنجر عمد بن عبدالله المعروف ما بن العربي ما تكي (١٣٠٠ ٥ هـ)مطبوعه دارلع فه بيروت لبيتان ج اجم. ١٩٠ (تغییر تظیری از علامه قاضی تنا مالنه بالی تی مثالی محددی (مر۱۲۲۵ یه) (اردوتر بریه) ج اس ۵۰۲ ((إنوارالترّ بل دامرارالباد بل العروف به بيغاد كاز قاض أبوالخير ميدالله بن قر بيغادي شرازي شافعي (م ١٨٥هـ) من ١٥٠) (تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوفي (م ير االه هه) وعلامه جلال الدين حلي مطبوعه مكتب يقعل كمركز م تغير صادى ازعلا ساحرين محرصادى اللي (١٣٢٦ه ع) مطبوع كمنة فيعل كدكرم اج ١٠١٠) (تغییر کبیر ازامام فخرالدی محدین ضا دالدین مردازی (۲۰۴۰هه) مطبوعه دارالفکر بروت کبنان ن ۲۰ من۱۰۴) (لياب الناويل في معاني آخر بل السروف يغير خازن إز علاسيل بن محد خازن شافعي (١٦٥٠ه ٥) ج. ١٦٩) (تغییر القرآن المعروف بیغیرابن تمثیرهافذ الدین المعیل بن قربن تمثیر شاقعی (من عدد) نام اس است) طلاق کے صرح لفظ سے طلاق بہر طور ہوجائے گی۔ طلاق کی نیت ہویا نہ ہو۔ طلاق کے الفاظ اگر چہ بطو متسخر ہوں۔صرح کالفاظ سے کیے بعد دیگرے دوطلاقوں تک طلاق رجعی ہوگی۔ تین مرتبہ طلاق دیئے سے طلاق مغلظه ہوجائے گی۔ کنامیے کے الفاظ سے وقوع طلاق کے لیئے نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق ہونا ضروری ہے۔ محنامیہ سے طلاق بائن ہوگی۔اگر جدایک طلاق ہو۔ - الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله تي بن احمد ما كل قرطبي (م ١٣٨٠ هـ) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت البنان ج ٣٠ ص ١٣٣،١٣٣) قلع میہ ہے کہ عورت کچھ مال دے کریا اپنے حقوق مالیہ کے عوض شوہرے طلاق حاصل کر لے۔ مگراس میں لفظ خلع کا بولنا ضروری ہے۔مثلاً عورت یوں کے کہ مجھ سے ہزار روپیے عوض خلع کر لے۔اگر مال کا ذکر کیا مگر خلع کا ذکر نہ کیا تو پہ طلاق مالمال کہلائے گی۔خلع نہ کہلائے گی۔ (الغيرات الاحديد ازعلام احرجيون جونيوري (مهداه) مطبوع مكتبر فاند بحلّ بناً وراص ١٢٨) (احكام القرآن ازام مابو براجر بن في رازي بصاص (م عله عداد الكتب العربيد بروت بنان تا على احم) (انوارالتر يل دامراراله ولي المعروف يدييفاوي از قاضي الوالتيرعبد الله بن عربيفاوي شراري شافعي (م100 هـ) ج ١٥١) (الحامع لا حكام القرآن ازعلا مدا يوعيدالله محرين احمد ماكلي قرطبي (م ٢٦٨ هه)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ترح من احمد الكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) خلع طلاق بائن ہے۔ خلع کے بعدعورت کی رضا مندی ہے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ نیز خلع کی عدت میں تک طلاق دے ہوجائے ک (الغيرات الاحديد ازملامدا تدجون جونوري (م٥١١١ه)مطبوع كمتيدها في طريح في إدام ١٢٨،١٢٥) (الجامع لا حكام القرآن إذ هلامه ايوميد الذكتر بن احمه بالكي قرطبي (م ٦٦٨ مد) مطبوعه دار الكتب العربية بيردت لبنان تن ٣٣ م ١٩٥٠ ((تغيير عليرى ازعار سقامني تاوالله مالى في عنال محدوى (موالا مدي (ارورز جر) تا اس ٥٠٥) (لياب الأول في معاني المتر لل النعروف يتغيير خازن إد علامة في بن محد خازن شاقل (١٥٥٠ ع. ١٠) عا من ١٤٠٠) مسيرالقرآن العروف يغييرا بن كثير هافظ فادالدين المعمل بن عمر بن كثير شافعي (مهم ٢٤٥٠) `ج الحم ١٤٥٥) (مميركير ازامام فرالدين محدين ضاءالدين مردازي (عند مر) مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان ع١٠ اص ١٠٠) (تغييرروخ المعاني از علامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حقى (م2 يهله)مطبوعه مكتبه المداديية ممان أن ٢ من ١٣١)

394

احكام القران ح میں مہر بن عتی ہے۔ خلع میں بدل بن عتی ہے۔ (الغيرات الاحريه ازعلامه اجرجون جونوري (١٥٥١ هـ) مطبوع مكته تقاري فله جلَّى بيادراس ١٢٥) (تخترون العانى وطارا به الغشل ميخود الوي تني (م<u>ه عا</u>ه) ميلون كمشيد اداد سكان رع ۴ من ۱۳۰) (الجامع العكام الترآن اذعار الوجود التذكرين احد التي توجي (م 211 هـ) مبلو حداد القيب العربيد بروت لبنان رخ ۳ (إحكام القرآن از علامه ابو بكرمجه بن مبدالقه المع اف بابن العربي ماللي (مرسم بي هـ) مطبوعه دارلمع قه بيروت لبنان ع) عن ١٩٣٠) (تغییرالقرآن المعروف بغییراین کثیرها فقاله الدین استعیل بن قرین کثیرشاقعی (من 22 ه د)' خااص ۲۷۱) (النيرات الاحميه از علامه احمد جيون جونيراك (م ١٢٥ اله م) مطبوعه كتية حقائه على جنكي نشاه رام ١٢٥) (الحامع لاحكام القرآن إذ علامه العرفم بالشرقي بن احمد ما كل قريقي (م ٢٠٦٥ ه) مطبور و داد الكتب العربية و ب البنان أن مهم (تغيير عليري از علامه قامن شاءاته بإنى في حمل مجددي (م ٢٠٦٥ هـ) آدر درتر برس) نن ما من ٥٠٥) ہے۔مردلو لینے میں اورغورت کو مال دینے میں کوئی گ نفيه القرآن المعروف يتغييرا بن كثير حافظ فعاد الدين المعيل بن فرين كثير شافعي (من ٤٤٢ه) خاص ٢٤١) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محد بن غیا دالدین عمر رازی (۱۰۶ ۵ -) مطبوعه دار انفکر بیروت کبنان ت۲۰ س ۱۰۹) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمد ما في قرطبي (م<u>٩٦٨ -) مطبوعه دارالكتب العربيبير و ت</u>البنان ج٣٠ من ١٣٠٠) (تغيير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله ياني تي عبّاني مجدوي (م1170هـ) (اردوتر جمه) ج احل ٥٠٥) (لبابالآوش أياسعاني المتز مل النعروف يغيير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٧ ع.ه.)'ج: من ١٦٩) (تغيير جلالين ارهلاب حافظ جلال الدين سيرطي (م ااوره) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مد كرمه) (تغییر صاوی از علامه احمد بن محمرصاوی مالی (۱۳۲۳ه ۵)مطبوعه مکتیه فیعل کمه کرمهٔ ج اس ۱۰۷) (انوارائسَرَ على داسراراتا وعلى المعروف به بينيادي از قاضي ابواخير مبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م100 هـ) ص٠١١) (انوارالتر عل وامرارات و لل المعروف _ بينياوي از قاضي ايواخيرميوالله بن عمر بينياوي شراري شافعي (مر١٨٥ هـ) ج1 من ٣٩٣) کراہت جواز کے ساتھ جمع ہو علتی ہے۔ جیسے صلع میں مہر سے زیادہ مال لیناا کر چہ مکروہ ہے۔مگر جا مُز آذان جمعه کے وقت خرید وفروخت کرنا۔ 🖈 التغيير دوح المعانى از علامه ابولفضل سيرمحود آلوي خفي (م٢٢٥ه) مطبوعه مكتبه امداد بيلمان ج ٢ عمل ١٣١) ﴿٣١﴾ غیبت تو ہرحال میں حرام ہے۔ای طرح اپنی مطلقہ بیوی کے ظاہری یا پوشیدہ عیب ظاہر نہ کرے۔ بلکہ اپنے خانگی اختلاف اور نزاعی معاملات بھی ہر کس و ناکس ہے نہ کہے۔اختلاف کی صورت میں بیوی کوئلونی کے ساتھ فارغ کرے۔آیت مبارکہ کا بھی حکم ہے۔ ﴿٣١﴾ طلاق اکثر و بیشتر اختلاف مزاج ،مخالفت اور جھگڑ ہے کی بنیاد پر ہوتی ہے۔طلاق دینے میں بھی احسان ونکوئی کا حکم ہے۔خدانخواستہ اگر جھکڑ ہے کی نوبت آجائے تو اس میں بھی اللہ کی حدود کی پاسداری لازی ہے کہ مومن کی ہی شان بیان ہوئی۔آیت مبارکہ فدکورہ بالامین" اُؤتسریع" باخسان "ای طم کووات کرتا ہے۔ (تغیر عظیری از علاسها تنی تا مانشد یائی بی حتای میرود (۱۳۲۰ ته) (اددوتر بر ر) ترجا س ۲-۵) (انواد کمتو مل وامرادات و مل العروف به بیشادی از قاضی ایوالیج میرونشدی عمر بیشادی شرا دی (۱۵۰ م) س-۱۵) (الجامع لا حكام القرآن از علامه الإعبرالشرقي بن احمد بالحياز على (م ٢٧٨ه هه) مطبوعه دارالكتب العربيبيروت لبيان ت٣٣ ص ١٢٠) (تغيير كير از امام فرالدين قد بن ضياء الدين عررازي (م ٢٠٧ه هه) مطبوعه دارالقربيروت لبيان ت٢٠ ص١٠) ﴿ 10﴾ ہبہ کے بعداے لوٹا نامنع ہے۔ حدیث شریف میں اے ناپیند قرار دیا گیا۔ فرمایا گیا کہ جو ہبہ دے کراے لوٹا لےوہ اس کتے کی طرح ہے جوتے کر کے جات کے مثار (صحیح بخاری ازام ابومبداللہ محمد بن استعمل بخاری (م101ھ) مرشو ہراور بیوی میں سے جوکوئی ایک دوسرے کودے دے وہ ہرگز واپس نہ لے۔سوائے قلع کے۔ آیت مبار کہ میں ''اورمہیں رواہ بیں کہ جو کچھورتوں کو دیااس میں ہے کچھوا ایس لو'' (سورہ بقرہ)

احكام القرآن

چند چزیں ہیدگی واپسی کونا جائز کردیتی ہیں:

''بہہ میں زیادتی موت ،عوض ، ملک ہے نکل جانا ، زوجیت ،قرابت داری''

(روالحاراز علامه سيد محدامن الشبير باين عابدين شاى (معام اله)مطبوعه داراحيا ،التراث العربي بيروت البنان ع ﴿ ١٤ ﴾ رشوت لينااوررشوت ويناحرام ب_حضورشارع اسلام علياصلاة واللام كاارشاد مبارك ب:

اَلْرُ اَشِعَى وَالْمُمْرَ تَشِيعَى فِي الْمُنَامِ رَثُوت دِيجَ والا اوررَثُوت لِينے والا دورَثَى بيں۔ (رواوالله الله بوالد کوزائق آن فا حدید خرافخلائق از امام عبداروف مناوی شافعی (معنواهی) مطبوعه دارالاحیا واکتب العربیصی البانی آنکی و شرکاءً عمراهه)

مكر دفع ظلم كے ليئے رشوت دين والے پر كناه نہيں۔ لينے والا بهرصورت كنا بگار برمظلومة ورت شو بر كظلم ے بیخے کے لیے خلع کر عتی ہے۔جوایک نوعیت کی رشوت ہے۔

﴿١٨﴾ تين طلاقوں كے بعدم دكوندر جوع كاحق رہتا ہے اور نہ بغير حلالہ كے نكاح كرسكتا ہے۔ تين طلاقيس خواہ متفرق دى گئ ہوں یا ایک ساتھ ۔حیض میں ہوں یا حالت حمل میں۔ بہرصورت واقع ہو جائیں گی۔قرآن مجید،احادیث طیب

آ فارصحابه، ائمه مجتهدین اورجمهورامت کاای پراجماع ہے۔

آیت مارکه کاارشاد:

'' پھرا گرتیسری طلاق اے دے دی تواب وہ عورت طلال نہ ہوگا۔ جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے''۔ جمہورمفسرین کا ارشاد گذر چکا ہے کہ تیسری طلاق سے مرادوو کے بعد تیسری، کیے بعد دیگر ہے اور ایک ساتھ تین طلاقوں کوشامل ہے۔

بیک وقت دی گئی طلاقوں کوحضورسید عالم شارع اسلام علیالسلاۃ والسلام نے تین قر اردیا۔اس سلسلہ میں چندا حادیث شريفه ملاحظه بول:

حضرت کہل بن سعدرش الله تعالى عدروايت كرتے ہيں كدانصار ميں سے ايك شخص (حضرت عويم مجلى رض الله تعالى منه احضورا قاومولی الله کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ۔ یارسول اللہ اللہ ایک مخض این بیوی کے ساتھ کسی مردکو (نا قابل برداشت حالت میں) و کچھ لے تو اس کو قبل کروے یا کیا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں قرآن مجید میں لعان کا مئلہ ذکر فرمایا۔ نبی یا کﷺ نے فرمایا۔ تیرے اور تیری بیوی کے درمیان اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے۔ حضرت مہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نے میرے سامنے محید میں لعان کیا۔ جب وہ لعان سے فارغ ہو گئے تو اس محض نے کہا۔اب اگر میں اس عورت کواپنے پاس رکھوں تو میں خود جھوٹا ہوں۔ فَطَلَّقَهَا ثَلْنَا قَبُلُ انْ يَامُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُ

پھررسول الشي كے علم سے يہلے العان سے فارغ ہوتے ،انہوں نے اپنی بیوى كوئين طلاقيں دے ديں۔اس طرح انہوں نے اپنی بیوی سے غلیحد گی اختیار کر لی۔

> في بخارى ازامام إيوميد الشري بن المعيل بخارى (ع٢٥١٥) ج٠٠ الم (مي سلم ازام ما بواكن سلم بن تاع تشرى (عاديم) ع اص ١٨٩٥)

ای مضمون کی ایک اور حدیث بخاری شریف میں موجود ہے۔اس میں بھی تین طلاقوں کا مجلس واحد میں واقع ہونا بیان

حفزت عویمر عجلی بنی اشتهانی که کلس واحد میں تین طلاقیں دینا اور حضور سید عالم منات کا انہیں برقر ارر کھنا اس امر کی دلیل 【 ہے کہ صحابہ کرام کے نزد میک تجلس واحد میں تین طلاقوں ہے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔اگر تین طلاقوں ہے ایک طلاق 🕻 رجعي ہوتی تو صحابی كافعل عبث ہوتا اورتح يم كامقصد پورانه ہوتا۔

اس حدیث کی شرح میں امام نو وی فرماتے ہیں:

علماء کے نز دیک تین طلاقیں بیک وقت دینا جائز ہے(اگر چیکروہ ہے)اور تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔

(نوه ی شرح معلم ج اص ۱۹۸۹) سنن ابوداؤ دمیں یہی حدیث اور وضاحت ہے بیان ہوئی حضورعلیہ الصلاۃ والسلام نے تینوں طلاق کو باقی رکھا۔

(سنن اليوداؤداز امام الوداؤد سليمان بن اشعث بحستاني (م<u>ده ع</u>ره) ج احس ٣١٣)

حضرت عا نشەصدیقه رضی الله تعالی عنعا ہے روایت ہے کہ ایک محص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔اس عورت نے کہیں اور نکاح کرلیا۔ شوہر ٹانی نے اسے طلاق دے دی۔ پھر بی کریم ﷺ سے یو چھا گیا کہ بیٹورت پہلے خاوند کے ليح طلال ہے؟ آپ نے فرمایا تہیں جب تک کدو مرامر داس کی مٹھاس نہ چکھے لے (عامعة مذرك)

(محج بخاری از ام ایومبدالله محد بن استعیل بخاری (۱۵۲۸ هه) نج ۲ ص ۹۱) (محج مسلم از امام ایوانس مسلم بن مجاح تشیری (۱۹۲۳ هه) نج ۱ مس ۱۹۳۹)

امام بخاری کااس حدیث و "باب من اجاز الطلاق الثث " میں روایت کرنااس امر کی دلیل ہے کہ اس محص نے تین طلاقیں مجموعی طور پرایک مجلس میں دی تھیں۔

عمدة القارى از حافظ بدرالدين محود بن احمر ميني حفى (م٥٥٨ هه) مطبور منتبه رشيدية كوئيل ٢٠٠٠ من ٢٠٠٠)

تین طلاقوں کے بعد ظلم تحریم کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ تین طلاقیں حرمت میں موثر ہیں حضرت سوید بن غفلہ رش اللہ تعانی عنه روایت فرماتے ہیں کہ عاکشہ ختعمیہ ، حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح میں تھیں ۔ حضر امام حسن جب خلیفہ ہوئے تو اس نے آپ کوخلافت کی مبارک دی۔ اہام حسن اس پر غضب ناک ہوئے کہ تم مجھے اپنے باپ 🎖 (حضرت علی) کی شہادیت پر مبارک دے رہی ہو۔ جاؤ ہتم کو تین طلاقیں دیں۔ بعد عدت حضرت حسن سی مدعل سے فیا اسے بقید مہراور کچھرم جیجی۔ قاصد سامان لے کرآیا تو اس نے کہا۔ مجھے اپنے جدا ہونے والے محبوب سے میقوڑ اسا سامان ملا ہے۔ حضرت حسن تک جب میہ بات پیچی تو آپ آبدیدہ ہوئے اور فر مایا۔ اگر مجھے اپنے نانا سے بیہ بات نہ 🔻 مپیچی ہونی یا کہامیرے والدنے بدیمان ندکیا ہوتا

أَيُّماَ رَجُلٍ طَلَّقَ ثَلاثاً عِنْدَ الْاقْراءِ اوْثَلاثاً مُبُهَمَةً لَمُ تَحِلَّ لَهُ حْتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرهُ جس نے اپنی بیوی کوئین طلاقیں ویں۔خواہ الگ الگ طہروں میں یا ایک ہی مرتبہ تو وہ عورت اس کے کیئے ... تومین اس سے رجوع کر لیتا۔ حلال نہیں۔ یہاں تک کہ تسی اور مروے نکاح نہ کرے۔

(كنز العمال في سن الاتوال والافعال از هار يل تقي (مروع و حر) مطير رموسة الرسلة بيروت البنان في ١ م ٥٨٥)

حضرت على رضى الله تعالى عنه ايك اورحديث اورواضح القاظ ميس مروى ب:

إِذَّا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمِراتَةُ ثَلَامًا فِي مَجُلِسٍ وَاحِدِ فَقَدُ بَانَتُ مِنْهُ وَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَنِّى تَنْكِحَ زَوُجاً غَيْرَهُ الرَّكَى نَهُ اپِّى بِيوى كُومِكِس واحِد مِن تَمِن طلاقيس وے دين تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور سوائے

دوسرے شوہرے نکاح کیتے پہلے مرد کے لیئے طلال ہیں۔

(رواداري معدي واستي من من القرار). (كنز اهمال من سنن الاقرال الوالوفال از علام على شق (من عيده هـ) مطبوعه موسسة الرسامة بيروت البنان ع قورة - ٢٨٠٦)

حضرت محمود بن دلیدر منی الله تعالی عند سے روایت ہے کہ حضور سید الرسلین ﷺ کوخبر دی گئی کہ کسی نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ غضب ناک ہوئے اور فر مایا میرے سامنے کتاب اللہ سے کھیلتے ہو؟ ایک شخص کھڑ اہوا ادر عرض کرنے لگایار سول اللہ ﷺ! میں اس کوقل نہ کردوں۔

(سنن نسائى ازامام ابوعبدار طن احمد بن شعيب على نسائى (١٣٠٢ه) جمع ١٩٨٠)

ظاہر ہے کہ طلاق دینے والے نے سنت کا خلاف کیا۔اس پر حضور نے اظہار ناراضی فرمایا۔اگر بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک ہوتی تو حضوراس پر ناراضگی کا اظہار نہ فرماتے۔ بیدا مراس بات کی واضح دلیل ہے کہ بیک و بت تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔اگر چدا لیا کرنا خلاف سنت ہے۔

آ ٹار صحابہ کرام میں یہی امر مروی ہے۔

حفزت نافع حفزت عبدالله بن عمرض الله تعالى عنه مرد وايت كرتے بين:

كَانَ عَبُدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنُ ذَٰلِكَ قَالِ لِآحَدِهِمُ إِمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ إِمْرَ أَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيُن فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا يَهِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِح رَوْجاً غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيْما آمَرَكَ مِنْ طَلاقِ إِمْرَأَتِكَ

حضرت عبدالله بن عمر مض الله تعالی عبدا سے جب طلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فر مایا: اگر تو نے اپنی عورت کو ایک یا دوطلا قیس دی ہیں (تو دہ ایک یادری ہیں کیونکہ) رسول اللہ بیٹ نے ای کا حکم فر مایا ہے اور اگر تو نے اپنی ہیوی کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے۔ یہاں تک کہ دہ کی اور سے شادی نہ کرے اور طلاق کے معاملہ میں تو نے اللہ تعالیٰ کی نافر مانی کی ہے۔

مان کی ہے۔ (میجے مسلم از امام اوالحن مسلم بن عماع قشری (سالاناہ) کا اعم ۱۹۷۱)

"كى بىك دەت دى كئى تىن طلاقىي تىن بى شار بول گى" _

(موطانام ما لك ازامام ما لك بن الس متى (موارا م) مطبوع مطبع كيبال والحاص ١٩٩١،٠١٩)

احكام القرآن

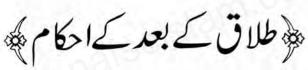
اوائل اسلام میں اگر کوئی ای بیوی کوطلاق دیتا تو تا کید کے لیئے کہتا: " تحقي طلاق ہے۔ تحقیے طلاق ہے۔ مخفیے طلاق ہے۔" اس سے بینونت کی تا کید ہوتی تھی۔استیناف (نی طلاق) مراد نہ ہوتی تھی۔وقت گذر نے کے ساتھ انہی کلمات ہے تی 🎗 طلاق کاارادہ کیا جانے لگا۔ ظاہر ہےلوگوں کی عادت بدل جانے سے حکم بھی بدل گیا۔ کسی سابقہ حکم کےخلاف یہکوئی نیا تھم نہ تھا۔حضور سید عالم ﷺ کے حیات ظاہری میں،حضرت ابو بکرصدیق کی خلافت میں اور حضرت عمر فاروق کی 🕻 خلافت کے ابتدائی دوسال تک طلاق میں لوگوں کی عادت تا کید کی رہی۔اس لیئے تین کلمات کے باوجود ایک ہی طلاق کا حکم دیا گیا۔ بعدلوگوں کی عادت مختلف ہو جانے کے حضرت عمر نے حکم دیا کہ لوگ تین بار طلاق سے تین کی 🕻 نت کرتے ہیں۔اس لیئے اب اُن کی عادت کے مطابق تین ہی طلاقیں ہوں کی ۔حفزت عمر کے اس حکم کو دیگر تمام صحابہ کرام نے قبول کرلیا۔ گویا س پرصحابہ کرام کا اجماع ہو گیا کہ تین طلاقیں تین ہی شارہوں گی ۔خواہ متفرق دی گئی (تصحیم سلم از امام ابواکشن مسلم بن جاج تشیری (۱۲۱۰ه) مدیشری نو دی تج اسم ۸۷۸) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكر محد بن عبدالله المعروف ما بن العربي الكي (م٢٣٥ هـ) مطبوعه وارلمعرف ببروت البنان إن الس ٢٨٤) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله تحدين احمد مالكي قرطبي (سم٢٦هـ)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج٣ ص ١٣٠) (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثنا واللہ مائی تی عمالی محد دی (سر۲۵ اید) (ارد وتر جمہ) مج اجم ۲۹۴ و مابعد) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمه بن ضیا دالدین تررازی (۱۰۲۰ هـ)مطبوعه دارانفکر بیروت لبنان بر۲۰ م ۱۰۳ م (تغييرون العالى ازها ما اوالفضل ميرمورا الوي في (م102ه) مطبوء مكتبداد ادبيهان ت اعلى ١٢٠) (لياب الباويل في معاني المتر بل المعروف يغيير خازن ازعلامة في بن محمد خازن شافعي (م٢٥٥ ٥ -) يج اس ا ١١) (نغییر جلالین از علامه حاقظ جلال الدین سیوفی (م یه ۹۱۱ یه) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیعل مکرکر سا (تغییر صادی از علامه احمد بن محدصادی مالکی (مه۲۲۳ه)مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمهٔ ج۱۰۸ (۱۰۸ مین طلاقوں کے بعدعورت سے خاوند کور جوع یا دوبارہ نکاح کا اختیار مہیں تا وقتیکہ عورت کی اور مرد ہے نکاح کر کے مجامعت نہ کرے۔اس نا گوارعمل کوحلالہ کہتے ہیں۔ بینا گوارعمل اس لیئے مشروع ہوا تا کہ مرد طلاق دینے میں جلدی نہ کرے۔ حلالہ کے لیئے یا کچ شرطیں ہیں: 🌣 زوج اول کی طلاق کے بعد عدت کا گذرنا۔ دوسرے شوہر سے نکاح کرتا۔ 🌣 دوسرے شوہر کاوطی کرتا۔ 🖈 دوسرے شوہر کا بی رضامندی سے طلاق دینا 🖈 دوسرے شوہر کی طلاق کے بعد عدت گذرنا۔ اس کے بعد عورت اکر شو ہرا ۃ ل سے نکاح کرنا جا ہے آوا سے اختیار ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراتير بن على داز كينصاص (م مع على هـ) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان نا ص ١٣٩١) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد ما في قرطبي (م ٢٦٨٠ هـ)مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان جي ٣ سي١٣٩) (تغییر ظهری از علامه قاضی شاه الله یالی تی مثالی مجدوی (۱۳۲۵ه ه) (اردوتر جمه) خ احس ۲-۵) (إنوارالمتزيل وامرارالياديل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥ هـ ١٠٥٠) (تغییر کبیر ازاما فخرالدین محدین ضیا والدین مررازی (ع۲۰۱۰ه) مطبوعه داد انظر بیروت لبتان ۲ م ۱۰۳۰) (يغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوكل (مر اا و ﴿) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكترمه) (تغييرضاوى ازعلام احمدين محرصاوى ماكل (معاداء) مطبوع مكتب فيل كد عرب جا اص ١٠١) (الباب الآويل في معانى المتر بل المعروف يغير خاز ن از علام على بن محد خاز ن شافل (م٢٥٠ ع ٥٠ م) ح اس اله ا (يدارك التريل وهائل الأول ازعلامه الوالبركات فبدالله بن احمد بن محور من اعده) جام اعا) (تغييرون آلعالي ازعلامه ابوالفضل سيرتمو وآلوي حفي (مره ١٢٤ه)مطبوعه مكتبه امداد بيلمان ٢٠٠٥م ١٣٦) (إجَام القرآن ازعلامه ابو بكر فحه بن عبدالله العروف بابن العربي بالكي (ميه ۲۰۰۸ هـ) مطبع عدد اركم وفيه بروت البناك أن الحم ١٩٩١ ا (النغيرات الاحمه - از هلامه احمد حيون جوزوري (١٣٥٠ه) مطبوعه مكتبه تقانه كله جنلي بشاور ص١٣٠) (تغيير القرآن المعروف يتغييرا بن كثير حافظ قادالدين المعيل بن قرين كثير شانعي (مهم يجيعه) " في ا س ١٨٠٠)

200

احكام القرآن ۲۰﴾ نیت محکیل ہے نکاح کرنا مکروہ ہے۔احادیث طیب حیحہ صریحہ میں اس کی کراہت وارد ہے۔تاہم ایسے نکاح ہے عورت کے لیئے حلال ہوجائے گی۔اگر محض نیت حلیل کی مگر تلفظ نہ کیا تو تکمیرہ وہ بھی نہیں۔ (النميرات الاحديد ازعامه احرجون جوزوري (معاله) مطوع مكتر هاني كله بنك ريناورس ١٢١١) (تغسر مظهري از علامه قاضي ثناه الله بالى تى مثال محددي (م ١٣٢٥هـ) (اردور جمه) ينا اص ٥١٥) (اليامع لا حكام القرآن از علامه الوميد الشريحية بن احمه ما في قرطبي (م ٦٦٨ هـ) مطبوعه ارالكت العرب وت لبنان ٢٠٣٠ م ١٣٩) (تغییر کبیر ادامام فخرالدین محد بن ضاوالدین مررازی (میان و ماهای مطبوعه دارانفکر بیروت لبنان ج ۱ مس۱۱۱) (ل الاول في معالى أمتر بل المعروف تغيير خاز ن ازعام يلى بن محه خاز ن شافعي (مر٢٥ ٧ هـ) ج المس ١٤٢) تغيير القرآن العروف يغيير ابن كثير حافظ فعاد الدين المعيل بن قربن كثير شافعي (مراعد) خ اجم ٢٨٠) (تغيير روح العالى ازعلامه الوافعنل سيرتمو دآلوي في (م221ه) مطبوعه كمتبه اعداد به لمان ج ميم ١٣٢٠) ۔ نت اصلاح ومشکل کشائی ہوتو باعث اجرے۔ (تغيير روح العاتي ازعلامه الولغضل سيرجمو اآلوي خلي (م٥٥ عيلاهه) مطبوع مكتبه اجداد بيلمان ٢٥ ص١٥٠) (العطا بالمع يد في الفتاري الرضوية وعلد المام العرد ضا قاري (موم اله على الفتر من المين الدارا بوزي ٥ ص عدم ﴿ ٢٢ ﴾ بالغ عورت اپنا نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت پرموقوف نہیں۔ بشرطیکہ نکاح کفو میں ہو۔ اگر نکاح ہوتو عورت کےاولیاءکورو کئے کا اختیار ہے۔قر آن مجید نے نکاح کا فاعل عورت کو بتایا۔ حتى تنكِح زُوجا غيرة " ين نكاح كافاعل ورت ع (ادکام القرآن از نام ایو بکراحمد بن نگاراز ی دسانس (م رسیم سه) مطبوعه ادالکت العرب بروت البنان نما هم (۳۹۱) (ادکام القرآن از علامها پویکرچرین مبوانشه العمواف باین العربی المحکار (۱۳۹۰ هد) معبوعه دادگیم فریز وت کبنان نما هم ۱۹۸) (تشيروه تا العاني از علاسا والفضل ميرموه الوئ فني (مري يخاله مي المطبوع كمية الدان عام ام)) (النبيرات الاحمدية از علاسام حيون جزيون (مرع اله ع) مطبوع كمية هار يقل بنجل بشاور من ١٦٠) ۲۳ ﴾ عورت کے ذمہ خاوند کی خدمت ہے۔اس کے لیئے کھانا تیار کرے، بستر بچھائے ،اس کے گھر کی حفاظت کرے،اس کی اولا دکی تربیت کرے،اپنے خاوند کے لیئے زینت اختیار کرے۔از داخ اللّٰبی،امہات المؤمنین،اہل بیت اطہا کی از واج ادر صحابیہ کرام کی بیونیاں رضوان اللہ تعالیٰ علیمن کا یہی دستور تھا۔ آج کی عورتوں کے لیئے یہی اسوہ حسنہ ہے (الجامع لا حكام القرآن از طامه ابومبرالله يحد بن احر ما كي قر طبي (م ٦٦٨ -) مطبوعه دا والكتب العرب يروت لبنان أج ٣٠٠٥) ﴿ ٢٧﴾ متعد مینی کچھ مدت کے لیئے عارضی نکاح باطل ہے۔اییا نکاح نہ منعقد ہوتا ہے نہاس سے حلا لہ جائز ہوتا ہے حرمت کا بیان ا جادیث طبیبه میں واروے ۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عندروایت فر ماتے ہیں : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَنُ نِكَاحِ الْمُتُعَةِ وَعَنُ لَحُومِ الْحُمْرِ الْاحْصِلَيَّةِ زَمَنَ خَيْسَرَ سح خیبر کے زمانہ میں حضورا کرم تا نے متعدادر بالتو گدھے کے گوشت سے منع فرمادیا۔ (برداره) لک والحقر المحاوات واندن الی شیده امروالداری وانعد فی وازن وحب والبخاری وسلم واثر خدی واتستانی واندن بلیدا تیل واین چروه این مسامی واین الجارو وایولوند والبخاری وازن مهان واقعیتی بخوالد (کنز احرال فی شن الاقوال والانوال از عارش فی (مرح شاو ۵) مطبوع موسست الرساند پیروت لیزان ۱۳۵، تر ۵۲۲، ۲۵ ۲۵ ﴿٢٥﴾ مرد نے اگر دوطلاقوں کے بعد رجوع کرلیا تو اب اے ایک طلاق دینے کا حق باتی ہے۔ ایک طلاق دینے سے وہ مغلظہ ہو جائے گی۔ مگر حلالہ کے بعد جب عورت پہلے شوہر کے نکاح میں آئے گی تو شوہرا وّ ل کو تین طلاقوں کا حق عاصل موكا_آيت مباركه يس يَرُ ابتعااور مديث يس" أن تَعُودِي إلى رَفَاعَة "ميل رجوع اورود يكل حالت برلوث آنے کو کہتے ہیں۔ (الجامع لا حكام القرآن از طامه الإعبدالله تحرين احمد ما كل قر لمي (م ٢٦٨٠ ٥) مطبع عد الرافكت العرب يبروت البناك زج ٢٠٠٠ م) عورت اکر خلیل کا دعویٰ کرے تو شو ہراؤل کے لیئے جائزے کداے تسلیم کرلے بشر طیکہ مدت اس ا (الحاش الا عام القرآن از طار ابومبدالله ترين احد ما كل قرطي (م ١٦٨٥ -) مطبوعة دارالكتب العرب بيروت البنان ين ٣ م ١٥٢٠)

390

باب (۲۸):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَاِذَاطَلَّقُتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغُنَ اجَّلَهُنَّ فَامُسِكُوهُنَّ بِمَعُرُوفٍ اَوُسَرِّحُوهُنَّ بِمَعُرُوفٍ اَوُسَرِّحُوهُنَّ بِمَعُرُوفٍ اَوُسَرِّحُوهُنَّ بِمَعُرُوفٍ وَلَاتُمُسِكُوهُنَّ ضِرَارًالِّتَعُتَدُواوَمَنُ يَفُعَلُ ذَٰلِكَ فَقَدُ ظَلَمَ بِمَعُرُوفٍ وَلَاتُسُخُ وَلَاتَّ خِذُواايْتِ اللهِ هُزُوًا وَّاذُكُرُوانِعُمَتَ اللهِ عَلَيْكُمُ وَمَا أَنُولَ مَ فَسَخَةً وَلَاتَتَّ خِذُواايْتِ اللهِ هُزُواً وَاذْكُرُوانِعُمَتَ اللهِ عَلَيْكُمُ وَمَا أَنُولَ عَلَيْكُمُ مِن الْكِتَبِ وَالْحِكُمَةِ يَعِظُكُمُ بِهِ وَاتَّقُوا اللهُ وَاعْلَمُواآانَ اللهَ عَلَيْكُمُ مِن الْكِتَبِ وَالْحِكُمَةِ يَعِظُكُمُ بِهِ وَاتَّقُوا اللهُ وَاعْلَمُواآانَ اللهَ اللهُ وَاعْلَمُواآانَ اللهَ وَاللهُ وَاعْلَمُوا اللهُ اللهُ وَاعْلَمُوا اللهُ وَاعْلَمُوا اللهُ اللهُ اللهُ وَاعْلَمُوا اللهُ اللهُوا اللهُ ال

اُور جَبِ تم عورتوں کوطلاق دواوران کی میعاد آگئے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روکنانہ ہو کہ حد ساتھ روکنانہ ہو کہ حد ساتھ روکنانہ ہو کہ حد سے برطوراور جوالیا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، اور اللہ کی آئیوں کوٹھٹھانہ بنا لو اور یاد کرواللہ کا احسان جوتم پر ہے اور وہ جوتم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں تھیجت دینے کواور اللہ سے ڈرتے رہواور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات:

ارشادر باتى إن فَاذَاقَرَأَتَ الْقُرُآنَ فَاسْتَعِذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيُطُنِ الرَّجِيُم (مورة النحل آبت ٩٥)

اور جبتم قرآن پڑھوتو اللہ کی پناہ مانگوشیطان مردود ہے

ارشادر بانى ب: إذَاطَلَقُتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُ هُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وسورة الطلاق آبت ١)

جب تم عورتوں کو طلاق دوتو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو

احكام القرآن ١٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥ ارشادر بانى ب: وَإِذَاقُلُتُمُ فَاعْدِلُوا اورجب بات كبوتوانساف كى كبو (سوره انعام آيت ١٥٢) ان آیات میں مرادیہ ہے کہ جب تم قر آن پڑھنے کا ارادہ کرو، جب طلاق کا ارادہ کرو، جب کچھ کہنے کا ارادہ کرو۔ اجل، مدت، آخر مدت، موت اورانسانی زندگی کو کہتے ہیں۔ اس آیت ہے مرادیہ ہے کہ طلاق والی عورتیں جب اپنی عدت کی انتہا کے قریب بھتی جا نمیں اس معنی برعلاء کا جماع ہے (١٥)م القرآن ازامام الوبكراحد بن على دازي بصاص (م م ٢٥ هـ) مطبوعة ادالكتب العربية وت البنان يمّا م ٢٩٨) (احكام القرآن إذ علام ابو بمرحمة بن عبدالقه المعروف بإين العرل ماللي (١٩٣٠ه ٥) مطيورة اركع فدييروت لبناك ن اص ١٩٩) (الحاسم لا حكام القرآن از طامه الإعمد الله تحدين احمر بالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه ارالكت العرب بيروت لبنان ج ٣ م ١٥٦) (تغييره بروالعاني الإعلام الوالفشل مير محود آلوي على (م2عواه) معجوع مكتبه لعداديه لمان ج مع مراه ١٣٠١) (تَشْرِيَهِ الرّامَةُ الدِينَ مِن مَن مَا والدِينَ مِروازَى (مُراحَةُ ع) مطيوره الطّريرة و البنانُ ع ٢ ص ١١١) (تَشْرِ الدّران العروف بِفَيْرِ إِينَ عَلَيْمَا فاطلوالدِين المُصلِّ بن مرين كِثْرُ ثَافِق (من عند) عناص (٢٨) (النير مظيري ازعا . قاضى تنا رات يالى تى حالى مجدوى (عرد الدور بد) فا اص ٥١٥ ((ابا _ البّاول في معاني المتر لل المعروف يغيير خازن از ملاسكي بن تمدخازن شاهي (مرديم عرد) خ العم اله ا (مدارك التر الروقة) في الناول ازعلامه الوالبركات مبدالله بن احمد بن محدوث (مروايده) في احمر الها) (تنسير جلالين ازعلامه عافظ جلال الدين سيوطي (م الله هه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كتب فيعل مكه كرمه) (النيرصادي ازعلامه احربن محرصادي الى (معداء) مطبوعه مكتبه يعل كد مرمه ن اص ١٠٨) (الغيرات الاحرب ازعلاساح جيون جو بوري (م١٥٥١ه) مطبوء كمتر تقائر عل يشاورس ١٢٥) (انوار التربيل وامرارات ويل المعروف به بيضادي إز قاضي ايوالخير عبدالله بن عربيضادي شرازي شاقبي (مر١٨٥ هـ) عن ١٥٢) (الغردات في فريب القرآن إز علام تسنين بن محر المفصل الملقب بالراف اصغياني (م ٢٠٥٥) مطبؤ عاد تركز كارخارة كتب كراجي عن ١٦٠١) و هن بِمَعروف ": اساك كامعنى روكنا بركرايت مين اس عراوطلاق سر جوع كرلينا ب-معروف: مشهوراور جانی پہنچانی شے معروف ہے۔قرآن مجید میں اس کا استعال اجھے طریقے پر ہوتا ہے۔ ہروہ شے جوعقلاً ،شرعاً ،عرفا اورعادة پیندیدہ ہومعروف ہے۔شریعت کے احکام کی بیروی معروف ہے اس کا مقابل مشرہے۔ ای مفہوم میں استعال ہوتا ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنكر۔ الغروات فی تمریب القرآن از علامتین بن محراکفعل الملقب الراغب اصفیانی (عربیدی ۵) مطور فروم کارخان تجارت كسرارا بخاص ۲۳۱) رجوع میں بھلائی یہ ہے کہ خوش اسلو بی اور نیت اصلاح کے ساتھ رجوع کرواور رجوع پر گواہ مقرر کرلو حسن معاشرت بھیمعروف میں شامل ہے۔ (النفيرات الاحمد ادعاء احرجيون بويدرى (م١٣٥ه)مطبوع كمية حقائد كل بيناوراص ١٢٥) (تغیر کیر ازام فخرالد بن ترین منا دالدین قرمازی (۱۳۰ مه) مطوعه داد انقلری دن البتان ن۴ می ۱۱۲) (تغیر التر آن العروف تغییر این قیرمانده بادالدین اسمیل بن قرین کیرشانی (میزین ید کامی ۲۸۱) (الباب الأول ل معاني المترز لل السروف يتغير خاز ن ادعامة في بن محد خازن شافعي (١٥٢٥ ء) عام ١١٥١) (دارك الرفر ال وتعالق الآول الطام الوالركات عبدالله بن احمد بن محوامي (م-ايه) جا اس اعدا) هَنَّ بِمَعْرُونِ ": ترج عمراد چھوڑ دینا۔ رجوع کرنا۔طلاق کوجاری دقائم رکھنا۔ چھوڑنے میں بھلائی پیہ ہے کہ عورت کا مہر، عدت کا نفقہ ادا کرنا اور دوسرے حقوق ادا کرنا اور اس کوعیب لگا کر دوسروں کو نکاح کرنے ہتفرکرنا۔ (الغيرات الاحرد الطاراح بيان بونودي (م٢٥١١ مطبوعكت هاريكل بناواص ١٢٥) (تغيير إنه الم المج الدين على بن في الدين مردازي (يون و ع) مطوعة المفكريروت لبنان ع و من الد) (الإبالية بل في معالى المتر بل المعروف بتغير خازن از عار في بن محر خازن شاي (م ٢٥٥ عده) جا من اعدا) (مدارك التر يل وتوان الأول الإطار الوالي كان موان بن الوين موالى (م واي م الكور) عام ما الما)

192

احكام القرآن ١٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥ **صُورًا وَّا ''** : ضرر کامعنی نقصان ہے۔ضرار نقصان دہ شے یا ارادہ نقصان دہی ہے۔ ای ہے محید ضرار ہے۔ یعنی الی محید جومسلمانو ل کونقصان پہنچائے کے ارادہ سے تعمیر ہوئی۔ الفردات فی فریب القرآن از علامین بن تمرانعول الملقب بالراف استبان (۱۳۰۰هـ) مطبوعة ومحدکار فاریجار ای مامیان (۱۳۹۰هـ) اس سے مرادیہ ہے کہ عورت کی عدت دراز نہ کرو، یااس کے ساتھ بر اسلوک نہ کرو، یا مال حاصل کرنے کے لیئے اسے تنگ نه کروپه وَلَا تَتَكَخَذُوا الله الله هُزُوا ": آيات الله عمرادب بطلال كاحكام كاآيات، ياتمام احكام شرعيه یاقرآن مجیدی تمام آیات۔ هُزُوا ہے مراد ہے: سُستی کرنا، رعایت ندکرنا عمل ندکرنا، مُضما کرنا۔ یعنی احکام شرعیہ میں سستی دیے ملی نہ کرو۔ یا حکم معلوم ہونے کے باوجود عمل نہ کرو۔ یا مندے کوئی بیہودہ بات کہہ کریہ کہو کہ میں نے دل لگی کے طور پراییا کہا ہے۔میری مراد نہ تھا۔ای ہے استہزاء بناہے بمعنی شطھا کرنا۔ کھڑوا کامقابل ہے جد"۔ (النغيرات الاحديد ازعلامه احدجيون جونيوري (م٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه تقانيم كله جنگي نيثا درمس ١٣٥)* (الجامع لا حكام القرآن اذ علامه ابوعبدالقه محمد بن احمد ما لكي قرطبي (م<mark>٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ٣٠ ع ٢٥١)</mark> 台 (١٥٤١م القرآن الامام ابو بكراحر بن على دازي بصاص (م مع الد) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ح اص ٣٩٩) (تفسير مظهري از علامه قاضي ثنا والله ياني تي عنائي محدوي (مهام اهـ) (اردور جمه) ح الص ١٥٤) (انوارالتر يل واسرارات ويل المعروف يه بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م<u>٧٨٥</u> هـ) مم١٥٢) (تغییرالقرآن المعروف یغییراین کثیر جافظ عمادالدین استعیل بن عمرین کثیر شاقعی (م۲۷۷۷ ه) خ اخس ۲۸۱) (تغيير دوح المعانى ازعلامه الوالفضل سيرمحووآ لوي خفي (م١٢٥ه عماه ع)مطبوعه مكتبه الداديد ملان تع ص ١٢٣) (لباب الباه ل في معاني التولي المعروف يغيير خازن ازعلام على بن محمه خازن شافعي (١٢<u>٥٠ ٧ -) نج المن ١</u>٤١) (راك التول بل وها أنّ الآويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود معي (م واي ه) ج احس الما) (تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااو م) وعلامه جلال الدين محلي مطبوعه مكتب يعل كمه مرمه) 습 (تغیر صادی از علامداحد بن محرصادی مالی (معاسمان) مطبوعه مکترفیعل کد مرمداج اص ۱۰۸) اذْكُرُوا نعُمَتَ اللّه عَلَيْكُمْ ": ذِكركامعنى بيادكرنا، بيان كرنا، شكر بجالانا-نعت الله عرادعام نعتين مرادي ياخاص الله كي برنعت ،اسلام، مدايت اور بعث سيدالرسين العالم ياحق طلاق ورجوع مردوں کوملنا ہتمہارے لیئے ایک ہےزائد چارتک بشرط عدل بیویوں ہے بیک وقت نکاح کرنا۔ یا در ہے کہ بچپلی امتوں میں ایک بیوی کی زندگی تک دوسری ہے نکاح حلال نیے تھا۔ (النعيرات الاحمه به ازعلامه احمر جيون جو نيوري (١٣٥٠ هـ ع) مطبوعه مكتبه تقانيه كلَّه جنل بيتادر اس ١٣١) (تغییر دوح المعانی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی خفی (م<u>۵ عزا</u>هه) مطبوعه مکتبرامدادیپیلمان ۲۰ ش ۱۲۳) (النسير مظهري از علامه قاضي ثنا والله ياني تي عني في محدوي (مر١٢٥ه) (اردور جمه) ج اعس ١٥٥) (مدارك التوبل وتقائق الآويل از ملامدا بوالبركات عبدالله بن احمد بن محواملي (مماييه) ج المسايد) (لباب الأويل في معانى التويل المعروف يغيم خازن ازعلامة في بن محمد خازن شافعي (١٥٢٧ هـ) ج الم ١٥١٧)

393

(انوارالتزيل واسرارات ولي المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بمن عمر بيضادي شرازي شافعي (م<u>١٥٨ =) مم ١</u>٥٢)

محججه وحججه وحججه وحججه وحججه وحججه وحججه وحججه

وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُمْ مَنَ الْكَتَّابِ وَالْحَكُمَةِ ":

کتاب ہے مرادقر آن مجیداور حکمت سے مرادست اور حدیث ہے۔ حکمت سے مرادقر آن مجید کے اشارات واسرار

بھی ہیں۔سنت وحدیث کے شرف کی بدولت اس کاذکرا لگ کیا گیا ہے۔

حدیث بھی قرآن کی طرح اللہ کی طرف ہے اتری۔ کیونکہ ان دونوں کے اتاریے کا ذکر ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قرآن

مجید کے کلمات اور مضمون سب رب کی طرف سے نازل ہوئے ہیں ۔قرآن مجید کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے۔

حدیث کامضمون رب کی طرف سے ہے۔الفاظ نی کریم رؤف رحیم ﷺ کے ہیں۔

حدیث وسنت کے بارے میں رب تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَايِنُطِقُ عَنِ الْهُواي اللهِ وَاللهِ وَحَيَّ يُؤخي اللهِ وَمَايِنُطِقُ عَنِي اللهِ وَاللهِ وَعَي

(سورة النجم آيات ٣٠٢) ادردہ کوئی بات اپنی خواہش ہے ہیں کرتے ، دہ تو نہیں مگر وجی۔

شان نزول

ا یک شخص بقول بعض حضرت ثابت بن بیار انصاری دخی الله تعالی عنه نے اپنی بیوی کوطلاق دے دی۔ عدت ختم ہونے میں دویا تین دن باقی رہ گئے تو انہوں نے رجوع کرلیا 'پھر دوبارہ طلاق دے دی تا کہ اُن کی عدت از سرِ نوشروع ہو

جائے۔اختتام عدت کے قریب انہوں نے پھر رجوع کرلیا۔ای طرح وہ عرصہ نو ماہ تک معلق رہی وہ کسی اورے نکاح

يْدُرْعَيْن -اس يرآيت كريمة ' ظَلَمَ نَفْسَهُ " تك نازل مولى _

(النغيرات الاحديد ازعلام احمد جون جو نيورى (م١٣٥١ه) مطبوع مكتبه تقانية كله جنكي نيثاور عن ١٣٥)

(تغيروه ح العاني ازعلامه الوالفضل سير محود آلوي حلى (م م مااه ع) مطبوع مكتب الداديد لمان ح ٢٠ ص١٥١) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله يحد بن احمد ماكل قرطبي (م ١٦٨٥ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بروت البنان في ٣٠ ص ١٥١)

(تغییرالقرآن المعروف یغییرابن کیر حافظ عادالدین استعیل بن عربن کیرشافعی (۱۲۸۷ه ۵) تا اس ۲۸۱)

(انوارالتو يل واسراراليا ويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٣ هـ) عن ١٥٢)

(تغيير مظهر كاز علاسة الفي تأوالله يالى ي عمالى مجدوى (معداء) (اودوتر جد) اجها م ١٦١٥) (لباب البّاويل في معانى التروف يقيم خازن ازعلام في بن مجرجازن شافعي (م٢٥٧ ع ١٠) ج ١٩٥١)

(الدرامية راز حافظ جلال الدين سيوطي (م اال م)مطبوعه كتبة آية الشافظي قم ايران را ص ١٨٥)

حفزت عبادہ بن صامت رضی الله تعالی عدفر ماتے ہیں کہ کچھلوگ کسی سے کہددیتے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھ ے کرویا۔ وہ کہتا میں نے قبول کیا۔ بعد میں کہدریتے کہ ہم نے تو بطورول کی ایبا کہا۔ ای طرح کچھلوگ اپنے

غلاموں کو آزاد کردیتے یا اپنی ہویوں کوطلاق دے دیتے۔ بعد میں دل کی کا بہانہ کر لیتے۔ اس پر آیت کریمہ کا دوسرا

حصه آخرتك نازل ہوا۔ فر مایا گیا كه الله كي آیات كودل مكى كا آله نه بناؤیہ

+1+1+1+1+1+1+1+1+1

(الدراكنة راذ مافة جلال الدين بيوقمي (م <u>الا</u>سه) مطبوع مكتبه آية الشاهلي قم ايران ان اعل ٢٨٥) (الجامع لا عكام القرآن از طامه الإمبرات عمد بن احمر ما كل قرطبي (م ٢٠٠٨ه) مطبوعه وادالكتب العربية بيروت البنان ٢٠٠٥ ص ١٥٦)

احكام القرآن

مسائل شرعيه

طلاق رجعی کی عدت میں رجوع کا اختیار مرد کو حاصل ہے۔عدت گذر جانے پر رجوع کا اختیار ختم ہو جاتا ہے ہار

باہمی رضا مندی ہے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے۔ آیت مبار کہ میں بیرسئلہ واضح طور پربیان کردیا گیا ہے۔

(النيرات الاحريد از علاساخرجيون جو نيوري (م١٣٥ه)مطبوع كتبه حقائه على بناوراص ١٢٢) (١٥٤م القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على دازي بصاص (م معته ه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان خ اص ٣٩٨)

(إحكام القرآن از علامه ابو بكر مجير بن عبد الله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٥ ه ه) مطبوعه واركمعر فيه بيروت لبنان ج1 ص ١٩٩)

(تغييرروح المعالى ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حلى (م2 يمانه) مطبوعه مكتبه إبدادييلمان ج٢٠ص١٣١)

(تغيير كبير ازاما فخرالدين محمر بن ضياء الدين عمر دازي (م٢٠١٠ ٥) مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان ٢٠٠٠ م ١١٦) (تغییرالقرآن المعروف بغییراین کثیر حافظ تمادالدین استعیل بن قربن کثیر شافعی (میرے ہے ہ)'ج ایس ۲۸۱)

(تغییر مظهری از علامه قاضی تناه الله یالی تی عثانی مجد دی (۱۲۲۵ه) (ار دوتر جمه) تا ایس ۵۱۵)

(تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوهي (م يه ١١٩ هـ) وعلامه جلال الدين تحلي مطبوعه مكتبه يصل مكه مكرمه)

(تغییرصادی از علامیاحمد بن محمرصاوی مالکی (م۲۲۲ه ۵) مطبوعه مکتیه فیصل یکه کریدج اس ۱۰۸)

(هدارك التزيل وها كل الآويل از علامه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محمور عني (ميروايه) ج احساك ا)

(لباب البّاويل في معاني التنزيل المعروف يغيير غازن از ملام على بن محمه غازن شافعي (م٢٥٥ ٤- ١) ج1 ص ١٤١)

طلاق رجعی میں رجوع کرنے کا اختیار مرد کو حاصل ہے۔عورت کی اجازت اور رضامندی لازمی نہیں۔ اگر چیڈوشکو

عائلی زندگی کے لیئے عورت کی رضامندی ہونالازی ہے۔

"فَامْسِكُوا "اور" سَرِّحُوا "مِين خطاب مردول كوب (النميرات الاحميه ازعلامه احمد جون جونوري (۱۳۵۰ه مطبوعه كمتبه تقاني مخل بنتي نيثاه (س١٣٥)

رجوع قول اورفعل دونوں ہے ہوسکتا ہے۔ آیت کے حکم میں کوئی پابندی نہیں۔ مندے بول کررجوع کرسکتا ہے۔ ای

طرح وطی یابوس و کنارہے بھی رجوع کرسکتا ہے۔

(تغيركير ازامام فخرالدين محربن ضاءالدين عررازي (١٦٠٠ م) مطبوعه دارالفكريروت لبنان ١٦٠ ص١١١)

رجوع پر گواہ بنالینامستحب ہے تا کہ اختلاف پیدا نہ مواور نہ لوگوں میں بد کمانی پیدا ہو کہ اس نے مطلقہ عورت کوا۔

یا س رکھا ہوا ہے۔ 🕁 (الغيرات الاحرب ازعلامه احرجيون جونبوري (م٢٥١١ه)مطبوء كمتبه تقانير كلّ بنكي نيناورام ١٣٥)

(تغییر کبیر ازامام فخوالدین فیرین ضیاه الدین محررازی (۱<mark>۰۲۰</mark> هه)مطبوعه دارانگریبروت ابنان ت۲۰ ص ۱۱۷) (تغییرالقرآن المبروف بشیر این کثیرها فظاهمادالدین استعیل بن فمرین کثیرشانقی (میزیدیده) ترا ص (۲۸)

(الباب النَّاويل في معاني التزيل المعروف يتغير خازن ازعلام على بن مجمد خازن شأفعي (م٢٥٠٠) خ اعم ١٤١)

🔷 🧇 طلاق کے بعدعورت کومبر اور عدت کا نفقہ ادا کرنا لازم ہے۔ بلکہ مبر سے پچھزیادہ دے کرفارع کرے کہ اکر

ا ہے خاوند کی خدمت کی ہے۔آیت میں تکوئی کے ساتھ چھوڑنے کا یہی مفہوم ہے۔ النيرات الاحربي از علامة احمد جون جونيوں (مصلاحه) مطبور يمتر احتاج المجاركة على بناور من ١٣٥٥)

﴿٢﴾ اپنی مطلقہ بیوی کے عیب بیان کرنا گناہ ہے اس ہے لوگوں میں اس عورت کے بارے میں نفرت بیدا ہو کی اور اس کے

نکاح ٹانی میں دفت میش آئے گی کوئی کے ساتھ چھوڑنے کا ایک مفہوم یہ بھی

(النفيرات الاحمية از علامه المرجون جون جون و مروح الاه) مطبوع مكية تقانه محظّه بطبّي بناور ص١٣٥) (انفير كيبر الدام فقر الدين محربن عيا والدين همروازي (م14 و هه) مطبوعة دارالفكر بيروت لبنان ج ٢٩ م ١١٧) (لباب الناه بل في معاني القرب بل المعروف تفييه خازن از علامه في من محمة خازن الله على (م12 هـ) مقام الما) (حدارك المقربي وتقانق الناويل از علامه الوالبركات لمواللة بن احمد بمحمود على (م مراكب) مقام الما)

🕰 کے مطلقہ عورت ہے رجوع بہ نیت اصلاح ہو۔عورت کوستائے اوراس کی عدت دراز کرنے کے لیئے رجوع کر ناظلم ہے

مگر قصد ضرر کے باوجود عورت سے رجوع جائزے۔

- المنظام القرآن اذامام الويكراترين فلي داز في مصاص (م منظرة عدد ادالكتب العربية بيروت البنان عاص ١٩٩٠)

🚯 🦫 معذوراورمجبور کوستاناظلم اور نجرم ہے۔جس قدرمجبور کی مجبوری اورمعذور کی معذوری زیادہ ہوگ ستانے والے کوای قدر

عدّاب ملے گا۔مجبوریوی کوستانا، بوڑ ھےضعیف اور حاجت مند والدین کوستانا، ملازموں اور جانوروں کوستانا بڑا جرم

ب_ جومظلوموں پرزیادتی کرتا ہے وہ گویا اپ آپ پرظلم کررہا ہے۔ آیت کریمہ '' فیقلہ ظکم نفسہ '' نے فیصلہ نا

دیا۔ نیز آیت کا شان نزول اس برگواہ ہے۔

tr

分

故

نکاح،طلاق اورغلام کی آزادی کے الفاظ نجیدگی ہے ادا ہوں یا دل گی یا بھول پُوک ہے۔ جیسے بھی ادا ہوں _ان کا تھ

ٹابت ہوجا تا ہے۔ آیت کاشان نزول اس پرشاہدعاول ہے۔

حضور سيدعا كم شارع اسلام عليه العلوة والسلام في ارشا وفر مايا:

ثَلَثْ" جِدُّ هُنَّ جِدٌ" وَهَزُ لُهُنَّ جِدَ" : ٱلطَّلاَقُ وَالنَّكَأَحُ وَ الرَّجُعَةُ

تین امورا ہے ہیں کہ اِن کی شجید گی اوران ہے ہتی مُداق بھی شجید گی کے حکم میں ہے ُ طلاق، نکاح اور رجعت

(رواه الودا ؤود والتريد كل داين باجر نمن الجمع مرية بحوالي) (كتر العمال في سنن الاقوال والانعال أو علام المرقع قو (مره ع م علوه عروسية الرسلة بيروت البنان ج ١٠ ر ٢٤٧٨٥)

ہنی نداق سے طلاق دینے والے کی طلاق ہو جائے گی۔اگرچیاس کا ارادہ کھیل اور دل کئی کا ہو۔

(الغيرات الاحرب از علام الحربيون جو بروى (م ١٣٥٥ مطبوع مكتبر قائد على بناورام ١٣٦٠)

(احكام القرآن از امام ايو بكرا تهر بن على داز ك يصاص (م يه يهم به) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لبنان ج1 م ٣٩٩)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله فحد بن احمه ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ح ٣٠عم١٥١)

(تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيحود آلوي حنى (مره علاه)مطبوعه مكتبه المداد بدملتان ج عنص ١٣٣)

(تغییرالقرآن العروف یغیبراین کثیرهافظ عما دالدین المعیل بن عمر بن کثیرشافعی (م۲۲۷ ۵ ۵ م) ۱۲۱ می (۲۸۱)

(تغییرمظبری از علامه قاضی ثنا دالله بانی ی عنانی محدوی (سو۲۲۵هه) (اردور جمه) ج اس ۵۱۷)

(انوارالتز بل دامراراتیاد مل المعروف به بیشادی از قامنی ابوالخیرعبدالله بن قربیشادی شرازی شاقعی (م۱۸۵ هـ) ص۱۵۱)

(تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م یا ۹۱ یه) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه کرمه)

(تغییرصادی از علا ساجرین محرصادی مالکی (۱۳۲۳ه) مطبوعه مکتبه فیعل کمه کرمهٔ ج ۱۰۸ ۱۰۸

(لياب الباويل في معاني التوبل المعروف يتغيير خازن ازعلام على بن حمد خازن شافعي (م٢٥٠ ع هـ) ن 10 م ١٤١١)

(دارك التربل وها أن الآول از علامه الوالبركات عبدالله بن احد بن محود مني (م م اعد) جا بع اعما)

﴿١٠﴾ كى كوطلاق دينے پر مجبور كيا كي ت في طلاق واقع ہوجائے گی۔ بشرطيكقل كي دهمكي شددي گئي ہو۔

ا عنه مرآن اذامام إديكراح بن على دازي بصاص (م يعله عن) مطبوعه دادالكتب العرب بيروت البنان جادس ٢٩٩٠) رب تعالیٰ کے احکام سے تعلیما کرناحرام اور کفر ہے۔ عورتوں کود کا دیے کے لیے رو کے رکھنا احکام الہید کے ساتھ تھنے

كرنائ - جورام ب

(اتوارالتو يل وامراراله ول المعروف به بيشاوي از قاضي الوالخير عبدالله بن عمر بيشاوي شيرازي شافعي (م100 هـ) مل ١٥٢) (تغيير طالبين از علامه عافظ جلال الدين سيوهي (م اافيه ٥) وعلام جلال الدين محلي مطبوعه مكتبه يعل مكه كرم)

(تغییر صادی از ملامه احمد بن تحد صادی مالکی (۱۳۲۳ه) مطبوعه مکتیه فیصل مکه مکرمهٔ ج ۱: م ۱۰۸)

ا حکام القرآن (۱۲) زبان سے گنا ہوں سے استغفار کرنا اور عملاً گنا ہوں میں مشغول رہنا احکام البید سے استہزاء ہے۔ ۱۲ (الجاح لا حکام القرآن لا علاما ابو نبداللہ تھے بین امریا کی قرطبی (مروزی و مطور دارا لکت العربید برد البتان نیاس میں دور 🕻 ۱۳﴾ تنگدی کے باعث، جب کہ خاوند تان ونفقہ دینے پر قادر نہ ہو، زوجین میں قاضی کوتفریق کرنے کا اختیار نہیں _فقراء صحابہ اور اصحاب صفہ تنگدی کے باو جودان کی عورتیں ان کا نکاح میں رہیں کسی نے بوجہ افلاس طلاق طلب نہ کی اور نہ حضور رحمة للعالمين على في ان كردميان تفريق فرمائي فقرسب فرقت نبيل قرآن مجيد كاارشاد ب: لِيُنْفِقُ ذُونَسَعَةٍ مِّنُ سَعْتِه وَمْنُ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزُقُه فَلَيْنُفِقُ مِمَّااتَهُ اللهُ لايُكَلِفُ اللهُ نَفْسًا مقد ور والا اپنے مقد ور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رز ق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جوا ہے الله في ويا _ الله كلى جان بربو جونيس ركها مكراس قابل جتناا سے ديا ہے ۔ (مورة الطلاق آيت ٤) على الله في الله على 📦 ۱۳﴾ الله تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنا ،ان کا چرچا کرنا اور اُن پرالله کاشکر بجالا نا۔رب کی رضا کا موجب ہے۔حضور اکر م نور مجسم شفیع معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ای نعمت کے طفیل اسلام،ایمان۔قرآن بلکہ معرفت خداوندی ملی۔ دنیا کی تمام نعمتوں کا باعث حضور کی دنیا میں تشریف آوری ہے۔ای لیئے ذکر ولا دے رسول پاک ﷺ رب کی رضا کا باعث ہے۔ آیت مبارکہ میں نعمت کے ذکر سے بیٹھی مراد ہے۔ (الغيرات الاحمية از طامه احمد جون جو نيوري (م٢٥٠١هه) مطبوء مكتبة حقالة محلّى بيثان بيثان (١٣٦٠) (تغيير دوج العالى از طامه الولفضل سيرمحود آلوي خق (م<u>٣٥٥) ه</u>ي مطبوء مكتبه الدادية مان تاج ١٣٣٠) (تغيير مظبري از طامه الاحق من مالله ياني تي حمالي مجددي (م<u>٢٥٠) ه</u> (اردوز مير) ج ١٣٥) ﴿۵ا﴾ چونکه قرآن مجید کی طرح سنت بھی منزِل من اللہ ہے۔اس لیئے اس کی حقانیت کا اعتقاداور اس کے احکام پر عمل لازم ہے۔ کتاب وسنت دونوں نفیحت پرمشمل ہیں۔اللہ کی اطاعت کی طرح حضور سید الانبیاء والمرسلین خاتم انتہین ﷺ کی اطاعت لا زم ہے۔حضور کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔قرآن مجید میں متعدد مقامات پراس کی تصریح ہے۔ ارشادربانی ب: مَنُ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْاَطَاعَ اللَّهَوَ مَنْ تَوَلَّى فَعَاأَرُسَلُنكَ عَلَيْهِمُ حَفِيْظًا ٢٠ (سورةالساء آيت ١٠٠) جس نے رسولِ کا تھم مانا بیٹک اس نے اللہ کا تھم مانا اور جس نے (رسول کے تھم ہے) منہ پھیرا تو ہم نے تنہیں حضور سيدعالم مطاع عالم الله كام احكام يرغير مشرورا الريمل كرنا الله في لازم تشهرايا ب- ارشادر باني ب: وَمَااتَكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَانَهَكُمُ عَنَّهُ فَانْتَهُوا اللَّهَ (سورةالحشر آيت ٤)

습습습습습

اور جو پچھمہیں رسول عطافر مائیں وہ لواور جس ہے منع فر مائیں بازر ہو۔

(39)_

﴿ مطلقه كا تكاح ثاني ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَإِذَاطَـلَّـ قُتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغُنَ اَجَلَهُنَّ فَلاتَعُضُلُوهُنَّ اَنُ يَنُكِحُنَ اَزُوَاجَهُنَّ إِذَاتَ رَاضَوُا بَيْنَهُمُ بِالْمَعُرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنُ كَانَ مِنْكُمُ يُؤُمِنُ بِ اللَّهِ وَالْيَوُمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمُ أَزُكُى لَكُمُ وَأَطُّهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمُ لَا

اور جب تم عورتوں کوطلاق دواور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو اےعورتوں کے واليواالهيس ندروكواس سے كماسے شوہروں سے نكاح كرليس جبكم آپس ميں موافق شرع رضامند ہوجاویں۔ پیضیحت اسے دی جاتی ہے جوتم میں سے اللہ اور قیامت پرایمان رکھتا ہو۔ بیتمہارے لیئے زیادہ ستحرااور پا کیزہ ہےاوراللہ جانتا ہےاورتم

اس طلاق ہےمراد طلاق رجعی یا ہائنہ ہے۔جس میں حلالہ کی ضرورت جمیں.

(النيرات الاحمد از طار الاحراق بن جونوری (۱۳۵۳ه) معلود مکتر تقادیک نظاد می ۱۳۱۱) (تشر القرآن العروف بشر بازی تیرمان قادالدی آستیل بن عمرین کیزشانی (مراع که ۵) (۲۸۲ در ۱۳۸۲) (غیر ظاهری از طار مان می ناداندیالی تی حل مجددی (۱۳۵۴ه) (ادود ترسر) ناایس ۵۱۷)

:اس آیت میں بلوغ سے مرادانہا کو بھتے جانا ہے۔اوراَ جَل سے مرادعدت ہے۔

آیت کامعنی پیہے کہائے شوہرو! جبتم اپنی بیویوں کوطلاق رجعی یابائند سے چکواور عور تیں اپنی عدت!

(احكام القرآن ازام ماييكراجرين كل دازي صاص (م عيم عد) مطوعه داد الكتب العربية يروت لبنان ن اعل ٢٩٩٠)

(امًا مالمرًا كن از ملاسرا بوكوكر بن ميداند العروف باين العرقي) كل (عنهم ۵ ميلو عرد العرف بيروت ليمان خااص ۱۰) (الشيرات الاحرب از ملاسراتوجون جرتودي (م1120ه) مطبوع كميتر فعان ميركز خل بشاد (م2/ ۱۳)

(تقيركيم اذام فوالدين في بن فيا والدين عردازي (عليه ١٠٠٠) مطبوعد دار أنكريروت لبناليان ١ م١١١٠)

(تغير جلالين از علامه وفق جلال الدين يوطي (م اا و مد) وعلامه جلال الدين كلي مطبوع كمتر فيعل كمركزم (تغیرصادی از علامه احمد بن محرصاوی مالکی (۱۳۲۲ه) مطبوعه مکتبه فیعل که مکرمهٔ جا اص ۱۰۸)

(انوار المتر يل وإسرار الباويل المعروف بيد بيشاوى از قاض ابوالتير مبدالله بن عمر بيشاوى شيرازى شافعي (م١٥٧ -) م ١٥٢٠) (الباب الناويل في معالى المر السيالم وقد يقيم خاز ن ازعار على بن محد خازن شاعي (محديد) ي المن الما)

(١ ارك الترويل وها فق الما وفي الإطاب الإلك عبد الله بن احمد بن محود على (مروايده) خاا المرا الا

فَلَا تَعْضُلُوْ هُنَ '': تَعْضُلُوْ ا، عَضْلُ '' بِ بنا ہے۔ جس کامعنی ہے روکنا، تکی بیٹھے کے تحت گوشت کوئتی کی وجہ

عضْلَه کہتے ہیں۔ جسعورت کے بچہ دشوار کی سے پیدا ہواً سے معضلہ کہتے ہیں۔

﴿ المغررات فی غریب التر آن از عام اسمین بن کو النفس العقب بالرا فب اسفیا فی (معرورہ یہ)

مطور فرو کی کار خارتی التر آن از عال میں اللہ ہوئے ہیں اللہ بیال اللہ بیالہ بی

این از میرود می مرده ما رسان می این از معان از به بری می مواند را این می از این مواند می این این این این این ای این از تغییر جلالین از علامه حادثا و این از ساز این (م ۱۳۳ هه) مطبوعهٔ بیشتر صادی از علام ۱۰۱۱ این از انتیر است الاحمد به از علامه امر دیوان جو پوری (م ۱۳۵ هه) مطبوعهٔ بیشتان بی تحل بیشی این ادر س ۱۳۹۱) این از انتیر است الاحمد به از علامه امر دیوان جو پوری (م ۱۳۵ هه) مطبوعهٔ بیشتان بیخل بیشی از ساز ۱۳۷ می

المعربير ازامام فوالدين محرن شياه الدين مررازي (١٣٠٠ هـ) مطبوعه والقطر بيردت لبنان ٢٥ ص١٢١)

ا**ن یَنکحتُ ازُ وَ اَ جَهُنَ '':** آیت میں از واج ہے اُن طلاق والی عورتوں کے پہلے شوہر مراد ہیں۔ معنی آیت کا بیہ ہے کہا ہے عورتوں کے وارثو! اگر طلاق والی عورتیں عدت گذر جانے کے بعد اپنے پہلے شوہروں سے نکاح کرناچا ہیں توتم انہیں مت روکو۔

آیت کا ایک اورمعنی بھی بیان ہوا ہے کہا ے طلاق دینے والے شوہرو! جبتم طلاق دے چکواورعورت کی عدت بھی پوری ہوجائے توعورت کو کی اور جگہ دوسرا نکاح کرنے سے نہ روکو۔ یہ بھی ظلم ہے جوز مانہ جاہلیت سے جاری ہے۔

ته (۱ کا مالقرآن از علامه او کمر تحدین عبد الله العروف باین العربی الکی (۱۳۳۰ هه) مطبوعه دارله بر فه بیروت البنان ج اص (۲۰) ۲۰ (تغییر ظهری از علامه قاضی شاه الله یاتی می خوالی مجددی (میرویم ایروز ترجمه) مجازی (۱۸ میرود)

ر مير مبري المعام فقر الدين محد بن فيا والدين عروازي (ميلامية) والوجوعية) عاد المالكان

🖈 (احکام القرآن ازامام ابو بگراتیرین ملی دازی بیصاص (م معیتره) مطبوعه داد الکتب العربیه برون البنان ج اسم ۲۰۰۰)

(الغيرات الاحميه ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م١٣٥هـ) مطبوعه ملتيه تقانيه كله جنكي بيناوراس ١٣١)

ذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرَوْفِ ":

معروف ہروہ کام ہے جوشر عاُعقلاً عاد تا بھلا ہو۔ یہاں معروف سے مراد جائز نکاح ، پورامہرا درعمہ ہرتا ؤ ہے۔ معنی آیت بیہ ہے کہ وہ مرداورعورت جب آلیں میں جائز باتوں پر راضی ہو چکے ہوں تو تم انہیں دوبارہ نکاح کرنے سے ندر دکو۔ یارضا مندی کے جائز نکاح سے انہیں ندر دکو۔

شان نزول:

حضرت معقل بن بیارمزنی رض الله تعالی عذیے اپنی بهن مجے بیٹله (بروزن شهنیله) بنت بیار کا ڈکا آ ایج بچازاد بھائی بداح بن عاصم بن مجلان (اورایک روایت کے مطابق عبدالله بن عاصم) سے کر دیا۔عبدالله مردصالی تھا۔ اتفاق سے خاوند اور بیوی میں ناچاتی ہوگئی۔عبداللہ نے جمیلہ کوطلاق دے دی۔عدت گذرنے کے بعد عبداللہ نے جمیلہ سے دوبارہ نکاح کرناچاہا۔جمیلہ بھی رضا مند ہوگئی۔ گر حضرت معقل نے قسم کھائی اب میں جمیلہ کا ٹکاح عبداللہ سے نہ کروں گا۔

200

و احكام القرآن ١٥٥٥٥٥٥٥٠٠

اس پریہ آیت نازل ہوئی ۔حضور نبی اکرم ﷺ نے معقل کو بلاکریہ آیت سنائی انہوں نے عرض کیا۔ایے نفس ً مانوں گا۔رب کی اطاعت کروں گا۔ چنانچہ نکاح کردیا گیااورا پی قتم کا کفارہ ادا کردیا۔ (بروایت بخاری بر غدی البوداؤ و دابن ماحه) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله تحرين احمر مالكي قرطبي (مر١٦٨ هـ)مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان جسر بس ١٥٨) (احكام القرآن ازعلاسا بويرجد بن عيدالله العروف بابن العربي مالى (معمد عد) مطيوعة اركم فدبيروت البنان ج اص (٢٠١) (الغيرات الاحديد از طامه احمد جون جو يوري (مهمااه) مطبوع كمتبه قانه علم بنكي إيثاور في ١٣١) (تغییرالقرآن العروف تغییراین کثیر جافظ محادالدین استعیل بن قریبی کثیرشافعی (مین ۲۵ ه ۵) جام ۲۸۲) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محمد بن ضاءالدين ممرازي (مراح ٥ ع)مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ع٢٠ ص١١٩) (لباب الآول في معاني التو مل المعروف تغيير خازن ازعلامه على بن مخمه خازن شأنعي (م١٥٧ه ٥٠) ج1 اس ١٤٢) (انوادالتر للواسرادالياول المعروف به بيضاوي از قاضي ايوالخير عبدالله بن تمريضاوي شرازي شأتي (م ١٨٥ هـ) من ١٥٢) لا تغییر مظیری از علا سقاضی ثناءالله بانی تی عثانی مجدوی (م ۱۳۲۵ه) (ار دوز جسه) ج احس ۔ ۱۵) ا یک اور یوں ہے کہ حضرت جاہر بن عبداللّٰہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چیاز او بہن کو اُن کے خاوند نے طلاق وے دی عدت گھ جانے کے بعد دونوں (خادندادر یوی) دوبارہ نکاح پر رضامند ہوگئے ۔مگر حضرت جابر نے اٹکار کر دیا۔اس پر بیآیت أترى حضرت جابر نے حكم الى كے سامنے اپنے انكار كوچھوڑ ديا۔ دوبارہ نكاح ہو كيا۔ (الغيرات الاحميد ازعلام احرجيون جونيوري (م٢٥١١ه)مطبوع كمتبه هاند كأجنلي نشار ص١٣١) (تغیر مظیری از علامه قاضی ثناء الله بانی تی عثانی محد دی (م ۱۲۲۵ه) (ار دوتر جمه) ج اص ۱۵) (تغییر کبیر ازامام فخزالدین محدین ضاءالدین عمروازی (۱۹۰۶ هه)مطبوعه دارالفکر بیردت لبنان ۲۰ می ۱۱۹) (تغییرالقرآن المعروف بتغییراین کثیرهافظ عادالدین استعیل بن عمر بن کثیرشافعی (مرایدید) نج اعل۲۸۲) (لباب الآه بل في معاني التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلام على بن محد خازن شافعي (م٢٥٠ ٤ هـ) جا اجم ١٤٢٠) ممکن ہے دونوں واقعات ایک ہی وقت میں ہوئے ہوں اور آیت مزول ہوا ہو۔ مسائل شرعيه طلاق رجعی یابائن کی عدت گذر جانے کے بعد خاونداور مطلقہ بیوی دوبارہ نکاح کرنے پرموافق شرع معروف طریقہ ے رضا مند ہوجا ئیں تو نکاح کرنے میں مختار ہیں۔ان کا کیا ہوا نکاح جائز ہوگا۔عورت ادر مرد کے کسی ولی کومنع کا اختیار نہیں ۔ آیت مبار کہ میں والیوں کونغ ہے روک دیا گیا ہے' نیز آیت کا شان بزول ہی اس مئلہ کو واضح کررہا ہے۔ (احكام القرآن ازامام إير كراحد بن على دازى حاص (م معتهد) مطوعدداد الكتب العربيد بيرد عالبنان فارص ويس (ا حكام القرآن اذ علامه الو بمرحمد بن حيد الله المعروف بابن العربي ما كلي (عود ١٠٠٠ مطبوعة دارمع فد بيروت لبنان جي اص ١٠٠١) (تغییرالقرآن المعروف بتغییر این کثیر مافظ ما دالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (میزان کے د) نجاد می ۱۳۸۲) (الغيرات الاحرب ازعلامه احرجون جريوري (م١٣٥ه)مطبوء مكته هاند علم جنل فيادرام ١٣١) (الياشع لا حكام القرآن ازعلامه الوعيد الشرى بن احمد ماكل ترقيلي (م ١٦٨ ٥ م مطبوعد دار الكتب العرب يروت لبنان ٢٥٠٠ م ١٥٨) (تغيير مظيري ازعلامه قاضي ثناء الله ماني توعلى محدوى (م١٢٢٥هـ) (اردور بهد) نااس ١٥١٧) (انوارالتو ل دامرادال ول المعروف به بينيادي از قاضي ابوالخيرميدالله بن قريضادي شرازي شافعي (ع١٨٥٠ هـ) من ١٥٢) (تغير كبير ازامام فرالدين محد بن خياء الدين مررازي (١٠٢٠ ٥) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان ح ١٠٩٠) (الباب الناويل في معانى التوريل المعروف بتغيير خاز ن ازعلام في بن محد خاز ن شافي (م٥٠٠) جار م١٤١٠) (دارك الترو ل وها أق الآول از علامه ابوالبركات عبد الله بن احمد بن محود على (مروايه ها) خ اص ١٤١١) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ١١١ هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكرمه)

(تغییرصاوی از طار احمد بن محرصاوی مالکی (معاورات) مطبور مکتید فیعل کد مرسانی اص ۱۰۸)

ŵ

حكام القرآن •••••••• ۴ 🥻 عا قلہ بالغدا پی گفتگو ہے یااس کی رضامندی ہے اس کا وکیل نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت شرط نہیں۔ بشرطیکه مہرمثل میں کمی نہ کرے اور غیر کفومیں نکاح نہ کرے ور نہ اولیاء کو اعتراض کا اختیار ہے۔غیر کفومیں نکاح کرنے ے اولیاء کو عار لاحق ہوتی ہے۔ اس لیئے ایسا نکاح منعقد ہی نہ ہوگا۔ کفواور مہرمثل کا بیان تو ' بالسمغر و ف " میں ب_عورت كے نكاح كے اختيار" أَنْ يَنْكِحُن "ميں ہے۔ نيز ديگر آيات كريمه ميں اس اختيار كابيان ہے۔ ارشادر بانی ہے: حَتَّی مَنُکِحَے زَوْجُاغَیْرَہ ' یہاں تک کہ کی اور خاوندے نکاح کرلیں (مروجرو آیہ: ۲۲۰) آیت نکاح کرنے کی اضافت عورت کی طرف کی گئی ہے۔

نيز ارشادر بالى ب:

فَإِذَابِلَغُنَ اجَلَهُنَّ فَلاجُنَاحَ عَلَيُكُمُ فِيُمَافَعَلُنَ فِي ٱنْفُسِهِنَّ بِالْمَعُرُوفِ الإِيد (موره بقره آیت (۲۲۳) تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو!تم پرموا خذہ نہیں اس کا مہیں جوعورتیں اپنے معاملہ میں موافق

ا حادیث صححه سر بحد میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

ٱلْآيْمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهِا مِنْ وَلِيَّهَا وَالْبِكُرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَإِذْ نُهَا صُمَا تُهاَ

غیرشادی شده لڑکی ولی کی به نسبت اپنے نکاح کی زیادہ حق دار ہے اور بن بیابی ہے اذ ن لیا جائے اور اس کا

اذن خاموتی ہے۔

(رواه ما لک داحمه وسلم دابودا و دواین مایه والتر ندی داننسانی عن این عماس بحواله (الفعنل الكبير مختفرش تالجامع لصغيرللمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شاقعي (م٢٠٠١هـ) مطبوعة وادالاحيا والكتب العربية على البالي أقلى وشركا ومج اجل ٢١٣)

بالغه پرولی کوکوئی جرنہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے:

> (رواوالوداؤ دوالتسالي من ابن عماس بحواله) (الفصل الكير مخترش الجامع المنفير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (ممان ا مطبوعددارالاحياءالكتب العربييسي البالي اطعي وشركاة م ٢٣٠ ص٢٣٢)

(النيرات الاحديد ازعلام احرجون جونوري (م١٥٥١ه)مطبوع مكتبه هان يخل جلك يشاور ص ١١٢) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله عربن احر الكي قريمي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية يروت البنان ٢٠٠٠ س١٥٩)

(احكام القرآن ازعلامه ابو بكر محر بن عبد الله العروف إين العربي الكي (مي ۴۳ هـ) مطبوعه داركسر فه بيروت لبنان تا اس ۲۰۱) (إدكام القرآن اذامام الويكراحد بن على دازى بصاص (م مع عداد) مطبوعة دارالكت العرب يبروت لبنان ناص ٢٠٠٠)

(تغيير كبير ازام مخرالدين محد بن ضياء الدين مررازي (١٠٠٥ هـ) مطبوعه دارالفكريروت لبنان ت ٦ من ١١١) (تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله یالی تی مثالی مجدوی (مرا۲۲ه) (اردور جمه) نام ۱۸۸)

(هدارك المتزيل وهائق الآويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احد بن محود تني (م ما عدد) خااص الما)

انتہاہ: آج کے مغرب زدہ ماحول میں اوکیاں والدین کی رضا مندی کے بغیر غیر کفومیں نکاح کرنے میں بے باک ہوچلی ہیں۔غیر کفو کی وجہ ہے آئہیں ننگ و عار ہوتی ہے۔ وہ معاشر ہے میں اپنی لڑ کیوں کے کرتو تو ں کے باعث منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ۔ایسے غیر کفومیں ہونے والے نکاح ،شریعت کی رُ وسے منعقد ہی کہیں ہوتے ۔

🖛 🕻 نکاح میں زوجین کی رضامندی لازی ہے۔اگر بغیر اون نکاح کرویا گیا تو نکاح کاانعقادا جازت پرموقوف ہے۔ آیت مبارکه من اذا توا ضوا بینهم " من ای اجازت کابیان بـ

(احكام القرآن ازام الوجراح بن على دازى وساس (م عنه عنه عداد الكتب العربية وت البنان ع اص ١٠٠١) (احكام القرآن از علامه الويكري بن عبد القد العروف بابن العربي الى (م ٢٠١٥هـ) مطيع عداد كعرف يروت البنان ع اعل ١٠٠١)

(الغيرات الاحميد ازعلام الحرجون جونوري (م١٣٥٥ مام ومكتر قاني كله جنل نيثاور م١٣٧)

(تغيير مظهري از علامة قاضي تناه الله باني ي على تعددي (مره ١٢٢٥ ع) (اردور جمه) جام ١٥٨)

(الماب الآول في معاني التو ل المروف يتغير خازن ازعلام على بن محرخازن شافعي (مرة ٢٥٠ يره) ج امن ٢٥٠١)

﴿ ٣﴾ امير شوہر كى تلاش ميں نكاح كرنے ميں تا خير كرنا تخت جرم اور صد بافتنوں كا باعث ہے۔ روز مرہ ميں ہونے والے فتنوں کا اکثر باعث یہی امر ہے۔ سیچ حدیث میں بطور حکم اس کا حکم ہےاور حکم عدد لی کی صورت میں بیش آنے والے

آذًا اتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَةُ و دِيْنَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لاَّ تُفعَلُوهُ تَكُنُ فِتَنتَةٌ فِي الارْض وَفَسادٌ عَرِيْضٌ جب کوئی ایسارشتی تمہیں دستیاب ہوجس کے اخلاق اور دین کوتم پند کرتے ہوتو فوری طور پر نکاح کر دو۔ اگر ایسا ندكره كيتوزمين مين فتنهاور فسادكبير يبدا هوكا_

(رواه الترخد ك وابن مليه والحاتم عن الي هريره وابن عدى عن ابن تمر والترخدي والعبيتي عن الي حاتم المرخى / بحواله

(الفشل الكبير تحقرش الجامع الصفر للمناوي ازام حيدارة ف منادى شافعي (م ٢٠٠٠ه) مطور دارالا حيا والكتب العربية على البابي الحلى وشركاة القام ١٥٠٠)

﴿۵﴾ لڑکی کے نکاح کرنے پرشو ہرہے بیسے لینا حرام اور رشوت ہے۔اورایک گونہ نکاح کرنے میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ جے قرآن مجيد في " لا تَعْضُلُوْ هُنَّ " قرما كُرمْع فرماديا - _

﴿٢﴾ جبال نکاح کرنے میں کڑکی منشا ہواوروہ کفو ہوتو وہاں نکاح نہ ہونے دینا منع ہے۔ اور'' لا مَنْ عَصْلُوْهُن '' میں

🖇 🔌 احکام شرع بجالانے میں برکت، پا کیزگی اور گناہوں کا کفارہ ہے۔خلاف شرع کاموں میں بے برکتی، گندگی اور كنابول كابوجهنامه اعمال مين درج بوگا-آيت مباركه كاجز" فرليكم أذّ كني لَكُمْ وَاطَهَرُ " يجي حقيقت واضح كر

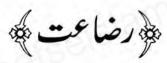
﴿^﴾ طلاق دے کرعدت گذر جانے کے بعد سابقہ خاوند کو بیچ نہیں پہنچا کہانی سابقہ بیوی کو کہیں اور نکاح کرنے ہے

رو کے۔ بیرتم جابلیت کی ہے۔ قرآن مجید نے'' لاتغضلو هُنَّ " کدکراس سے روک دیا ہے۔

(النيرات الاحريد ازعار احريون جونيوري (م١٣٥٠) مطود مكتبر تغاند كلّ بنگل بناد (م ١٣٥) (الجام لا حكام التران ازعار العمد العمدين احربا كل تركي (م ٢١٨٠) مطود الانتساس بيروت لبنان م ٣٠٠ م ١٥٩)

습습습습습

اب(۴۰)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحْيُمِ ﴾

وَالُوَالِدَاتُ يُرُضِعُنَ أُولَا دُهُنَّ حَولَيُنِ كَامِلَيْنِ لِمَنُ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَولُودِ لَهُ رِزُقُهُنَّ وَكِسُوتُهُنَّ بِالْمَعُرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفُسِ إِلَّا مُولُودِ لَهُ رِزُقُهُنَّ وَكِسُوتُهُنَّ بِالْمَعُرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفُسِ إِلَّامُولُودُ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثُلُ ذَلِكَ فَإِن آرَادَافِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِنهُمَا وَتَشَاوُرٍ الْوَارِثِ مِثُلُ ذَلِكَ فَإِن آرَادَافِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِنهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمُ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمُ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمُ إِنْ اللهُ مَا اللهُ مَالتَيتُهُ بِالْمَعُرُوفِ وَاتَّقُواااللهُ وَاعْلَمُو آانَ اللهُ بِمَاتَعُمَلُونَ وَاتَّقُواااللهُ وَاعْلَمُو آانَ اللهُ بِمَاتَعُمَلُونَ مَنْ مَا اللهُ مَعْرُوفِ وَاتَّقُواااللهُ وَاعْلَمُو آآنَ اللهُ بِمَاتَعُمَلُونَ مَن مُن اللهُ اللهُ اللهُ مَعْرُوفِ وَاتَّقُواااللهُ وَاعْلَمُو آآنَ اللهُ بِمَاتَعُمَلُونَ مَن اللهُ ال

رسودہ ہذہ ایت جو دودھ کیا ہیں اپنے بچوں کو پورے دو برس، اس کے لیئے جو دودھ کی اور ما ئیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس، اس کے لیئے جو دودھ کی محت پوری کرنی چاہیئے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور بہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا گر اس کے مقد ور بھر ماں کو ضرر نہ دیا اس کے بچہ سے اور نہ اولا دوا کے کواس کی اولا دسے (یا مال ضرر نہ دے اپنے بچہ کو، اور اولا دوالا اپنی اولا دکو) اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ بھر اگر ماں باپ آپس میں رضا اور مشورہ سے دودھ جھڑا نا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں ۔ اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ بلواؤ تو بھی تم پر مضا کقہ نہیں ۔ ور اگر مان رکھو کہ اللہ تمہرا تھا ، بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈر تے رہواور جان رکھو کہ اللہ تمہرا تھا ، بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈر تے رہواور جان رکھو کہ اللہ تمہرا رہے م

حل لغات:

وَالْوَالدَاثُ بِرْضَفْنَ اَوْلَادَهُنَّ ":

" والدات" مين چنداخمال مين:

(۱) طلاق والى عورتيل ، جن كے بيچے شرخوارگى كى عمر ميں ہول_

(۲) بيويال، جوايخ بچول کودود ه پلارې بول_

(٣) تمام ما كيس،خواه بيويان بهون يامطلقه _

والدات كهدكرانبيس بجول كى يرورش پر ماكل كيا گيا_

اس آیت میں اُن عورتوں کے لیئے درس ہدایت ہے۔ جواپنے بچوں کی پرورش دوسروں پرسونپ کرخوداس سے عافل ہو چکی ہیں۔

۱۰ (انواد المنز بل وابراد الآول المعروف به بینادی از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بینادی شرادی شاخی (مردوعه ما ۱۰ (مغیر کیر از امام خوالد من خدین شیا مالدین فرمازی (م ۲۰۱۰ می اصطبیرود المقریروت لبنان شامی (م ۱۰۰٪) ۱۰ (لباب الآولی فی معانی آمتز بل العروف بیشیر هازی از عاصر کی بن عرف از ن شاخی (م ۱۵ یوسی ۱۵)

یُبِرْ ضِعْنَ '' : دَصُّعْ ہے بنا ہے۔جس کے معنی ہیں: پیتان ہے دودھ چوسنا، باب افعال ہے آگراس کا معنی ہے دودھ پلانا۔ شیرخوارگ کی عمر میں بچیکودود دھ پلانا'' رَضاَعَت'' کہلاتا ہے'جملہ خبریہ بمعنی امر ہے' یعنی مائیں دودھ پلائیں۔

أُولاد هُنّ : اولاد تن ب وَلَدَى بمعنى بيدارى مويالوكا

اولا دکوعورتوں کی طرف نسبت کرنے میں کٹی فوائد ہیں۔

(۱) مال كے ذمه الى اولا دكودودھ پلاتا ہے ندكه سوكن كى اولا دكودودھ پلاتا۔

(۲) اولاد کہدگر مال کی شفقت کو اجھارا گیا ہے۔

(تغییر دوخ العانی از علاسه به الفضل میدمود آنوی فتی (مری نتازی) مطبوعیت اداد بیدمان ناح و من ۱۳۵۵) (تغییر صادی از علاسه می مصادی این (تعییر صادی این می ۱۳۹۵) میکنید فیل که کرمه نام ۱۹ و ۱۹۹۵) دار مورد میدرد از میرود میرود میرود میرود از میرود میرود و میرود از میرود از میرود از میرود از میرود از میرود م

(الحاص لا حکام التر آن از علاسا بوم بداند تورین احمد آنی فرخی (م ۱۶۸۵ می معطور داد افکتب اشریب بیدین به ۱۳۰۷) (مسرکیبر از ام بخرالدین تورین ضاء الدین مروازی (م ۲۰۰۱ می معطوعه داد انظریبروت لبنان غاوس ۱۳۵)

(الإب الناول في موالي المتزيل العروف يقيم خازن از ها السلى بن تحرفان شاقى (م 20 مه) ن ا اس ۱۵۲) (هدارک المتزيل وها آن الآون از ها ساوالم كات ميدالله بن احربين محود كل (م 20 مه م) ن تا اس ۱۵۲)

افرارائز کی آمراران بی الروب بینادی از تا می البرد الله بینادی ادام میریدادی بینادی بینادی بینادی بینادی از میرود می می اور الله میرود کی الی

سال كو حَوْلَ كَتِيْ بِين _

(تغییر کیر از امام فرالدین فرین نیا الدین فردازی (۱۳۷۰ه) مطوعه دارافکریز دینالبنان ۲۵ س. ۱۳۱) (تغییر درج الدین از طلاسانه الفنسل میدگود آلوی نمی (۱۳۵۰ه) مطوعهٔ میداده میکان ۲۴ سان ۲۳ س (تام محمد کامارهٔ آسان دارد اروز افزی ساز کی و فرمی در ۱۳۷۸ میلاد بر اداری در ساز داده در سر سازه این جسون

(الجاسخة لذكا مالتر آن إز طار الوميدانشري بن احمد بالكوتر فلي (ميم 211 هـ) بمطوعه ادالكتب العربية برحت لبنان خ سيس ١٦١) (لباب الناديل في صافي المتوثر لل العروف يتغير خازن از طار ملي بن قرضازن شائعي (م122 يد) خواجمه عن خااص سنا)

کامل کہنے سے مرادیہ ہے کہ مدت تقریبی نہیں بلکہ پورے دو برس مراد ہیں۔

احكام القرآن

وَعَلَى الْمَوْلُودلَهُ رِزُقُهُنَّ وَكَسُوَ ثُهُنَّ بِالْمَعُرُوفِ ": پچهاپ كے ليحَ جناجاتا ہے۔ مال تو بمزكد برتن كے ہے۔ اس ليے'' مَوْلُو دُلَّهُ "ےمراد باپ ہے۔ پچكانب

باب ے ہوتا ہے۔

(انوادالمتو بل دامرادالآاو بل المعروف به بيضادی از قاضی ايواخير مبدالله بن عمر بيضادی شيرازی شافعی (م <u>۱۸۵</u> هه) م (لباب الآو بل عملی التو لير المعروف بيشتير خار ما الما ميلی بن مجد خازن شافعی (م <u>۲۵ م</u> ۲۵ م ۱۵ س) ا

(الجامع لا دکام القرآن از علامه ابومبواند جمدین امر ما کلی قرطنی (م ۸۶۱۸ هه) مطبو مدارا لکت القر به پیروت لبنان ت ۳ س ۱۹۳) (تغییر عظیری از علامه قاضی تنامانشه یاتی تی متانی مجد دی (م ۱۳۵۵هه) (ارووتر به سه) م ۲ ایس ۵۲۷)

(میرر مقبری از عارها می ماه ماله یال یی حالی میده ی (میراه از مید) (ارورتر بید) خی ایس عامی) (تغییر کبیر از امام فرالدین می من شیا دالدین امروازی (میرا ۱۰ و) مطبوعه دارالقریبروت ابنان خی ۲ س عار)

(تغییر طالبین از علامه حافظ جلال الدین سیوقی (م <u>ااق</u> هه) و علامه جلال الدین کلی مطبوریت بیش مکی تکرمه) (تغییر صادی از علامه احمرین محمد صادی مالکی (م <u>۱۳۲</u>۳هه) مطبوره مایین فیلس مدعر مدیج اص ۱۰۹)

عَلَى وجوب كے ليئے ہے۔

رَزُق عرادغذااور كِسُوت عرادلباس -

طلاق والی عورتیں اگراہنے بچوں کو دودوھ پلائیں تو اُن کی خوراک اور لباس کی ذمہ داری بچہ کے باپ پر ہے۔ اگراس سے عام عورتیں مراد ہوں تومعنی بیہوں گے کہ بیویاں اگر چہ بچہ کی پرورش کی وجہ سے خاوند کی خدمت سے قاصر رہیں تب بھی اس کی خوراک اور لباس کاخر چہ بچہ کے باپ پر ہے۔

بِالْمَعْرُونِ : عمراديهال حسب طاقت خرچدينائ ديمالي ندهنيا يومري مالي حيثيت عمطابق

: دودھ پلانے والی عورتوں کا حسب استطاعت خوراک اور کہاس کا خرچہ باپ کے ذمہ واجب ہے۔ مرد نہ اپنی حیثیت

ے کم دے نہ عورت اُس کی حیثیت سے زیادہ طلب کرے۔

(تغییر مظهری از علا سقاضی شاه الله پانی چی عنی نمجددی (م ۱۳۵۵ هـ) (اردوتر جمیه) خیا می ۵۲۸)

الله المعلم المراجع المام فخرالدي محد بن ضياء الدين عمر دازي (م ٢٠٠١هـ) مطبوعه دار الفكر بيروت البنان ٢٠٠ مي ١٢٨)

(تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيولمي (م الله هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيصل مكه مرمه)

(تغییرصادی از طامه احمد بن محمد صاوی مالکی (مهم ۱۳۲۳ه) مطبوعه کتیه فیعل کمیکرمهٔ جادی ۱۰۹) (الغیرات الاحمریه از طامه احمد جون جو نیوری (مهم ۱۳۵۰ه) مطبوعه کمیته خانه محله جنگی نیثا در می ۱۳۰)

ا تُضَارً وَالِدَة ﴿ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهٖ * ":

التَضْآرُ، ضَورٌ عَشْتَق كَ جَل كامعى عِ تكليف، نقصان -

مُفَاعَلَةٌ كوزن بِرآنے سے اس كامعنى ہے ايك دوسرے كونقصان بہنچانا۔

أمے معروف اور مجبول دونوں قرآ توں سے پڑھا گیا ہے۔

" بُا " تعدیه پااستعانت کی ہے۔

اس طرح آیت متعدد معنوں کا احمال رکھتی ہے۔ وہ تمام معنی ممکن اور درست ہیں۔

(۱) ماں بچد کے ذریعیا ہے شوہر کو نقصان نہ پہنچائے کے غریب و نادار شوہر کو دائی رکھنے پرمجبور کرے۔

```
احكام القرآن --------
                                                     ماں بچہ کونقصان نہ پہنچائے کہ اس کی پرورش میں کوتا ہی کرے۔
                                                                                                                                            (r)
مال کو بچید کی وجد سے نقصان نہ پہنچایا جائے کہ وہ بچیکو دوورھ نہ بلانا جا ہے اور باپ میں دائی رکھنے کی
                                                                                                                                            (+)
                                                               استطاعت ہوتو شوہراہے دودھ بلانے پرمجبور کرے۔
                                         باپ ایے بچہ کونقصان نہ پہنچائے کہاس کی پرورش میں لا پرواہی کرے۔
                                                                                                                                            (4)
                                                             باب بحد کی مال کونقصان نہ بہنچائے اپنے بحید کی وجہ ہے۔
                                                                                                                                            (0)
                 باپ بجیدگی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے کہ دورہ میلانے والی دستورے زیادہ خرجہ کامطالیہ ک
                                                                                                                                             (4)
              ( احكام القرآن از علامه الويكر محد بن عبدالله العروف إين العر في ما كل ( ١٣٣٠ هـ ) مطبوعه اركم وفي يروت لبنان تا م ٢٠٠٣ )
           ( احکام الترآن از امام ایو کراجرین فی داد ک بصری ( م سنتا بد ) صلی دو آداکشت العرب پیروند کیزان یز احمی ۲۰۰۶ )
( ایجاع اد مکام الترآن از علام ایولید الترکیرین احد ما گلز کی ( ۱۹۸۳ هر ) صلید در دانکشب اعرب پیروند " بران ج ۲ می ۱۶۰
                        ( تغییرالقرآن العروف یغییراین کثیرهافظ محادالدین استعیل بن فرین کثیرشانعی (مرم ۵ ۵ ۵ ) آن احس ۲۸۲)
                       ( تغييركير ازامام خرالدين محدين فيا مالدين عررازي (ع٢٠١٠ ما مطبوعه دارالفريروت لبنان ع١٠ س ١١٨)
                          (تغييرروح المعالى أزعا مدابو الفضل سيرتحود آلوي حتى (مره عماله ع) مطبوعه كتيدا و المان ج ١٣٦ س١٣٦)
                                  ( تغيير مظيري از علامه قاضي تنا والله يالي تي عمّالي مجدوي ( مر١٣٥ه ) ( اردورٌ جمه ) ج احل ٥٢٨ )
               ( انوارالتز يل دامرارالباديل المعروف به بيضادي ازقاض أبوالخير عبدالله بن تريضادي شرازي شأقي ( مره ١٨ هـ ) ص١٥٠)
                     (لبابا الآول في معاني التول العروف يقير خازن ازعلامة لي بن محد غازن شافعي (م١٥٥ ٤ هـ) ج ا م ١٤١٠)
                         ( و ارك المتر بل وها في الآويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محدوث (مر ١٥٥ه ) خ اص ١٤١٧)
                        ( مغير جلالين ازعلامه مافظ جلال الدين سيولي (م يه ١١٠ هـ ) وعلامه جلال الدين تكلي مطبوعه مكتبه فيعل مد تكرمه )
                                  ( تغییرصاوی از علا ساحمہ بن محرصاوی ہالی (۱۲۲۲ھ) مطبوعہ کتے فیعل کمہ کریے اج اس ۱۰۹)
                              (الغيرات الاحمه از علامه احمد جون جونيوري (مين اله) مطبوعه كمتيه هار كله جنكي ليثادر اص١٣١)
 وَعَلَى المَوَارِثُ مِثْلَ ذَلِك '': وارث عراداس آیت میں بحد کا دارث باور بعض مفرین کے زویک
                                                                اس سے مرادباب کے فوت ہوجانے کے بعداس کا وارث ہے۔
بچہ کے وہ قر ہی رشتہ دار جوذی رحم محرم ہیں ۔ یعنی وہ قرابت دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیئے حرام ہے۔ حضرت عبداللہ
                      بن مسعود بنى الله عرف أت مين " وَعَلَى الْوَارِثِ ذِى رَحْمِ الْمَحْرَمِ مِثْلُ ذَٰلِكَ " بـــ
          یعنی باپ کے فوت ہوجانے کی وجہ سے جوفرائض باپ پر تھے۔اب وہ بچہ کے قریبی رشتہ داروں پر داجب ہیں۔
                  (احكام القرآن ازامام بوبكراهم بن كل دازي بصاص (م. " يعلمه ) مطبوعه دادا لكتب العرب بيروت لبزان ع احس المرام
                ( انواد المترّ ل وامراراليّاول المعروف به بيشاوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن حر بيشاوي شرازي شاقعي ( م1۸۵ هـ ) من ١٥٣)
             (الحام علا حكام القرآن ازعلامه ابوعيدالله عجد بن احمد ما فكي قرطبي (م ١٦٨ هـ)مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لبنان ن٢٠ مي ١٦٨)
                                   (تغييرمظرى از علاسقاضى تا والله يالى ي مالى مجدوى ( عام ١٣٥٥ م ) (اردور جد ) ج اس ١٣١)
                            تغييرود ح العاني ازعلامه الوافعتل سيدمحود آلوي خفي (مردي اله عام المبارية علمان ٢٠٠٠)
                        ( تغير كبير ازام فخرالدين محرين ضا والدين عروازي ( علاق مطبوعة دار الفكريووت لبنان ١٢٥ ص١٢٩)
                      (الباب الناويل معاني أمتر بل المروف يتغير خاز ن از علام على بن محمه خازن شاقع (م ٢٥٨ عه م) ي احس ١٤٢١)
                          ( بدارك التزيل وتعالن الباويل ازعلامه الوالبركات فيدالله بن احد بن محود مني (ميد اليد) ج احل ١٤١٠)
                               (النيرات الاحربه از طامه احرجون جرغوري (۱۳۵۰ه مطوع كمته هانه كله بخل بياورس ۱۳۳)
  فَانَ أَرَادَافَصَالَة " فِصَالاً، فَصُلْ ع بنائ جس ك معنى جدائى كي بن راستى مافت كوفا صله شهر يناه ك
                                        فَصِينُ اوراون كي يِهِكو فِصال كمت بين انسب بين جداني كامعنى بإياجاتا ب-
                                                   فِصَالًا براد شرخوار يح كادوده فيمرانا بال فيطام بهي كتي بي-
                             (تغييروه ح المعاني ازعلاسه الوافعشل ميد محدودا لوي حق (مره عاده) مطبوع كمتيه الداد سلتان ج ٢ ص ١٠٠٠
                         ( تغيير كير اذام مخ الدين تحرين فيا الدين عمر دازي (م10 مد ما مطبوعه دار الفكريروت البنان ي ١٠٩ م١١١)
                        (الباب الدول ل معالى المر في العروف بغير فازن از علام على بن محرفازن شافى (م120 هـ) حدا اس اعدا)
               (الحامع لا رئام القرآن إذ على الإعبد الله تحرين احد ما كل قر طبي (م ١٦٨٠ هـ ) مطبوعة وادا لكتب العربيد بيروت لبنان ت ٣٠ ص اعا)
```

وهوهههههههه احكام القرآن ومهههههههههههههههه حضرت عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنها فریاتے ہیں اس سے مراد ہے دوسال سے پیشتریا دوسال پریا دوسال کے بعد

دوده چرانام ادے۔

(تغییر بر ازام فخوالدین محدین نبیا دالدین عمرازی (م۲۰۱۶ هه) مطبوعد دارانظرید د البنان ت۲ ص ۱۳۱) (الغیرات الاجریه از علامه احد جون جونوری (م۲۰۱۱ هه) مطبوعه کنید تقانیه علقه جنگی نیجا در س ۱۳۵۵)

آیت مین" أرّادا "عمراد بچه کاوالداوروالده ب

یا ہمی رضا مندی اور با ہمی مشورہ ہے ۔ یعنی ماں اور باپ اگر دونوں کی رضا مندی ہو، آپس میں باہمی مشورہ کرلیں اور اہل تج بہے بھی مشورہ کر کے بچہ کا دود ھ مناسب وقت میں چھڑا دیں تا کہ بچہ کا نقصان ہو، تو اُن پر بچھ حرج نہیں۔

وَانَ ارَدَتُمَ أَنْ تَسْتَرَ ضَعُوا أَوْلَادَكُمُ '':

إستبورُ صاع كم عنى ميں بيكودود هيلانے كے ليے وائى تلاش كرنا۔

آیت کامعنی ہے کہاہے بچوں کے بابو!اگرتم اپنی اولا دکو دود دھ بلانے کے لیئے دامیمقرر کرلوتو تم پرکوئی حرج نہیں۔ مقصد بچہ کی عمدہ طریقہ سے پرورش کرنا ہے۔

اذًا سَلَّمُتُمُ مَّا التَّينُمُ بِالْمَعْرُ وف : تلم كامعَىٰ أفت م معنظر ما نروارى، رضارراضى رمنا،

سلام کہنا، پوراپوراسو نیٹا اور سپر دکر دیتا ہے۔اس مقام پر طے شدہ اجرت کا دے دینا مراد ہے۔

بــالْــمَعُرُونِ : اسمقام پرمعروف ہے مرادخوش اسلوبی ، بھلائی مراد ہے۔ لینی داید کی اجرت خوش اسلوبی ہے بروقت ادا کرو۔اس میں تاخیر نہ کرو۔

بعض علماء فرماتے ہیں _معروف ہے مراد دایہ کورز ق حلال کھلاؤ تا کہ بیچے کے اخلاق پراچھاا ثر پڑے۔

(تغیررور) المعانی از طامه ایو گفشل سر محود آلوی خنی (۱۳۵۰هه) مطبوعه کتبه الداد بیلتان ۲۶ م ۱۳۸۰ ۱۳۸۰) (الجامع لا حکام القرآن از طامه الوعمد الذمحه بن احم مالی قرطمی (مهم ۲۷۸هه) مطبوعه دارالکتب العربیه پیروت البنان ۲۶ م ۱۲۳۰)

مسائل شرعیه:

ماں کے ذمہ بچہ کودود ہے بلانا واجب نہیں ، متحب ہے۔ چونکہ ماں کا دود ھے بچوں کے لیئے زیادہ موافق ہے۔ نیز مائیں

بچوں پرمبر بان بھی ۔ لہذا بہتر یمی ہے کہوہ خوددود ود دے کریالیں۔

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محرين احمد الكي قرطبي (م ٢٦٨ ٥) مطبوعة دارالكتب العربيديروت لبنان ج ٣٠ مل ١٦١)

(تغيير دوح العالى از علامه ابوافعنل سد محود آلوي حتى (م<u>م ١٥٥ امه</u> مطبوعه مكتب الداديد مان ج ع م ١٢٥) (تغييركير اذامام فرالدين محرين ضياء الدين مردازي (ع٢٠١٠ م) مطبوعة دارالفكر بيروت لبنان ع٢٠ ص ١٢٥)

(مغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>اا 9</u> هه) وعلامه جلال الدين تحلي مطبوعه مكتبه فيعل مكه كرمه)

(تغییرصادی از علامه احمد بن محمرصادی مالکی (م۱۳۳۳هه)مطبوعه مکتبه یعل مکه محرمهٔ جامی ۱۰۹) 쇼

(لبابال ويل في معاني التولي العروف يغير خازن ازعلامة في بن محمد خازن شافعي (م212 هـ) ن المساع) 公 (لباب الآويل في معاني التويل المعروف بقير خازن ازعلاسطي بن محد خازن شافعي (م٢٥٧ ٥ - ١٠٥١) 立

(انوارالتو يل دامراراتا ويل العروف به بيضا د كاز قاضي ابوالخيرعبدالله بن قرييفا د كاشيراز كي شافعي (م<u>١٨٥</u>٠ =) م ١٥٣ (公 (الغيرات الاحميد از علام احمد جون جو نيوري (م101 هـ) مطبوعه مكتبه تفاند محلّ جنلي نيثاور م ١٢٩)

احكام القرآن •••••••• ﴿٢﴾ باب كے ذمہ بحير کی پرورش واجب ہے۔ چونکہ شیرخوار بچیر کی غز ا کا واسطہ ماں ہے۔اس لیئے ماں پرخرج کرنا ورحقیقا بحے کی برورش کرنا ہے۔ای طرح اگر بچے حمل میں ہوتو بھی ماں پرخرچ کرنا بچے کی پرورش کرنا ہے۔ الله تعالى ارشاد فرما تا ب وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمُّلِ فَانْفِقُو اعَلَيْهِنَّ الآبة (سور ه طلاق آیت ۲) اورا گرحمل والیاں ہوں تو انہیں نان وتفقہ دو۔ (إ حكام القرآن از علامه ابو بكرمجر بن عبدالله المعروف بابن العرلي ماكل (مراسم عد) صطبوعه وارلع في يروت لبنان ج احم ٢٠٠٠) (تغيررون العالى ازعار سابو الفنل سدمور آلوي خلى (مره ١٦٤ه) مطوع مكت الداو مان ٢٥ م ١٨٧٠) (انوارالتر بل وامرارات ول المعروف به بيغادي ازقاضي ابوالخيرميد الله بن عمر بيغاوي شرازي شافعي (م ١٥٧٥ = ١ م ١٥٠) (احكام القرآن ازام ابو بكراته بن في دازي بعداص (م معده) مطبوعه ادالكتيد العرب بيروت لينان جام ٥٠٠٥) (الغيرات الاحمد العاماح جون جوزوري (م١٢٥ه) مطبوع كتريقا يطريك فاورص ١٣١) واجب کی ادائیگی جس سے پرموقوف مودہ شے بھی واجب موجاتی ہے۔ بچد کی پرورش حمل کی صورت میں ای وقت آ ممکن ہے جب مال کونان ونفقہ دیا جائے۔ (احكام القرآن ادعلامه الويكر في بن عبدالشدالمروف إبن العربي بالكي (مع الميد) مطبوعه دارلمرف بيروت البنان أج اص ٢٠٠٧) ﴿ ٢ ﴾ بعض صورتوں میں مال پر بچیکودود ھ بلانا واجب ہے: باپ بردایهر کھنے کی استطاعت نہ ہو۔ (ب) داييلتي ندمو_ (ع) بحیال کے سواکی اور کا دودھ نہ پتا ہو۔ (تغيير مظهرى ازعلامة قاضى تا والله يانى ق مثانى تجددى (ميم ١٢٥٥هـ) (اردور بعد) تا ص ٥٢٦) (تغييرروح المعانى ازعار الوافعنل سير محبوة الوي تفي (م ١٢٥ ماء) مطبوع مكتبدا داديد مان ٢٠ ص ١٣٥) (انوار المتنزيل واسرار الباويل المعروف به بينياوي از قاضي ابوالخيرعبد الله بن عمر بينياوي شيرازي شاحق (م ١٨٥٠ هـ) من ١٥٣٠) (الماب الناويل في موالى المتر بل المعروف يغير خاز ن از علاسكل بن محد خاز ن شافعي (م ٢٥٠ عد) جارس ١٤١) (مدارك المر الروها أق الآول ازهار الوالبركات عبدالله بن احرين محواملي (مرايحة) في امرادا) (مغير صاوى از علام احدين محرصاوى اللي (١٠٢٠ه) مطبوع مكتبه يعل مكرمه في اس ١٠٩) (الغيرات الاحد از طامه احد جون جو ټوري (م١٣٥٥) مطبوع مكتر حقاد علامل إيثاد اص ١٣٩) اگرمطلقة عورتیں بچیکواُ جرت پر دود ھا بلا تھیں تو اُن کے لیئے دوسال کی اُجرت باپ پرلازم ہے۔اس سے زیادہ عرص تک کی آجرت کی حق دار میں۔ (التغير اندالاهمديد از طامدا توجون جونوري (ع١٣٥٠) مطبوع كمنيدها يبيط بنتل بنياد دش ١٣٩) (الجامع الاعلم الترآن إز طامدا يوم والشرع من العراقي (عم ٢٤٠٥) الطبوع وادالكب العربيدي ويت البنان ٢٣٠، ١٣٢٥) بحالت نكاح ياطلاق كى عدت ميں مال كورضاعت كى أجرت ليناجا ترجيس _ بعدعدت أجرت كى حق دار ہے۔ ار عادر بالى إن أرضَعْنَ لَكُمْ فَاتُوهُنَّ أَجُورُهُنَّ (سوره طلاق آیت: ۲) پھرا کر دہ تہارے گئے بحد کورورھ بلا میں تواہیں اس کی آجرت دو۔ (احكام القرآن ازامام الوجراح بن في دازي بصاص (م ريع مه) مطبوعد دارالكتب العربيديوت لبنان جا ص ٢٠٠٢) (إحكام القرآن از علامه ابو بكر تحد بن عبدالله العروف بابن العربي بالكي (موسمة ٥٠ مطبوعه اوكسر في بيروت البنان خ احم ٣٠٣) (تغییر مظیر کاز طامه قانس تا دانته یال ی مال مودی (مرداده) (اردوز جد) نا ام ۵۲۶ م تغييرون العالى از ما سايو العشل سيرتحوا آلوي تني (م ١٣٥٥ م الطبور مكتيسا والريلتان ع م ١٥٠٠٠ (تغیرصادی از علامیا مرین تحرصادی اللی (۱۲۲۳ه ۵) مطور مکتر فیل مکر مراج ام ۱۰۹) (مدارك المترزيل وهائق الآويل از عار ايوالبركات عيدالله بن احد بن كوومني (مرايد) ي اجس الما) (لباب البّاد بل في معاني أمَّرُ بل المعروف يغير خاز ن ازعار ملي بن محد خاز ن شأفي (م 102 ع -) ج اسم اعدا) (انوار المتو لي امراد ال، في المه وف ريضاه كاز قاضي ابوالخير عبد الله بن عمر بيضاوي شير ازي شايق (مر١٨٥هـ) ص١٥٣)

100

+1+1+1+1+1+1+1+1+1

﴿٤﴾ رضاعت كى مدت دوسال ب-الله تعالى كارشاد "حولين كسامِلين "مين اى كاييان ب- دوسال كربعد دودھ چھڑا دیا جائے۔لیکن اگر کوئی بچہاڑ ھائی برس تک کسی کا دودھ پیئے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔اس میں لڑ کے اور لڑ کی میں کوئی تفریق نہیں۔ قرآن مجيدين ب: وَحَمُلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلْثُونَ شَهُرًا الآبه (سورة الاحقاف آيت٬ 10) اوراے (حل کو) اٹھائے بھرنا اوراس کا دودھ چھڑا ناتمیں مہینہ میں ہے۔ اس آیت میں حمل اور دودھ پلانے دونوں کی مدت اڑھائی برس بتائی گئے۔ حدیث شریف نے حمل کی زیادہ سے زیاد مدت دوسال بتائی گئی۔ مديث من ج: ما تَزِيْدُ الْمَرُ أَهُ فِي الْحَمْلِ عَلَى سِنتَيْنِ قَدُرَما يَتَحَوَّلُ ظِلَّ عَمُوْدِ الْمِغْزَلِ سوت کا نے کے نکلے سامید کی مقیدار ہے دوسال سے زیادہ عورت کا حمل نہیں ہوتا۔ (رواه الدارقطني والبيعلي عن ام الوّ منين سيده عا رُشّ بحواليه (الهرالتمار في الشرح التوريالا بساراز علامه علاؤالدين محدين على بن محرصتكي (م٨٨٠ إهه) مطبوع طبع مثي نولكشورج ١٠٠١ من ١٩٥٠) (ردالكارازعلامه سيد تحداين اشبير بابن عابدين شاك (مع rar اه) مطبوعه دادا حيا والتراث العر في بيروت البنال) (شرح انتقابه ازعلامه عافقاتل بن محرسلطان القاري اهي (عيماناهه) مطبوعات المسعيدانية لميني كرات وم ١٨١ (موسوعة اطمراف الحديث المنه كي الشريف از ابو باجرمحه سعيد بن بسع لي زغلول مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ين٩ ص١٠٠) أيك أورروايت مين " لاتويُدُ ' اوراك حديث من يول م: لَا يَكُونُ الْحَمُلُ أَكْثَرُ مِنْ سِنَتَيُنِ مَمَل كَى مدت دوسال حزياده مبين موتى _ (رداه الدارفطني عن عائشه بحواليه ر در الخذار في المعرف المورد عن الشريف از الإماج توسعيد بن بسع لى زغلول مطبوعه دار الفكر بيروت البنان ج2: ص ٢٥٢) (الدر الخذار في الشرح التوبيد الا بعد ارتفاد معلا والدين توجرين على بن مجره صلح في (م ٨٨٠ هـ) مطبوء مطبع شني ولكتورج ٣٥ ص ٥٣٠) چونکہ ان معاملات میں علم کرناسوائے ساع ہے مملن نہیں ۔اس لیئے اصول حدیث کی اصطلاح میں بیرحدیث علم مرفوع آیت مذکورہ میں بچہ کاحمل اوراس کی شیرخوارگی کی مدت اڑھائی برس ہے۔ یہاں تقتیم مراذنہیں بلکے حمل اورشیرخوارگی دونوں کی انتہائی مدت کا بیان ہے۔ مگر حدیث نے حمل کی انتہائی مدت دوسال بتائی اور آیت دلالت میں قطعی نہیں۔ لېزادودھ کی انتہائی مدت اڑھائی سال ہوئی۔ (احكام القرآن ازامام او بحراحم بن على دازى بصاص (م يعده) مطبوعه دادالكتب العربيد بروت البنان ج ابس اس) (الجامع لا حكام القرآن ازعار ما بوعيد الذيحرين احمد ما كلي قر كلي (م ٢٦٨هـ)مطبوعه دارا لكتب العربيدير وت لبنان أن ٣٠ ص ١٩٢٠) (التعبرات الانجريه أزعلامه الورين جوزيور) (م1876) المبلوء كمية بيطاني مل يشاور س199) (التعبرالقرآن العروف بقيراين ثير حافظ ادالدين المتمل بن عمرين كثير شافعي (ميمة يديد) ن الرسم 140) 🗛 🖟 اگر کوئی اجبہی عورت بچے کو دود ھے پلائے تو وہ رضاعی ماں بمنز لہ حقیقی ماں کے ہے اور اس کا خاوند بچہ کا رضاعی جاتا ہے۔رضائی مال اوررضائی باپ کی اولا دیچہ کے بہن بھائی بن جاتے ہیں۔ حرمت رضاعت کے تقصیلی احکام آئندہ اپنے محل میں بیان ہوں گے۔

(الغيرات الاحربيه از طاساحه جون جونيوري (م١٣٥)هه) مطبوع كمتبه تقاني كلّ بخلّ بياوراس ١٣٩)

احكام القران رضاعت کی کم از کم مدت متعین نہیں۔ جب ماں اور باپ اہل تجربہ کے مشورہ سے باہمی رضامندی سے بچ کا چیزادیں جائز ہے۔اس پرکوئی مواخذہ نہیں ۔اگر رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہیں تو وہ دوسال ہے۔ (احكام القرآن اذعلام ابو بكرهد بن عبدالله العروف إبن العرلي الكي (١٠٥٠ ٥ ٥) مطبور وارلع فريروت البتان ج الم و ١٠٥٠ و ١٠٥٠ (٢٠٥٠ م (الحاس الركام القرآن ازعار الدعور الشيخرين احد ما في قرطي (م ١٦٨ م) مطبور دار اكتب العربيد و يا البان ج م ١٩٢٠) (تغییر کیر الدام فخرالدین تو برن شیا دالدین قردازی (عرف ایسان میلود داد افکرید سازان آن ۱۳ س ۱۳) (افغیر استالام به از مالدام حیون بونیدری (معتلاه) تعلید عکتیدها به نظر تنگیریان در می ۱۳) دوسال ہے کم عمر میں بچہ کا اگر دود ھے چیٹرا نامقصود ہوتو باپ اور ماں دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ کسی ایک کہنے ہے دودھ چھڑا نا جا ئرنہیں۔آیت مبارکہ میں بیمسئلہ واضح ہے (تغییرالقرآن المعروف تغییراین کشیرهان علی الدین النمیل بن قربن کشیرشانعی (مودن در) نتی ۶ می ۲۸۲) (الحاس لا حكام التر أن از عار ابومبداند حرين احر بالكي قربلي (م ١٦٥ -) مطيورة الالكتب العربيين و ت المنال ت ٢ ص ١٥١٠) (مغیر کیر از امام فرالدین تحدین ضا مالدین فررازی (۱۳۶۰ه)مطبوعه دارانظریره ترانسان ن ۱۳۰۰ م (انوار المتزيل وامرارات وبل المعروف به بيضاوي ازقاضي الواقتيم ميدالله بن فريضاوي شرازي شاتل (م ١٨٥٥ هـ) ص١٥٦) (لباب الآول في معالى المتر بل العروف يغير خازن ازعلام على بن ترجازن شامى (١٥٣٠ هـ) خام م ١٤٢٧) ال اگر بچه کود و دهه نه پلا باپ کے ذمہ ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمة بن على رازي بصاص (م يريحة عله هـ) مطبوعه ارالكت العربية وت البنان خ اص ١٩٠١) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمجه بن عبدالله السروف بابن العرلي الكي (م٢٣٥ هـ) مطبوعه داركم فه بيروت لبنان خ احم٢٠٠٠) (منيرالقرآن المعروف يغيرا بن كثيرها فعالما دالدين المتعيل بن قربن كثير شافعي (ميراي د) ين الم ٢٨٢) (لباب البَّاويل في معاني المتر بل المعروف يغير خاز ن ازعلا منكي بن محد خاز ن شاقعي (مية ١٤٠٥هـ) ج العن ١٤١٧) (هـ ارک التخز لل وحقائق الباولل از طامه ابوالبر كات عبدالله بن احمد بن محمود على (مر ١٠ ٥- ١) ج ١٠ من ١٤١١) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محرين احد ما في قرطبي (م ٦٦٨ هه)مطبوعه ارالكتب العرب بيروت البتان أج ٣٠٠٠) نسير مظهري از علامه قاضي تنا والله بالي تي خالي محدوي (م١٢٢٥ هـ) (اردورٌ جمه) ح ارس ٥٦٨) (مغيركير ازامام فرالد ن محد بن ضا والدين مروازي (مودوه) مطبوعه داد الفكريروت لبنان ن ٢٠ من ١٢٨) ﴿ ١٢﴾ بَحِيكُودوده پلانے والى مطلقه مال يا دايد كاخر چە كاندازه ماپ كى حيثيت سے كيا جائے۔ قرآن مجيد ميں ہے: لِيُنْفِقُ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُه فَلَيْنُفِقُ مِمَّااتُهُ اللَّهُ لاَيْكَلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّامَا اتَّهَا الآبه مقد در دالا اپنے مقد در کے قابل نفقہ دے اس جس براس کارزق تنگ کیا گیا دہ اس میں سے نفقہ دے جواہے الله نے دیا۔اللہ کی جان پر بو جونہیں رکھتا۔ مگرای قابل جتنااے دیا ہے۔ (سورة الطلاق آيت :٤) (اخكام القرآن از علامه ایو کم تخدین عمد الله العروف باین العربی یا کلی (۱۳۳۰ ه) مطبوعه دارلمعرف پیروت لبنان تا اس ۲۰۳۰) (احكام القرآن ازام ابو براحد بن في دازي دهام (م معاهد) مطبوعه دارالكتب العربية يروت لبنان جارم ٢٠٠٣) (لباب البّاول في معاني المتر لل المعروف تغيير غاز ن ازعلام في بن محد غاز ن شابعي (م٢٥٥ ٧ ٥) يْرُ المريم ١٤) (دارك المر يل وها أن الرول از عار اوالبركات عبدالله بن احدين مودكي (من الده) نا ال الدار (الغيرات الاجريد ازعلام احرجون جونيوري (عمالاه)مطبوع كمتيدها في عل بشاور ص عما) اا﴾ اجنبی مورت کے مقابل ماں کو دووھ پلانے کاحق زیادہ ہے۔ ہاں اگر تواس کاحق جا تارہا۔ بچہ کے ذی رحم محرم ہے اگر نکاح کر ہے توجق پر درش بالی رہتا ہے۔ (احكام القرآن اذام الوكر احدين في دازي بصاص (مروع من مطبوعة دادالكتب العرب يروت لبنان را من اص ٢٠٠٣) (الحامع لا حكام القرآن المعاد الإميدالله في بن احمد ما كل قرطبي (عيم ١٦٨ هـ) مطبوعه دا دالكتب العرب يروت لبنان ت ٣٠٠) (مغير كبير ازامام فخرالد ين غربن خيا والدين الررازي (مية ويه مطوعه الرافظر بيروت لبنان ع ١٠٠٠) (تغييرون العاني از مااسا والغفل سيد حود آلوي عني (م ١٥٥٥ ما عليوع مكتبدا داريلان ع م ١١٥٨) (نعم طالبن از ملامه ما فذ طال الدين سوعي (م الله هـ) وعلام طلال الدين كلي مطبوعه كمته يعل مكه مرسه أ (نفيرصاه ي ازعار الرين ترصاوي اللي (١٣٢٦ه) مطبوع مكترفيل كد كرمان اص ١٠١٠

احكام القرآن ١٥٠٥٠٥٠٥٠٥٠٠٠٠٠٠ ﴿ ۱۴﴾ عورت کا دود ہان انسانی کا بُرز ہے۔اس کا استعمال بغیر ضرورت جائز نہیں للمذاد وسال کے بعد دود ہذہ پلایا جائے۔ ﴿ ﴿ اللَّهُ عَالَى مُوسِدَانِ اللَّهُ عَلَيْ مِنْ اللَّهُ إِنْ فِي عَلَىٰ عِدِينَ عِدِينَ (مِوسِدَ) مَا اللَّ یا در ہے انسانی اعضا کا استعمال بطور دوایا غذا جائز نہیں اور اسے دودھ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ کہ وہ خود خلاف قیاس نص سے ثابت ہے اور جو تھم خلاف قیاس سے ٹابت ہواس پر کوئی اور قیاس نہیں کیا جا سکتا۔اصول فقہ کے باب قیاس میں اس کی تفصیل موجود ہے ۵۱ یچکانب باپ ے ہے۔ مال نہیں۔ کیونکہ آیت مبارکہ میں باپ کو مَوْ لُوْ داُمہ (جس کا بچہ ہے) کہا گیا ہے۔ لہٰذ جس بچہ کا باپ سید ہے اور مال غیر سید ، تو بچے سید ہے۔ (تغييركبير ازامام فخرالدين محربن فياءالدين عمردازي (م٢٠١٠ه) مطبوعه دادالفكر بيروت لبنان ج٢٠ص١١٧) (مدارك التول وهاكل الأول ازعلاسه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محود ملي (مروايه) ع المساعة) (النغيرات الاحرب ازملاساحرجيون جونيوري (م ١٣١٥هـ) مطبوع كمتبه تقاني كله جنلي بيادراص ١٨١) کے مال کاما لک ہے۔اے خرج کرنا جائز ہے۔ باپ کو مَوْ لُوْ دُ لَهُ کہا گیا۔اس مِس لام تملیکہ نیز حدیث شریف میں وار دہوا۔ آنتَ وَ مالک لِاَ ہینک 💎 تواور تیرامال تیرے باپ کی ملک ہے۔ (رواه ابن بلير عن جابر والطمر اني عن سمره وابن مسعود بحواله (الفضل الكير مخضرش آلجامع الصغيرللمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (مستناها) مطبوعه دارالا حيا والكتب العربييسي إلباني الحلق وشركاة أج ١٩٨١) البذاا كرباب النج بين كامال خرج كرية اس برتاوان تبين فيزقاتل باب برقصاص ميين (النيرات الاحديد از ماامداحرجون جونوري (معاله ع)مطور مكتر هادي كله بنكى بيناورج اعمام) (تغییر مظهری از علاسة قاضی شاه الله یائی ین عنانی مجددی (۱۳۲۰ه) (اردوتر جمه) ج اص ۵۳۰ (مه ب- مان ياك اور رئيس - آيت مباركه مين وَعَلَى الْمُولُودِ للهُ سي متله واضح ﴿∠ا ﴾اولا د کافر چه باپ کے ذ (الغيرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جونيوري (م١٣٥ه م) مطبوع مكتبه مقاني محله جنك بيثاور ص١٣١) (تغيير مظهري ازعلامه قاضي ثناه الله ياني تي عناني مجد دي (ميم ١٢٢٥هـ) (اردورٌ جمه) من ١٠٠١) (انوار المتزيل واسرارات ويل العروف يه بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شافعي (م١٨٥٠ هـ) من ١٥٢) (لباب الآول في معاني التنزيل المعروف يتغيير خازن ازعلام على بن محدخازن شافعي (١٢٥٠هـ) حاا م١٢٥٠) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الذهجه بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ٢٣٠ ص١٦٣) (الغيركبير اذام مخرالدين محد بن فيا دالدين مردازي (ع٢٠١٠ مد) مطبوعة دارالفكريروت إيان عي ١٢٤) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اام هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكه كرمه) (تغيرصادي ازعلام احدين محصادي ماكل (معداء) مطبوع مكتب فيعل مكرم جااص ١٠٩) 公 (ا كام القرآن ازام او بحراح بن على دازى بصاص (م معاهد) مطبوعه داراكتب العرب بيروت البنال حاص ١٠٠٠) مختاج ماں باپ اور دادا، دادی کاخرچ عنی اولا دیر بفقد رمیراث ہے۔ بیٹے یا بیٹوں کے ذسہ دوتہائی اور بینی یا بیٹوں کے ذمه ایک تهائی ہے۔ (الغيرات الاحديد العلام احرجون جريوري (م١٣٥٥ ما معلود مكتب هان علاجك بينادام ١١١١) بعض علاء نے فر مایا خرچہ اولا دیر برابر ہے درا ثت کے طور پر مبیں۔ (تغییرمظهری از علامه قاضی شاه الله یانی تی علی تعددی (مر١٢٥ه ٥) (اردوز جر) جام ۵۲۰)

411

احكام القرآن محموده وهوهوه 19﴾ ماں باپ اوراولا د کے سوابوقت حاجت دوسر مے تاح رشتہ دارول کاخر چددینا بھی واجب ہے۔ بیار، نادار، بے دست و یا اورمعذور بہن بھائی، ماموں، چچاوغیرہ کاخرچہ آ دمی کے ذمہ ہے۔ آیت مبارکہ میں موردنصف توصغیر بچہ ہے اور عفری کی اسباب میں ہے ہے۔ پس ذی رحم محرم میں کوئی محتاج ہوگا تو تھا جی کے باعث اے صغیر کے حکم میں کر دیا ارشادريالي عن واتِ ذي الْقُرْبِني حَقَّهُ الآید اوررشته دارول کے اُن کاحق دے۔ (سورہ بی اسرائل آیت ۲۷) (اخكام القرآن ازام ما يو بكراهم بن على دازي رصاص (م ٢٤٠٥ م) مطوعه دار الكتب العرب بيره ت البنان ج اص ٢٠٠١) (تغيير مظير قاراً على مد قاضي ثناء الله ياني يق مثماني محدوي (مواجعه) (اردور بد) ج اص ٥٠٠) (تغییرالقرآن العروف بقیراین کثیر حافظ تاوالدین استعمل بن عربن کثیر شافعی (مین برد) ب ا من ۴۸۳ (﴿٢٠﴾ خوراک اورلباس کے عوض وابید رکھنا جائز ہے۔اگر بیمعلوم نہ ہو کہاس کی خوراک اورلباس کی مقدار کیا ہوگی۔آیت مباركه مين دِزْقُهُنَّ وَ كِسُوتُهُ ن مطلقابيان بوااس كى مقدار متعين نه بوئى _ رضاعت كى اجرت ناپ تول كى تقدير ے معنی ہے۔ ان الغیرات الاحمد از علام احمد جون جو نیوری (م ١٣٥١) مطبوع مكتب هاند يكل بناور من ١١١١) و ۲۱) شو براه ربیوی میں طلاق کی صورت میں بچے کی پرورش کی حقد ار مال ہے لڑکانس وقت تک مال کے پاس رہے گاجب تک وہ اکیلا کھا بی نہ سکے۔ اکیلا وضونہ کر سکے اور اکیلامسل نہ کر سکے۔لڑکی بلوغت کی عمرتک ماں کے پاس رہے گی۔ اس کے بعداز کا اوراز کی باپ کے سپر وکر و ئے جا کیں تا کہ باپ اُن کی تعلیم وتربیت کر سکے۔ ہاں اگر مطلقہ عورت کسی اجبی ے نکاح کر لے تو اس کا پرورش کا حق حتم ہوجاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت بارگاہ بیس پناہ حضور رحمة للعالمین ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کنال ہوئی! یار سول اللہ ﷺ ابیمیرا میٹا ہے،میر سے بطن سے بیدا ہوا،میرے بیتان سے اس نے دودھ پیا،میری کودیس کھیلا۔اس كى باب نے مجھے طلاق دے دى ہے۔ اور جا ہتا ہے كداے مجھ سے جُد اكر لے۔ آپ نے فر مایا: أنْتِ أَحَقُ بِهِ مَا لَمُ تَنْكِعِي جِبَ مَك كَى اجْنِى عِن كَاح ندر على قوي كي كى يرورش كى زياده حقدار ب (رواه الامام احركن حيد القدين عمرو ١٨٢٢) (١ حكام القرآن از ماامرا الوكر تحدين مبدالله العروف باين العرفي ماكل (معمده على مطبوعه المريدة يروت البنان ج اس ٢٠٨٠) (ا د كام القرآن از امام إ بكرام بن على داز ك يصاص (م عيسة عه) مطبوعة دار الكتب العرب بيره ت البنان خ اص ٥٠٥) ﴿ ٢٢﴾ اگر مال فاحقہ موتو بچیاس کی پرورش میں نددیا جائے تا کہ بیچے کے اخلاق بتاہ نہ ہوجا ئیں۔ (الجامع لا حكام القرآن از طامه ابوعبدالله يحربن احمر ما كلي قرطبي (م ٢٦٨٠هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لينان ٣٠ ص١٦٥،١٦٥) ﴿ ٢٣ ﴾ مال كى عدم موجودگى ميں خاله يرورش كى حقدار ہے۔حضورسيد عالم شارع اسلام عليانساؤ ة والسلام نے ارشاوفر مايا: ٱلْحَالَةُ بِمَنْزَلَةِ ٱلْأُمِّ یرورش کرنے میں خالہ والدہ کے قائم مقام ہے۔ (دواه النفاري مسلم التريد في من البراه دايوها دّوو في يحوال (الفضل الكير مخترش تاليام العفيد للمناوي إذ المام بدار و ف مناوي شافعي (مناوي ا مطبوعة ادالاحيا واللتب العربيين البالي اللي وشركان ج م م ١٨)

112

﴿ احكام القرآن ازار ما يوبكرام تنظي دازي بصاص (م يريج عام) مطبوعة ارالكتب العربية بيروت لينان أج الس ٢٠٥٠)

﴿ ٢٤﴾ دوسال ہے زائد عرصہ تک دودھ پلانے ہے بچہ کا ذہن کند ہوجا تا ہے اور بدن میں نُقَفَّ بیدا ہوجا تا ہے۔ شریعت کی

خلاف درزی کی پیمزاہے۔

ا نا اس ۱۹۸۳) (تغییرالقرآن المعرف یتغییراین کثیرهافظ فادالدین اطعیل بن ممرین کثیر شافعی (۱۹۸۵ هـ ۱۳۸۳) (تغییر صادی از طاسانی تاکیر سادی مالکی (۱۳۳۳هه) مطبوعه یکیته فیصل کدکر مهاج اس ۱۰۹) مهار حریم معید در کرد. در در منعم میری کرد میگیل در میری است.

ہما ﴾ اسلام سے پہلے کے جن معمولات کواسلام نے منع نہ کیا اُن پرممل جائز ہے۔ داید سے دودھ پلانے کا دستور زمانہ جاہلیت میں تھا۔ بلکہ خود نجی اکرم نورمجسم نے اپنی والدہ ماجدہ کے علاوہ چند بیبیوں کا دودھ پیا۔ان میں حضرت حلیمہ معدید بین الله عنہا زیادہ مشہور ہیں۔اسلام نے داید کور کھنے کی اجازت دے دی ہے۔اصول برتھہرا کہ اسلام میں جن معمدال کے ممالتہ خبعہ میں اوجہ میں سے کہ میں کے تعدید کا گئی خبد

معمولات کی ممانعت نہیں وہ مباح ہیں ۔ان کے کرنے میں کوئی گناہ نہیں ۔ ۱۴۶۰ (الجام لا مکام القرآن از علام القرآن از علام القرآن از علام القرآن از علام القرق می (۱۳۵۸ ہے) مطبوعہ دارانکت العربیان نی ۲ س۲۰۰۱)

﴿٢٩﴾ مشورہ کرنا مسنون اورمتحب ہے مشورہ عموماً اہل علم اور اہل تجربہ سے کیا جائے 'کیکن چھوٹے درجہ کے لوگوں سے

مشورہ کرنا بھی جائز ہے' دودھ چیٹرانے میں عورت ہے مشورہ کا تھم دیا گیا ہے'اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول معظم ﷺ کو صحابہ کرام ہے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا:

ارشادر بالی ہے: وَ شَاوِرُهُمُ فِی الْأَمُو الآبة اور كامول میں أن مصوره لو (مورة العمران ب ١٥٩) بلكة قادر مطلق حكيم وغالب رب ذوالجلال جل مجده الكريم في البيخ كمال فضل سے البيخ محبوب و مكرم رسول على سے مشوره فرما يا حديث قدى ميں ہے:

إِنَّ رَبِيِّ اِسْتَشْارَ نِيُ فِي أُمِّتِيُ مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ، فَقُلُتُ مَا شِئْتَ يَارَبِ هُمْ حَلْقُکَ وَعِبادُک، فاسْتَشَا رَنِيَ الشَّانِيَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ كَذَٰلِكَ ، فَاسْتَشَارَ نِي الثَّالِئَةَ ، فَقُلْتُ لَهُ كَذَٰلِك ، فقال تعالى ، انَى لنُ أُخْزِيكَ فِي أُمَّتِكَ بَا أَحُمَّدُ

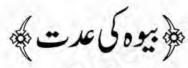
وحودهوهههههه احكام القرآن محودهههههههههههه میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھے مشورہ کیا کہ میں ان سے کیا سلوک کروں۔ میں نے عرض کیا اے رب! جوتو عاہے، کر، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے پھر دوبارہ مجھ ہے مشورہ فر ماہا، میں نے وہی عرض کیا۔اللہ تعالیٰ نے تیسری بار پھر مجھ سے مشورہ فر مایا: میں نے وہی عرض کیا۔تب اللہ تعالی نے ارشادفر مایا۔اے احد ایس مجھے تیری امت کے بارے میں رسوائیس کروں گا۔ (رواه الامام احمروا بن عساكر عن حد يف بحواله) (كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از هلامة في تقل (م240) مطوعه موسسة الرسانة بيروت لبنان ج11 م ٢٣١٠٩) (المستد از امام احرين صبل (م170) مطبوع كتب اسلاكي بيروت لبنان ج6 م ٣٩٣) ﴿ ٣٠ ﴾ بچيك ولادت كے بعدا على ويا جائے۔اس كے دائيس كان ميں آذان اور بائيس كان ميں اقامت كهي جائے سكى صالح تے تحكيك كرائى جائے اورا چھے ناموں ميں سے اچھا نام ركھا جائے۔ يدسب امورستون بي اورسنت ے ثابت ہیں صحابہ کرام رضوان الله تعالی علیم اپنے بچول کو تحصیک کے لیے حضور اکرم تا کے یاس الاتے۔ یادر ہے کوئی شریں شے منہ میں چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالنا تحسیک کہلاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ کے ہاں بچہ بیدا ہواوہ اے حضور کی بارگاہ میں لائے ۔ان کے ہمراہ کچھو رکے چند وانے تھے حضور ﷺ نے انہیں اپنے دہن مبارک میں چبایا: فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبُدَ اللَّهِ کجھو راورا پنالعاب بچے کے منہ میں ڈالا چھنے کے فرمائی اوراس کا نام عبداللہ رکھا۔ عد (رواہ سلم مانس ۹۲ درواہ سلم مانس ۹۴ میں داور ایجاری الزی کا نام ﴿ m﴾ بچے کے دودھ بلانے کے لیئے اجھے اخلاق اور صالح کرداروالی داریکا انتخاب کیا جائے اور رزق حلال سے اس کی اجرت اداکی جائے تاکہ بچے صافح دودھ سے پرورش پاکرصافح بن جائے۔ آیت مبارک میں دار کوخوراک اورلباس کی او لیگی میں معروف فرمایا گیا۔معروف کی ایک تاویل رزق طلال ہے۔ ۳۲ ﴾ جس طرح تمام معاملات میں خوش اسلو بی لازی ہے۔ای طرح دایہ کی اجرت کی ادائیگی میں خوش اسلو بی ضروری ہے۔وقت پر بلکہوقت سے پہلے اجرت اواکی جائے۔ کیونکہ آیت میں پاکمنوز و ف کی تاویل خوش اسلوبی سے بھی کی (تغير مظيري از طامة قامن ثناء الله يالى يق عنانى عبددى (م ١٣٢٥ هـ) (اردور جمه) على الم ٥٢٨ (الغيرات الاحمية انطاسا حرجون جونيورى (م١١٢٥ مطود مكتب هاني كل بنك يثاورس ١١٠١) (تغییر از امام فخرالدین محدین خیا دالدین عردازی (۱۲۰۰ هر) مطبوعه دار الفکر بیروت لینان ت ۲ می ۱۲۸) *

﴿٣٣﴾ بلاضرورت بچیکودا میہ کے بغیر ہرعورت دودھ نہ پلائے۔اگر چہ بظاہر میہ عمولی کام ہے۔گر دودھ پلانے والی بچے کی ماں اورعورت کا خاوند بچیکا باپ کے حکم میں ہو جا تا ہے۔ان کی اولا دبچہ کے بہن بھائی ہو جاتے ہیں۔ بڑے ہوکر رشتہ کرنے میں دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔اگر کوئی عورت بچیکوا یک مرتبہ بھی دودھ پلا دیتو وہ اس کا اعلان کر دے تاکہ آئندہ نکاح کرنے میں حرمت رضاعت ملحوظ ہو۔

۳۳﴾ الله کریم جل، ملاکا احسان ہر توانا، نا توال پر ہروفت رہتا ہے۔ بلکہ جتنا کوئی نا تواں اورضعیف ہوتا ہے۔ الله کافضل ای قدر بڑھ جاتا ہے۔ شیر خوار بچہ جوخود نہ حرکت کرسکتا ہے نہ گرمی سردی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ نہ کھا پی سکتا ہے۔ الله تعالیٰ نے اس کی غذا کے لیئے مال کی چھاتی میں دودھ بھر دیا۔ دل میں شفقت ڈال دی۔ باپ پر بچہ اور اس کو دودھ پلانے والی کا خرچہ لازم کردیا۔ بیسب رب کریم کی رحمت کے جلوے ہیں۔ مومن کے لیئے لازم ہے کہ وہ تنگی میں مایوس نہ ہو۔ تا تو انی ہی اس کی پریشانیوں کا علاج بن جائے گی۔

ع (تغیر کیر از امام فر الدین فرین الدین فراندین عردازی (ع۲۰۱د م) مطبوعه دار القاریروت البنان ع۲ ص۳۳،۱۳۲)

المرابع القرآن العروف يقيراين كثيرها فط قادالدين أطعيل بن قرين كثير شافعي (م242هـ) جام ١٣٨٣)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَالَّـٰذِيُنَ يُتَوَقُّونَ مِنْكُمُ وَيَذَرُونَ اَزُواجًايَّتَرَبُّصُنَ بِٱنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَاشُهُر وَّعَشُرًا فَإِذَابَلَغُنَ ﴿ فَالْاجُنَاحَ عَلَيْكُمُ فِيمَافَعَلُنَ فِي اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعُرُوفِ وَاللهُ بِمَاتَعُمَلُونَ خَبِيرٌ ٢

(سوره بقره آیت ۲۳۴)

اورتم میں جومریں اور بیویاں چھوڑیں وہ حارمہینہ اور دس دن اینے آپ کورو کے رهیں تو جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیوا تم پرمواخذہ نہیں اس کام میں جوعورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کا موں کی خبر

حل لغات:

وَالَّذِينَ يُتَّوَفُّونَ صِنكُم "؛ توفَّى كامعَى إيراكيا، وَفَى يا وفاء عضتن ب-وفاع عبد

وعده بوراكرنے كواورائي حق لينے كواستيفاء حق كہتے ہيں۔ توفی نینداورموت پر بھی استعال ہوتا ہے۔ چونکہ انسان اپنی عمراور اپنارز ق پوراکر کے ہی مرتا ہے ای مناسبت سے

اے دفات کتے ہیں۔اس آیت میں تو فی ہمرادموت ہے۔

(المغردات في فريدالقرآن ازعلام حسين بن محد المفعل الملقب بالراغب استباني (عمده ٥٠) مطوعة ري كار فازتوارت كترا ي ال م Ora. Ora

(تغییر عظیری از طارع امنی تا دانله یالی می حالی مجددی (عرص ۱۲۲۵ هـ) (اردور جمیه) خ اص ۵۳۲) (تغيركير اذامام فخرالدي تخرين فيا والدين غردازي (١٠٦٠ ٥) مطبوعه ار المفكريروت لبنان ت٢٠ ص١٣٣)

(تغييرون العالى وعلى الوافعشل سيرحود الوي فقي (م ١٢٥هـ) مطبوء كمتبداد يدان في ١٢٨)

(لباب، الأول في سول المرز لل المروف يشير خاز ن اذ طام على من ترخاز ن شافي (مواعد) حاسم ١٥٥١)

(مدادك المرز ل وهائق الأول ازعار الإلات عبدالله بن احد بن محود عني (مراعه)

(العير جلالين ازماد ما فقاجال الدين يوفي (م اافيه) وطام جلال الدين علو مكتب يعل يركم ..) (تغير صادى ازمار الرين محرساوى الى (معالاه) مطبوعكية فيعل كمكررنا ص ١١١)

مِنْکُمُ کاخطابِ سلمانوں ہے۔

آیت کامعنی بیہے:اوراےمسلمانو!تم میں سے جونوت ہوجائے۔

احكام القرآن

یَـذَرُ وُنَ '': کامعنی ہے چھوڑتے ہیں۔ اس فعل کا ماضی ،مصدر،اسم فاعل اوراسم مفعول لغت عرب میں مستعمل نہیں۔

(المغروات في غريب القرآن اذ علامة سين بن محد المفصل الملقب بالراغب اسغها في (مع من عند هـ)

والسروات في مريب المران و ملاحد - في المراحب السباق المستقب بالراعب السباق و عاديده ؟ مطبوعه نور محد كارغانة توارث كتب كراتي عن ۵۱۸)

(تغیر مبیر ازام فخرالدین محربن ضاوالدین مررازی (م۲۰۱ ۵) مطبوعد دارافکر بیروت لبنان ت۲۰ م ۱۳۳۰)

(تغيير درج المعاني از طاسا بوافعنل سيرمحودة لوي عني (م<u>١٢٥٥) هـ) مطبوعه كمتب</u>اه ادبيكمان ٢٠ ص ١٢٩)

از واج ، زوج کی جمع ہے۔ بیوی اور خاوند میں سے ہرا لیک کوزوج (جوزا) کہتے ہیں۔ بسااوقات بیوی کے لیئے زوجہ

استعال ہوتا ہے۔ یعنی مرنے والےاپنے پیچھے بیوی چھوڑ جائیں۔

تَتَويَقُونَ ": روكيس ركيس اس مراددوس نكاح كى تيارى، يا نكاح يازيب وزينت بركنامراد بـ

(احكام القرآن از علامه ابو يجرهمه بن عبد الشالمسروف بابن العربي ماكل (م٥٣٣) هه)مطبوعه دارلمسر فدييروت لبنان تا اس ٢٠٠٨)

ينه (احکام القرآن از امام ايو بکراحمدين ملي دازي جساص (م م ميساهه) مطيومه دارانگټ العربيه ييروت البنان خ۱۹س ۲۸۸) پنه (تغيير جلالين از هلامه حافظ جلال الدين ميولي (م <u>اام</u>ه) وهلامه جلال الدين محکي مطبو مسکته فيسل مکسرمه)

(تغیر صادی از ملامه احمد بن محمصادی مالکی (مهاستاهه)مطبوع کمتبه فیمل مکیکرست اص ۱۱۱)

فیے ہا فَ عَلْنَ فِی اَنْفُسِهِ قَ '' : عدت پوری ہونے پرعورتیں اگر نکاح ٹانی کریں یا بناؤ سنگار کریں یا گھرے کلیں ،اس میں تم یرکوئی مواخذ آنہیں۔

سیں ہیں میں چوں میں میں ہے۔ **بِالْمَعُرُوْفِ** :اس ہے مراد جائز کام ہیں۔ لینی عدت کی دجہ ہے جو چیزیں عورتوں پرحرام تھیں،عدت گذرنے کے بعد دہ کام کر عمق ہیں۔

یا در ہے کہ ناجائز کام جوعدت سے پہلے ورتوں پرحرام تھے'عدت کے بعد بھی حرام رہیں گ۔مثلاً عورتوں کا خوشبو

۔ لگا کریابن سنور کرغیرمحرم مردول کے سامنے بے حجابا نیآ نا۔ بیفا ئدہ معروف نے دیا۔

مسائل شرعیه:

﴿ ا﴾ بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ بیہ چار ماہ دس دن سے زیادہ اور کم بھی ہو کتی ہے۔ حاملہ خواہ مطلقہ ہویا ہیوہ،اس کی ضیرحہا

عدت وصع حمل ہے۔ رب كريم ارشاد فرما تا ہے: وَ أُولَاتُ اللَّا حُمَالِ اَجَلَهُنَّ اَنَ يَّضَعُنَ حَمُلَهُنالآية (سورة الطلاق آيت ٢٠)

اور حمل واليوں كى ميعاديہ ہے كدوہ اپناحمل جُن ليس-

ائمَ مفسرین اورعلمائے کاملین کااس امر پراتفاق ہے کہ بیآیت ہر حاملہ کی عدت بیان کرتی ہے۔خواہ مطلقہ ہویا بیوہ۔ _____

حدیث شریف میں ایبا ہی حکم وارد ہے۔

```
احكام القرآن - و و و و و و و و و و و و و و و و و
        حضرت سبیعه اسلمیه رضی الشعنبا بیوه موگنیں ۔ خاوند کے وصال کے وقت وہ حاملہ تھیں ۔ خاوند کی وفات کے چند
        روز بعد انہوں نے بچہ جنا۔ وضع حمل کے بعد حضور سید الانبیاء عظے کی خدمت میں حاضر ہو گیں اور تکاح کی
                                                                                      اجازت طلب کی حضور نے اجازت دے دی۔
                                              (مح بخارى از امام الجعيد الفري بن المعيل بخارى (م ٢٥١ه) ت ٢ مر٢٠٠٨)
                 (احكام القرآن ازام ابو بكرام ين على دازي صاص (م وعده) مطوعه ادالكت العرب يروت لبنان جام ١٥٥)
              ( احظام القرآن از علاسه الوبكر تحدين عبد الشدالعروف يا بن العربي اللي ( ١٣٣٠ هـ ) مطبوعه اركع فه بيروت البنان ج اسمي ٢١٥)
           (الحاص لا حكام القرآن از بلا مدابوعبدالله في بن احمد ما في قرطبي (م ١٦٨٥ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية يروت البنان ت ص ١٤١)
                       ( تغيير القرآن العروف يغييرا بن كثير حافظ فادالدين المنعل بن تمرين كثير شافق (ميري عدد) جراص ٢٨٢)
                                 (تغييرمظيرى ازعلاسة الشي تأوالله مالى في طالى محددى (عراسام) (ادور جد) حاص ١٣٠٥)
                     (لباب الناويل في معانى المتروف بلير خازن از عار على بن محرفازن شافي (م٢٥٥ ٥ ) ن اص ١١٥٥)
                       تغييركيير ازامام فخرالدين محد بن خياء الدين عررازي ( ٢٠٠٠ م) مطبوعة دار الفكرية وت لبنان ١٣٥ ص ١٣٥)
                             (الغيرات الاحمر العلام احمد جون جوزي (عمااه ع) مطبوع مكتر تفانه على شاور ص ١٣٩)
بيوه غير حامله كي عدت جار ماه دس دن ہے۔ بيره خواه مدخوله هو يا غير مدخوله، قر آن مجيد كي آيت مذكوره ميں ميد سئل
                                                                                                             صراحت ہے بیان ہوا ہے۔
           (الحامع لا حكام القرآن المعامد اليوميدالله محدين احد الكير لمعي (مر178 ه )مطبوعة وادالكتب العربيديروت البنان تي الم مراهما)
                      (تغییر کبیر از ان شد می را بری بن شیا دالدین تعربرازی ( حرا ۱۳ می آمنلوعه دارانظریز و سالبنان با ۴ س) ۱۳
( تغییر القرآن السروف بینسر این کثیر عافظ می الدین المنیل بین تعربن کثیر شاقعی ( مین سے ۱۵ می ۱۵ می ۱۸۳۳)
                     (لباب الناول في معاني أخز بل المعروف يغير خازن ازعام يلي بن محر خازن شافي (م٢٥٠ ١٥) خ اس ١٥١)
             (الوارات في وامرارات ول المعروف يه بيشادى الرقاض ابوالخير مبدالله بن عمر بينادى شرارى شابى (م ١٨٥٠ م) من ١٥٥)
                ( تغيير جلالين اذ علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اا م عن علام جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعل مكرم اعلام ١١٠)
٣﴾ بيوه كى عدت كاشار جاندے ہوگا۔ اگر ابتدائے عدت رویت ہلال ہے ہوئی تو چار ماہ میں اگر چہتا م ہویا ناتھں۔ چا
ماہ دس دن عدت ہے۔جس طرح رمضان کی ابتدا جاتد ہے ہوئی ہے تو رمضان کامہینہ خواہ ناقص یا کامل مہینہ ہی شاہ
میں آئے گا۔اورا گرعدت درمیان ماہ سے شروع ہوتو حسات میں کامل چار ماہ اور دس دن یعنی ایک سوتمیں دن شار ہول
     گے۔ای طرح ایمان،طلاق، اجارات وغیرہ میں جہاں وقت شارکر نا ہوتو اس کا بھی وہی انداز ہے جو بیان ہوا۔
ادکام الرآن اذا ماریکرامین فاران ادام الا کرامین کا اس میں میں میں میں میں الکت الربیارہ اس الا اس الا الا ال
                                       ہ کا ہے جار ماہ دس روز کی عدت میں آخری روز کے بعد آنے والی رات عدت میں شار ہوگی۔
                     (الغيرات الاحريه ازملاساحرجون جونوري (ع٢٥١١ه) مطبوعه كتب تفافه يحلَّ بطَّان بطاراس ١٨٦١)
🔷 🎉 بیوہ کی عدت اس کے خاوند کے موت کے دن ہے اور مطلقہ کی عدت طلاق کے روز سے شار ہو گی۔ اگر چہ خاوند کی
وفات یا طلاق کی خبرتا خیرے ملی ہو۔ کیونکہ عدت کو خاوند کی وفات یا طلاق نے واجب کیا ہے۔ان کے یائے جانے
                                                                                                                 ےعدت واجب ہوگئی۔
               (تغییر کبیر ازاما فخرالدین محد بن خیار الدین عمر دازی (سم ۱۰۰۰ مه) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ن ۲۰ ص ۱۳۷)
              (لباب الآول في معاني التول للعروف تغير خاز ن ازعلامة في بن محرخاز ن شافعي (م٢٥٧٥ ) نا الم ١٤١٠)
         (ادكام القرآن ازامام الوكراح بن على دازي بصاص (م معيد من عله على مطبوعه دارالكتب العربيديروت لبنان نجاس المام)
      ( اخكام القرآن از علامه ابو بمرجمه بن عبدالله المعروف بابن العربي الكي ( ١٣٣٠ه ٥ )مطبوعه دارلمعرفه بيردت لبناك جاس ٢١٠)
    (الجامع لا حكام القرآن ازعلاسه ابعمد الذيحه بن احد ماكلي قرطبي (م ١٦٨ه ٥) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبناك أن ٣٣ م ١٨٢)
                    (تغييروه خ العالى ازعلاسه بوافعنل سيدمحود آلوي حنى (م٥ ١٢١هـ) مطبوعه مكتبه اعداد بيلمان ج٢٠م ١٢٩)
```

مهمهمهمهم احكام القران مهمهمهمهمهمهمهمهمه	***
عدت کی طرح بیوہ کی میراث کا حساب بھی خاوند کی وفات کے روز ہے ہوگا۔ ۲۵ (احکام القرآن ازام ابوبکراحرین طارازی بصاص (مریع ہے) مطبوعہ دارانکت العرب بیروٹ البنان عام ۱۳۱۰)	€1 }
اگر کسی عورت کوطلاق رجعی ہوجائے۔عکرت کے دوران اس کا خاد ندفوت ہوجائے تو اب اس کی عدت بیوہ کی عدت	44
ہوگی _ یعنی حمل کی صورت میں وضع حمل ور نہ جیا ر ماہ دس دن _ ہوگی _ یعنی حمل کی صورت میں وضع حمل ور نہ جیا ر ماہ دس دن اور نہ کی قرطبی (م <u>۲۱۸</u> ھے)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروٹ ابنان ٹ ۳ می ۱۸۶	17
مسلمیداور کتابیدعدت کے حکم ملیں برابر ہیں ۔ ﴿ (طغیرات الاحمیہ از ملاسا حمدِیون جو تیوری (م <u>امال</u> یہ)مطبوعہ کی بھارٹی (مامالیہ) مطبوعہ کتی جائے کی بھارٹ میں ۱۳۵	€^ }
ہیوہ اپنے خاوند کے مکان میں یا خاوند کی وفات کے وقت جس مکان میں تھی و میں عدت پوری کرے _ضرورت کے وقت وہ دن کواور رات کے بچھا ہتدائی حصہ میں ، مکان سے باہر نکل عمق ہے۔ رات کا اکثر حصہ خاوند کے مکان میں	
بسر کر ہے ۔ مطلقہ کو دن یا رات میں یا ہر جانے کی اجازت نہیں ۔ کیونکہ اس کے نان وقفقہ کا فر مدخاوند پر ہے ۔ ۱۶ (۱۵م القرآن المام الا پر احدین ملی دازی جامل (مرجعے =)مطوبہ دارائٹ الربیدو دے البنان جامل ۱۹۵۰ ۱۶ (الجام کا دکام القرآن العالم البوم واقع کریں امر مالی المحدود الا اللہ الربیدود النان جامل ۱۹۵۰ ۱۶ (الشیرات الامریو واقع کو دی (مجالات) مطبوعہ کمیتہ تقانی کا بیاد اس ۱۹۵۰	
بیوہ کی عدت کا نان ونفقہ خِاوند کے مال ہےادا نہ ہوگا۔ نہ خاوند کے وارتوں کے ذیبہ ہے۔ بلکہ وہ خاوند کی جائیدادے	(1·)
لیطور و را تئت اپنا حصہ لے کی ۔ ۱۴ (النمبرات الاحمہ از طاسا حمد جون جونیوں کا معالیہ)مطبوع کتبہ بھانے کا بھارات ۱۳۵ ۱۵ (احکام القرآن از مام الجراحم بما کل داز کا بھارات کی سام (مرابع عند اور الکتب العربے پیروٹ کینان کا میں ۱۳۱	
حیض و نفاس والی سے نکاح کرنا جائز ہے البتہ قربت نا جائز ہے۔حضورا ہام الانبیاء ملیاصلاۃ ہالیا سے سبیعہ اسلمیہ کو	
نفاس کی حالت میں نکاح کی اجازت و ہے دی۔ ۱۶۶۲ (مجی بنادی از ام ایومیواشیمرین اسلیل بناری (۱۳۵۶هه) جوبرس ۸۰۲ (۱۶۶۶ (الجامع لا حکام القرآن از ملا سابومیواشیمرین احمد مالکار قبین (۱۳۸۶هه) مطلوعه دارانکشب العربیه بیروت البنان ۲۶ ص ۱۲۵ (
شو ہر کی موت ہے نکاح بالکل نہیں ٹوٹ جاتا۔ بلکہ یک کونہ تعلق باقی رہتا ہے۔ مگر عورت کی موت ہے اس کا تعلق	(1r)
مطلق مرد سے ختم ہوجا تا ہے ۔ آیت مبار کہ میں بیوہ کے بارے میں حکم ہے کہ دہ اپنے آپ کوخادند کے حق میں چار ماہ مسلم میں میں کے سے اتحاق کیا ہے اور میں میں میں میں میں کہ کا ہے کہ دہ اور ایک میں کا جو سکتے ہے اور ایک میں ج	
دس روز رو کے رکھے۔ یہ یک گونہ تعلق پر دلیل ہے۔ لہذاعورت اپنے خاوند کی میت کو چھو عتی ہے اور بوقت حاجت عنسل بھی دے عتی ہے۔ مگر خاوندا پنی بیوی کی میت کو چھونہیں سکتا عنسل دینے والا کوئی نہ ہوتو ہاتھ پر کپڑ ا ہا ندھ کڑھنسل	
دے۔ عدت اور دیگرِ احکام شریعت صرف مسلمانوں کے لیئے ہیں۔ کفار پرسب سے پہلے ایمان قبول کرنا فرض ہے۔احکام	41r}
شرع پھراس کی طرف متوجہ ہوں گے۔آیت مبارک کے کلمہ'' مِٹ کع'' (اے سلمانوائم میں ہے)نے بیٹا کدہ دیا۔	
للبزا کا فراگر یغیر عدت کے نکاح کرلیں پھرایمان لے آئیں تو اب ان کا نکاح باقی ہے کیونکہ عدت مسلمان عورت پر فرض ہے کا فرعورت پڑئیں۔ دنتر کیر اداما خوالہ ہی ٹریمیر اداما خوالہ ہی ٹریمی مالیا ہیں دائی (مروزہ و املے مدالظہ و حالیان بنا 172 میں 1	
ياد (مميريس الزامة الدين تجرين فيا الدين تريز الذي الميانية على الميانية ال	

```
احكام القرآن ••••••••••
﴿ ١٣﴾ موت کی عدت میں سوگ واجب ہے۔ طلاق بائنہ کی عدت کا یہی تھم ہے۔ البنۃ طلاق رجعی کی صورت میں سوگ تہیں
                                                                   بلکہ دہ بن سنور کرر ہے تا کہ شوہرر جوع کرنے پر مائل ہو۔
                                                   سوگ کے بارے میں سیدالا نبیا ، حضور رحمة للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
        لا يَبِجلُ لِإِمْرَالِةِ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالَّيُومِ الْاحِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لِيالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا
                                                                                                 تُحِدُّعَلَيْهِ أَرْبَعَةَ اَشُهُرٍ وَ عَشُراً
           .
( رواه البخاري ومسلم والامام احرمن ام جيبه وتينب بن قبض ومسلم والنسائي وابن بايد والامام احمر من هفعه وعائشه والنسائي عن ام سلم/ بحواله
( كنز العمال في سن الاقوال والانعال از علاسائي قبل ( مره يه و عرف مسار الرسانية بيروت البنان ع9  - ( منز العمال
       جوعورت اللہ اور ایوم قیامت پرایمان رکھتی ہواس کے لیئے جائز نہیں کہ کسی میت پر تین روز سے زیادہ سوگ
                                                                       کرے۔البتایے خاوند برجار ماہ دس روز سوگ کرے۔
   (احكام القرآن اذامام ايو بكراحم بن على دازى بصاص (م مع المعادية وادالكتب العربية يروت البنان ع: ص ٢٥٠، ٢١٩)
             ( تغییر القرآن العروف تغییرا بن کثیر ما فقاعا دالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مراع یده ) ج اس ۲۸۵ )
                        (تغييرمظهرى ازعلامة قاضى تناءالله يانى يق عنانى مجددى (م١٢٢٥هـ) (اردور جمه) جارس ٥٣٣٥)
            ﴿١٥﴾ سوك يد ب كم عورت نه تو سرمه لكائ ، نه تيل ، نه خوشبو ملي ، نه زهين ريتمي كيژ بيني ، زمهندي لكائ
                                                                                                              نکاح کا پیغام کرے۔
        (احكام القرآن ازامام إبو بحراجه بن على دازي بصاص (م معيده ) مطبوعه داد الكتب العربية بيروت لينان ع ارض ١٣٠٠)
                       (تغييرمظهر كارْ علاسقاضي شاه الله يالى يق عمانى مجددى (م١٣٢٥هـ) (اردور جد) على الم ٥٣٠٥)
                   (الغيرات الاحميه ازعا ساحم جيون جو يُوري (١٣٥٥ه) مطبوع كمية حقائيه علم جنل فياوراس ١٣٦)
  (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محرين احمد بالكي قرطبي (م ١٦٨٨ ٥٠) مطبوعه دارالكت العربيريوت لبنان ج٣٠ مي ١٥١)
             (تغيركبير ازام فخرالدين محدين ضياء الدين عردازي (ع٢٠١هه) مطبوعة وارالفكريروت البنان ع٢٠ ص ١٣٨)
            (لباب الناويل في معانى التزيل المعروف يغير خازن ازعلام على بن مجمة خازن شاقعي ( ١٥٢٧ يـ ٥) ج اس ١٤١٥)
﴿١٦﴾ سوگ میں گھر سے صرف بوقت ضرورت دن کو نکلنا جائز ہے۔ رات اپنے خاوند کے کھر بسر کرے۔حفزت ابوسعید
خدری کی بہن حضرت فریعیہ بنت ما لک کا خاوند حضرت سعد بن خولہ رضی الدُعنیم کا وصال ہوا۔ وہ حضور کی خدمت میں
               حاضر بوكمين - سركار دوعالم الله في ارشاد فرمايا: أَمُكُنِي فِي بَيْةِ كِ حَتَّى يَبُلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ
                            (رواه الترخدي والتسائي وابن ماجه والحامم والامام ما لك وابن حبان والداري عن فريد بحواله
       ( كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علام يلم تقي ( م 20 و ) مطبوعة موسسة الرسلة بيروت لبنان بي ١٥ ٦٤٨١٥)
                                                                           اپے گھر میں رہ یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔
         (احكام القرآن ازام مابو بكراحد بن في رازي بصاص (م يعيده) مطبوعه دارالكتيب العربية بيروت لبنان أج ارس ١٩٨٨)
                         (تغيير مظهرى إنهار مقاض ثناء الله ياني في عناني محددي (مهداء) (اروار بعد) عا من ٥٢٥)
               (تغيركير ازام افخ الدين محد بن خياه الدين مروازي (ع٢٠١٠ مطبوعه دار الفكريروت لينان ع١٠ من ١٣١)
  ﴿ ١٤﴾ يوه كواگر خاوند كے دارث مكان سے نكال دير، يا كرايد كے مكان ميں رہتی ہے۔اب اس مكان كا كرايدا دانبيں كر على
                          تواے مکان سے نگل جاتا جائز ہے۔
انسر طبری از مار مائٹی شاہ انڈ پانی چی دی (م<u>ومع</u>ام) (ارورز بر می) جائی موس
```

+1+1+1+1+1+1+1+1+

احكام القرآن - و و و و و و و و و و و و و و و و و ﴿ ١٨﴾ ميت كاتين روزے زيادہ سوگ كرنا، پينيا، بال نوچنا اورنوحه كرناحرام ہے۔ بےصبرى كے الفاظ بولنا اورميت ن غلط تعریف نا جائز ہے۔ای طرح اہل قرابت کا کئی ماہ تک گھر کو نہ جھاڑ نا اور پہلی عید کومیت کے نم کی وجہ ہے عمدہ لباس نہ بہنناوغیرہ بےاصل ہے۔ یہی حال محرم میں ماتم کرنا ، کا لے کپڑے پہننا حرام ہے۔شہیدانِ کر بلامعلٰی کا ذکر کرنا جائز ے۔ حضرت ام حبیبہ، حضرت زینت بنت جحش ، حضرت حفصہ ، حضرت عا کشہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنهن سے مردی احادیث مذکورہ بالاے یہی مسائل متدبط ہوتے ہیں۔ (١٥ كام القرآن ازامام ابو كراحمد بن على دازي بصاص (م عصصه عنده داد الكتب العربية بيروت لبنان ج اص ١٣٠٠،٣١٩) (تغییرالقرآن المعروف بتغییرابن کثیرهافظ عادالدین استعیل بن عمر بن کثیرشافعی (م۲۷۷ه) ج۱ ص ۲۸۵) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمد ما حكى قرطبى (م ١٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب المرييج وت لبنان ج٣٠ ص١٨٠) ﴿ 19﴾ بالغ عورت كفومين اينه زكاح كرنے مين مختار ہے۔ ولى كى اجازت شرط مين -آيت مباركه مِن " فِيهُما فَعَلُنَ فِي أَنْفُسِهِن " مِن العطرف اشاره -(لباب الآول في معانى التو بل العروف يتغيير خازن از علام على بن مجمد خازن شافعى (م1072هـ) " ج1 م 1070) (تغيير ازام خزالد ين مجر بن خيا والدين عمروازي (م12°4 هـ) مطبوعه وارالفكريووت لبنان ج10 م 1070) ۲۰ کا عدت اور سوگ ختم ہونے کے بعد دستور مطابق زینت کرنا، نکاح کرنا اور باہر نکلنا جائز ہے۔ خاوند کے وارثو ل کو رو کنے کا اختیار نہیں۔ (تغییر مظهری از ملامه قاضی ثناءالله یانی تی علی نی مجدوی (مماعه) (اردوتر جمه) ج اص ۲ ۵۳) ٣١﴾ اگرعورتيں خلاف شرع کام کريں، عدت ميں نکاح کرنا چاڄيں، خلاف دستور زينت کر کے گھروں سے نگليں تو اہل قرابت پر بالخصوص اورمسلمانوں پر بالعموم فرض ہے کہ انہیں روکیس ۔ ندروکیس گے تو وہ گناہ گارہوں گے۔ (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی تی عثانی مجددی (م<u>۱۳۲۵</u> هه) (اردوتر جمه) نج اعم ۲ ۲ ((الغيرات الاحمد به از علامه احمد جون جونوري (م١٣٥ احر) مطبوعه مكته حقائيه كله جنكي نشاور ص١٣٩) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محربن احمد ما كلي قر ملي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان ج ٣ ص ١٨٤) (تغیر کبیر ازامام فرالدین محدین ضاوالدین عمرازی (۱۲۰۴هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ح ۲ ع ۱۳۷) (تغيير روح المعاني از علامه ابوالفعنل سيدمحود آلوي ففي (م201ه ه) مطبوعه مكتب الداديية مآن جي من ١٥٠)

☆☆☆☆☆

(انوارالتزيل واسراراتياديل المعروف به بيغيادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن تمريينيادي شيرازي شافعي (م<u>١٨٥ هـ) "</u>س ١٥٥)

باب(۲۳)

﴿مطلقه كوبيغام نكاح دينا﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَلَا جُنَاحَ عَلَيُكُمُ فِيُ مَاعَرَّضُتُمُ بِهِ مِنُ خِطْبَةِ النِّسَآءِ آوُا كُنَنتُمُ فِي الْمُسَكِّمُ فِي الْمُسَكِّمُ فَاكُونُ لَا تُوَاعِدُوهُ هُنَّ سِرَّا إلَّا اَنْ اللهُ اَنْكُمُ سَتَذَكُرُونَهُنَّ وَلَكِنُ لَا تُواعِدُوهُنَّ سِرَّا إلَّا اَنُ تَفُسِكُمُ وَلَكُنُ لَا تُواعِدُوهُ وَاعْلَمُ اللهُ عَلَمُ اللهُ عَلَمُ مَا فِي اَنْفُسِكُمُ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُو آاَنَ اللهَ عَفُورٌ وَاعْلَمُو آاَنَ اللهَ عَفُورٌ وَاعْلَمُو آاَنَ اللهَ عَلَمُ مَا فِي اَنْفُسِكُمُ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُو آاَنَ اللهَ عَفُورٌ وَاعْلَمُو آاَنَ اللهَ عَفُورٌ اللهَ عَفُورٌ اللهَ عَلَمُ اللهَ عَلَمُ اللهَ عَلَمُ اللهَ عَلَمُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْ اللهُ ا

حِيْمٌ كَمْ اللهِ (سوره بقره آيت: ٢٣٥)

اورتم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کرتم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو، یا اپنے دل میں چھپار کھو۔اللہ جانتا ہے کہ اب تم اُن کی یاد کرو گے، ہاں اُن سے خفیہ وعدہ نہ کرر کھو۔ مگر سے کہ اتنی ہی بات کہ وجو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ کچی نہ کرو، جب تک لکھا ہوا تھم اپنی میعاد کونہ بہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے۔ تو اُس سے ڈرو، اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

حل لغات:

فِیْما عَرِّ ضُنْمُ بِهِ '' : عَرَّضُتُمْ تَغُوِیُضْ ہے بنا ہے۔ یہ تقریح کے مقابل ہے۔ تعریض کا معنی ہے اشارہ س بات کرنا۔ یہ عَسوُضٌ ہے شتق ہے۔ جس کا معنی ہے کنارہ ۔ تعریض ہے مراد مقصد کے اردگر دگھومنا اور صاف بات صراحت ہے نہ کرنا۔ جیسے سائل دولت مند ہے کہے : میں آپ کوسلام کرنے آیا ہوں ۔ تعریض کوتلوع بھی کہتے ہیں کہ

اس سے مقصد روثن ہوتا ہے۔ گویا تعریض وہ کلام ہے جس سے سننے والامتکلم کی مراد کو بچھ لے بغیراس کے لدھیقة یا مجاز اُوہ لفظ اس کی مراد کے لیئے وضع ہو۔ (المغروات في غريب القرآن از علامة حين بن محر كمفعل الملقب بالراغب اسفها في (مع ٥٠٥٠) مطبوعه نور محد كارخانة تجارت كت كراجي ص ٣٣١) (احكام القرآن از علامه ابو بكر محد بن ميدالله المعروف باين العربي باللي (م٢٣٦ه هـ)مطبوعه دارلمعرف بيروت لبنان نيّا م٢١٢٠) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابومبدالله محرين احمه بالكي قرطبي (م 170 هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان تي ٣ ص ١٨٨) (تغییر کبیر ازامام خزالدین محربن ضیا والدین قررازی (م۲۰۱۰ ه)مطبوعه دارانظر بیروت لبنان می ۲۰۹۰) (انوار المتزيل دامرارات ويل العروف به بيضادي از قاضي ابواقتير عبدالله بن عمر بيضادي شير ازي شاعي (م1۸۵ هـ) من ١٥٥) (مدارک المتر مل وهاین الآدمل از علامه ایوالبرکات عبدالله بن احمد بن محدوث (سرماییه) خ احم عاما) (لاب الآو مِن من في المتر مل العروف تغيير غاز ان انطاستان بن تر ماز ان شائل (م 12 هـ)) (تغيير دوح العالى از طامه ابوالفعنل ميديمووا توي في (م 2012هـ) مبلو مكتبه اه او يدتان تي ام 100) (تغییر مظیری از علامه قات ثنا مالله یالی تی عثال مجد دی (مم۱۲۲۵ه) (اردوتر برمه) خ۱ ص ۵۳۷) خطبَة النساء ": خطب كامعى عثان داى معى من ارشادر بالى ع: فَأَلَ فَمَا حُطُبُكُمُ ... الآية كها پھرتمهاراكياكام ب_ (سورة الحجر آيت ۵۷) خِطَبَه خائے کسرہ کے ساتھ طلب نکاح کا پیغام، ایسا کلام جوعقد نکاح کا متقاضی ہوا ورخا کے ضمہ کے ساتھ جمعتی وعظ وتفيحت ہے۔ (المغروات ألى فريب القرآن از علامه حسين بن محمد المغصل الملقب بالراغب اصفها في (٢٠٥٥) مطبوعالور فحد كارخارة السكرا في الله ١٥٠) (اتوارالتر يل واسراراله ولي المعروف به بيناوي ازقاض ابوالخير عبدالله بن عمر بيناوي شرازي شافعي (م100 هـ) من ١٥٥) (تغيير كبير اذامام فخرالدين محد بن ضاءالدين عمر دازي (ع٢٠١هه) مطبوعه دارالفكربيروت لبنان نيّا المحمل ١٣٩) (تغییر مظیم کی از علا مه قاضی ثنا والله مالی تی عثانی مجدوی (مو۲۲۵ه) (اردوز جمه) خ اص ۵۳۷ ((احكام القرآن ازامام الوكر احد بن على دازى بصامي (م مع عنده) مطوعة دارالكتب العربية بروت البنان في اس ٢٢١) (الحامع لا حكام القرآن إز علامه الإعبدالله محد بن احمه ما في قرطبي (م ١٦٨٠ هـ) مطبوعه داد الكتب العربية بير دت لبنان ٢٠٠٠ ص ١٨٩) (تغيير جلالين از علامه حافظ طال الدين سيوطي (م ١٩٠١ هـ) وعلامه جلال الدين حلي مطبوعه مكتبه يعل مكه عرصه) (تغیرصادی از ملامه احمد بن محمصادی ماللی (۱۳۲۳ه) مطبوع مکتبه فیصل کمه مرمدخ اص ۱۱۰) (الباب الناويل في معالى المتروف العروف يغير خازان ازعلام على بن محمه خازن شاقعي (م٢٥٧ه ٥) من ص-١٥) (مدارك المرز ل وها فق الآول ازعلامه الوالبركات عبدالله بن احد بن محود على (مروايد) ح الم الماك على الما (تغييرروح البعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحود آلوي عني (م2 عراه)مطبوعه مكتبه لداد ميلمان ت٢٠م٠ ١٥٠) : ہے مرادعدت گذارنے والی بیوہ عور میں ہیں۔ 🖈 ﴿ لِبَابِ اللَّهِ مِنْ مَعَانَى المَّرِونَ لِيَعْمِرِ خَازِنَ ازْعَامِ عَلَى بَنْ مُحْدَازِنَ شَافِعِي (مِ ١٥٢٥هـ) جَارِسُ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّ عَلَى اللَّهِ آیت کامعنی بیہے کہ بیوہ عورتیں جوعدت کے اندر ہوں اُن سے اشارہ سے نکاح کا پیغام یا کلام کرنے میں حرج نہیں: **ٱوْاكَ نَنْتُهُمْ فِي ٱنفُسِكُمْ ": كِنُّ** كامعَىٰ ہِروہ شے جس مِيں كوئى چيز چھپائى جائے۔ بِي مِين كن شے كا یعنی اس میں کوئی حرج نہیں کہ بیوہ کی عدت کے اندرتم اس نکاح کاارادہ اپنے دل میں چھپارکھوکسی پرطا ہرنہ کرو۔ گویا ارادہ نکاح اوراشارہ نکاح گناہ ہیں۔ (إحكام القرآن إذامام ابوبكراحمه بن على دازي بصاص (م معية هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيرات لبنان ع اس ٢٠٥٥) (المبركير ازاما فقرالدين تحدين فيا والدين عروازي (ج11 هـ) مطبوعه الراهل بيروت لبنان ج٦ ص ١٥٠) (الجامع لا حكام القرآن ازعامه ابوعبه الذعرين احمه مالكي قرطبي (م ١٩٨٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية يروت لبنان ح ٣ عمل ١٨٩ ا

+1+1+1+1+1+1+1+1

احكام القرآن ••••••••• وَلَكُنْ لَا تُوا عَدُوهُ فَ سرًّا ": تُوَاعِدُوهُنَّ كَامِعْلَ جِالِكَ دوس عصما بده راينا ميسراً كامعنى خفيه بي بعض علاء في اس كامعنى ذكاح يا جماع بيان كيا ب معنی سے کہ بیوہ جوابھی عدت کے اندر ہے اس سے در پردہ نکاح کا معاہدہ نہ کرو کہ عدت کے بعد وہ صرف تم سے نکاح کرے۔ باان مورتوں سے نکاح یا جماع کی خاص بات نہ کرو۔ (احكام القرآن از ملاسه ابو بمرحد بن عبدالله المعروف باين العربي ماكل (ميسم ٥ هـ) مطبوعه دادلعر في بيروت البنان ج العن ١١٧) (تغييركبير ازار منخ الدين محد بن ضيا والدين عمروازي (م٢٠١٥ هـ) مطبور وارالفكرييروت لبنان ٢٥ س ١٣٥٠١٣١) 12 (تغييرروح المعاني از طامه ابوالفضل سيرحمود آلوي خلي (م٥٢١ه) مطبوعه كمتيه امداد بهلمان ٢٥ ص١٥١) 1 (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله تحدين احمد بالكي قرطبي (م١٢٨ هـ)مطبوعه دارالكت العربية بروت لبنان ج٣٣ ص ١٩٠) 公 (تغییر مظهری از ملاسقاضی تناه الله یانی ی عنائی محدوی (م م معاله) (اردوز جمه) ج اص م-۱ م 拉 (اتوارالتنزيل واسراراليّاويل المعروف بيضاوي از قاضي ايوالخيرميدالله بن ممريضاوي شرازي شافعي (م ١٨٥ هـ) من ١٥٥) 34 (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ااو ه) وعلامه جلال الدین کلی مطوعه مکتبه فیعل مدیمرمه) ☆ (تغییرصادی از ملامه اتحربن محمصادی ماقلی (م۱۲۲۳ه) مطبوعه مکته فیصل مکه کرمه رج احمی ۱۱۰) * (لباب الآول في معاني التزيل المعروف يغير خاز ن ازعلام على بن تحرخاز ن شافعي (م202 هـ) ج احس ١٤١١) علم الغت فرماتے ہیں کہ' سِراً ''سات معنوں میں استعال ہوتا ہے (۱) پوشیده کلام (۲) کناره وادی (۳) بهترین سے (۵) جماع (۲) شرمگاه (۷) وه را تیس چن میس جا ندطلوع تبیس کرتا۔ ۱۱ (۱۵) او ۱۱ مالقرآن از طام البرکری بری عبدالله العروف باین العربی آگی (مصوره برا مدیروت لبنان نی ۱۹۵،۳۱۳ می **صَّوْلًا مَّعْرُوف أَ** صِمراد ہے جائز بات۔ نکاح کا اشارہ کرنا۔ یعنی اِن عورتوں ہے تم نکاح کی گفتگوا شارۃ کر کے ہو۔صراحت سے نکاح کی گفتگو جائز نہیں۔ وَلَا تَعْزِ مُوا عُقْدَةَ النَّكَاحِ ":عَزْمٌ كامعنى بينة اراده دل كى كام كرن برحتى اراده كرليا - (الفردات في فريب الرّان ادمار مين عن مرافعل الملقب بالراغب الفبال (عنده ما معنود وي كارفارت ك كراجا من المعمد المعنود وي الفردات في الرّان المعنود والمعنود عُقَدَة : عَقَدٌ ب بنام جس معنى م كره معاملات منعقد كرنے كو بھى عقد داى ليئے كہتے ہيں كماس سے جانبين ا یک معاہدہ کے پابند ہوجاتے ہیں۔ جیسے عقد نے ،عقد زکاح جب تک بیوہ کی عدت ختم نہ ہو لے اس وقت تک زکاح کا علماءلغت قلبی خیالات کے چندور ہے بتاتے ہیں۔اولاً ہاجس ، پھر خاطر ، پھر حدیث نفس، پھر ہمت، پھرعزم مبعض نے اس تر تیب کو بول بیان کی اہے۔ خاطر ، فکر ، ارادہ ، ہمت ، عزم 🖈 در میں کا ہے۔ خاطر ، فکر ، ارادہ ، ہمت ، عزم در اللہ علیہ فیل کا کرریج اس اللہ كى كام كى تيارى كانام بمت باوركام كركذرن برتيار بوجاناع م كملاتاب فَاحْدُرُوهُ "حدرے بناے جس كامعى ب: ارتا، يخار

424

آیت کامعنی ہے ہے کہ اِن عورتوں سے عزم نکاح نہ کرواس سے بیچے رہواوراللہ سے ڈرتے رہوکہ عزم گناہ کھی گناہ ہے '

مسائل شرعیه:

عدت میں نکاح کرنا حرام ہے عدت خواہ طلاق کی ہویا صخ نکاح کی یاشو ہر کی وفات کی بلکساس حالت میں عزم انکاح کے مجھی جھی حرام ہے۔ آیت مقد سہ مذکورہ نے بیر مسئلہ نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔

الله () هكام القرآن از علامه ايو كرفحه بن عبدالله العروف بابن العربي ماكل (م ٢٣٠٠ هـ) مطبوعه دادلعر فد بيروت البنال أج اس ١٢١)

(افام القرآن اذامام الو كراهم بن على داز كريصاص (م عليمة م) مطبوعه دادالكتب العربية بيروت لبنان ما الم ١٩٣٣)

(الجامع لا حكم القرآن إز علامه ابوعبد الفرقع بن احمد ما كل قرطين مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان جسم ١٩٣١ ١٩٣٠)

(تغييرالقرآن المروف يغييراين كثيرهافة عادالدين المعيل بن عمر بن كثير شأفي (من 24 م) ج1 من اعمر ١٨٨٠)

...............

عدت کے اندر دل میں نکاح کا ارادہ کر لینا جائز ہے۔ای طرح عورت سے یاعورت کے ادلیاء سے نکاح کی تعریض جائز ہے۔اشارۂ اُن سے نکاح کی گفتگو کرسکتا ہے۔مثلاً یوں کہے مجھے زندگی کا ساتھی درکار ہے۔ یاعورت کے لیئے

ب رہے۔ بغیر خادند کے اپنے ایا م زندگی بسر کرنا دشوارے وغیرہ۔

(انگام القرآن ازامام ایو بگراتمه بن علی رازی پیصاص (م م تستاهه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البتان ج ایس ۴۳۳ (انگام القرآن از طامه ایو بگر تورین عبدالله العروف با بن العربی مالکی (م ۲۳۳هه ۵) مطبوعه دارگم قه بیروت البتان خ از س ۱۳۳

ا خطام الفر ان المقاسا يوجر فترين مبدالله العروف بالن العرب في فار م م القط على المعرود المستورد على المستورد ♦ (تغيير مظهري ازملار مقامي شاء الله يالي تي مثالي مجددي (م م ١٣٥٢هـ) (اردور جمه) من الم م ٥٣٤)

المجار القرآن العروف بقير ابن كثير عافظ ما دالدين المليل بن قربن شيرشافعي (من المدين) جادم ١٨٦)

﴿ (تغییر طالبن الملاسعافة جلال الدین سیوفی (م <u>ااق</u>ه) و علامه جلال الدین کلی مُطبوعه البته بیمل که کمرس) ﴿ (تغییر صادی الملاساتی بن مجمد صادی مالکی (م الاته) معلوی مکتبه فعل که یکرمهٔ حادث ۱۱)

المارية الماري

🔄 (تغيرود آلعالى از علامه الوافعشل سيدمود آلوي خلى (مهديمة اله) مطبوعه يكتبها مداد بيلتان ع ١٠٠٠)

(۳) عدت کے اندرغورت سے نکاح یا جماع کاصراحۂ ذکر کرنا حرام ہے تعریض پرمواخذہ نہیں اس پراجماع امت ہے۔

ا دا كام القرآن إذ علامه الو بمرحمه بن عبد الله المعروف بابن العربي الكي (م٢٣٠ ٥) مطبوعة داد لمرف بيروت لبنان ج١٠٥ المراد المعروف بين العربي ما كلي (م٨٣٠ ٥) مطبوعة داد الكتب المرية بيروت لبنان ج٢٠٠ م ١٨٨)

ن (تغیر مظهری از ملاسه قاضی شاه الله یانی چی مثانی جددی (مرمه اید) (اردور جد) جادم ۵۳۷)

﴿ ٣﴾ عدت والى كوبطورتعريض مديد دينا جائز ہے۔

ر الجامع الدي الماريع الماريع

میر اارادہ نکاح کا ہے۔ تحقیے بہت لوگ جا ہتے ہیں' میں اس بیوی کا طلب گار ہوں جس میں فلاں فلاں خوبیاں ہوں۔

میں اپنی بیو یوں سے بہت اچھابر تاؤ کرتا ہوں۔ تیرے لیئے شو ہر نایاب نہیں ۔ تو بہت خوبصورت ہے۔

(احكام القرآن ازامام ايوبكرا حد بن ظي رازي يصاص (م م مسكتاهه) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبزان ع اجم ٣٢٣) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد برنا حمد ما كي قرطبي (م ٢٧٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبزان ع ٣٠ م ١٨٨)

العلم المرابع المام المرابع المام المرابع الم

(تغیر القرآن العرف لینیس این عیراین عیراین عیراین العرف می این العرف (میرے کید) این احم ۱۸۱)

الله (تغییرماوی از علامه احمد بن محصاوی ماکل (م۳۳۳اهه) مطبوع مکتبه یعل مکرمهٔ ن ۱۴ س ۱۱) این الب ال ولی فی معافی التو بل المعروف یغییر خازن از علامه کلی بن محر خازن شافعی (م۲۵ یه ۲۵ یه ساید)

الباب المادين في مالي المورف يسير ماز لا المطالب المادية المعالم المورد المورد

(مداري عن العالى از علامه الواقعن الرفعات بوري و من الماه من الماه المن الماه المن المن المن المن المن المن ا (تغيير روح المعانى از علامه الواقعن المن محودة الوي خفي (من ١٥٧هـ ما ملوعه مكتبه الماد بيلتان تي ١٩٠٣ - ١٥٥)

احكام القرآن مهمهههههههههههه ٢ ﴾ مرد عورت كويا أس كے اولياء كو نكاح كاپيغام دے نه كه عورت مرد كؤمر د خاطب ہے عورت مخطوب به يحكم استحبابي ہے۔ الله تعالى ارشاوفرما تا ب ذلِكُمُ أَنْ تَبُعَعُو الإِمُو الكُم الآية (سورة النساء آيت ٢٣) وہمہیں حلال ہے کہم اینے مالوں کے عوض تلاش کروت آيت فدكوره بالامين وْعَدَّ صُنَّهُمْ " اور وْ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ " مين يهي اشاره ٢- يعني مروبيغام نكاح وين اور عورت مخطوبہ ہے۔ ﴿ 4 ﴾ جس طرح عدت کے اندرعورت کو پیغام نکاح دینا جائز ہے ای طرح عورت کو اشارۃ اس کا جواب دینا جائز ہے۔ قرآن مجیدنے صاف صاف کہنامنع کیا ہے۔ تعریض جائز رکھی۔ ﴿ ٨﴾ عورت كے اولياء كے ليئے جائز ہے كەعدت كے اندركى كاپيغام نكاح عورت كو اشارہ سے پہنچا كيں۔ لأجنائ عَلَيْكُم كَى الكِ تفير كِمطالِق عورت كاولياء عضطاب ب-عدت میں نکاح کا معاہدہ کر لینا حرام ہے۔قرآن مجیدنے پوشیدہ معاہدہ نکاح سے روک دیا ہے۔ ظاہر میں کیا ہو معاہدہ نکاح بطریق اولی حرام ہوگا۔ (الجامع لا حكام القرآن از علاسا يومبدالله تحدين احمه الكي قرطبي (م ١٩٨٠ هـ) مطبوعه دارا لكتب العرب يروت البنان ج٠٣٠ م. ١٩٠) (احكام القرآن ازعلا سابو برمجه بن عبدالله العروف بابن العرل بالكي (موصيه ۵ مطبوعه ارلعر فربيروت البنان أيما م ٢١٣٧) (احکام الترآن از امام او کرا حد برن فی راه ی پیدا من (م منتاحه) مطبوعه اراتکت العربید بروت آبدان رخ اس ۲۳۳) در تشیر الترآن العروف تینیر باین کثیر جاده حاد الدین استیل تی هم بری کثیر شانقی (مین یک هه) جادم ۲۸ د (تغیرصادی ازعلامه احمد بن ترساوی مالکی (م۲۲۲ه) مطبوعه کتید فیعل کد کرمه ن اس ۱۱۱) ﴿١٠﴾ اگرکوئی شخص عدت میں نکاح کرے (المعیاذ بالله) تو فوراً تفریق کرادیں گے۔عورت کومبرمثل دینا ہوگا۔البتہ پہل عدت حتم ہونے پراگروہ دوبارہ نکاح برراضی ہوں تو دوسرا نکاح کرادیا جائے گا۔ (إحكام القرآن ازامام الوبكراحر بن على دازي بصاص (م يرويه عديه معلويد دارالكتب العرب بيروت لبنان جارس ٢٢٥) (مقیرالقرآن العروف بنتیرای کیم مافقال الدین تنظیل بن قرین کیم شانق (۱۳۷۷ه)) (مقیر ماه ای ادهامه احرین قرمها دی اکل (۱۳۲۳ه) مطبوع کته فیعل کیم سدنیا اس(۱۱) ﴿ال زانی ای مزنیے اگر نکاح کرنا جا ہے تو نکاح کرنا جائز ہے۔ مزند برعدت نہیں۔ (افتكام القرآن اذا ما بايكراترين في دازي يصام (م<u>م عن ع</u>م المطوع دادالكتب العرب يروت لين مان ا م ٢٢٥) (تغيير درح العالى إن طامه الإلفنط ميدمود آلوي فتى (م<u>صحة ال</u>ه) مطبوع كتيد لداديد مان ع ٢٠٠٥) الله بغیر خاوند دالی اور بغیر عدت دالی کو پیغام نکاح تعریض اور تصریح سے جائز ہے۔ (تغيركير ادامام فرالدين فرين فياءالدين عردازي (ملايد م) مطوعددار القريروت لبنان علايم ١٣٩) ﴿٣١﴾ كمى نے اگر كمى عورت كو پيغام نكاح ديا توجب تك اس پيغام كافيصله نه ہولے۔ دوسرے كو پيغام ديناجا تزمين - نب (رواه الساقي الإجراء أبوال) (التوالعمال في من الاقرال الانعال الإعلام في قرام من الدي مسلور موسة الرساد بيروت لينان ن ١ اجر ٢٢٥٣٨) اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام فکاح نہ دو۔ یہاں تک کہ وہ فکاح کرے یا اے مستر دکر دے۔ ہاں اکر عورت نے اس بیغام کومستر دکردیا ہوتو اب جا تز ہے۔ (متيركير ادام فوالدين فرين شاهالدين فررازي (١٢٠٠ م)مطوعه داد القرير ديد لبنان را ٢٠٠٠)

احكام القرآن

(۱۳) منکوحہ غیر کو بیغام نکاح دیناحرام ہے۔ (تعریب از مارٹو الدین میں نامی (مردور) مطلب

ا کو بینا حرام ہے۔ ** (تغیر کیر ازامام فخرالدین تھرین ضیا والدین عمروازی (علاقے) مطبوعہ دارالفکر میروت ابسان ع۴ س ۱۳۹) ** میری میری از امام فخرالدین تھرین میں اور میں میں اور میں استعمال کا میں میں استعمال میں استعمال کا میں استعمال کا میں استعمال کی استحمال کی

الله معتده رجعیه کوخاوند کے علاوہ دوسرے حص کا پیغام نکاح جائز ہمیں۔

(تغيرروح العالى از علاسالوالفعنل سيمحود آلوي ختى (م١٥عله م) مطبوعه كمتبدا مداديد مان ٢٠٠٥ م ١٥٠)

﴿١٦﴾ معتده غيررجعيه تين قتم پر بين - برايك كاحكم جدا ب-

قسم اول:عدت دفات ہو۔اس تریض جائز ہے۔تقریک پیغام نکاح حرام ہے۔

قسم دوم: معتده طلاق ثلاثه مو-اس عقريض جائز بـ تقريح جائز نبين-

قسم سوم: معتده بائد مو خاوند كے ليئ تعريض اور تصريح جائز ہے۔ غير خاوند كے ليئ تصريح جائز نبيس -

المنظم المنظم الدين تحدين ضياء الدين تورازي (ع٢٠١٥) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان ج٢ مس ١١٣٠،١٣٩) المنظم المنظم المنظم المنظم وف به بيضاوي از قاضي الوالخير عبدالله بن م بيضادي شيرازي شأفي (م ١٨٥٥) هـ) من ١٥٥٥

عینه (الوارالتوریل وامرار اله ویل الهم وف به بیضا وی از قامهی ابواجیر مجدالله بن تام بیضا دی شراز ی شامی (۱۹۵۸ هـ) شهره ۵ بینه (تغییر القرآن الهم وف یقیسراین کثیرها فظامل والدین اسلیل بن عمر بن کثیر شاقعی (۱۳۵۸ هـ) جما (۱۸۸ هـ)

فر مایا که عقد نکاح کاعزم نه کرو۔اس کے بعد فرمایا:

يَعُلَمُ ماَفِي أَنْفُسِكُمُ اللهُتمهار عدلى ارادول كوجانتا بـاس فرترتي ربو

گویاعزم گناہ بھی گناہ ہے۔

حضور شارع اسلام عليه اصلاة والسلام ارشاد فرمات بين:

اِ ذَالِنَتَظَى الْـمُسُلِماَنِ بِسَيْفِهِماَ فَالْقَاتِلُ وَالْمُقَتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالَ الْمَقْتُولُ قَالَ اِنَّهُ كَانَ حَرِيُصاً عَلَى قَتُلِ صَاحِبِهِ

دومسلمان آپس میں جنگ کریں اور ایک دوسرے کو آل کاعزم کرلیس تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔(رادی کتابہ کامل نے عض کی ایسول مانڈ اور تو تاتا ہے۔ اور جو مرک اراث میں جہنم میں سنیا مقتال کا کیا۔ ال

کہتا ہے) میں نے عرض کیایارسول اللہ! بیتو قاتل ہے۔ اپنے جرم کی پاداش میں جہنم میں پہنچا۔ مقتول کا کیا حال

ہے۔ فرمایا: یہ بھی اس کے قبل کا پختہ ارادہ رکھتا تھا۔ (اگر چہائے قبل نہ کرسکا تا ہم اپنے عزم کی بنا پرمجرم ظہرا) ایسا

(رواه البخاري عن اني بكرة ٩١)

ተ

باب(۳۳)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحِمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

لَاجُنَاحَ عَلَيُكُمُ إِنُ طُلَقَتُمُ النِّسَآءَ مَالَمُ تَمَسُّوهُنَّ اَوْتَفُرِضُوالَهُنَّ فَرِيْضَةً وَعَلَى الْمُقُتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا , فَرِيْضَةً وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا , بِالْمَعُرُوفِ حَقَّاعَلَى الْمُحْسِنِيُنَ ﴿ وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنُ قَبُلِ اَنُ بِالْمَعُرُوفِ حَقَّاعَلَى الْمُحْسِنِيُنَ ﴿ وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنُ قَبُلِ اَنُ تَمَسُّوهُ هُنَّ وَقَدُورَ ضَتُم لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصُفُ مَافَرَضَتُمُ إِلَّا اَنْ يَعْفُونَ اَوُ يَعَفُوا اللَّهُ مِنَا اللهُ إِمَا تَعُمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿ (سوره بفره آبات ٢٣٤/٢٣١) الْفَضُلَ بَيْنَكُمُ إِنَّ اللهَ إِمَا تَعُمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿ (سوره بفره آبات ٢٣٤/٢٢١)

تم پر پچھ مطالبہ نہیں اگرتم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے اُن کو ہاتھ نہ لگایا ہویا
کوئی مہر مقرر نہ کرلیا ہواوران کو پچھ برتنے کو دو، مقد ور والے پراس کے لائق اور
عگ دست پراس کے لائق ،حسب دستور پچھ برتنے کی چیز 'یہ واجب ہے' بھلائی
والوں پر ۔اورا گرتم نے عورتوں کو بے پچھو نے طلاق دے دی اوران کے لیئے پچھ
مہر مقرر کر چکے تھے۔تو جتنا تھہرا تھا۔اس کا آ دھا واجب ہے' مگر یہ کہ عورتیں پچھ
چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے' جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اورا ہے مردو! تمہارا
زیادہ دینا پر ہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پراحسان کو
جھلانہ دو۔ بےشک اللہ تمہارے کام دیکھر ہاہے۔

حل لغات:

لَا جُسْلَحَ عَلَيْكُمْ "؛ جُناحٌ، جَنَحٌ عِ بنامٍ جِس كامعنى مٍ: بهكنا، ماكل مونا -يوجه عانسان ايك طرف جُهك جاتا ہے۔ اس ليئے اس بھی جُناحٌ كہتے ہيں۔

مطالبات، مالى مواخذے بھی انسان کو جھ کا دیتے ہیں'اس لیئے انہیں بھی جُسناَ ٹے کہتے ہیں۔اس مقام پر جُسناَ حَ ہے مراد گناہ یامبریاحق مہریاعدت کا خرچہہے۔ (الغروات في فريب القرآن ازعلام حسين بن محمد لمفعل الملقب بالراغب اسغها في (عيده ٥٠) مطبوعة ورقد كارخانة تجارت كت كراحي ص٠٠١) 101015 31010) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ١١٠ هـ) وعلامه جلال الدين محلي مطبوعه مكتبه فيعل مكه عرمه) (تغییرصادی ازعلامه احمد بن محمصادی مالکی (مها۱۲۲ه)مطبوعه کمتیه فیعل مکرمهٔ ج۱ ص۱۱۱) (انوار المتزيل دامرار الآويل المعروف به بيغادي از قاضي ايوالخيرميد الله بن عمر بينيادي شرازي شافعي (م100 =) م100) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محمر بن ضيا والدين عمر دازي (مو ١٠٠ هـ) مطبوعه دار أغكر بيروت لبنان ج٠ نس١٣٦) (تغييرود ح المعالى از علامه ابوالعضل سيوخود آلوي هفي (مرديم اله) مطبوعه مكتيه امداد به مان ج م م ١٥٠) (بدارک المتز یل دخفانتی البادیل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمود طبی (میر ۱۰ نیزه ۱۵ ۲ می ۱۵۲) عَلَيْكُمْ خاوندول ح خطاب ہے۔ یعنی اے خاوندو! تم پرکوئی گناہ ہیں یا کوئی مالی مطالبہیں **مِ اَلَمْ تَعَشُّوْهُنَّ '' :** مُسٌ كامعنى ہے چھونا، ہاتھ لگانا مگرآیت میں اس سے مراد بالا جماع عورت سے صحبت كرنا ہے یعنی نکاح کے بعدا گرتم نے عورتوں سے صحبت نہ کی ہو۔ (ا حكام القرآن از علامه ابو بكر محد بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٣ هـ هـ)مطبوعه دارلمعر فه بيروت لبنان ج1 م ٢١٨) (اتوارالمتز يل دابرارات و مي المعروف به بيضادي از قاضي ابواخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٥ هـ) م ١٥١) (تغییر مظهری از طارت اسی تناه الله یالی تی مثالی مجد دی (م ۲۲۵ اه) (اردوتر جمه) نیآا م ۵۳۹) (النغيرات الاحرب از طامه العربيون جونوري (معااله) مطبوع مكتبه تعاني كل جلي فياور م ١٥٣) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محمد بن ضياءالدين تعررازي (ع٢٠١٥) مطبوعه دارافلر بيروت لبنان ج١٠ حم١٣٦) (تغيير روبيّ المعانى از علامه ابوالفضل سيريحود آلوي حتى (م2٪ اهـ)مطبوعه مكتبه امداديه مان ج م م ١٥٠) (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م یا ۹۱ ه) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه یعل مکرممه) (تغییرصادی از علامه احمد بن محمرصاوی ماللی (م۱۲۲۳ه ۵) مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمه می ۱۱۱س)۱۱۱) ِضُو اللَّفُنَّ فريضة ": فرض كامعنى بـ فطع لرنا، لازم لرنا-اس مقام پرفرض ہے مرادمبر ہے۔قر آن مجید میں مہر کوفرض کہا گیا ہے۔ قَدُ عَلِمُنَامَافَرَضُنَاعَلَيْهِمُ فِي أَزُواجِهِمُ ﴿ الآية (صورة الاحزاب يدا٥٠) ہمیں معلوم ہے۔ جوہم نے مسلمانوں پرمقرر کیاان کی بیبیوں میں۔ اکثرمفسرین نے اس آیت میں کلمہ ''اُو' کوداؤ کے معنی میں بیان کیا ہے۔ معنی آیت کا بیہ ہے کہا مے مردو! اگرتم نے اپنی ہیو یوں سے صحبت سے پہلے طلاق دے دی اور نکاح کے وقت ان کا مہر بھیمقرر نہ تھاتو تم یرکوئی مالی مواخذہ ،مہریا گناہ بیں یتمہارے لیئے ایسا کرنا جائز ہے۔ (احكام القرآن ازام ابويكر احدين على دازى صاص (م مع عدد) مطبوعد ادالكتب العربيديروت لبنان خاص ٢٠٠٥) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الله محمد بن احمد ما في قرطبي (م 170 هـ) مطبوعه ارالكتب العربيديروت لبناك ت م 199) (إحكام القرآن ازعلامه ابو كمرجر بن عبدالله وف بابن العربي مالكي (م٥٣٣ه ٥) مطبوعه اركسر فد بيروت لبنان جا ص٢١١) (تغيير مُظَير كاز علامه قاضي تناه الله يالي تي عز أن مجدوي (مر١٢٥٥ هـ) (اردور جمه) ن اص ٥٣٩) (معيركبير ازامام فخرالدين محد بن ضاءالدين عررازي (م الناه م) مطبوعه دارافقريروت البنال ١٣٠ م ١٥٠٠) (تغيرود ح العالى از ملار ابوافعنل ميدمود آلوي فني (م١٥٢٥هـ) مطبوع كتبداد اويلان ج ٢٠ص١٥٠) تَعُوهُ فَ " ويا كى برفانى مرنافع چيزكو مُتُعه اورمَعا عَ كَتِ بن -قرآن مجيد مين ب. فُلُ مَتَاعُ الدُّنْيَاقَلِيْلُ الآية تم فر مادوكه دنيا كابرتناتهورُ اب (سورة النساء آيت ٤٧)

120

کھانا، کیڑا، گھر کاا ثاثہ متاع ہے۔

آیت میں متعہ سے مرادوہ عطیہ ہے جس سے مطلقہ فائدہ اٹھائے۔

محدودونت کے لیئے نکاح جے نکاح متعد کہتے ہیں حرام ہے۔اس کی حرمت میں اعادیث صححح بکثرت موجود ہیں۔

(الغردات في غريب القرآن از طار حين بن عم المغصل اللقب بالراغب اسغها في (ع و و ح) مطبوعة ورقد كارخاز تحارات كت كرافي عي احد)

(احكام القرآن ازام الديم الرين في دازي بصاص (م معده ما مطبوع دارالكتب العربيدي وت البنان ينام ص٥٠٠٠)

(تغییر مظیری از علامه قاضی تنامالله یالی تی عمّالی مجددی (میم ۱۲۲۵ه ۵) (اردورٌ جمه) نج ۱ می ۵۳۹)

(تغییر حلالین از علامه حافظ حلال الدین سیوطی (م ۱۱۱ هـ) وعلامه جلال الدین بحلی مطبوعه مکتبه فیعل مد کرمه)

(تغیرصاوی از علامه احدین محرصاوی مالکی (۱۳۲۴ء)مطبوعه کتیفیل که کرریج ایس ۱۱۱)

عَكَى الْمُؤْسِعِ قُلَارُهُ وَعَكَى الْمُقْتَرِ قُلَارُهُ '': مُؤسِع، وَسُعٌ ياوُسُعَةٌ ے بناے۔ جم كامخ ہے، فراخی، گنجائش، مال کی زیادتی۔ مُوسِعٌ ہے مالداراورغیٰ مردمراد ہے۔

مُفَتِرٌ ، فَتَرّ سے بنا ہے۔جس کامعتی ہے۔تھوڑ اخرچ کرنا۔ 💎 مُفَتِرٌ تَک دست آ دی کو کہتے ہیں۔

قَدَرٌ اور فَدُرٌ (وال کے فتھ اور سکون کے ساتھ) دونوں کا معنی اندازہ جنگی ،عزت،مقداراور قدروانی کے ہیں

اندازه مراد ب

معنی آیت کابیہ ہے کہ مالدار مرد پراس کی فراخی کے اعتبار ہے متعہ ہے اور ننگ دست پراس کی مالی حیثیت کے مطابق

أَنْ يَعَفَوْنَ أَوُ يَعَفُو الَّذِي بِيَدِم عُقْدَةُ النَّكَاحِ ": عَفُوْ كَامِعَى مِنَادِينا، معاف كردينا، كثير مونا يرْ صنا بـ ارشادر بانى ب: أُمَّ بَدُّلُنَامَكَانُ السِّينِيئةِ الْحَسَنَةَ حَتَّى عَفَوْ الآية (سورة الاعراف آيت ٩٥)

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی بہاں تک کدوہ بہت ہو گئے۔

حدیث شریف میں ہے:

أَخْفُوا الشَّادِبَ وَاغْفُوا اللُّحٰي موتَجيس بست كرو (يهال تك كه ونث نظرة كيس) اوردا رهيول كوبرها و

(بدواه سلم والتريذي والتسائي من اين عروا بن عدى من الي عربية بحواله ... (الفضل اللير تقرش الحاص الصغير للمناوي ازام ميدارة ف مناوي شافعي (١٠٠١-١٠)

مطبوعة وادالاحيا والكتب العربييسي البالي أكلمي وشركاء في الم ١٩)

(וופושול בישות) (المغروات في قريب القرآن اذعار حين بن مح المنعمل الملقب بالراضب اسغبائي (ع. ٠٠٠٠) مطبورة وتوكاد خارجات كتب كرا في حي ٢٣٠)

دم عَقْدَةُ النَّكَامِ ": جس كي اته ين نكاح كي رهم ينكاح بوجائ كي بعد نكاح كوباتى ركفيانه رکھنے کا اختیار مرد کے ہاتھ میں ہے۔اس لیئے اس سے مراد مرد ہے۔آیت کا معنی یہ ہے۔عورت اپنا نصف مبر معاف کروے یا مرداینے ذمہ نصف ہے زائد مہر مطلقہ بیوی کو دے دے۔ میہ جائز ہے۔ ایسا کرنا دونوں کے اختیار میں ے۔اس میں ان برکوئی جرمبیں.

```
مسائل شرعیه:
```

﴿ ا ﴾ بغیر جماع اور بغیرمبرمقرر کیئے طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں نہ ہی مرد کے ذمہ مہر دینالازم ہے۔ آیت مبارکہ کاصر یح مفہوم یبی ہے۔

```
(ادکام التر آن از امام ایو کراه برین ملی دازی پیصاص ( م شدیستانی) مسلورد دادانکت امرید پیروت لبنان خااص ۱۳۲۸)
(ای محلا دکام التر آن از طاحه ایومیداند نجرین احد با گلیم نجی (م ۱۹۲۸ می) معلورد دادانکت امرید پیروت لبنان خاس ۱۹۷۷)
(متیر کیر از آن امر وف بیشیراین کثیر مان قلوالدین آملی بن مرین کثیرشانی ( م ۱۳۵۷ می)
(متیر کیراز خاام خوالدین محدین ضا والدین قرمین ( م ۱۹۵۷ می معلورد دادانکر پیروت انبان کام ۱۹۵۸)
(متیر متیری) از خاام خوالدین شامه بیانی تیمونی موری ( م ۱۹۵۷ می کاردوتر بیر ) نیا اس ۱۹۵۸)
(اکتر است الاحمد از خاامد احدین و بیوری ( م ۱۹۵۷ میکودی کردین کار شام ۱۹۵۷)
```

(هم به نظیری از طامه آن مجان به او با یک متالی مجددی (موه ۱۳۱۳ ه.) (ادورتر جد) نیما می ۵۲۸) (التغییرات الاحرییه از طامه احرمیون جونپوری (موه ۱۳۱۳ ه) مطبوعه کتید هانه یک بختان داشت (۱۵۲) (تغییر درج العالی از طامه ایوانفغشل میدمجود آلوی خفی (مره ۱۳۶۶ هه) مطبوعه کتید آمداد به متابع (۱۵۲ هه) ۱۵۳ (انوار المتوزیل وامرا دالتا ویل العمر و ف به میشوادی او اقتیام بدالله برین امر بیشادی شرازی شاقی (مرد ۲۸۵ هه) " ش ۱۵۵ ه

ا (دارگ کمتر کل وهنگانی الناول از طلاسه اولیرکات عبدالله بن احمد بن محروطی (م شایعه) نام اس ۱۳۵۸) (ایاب الناولی فی معالی احمر کل السروف غیر خان ان از علامه ملی بن محرفان شاهی (م ۲۵۵ مه) این اس ۱۳۵۸) ا

(تغییر بالین ازعار حافظ جال الدین بیغی (م ۱۱۱۰ ه) وها میال الدین بی مطور کمیته فیل کدکرد.) (مغیر صادی ازعلا مداحدین محرصادی کاکل (م ۱۳۲۳ه) به معلوی کمیته بیمل که نکرمه زیرا ص ۱۱۱)

ا ﴾ خلوت صحیحہ جماع کے تکم میں ہے'اس سے مہر لا زم ہوجا تا ہے' طلاق کی صورت میں عورت پرعدت لا زم ہے'اور موت کی صورت میں وارث ہوگی۔ای پرصحابہ کرام کا اجماع ہے۔خلفاء راشدین رضون اللہ تعالی عیہم یہی فیصلہ فر ماتے تھے حدیث شریف میں ہے:

عَنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُ إِذَا أَغُلَقَ بَاباً وَأَرْخَى سَتُرَّاأُوْرَ اللّٰي عَوْرَةٌ فَقَدُ وَجَبَ عَلَيْهِ الصّدَاقُ و نحوه عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما

المنافق على المنافق ا

جب دروازہ بند کرے اور پردہ دے یا شرمگاہ کو دیکھ لے تو خاوند پرمبر واجب ہوجاتا ہے۔ (ایک روایت میں ہے

كەدخول بويانە بو)

☆

立

公

الله (احکام القرآن ازامام ابو بکراحمد بن علی دازی بیصاص (م مصل مطبوعه دارالکت العربیبیروت لبنان ج اس ۲۳۱) الله (احکام القرآن از علامه ابو بکر تخد بن عبدالله المعروف با بن العربی ما تکی (م <u>۵۳۲</u> هه) مطبوعه دارلم فدییروت البنان ج اس ۲۱۸)

(احقام القرآن از علامه ابو برخیر بن حمید القد العروف با بن احرب مای (مم ۳۰ ه.) (تغییر مظهری از علامه قاصی شا دالله پانی تی عمانی مجدوی (مه ۱۳۲۵ ه.) (اردوتر جسه) میآداد من ۹۳۳ م

المنظم المنافق من من المنافق في من المنافق ا

(۳) خلوت صححہ یہ ہے کہ خاونداور بیوی ایک مکان میں اس طرح انتھے ہوں کہ درمیاں میں کوئی مانع جسی یا شرعی نہ ہو۔

ھانى شرىھى يەجىن جيض ،نفاس ،فرض روز ہ ،نماز فرض ميں مشغوليت ،احرام خواہ مج كامو ياعمر ہ كا۔

ھانع حسی یہ ہیں: شرمگاہ کاملا ہونا، پھٹا ہونا، مرض، تیسر _ فرد کا موجود ہوناا کر چہ سویا ہو۔

(ا فكام القرآن إذا مام الوكراتير بن على دازي جساص (م من اله عن مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ج اسم ١٣٣٦)

(لبِ الآول في معانى التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن محيرخازن شاقعي (م٢٤) عن اعم ١٤٤)

(تغییر کبیر از امام فخرالدین محربین ضیاه الدین محررازی (م ۲۰۰۷ هه) مطبوعه دارالفکر پیروت لبنان م ۲۰ می ۱۹۰۰) (الجامع لا حکام القرآن از طامه ابوعبدالله محربین احم ۵۰ قرقم طبی (م ۲۸۸ هه) مطبوعه دارالکت ام ج پیروت لبنان ۲۰

1+1+1+1+1+1+1+1

(الغيرات الاحريه ازعلامه احرجون جونيوري (م٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه تقاني كله جنكي نيثاورس ١٥٢)

```
•••••••••••
﴿ ٣﴾ نکاح کرنے کی غرض طلب عصمت، حصول ثواب، قصد دوام صحبت اور تکثیر امت ہونا جاہیئے محض قضاء تہوت کے
                                                                             ليئے تكاح كرنامنع ب_ايساكرناحيواني فعل ب_
 ما بيوان سيم --
(الجائع الاعلام القرآن إذ على سابع عبد الشري من احمد ما كلي قرطن (م ٢٦٨ مد) مطبوعة دار الكتب العربية بيروت البنان ع ٣ من ١٩٥٠)
جسعورت ہے دخول نہ ہوا ہواور نہ ظوت صححہ داقع ہوئی۔اے چیش کی حالت میں طلاق دینے میں حرج نہیں ۔ چیفر
کی حالت میں طلاق دینے سے عدت بڑھ جاتی ہے۔ جب کہ غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے۔ آیت ندکورہ بالا میں حیض
                                                                               طهر کی کوئی تخصیص نہیں۔ نیز قرآن مجید میں ہے:
       يْنَايُّهَا الَّذِيْنَ امْنُـوَّا إِذَانَكَحْتُمُ الْمُؤمِنْتِ ثُمَّ طَلَقَنَّرُهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَالَكُمُ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ
                (سورة الاحزاب آيت ٢٩)
       اے ایمان والو! جبتم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو کھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دوتو تمہارے لیئے ان پر
                                                                                                                کے عدت ہیں جے گنو۔
                (احكام القرآن اذا ما يوبكراهم بن على دازي بصاص (م معيرة من الطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان جارس ٢٢٨)
           (الحامع لا حكام القرآن أز علامه الوعبد الذمحر بن احمه ما فكي قرنكي (م ٢٦٨ هـ ) مطبوعه دا دالكت العرب بروت لبنان أج٣٠ مي ١٩٧
                         ( مغيرردر العالى از علامه الوافعنل ميد حود الوي عني (مردي اله عليه عليه المان ج م م ١٥١)
                    (لباب الباول في حال المتولي العروف يغير خازن ازعلامة في بن محد خازن شاهي (م167هـ)" زّا مر ١٥٨)
                      ( يغير جلالين از علامه ما ذه جلال الدين سيوهي (م اله يه) وعلاسبطال الدين كلي مطبوع مكتبر يعل مدعر سا
                                 (تغیرصادی ازعلامه احمرین محرصادی مالکی (م۱۲۲۳ه )مطبوعه کمته فیعل که مکرمه خ اس ۱۱۱)
                (احكام القرآن ازامام ابوبكراهم بن على رازي بصاص (م م عيه م) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت البنان ع اص ١٣٠١)
           (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوميد الله فيرين احمد اللي تركلي ( ١٩٨٠ هـ ) مطبوعه وارالكت العربيه وت لبنان ٢٠٠٠ م ١٩٤٠)
             (إحكام القرآن ازعلامه الوجرمحر بن عبد الله العروف بابن العرلي مالكي (ميم ١٨٠٠ هـ) مطبوعه دارلعرف بيروت لبنان خ احم ١٦٨)
                     (منيركير ازام فخرالدي ترين ما والدي مردازي (علامة ما مطبوعة دارالفريروت لبنان نا مسي الاس
                    (الباب الآه لي في معاني أمَّر بل العروف يغير خاز ن از علامي بن محرخاز ن شافعي (١٢٥٠ ٥ ) في عر ١٤٨)
     🗳 ک 🕏 عقد نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ تھا جل دخول مقرر کرلیا۔ اب طلاق کی صورت میں پورامقرر کر دہ مہر واجب ہے۔
    (ا حكام القرآن از علاسا بو بحرث بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكل ( ١٣٣٠ هـ ) مطبوعه دارلمسر فدبيروت لبنان ن امس ٢١٨)
  (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محرين احمه ما كل قرطي (م ١٦٨ هـ) مقبوعه دارالكتب العربيه بيروت البتان إجسابيس ١٩٨٠)
نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ تھا۔ قبل وخول موت واقع ہوگئی۔ مہرمتل واجب ہے۔ عورت پرعدت لازم ہے اور میراث
                                                                                              کی حقد ار ب۔ حدیث مجے میں ہے:
          عَن، ابُنِ مَسْعُودٍ آنَّهُ شُئِلَ عَنُ رَجُلِ تَزَوَّجَ إِمْرَاةً وَلَمْ يَقُرِضْ لَهَا صَدَاقاً وَّلَمْ يَدُخُلُ بِهاَ حَتَى ماَتَ :
         فَقَالَ ابُنُ مَسْعُوْدٍ: لَهَا مِثُلُ صَدَاق نِسَآءِ هَا لاَوَكَسَ وَلاَ شَطَطَ وَعَلَيْهِاَ الْعِدَّةُ وَلَهَا الْعِيْرَاكُ فَقَامَ
         مِعْقَلُ بْنُ سَنَانَ الْاَشْجَعِيُ : فَقَالَ قَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى بِرُوَعِ بِنُبَ وَاشِقِ إِمْرَأَةٍ
                                                                                        مِناً مِثْلُ مَاقَضَيْتَ فَفَر حَ بِهِا ابْنُ مَسْعُودٍ
                                                                  (رواه الريدي عن ايراييم بن عقلمة ١٠١١)
                                                        (افرجها سحاب السنن دالحاكم دابن حبان في سيحة بحواله- )
        عقودالجوابرالمديمة في ادلة مرب الايام الى صغداز المام يدمير مراضي زبدي مطبوعات اليم معدايذ كميني كراجي جاج اس ١٥٣)
```

422

حضرت ابن مسعود رضی الله تعالی عندے ایک مرد کے بارے میں دریا فت کیا گیا کہ اس نے ایک عورت سے نکاح کیا،اس وقت اس کامهرمقررنه کیااورنهاس سے دخول کیا۔ یہاں تک کدوہ فوت ہوگیا۔حضرت عبدالله بن مسعود رمنی اللہ تعالیٰ عنہ نے فر مایا۔ اس عورت کے لیئے مہرمتل واجب ہے۔ جس میں نہ کمی ہونہ زیاد تی۔ اس عورت پر عدت لازم ہے اور اس کے لیئے مرو کے مال سے میراث ہے۔حضرت معقل بن سنان رسی اللہ تعالی عند نے کھڑے ہوکر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واثق کے لیئے بھی وہی فیصلہ کیا۔ جوآپ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه نے فرحت محسوس فر مائی۔

(احكام القرآن ازامام ابو براحر بن على دازي بصاص (م مع عله عداد الكتب العرب بيروت البنان ن اع مهم الم

(ا حكام القرآن ازعلامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكل (١٣٣٠ هـ) مطبوعه داركمعرفه بيروت البنان ج اح ٢١٩)

(الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محرين احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكت اسريه بيروت البنان ج ٣ ص ١٩٨)

مبرکی کم از کم مقدار دس درہم جا ندی ہے۔زیادہ کی کوئی حدمین ۔

یہ احادیث متعدد طرق کے باعث قوت کے درجہ میں ہیں'ان سے استناد جائز ہے' درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے۔ دس درہم چاندی کاوزن تین تولیڈو ماشہ ہے۔کم از کم مہر میں دس درہم چاندی یااس کی رائج الوقت قیمت دی جائے۔ ﷺ (امکامالقرآن ادامام بوبکراحمد بن کل رازی جام (منتعے)مطوعہ داراکتب العربیہ پیرونے ابنان کا بس∞۳۹)

حضور سيدعا لم على في امهات المؤمنين كے مهر چارسودر جم مقرر فر مائے۔

(تفعیل کے لیے ما حظّہ ہو۔ :) (کنز اعمال فی شن الاقوال والا فعال از علامہ علی تقی (م<u>20</u>0 می) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت لبنان ، باب العمال فی شن الاقوال والا فعال از علامہ علی تقی (م<u>20</u>0 می) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت لبنان ،

جس عورت کو بغیر صحبت طلاق دی گئی اوراس کے لیئے مہر مقرر نہ تھا' تو اسے کیٹر وں کا جوڑا دینا واجب ہے تا کہ طلاق کی وحشت کم ہوجائے اور صحبت والی کو پورامہر دینا واجب ہے'اے کپڑوں کا جوڑا دینامتحب ہے۔آیت مذکورہ بالا میں

متعہ(جوڑا) کاامروجوب کے لیئے ہے۔

نيزرب تعالى نے حضور سيدالم سلين ﷺ كوفر مايا:

يْنَائِهِمَ النَّبِيُّ قُلُ لِآزُوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدُنَ الْحَيْوَةَاللُّالْيَاوَزِيْنَتَهَافَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعُكُنَّ وَاُسَرِّحُكُنَّ سَرَاحًا (سورةالاحزاب آيت' ٢٨)

اےغیب بتانے والے (نبی) اپنی بیو یوں سے فرمادیں۔اگرتم دنیا کی زندگی اور اس کی آ راکش جا ہتی ہوتو آؤمیں تمهمیں مال دوں اوراچھی طرح حچھوڑ دوں۔از واج مطہرات اگر دنیا کی آ رائش عِاہتی تو انہیں حچھوڑ کرحضور كيرُوں كا جوڑاد ہے۔ بيأن كے ليئے متحب تھا۔

احكام القرآن ••••••••••

نيزارشادربالى ب:

يِنَايُهَا الَّذِينَ امَنُ وَاإِذَانَكَحْتُمُ الْمُومِنْتِ ثُمَّ طَلَقْتُرُهُنَّ مِنْ قَبُلِ آنُ تَمَسُّوهُنَّ فَمَالَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ (سورةالاحزاب آيت؛ ٩٩)

اے ایمان والو! جبتم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو۔ پھرانہیں بغیر ہاتھ لگائے چھوڑ دوتو تمہارے لیئے ان پر کچھ عدت نہیں۔ جے گنو، تو انہیں کچھ فائدہ دواورا چھی طرح چھوڑ دو۔

يْرُ ارْثَادر بالى ب: وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعُرُوفِ حَقَّاعَلَى الْمُتَقِينَ ١٠ (سوره بقرة آيت ۲۴۲)

طلاق واليول كے ليتے بھى مناسب طور يرنان دنفقہ ہے۔ بيد واجب ہے پر بيز گاروں پر۔

(الحام لل حكام القرآن ازعلا سابوعبدالله عجد بن احمد الكي قرطبي (م ١٦٨ ٥) مطبور والالتب العربية و الميتان ت ٣ ص ٢٠٠) (احكام القرآن از طار ابو برخرين عبد الله المعروف باين العرفي الى (موسده) مطبوعه واركم ويرو سالبان خاص (ri

(احكام القرآن از ام الوبر احمد بن كل داز كايصاص (م مع عنه عن مطبوعه ادالكتب يام ميريوات لبنان خاص ١٣٣٨ و بالعد)

(الغيرات الاحمد العلاسام جون جونوري (ع٢٥١١ه عليه عكته هادي كله جلي يفاورا من ١٥١) (منيرروح العالى ازعا سابوالفعل مد حورة لوى على (م ١٥٠٥ه مطبوع كتيابداديد بمان ٢٠٥٥م ١٥١٠)

(لباب الآويل في معاني المترزيل العروف يغير خازن ازعلامة في بن محر خازن شاقتي (م140هـ) ج ا من ١٤٨)

(هدارك المتر ال وهائق الناول ازعلاسه الوالبركات عبدالله بن احمر بن محواطي (مر واعده) آيا من ١عيد)

(انوارالتنزيل وامرارات ولي المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن فيربيضا وي شيرازي شافعي (م ١٨٥٥ هـ) ص ١٥١)

متعه طلاق (کیڑوں کے جوڑے) کی فلیل اور کثیر کوئی حدمقر رہیں اوسط درجہ ایک میض، چادر اور اور اور متعین ہے '

المؤمنين سيده عائشة صديقة اورحضرت عبدالله بن عباس رض الله تعالى عنهم سے يهي مروى ہے۔

متعه طلاق میں اس سے ذائد جتنا جا ہے دے۔

امیرالمؤمنین حضرت حسن بن علی این ابی طالب رضی الله تعالی عنهائے اپنی بیوی عائشہ جمعیہ کوتین طلاق کے بعد دس ہزار درہم بطور متعد طلاق دیا۔مطلقہ بیوی نے دوبارہ آپ کے ہاں آباد ہونے کا اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا: میں تین طلاقیں اکٹھی دے چکا ہوں اس سے وہ مغلظہ ہوچکی ہے اس سے رجوع کس طرح ہوسکتا ہے۔ میں نے حضور سرور عالم ﷺ

أَيُّ مِنَا رَجُلِ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ ثَلاَثًا عَنُدَ كُلِّ طُهُرٍ تَطُلِيْقَةً أَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ تَطُلِيُقَةً أَوْ طَلَّقَهَا ثَلاثَنَّا جَمِيْعاً لَمْ تَجِلُ لَهُ حَنَّى تَنْكِحَ زَوُجاً غَيْرَهُ ﴿ (رواه الداتِطْنَ أَنْ ويرنَ عَلا ٢٠:٢)

جوآ دی اپنی بیوی کوطلاق دے برطبر میں ایک طلاق، یا برماه ایک طلاق یا اسمی ایک بی مرتبه تین طلاقیں تو اس کے لیئے بغیرحلالہ کے دوبارہ نکاح کرنا حلال نہیں۔

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابومبدانهٔ محد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٠١٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنال أن ٣٠ ص ٢٠٠)

(ا حکام القرآن از علامه ابو کر محد بن عبدالله المعروف با بن العربی مالکی (۱۳۳۰ه ۵ ه) مطبوعه (ارلسر فه بیروت لبنان از ۱۳۳۰ می ۲۱۳)

(افوارالتوزيل دامرارات بل المعروف به ييفادي از قاض الوالخير مبدالله بن تربيفادي شيرازي شاقعي (م ١٨٥٠هـ) ص ١٥٦)

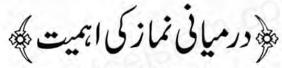
(ا حكام القرآن ازام مايو بكراته بن على دازي بصاص (م مع عله على مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان تا اص ٢٠٢٢)

﴿١٢﴾ متعه طلاق میں مرد کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ مالدار مرد پرقیمتی کپڑوں کا جوڑ ااور ننگ دست مرد پراس کی حیثیت کےمطابق جوڑ اواجب ہے۔ نیز زمانداور عادات کے بدلنے ہے متعد بھی تبدیل ہوسکتا ہے۔ آیت مذکورہ میں (احكام القرآن ازامام ابو بكراحر بن على رازي بصاص (م وسيعه ٥) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان عن اص ٢٣٣٠) (تغیرمظیری ازعلامة قاضی ثناه الله یالی تی عثمانی محددی (م م ١٣٢٥ م) (اردور جمه) جااص ١٣٥٥) (تغيرره ح المعانى از علامه ابوالفضل سيد محورة لوي عني (م٥٥ عله هـ) مطبوعه مكتبه اهداد بيلمان تع الم ١٥٢) (لياب الآويل في معالى التزيل السروف يغير خازن از علام على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٥) ج1 اس ١٤٨) (مدارك التزيل وها بق الآويل ازعلاسا بوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (م-اع) يت اص ١٥٨) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م االه هه) وعلامه جلال الدين تحلي مطبوعه كمتبه فيعل مكه كرمه) ☆ (تغير صادى ازعلامداحر بن محدصادى ماكلي (معداه) مطبوع مكتب فيعل كمد كرمدج اعم ااا) ۱۳﴾ غیرمنصوص احکام اور نئے پیدا ہونے والے مسائل میں اجتہا د کرنا جائز ہے۔احکام میں اجتہاد کا جواز متعہ طلاق ہے بھی مستبط ہوتا ہے۔ ﴿(احکام القرآن ازام ابو کرا حدین کل رازی جامی (م مے عدد دارالکٹ العرب بیروٹ البنان کا اس ۲۳۳) ﴿ ١٣﴾ طلاق والى عورتين حيارتهم كى بين _ برايك كاحكم الگ ہے: جن كامېرمقرر مواور بعد صحبت طلاق موكى - انبيس مقرره مېر ديناواجب اورمتعمتحب --(ب) جن کامبرمقررنہ ہوامگر انہیں صحبت ہے پہلے طلاق دی گئی ہو۔ انہیں آ دھامبرمقررہ دینا واجب ہے۔ان کے ے سے سب ہے۔ (ج) جن کامبرمقرر ہوا مگر انہیں صحبت سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔ انہیں آ دھامبرمقررہ دینا واجب ہے۔ان کے لیئے متعہ متحب ہے۔ یے سے سب ہے۔ جن کا مہر مقرر نہ ہوا مگر صحبت یا خلوت صحبحہ کے بعد طلاق دی گئی ہوا سے مہر مثل دیا جائے گا'اس کے لیئے متعدمتی ہے۔ مہر مثل وہ ہے جوعورت کے خاندان والی عورتوں کا بالعموم مہر مقرر ہوتا ہے۔ (احكام القرآن ازعلامه ابو يكرمحه بن عبدالله المسروف بابن العربي اللي (م٥٣٣ هـ)مطبوعه دارلمسر فه بيردت لبنان ج اس ٢١٦) (الجامع لا حكام القرآن ازعلا مدايوعبد الله يحربن احمد ما كى قرطبى (م ١٦٨٥هـ) مطبوعيد دارا لكتب العربيديروت لبنان ج ٣٠٠٥) (مغیر کبیر ازامام خوالد بن محدین ما دالدین مردازی (۱۰۲۰ م) مطبوعه دارانظر برداد اسان ع ۲ م ۱۳۳۰) (تقبيروه ح المعانى از علامه ابوالعضل سيرمحود آلوي حتى (م<u>٢٥٥) ه</u>) مطبوعه مكتبه اعداد بيدلمان ع عن ١٥٣) (الغيرات الاجريد ازعلاسا جرجون جويوري (م<u>١٣٥٠) مطبوع كتب</u> تفاني كله جنل بيثاورا ص ١٥١) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یالی تی عنالی محدوی (م<u>۱۳۲۵</u> هه) (اردوز جمه) ج اص ۵۳۸) (تغییرالقرآن العروف یفییراین کثیر مافظ محادالدین استیل بن قربن کثیرشافعی (من ۱۲۷۵) ج ۱ اص ۲۸۷) (انواد التخريل واسرارات ويل السروف به بيضاوي از قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شير از ي شافعي (م<u>١٨٥</u>٧ هـ) م ١٥٠) (تغيير جلالين از علامه عافظ جلال الدين سيوفي (م<u>اا 9</u> هـ) وعلامه جلال الدين محلي عمل بمبير على مكرمه) (تغییر صادی از علامه احدین محرصاوی مالکی (م۱۲۲۲ه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه محرصه بی اص ۱۱۱) 公 (لباب الناويل في معاني التوبل المعروف يغيير خازن از ملاسطي بن محمد خازن شافعي (م<u>٢٥ ع</u>د) ج1 ص ١٤٨) 公 (مدارك التوريل وحقا تق الماويل از ملامه الوالبركات مبدالله بن احمد بن محور متى (م م اليه ه) ج الص ١٤٨)

احكام القرآن ١٥٥٥٥٥٥٥٥٥٠٠٠٠٠ ﴿ ١٥﴾ تمام اخراجات رزقِ حلال ہے ہونالازم ہیں۔ای طرح متعہ طلاق بھی حلال کمائی ہے دیناواجب ہے۔آیت مبارک من" بالمَعَوُوفِ "كاكيتغيررزقِ حلال كي كي بـ . (تغییر جالین از طاسده افا جال الدین بیولی (م با ۱۹ ه) وطاسهال الدین کلی مطوعه کنید فیعل مدیم رسد) (تغییر صادی از طاسه اترین محرصه دی انگلی (م ۲۳۳ ه) مطوعه کنید فیعل میکرمه ن ۱۸ می ۱۱۱) ﴿١٦﴾ مهرق العبادے ب عورت کے معاف کردینے سے معاف ہوجا تا ہے ای طرح مرد نے تمام مہراوا کردیا محرصجہ خلوت سیجے سے پہلے طلاق دے دی تو نصف مہرے زائد مہرعورت کومعاف کردیئے کا اختیار ہے۔ آیت مبار کہ میں اس کی تقریح ہے۔ يْرُ ارتادر بالى ب: فَإِنْ طِبُن لَكُمْ عَنْ شَيءٍ مِّنهُ نَفْسًافَكُلُوهُ هَنِينًامَريَّنَا ﴿ وووة الساء آيت ، م بھرا گروہ اینے دن کی خوتی ہے مہر میں ہے مہیں پکھدے دیں تو اے کھاؤر چتا پچتا۔ (احكام القرآن ازعلامه ايوبكرهم بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م٢٥٥ ٥) مطبوعه واركس فد بيروت البنان ١٥٥ م ٢١٩) (تغییر مظهری از علاسة قاضی نثاه الله یانی ی عنانی مجددی (م ماساهه) (اردوتر جمه) خ ایس ۱۵۰۰ (﴿ ١٤﴾ مهر مين عورت كے ولى كوكونى اختيار تصرف تبين مهرعورت كامال ہے۔اسے ہر بھى تبير (احكام القرآن المطامسالة بجرتم بن عبد الله العروف باين العربي الكي (م ٢٣٠٥ ه) مطبوعه دار لعرف ييروت البنان جاز من ٢٢٠) (الحاسم الا حام الترآن ازعلامه الوموالله في تن احمه الحي قرطي (م ١٦٨٥ ٥) مطبوعة الاكتب العرب يروت البنان تي ٢٠٠٠) (تغيير مظهري ازعلام قاضي تا دالله يالي في عيال مجددي (عودا مر ١٣٢٥ م) اج اس ٥١١ م (لباب الناويل في معالى المتر بل المبروف يتنبير خازن ازعلامين بن تهويغ زن ثان في (١٥٢٧ عيد) أن الس١٥١) (الدرامنة راز مافقا جلال الدين سيطي (م اام ٥ مطوع مكتباتية الشاهمي فم ايران ع اجم ٢٩١) ﴿١٨﴾ نكاح كے بعد نكاح كى گرہ خاوند كے قبضہ ميں ہے۔اسے باقی ركھنے يا چھوڑنے كااختيار مردكو ہے۔ آيت مباركه ين ألَّذِي بيده عُقْدَةُ البِّكاتِ "عيكى مرادي-نيز حديث شريف مين اس كي وضاحت يون ب ' وَلِنْي عُقْدَةِ النِّكَاحِ هُوَ الزُّوجُ تَكَاحَ كَي كَره كاما لك مردب (رداه الدار تطني عن عروين شعيب عن ابيه عنه جده ١٢٨ ١٣ وتوه في على وعن جير بن مطعم وكن اين عمال ا (احكام القرآ ان از علامه الويكر تدين عبدالله العروف إين العرلي الكي (ع٢٣٥ هـ) مطبوعه دارلم وفيه وت "بنان عارض ٢١٩) (الجامن العكام القرآن از علامه الوعيد الذكرين احمد ما في قرطبي (م ١٦٨٠ م) مطبوعه دارالكتب العربية يروت لبنان ج ٣٠٠ م ٢٥٠١) (تغيير مظير كارتطامة قاض منا والله مالى في خال محدوى (مودور) (اردور جر) في اص am) (النيرات الاترب ازطام احرجون جويرى (ع١١١٥) مطبوع كترهان يخذ جل إيادام ١٥١٠) (تغيير كير ازام فخرالد ين محر بن ضاء الدين عردازي (علاولا) مطبوعددار القريروت لبنان ع ١٠ م١٥١) (تغییر القرآن المروف يقيم اين كثير ما فقال دالدين المعيل بن قرين كثير شافعي (م ٢٤٧هـ) ن ايس ١٨٩) (تغيرود ح المعالى از علاسه الوالعنل ميركووا لوى على (موك عاله) مطبوع كتب الداديد لمان ع م م ١٥٣٠) (لباب الآول في معاني المتزيل المعروف يتنبيرخاذ ن از علاستكي بن محدخاز ن ثافعي (١٥٥٠ هـ) ١٦٠ ص ١٤١١) (دارك التر ال وهائل الأول الإهار الوالركات ميدالله بن احمد بن محود ملى (مراء ه) في الرورا) تغير جالين أز طار حافظ جال الدين سوفي (م الله هه) وطام جال الدين كلي مطبوع كمية فيعل مذكر ر) (تنبيرماوى ازعار الدين عمرماوي اكلي (١٣٢٦ه) مليوركت يعل كدكرماج المااا) (انوار المتر بل واسرارات ول السروف به بيفاد ي از قاضي الوالخير عبدالله ي قريبغادي شيرازي شاعي (م100 =) من ١٥٦) (الدراكية راز ماذع جلال الدين سيوهي (م اال =) مطبوع كمتيه آية القداعمي مم ايران ع اح ٢٩٢٠) ﴿١٩﴾ طلاق کوفسا داور جھڑ ہے کو قائم رکھنے کی بنیا د بنانا سخت گناہ ہے۔ گذشتہ محبت اور حسن سلوک کو کسی نہ کسی صورت میں باتی ركه ناجايية -آيت مبارك يس فرماياكيا: لا تَنْسَوُ الْفَصْلَ بَيْنَكُمُ

400

باب(۲۳)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

حْفِظُوْاعَلَى الصَّلَوْتِ وَالصَّلُوةِ الْوُسُطَى . وَقُومُ وَاللَّهِ قَنْتِيُنَ ﴿ فَانُ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْرُكُبَانَافَاِذَا اَمِنْتُمُ فَاذُكُرُو االله كَمَاعَلَّمَكُمُ مَّالَمُ تَكُونُوُ ا * يُذَارُهُ مَا حَكِ

نگہبانی کروسب نمازوں کی اور چ کی نماز کی اور کھڑے ہواللہ کے حضور ادب ہے۔ پھرا گرخوف میں ہوتو بیادہ یا سوار جیسے بن پڑے 'پھر جباطمینان سے ہوتو اللہ کی یاد کروجیسااس نے سکھایا جوتم نہ جانتے تھے۔

حل لغات:

کافظوا '': کُافظت سے بنا ہے۔ (بساب مُفاعَلَةٌ)اس باب میں مبالغداور شرکت دونوں پائے جاتے ہیں۔اس کا مادہ اهتقاق جے فظ ہے۔ کی شے کی حفاظت میہ ہے کہاس سے کے اجزاءاور صفات کی مراعت کی جائے۔اجزااور صفات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی نگہبانی کی جائے۔

امیرالمؤمنین حضرت فاروق اعظم رضیالشہ نے آپنے بعض مکا تیب میں احکام شرع کے بارے میں لکھا:

جس نے انہیں یا دکرلیااوران کی محافظت (تگہائی) کی اس نے اپنادین محفوظ کرلیا۔اؤ لااس کو یا دکر نااور پھراس کو ہمیشہ محفوظ رکھنا۔اس سے دین کمل ہوجائے گا۔

نمازوں کی محافظت میہ ہے کہ آئمیں وقت مقررہ پرادا کیا جائے۔ادا کیکی میں نماز کی شرائط،فرائض، داجہات، شنن اور مستحبات کی پابندی کی جائے،نماز کوتو ڑنے والی اور ناقص کرنے والی چیز وں سے بچایا جائے' اسے ہمیشہ ادا کیا جائے' نماز دں کی محافظت میں شرکت کامفہوم میہ ہے۔انسان نماز کی حفاظت کرے اسے ضائع نہ ہونے دی تو نماز نماز ی کی حفاظت گنا ہوں ہے، بلا ومصیبت سے اور عذاب آخرت سے کرئے گی۔

اس حفاظت کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انسان رب کے مقرر کر دہ فرض ،نماز کی حفاظت کرے رب تعالیٰ اس نماز کی حفاظت فرمائے گا۔

احكام القرآن >٠٠٠٠٠٠٠٠٠٠ رب تعالیٰ ارشادفرما تا ہے: فَاذْ کُرُونِنی اَذْ کُر کُمتومیری یا دکرومیں تمہارا چرچا کروں گا۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۵۲) صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے کہ حضور سیدالشافعین رحمة للعالمین الله نے حضرت عبدالله بن عباس رض الله تعالی منها ے ارشادفر مایا: اِحُفَظِ اَللَّهَ يَحُفَظُكَ، اِحُفَظِ اللَّهَ تَجدُهُ اَمامَكَ (رواه التريذي الن بي بن الى طالس/ بحواله (كنز اهمال في سن الأوال والافعال از علام على قي (م 240 هد) مطبور موسسة الرسامة بيروت البنان ج ١٦ ح ١٦٥٥) (رواواحد وهبدين حيد في مند ووالتريذي واين مروديد واليبلى في الشعب وفي إلا ما ووالصفات فن ابن عباس/ بحواله (الدراكمة رازمانة طال الدين سيولي (م إا ٩ -) مطبوعه كتيراً به الله المكري قم اران تراس ١٧) الله(کے امکام) کی حفاظت کر، الله تیری حفاظت کرے گا۔ الله (کے امکام) کی حفاظت کر، تو (ہمیشہ) اے سامنے يائے گا۔ (تغيير مجير ازامام فخرالدين محمد بن شياءالدين مروازي (ميامية هي)مطبوحه دارالفكر بيروت لبنان ي10 م ١٥٥) (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على دازي بصاص (مير + عيره م) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان ع اص ١٣٠٢) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابومبدالله تحدين احمه الكي قرعلي (م ٢٠٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج٠٦ ص ٢٠٨) ÷ (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوهی (م یه ۱۱۹ هـ) وعلامه جلال الدین کلی مطبوع مکتبه فیعل مکرمه) (تغییرصاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۲۲۳هه) مطبوعه کمتیه فیصل کمیکرمهٔ خی اص ۱۱۱) ic (لباب البَّاهِ بل في معالى المتزيل المعروف يغير خازل ازعلام على بن محد خازل شأني (م١٥٥ ٤ هـ) ينا من ١٤١١) (تغييرروح العاني ازعلامه الوافعنل سيدمحود آلوي فني (م٥٥ عزامه)مطبر عد كتيه لدان يدان أن ٢٠ ص١٥٥) (التغيرات الاحمدية المطار المرجون جرنيوري (مرح ١٦٥) مطبوء كمنة بقائية لم جنّل بناوزس ١٥٥) (تغيرالقرآن العروف يغيران كثيرها فقاعا والدين المتحلّل بن الرياض (مراكبة م) من المرحوب 10 (انوارالمنز بل دامرارالياد بل المعروف به مضاوي ازقاضي ابوالخيرعيدالله بن عمر بينياوي شرازي شاقعي (م ١٨٥ ه) من ١٥٧) ألو سطى ": اوسط كامؤنث ب_وسط كامعنى درمياني يااصل ب_ قرآن مجيدين ع: وكذلك جَعَلْنَاكُمُ أُمَّةً وسَطًا الآية (سوره بقره آیت ۱۳۲) اور بات بول ہی ہے کہ ہم نے مہیں کیاسب امتول میں انصل اور درمیانی ہے تعداد میں یاوقت میں درمیانی نماز مراد ہے ٔ درمیانی یاافضل نماز کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ (إحكام القرآن از علامه ابويم كري بن عبدالله المعروف باين العربي ما فكي (١٣٣٠ ٥ هـ) مطبوعه دادلهم فدبيروت البتان ج اجس ٢٢٣) (تکیرالتر آن العروف تیکیراین کیرهافتادادادین استیل بن عربن کیرتاتی (مرایعه در) (تشیرکیر از امام الدین تحرین طباءالدین هردازی (مراویه در) مطبوعه دارالمنکریود تا کبان آن ۳ می ۱۵۵ المنتنين ": قَانِتِينَ، فَنُوتُ ع بنام قوت چندمعنوں میں استعال ہوتا ہے۔ مُسكُّوت، خاموشي، سكون، خضوع وخشوع، اطاعت، دعا، طول قيام، طول ركوع، آنكھ جھكالينا، باز دېجيالينا۔ اطاعت میں دوام، قیام، طاعت کا کامل کرنا اور پورا کرنا، اس طرح کہاس کے ارکان، سنن اور آ داب میں خلل ال آیت میں تمام معنی مراد ہو بکتے ہیں۔ واقع نهرو_ (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعيد الله تحرين اتمه ما لكي قرطبي (م ١٩٨٨ هه) مطبوعه دارا لكتب العربيه بيروت ليزان ترج بعر ٢١٣) (احكام القرآن از طامه الوكر حجد بن عبد الله المعروف بابن العرلي ماللي (١٣٣٠ه ٥) مطبوعة ادلمعر فدييروت البناك ن الم ٢٣٦٠) (ا دکام القرآن از امام ابو کمراحمد بن کل داز کا صاص (مرے عمامه)مطبوعه دارالکتب العرب میروت البنان ج۱ مس ۱۳۳۳) (تغییر مثلیری از علاسة النبی ثنا دانقد بانی تی حاتی محدوی (مهم۱۲۲ه و) (اردوتر جسر) نیخ ایس ۵۳۵) (الباب الآويل في معاني المتر بل النمر وف يتغيير خاز ك المعلامي بن تحد غاز ك شابعي (م٢٥٠ هـ) نجا الس ١٨١) (يدارك التر يل وها في الأولى از عامراوالبركات موالله بن احمد الله على المراكم (مرايد من عالم الما) (تغيرره ح العالى ازهامه او الفنل سيرمورا لوي في (م ١٥٤ ء) ملبور كتيه لداديد بان ٢٥ مل ١٥٤) (تغییرالقرآن العروف بغییراین کثیرها فقاله الدین المغیل بن قرین کثیرشاقل (۱۳۸۷) ۱۴۰۰) ۱۴۰۰ ما ۱۳۹۳) (تغييركير ازامام فخرالدين قربن ضا والدين فررازي (ع٢٠٦٠ م)مطبوء دار الفكر بيروت لبنان ١٦٠ م ١٦٣٠) (تغيرماوى ازعلار احدين فحدماوى الى (م١٢٥١ه) مطبوع كته يعل مكرم ريا عن ١١١) (النغيرات الاحرب الاعلام احرجون جرنوري (معالاه) مطبوع كمترها في مُلَ بشل بشاور من ١٥٤) (الغروات في قريب الترآن اذ علام حسين بن محد المغطل الملقب بالراف اصغباني (ع٥٠٥-) من ١١١١) -1+1+1+1+1+1+1+1+ +1+1+1+1+1+1+1+

احكام القرآن ُ:اس خوف ہے مراد دعمن یا درندے وغیرہ کا وہ ڈر،جس ہے قبلہ رُخ کھڑ ہے ہو کرنماز ادا کرناممکن نہ ہو (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على دازى وصاص (م يعده) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت البنان ج1 ص ٢٣٩) (الجامع الديكام القرآن ازعلامد الوعبد الديحرين احمد الى قر لمين (م ١٦٨٠ ٥) مطبوعد دار الكتب العرب بيروت لبنان ج س ٢٢٠٠) **ضَوِ جِالَة** ": رِجَالٌ ، رَاجِلٌ كَى جَمْع بُراطِل كامعنى بيرول پرر بِّوالا، خواه چِلنا ہوايا كھر ا اس مقام پر پاؤل پر کھڑا ہونا مرادے۔ رْكْجاناً": رَاكِبْ كى جع ب-جس كامعى بارار (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوهبدالله محربن احمد ماكلي قرطبي (م<u>٢٦٨</u> هه)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان "ج٣٠ ص٢٢٣) (تغيركبير ازامام فخرالدين محدين شيا والدين عمررازي (م٢٠١٥ م) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ١٠٥ ص١١٥) (لياب النَّاويل في معانى التو يل المعروف بتغير خازن از علامة على بن محمد خازن شافعي (١٥٥٠) ج اجس ١٨١) (تغییرا بن عمای ج اجس ۱۲۳) (تغيير دوح المعانى از طاسابوالفضل سيمحود آلوي حقى (م221ه)مطبوعه مكتبه الداوييدان ٢٠ ص١٥٧) (النيرات الاحمريه ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م١٣٥ اهـ) مطبوعه كتبه حقانيه مُلَّه جنَّلَ ايتَّا ورُص ١٥٨) مسائل شرعيه: نماز فرض قطعی ہے۔تمام اِدّله شرعیه (قر آن مجید، حدیث شریف، اجهاع امت اور قیاس) اس پرناطق ہیں'اس کی فرضیت کا منگر دائر ہے ءاسلام سے خارج اور تارک فاسق ہے۔ ﴿ تغیر ظهری ازعلاء قائن ثاواللہ پانی پی طافی عجد دی (م<u>۲۲۵م</u>اھ) (اردور جس) کی اس ۲۳۲س) فرض نمازوں پر مداوت اورموا طبت بھی فرض ہے نماز کے تمام شرائط وفرائض، واجبات اورسنن کی پابندی لا زی ہے۔ قرآن مجید میں محافظت نماز کے حکم کا یہی مفہوم ہے۔ (احكام القرآن اذامام ايو كراحمد بن على رازي يصاص (م يعله م) مطبوعه دارالكتب العرب بيردت لبنان ج اسم ١٣٠١) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالذ محمه بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه يبروت لبنان ٣٠٠ ص ٢٠٠٨) (احكام القرآن از علامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العرلي مالكي (ميسه ٥٥ هـ) مطبوعه دارلسر فه بيروت البنان خ١٥ سـ ٢٠٠) (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حنى (م٢٥ع اهر) مطبوعه مكتبه لدادييه مان ٢٦ ص ١٥٥) (الغيرات الاحرب ازعلامه احرجيون جونوري (م١٢٥ اهر) مطبوعه مكتبه تقاني مخله جنكي ايثاورا ص١٥١) (تغییر حلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (میر ۹۱۱ هه) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصل مکه مرمه) 公 (تغيرصادي ازعلامداحم بن محرصاوي ماكلي (مي ٢٢٣ه) مطبوعه مكتبه فيعل مكرمدج اص١١١) (نغييرالقرآن المعروف بتغييرا بن كثير حافظ مما دالدين المنعيل بن مربن كثير شافعي (١٣٠ ٧٥ هـ) ج اص ٢٩٠) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیا والدین عمر رازی (م۲۰۲ ه) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ۲۰ ص ۱۵۵) (انوادالتو يل دامرارات ويل المعروف يه بيضاوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) من ١٥٧) (تغییرابن عباس جادی ۱۲۱) (تغير مظيرى از علامه قاضى ثنا دالله يانى يح عنانى عجد دى (١٢٢٥ه) (امرور جميه) جار ص٥٣٢) (الدراكمنو رازحافظ جلال الدين سيوكل (م إاق مه)مطبوعه مكتبه آية التدافقي قم ايران ج ابع ٢٩٣٠٢٩٣) 公 (لباب الناويل في معاني التوبيل المعروف يتغير خازن ازعلامة في بن محد خازن شافعي (م٢٥٥ هـ ٢٠) ج اص ١٤١) 公 (هدارک التوزیل و تقانق اتناه می از ملامه ابوالبرکات عبدالله این احمد ان محمود تنفی (ممر وایده) ج ۱ می ۱۷۹) 1+1+1+1+1+1+1+1+1+1+

واحكام القرآن ومودودودودودودود سے دن اور رات میں یانچ تمازی فرض ہیں۔ نماز کے اوقات کابیان قرآن مجید اور احادیث طیب میں وارد ہے۔ قرآن مجيد ميں ہے:

فَسُبُحْنَ اللهِ حِيُّنَ تُسْمُسُونَ وَحِيْنَ تُصْبِحُونَ ﴿ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمْوٰتِ وَالْارُضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ (سورة الروم آيات ١٨٠١٤)

توالله کی یا کی بولو (نمازاداکرد) جب شام کرواور جب صبح ہواوراس کی تعریف ہے آ سانوں اورز مین میں اور پھھ ون رہے، اور جب مہیں دو پہر ہو۔

حِيُنَ تُمُسُونَ كَم عَرب اورعشاء حِيْنَ تُصْبِحُونَ كَ عَشِيّاً عَصِراور حِيْنَ تُظُهِرُونَ كَنمازظهر مراد ے۔ نیز قرآن مجید میں ہے:

آقِم الصَّلُوةَ لِلدُّ لُوكِ الشَّمْسِ اللي عَسَقِ الَّيُلِ وَقُرُانَ الْفَجُرِ ، إِنَّ قُرُانَ الْفَجُرِ كَانَ مَشُهُودُا ٦ نماز قَائم رکھوسورج و طلعے سے رات کی اندھیری تک، اور صبح کا قرآن بیٹک مبح کے قرآن میں فرشتے حاضر

لِلْلُوْكِ الشَّمْسِ إلى غَسَقِ الَيْلِ عمراد ظهر،عصر،مغرب،عثاادر قُرُانَ الْفَجُوع مرادنماز فجرب-ارشادر مانی ہے:

فَاصْسِرُعَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحُ بِحَمْدِرَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنُ انَاءِ الَّيْلِ فَسَبِّحُ (سوره ظه آيت ۱۳۰) وَأَطُرَافَ النَّهَارِلَعَلَّكَ تَرُضَى ١

تو ان کی باتوں برصبر کرواور اپنے رب کوسراہتے ہوئے اس کی یا کی بولو۔سورج حیکنے سے پہلے اور اس کے ڈ و بنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اس کی یا کی بولواور دن کے کناروں پراس امیدیر کرتم راضی ہو۔ قَبُلَ طُلُوُ عِ الشَّمْسِ مِهِ مِرادِ مغرب،عشا، فجراور قَبُلَ غُوُوُ بِها مِرادَظهراورعَصر كَانَمازي إلى-

نيز ارشادر بالى ب: وَأَقِم الصَّلُوةَ طَرَفَى النَّهَارِ وَزُلِّفَامِّنَ الَّيْل الآية (سوره هو دآيت ١١٣) اورنماز قائم رکھودن کے دونوں کتاروں اور پچھرات کے حصول میں۔

طَوَ فَي النَّهَاوِ السَّمَاوِيَّ عَطِهِ عَصِراور وَ لَفَا مِنَ الْكِلِ سے مراوم عشا كى تمازى ہيں۔ * (تغریر ادام الا الدین ترین الدین توران کی الدین توران (۱۳۰۶ه) مطوعه دارانگریون البنان نی ۱۹۰۱) * (الجامی کام القرآن ازعل سایع بالفرق بن احرافی بران مر11ه می مطوعه داران سرویون البنان نی ۱۳۰، ۱۳۰۰)

احادیث صحیحہ مرفوعہ مشہورہ میں دن رات میں یا بچ نماز وں کی فرضیت بیان ہوئی ہے۔

ارِثَادِيُوكَ ہے: ﴿ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَ وَسَلَّمَ خَمُسُ صَلُوبَ فِي الْيَوْمِ وَالْلَيْكَةِ

رسول الله ين نے فرمایا: ون اور رات میں یا یج نمازیں فرض ہیں۔

الله (دواه سلم من جابر ١٠٠١، رواه البخاري من جابر ١١١١) الله (درواه البواة دوالر قدى والتسائل وابن مايده اللهام ماك)

حكام القرآن یا کچ نمازوں کی فرضیت کی احادیث کثیرمحدثین نے اپنی صحاح ، سنن ،مند بیجم وغیرہ میں ذکر کی ہیں۔مثلاً امام احمد ، ابوداؤ د، نسائی ،ابن ملچہ،ابن حیان ،حالم بیمق نے عبادہ بن صامت ہے ابن نصرنے ابن عمروے۔ حـاَفِظُو اعَلَى الصَّلوات، مِن الصَّلوات جَمَّع كاصيغه بـ نيز اَلـصَّلواةِ الْوُسُطىٰ درميانَى نماز كا تقاضا بـ ك (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد القدمجرين احمه بالكي قرطبي (سر١٦٨ مه)مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ٣٠٠ م ٥٠٠ ا (تغييرووح العاني ازعلامه ابولغضل سيرمحود آلوي تني (م٥١٥هـ) مطبوعه كمته لعداد سدكان ج٢٠م ١٥٥) (الا - الأولى في معاني المتروف بغير غاز ن از علام على بن محد غاز ن شافعي (١٥٠ ٥ هـ) ج اص ١٨٠) (التغييرات الاحميه ازهام احمد جيون جو يُوري (عن اله عليه عليه حقائية كله جنلي فياور م ١٥١٥) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محد بن شیا مالدین مررازی (م۲۰۱۰ هه) مطبوعه دارانفریبروت لبتان ن۲۰ م ۱۵۱) نماز پنجگا نہ کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی نمازیں ہیں۔جن میں ہے بعض فرض ہیں،بعض واحب،بعض سنت اور بعض مستحب ہیں ۔مثلاً نماز جمعه،نماز جنازه،نماز وتر،نمازعیدالفطر،نمازعیدالصحی،نمازسنت،نمازمنت،نمازسبیج،نماز حاجت ،نمازا وابین ،نمازغو ثیه (صلوة الاسرار) نماز توبه،نماز تراویح ،نماز سورج گربن ،نماز چاندگربن ،نماز استخاره ، نماز استسقا، وغیرہ۔ان میں ہے بعض کا ذکر قر آن مجید میں ہےاور ہاتی کاعلم احادیث طیبہ میں ہے۔ (كَنْرُ العمال في شن الاقوال والإفعال ازعلامه في تقي (م<u>24</u>3 م) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان كما بالصلوّة) (تغییرود تا آلعانی از ها مدا اید اختیال میشود آلوی نتی (۱۳۵۰)هه) مطبوع کمته امداد بستان خ۲: ۱۵، ۱۵) (تغییر صادی از ها مداحد بن عمرصاوی انگی (۱۳۳۶هه) مطبوع کمته فیصل کد تحرید خ۱: ۱۳ ۱۳) ۵۰ نماز ور واجب ہے۔ یہ نماز مین رکعت ایک سلام کے ساتھ نماز عشا کے بعد پڑھنا واجب ہے وقت برادانہ ہو سکے تواس کی قضالازم ہے۔آیت مبارکہ زُلُفاً مِنَ الْیُلِ میں اس کا بیان ہے۔ نیز حدیث تر لف میں ہے إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ زَادَكُمُ صَلاَّةً فَصَلَّوُهَا فِيُماَ بَيْنَ صَلَّاةِ العِشْآءِ اِلَى صَلاَةِ الْفَجُرِ ٱلْوِتُرُ ٱلْوِتُرُ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے ایک نماز زیادہ دی تواسے عشااور فجر کے درمیان پڑھو۔س لودہ وتر ہے۔ (ادكام القرآن اذام اليركراح ين في داد كاصاص (م معاه) مطبوع دارالكت العربية وت البنان جام ١٥٠٠) ﴿٢﴾ فرض نمازوں میں قیام فرض ہے۔ نوافل بیٹھ کر بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ یہاں بیٹھنا قیام کے قائم مقام ہے۔ آیت مبارکہ میں فُومُوُا میں قیام کا حکم دیا گیا ہے۔فرض نمازوں میں قیام عُذریامرض کے باعث ساقط ہوجاتا ہے۔امام، (الفيرات الاحمد انعلام احرجون جونوري (م١٥٥ اله علم مكتب هاند علم جل بادرام ١٥٨) (الجاش لا حام الترآن إز عام الإعدالله وين احمد الكي ترقي (م ١١٨ -)مطيرة دار الكتب العرب يروت البنان ت عن ١١٥) پیچھے مقتدی کے لیئے قیام فرض ہے۔حضور سیدعالم ﷺ نے وصال سے پہلے ایام م (4) قیام ہمغذورامام کے آخری نماز بینه کریر هائی صحابه کرام رضوان الله علیم نے قیام کی حالت میں نماز ادا کی۔ (مج بخاري إذ الم م إيوميد الله فحر بن المعيل بخاري (١٥٠٥ هـ) ن الم ١٩٠٠) (محي مسلم از ام م الواكس مسلم بن تجاج قشري (عالا م ع) جام عدا) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ايوليد الذكورين احمه الحية طبي (م 171 هـ) مطبوعه دار الكتب العربيدي وت ليمان ت سيم م ٢١١)

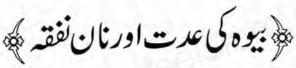
احكام القرآن 🗚 🦫 کھانا بینااور کلام کرنانماز کوتو ژویتا ہے۔ کلام خواہ عمد اُہویا سہوا۔ نماز کی اصلاح کے لیئے ہویا نہ۔ حدیث شریف میں ہے: إِنَّ هَذِهِ الصَّلاةَ لايُصلِحُ فِيهَا شَيْء " مِّنْ كَلاَم النَّاسِ، إنَّما هُوَا لتَّسُبِينُحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرُأَةُ الْفُرُان (رواه الا مام احمد وسلم والوداة ووالنسائي عَن معاديد بين الحكم بحواله (كتر بعمال في سن الاقوال والانعال إز عاام في مقل (م عدد عن مطبوع موسسة الرسلة بيروت البنان ع ٤ ح ١٩٩١٥) نمازلوگوں کی کلام کی صلاحیت نہیں رکھتی 'پیروشیج بجبیراور قراً ت قرآن (پرم (مح مسلم إذ الم إلا أكن مسلم بن تجائ قشرى (١٠١٥ -) ن اص ٢٠١٢) (احكام القرآن از علامه الويم في بن عبد الله العروف إن العربي العربي التي (م٢٥٥ هد) مطبوعه دارلس في بيروت البنان تي ٢٠٠٠ من ٢١٥) (إحكام القرآن ازامام الويكراجر بن في دازي بصاص (م من على مطبور دارالكتب العربية وت لبنان ن اص ١٩٠٩) (تغییر سنگیری از علاسهٔ تافتی تنا والله یانی تی عنانی محدوی (مهر۲۲ احد) (اردوز جید) نام اس ۵۲۵) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اا و هه) وطامه جلال الدين محلي مطبوء كمته فيعل ما يحرب (تغيير صاوى از علامداحمد بن محمد صاوى الى (١٣٢٧ه) مطبوء مكتبه يصل مد مرمه ن اص١١١) (النغيرات الاحديد ازعلام اجربيون جونيوري (١٥٥٠ احد) مطبوء كمتبه قانه يخله جني ثيثاد ام ع١٥٠) (تغييرون العالى أز علامه الوافعة ل سير موا الوي على (مروع الدي مطب و مكتبه ادار يلمان ت المراه ال ﴿٩﴾ • دعا قنوت صرف وتر کي تيسر کي رکعت ميں رکوع ہے پہلے پڙھي جائی ہے۔ باقی نماز وں ميں پڑھنا جائز نہيں۔البتہ کے حادثہ عام اورمصیبت عظمی میں چندروزنماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھناوارد ہے۔اھے قنوت نازلہ کتے ہیں۔ ہمیشہ تماز فجر میں یا کسی اور نماز میں پڑھنا خلاف سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کدابو ما لک الاجعی سعد بن طارق اپنے باپ سے سوال کرتے ہیں کدابا جان! آپ نے حضو ني مكرمﷺ، حفزت ابويكر، حفزت عمر، حضرت عثمان اوريبهال كوفه مين حضزت على رضي الله تعالى عنم كي اقتدّ امين يا چُ سال نمازیں پڑھی ہیں ۔ کیا پیرحفزات دعاقنوت پڑھتے تھے۔انہوں نے فرمایا! بیٹایہ بدعت ہے۔ (دواه الامام حرص الى ما لك أج سع من ۱۶۷) (تغيير نظير كالاطلام قائل من عنافي من عنافي تجد دى (م ۱۳۲۵هـ) (اردوتر جد) من جاء من ۱۵۲۱ (الغيير الت الاحرية الإعلام المرجون جو نيور ك (م ۱۳۵۵هـ) مطبوع مكتبة عاليه يحلّق من الإعاد أس ۱۵۸) ﴿ • ا﴾ تمام نمازوں کی حفاظت فرض ہے۔ مگر نماز عصر کی محافظت زیادہ اہم ہے۔ درمیانی نماز سے مراد سیح ترقول کے مطابق نمازعصر ہے۔غز دہ احزاب میں نبی اکرم پیچے کی نمازعصر قضا ہوگئی۔حضور سیدالا نمیاءﷺ نے کفار کے لشکر کے خلاف وعافر مانى: شَغَلُوْ نَا عَنِ الصَّلواةِ الْوُسُطِيٰ مَلَأَ اللَّهُ أَجُوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا (رواه ميدارزاق واين الى شيدواتيده ميدين ميدوالخارى وسلم وابوداة دوالتريذي والنسائي داين بايدواين الريز رواين الميذ رواين الي حاتم (الدرات المانة على الله بن سيولي (م الله م) مطبوع كمية آية الله العظمي قم الران ج اس ٣٠٢) کفارئے جمیں درمیانی نماز (عصر) ہے روک دیا۔اللہ ان کے پیٹو ں اور قبروں کو آگ ہے بھردے۔ (احكام القرآن ازام الوبكرات بن على دازي هاص (م منع م) مطبوعه ادالكت العرب بيروت البنان ع اجم ٢٣١٠) (الجام الديكام القرآن ازعار الومبدالله في بن احمد بالحي أر لمي (م ١٩٨٨هـ) مطبوعه ارالكت القربيبيروت البنان أج ٣٠٠٠) (تغيير مظهرى از علاسة كاض شاء القديالي في مثال محدوى (مواديد) (اردور جد) نا اص ٥٣٠) (الواد التوالي الرارات ولي العروف . بضاوى ازقاض اواليرموات بن مريضاوي شرازي شاعي (م ١٨٥ -) من ١٥٥) (النغيرات الاحرب المال احمد جون جونيوري (عماله على مطبوع مكتبه فقانه يحلُّه جني نيناور من ١٥١) (الماب الآويل في معالى المع المع وف وتغير خاز ن المعامل بن محد خازن شاعي (١٥٠٥) ح الع اس ١٨٠) (مدادك التر يل وها أق أما يل المعار الدائركات مبدالله بن الحرين محواطي (م واليد) أن المن ١٨٠)

احكام القرآن ﴿ ١١﴾ دشن، درندے، سیلاب وغیرہ شدیدخوف کی حالت میں جب قبلدرُخ ہوکرنماز ادا کرناممکن نہ دہے تو اس حالت میں قبلہ زُخ ہونے کی شرط ساقط ہو جاتی ہے۔جس طرح بن پڑے نماز ادا کرے خواہ کھڑے ہو کریا سوار ہو کر۔ آیت مبارکہ میں بیمسئلہ واضح طور پر بیان ہوا ہے۔ (ا دكام القرآن ازامام الوبكراحد بن على رازي بصاص (م معينه على مطبوعدار الكتب العربيد بيروت لبنان ن اص ٢٣٩) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م<u>٩٢٨ ه</u>ـ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت كبنان ج٣٠٠ ص٢٢٣) (الغييرات الاحمديد ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م107اه)مطبوعه كمتبه تقانيه كلَّه جنلي بيثادر ص ١٥٨) (تغييرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيرمحووآ لوي حقي (م211هه) مطبوعه مكتبه الدادييلمان ج٢٠ ص ١٦٥) (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن از علام على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٧) خ اجس ١٨١) (بدارک التز بل وها نق البّاديل از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محمود منفی (مر-ا کیده) جماعی ا۸۱) (انوارالتزيل واسرارات ويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) من ١٥٧) (العيرابن عبائ ج اص١٢١) باور چلنانماز کوفاسد کردیتاے ، الله مع لا حكام القرآن از علا مدا يو عمد الشرقحد بن احمد ما كلى ترطيق (م ٢٦٨٠ ٥) مطبوعه والأكتب العربية يروت البنان تع ٣٠ م٣٢٠) (النصيرات الاحمديد از علامد الحرجيون جو نيوري (م ٢٥٠ الده ي مطبوعه كتية حقائية كتي نيثا ورسم ١٥٨) (انوار المتوسل وامرارات ولل العروف به بيضا وي از كانسي ابوالخير مبدالقد بن عمر بيضا وكثير از ك شأفي (م ١٥٥ ١٥٥) عن ١٥٥) ﴿٣١﴾ نماز برحال میں فرض ہے ۔صحت،مرض،حضر،سفر،قدرت، بجز،خوف،امن ہرحال میں نماز اوا کرنا فرض ہے۔مرض بحز اورعذرکے باعث قیام، رکوع اور محدہ معاف ہوجاتے ہیں۔عذر کی حالت میں اشارہ سے نماز ادا کرنالا زم ہے۔
﴿ الجام لا مکام القرآن ازعلاسا بوعبداللہ محدین احربائی قرطبی (ممدیدہ) مطبوعہ دارانکت العربیہ برت البنان ع من من ۱۳۶۸)
﴿ ﴿ مُنْعِرِ ابْنَ عِبْمِ اِنْ عَالِمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰعِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْهِ عَلْمِ عَلَيْهِ عَلَيْ ﴿١٣﴾ شدت خوف مين نماز مين جماعت ساقط موجاتى ب-الك الك نماز اداكري-(تغییر مظهری از علامه قاضی تنا داننه یانی تی عنانی مجددی (سرمتاسه) (ار دوتر جمه) نج اص ۵۳۷) (۵۹) شدت خوف میں نماز قصر نہیں ہوجاتی۔ بلکہ پوری نماز ادا کرے۔ (تغییر مظہری از علامہ قاضی ثنا واللہ یانی پی عنانی محد دی (مماح) (اردور جمہ) کی اجس ۵۴۷) (۱۱۹) فرض اور واجب نماز کے علاوہ سنن اور نوافل سواری پرادا ہو کتے ہیں۔ جبکہ تکبیرتح بمد کے وقت منہ قبلہ کی جانب ہو۔

جیبا کہ خوف کی حالت میں قیام اور استقبال قبلہ ساقط ہوجاتے ہیں۔

ተ

(ra)_



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحِمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَالَّـٰذِيُنَ يُتَوَفُّونَ مِنْكُمُ وَيَذَرُونَ أَزُوَاجُاوَّصِيَّةً لِٓٱزُوَاجِهِمُ مَتَاعًا اِلِّي الْحَوُلِ غَيْرَ إِخُرَاجٍ ، فَإِنْ خَرَجُنَ فَلاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَافَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنُ مَّعُرُوَّفٍ ، وَاللَّهُ عَزِيُزٌ حَكِيُهُ ﴿ وَلِلْـمُطَلَّقَتِ مَتَاعٌ , بِ الْمَعُرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿ كَذَٰلِكَ يُبَيّنُ اللَّهُ لَكُمُ اللَّهِ لَعَلَّكُمُ تَعُقِلُوْ نَ 🏠

(سورةالبقره آيات ۲۳۲،۲۳۱،۲۳۰)

اور جوتم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ اپنی عورتوں کے لیئے وصیت کر جائیں۔سال بھرتک نان ونفقہ دینے کی بے نکا لے، پھرا گروہ خودنکل جائیں توتم پراس کا مواخذہ تبیں، جو انہوں نے اینے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حكمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیئے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے

یدواجب ہے پر ہیز گارول پر ،اللہ یول ،ی بیان کرتا ہے تمہارے کیئے اپنی آیتیں

حل لغات:

وَ الْحَدْيُنَ يُنَتَوَ هَوُنَ صَنْكُمُ ": يُتَوَقُّونَ حِمرا وقريب الوفات بونا اورعلامات موَّت ظاهر بونے كے بيل.

یعنی جبعلامت موت تمبارے قریب ہوجائے۔

غَيْرَ اخْرَاجِ ": أَنْبِينِ إِنْ عَاوِنْدِكِ مَكَانِ بِينَالَا جَائِدِ

مَنْ مَعْرُون ": جائززیب دزینت کرنا، بناؤسنگار کرنا، دومرے نکاح کی تیاری کرنامراد.

تَعَا**عَ، بِالْمَعُرُ وُف:** السمقام پرمتاع ہے مرادعدت کاخر چہہے۔متعدطلاق (جوڑا) مراد لینا بھی جائزہے۔ اگر مطلقات ہے تمام معتدہ طلاق والی مراد ہوں تو عدت کا نان ونفقہ اور رہائش مرد کے ذمہ لازم ہے 'یہ تکم وجو بی ہے۔اس صورت میں آیت محکم ہے۔

اوراگرمطلقات ہے تمام طلاق والی مراد ہوں،خواہ عدت والی ہویا غیرعدت والی، اورمتاع ہے متعہ طلاق مراد ہو - جھے ہے۔ یہ بیا

تو بیتکم وجوب اوراستجاب کوشامل ہے۔اس صورت میں بھی آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔
(النیرات الاحمد انعلاما الرجیون جوندی (موملاء) مطبور کمتی خاری الخارات الاحمد انعلاما الرجیون جوندی (موملاء)

الله المعلم المام فرالدين محرين فيا والدين مروازي (ملاقة ها مطوعة وارالقريروت لبنان ج ١٥ ص ١٤١)

الغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيولي (م الله هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كمتبة فيعل مكرمه ما الشير حاوي المعلوم عليه فيعل مكرمه المعلوم عليه فيعل مكرمه المعلوم المعلوم عليه فيعل مكرمه المعلوم المعلوم عليه في المعلوم عليه في المعلوم عليه في المعلوم المعلوم عليه في المعلوم المع

التعروم المراد المراد المراد المرون المرون على محدوق (م ١٢٢٥هـ) (ادور جمه) عام ٥٨٨) المراد المراد (المروم ع المراب التاول في معاني التوليل المروف يغير هازن از على ملى من محدوازن الثانعي (مروم عيد) عاس ١٨٢)

الله (بدارک التو یل دختاکق الآو تل از علامه ابوالبرکات عمیدالله بین که در کنی (م واقعه) آج اص ۱۸۲) این (ابوارات بل دوامه ارال و با الله و دف سفه این این تاخی ادارات بین بدارات به این در در در در ۱۸۳۸ کارسیده ری

🖈 (انوارالتزيل وامراراتها و يل المروف به بينيا دي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بينيا دي شيات شاقعي (م ١٥٨ هـ) مل ١٥٨)

شان نزول:

حفزت حکیم بن حارث (ایک روایت کے مطابق بن اشرف) رضی الله تعالیٰ عند قدیم الاسلام طائف کے رہنے والے مالدار شخص تھے۔حضور سیدالم سلین ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کی خبرسُن کراپنے بیوی بچوں اور والدین کے ہمراہ مدینہ

طیب چل دیئے۔ راستہ میں یامدینہ منورہ پہنچ کر اُن کا وصال ہو گیا۔معاملہ چھنور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے اُن کے والدین اور اولا دکومیراث سے حصہ دیا اور بیوی کے لیئے حکم دیا کہ خاوند کے مال سے بیوی کوایک سال

تک نان ونفقہ دیا جائے ۔ای کے مطابق آیت نازل ہوئی۔

🖈 (تغيرمظهرى ازعلاسقاضى ثناءالله يانى يى طانى مجدوى (م ٢٥٣٥ه) (اردور جد) ئن اس ٥٢٩)

۲۸ (الباب الآويل في معاني التو يل المعروف بتغيير خازن ازعناس على بن محدخازن شافعى (م٥٢٥) خاص ١٨٨)

العنيرات الاحمية ازعلام احرجيون جونيوري (م ١٣٥هـ مطبوء كمتية مقانيه ملَّى بَشَّى ابشار الاراس ١٢١)

٢) جبآيت مباركة وَمَتِه عُوهُ فَعلَى المُمُحْسِنِينَ " (سوره بقره) نازل بمولَى توايك صاحب كن على

طلاق کا جوڑادینااحسان ہے۔احسان کرنامیرےاختیار میں ہے۔کروں یا نہ کروں۔اس پرییآیت نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ طلاق کا جوڑادیناواجب ہے۔

(تغییر مظهری از علاسه قاضی ثناه الله یانی چی خنانی محید دی (م<u>۱۲۲۵ ه</u>) (ارورتر جمه) جما اس ۵۲۹)

مسائل شرعیه:

﴿ ا﴾ جسعورت کا غاوند فوت ہو جائے اس کی عدت جار ماہ دس دن ہے ایک سال کی عدت منسوخ ہے اس عورت کواپنے خاوند کے ترکہ سے چوتھایا آٹھوال حصہ ملے گا۔اس کی عدت کا نان ونفقہ اور رہائش مرد کے ورٹا پرلاز منہیں ہے۔ایک

سال تک رہائش دینے کا حکم منسوخ ہے۔

يوه كى عدت كانائخ عكم قرآن مجيد مين اس طرح ب:

وَالَّذِينَ يُتَوَفُّونَ مِنْكُمُ وَيَلَوْرُونَ ٱزْوَاجُايَّتَرَبَّصُنَ بِٱنْفُسِهِنَّ ٱرْبَعَةَ ٱشْهُرٍ وَّعَشْرًا الَّذِه (سوره بقره آيت ٢٣٣٠)

اورتم میں جومریں اور بیویاں چھوڑیں وہ چارمہینداوروں دن اپنے آپ کورو کے رہیں۔

نائخ آیت تلاوت میں مقدم ہےاورمنسوخ تلاوت میں مؤخر ہے۔ایسے نائخ منسوخ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر

موجود بيل-

بوه كوخاوند كرتر كه صحصه ملائر باكش كاحكم منسوخ ب آيت ميراث ناتخ ب وه يب:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّاتَرَكُتُمُ إِنْ لَّمُ يَكُنُ لَّكُمُ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمُ وَلَدٌ فَلَهُنَّ التُّمُنُ مِمَّاتَرَكُتُمُ الآية

اورتمہارے ترکہ میں عورتوں کو چوتھائی ہے اگر تمہارے اولا دینہ ہو، پھرا گرتمہارے اولا دہوتو ان کا تمہارے ترک

میں آٹھواں۔

(سورة النسآء آيت ١٢)

(الجامع لا مكام القرآن از علاسه الإعبدالله محد بن احمد بالكي قرطمي (م<u>١٦٨</u>٨ هـ) مطبوعه دا الكتب العربية بيروت لبنان م ٣٠٠ م ٢٣٠) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوفي (م<u>ر 41 هـ</u>) وعلام جلال الدين مجلي مطبوعه كتب فيسل كم ترمه)

و مير معادي المقامة عادة بمان ماكل (م<u>ا ۱۲۲</u>ه) مطوع كته فعل مكرسان الم

المراعد ادامام فرالدين محد بن ضياء الدين مردازي (١٠٢٥) مطوعد دارالفكر بيردت لبناك أن ١٠٩٠)

(لباب الآول في معاني التوليل المروف بقير خاز ن از علاسكي بن محد خاز ن ثاقل (م200 =) جار المراد)

الله (مدارک التو لل وها أق الآویل از طامه ابوالبرکات میدانند بن احمد بن محدود ملی (م مایده) خاد ۱۸۲۰) این (تغییر التر آن العروف یقییر این کثیر حافظ فادالدین استعمل بن قربن کثیر شافعی (م مایدیده) خاد سی (۲۹۱

ا مراهم ان العروف بيسيرا بن مير عاه عادالدين المين عرب المورد في برمان و مراهم المستقط على المرادران و مرادرا المورد المورد المورد المورد في مدينة او كارتان على الوافير عدالة بن طريقا و مرقم المرادران و مرادر ما مرادر ال

ي (الوارام من الراراران من العروف يعمدون و كانوي برجاه بالماري من المربط المان من المربط المان المام المان الم المناز المعمد المان المان

(ميرود) العالى ارطار الوران في ميواد يول في الميسيد من الميسيد الميسيد الميار الميسيد الميار الميا

نیز صدیث میں ہے کہ بیوہ کے لیے وصیت کرنا جا تزنہیں ہے۔

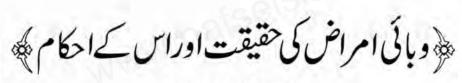
حضور سیدعالم شارع اسلام طیانساز اور اسلام ارشاد فرماتے ہیں: لا وَصِیتَّهٔ لِوَادِثِ وَلاَ اِفْوَا دَبِدَیْنِ وارث کے لیئے وصیت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی وارثوں کے لیئے قرضہ کا اقراد کرنا جائز ہے

(رواوالدارقطني عن جعفر بن عرمن اب ١٥٢٢)

T

```
منسوخ آیت بھی قرآن مجید کا حصد ہے اس کی تلاوت پر اجر ہے کسی کے لیئے میہ جائز نہیں منسوخ آیت کوقر آن مجید
                                                                                                            二つうんびんと ニー
حدیث شریف میں ہے کہ حفرت عبداللہ بن زبیر نے حفرت عثمان رض الله تعالی عنم سے عرض کی۔ جب آیت منسوخ ہے
                                      تو آب نے اسے قر آن مجید میں کیوں لکھا؟ تو حضرت عثان رض اللہ تعالی عند نے فر مایا:
  يِآئِنَ أَحِيُ لَا أُغَيِّرُ شَيْاً مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ الم مير بيضيح! مِن قرآن مِن كُونَى شاس كى جكدت تبديل تَهي كرسكا
                                                                        (یواه البخاری من این نیم ۱۵۱۲)
          ار داده این در می این به میران کشیر ماده کا دالدین المعیل بن قربه با نشر شانقی (سین پیده که این ۱ م ۴۹۱)
( اخبا حملا مکام القرآن از طار این جو بادند تجدین احمر مالی قربیلی می مر11 هه ) میلود دارانک با تعرب پیدر و کبنان نی ۳ م ۲۲۷)
 ﴾ ٣﴾ بیوہ اور مطلقہ عدت کے بعد جا ئز زیب وزینت اور بناؤسنگار کرسکتی ہے۔جس ہےعورت کا بردہ اور زیب وزینت غی
                             محرم برنہ کھے۔آیت مبارکہ میں مغروف سے یہی پردہ اور جائززیب وزینت مرادے۔
                      ( تغییر جلالین از علامه حافظ علال الدین سیولی (میر ۹۱۱ ه. ) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه کمتی تعیل مکه کرمه )
                                ( تغیر صاوی از علامه احمد بن محرصاوی مانکی ( م۱۲۲۲ه ) مطبوع مکتبه فیصل کد تکرمه نام ۱۱۳)
                        (مدارك التقويل وفقيان الناويل از طامه ابوالبركات فبدالله بن احمد بن محدوث (م ميزاييه ١٥) خ الس١٨١)
                                                        ۴ ﴾ مطلقەر جىيە، بائنداورمغلظە كانان دىفقداورر بالتى مردىرواجب ہے۔
           آيت مباركه مين ' وَلِلمُطَلِّقاتِ مَتَاعْ بِالْمَعُرُوفِ " مِين معروف سے نان ونفقه اور رہائش مراد ہے۔
                                                    ارتادربالى إن أَسُكِنُو هُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجُدِكُمُ
          (سورة الطلاق آيت ٢)
                                       (مطلقه )عورتوں کو وہاں رکھو جہاںتم رہتے ہوا بنی طاقت بھر۔
                                                              اس آیت مبارکہ نے اُن کے لیئے رہائش کا وجوب ثابت کیا۔
حدیث شریف میں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے حضورتا کی طرف منسوب کر کے فرمایا کہ حضور نے مطاقہ کے
کیئے نان ونفقہ اور رہائش کی کفی فرما دی۔حضرت عمر رضی املہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ کو ایک
                  عورت کے کہنے برتر کہبیں کر سکتے ۔ کیا خبر کہ بھول گئی ہو۔حضور سیدالا نبیاء علیہ السلوۃ والسلام نے فر مایا:
    لَهَاَ السُّكُنَى وَالنَّفَقَةَ ﴿ طَلَاقُ والي كَيْ لِيمُ عَدت كَعُرصة تك ربائش اورنان ونفقه مردكة مدلازم ب-
                                                                        (رواه الدارنطني عن الي الحق ٢٥:١٠)
          (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الله محرين احمد ماكلي قرطبي (م ١٧٨٠ هـ) مطبوعه والاكتب العربيد بيروت لبنان ت ٣٠٩٠٠)
                               ( تغيير مظيري از علامه قاضي تنا دالله ياني في عباني مجدوي (م ١٢٢٥ه م) ( اردور جمه ) تيا اس ٥٥٠ )
                            (النغيرات الاجميد ازعلام احرجيون جوزوري (١٣٥٠ه مطبوء كمتر تفاني كأبناور ما١١)
                                (تغيرصادى ازعلامه احمد بن محدصادى اللي (معدار) مطبوع كمتبه يقل كد كرمه ي اص ١١٢)
              (انوارالتزيل وإسرارا [0 ويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شانعي (م ١٨٥٠ هـ) م ١٥٨)
                    (لياب الياويل في معاني المتزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن محد خازن شافعي (م202هـ ) من المس ١٨٢)
                         (تغيررون العالى از طامه ابوالفضل سيرمحووا لوي حنى (من علاه مطبوع مكتب احداد يدلمان ع من ١٦٠)
                         بے چھو ئے عورت کو طلاق دی۔ متعه طلاق دینا واجب ہے ٔ مدخولہ کو متعہ دینا مستحب ہے متعہ کا ''
                                                                                                                 ے کیا جائے گا۔
                               (تغيير مظرى ازعلامة قاضى ثناء الله يانى يق مثانى عجدوى (عرور الدور جمه ) يقاص ٥٥١)
                            (النغيرات الاتعب ازعلامها تعربيون جونيوري (م١٣٥ه مطبوعي كمتية تقانية كله جنكي بياوراص ١٦١)
                               (تغير صاوى از علامه احد بن محرصاوي ماكلي (معالمة ) مطبوعه مكتبه فيعل مكر مرزي الم ١١٢٠)
                                                             ***
```

(۲۷)_را



﴿بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنُ دِيَارِهِمْ وَهُمُ ٱلُوفَ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوتُـوُاتُمَّ اَحُيَاهُمُ إِنَّ اللهَ لَذُوفَضُلِ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ اَكْثَرَ النَّاس لَايَشُكُرُونَ ٦٠٠٠ (سورةالبقره آيت ٢٣٣)

اے مُجبوب! کیاتم نے نہ دیکھا تھا انہیں جوایئے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے،موت کے ڈرسے ۔تواللہ نے اُن سے فرمایا!مرجاؤ، پھرانہیں زندہ فرما دیا۔ بے شک اللہ لوگوں برفضل کرنے والا ہے مگرا کٹر لوگ ناشکرے ہیں۔

حل لغات

اَلَهُم تَوَ '': تَوْ، رُونُينة بناب جس كامعنى ب ديكنا، خواه آئك بويا قلب ع (جاننا) - جائے اور بتانے ك

معنوں میں اس کا استعال قرآن مجید میں بکثرت ہے۔

(سوره بقره آیت ۱۲۸) مثلًا ارشادر بانی ہے: وَ أَرِ فَامَنَاسِكَنَاالآيه اور جميں جمارے عبادت كے قاعدے بتا۔ رُؤُيةٌ جب إلى كاطرف متعدى موتواس كمعنى بين آنكه عدد يكها-

الم راغب اصفها في فرمات بين: وَإِذَا عُدِي رَأَيْتُ بِإِلَى إِقْتَضَى مَعْنَى النَّظُو الْمُؤَدِي إِلَى الإغْتِبَارِ اور جب لفظ رَ أَيْتَ (رُوْيَةُ كاشتق إلىٰ كَي طرف متعدي موتواعتبار اوريقين تك پہنچانے والی نظر كامعنی ديتا ہے، (الغردات في فريب الترآن الاطار حسين بن محد المنعل الملقب بالراغب اسنباني (٢٢٠٥ ٥) مطبوعة ومحركار خانة تجادت كتر

آیت کامعنی میرے کہا ہے مجوب! آپ کواس واقعہ کاعلم ہے۔ ذرا توجفر ماہے۔

(مسیاح المیراج اص ۱۱۹) به این (خفاقی ماشدنیسیدی استان می ۱۵۸) (تفیر کیر از امام قرالدین تورین شیاه الدین تورازی (۱۳۰۰ و) میلوید دارانگرییروت لبنان جه ۱۵۳۰) (لباب آنادیل فی معانی الترین العروف تغییرهازن از علامه آن بین تورهٔ زن شانی (۱۸۵۲ س) ۱۸۲۰ (۱۸۲۰)

احكام القران محجججججججججججج وَهُمُ اللَّهُ فُكُ ": أَلُونَ ، أَلُفُ كَ بَهُ ع ب اللَّهُ كامعنى جزار ب يعنى جزارول بعض مفسرين في بيان فرمايا ب ك آلِف كى جع ب الف السفت سينام -اس اعتبار معنى يدم كدوه مفق موكرايك بى جهت كو فكا . مفسرین نے اِن کی تعداد تین ہزار سے ستر ہزار بیان کی ہے۔ (النيرات الاحرب ازعلام احدجون جونيوري (محاسلاه) مطبوع كتبه هان وكل بناورس ١٦١) (ا كام القرآن ازامام الويكراه بن على رازي يصاص (م عند عن المطبوعة وارالكتب العرب يروت لبنان ي المن ٢٥٠) (تغيير القرآن المعروف بغير إبن كثير عافظ مما والدين المعيل بن مربن كثير شافعي (من عدد) عام ١٥٨٠) (أنسيرروح العاني ازعامه الوالفضل ميد حودة لوى على (من عاله عليه العاني المان ع عن ١١٠) (الا مع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محدين احمد ما كلي قرطبي (م 114 هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان في ٣٣٠ ش ٢٣٠) (تغییر کبیر ازامام فزالدین محربن ضا والدین عمروازی (ع۲۰۱ هـ)مطبوعه دارانظر بیروت لبنان ٦٠ م ١٤٠٠) (اباب الآه مِل في معاني المتز بل السروف بغير خاز ن از طاب على بن تحد خاز ن شافق (ع<u>٢٥</u>٠ ع.) خااص ١٨٢) (الوارالمتزيل وامرارالاول المعروف به بينياوي ازقاضي ابوافيرمبدالله بن فمر بينياوي شيرازي شافق (م100 هـ) م ١٥٥٠) (تغيير مظري از علامه قاصي شاه الله يالي يق عمل مجدوي (معرور هه) (اردور جمه) خ اس ۵۵۲) ": موت کے ڈریے اس مقام پرموت ہے مراد طاعون ہے ان کی ستی میں طاعون کی و با پھوٹ حذر الموت یڑی تھی' طاعوَن سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں طاعون کی وجہ ہے جمیں موث نیآ جائے' بیلوگ بہتی ہے بھاگ نکلے' فقال لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ": الله فاتيل فرمايا مرجاوً-یعنی الله تعالیٰ نے فرشتوں کے واسطے ہے انہیں موت دی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو دفعۂ موت آئی۔ (النعيرات الاحمد ازعلامه احمد جيون جو نيوري (ع<u>٢٥٠ ا</u>له)مطبوته مكتبه تقانية كله جنكي ايثاوز أس ١١٣) (تغییر القرآن المعروف یتغییراین کثیر جافظ نما دالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (میم ۷۲۷ هـ) "ج۱:س ۲۹۸) (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوافعنل سيرمحووآ لوي منفي (م201ه)مطبوعه مكتبه امداد بيلتان ج ٢ ص ١٧١) ثُمَّ أَحْسِياً هُمْ '' : پھرایک نبی کی دعا قبول کرتے ہوئے اُن کوزندہ کیا۔ موت اور حیات اور ای طرح رزق ،عزت وغیرہ سب الله تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں ۔مگر اُن کا ظہور فرشتو ل محبوب بندول کے واسطے ہوتا ہے۔ یہی نظام کا نئات ہے۔ آيت مياركه " فَالْمُدَبِّراتِ أَمُواً " (سورةالنازعات آيت: ٥) مين اى كابيان - -سیدنا حضرت عمرض الله تعالی عندا یک مرتبه نماز ادا فر مارے تھے۔ آپ کے پیچھے بیٹھے دویہودی آپس میں باتیں کررے تھے۔ نمازے فارغ موکرآپ نے اُن سے دریافت کیا کہتم کیا باتیں کررہے تھے۔ انہوں نے عرض کی ہم حضرت جوقیل علیاللام کے مردے زندہ کرنے کامعجزہ ذکر کررہے تھے کہ اُن کی دُعاسے رب نے ہزاروں مردے زندہ کر ویے۔آپ نے فرمایا! ہم قرآن مجید میں میں اس کا ذکر نہیں یانے صرف حضرت عیسی روح اللہ علیه السلام عے مردے زندہ کرنے کامعجز وقر آن مجید میں ہے۔وہ کہنے لگے کہ کیا قر آن مجید میں بیآیت ہمیں: وَرُسُلاقَدُقَصَصْنَهُمُ عَلَيْكَ مِنُ قَبُلُ وَرُسُلالًمُ نَقُصُصُهُمُ عَلَيْكَالآية (سورةالنساء آيت ١٢٣١) اوررسولوں کوجن کاذکرآ کے ہم تم سے فرما چکے اور اُن رسولوں کوجن کاذکرتم سے نفر مایا۔ حصرت عمر رض الله تعالى عند في ما يا إل أنهول في عرض كى مي بھى أنهيس رسولول ميں سے بين اس پر حضرت عمر رض الله تعالىءند بارگاہ نبوى ميں حاضر ہوئے اور اپنا قصد ذكر كيا'اس پرييآيت كريمينازل ہوئى'جس ميں واقعد كا جمالى بيان ب (الدرامند رازمان جلال الدين سوفي (م القيد مر) ملبور كتية آية القلطى قم الران على من الم الدرامند (٢٠) ((مندر طبري) تا الم (٥٥٥)

احكام القرآن

حضرت جز قِيل عليه السلام كا معجزه :

ملک عراق کے علاقہ واسط میں ایک بستی تھی ڈاؤرڈ ڈائ (بعض روایت کے مطابق ڈاؤرڈ دان) وہاں ایک مرتبہ طاعون بڑا۔ مالداراورصاحب تروت جونقل مکانی کر سکتے تھے' بستی چھوڑ کر جنگل میں بھاگ گئے' کمزوراورغریب بستی میں رہ گئے' رب قدیر کی شان! بھاگئے والے بڑکا گئے اور بستی میں رہنے والوں میں سے اکثر ہلاک ہو گئے۔ طاعون کے ختم ہونے بر مالدار سیجے وسلامت واپس اپنے گھروں کولو نے غریب اور کمزور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ بڑے علی مند تھے۔ جنہوں نے بھاگ کر طاعون سے جان بچالی۔ آئندہ اگر ایسی مصیبت پڑی تو بھی بھی بستی کو چھوڑ جا کمیں گے۔

ئو ءِ اتفاق ، اگلے برس پھر طاعون نے حملہ کیا۔ تمام شہروالے بھاگ کر پہاڑی وادی میں جارہے۔ تحکم الّٰہی ہے فرشتہ کی چنے ہے آنافاناسب ہلاک ہو گئے۔ آٹھ روز تک اُن کی لاشیں ہے گوروکفن پڑی رہیں یہاں تک کہ پھول پھٹ کر اُن

جے سے آنافا ناسب ہلا ک ہو گئے۔ آتھ روز تک ان بی لاسیں ہے لورونٹن پڑی رہیں یہاں تک کہ پھول پھٹ کر اُن کی بَدِ بُو ہر سمت بھیل قرب و جوار کے لوگ پریشان ہو کرادھر آئے اور چاہا کہ اِن کو دفن کر دیں۔ گر ہزاروں آ دمیوں کا دفن کرناممکن نہ تھا۔انہوں نے مردوں کے اردگر دایک و بوار بنا دی تا کیدکوئی درندہ وہاں نہ پہنچے اور یہ لوگ خود ہر بُو

ے بچے رہیں۔ یہاں تک کداشیں بالکل گل سڑ گئیں۔ان کی ہڈیاں بھر گئیں۔انقاق ہے دہاں حضرت جؤ قبل علیہ

اسلام مدر ہے۔ (حضرت جوقیل بن یُؤنری کالقب دُوُ الْکِفْل ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ ضامن بن کرستر نبیوں کو کُلِ ہونے ہے بچالیا تھا۔اس لیئے

اُن کا بیلقب ہوا۔ان کی کنیت ابن مجوز ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے بڑھا پے میں انہیں پایا۔ یادر ہے گئی زبوڑھیا کو تہتے ہیں۔ھنرت حزقیل علیه السلام، حفزت موی علیہ السلام کے تیسر سے خلیفہ ہیں۔حضزت موی علیہ السلام کے خلیفہ یُوشِّع بن نُو ن ہیں۔حضرت یُوشِح

كے خليف كالب بن يُوحَا بين اور حضرت كالب كے خليفه حضرت رو قبيل بين عليهم السلام)

حضرت تر قبل علیه الملام نے اِن بوسیدہ ہڈیوں کو دیکھ کر تعجب کیا، اور بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ انہیں زندہ فرما دے۔ وی ہوئی کرآپ انہیں پکار بچے۔ چنانچیآپ نے آواز دی کہ اے ہڈیوا بھم الٰہی ہے جمع ہوجاؤ۔ دو تمام جمع ہو

گئیں اور قرینہ ہے جسم میں لگ گئیں۔ پھر آ واز دی''اے گلے ہوئے جسمو اللہ تعالیٰ سے حکم ہے گوشت اور کھال بہن ''

لؤ'۔ آواز دیتے ہی سب جسموں پر گوشت آگیا اور کھال آگئ۔ آپ نے پھر آواز دی۔''اے مُر دو! میرے رب کے تھم ہے اٹھ کھڑے ہوجاؤ'' وہ سب میہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے : مُنبِحاً نَکَ اللَّهُمُّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ لاَ إِلهُ إِلَّا ٱلْتُ

بیلوگ کی سال زندہ رہے' مگر اِن کے چہرے مُر دول جیسے رہے۔ جو کپڑا پہنتے وہ گفن کی مانند بوسیدہ ہوجا تا'ان کی اولا دبھی ہوئی مگراولا دمیں کچھے خفیف کا ئو باقی رہی اور آج تک اس کا بقیہ ان کی شل میں باقی ہے۔

(احکام الترآن از طار ای کوتیرین میداند العروف باین العربی انگی (میر۱۳۳۳) ۵۰ میلیوی وارلسرف پروت گیرتان نادی ۱۲۸) (احکام الترآن او امام این کم این کرون این از کاردهای کرون مشاعری میلیوی داد اکتربی امر سرم درت گیرتان ناجی (۲۵)

(احکام اُفتر آن از امام ایو کرا تر بن آنی از کیصاص (م منع ۱۵) مطبوعه ادالکتب اخریدید دت لبتان آن از ۱۵ (۲۵) (الجامع الا حکام افتر آن از علامه ایوم انتشری بن احمد الحقیقر علی (م ۱۳۸۸ ۵) معلوعه ادالکتب اخر بدید و سالهای ۲

(افراد التو لمرام (دان ولر العروف به بيشاه كاز تانعي إيدا ليم نيواندي توريشادي قيرا ذي شاقي (۱۹۵۸ هـ) سم ۱۹۵۹ (تيمرود کالعاني از علاسا برانستل ميرکود آلوي في (۱<u>۹۵۰ م</u>) مطبو پيکستاندان بيدان تا س ۱۳۰

(التغیرات الاحد به انطار الرجون جرنبوری (موسلات معلوم کیتر تناویش بازش از است ۱۹۳۳) (تغیر کیر از امام فرالد بن محدین صاحالد من عروازی (موسود ما معلوم دراد النکر بیروت ابنان من ۲۰ س ۱۵۲۲)

ر ميري رادام مراه وي ميان ماها داد ي مرداد ل ار ۱۳۰۶ مي سيدود دادام يروت بدان دادام د شير افتر آن المروف شيران كير داغلوداد ريام ميل من فرين كيرشاني (مين ديد) عالى ۱۹۸۰)

(تشمیر علی ان طاقب کان عملی تی حتل نیمه وی (مها۲۲۰ م) (ادروز بدر) نراز می ۵۵۳ م) (لیاب آن درل فی سانی افز کر اندام دف به شیر خازان از طاریکی برداند خاز در این این (م۱۵۳ می ۵ این ۱۸۳ م) (شیر صادی از طار امرین توصادی انکی (م۱۳۳۳ م) مطبور کیشید میل کنگرمدن ایس ۱۱۳۳

450

احكام القرآن ١٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥٥ ایک دوسری روایت بول بیان کی گئی ہے کہ حضرت جوفیل علیه اللام نے ایک قوم کو جہاد کا حکم دیا موت کے خوف سے انہوں نے جہاد سے منہ موڑا'اللہ تعالیٰ نے آئییں فورأموت دی۔ان کی آنافا ناموت جہاد سےا نکار کے باعث ہو گی۔ (الغيرات الاحميه ازعلامه احرجيون جونوري (م٢٥١١هه)مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنكي نيثاورس ١٦٣) (تغيركبير ازامام فخرالدين محر بن فيا والدين قررازي (م٢٠١٥ ما مطبوعه دارالفكر بروت لبنان ١٢ ص١٢١) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثنا والله یالی ی خالی مجددی (م۱۲۲۵ هه) (اردور جمه) جابس ۵۵۲) (انوارالتزيل وامرارالباويل المعروف به بيضادي از قاض ابوالخيرعبدالله بن تمريينيادي شيرازي شأفعي (م<u>١٨٥</u> هـ) من ١٥٩) (ادكام القرآن از علامه الإيكرهم بن عبدالله المعروف بإين العربي الكي (مع ١٣٨٥ م) مطبوعه دار لمعرف بيروت البنان خ اص ٢٢٨) 2 (الحاص لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محمد بن احمد ما كلى قرطبى (سم٢٦٠ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان أج ٣ ص ٢٢٠) ائل شرعیه طاعون نے فرارحرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ طاعون سے فرارآ نے والی مقررہ موت کوٹال نہیں سکتا۔موت کےمقررہ وقت کوکوئی شے نہ مؤخر کر علتی ہےاور نہ مقدم۔ آنے والی اپنے مقررہ وقت پر آگر رہتی ہے۔ اس لیئے اس سے فرار بے سود ہے۔ آیت مبارکہ نذکورہ بالا میں یہی حقیقت بیان ہوئی۔اس حقیقت کومتعدد آیات مقدسہ نے بیان فرمایا۔ ارشادر بانی ہے: أَيْنَ مَاتَكُونُو ايُدُرِ كُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْكُنْتُمُ فِي بُرُوجٍ مُشْيَدُةٍ (سورةالبقره آيت ٤٨) تم جہال کہیں ہوتہہیں موت آئے گی اگر چدمضبوط قلعول میں ہو۔ رب قادر جل وعلا فرماتا ہے: قُلُ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِينِكُم ﴿ الآية (سورةالجمعه آيت ٨) تم فرماؤ! وہموت،جس ہےتم بھا گتے ہو۔ وہ تو ضرورتہ ہیں ملتی ہے۔ نيزارشادربالى ب: (سورة الاحزاب آيت ٢١) قُلُ لَنْ يُنْفَعَكُمُ الْفِرُّ ارَانُ فَرَرُتُمُ مِّنَ الْمَوُّتِ اَوِ الْقَتْلِيَ الآية تم فرماؤ ہر گزیمہیں بھا گنانفع نہ دے گا۔ اگرموت سے یاقل سے بھا گو۔ رب قد برارشادفرماتا ب: إِذَاجَآءَ اَجَلُهُمُ فَلايَسُتَأْخِرُونَ سَاعَةُ وَّلايَسْتَقُلِمُونَ الآبة (سوره يونس آيت ٩٩) جباُن کا وعدہ آئے گا۔ توایک گھڑی نہ بیچیے ہٹیں نہآ گے بڑھیں۔ حدیث سیج صریح میں طاعون ہے بھا گئے کی شدید وعید سنائی گئی ہے۔اسے میدان جنگ میں وٹمن سے بھا گئے سے

454

تشبیدری کئی ہے۔

سيدالرسلين امام الانبياء حضور رحمة للعالمين عفرمات بن

ٱلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُون كَالْفَارَمِنَ الزَّحُفِ وَالصَّابِرُ فِيُهِ كَا لصَّابِر فِي الزَّحُفِ

(رواه الا بام احد دميد بن تعيد كن جايز خوه الا بام احد كن جايزه ابن سعد كن عائشة بحرال) (كنز اهمال في سن الاقوال والافعال از طام في تقي (موج 20 هـ) مطبوعه وسهة الرباطة بيروت لبنان أن ١٥ (٢٨٣٣٣، ١٨٣٣٣، ٢

طاعون سے بھا گنے والا ایبا ہے جیسا میدان جنگ سے بھا گئے والا ، اور طاعون میںصبر کرنے والا ایبا ہے جیسا

میدان جنگ میں دعمن کے سامنے تفہرنے والا۔

(الحام لا حكام القرآن از طامه الإعبد الله قرين احمه الحيقر طبي (م ١٦٨٥ هـ) مطبوعه الدالكت العربية وت البنان خ اس ٢٢٨) (احكام القرآن اذام الإكرائد بن في داذي يصاص (م يع م) مطبوعة داراكتسد العرب يروت لينان ع اس ٢٥٠)

(النيرات الاحديد العلام العرجيون جونيوري (منااه) مطبوع كتر تعاديث فرجل فيادر من ١٩٢١) (انوار المتزيل دامراد الآويل المعروف به بيشاد كاز قاضي الواخير عبدالله بن فريضاد ك شرازي شافق (م ١٨٥٥ هـ)مس ١٥٨)

(البابال ويل في معانى المتو إلى المعروف يتغيير خاز إن از علام على بن توخاز إن شافعي (مرة ايده) ج المع الما (يدارك المتو يل وتقالق الناويل ازعلامه الوالبركات مبدالله بن الرين مورسي (مير واييه) آنا من ١٨٢)

(تغيير مظيرى از علاسة اللي تأوالله يالى في منال مودى (مواسور) (اردور جد) جامع ١٥٥٠)

(تغيركير اذامام فرالدين فدين فياه الدين فردازي (ع٢٠١٠ م) مطبور داد القرير دت لبنان ١٠٠٠ م ١٤٠٠) تغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م 11 ح) وعلامه جلال الدين كلي مطبوع مكتية فيعل مد كرر)

(تغيرصادي از علام احمين محرصادي الى (معدار) مطبوع كتب يعل كد كرم عااس ١١٢)

(تغيير القرآن المعروف يتغييرا بن كثير ما فقافد دالدين المعيل بن فرين كثير شافعي (مين عيد) ج اسم ٢٩٨)

﴿ ﴾ اگر کسی علاقہ یا شہر میں طاعون چھوٹ پڑے تو وہاں ہے بھاگ کرنگل جانا حرام ہے ای طرح طاعون ز دہ علاقہ میں جانا حرام ہے۔ دافع البلا والو باشفیع یوم الجزاحضور سیدعالم ﷺ کے ارشادات کثیرہ اس مسئلہ میں موجود ہیں'ا حادیث

صححه مرفوعه مشہورہ صریحہ نے اس میں کوئی احمال باتی نہ رکھا۔

إِذَا سَمِعْتُمُ بِالطَّاعُونَ بِأَرْضِ فَلا تَدُخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ وَٱنْتُمُ بِأَرْضٍ فَلاَ تَخُرُجُوا مِنْهَا

جبتم سنو کہ کسی علاقہ میں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤاورا گرطاعون تمہاری بستی میں آ جائے تو وہاں ہے نہ نکلو۔

(دواه الاخراجي والخاري ومشم والتسائي من اساسه بين ندواجه والخاري ومشم فن حيد الرمن بن توف وابوداد وكن اين مهامي/ يجوال ...) (يحتر إممال في من الاقوال والدفعال از علاستان على مي (م 200 م) مشهور موسدة الرملة بيروت لبنال في ۱۲۰ م ۱۸۳۳ (مع بناري از مام الوموانشر عبن المسلمين بناري (م 201 م) جهر ۲۵۳۳ م ۸۵۳۳ م

اجله صحابه كرام رضوان الله تعالى عليم الجعين كالبجي معمول تها امير المؤمنين سيدنا عمر فاروق اعظم رض الله تعالى عندريج الآخر 1 إج میں مدینه طیبہ سے ملک شام کے سفر کو نکلے۔ تجاز مقدس اور شام کی سرحد کے قریب واقع مقام سُمز ع میں پہنچے تو خبر کی كه شام ميں طاعون ہے۔ صحابہ كرام ميں پہلے مهاجرين عظام پھر انصار كرام پھر مشائخ قريش مهاجرين فتح مكه كو بلاكر مشورے لیئے سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی حضرت فاروق اعظم نے سفر ملتوی فرما دیا اور شام کےسفرے رجو گا فر مالیا ٔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی الله تعالی عنه نے حضور کا ارشاد بیان فر مایا که جب تم سنو که کسی علاقه میس طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤاور جب طاعون تمہاری بستی میں چھوٹ پڑے تو وہاں ہے نہ بھا گو۔حضرت عمر منی الشقالی عنے شن

کراظمینان کا اظہار فرمایا اور حضور ملک کے ارشاد کے مطابق عمل کرنے پراللہ تعالیٰ کی حد فرمائی 'حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالى عنف عرض كى كركيابيالله كى تقديرے بھا گنائيس؟ فرمايا!

نَفِرُ مِنُ قَدْرِ اللَّهِ إِلَى قَدْرِ اللهِ بَاللَّهِ مَم اللَّه كَ تَقْدَرِ عَلَى اللَّه كَاللَّه كَا تَقَدَرِ عَلَى يَاه لِيعَ عِن -

عارى من عبدالله بن عباس تع: ص٥٥٠)

پھرایک مثال ہے اس مسئلہ کو واضح فرمایا' اگر تیرااونٹ ایک وادی میں چرنے چلا جائے' وادی کا ایک کنارہ سرسز ہواور دوسرا خٹک کیا تو اپنے اونٹ کوسرسز کنارہ پرنہیں جرا تا' حالانکہ الله تعالیٰ قادر ہے کہ خٹک وادی میں تیرے اونٹ کا بیٹ جردے۔

(إدكام القرآن ازام الإ بكراحمد بن على داز كايصاص (م معيد عداد الكتب العربية بروت البنان جام ٥٠٠)

(تغییرالقرآن السروف بتغییراین کثیرهافظ فادالدین اسلمیل بن قمر بن کثیر شافعی (مهری) می ام ۱۹۹۰) (الغییرات الاحدیه از علامه احمد جون جونیوری (مهرسوانه) مطبور مکتبه تقانه بحله جنگی پشاور (مسرسوانه)

🐠 ﴾ جذام، هجلی، چیک، طاعون، تپ دق وغیرہ کوئی بیاری متعدی نہیں' ایک کی بیاری اڑ کر دوسر ہے کوئہیں لکتی' بیاری کے جراثیم دوسرے پراٹر انداز نہیں ہوتے' امراض کے متعدی ہونے کا وہم محض بے اصل ہے' کوئی وہم پکائے جائے تو تھی اصل بھی ہوجا تا ہے۔اے دوسرے کی بیاری نہ لگی بلکہ خوداس کی باطنی بیاری (وہم) نے صورت ظاہر پکڑی۔ حدیث قدی میں ہے: الله تعالی ارشاد فرما تا ہے:

أَنَا عِنْدَ ظُنَّ عَبُدِي بِي إِنْ ظَنَّ حَيْراً فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ شَراً فَلَهُ

میں اپنے بارے میں بندے کے گمان کے مطابق اس سے پیش آتا ہوں۔ اگراچھا گمان کرے تو اس کے ساتھ اچھاسلوک ہوگا۔اگر بُرا گمان کرے تو برائی اسے پیش آئے گی۔

(رواه الا مام احد عن الي هريرة ونحوه الطير اني ني الاوسط والوقيم في الحلية عن واتله والبيتي عن واثله بن الاستع/ بحواله

(كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علامه على مقى (م2 4 4 هـ)

مطبوعه موسسة الرسالية بيروت لبنان ج٣: ح٨٨٥،٥٨٥٠، ٥٨٥٥)

متواتر احادیث مبارکہ میں وضاحت ہے کہ ایک کی بیاری دوسرے کوئیس لکتی میشر صحابہ کرام: سعد بن مالک علی المرتضى،عبدالله بنعباس،عبدالله بن مسعود،عبدالله بن عمر،ابوهريرة، جابر بن عبدالله،انس بن ما لك،سائب بن يزيد

اور ابوذ رضی اللہ تعالیٰ عنبم سے امراض کے متعدی نہ ہونے کی احادیث مروی ہیں۔ بلکہ کوئی حدیث امراض کے متعدی ہوئے میں نص صرت جنہیں ۔امراض کے متعدی ہونے کی نفی کے ثبوت میں سے چندا حادیث یہ ہیں:

لا عُدُوي و لاطيرة وَ لاهامَّة

(رواه الانتمه احمد والبخاري ومسلم وابن بلجه تن الجيه عن البحريرة واحمد والبخاري ومسلم والترية مي وابن بلجه والبخاري ومسلم والترية مي وابن بلجه والبخاري ومسلم وابن بالبير والمحمد والبخاري ومسلم وابن بالجير والمحمد والبخاري ومسلم والطحاوي عن السائب بن يزيدوهم وابن جرير صيعاعن جابر واحمد والترتدي والطحاوي عن ابن مسعود واحمد دابن مليه والطحاوي والطهر اني وابن جرير من ابن عباس والثلاثة الاخيرة عن الجاماسة وابن خزيمة والطحاوى وابن حبان وابن جريز عن مسعد بن إلى وقاص والطحاوي عن الجسعيد الخدري والشير ازى في الالقاب والمطمر الى في الكبير والحاتم والبوتيم في أكلية عن عمير بن سعدالانصاري والطير الى وابن عساكر عبدالرحمن بن افي عميرة المزنى وابن جريزعن ام المؤمنين عالشة واليضاهو والقاضي محمد بن عبدالباتي الانصاري عن امير اليؤمنين على كرم الله تعالى وجعه الكريم/ بحوال

(كنز (لعمال في سنن الاتوال والافعال از علامة على تقي (مري يوج هه)مطبوعة موسسة الرسلة بيروت لينان حيله الآلب الطب)

(الحق الجللي في علم البعلي ازامام احمد رضا قادري شفي (م ١٣٨٠هـ) ص٢٥٢)

کوئی بیاری متعدی نہیں کوئی بیاری اڑ کر دوسر کے نہیں گتی اور اونٹ کی خارش دوسر سے اونٹ کوللتی ہے۔

(إ حكام القرآن ازامام الويكراحد بن على دازى بصاص (م عنة ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان تراص ٢٥٠)

(تعبيرالقرآن المعروف يغيير ابن كثير حافظ عمادالدين التعيل بن عربن كثير شافعي (مهم ي عيد) ج العم (٢٩٩)

احكام القرآن ٥٠٠٥٠٥٠٥٠٥٠٠٠٠ حدیث سیح صریح مرفوع میں ہے کہ جب حضور اقدی ﷺ نے فر مایا! کہ بیاری اڑ کر دوسرے کونہیں گتی ایک بادینشین نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ؛ پھراوٹوں کا کیا حال ہے کہ وہ صحرامیں ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن (یعنی صاف شفاف بدن)' ایک خارش والا اونٹ آ کران میں داخل ہوتا ہے۔ جس سے باقیوں کوخارش ہو جاتی ہے۔ حضور برنورية نِ فَرَمايا: فَمَنُ أَعُدَى الْأَوَّلَ السيلِيكُوس كَارْ كَرَبِي. (رواه الشجان واليودا وواطحاه ي من الي هريرة / تحواله) (سخة العمال في سنن الاقوال والانعال از علاميل متى (مرهيد 4 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان) ا يكروايت يس يول إ - فل حُم الْقَدُرُ فَمَنُ أَجْرَبَ الْاوَّلَ يَتَقَدِينَ بِاللَّهِ مِيل يَهِلَوكس في خارش ز (رواه احمد مسلم واليوداؤوداين بليرس ابن تمر/ بحوال) (كنز العمال في سن الاقوال والا فعال از علام ملى تقى (مردة عاقد هـ) مطبو ماسوسسة الرسالة بيروت البنان) اگر بیاری متعدی مانی جائیں تو دوامرلازم آئیں گے۔ اول بمارك آس ياس تمام افراد بمار بوجا كيس حالانكدايمانيس بوتا_ دوم جس جر فردے بیاری چیلی ،اس کوس نے بیار کیا۔ جب ایک فردیس باری لگ عتی ہے توبا قبوں میں ازخود بھی لگ عتی ہے۔ (احكام القرآن اذام م ايوكرا حدين على دازى وصاحى (م في عدد) مطبوعد دادالكتب العربيديروت البنان ين اص ١٥٥٠)

💝 🕹 فال نكالنا، ستارول كى تا تير ما ننائهمى تقدير سے فرار ہے۔ تقدير اللي سے فرار حرام ہے۔

(احكام القرآن ازامام إيكراته بن في رازي هاس (م عله) مطرعه دارالكت العربيديروت البنان ج اس ٢٥٠)

🐠 رزق اور عمر مقرر ہیں ۔ کسی تدبیر ہے ان میں کمی بیٹی ممکن نہیں۔

. (تغییرالقرآن المعروف بتغییراین کثیرهافظ قدادالدین اطعیل بین همرین کثیرشافعی (میری پیرد) ج ۱. ص ۲۹۹) (انوارالتزیل واسرارالتا و لیرالمعروف به بیشاوی از قاضی ایوالخیرمیدانشدین هرینهادی شیرازی شافعی (م ۸۸۵ ه) س ۱۵۸)

🙌 🔌 طاعون والی بستی ئے بغیر نیت فرار کسی غرض سیح کے نکلنا جائز ہے۔ای طرح طاعون والی بستی میں اپنے ہاتھوں ہلا کت

میں پڑنے کی نیت کے بغیر ، داخل ہونا جائز ہے۔

(الجاسع لا حكام التر آن ازعلام ايوم والدُي برن اته ما كل قرطن (م ٢٧٨ه هر) مطبوعه وادا لكتب العربيد يووت البنان ت ٣ م ٣٣٠٠)

🔑 تدبیرے تقدیز نبیں بدل عتی۔ تاہم کفار اور ڈاکوشہر پرحملہ کر دیں تو کمزوروں پر اپنا بچاؤ کرنا اور حفظ ما تقدم کی تدامیر

اختیار کرنا جائز ہے ای طرح بیاریوں سے بیاؤ کی تد ابیر کرنا جائز ہے۔

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعيد الذي برن احد ما كل قرطي (م ٢٦٨ =) مطوعه دار الكتب العربيديروت البنان ان ٣٣٠ م ٢٣٠٠)

﴿٨﴾ نقصان وہ امور اورمضراشیاء ہے اُن کے وقوع ہے پہلے بچنالازم ہے'خوف دلانے والی اشیاء ہے جوم ہے پہلے

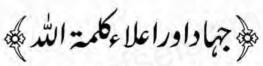
اجتناب لازم ہے؛ یہ تو کل کےخلاف نہیں'ای طرح اگر مصیبت نازل ہوجائے (العیاد بالله) تو اس پرصبر کرنالا زم ہے۔

(الجامع لاحكام القرآن الإعلام الوميد التدعى بن احمد ما كل قرطبي (م 170 هـ) مطبوعة واد الكتب العرب بيروت البنان ج ٣٠٠ م ٢٣٠١)

جہا د فرض ہے۔امن کی حالت میں جہاد کی تیاری اور جنگ کی حالت میں وشمن سے مقابلہ بقدر امکان فرض ہے۔ وشمر ے مقابلہ کے وقت بھاگ جانا حرام ہے اور اس سے زندگی نہیں بڑھ جاتی۔ حامی قوت اسلام، امیر لشکر سیف اللہ حضرت خالدین ولیدر منی الله تعالیٰ عنہ نے زندگی بھر جہا دکیا۔ قبول اسلام سے پہلے کا فروں کی طرف سے لڑے۔ اُن کے جسم پر کوئی عضوخالی نیدتھا جس پرتلوار، تیریا نیزه کا زخم ندتھا۔ بوقت وصال بستر پر پڑے شہادت کی تمنا فرمار ہے تھے۔ اگر جنگ میںموت تھینی ہوتی تو وہ بھی کے شہادت یا حکے ہوتے۔ تغيير القرآن المعروف يتغيير ابن محيثر عافظ فعالدالدين المنعيل بن مربن كثير شافعي (١٣٣٧عهـ) ن الم ٢٩٩) (النيرات الاحمدية ازهلامه احمد جيون جو ټوري (عم١٢٥ه) مطبور مكتيه حقانه تلكر جنگي ايشاوراص ١٦٢) (الجامع الذكام القرآن از طاسابوم والشرق بالمراكز على المراكز على المطبوب المراكز القريب بروت لبنان ج ٣٠ م ٢٠٠) (افرار لمتر يل واسرار الحاويل السروف به بيضاوي از تاضي الوافيز عبدالله بن مبيضاوي شر ازي شافي (مر14 يد) من ١٩٥) ا نبیاء سابقین کی شریعتوں کا حکم اگر بغیرتر دید کے بیان ہوتو وہ ہماری شریعت میں بھی واجب انعمل ہے۔ طاعون اور جہاد ہے فرار بنی اسرائیل پرحرام تھا۔ ہماری شریعت نے اس کی تر دید نہ کی۔ بلکہ اے باقی رکھا۔اب یہ ہماری شریعت مطهره كالمحلم ہے۔ ﷺ (احكام القرآن از علاسه الإ كرى بن مبدالقد العروف بابن العربي ماكلي (مع ١٣٦٠هـ)مطبوره ارلعرف يديروت البنان ج اجم ١٢٨٠) حضور برنورسر كارسر بركار رمركار دوجهال عالم ما يكون وما كان شبه لولاك تاجدار حرم مالكِ باغ ارم حضرت محد مصطفى احمد مجتبی سکی اند تعالیٰ علیہ وآلہ وصحہ دبارک ہملم، گذشتہ تمام واقعات ، حالات اور کیفیات سے باخبر ہیں ۔ای طرح قیام قیامت بلکہ جنتیوں کے جنت میں اور دوز خیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کے تمام آنے والے واقعات اور حالات سے باخبر ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کوابتدائے آفرنیش سے لے کر آخری دن کے آخری واقعہ تک کاعلم عطافر مادیا ہے۔ بیکلم مصطفیٰ علم الٰہی کے مقابلہ میں سمندر کے مقابل قطرہ کی نسبت بھی نہیں رکھتا علم الٰہی غیرمتنا ہی ہے۔اورعلم مصطفیٰ متناہی ہے کہاہے ما کان اور ما یکون کی دوحدوں نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ آیت مبارکہ میں 'اکٹ فو '' کی تفیر میں گذشتہ کے حالات کابیان ہے۔ قرآن مجید کی دیگر کثر آیات میں آئندہ کے حالات سے باخری کا بیان ہے۔ چیح مرفوع احادیث کثیرہ میں اس کاذکر ہے۔ اميرالمؤمنين سيدناعمر فاروق اعظم رضي الله تعالىء خروايت فرماتے ہيں: قَامَ فِيُناَ النَّبِيُّ ﷺ مَـقـاَماً فَاَخْبَرَناَ عَنْ بَدُأِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ اَهُلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهُلُ النَّارِ مَنازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَ وَنَسِيهُ مَنْ نَسِيهُ (رواه البخارى عن عمر 'ج ا:ص٣٥٣) حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے تو آپ نے ابتدائے آفرنیش سے لے کر حالات بیان فرمائے۔ یہاں تک کہ جنتی اپنی جگہوں پر اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ (آخرتک کے حالات بیان فریائے) جس نے یا درکھاا ہے یا درہ گیااور جو بھول گیاسووہ بھول گیا۔ (ليابِ آ0ويل في معاني المتر بل المعروف يتغيير خازن از علامة على بن تحد خازن شيأفي (١٨٣٥ هـ ٢٥٠) من المساهم ١٨٢) (تغيير كبير ازام فخرالدين تحرين فيا مالدين عررازي (١٠٠٠هـ) مطبوعه ارالفكريروت لبنال ١٢٠ س١٤٢) (انوار المتز بل وامرارا () و بل المعروف يه بيضاوي از قاضي الوالخير عبدالله بن عمر بيضاوي شير ازي شافعي (م ١٥٨ هـ) من ١٥٨) فَانَّ مِنْ جُوْ دَكِ الدُّنيا وَ صَوَّتِها ومِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ الْلُوحِ وَالْقَلْمِ

صلى الله على النبي الامي بعددعلمه تعالى واله و صحبه و عترته و علماء ملته و بارك وسلم

اب (۲۷)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

وَقَاتِلُوُ افِي سَبِيُلِ اللهِ وَاعْلَمُوُ اأَنَّ اللهَسَمِيُعٌ عَلِيُمٌ 🏠 اورلز والله كى راه ميں اور جان لو كه الله سنتا جانتا ہے۔

حل لغات:

فَيْ سَبِيْلِ اللَّهِ ": سَيِل راسة كوكمةِ بِن -الياراسة جس مِن طِنا آسان مو-

''سَبِيْلِ اللَّه ''ےمرادعبادات اوراحکام شرع ہیں۔ان پڑمل کرنے سے دصول الی الله ممکن ہے البذاان کی حفاظت

لازی کے لیعنی عباوات اورا حکام شرع کی حفاظت کے لیئے اگر جان لٹاٹا پڑے تو گریز نہ کرو۔ الغیر بیر ادام فرالدین میں مالدین تورادی (مجترعہ) سطور دارالقر بیرو سالبنان جو سمالیان دوس مالدی

مسائل شرعیه:

﴿ اللّٰہ کی راہ میں قبّال فرض ہے۔

(١٠ كام القرآن از طامه ابو يكرجر بن عيد الله العروف بابن العربي ماكل (معروه ع) مطبوعه دارلعرف يروت البنان ج1 اس ٢٢٩)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الوعبد الذبحر بن احمد ما كل قرطبي (م ١٦٨٨ ٥) مطبوعه دارالكتب العربية يبروت لبنان اج ٢٣٠٠)

(انوارالتزيل واسرارال ويل المعروف يه بيضاوي از قاضي الوالخير عبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) م ١٥٩)

(لباب البّاه بل في معاني التزيل المعروف تغيير خازن ازعلام على بن محدخازن شافعي (م٢٥٠ ٤هـ) جار ص١٨٣)

(مدارك التو ل وهائل الآول ازعلام ابوالبركات عبدالله بن احد بن محود الله (مرايه) عادص المرام

(تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااو ه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كمتبه يعل مكرمه)

(تغیرصادی از علامداحد بن محدصادی مالی (۱۳۳۲ه) مطبوع مکترفیمل کم کرمداج ایس ۱۱۳ (تغيركير اذام فخرالدين عجر بن فياه الدين عررازي (١٠٢٠ه) مطبوعة دارالفكر بيردت لبنال أن ١٤ عل ١١١)

﴿٢﴾ چونکه عبادات کثیر ہیں اوراحکام شرع کا دائرہ بھی وسیع ہے اس لیئے ان سب پرعمل کرنا اللہ کی راہ پر چلنا ہے کہذ

عبادات اورا حکام شرع کی حفاظت کرتا فرض ہے اور میملی حفاظت اللہ کی راہ میں قبال کا درجہ رکھتا ہے۔ ** (اکام التر آن از علام التر آن از علام التر آن از علام التر آن از علام التر الحرف المرات علی میں السروف الموالی (۲۳۶ میں ۲۳۹)

﴿٣﴾ عبادات اورا د کام شرع چونکه کئی نوع پر ہیں۔فرض، واجب،سنت،متحب ان سب کواپنے ورجہ میں رکھنالا زم ہے۔

فرض کوفرض، واجب کو واجب،سنت کوسنت اورمستحب کومستحب جا ننا اورای درجه میں اس کی حفاظت لا زم ہے۔مثلاً

وجهدهه وجهده وجهده واحكام القرآن وهوجه وجهده وحهده وحهده نماز 🚓 گانہ کے لیئے آ ذان اورا قامت سنت ہے۔اگر کوئی اس سنت کی ادا ئیگی میں حائل ہوگا تو اس سے بقدرام کان قال فرض ہے۔ قربائی صاحب استطاعت پر واجب ہے اور عقیقہ مستحب ہے۔ اگر کوئی فردیا جماعت قربانی اور عقیقہ کی 🕻 ادا کیگی میں مانع ہوتو اس سے بقدراستطاعت جہاد فرض ہے۔قربانی میں اونٹ، گائے، بھیٹر بکری کے ذرج میں اختیار 🌓 ہے۔اگر کوئی فردیا جماعت قربانی کی کمی نوع کوذئ کرنے میں مانع ہے تو بقدراستطاعت اس کےخلاف جہادفرض ہے۔اور پیسب اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔

(تغییر کبیر از امامخخ الدین محد بن ضیاءالدین عردازی (۱۳۰۰هه)مطبوعه داد انظریروت البنان ۱۳۰۶ م ۱۷۵۰) (احکام القرآن از علاصا پوبرکتری بن عبدالند المعروف با بن العربی الکی (۱۳۵۰هه که مطبوعه ارامع فی بیروت البنان ج اس ۲۲۹)

اعلاء کلمة الله ك ليئ جهاد اعلى ترين جهاد ب شريعت كتمام احكام مقدسه كلمة الله بين اس ليئ جهاد تقويت دين

كااعلىٰ ذرىعيەپ۔

(تغيركبير ازامام فخرالدين محد بن شياه الدين عمر رازي (م٢٠١٠هـ) مطبوعه دار الفكربيروت البنان ١٥٠ ص ١٥١)

ا پنے مال، جان،عزت،آبرو، دین اور اہل وعیال کی حفاظت فرض ہے'ان کی حفاظت کرتے ہوئے اگر مارا جائے تو شہیدے۔حدیث شریف میں ہے:

مَنْ قُتِلَ دُوُنَ مِالِهِ فَهُ وَ شَهِيْدٌوَّ مَنُ قُتِلَ دُونَ ذمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّ مَنُ قُتِلَ دُونَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ مَنْ قَتِلَ دُوُنَ اَهُلِهِ فَهُوَ شَهِيُدُ

(رواه الائتساخيروا يوداؤ دوالتريذي دالنسائي دابن حبان عن سعيد بن زيد بحوال

(الفعنل الكبير مختصرش جالي مع الصفير للمناوي ازامام عبدالروف مناوي شأفعي (ميسناه) مطبوعه دارالاحيا والكتب العربية يعيى البابي الحلمي وشركا يُون ج. ص ١٣٠)

جواپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جواپنی جان کی حفاظت کرے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جواپنے دین کے احکام کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جواپنے اہل وعیال کی

حفاظت کرتے ہوئے ماراجائے وہ شہیدے۔

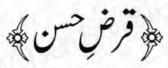
(احكام القرآن از علامه الوكر حدين عبدالله المعروف إبن العربي ماكلي (معرصه عند) مطوعه دار لمعرف يردت بنان عاس ٢٢٩)

حصول عنیمت اورا ظہار شجاعت کے لیئے جہادحرام ہے جہاد صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لیئے مشروع ہے۔
﴿ تغیر صادی از علاسا حربی مرصادی آئی (مہتایاء) مطور کے فیل کد کریے نااس ۱۱۳)

﴿ ٤ ﴾ موت کا دقت مقرر ہے'اس سے بھا گنا بے سود ہے'وہ اپنے وقت مقررہ پر آ کرر ہے گی'اس لیئے جہاد ہے فرار بے سود

اور حرام ہے۔ای طرح ہروہ کام جس میں موت سے فرار ہو حرام ہے۔ ﴿ لاب الله بِي ماني المتر بِي المعروف يَعْير خازن از علاس بن محد خازن شانبی (١٨٥٠عه ١٥٠٠)

(MA)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

مَنُ ذَاالَّـذِى يُقُوضُ اللهُ قَوُضًا حَسَنًا فَيُضْعِفَهُ لَهُ أَضُعَافًا كَثِيرَةً ، وَاللهُ يَقُبِضُ وَيَبُصُطُ وَإِلَيْهِ تُوجَعُونَ ٦٠٠٠ اللهُ اللهُ

یہ میں ہوں۔ ہےکوئی جواللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لیئے بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تہمیں اس کی طرف پھر جانا ہے۔

حل لغات:

نیفُو صن '' بَفَرُ صن سے بنا ہے۔ جس کا لغوی معنی ہے: کا ٹنا قینچی کو 'مِفُرَاصٌ ''اورانتہائے مدت کو''اِنْقِرَاصٌ '' کہتے ہیں۔ چونکہ اوھارر قم مالک ہے کچھوفت کے لیئے الگ ہوجاتی ہے اور بسااوقات قرض سے بہتر تعلقات ٹوٹ جاتے

> ہیں اس کینے اے قرض کہاجا تا ہے۔ دولوں اور افغان

(الغردات في فريب القرآن از علامة سين بن محد كمنصل الملقب بالراغب امغها في (من ٥٠٥ مليو يرثور كارغانه جهارت كتب كراجي المن ٥٠٠٠) (المسباح المنير "مع ٢٠٠٠)

اصطلاح عرب میں ہروہ کام جو بدلہ کی نیت سے کیا جائے قرض کہلاتا ہے۔

اصطلاح شرع میں ہرنیک کام خواہ عبادات ہوں یامعاملات یاصدقات وخیرات ہوں قرض ہے' کہ اِن پرتواب کاملنا قطعی اور بقینی ہےاور رب ذوالجلال مالک ارض وسا، مالک روز جزا، نے اعمال صالحہ کا اچھابدلہ اپنے ذمہ کرم پر کرر کھاہے۔

آيت مبارك كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَة (مورة الانعام آيت ٥٣)

مبرارے دب نے اپنے ذمہ کرم پر رحت لازم کر لی ہے ۔۔۔۔ میں ای کابیان ہے۔ (الاس مع التي کابیان ہے۔ (الاس مع التي التي مع والا الدين التي التي مع والا التي مع والتي التي مع والا التي مع والتي التي والتي التي والتي والت

(الجامل كام القرآن از بلامه الإعبد الله تحدين احد ما كلي قرطي (م ١٩٨٨ ٥) منطوعة ادالكتب العربية يردت البنان ت ع م ١٣٠٩)

(اخلام القرآن از نام ایو براتوین فلی داد رکیصا می (م میتامی استیم دراد انکت ام میدیوت کینان نژا می (۵۱) (اخلام القرآن از علام ایو برگزین میدانند المروف باین العرف کی کلی (موسوی می مغیوید اد آمر فریروت کینان نژا می ۲۲۰

الما المعلق المراق وعلات وبريورن عوالله مرات المام المراق المراق

(لباب ۵۱ بل في معاني المتقبل المسعوف يغيير طازن ادعاء شكل بن ثير خازن شامى (ميزه ييند) حجا المراهما) (بدارك المترسل وحقائق الآونل ازعار بالإليز كات عبدالله بن احمد برجمود كلي (ميرواييند) خااص (۱۸۴)

المعالم 14 (تغيير صادي از علامه المعربين محمد صادق ما كلي (م ١٣٣٣ العد) مطبوع يكتبه فيعل مكتر من الم ١١١٣ الم

458

قَـرُ ضَاً حَسَناً ": قرض حن سے مرادایا قرض ہے جو حلال مال سے دیا جائے۔ یاریاسے پاک ہوکرا خلاص نیت ے دیا جائے یا قرض دے کراحیان جنا کراس کا تواپ ضائع نہ کیا جائے۔ (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محربن ضیا والدین عمر دازی (م<u>۹۰۱</u> ۵) مطبوعه دار الفکر بیروت البنان م ۲۰ س ۱۸۰) (الوارالمَّة بل واسراراليَّاويل السروف به بيضاوي ازقاض الوالخير عبدالله بن عمر بيضاوي شراذي شأفي (م140 هـ) من 104) (اباب النَّاويل في معانى المتزيل المعروف يتغير فإن از عام على بن محد فازن شاهي (م<u>٢٥٠ ك</u>يد) من اص ١٨٥) (تغيرروح العالى از علامه الوالفضل ميرحورة الوي على (من عاله) مطبو مكتبه امداد بدلمان ٢٠ م ١١٢٠) (تغیرصادی از ملامیاحد بن محرصادی مالکی (م۱۲۲۳ه)مطبوعه کمته فیعل که کرمه ج ا ص۱۱۱) عَفْمه كَمَّه اصْعَافا كَتُمَّو قَ ": ضِعُفٌ (بَكُسِرُسُ) كَيْ شَكَامُ لِأَلْ إِنا رَايَ ضَعُفٌ صُعُفُ (نَتِهِ اور ضمة صُ كَ ساتِهِ) بمعنى كمزوري _ قوت كاخلاف _ (الغردات في فريب القرآن ازعلام حسين بن محد كمفعل الملقب بالراغب اسغباني (ع<u>رق ۵</u> مطبور فورتو كارغاز تبارت كتب كراجي أص ۲۹۹) (المعباع الميزيخ على مامن) آیت کامفہوم ہیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیلی کے اجر کوئیک اعمال ہے گئی گنا زیادہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک نیکی گئی لا کھ فَبُضٌ كامعنى ہے بسیٹنا،تنگ ہونا تنگی کرنا،لینا ئیبُصُطُ كامعنی ہے قبض كامقابل بیعنی پھیلا دینا،وسعت دینا،عطافر مانا بَسُطُ اوربَصْطُدونُوں کا ایک بِی معنی ہے۔اس لیئے یہاں دوقراً تیں ہیں: یَبْصُطُ، یَبْسُطُ آیت کامعنی میہ ہے کہاللہ تعالیٰ جھی روزی تنگ کر دیتا ہے یا کسی کی روزی تنگ کر دیتا ہے یا کسی ہے لیتا ہے اور بھی روزی فراخ کردیتا ہے یا کسی کی روزی فراخ کردیتا ہے یا کسی کوفراخی عطافر ما تا ہے۔ وہ فقراً کے لیئے اغنیاءے لیتا ہے اور فقراء کو دیتا ہے۔اغنیاء کا صدقہ وخیرات کرنا در حقیقت اللہ کو قرض دینا ہے۔ حضرت ابوالدحداح رضی الله تعالی عذکے یاس مدینه طیب میں دو باغ تھے۔ایک عالیہ میں دوسرا سافلہ میں ۔انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوگرعرض کی یا حبیب اللہ! میرے پاس دوباغ ہیں اگر میں ان میں سے ایک صدقہ کر دوں تو کیا مجھے اللہ تعالی ایساباغ جنت میں دے گا جس میں میری بیوی اور بیچ بھی ساتھ ہوں؟ حضور نے فر مایا! ہاں۔عرض کیا یارسول اللَّمَيَّةُ! صَانت و بحکیئے _آپ نے صانت دی_انہوں نے بہترین باغ، جس کا نام صنینیہ تھا، اللَّه کی راہ میں حیرات کردیا۔اس باع میں اس کا خاندان رہتا تھا۔اس باغ کے دروازے پر کھڑے ہوکریوی کوآ واز دی کہاہے ام الدحداح! بيرباع ميں نے رب كے ہاتھ فروخت كرديا ہے يہاں سے نكل چلؤاب بيرباغ ہماراميس معادت مند بيوى نے کہا:''مبارک ہوتم نے بہترین گا مک کے ہاتھ بڑے تقع والاسودا کیا ہے۔''

> (تغییرالقرآن الشووف چنیراین کثیرها فاقاله این آمنیل بن فرین کثیر شاقعی (میمایسیده) ترا س ۱۶۹۹) (تغییر کبیر از امام الدین مجدین طباها دین هر مازی (میمانی و میمانی) (الجام کا دکام القرآن از طار ایون بداندگرین امر الحاج قریکی (میمانی سام معلوره ادالکت العربید و تألیمان ترا س میمانی (احکام القرآن از امام اید کرام برین می دازی جساس (م سفته به میمکورد ادالکت العربید بیروت لبنان ترا س میمانی

اس پر بیآیت نازل ہوئی۔اس باغ میں چھ سو پھل وار درخت تھے۔

وموهوه وموهوه واحكام القرآن

حضرت عبدالله بن عمرض الدعنها سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُونَ آمُوالَهُمْ فِي سَبِيلُ اللهِ كَمَثَل حَبَّةٍ الآية (سوره بقره آیت ۲۲۱)

اُن کی کہادت جواینے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اُوگا ئیں سات بالیں ، ہر

بال میں سودانے ،اوراللہ اس سے بھی زیادہ برھائے جس کے لیئے جا ہے اور اللہ وسعت والاعلم والا ہے۔

..... نازل ہوئی جس میں خبر دی گئی مسلمانوں کوایئے صدقات کا بدلہ سات سوٹمنا یااس سے زیادہ ملے گا'اس پرحضور

محوب یاک ﷺ نے دعافر مائی۔"اے میرے مولا! میری امت کواورزیادہ دے"

اس يربيآ يت تازل مولَّى: ﴿ مَنْ ذَا الَّذِي يُقُوضُ اللَّهَ قَرُضاً حَسُناً.

اس آیت میں بتایا گیا! نیکی کا اجر کئی گنا کر کے ملے گا۔

تبآپ نے دعاما تگی:''اے میرے دب!میرامت کواورزیادہ دے''

ال يربياً يت أثرى: إنَّمَا يُوفَّى الصَّابِرُونَ أَجُرَهُمُ بِغَيْرِ حِسَابِ الآبة (سوره زمر آیت ۱۰۱)

صابروں ہی کوان کا تواہ بھر پوردیا جائے گا' ہے گنتی

نی اکرم محبوب اعظم بیلنے کی دعا اور رضا ہے امت کے تیک اعمال کا بدلہ بے کتی دیا جائے گا۔ جہ (الدرالمغی راز حافظ جال الدین بیوٹی (مراہیہ ہے) مطبوع کتیآ یے اللہ الحقی تم ایون شااس ۲۱۳)

مسائل شرعيه

جہاد کی تیاری اور دین اسلام کی نُصرت میں خرج کرنا اعلی درجہ کے صدقات ہیں 'پیفقات بعض اوقات متحب ہو۔

اور بعض اوقات فرض ہوجاتے ہیں۔حسب حالات ان کے احکام بدلِ جاتے ہیں۔

(احكام القرآن از علامه ابو بكر محد بن عبد الله المعروف بابن العرلي ما كلي (مع ٢٨ هـ) مطبوعه اركم و في بروت لبنان أنااص ٢٣٠)

(احكام القرآن ازام الوكراتيرين كل رازي صاص (م يناه) مطبور واراكتب العربية يروت البنان عاص ١٥٥)

(الحامع لا حكام القرآن از علامه ابومبدالله في بن احمه ما كل قر فلي (م ١٢٨٥ ٥) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان ج ٣٠٠ ص ٢٣٠)

(تغير جلالين أز علاسها فقطال الدين سيولمي (م اال م) وعلام جلال الدين على عطوعه كتبريعل كمرس)

(منيرصاوي ازعلامه احمد بن محرصاوي ماهي (١٣٢٠هـ) مطبوعه مكته فيعل مكرمه ن احس ١١٢)

(مغیر کیبر ازامام فخرالدی محدین ضاءالدی قررازی (۲۰۱۰ه م)مطبوعه ارافغکر بیروت ابتال ۲۰ می ۱۷۸) (لباب الناويل في معالى المتروف المعروف يغير فازن از علام في بن محد فإذن شافي (١٥٥٠ مه ٢٠) جارس ١٨٥)

(مدارک التر لل وهائق الآول ازعلامه ایوالبرکات عبدالله بن احمد بن محود منی (مر ۱۵۵ه) ج۱۸۵)

فقیر، مسکین، بیتیم، بیوه، بھوکے، بیاہے وغیرہ محتاجوں پر حسب ضرورت خرج کرنا اللہ کی راہ میں خرج کرنا اللہ کی راہ میں خرج کرنا ہے 'بینفقات اللہ تعالیٰ کو پہند ہیں اِن مجتاجوں پر خرج نہ کرنا اور بخل سے کام لینارب تعالیٰ کے ہاں بخت

نالبندیدہ ہے محتاجوں کودیئے جانے والےصدقات وخیرات محتاجوں کے ہاتھوں میں پہنچنے سے پہلے رب تعالیٰ کے

قبضة قدرت ميں جاتے ہيں اوروہ اپنے كرم سے انہيں قبول فرما كران كابدله عطافر ما تا ہے اللہ تعالیٰ بندوں سے بندوں

کے واسطے لیتا ہے اور بندوں کو بندوں کے واسطے عطا کرتا ہے۔

حدیث قدی شریف میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّهَ عَزَّوجَلَّ يَقُولُ يَوُمَ الْقِينَةِ يَا ابْنَ ادَمَ مَرَضُتُ فَلَمُ تَعُدُنِى قَالَ يَارَبِ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالِمِيْنَ قَالَ آماً عَلِمُتَ اَنَّ عَبُدِى فُلاَنا مَرَضَ فَلَمُ تَعُدُنُ اَمَّا عَلِمُتَ اَنَّكَ لَوُ عُدُنَّهُ لَوَجَدُنَّيْ عَنْدَهُ يَا ابْنَ ادَمَ اَسْتَطُعَمُتُكَ فَلَمُ تَطُعِمُنِى قَالَ يَارَبِ تَعُدُهُ اَمَّا عَلِمُتَ اللَّهُ عَلَيْهُ لَوَجَدُنَّيْ عَنْدَهُ يَا ابْنَ ادَمَ اَسْتَطُعَمُتُكَ فَلَمُ تَطُعِمُنِى قَالَ يَارَبِ كَيْفَ اَطُعْمُهُ اَمَّا كَيْفَ اَطُعْمُهُ اَمَّا عَلِمُتَ اللّهُ عَمْدُ وَانْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ امَا عَلِمُتَ اللّهُ الْمُعَمِّكَ عَبُدِى فُلانَ وَ فَلَمْ تَطُعْمُهُ اَمَّا عَلِمُتَ اللّهُ عَمْدَ اللّهُ عَمْدُ لَوْ وَاللّهُ عَمْدُ لَوْ اللّهُ عَمْدُ لَوْ اللّهُ عَمْدُ لَوْ اللّهُ عَلَمُ لَا اللّهُ اللّهُ عَلَيْ يَوْلَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّه

رسول الله على في الما الله على في المت كروز بند ب سے فرمائ كا الدائرة والله الله الله والله في في الله الله والله والله

(احكام القرآن از علاصا بويمر حمد بن عبد الله المعروف بابن العربي الكي (م ٣٣٠هـ) مطبوعه دار لعرفه بيروت البنان ج1 دم ٢٣٠) (الجامع لاحكام القرآن از علاصا يوعيد الله حمد بن احمد ما كلي قريلي (م ٢٦٨هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ج٢٠٠ م ٣٣٠) (لباب الباولي في معاني التربيل المعروف بينم يرخاز ن از علاسا كل بن محد خازن شافعي (م ٢٥٤هـ) ج1 دم ١٨٥)

﴿٣﴾ قرض پرزیادتی طلب کرنا سود ہے جوحرام ہے۔البیۃ قرض ادا کرنے والا اگراپی طرف ہے احسان کے طور پر پچھ

زیا دہ دیے تو بہتر ہے' حضور محسن کا کتات نبی ا کرم ﷺ جب بھی قرض لیتے تو واپسی میں قرض سے پچھوزیا دہ ادا فرماتے۔ ۱۴ (الجائع لاحکام التر آن از علامہ ابومیدانشرہ بن اس الکی ترقبی (۱۲۸۴ء)مطبوعہ دارانکب العرب بیروٹ ابنان ہے ۴۰۰

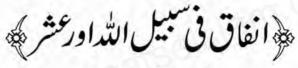
•••••••••••• ﴿ ٣﴾ ﴾ قرض کومقررہ وفت کے اندراوا کر نالازم ہے۔ادائیکی بیس ٹال مٹول اور جیلے حوالے ہے تاخیر کرنا گناہ ہے۔ (اپائعلاء) مالا آن اناعلاء ایوبرالشقرین امر ۱۳۸۸ ہے) مبلوردارالکت امر بیرونالبنان ناج سم ۱۳۸۰) ﴿٥﴾ صدقة كرنے عقرض دينازياده واب كاباعث باورقرض كى ميعادتك اگرمقروض قرض ادانه كر سكاتو مزيد بهولت تک مہلت دینا کارٹواب ہے۔مہلت دینے سے ہرروز قرض کے برابرصدقہ کرنے کا ٹواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: مَامِنُ مُّسُلِمٍ يَقُرِصُ مُسُلِماً قَرُضاً مَرَّ تَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَ قَتِهاَ مَرَّةً (رداوان الدخن ابن معود اص عدا) جوملمان کی مسلمان کودومرتبة قرض دے اس کا ثواب اتناہے جتناا یک مرتبہ (احدال) صدقہ کرنے کا ہوتا ہے (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الإعبد الذي ين احمد الكي قرطي (م ١٦٠٥ هـ) مطبوعه واد الكتب العربيد بروت لبنان ج سع عن ٢٣٠) ﴿١﴾ ہروہ شے جس کی مثل موجود ہے اس جنس ہے قرض دینا جائز ہے۔ مثلاً غلہ کی تمام اجناس،روپیہ، پیسے، پھل، کیڑا،مٹی ریت،اینٹ،وغیرہ۔ (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوم بدالله تحرين احمد بالكي قرطبي (سم٢٦٨ ٥٠) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لبنان خ٣٠ من ٢٣٠) (تغییر القرآن العروف بغیراین کثیرهافظ لما دالدین استعیل بن قرین کثیرشافعی (۱۳۰۰ ۵) خاص ۲۰۰۰) (احكام القرآن از علاسا يو بحركوين عبدالله العروف إين العرلي الكي (م٣٣٥ هـ)مطبوعه اركم وفد بيروت البنان نيّا الحس. ٢٣٠) ﴿ ٤ ﴾ قرض خواہ ،مقروض نے کوئی ہدیہ قبول نہ کرے۔ ہاں اگر قرض کینے سے پہلے ان میں ہدید کا تبادلہ ہوتا تھا تو اب قبول كرناجارز ب-حديث شريف مين ب: إِذَا ٱقُرَضَ ٱحَـدُكُمُ قَرُضاً فَأُهْدِئُ لَهُ ٱوْ حُمِلَهُ عَلَى الدَّابَةِ فَلاَ يَرْكَبُها وَلاَ يَقْبَلُها إِلَّا أَنُ يُكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبُلَ ذَٰلِكَ (رواه این بادیمن کی بن الی احال من افس عدا) جب تم کسی کوقر خددو، اس کے لیئے ہدید دیا جائے یا اے سواری پرسوار کیا جائے توہدیہ قبول نہ کرے اور نہ سواری پر سوار ہو ۔ مگر جب قرض سے پہلے ان کے درمیان ہدیہ وغیرہ کے تباد لے ہوتے تھے۔ ند (الجام کا مکار انسان نام الرائد انسان نام الرائد کی اللہ میں اللہ کی ترقمی (مرابعیہ) مطور دارالکت العربیہ پردت البتان نام الاس ﴿٨﴾ الله كاراه مين حلال كمائي سے خرچ كيا جائے حرام كمائى كاصدقه الله تعالى قبول نيين فرما تا-آيت مين "قرض حن"اي (انوار التو يل واسرار ال ولي المعروف بدينها وي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عربينا وي شرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) من ١٥٩) کوکہا گیا ہے۔ (تغییر کیر از امام فوالدین می من مناهالدین مروازی (۱۳۰۴ مه) مطبوعد دار افکار بروت البنان می ۱۸۰ می ۱۸۰۰ (تغییر صادی از علامه امرین توصادی اکی (۱۳۳۶مه) مطبوع کید فیل که کرمه این ۱۱۳ قرض دے کرمقروض پراحسان ندر کھے اور شاہے ایذ اوے کہ اس سے قرض دینے کا اجرضا کتے ہوجاتا ہے۔ اس فرح کوقر خل صن کہا گیا ہے۔قرض دیے میں ریا ہے ہیے۔ (تغيركير ازامام فرالدين محد من ضياء الدين مررازي (١٠٠٠ه) مطبوعة ارافقريروت لبنان ١٠٠٠م،١٥) (الوارات يل وابراران ول المروف بيناوي از قاصي الوالخير مبدات بن مرينيادي شرازي شاقبي (م ١٨٥٠ م) ص ١٥٩) (باب الأول في معاني المتزيل المعروف يتغير خازن ازهلام على بن محد خازن شافعي (م٢٥٠ يه ١٥) ج الم ١٨٥) تغيرروح العالى از ملاسه الوالمنسل سيرمووا أوى فني (م٥١٥ احر) مطبوع كميداد ادبيلاك تع الم ١٦٢٠) (مغير صادى از علاسا حرين محرصادى ماكى (م٢٢٢ه) مطبوع مكتر فيمل كم كرسان المرسان الم

﴿ ١٠﴾ محبوب رب العالمين حضور رحمة للعالمين ﷺ كي رضا ہے الله تعالیٰ كرم فرماتے ہوئے اپنے احكام ميں تبديلی فرما تا ہے تا كدامت مرحومه كونفع زياده ملي - آپ كى دعائے قرض كا اجر بے ثمار گنا برد هاديا گيا۔ ﴿ تغيرالقرآن المروف بِتغيرا بن مُثير القرآن المروف بِتغيرا بن مُثير مافقة فادالدين النبيل بن مربن كثير شافعى (م قرض اورصدقہ کا تواب مُسن نیت اور اخلاص کی پختلی ہے بڑھتا ہے اخلاص میں جس قدر قوت ہوگی صدقہ اور فرض کا ثواب ای قدر بڑھ جائے گا۔ ہزاروں سے لاکھوں، لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے بے انتہا، بے حیاب اجر حسن نیت اور اخلاص میں پختگی کی مقدار بڑھتا ہے۔ چونکہ امت میں بلکہ نسل انسانی میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیم اجھین کا اخلاص بے مثال تھا۔اس لیئے ان کےصد قات کا اجربھی سب سے زیادہ ہے۔ اى سلسله يين حضور رحت عالم على فصحاب كرام عدار شادفر مايا: لَوُ أَنْفَقَ آحَدُهُمُ أُحُدًا ذَهَبا مَّابَلَخَ مُدُّ آحَدِكُمُ وَلَانَصِيْفَهُ (رواوالا مام احد عن ليسف بن عبد الله بن سلام في منده عجه ص ١) (بعد میں آنے والے) اگر اُحد پہاڑ برابر سونا صدقہ کریں تو تمہارے مُدیا نصف مُدخرج کرنے کے ثواب کے برابرتيل ہوگا۔ (تغيرصادى ازعلاما احربن محرصادى ماكل (معداد) مطبوء كمترفيل كم كرماح اص ١١٢) ﴿۱۲﴾ ہرتنگی کے بعد فراخی ہونالازی ہےاس کاعکس ممکن ہے لازمی نہیں۔ آیت مبار کہ میں کلمات کی ترتیب یہی واضح کرتی ے تبض کے بعد بسط کاذکرے۔ نيزار شادرياني ع: إنَّ مَعَ الْعُسُرِ يُسُوًّا ١٦ إنَّ مَعَ الْعُسُرِيسُوا (سوره الم نشرح آيات: ٢٠٥) بيشك دشواري كے ساتھ آسانى بے بيشك دشوارى كے ساتھ آسانى بے۔

بلکے علماء کرام نے فرمایا کہ ایک شکل کے بعد دہری سہولت میسر آتی ہے۔ شکلی اور دشواری پرصبر لازمی ہے۔ ﴿ تغیر صادی انظام احمدی اور میں انظام اور میں انظام اور میں انگل (میں میں انگل کی سازی انگل کی کریٹے انس انسان

ተ

اب(۳۹):



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرُّحِيْمِ ﴾

حل لغات:

آَنَفَقُو ا '': اِنْفاَق ہے مرادخرج کرنا ہے بیامروجوب کے لیئے ہے اورمکن ہے کہ بیامرا تجاب کے لیئے ہوئیعنی زکوۃ، صدقات واجبہ، فِطر اور نقلی صدقات اللہ تعالیٰ کی راہ میں اللہ تعالیٰ کی رضاجو کی کے لیئے ادا کرتے رہو۔

وِنْ طَيِّبِاتِ '': طيبات طَيِّبَةً كى جَمْع ہے۔طیبہ کے دومعنی ہیں' کھر ااور حلال حواس اورنفس جس شے کولذیذ جانیں دو طیب کیس

اصطلاح شرع میں طیب کھانا وہ ہے جس کالینامن حیث الجواز ،من حیث القدر اور من حیث المکان جائز ہو'ایبا کھانا طیب ہے۔

ائ معنی میں ارشادر بانی ہے: کُلُو امِنَ الطَّیبَاتِ وَاعْمَلُو اصَالِحًاالآبة (سورة المعومون آیت: ۵۱) یا کیزہ چیزیں کھاؤاوراچھاکام کرو۔

نیزارشادربانی ہے:

قُلُ مَنْ حَوَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِي اَنحُرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزُقِالآية (سورةالاعراف آيت :٣٣) تم فرماؤكس نے حرام كى الله كى وہ زينت جواس نے اپنے بندوں كے ليے تكالى اور پاك رزق۔

وہ انسان جو جہالت بقتق اور بُر ہے اعمال کی نجاست ہے پاک ہر اور علم ، ایمان اور محاس اعمال ہے مزین ہو، طیب الله تعالى كايدار شاداى معنى مين ب: ٱلَّذِيْنَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ (سورة النحل آيت ٣٢) وہ جن کی جان نکا لتے ہیں فرشتے ستھرے بن میں۔ خوشبوبے مثال، وباؤں ہے پا کیزگی اورایمان کولذت وسرورحاصل ہونے کے باعث مدینہ منورہ کو' طیبہہ'' کہاجا تا ہے بیہ مقام شفاہ۔ (المغروات في غريب القرآن از علامة حين بن محد المفعل السلقب بالراغب اصغباني (ع٢٠٥٥) مطبوعة نورمحه كارخانة تجارت كت كراحي ص٠٩٠٣٠٨) اس آیت میں''طیبات'' سے سھری اور حلال اشیاء مراد ہیں ۔طبیات بھع ارشاد فر مانے میں اس طرف اشارہ ہے ک ا بی ہر دل پند شے میں صدقہ کرو۔ مال، مولیتی، اسباب، لباس، خوراک وغیرہ ہر شے میں سے صدقات دو۔ (النيرات الاحرب ازعلام احرجون جونيوري (م الاهراه) مطبوع مكتبه هائي كله بنكل بشاور م ١١٦) (تعير مظيري از طامه قاضي تا دالله يالى في عمالي تعددي (عود اله) (اردور جد) عن ٥٩ ٥) (تغيير جلالين ازعلامه ما فظ جلال الدين سيولي (م <u>ااو</u> هـ) وعلامه جلال الدين كال مطبوعه مكتبه فيعل مكرم ((تغیرصادی از علامه احمد بن محم صاوی مالکی (م۱۲۲۳ه) مطبوعه کمته فیعل که کرمه ایج اس ۱۲۷) (تغيير دوح المعاني ازعلامه الوافعنل سيدممو وآلوي حتى (م201ه هـ)مطبوعه مكتبه امداديه مانان تح ٢ ص ٣٩) (لياب النَّاويل في معاني المتزيل المعروف يغير خازن ازعلامة في بن محد خازن شافعي (م212 هـ) ننَّا عم ٢٠٨) (مغير كبير از امام فرالدين محد بن فيا والدين عررازي (م ٢٠١٠ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنال ت ٤ ص ٦٦) (انوار المتر يل وامر ارات ويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخير مبد الله بن عمر بيضادي شرازي شافعي (م ١٨٥ ه) م ١٤١) م جوایے یاغیر کے لقع کے لیئے کیاجائے تکسٹ کہلاتا ہے۔ (المغروات في غريب القرآن از علامة حين بن محمد المنقب بالراغب اصنهاني (معنده م) مطبوعة ورمحد كارغانة تبارت كب كرا جي ص ٣٣٠) کسب میں تجارتی مال ،سونا ، حاندی ، جانور ،صناعت وغیرہ شامل ہیں۔ آیت کامفہوم ہیہے کہا ہے مسلمانو! اپنی کمائی میں ہے کھر ہے حلال اور دل پیند مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ الله تعالی حلال مال اور حلال کمائی ہے کہتے ہوئے صدقات وخیرات قبول فرما تا ہے۔ لہذا حرام کمائی اوراس سے خرج اللہ کے ہاں بخت ناپسند ہیں۔وہ انہیں قبول نہیں فرما تا۔ وَمِمًّا أَخْرَجُنا لَكُم مَنَ الأرضِ ":اس عمراد مرزين بيدادار عديعن غله، فيل مبزيال،معدنيات، د فنے وغیرہ سب زمین سے نکلتے ہیں ان سب میں سے اللہ تعالیٰ کامقرر حصہ اللہ کی راہ میں خرج کرو۔ (تغییر مظهری از علاسهٔ قامنی شاهاند یانی می عنی تعدوی (مهاسمانه) (اردوز جبر) نام ۴۰م (۱۷) (الجامع لا حکام القرآن از علاصه ایونمیدانشدهرین احمر مالکی قرینی (مر124 هه) مطبوعه دارانکب العربیدیروت لبنان خ ۴۰م (۳۲) (تغییررون المعانی از علاصه ایوانفضل میدمود آلوی نفی (مر221هه) مطبوعه کشیدامداد میدمان نام ۴۰۰) ": تَيَمَّمُوُّا. أَمْ بِ بِنَا بِجِسِ كَامِعَتَى بِ: قَصِد كُرِنَا، حَامِنَا۔ (المغردات في غريب القرآن اذعلام فسين بن محر كمفعل الملقب بالراغب اصفها في (عليه ٥٠٥) مطبوعة ومحركا دخارة تحارت كتب كرا في الم عدر کی حالت میں یائی چھوڑ کرمٹی سے طہارت حاصل کرنے کے قصد کو میم کہا جا تا ہے۔

النَّخَبِيْتُ ": طَيب كامقابل ، بمعنى ناپنديده، برخيس شخبيث ، محسوس بويامعقول اى دجه باطل عَقَا كَدِ ، جِهو في بات ، حرام اشياءاورفعل فتيج خبيث كهلا تا ہے۔قر آن مجيد ميں ان سب معنوں ميں خبيث استعال ہواہے' ارشادربانى ب: وَيُحَوَّمُ عَلَيْهِمُ الْحَبَائِثُالآية اورگندى چزينان يرحمام كرے (موره افراف آيت:١٥٤) نیزارشادر بالی ہے: وَنَجُّينَهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتُ تَّعْمَلُ الْخَبُّتُ الآبة (سورة الانبياء آيت: ٣٧) اوراے اس بستی ہے نجات مجشی جو گندے کام کرتی تھی۔ نیز ارشادر بانی ہے: مَاكَانَ اللهُ لِيَذَرَ المُؤُومِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِينُوا لَخَبِيتُ مِنَ الطّيبِ الإينوسورة آل عمران آيت ١٤٩٠) الله مسلمانول کواس حال پر چھوڑنے کانبیس جس پرتم ہوجب تک جُد انہ کردے گندے کو تھرے ہے۔
﴿ الله مسلمانو لَ مُورات فَى غرب القرآن ادعار صین بن محد النعل السلت بالراف اسنهافی (عادہ و) مطبوعة ورور کارفات جاراتی اسال ند کوره بالا اوراُن جیسی متعدد آیات میں افعال قبیحہ، نفوس خبیثہ، کفروغیرہ کوخبیت کہا گیا ہے۔ آیت مبارکه میں طیب سے مرادا گرحلال ہوتو خبیث سے مراد حرام ہوگا ادر طیب سے مراد کھر استحرا ہوتو خبیث سے مراد گندا اور ردی مال ہے۔ اور طیب سے خوش ولی سے دیا ہوا مال مراد ہوتو خبیث سے بدولی سے دیا ہوا مال آیت کامعنی ہے: حرام، گندی، ردّی مال کی خیرات کاارادہ نہ کرو۔ اور بدد لی سے خیرات شدو۔ (التيرات الاحريه انطامه احريون جونوري (م عمالا مه) ملوع كته تقانير فله مثل بثادا م ١٦٥) (تغيرون العالى انطامه الإلغنس مدمودا لوي مني (م حريجا ما ما معروري المان ج م ٢٠٥) (انوار المتر يل دامرارا الول العروف بيناوي از قاضي الواقيم مدالله بن عربيناوي شرازي شافي (م ١٨٥٥ م) ص ١١١) نعم بالخذيه ألا أن تنفهضوا فيه ":غَمَضُ كالمعنى باوتكه، سستى مُغلَّت، كالمل اورجتم يوتى. تشيى زمين كو" أرُض غامِض " اور چيى كلام كو"كلام غامض" كتم بير-(الغردات في غريب الترآن از علامة سين بن محد المنعل اللعب بالراف اصغها في (يم و عده كار فارتبارت كب كرا بي الم یہال جمعنی در گذراور چتم ہوتی ہے۔ آیت کامعنی بیہ ہے کداگر تم کوردی مال یا حرام مال قرض کے بدلہ میں دیا جائے تو حمہیں اس کالینا گوارانہیں اگراہے لو گے تو بادل نخواستہ، تا گواری اور آ تکھ بند کر کے لو گے۔ اے مسلمانو! جبتم ردی اور حرام مال لیزا پیند تہیں کرتے تو خیرات وصد قات میں ردی مال نہ دو کہ اللہ تعالی بھی یہ مال تبول بين فرماتا_ (لباب الآويل في معاني التويل المعروف بتغيير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (١٠٥٠ عـ ١٠) ج اجس (تغيرره ح المعانى از طام ايو الفعل ميد حودا لوى خلى (م ١٥ ١١ه م) مطبوع كتب ايد ادبيلمان تع من ٢٠) (مغيركير ازام مخرالدين عربن فياءالدين عررازى (ملاقات)مطبوعه دارالفكريروت البنان يدي ميد)

466

(الوارالتو بل وامرارال ولل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعيدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م١٨٥٠ هـ) من ا١٤)

ان نزول:

کریمہ نازل ہوئی۔

بعض انصاری حضرات نے ردی تھجوروں کے خوشے مجد نبوی میں ٹا نک دیئے تا کدائل صفہ کھالیں' ایک مرتبہ حضور 🌓 سیدالا نبیا ﷺ نے اُن کوجھاڑ کر فر مایا کدان ردی تھجوروں کا صدقہ کرنے والا ناقص ثواب جاہتا ہے اس پر بیآیت

(الدراكمنوراز حافظ جلال الدين سيوطي (م االه يد) مطبوع مكتبه آية الله العظمي قم ايران ج ابس ١٣٨)

(ا ظام القرآن از علامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالي (معمده ٥) مطبوعه دار لمعرفه بيروت البنان ح الس ٢٣٣٠)

(تغييرمظبري ازعلامه قاضي ثناءالله ياني تي عنالي مجد دي (مي١٢٢٥هـ) (اردور جمه) ج٢ ص ٢٩)

(انوارالتو يل داسرارات ويل المعروف به بينياوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بينياوي شيرازي شاقعي (م ٢٨٥٠ هـ) من اعا) (تغییرالقر آن المعروف یتغییراین کثیرهافظ مادالدین آشغیل بن قربن کثیرشافعی (م۲۹۷۷ه ۵) ج۱ اس ۳۲۰)

(تغييرودح المعانى ازعلامدا بوالفضل سيرمحوو آلوي عني (م ١٥ علاه) مطبوعه مكتب الداديد مان ٢٠٠٥م ١٣٥) (مغیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م <u>۹۱۱ ه</u>) وعلاسه جلال الدین محلوعه مکتبه یعل مکه مرسه)

(الغيرصاوي ازعلامه احربن محمصاوي ماكلي (معداء)مطبوعه مكتبه فيعل كمرساح الس ١٢٨)

(لماب الباويل في معاني المتزيل المعروف يتغيير خازن ازعلام على بن محد خازن شافعي (مر٢٥ ٧٥) ج المن ١٦) (مدارك التوطل وتفائق الآول ازعلاسه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محموطي (مروايه) ن ايس ۲۱۰)

(الغيرات الاحميه ازعلامه احمد جون جويوري (م١٣٥ اهد) مطبوع كمتبه تقاني كله جنلي يتاور ص١٦٧)

بعض لوگ اپنی تھجور کی پیداوار کے دو حصے کر دیتے ،ردی تھجوریں ایک طرف اورعمدہ تھجوریں دوسری طرف جب کو صدقہ وصول کرنے والا اُن کے باس آتا توروی مجوروں میں سے دیتے۔اس پر بیآیت مبارکداتری۔

(الدراكمنو رازحافظ جلال الدين سيولي (م اله بري مطبوع كمتبرآية الشافقي قم ايران بي ابس ١٣٨) (تغيير روح المعاني از علام ابوالفعل سيركورة الوي في (م ١٣٥٥) هي مطبوع كمتبر الداديدين ن ٢٣٠ س٣٥)

ایک بارنبی اکرم ﷺ نے صدقہ وخیرات کا حکم دیا' بعض لوگ ردی تھجوریں لے کر حاضر ہوئے' اس پریہ آیت نازل

(الدرالمؤراز حافظ جال الدين سيوطي (م االيد م) مطبوع مكتبة آية الله المعلى قم ايران جامع اسم

ممکن ہےتمام واقعات ہوئے ہوں اورآیت مقدسہ اِن کے بارے میں نازل ہوئی ہو۔ یہ بعیر ہمیں۔

مسائل شرعیه:

جائز کسب ہے روزی تلاش کرنامباح ہے۔ کسی جائز کسب کوتقیر نہ مجھنا چاہے' شدید حاجت کے وقت کسب کرنالازی

(احكام القرآن ازام م ايو كراحر بن على دازي ها مل (م تعله على المطبوعة دارالكتب العربية يردت البنان أج الم ٢٥٥) (الباب الناويل في معالى التو يل العروف يشير خازن ازعلاس كل بن محد خازن شافعي (م ٢٥٥هـ)

پی ضروریات پوری کرنے کے لیئے سوال کرنے ہے کسب کرنا بہتر ہے اگر چدوہ نہایت ہی معمولی ہوا سلام نے ہاتھ

ے کمائی کرنے کی حوصلہ افز ائی فرمائی ہے۔

حكام القرآن •••••••• مسيح مرفوع حديث شريف مين ب كه حضور سيدووعا لم الله في ارشاد فرمايا: لَا نُ يَّا خُذَ آحَدُ كُمْ حَبُلَهُ ثُمَّ يَغُدُو إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيْعَ فَيَأْ كُلّ وَيَتَصَدَّق خَبُرٌ لَّهُ مِنْ آنْ يَّسُالَ (رواه النفاري دسلم والنساقي من المع هم يرة / بحواله) (النفس الكير مخترش آنا كاس الصفير للسنادي الرام المبدالرة ف سنادي شأفي (مهم منساه) "رة م من ٢٠٠٥) تم میں ہے کوئی ری لے کر جنگل چلا جائے ۔ لکڑیاں کاٹ کریچے اور اس أجرت سے خود کھائے اور صدقہ کرے بیاً س کے لیئے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے اپنی ضرورت کے لیئے مانگتا پھرے۔وہ اسے خیرات دیں یا نددیں۔ (احکام القرآن ازام اید کرام برین ملی داد کار مسامی (م معده) مطبوعه دارالنب امرید پیروت ایران آن می ۲۵۵) (ایب الآویل فی سالی التر کی السروف بغیر طازی از طار می بری تر خازی اثنائی (م ۲۰۹۵ برد) آن اس ۲۰۹ متقرے، کھرےاور حلال مال نے صدقہ وخیرات کرے۔ردی اور حرام مال ہے کیا ہوا صدقہ وخیرات اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرما تا۔ نیز صدقات خوش دلی ہے کیئے جائیں۔ در ندان پر تواب نہ ملے گا۔ آیت مبار کہ میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان ہواہے۔ (احكام الترآن ازام ابو بكراحد بن على مازى يصاص (م مع اله على عليه عداد الكتب العربية يودت البنال في اص ٢٥٥) (إيركام القرآن از علام الوجر تيرين عبد الله العروف باين العرفي الى (معهده عند عبد المعرف بيروت لبنان أن اس ٢٣٥) (منيرود ح العالى ازعلا ما اوالعنل سد حود آلوي على (مودات)مطير عكت اداد يدان ٢٦ ص ٢٩) (انواد المتر الروام الراق ول المروف بديشاوي ازقاضي الوالخير عبد القدين عمر بيناوي شراري شائي (م ١٨٥٥ هـ) من اعا) (تغيركير ادام مخرالدين محدين هيا دالدين عردازي (م101 م) مطبوعه داد الفريروت لبنان تري م 11) (تغيير جلالين از علامه مافظ جلال الدين سيولي (م ١١٠ هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوع مكته فيعل مكرمه) (تغير صادى از علاسا حمد بن محرصاوى مالى (م٢٢٢ه م) مطبوع مكتيه يعل كد مرمه ن اص ١١٤) (لباب الباويل في معاني المتر بل السروف يغير فازن از ملاسطي بن تحرفازن شاهي (١٥٠٧ هـ ٢) عاد ص ٢٠٠٨) (تغییر مظهری از علاسه قاضی شاه الله یالی تی مثالی مجددی (۱۲۲۵ه می) (ادروز جمه) می ۲ می ۵۹) (النعيرات الاحرب از طامه احمد جون جو يوري (عمااه) مطبوع كمته حقائية كله جنل بيناور م ١٩٧١) (تغییرالقرآن العروف بغیراین کیرمانظ فدادالدین استعمل بن عمر بن کیرشانق (مرایده ه) ن آام ۳۲۰) ہرقتم کے مال تجارت میں زکو ۃ فرض ہے؛شرطیکہاس میں ٹمؤ (بدھوتری)ممکن ہواوروہ نصاب کو پینچ جا ئیں مال منقولہ ہو یاغیر منقولہ۔خواہ سامان ہو یا جانو ر،غلہ ہو یا کوئی ساتجارتی سامان۔ ہرقتم کے مال یکسو بہے زکڑ ۃ اوا کرنافرض ہے۔ (التغيرات الاحميد ازطام المحبون جويوري (موااله عليد مكتيدها يركل بادرس ١٩٦١) (تغيروون العالى از طام الوافعل مدحود آلوي حق (مرد عامه) مطبوعة الداديد ان ما م ٢٠٠٠) (مغيركير ازامام فخرالدين محدين ضياء الدين مررازي (ع٢٠١٥) مطبوعد دار الفريروت البنان ح ٤٠٠ م ١٥٠) (الباب الناويل في معالى المرز لل المروف يغير خاز ن ادها من بين تدخه خاز ن شأى (م٢٥٠ مد) حام ٢٠٨٠) (هدارك المتر بل وها فق الآويل از علامه ابوالبركات مبدالله بن اتحد بن حود على (مر وايده) ج اج ام ٢٠٨) (انواد المتر يل وامرار الآويل اكمروف به بيضاد ك از قاضي ايوالخير فيدالله بن عمر بيضادي شير آذي شاقبي (مر١٨٥ هـ) من اعا) (احكام القرآن اذام الوكرات بن على واز كارها من (م معام مطبوعة اوالكتب العربية بيروت البنان أن اع م ١٥٥٠) (إحكام القرآن از علامه ابو بكر تحد بن ميداند العروف بابن العرفي التي (ع ٢٣٥٠ م) مطبوعه واركم وفديروت البنان أي الس ٢٣٥) (تغيير مظهري الإعلامة قاضي عادالله يالي في حالي جدوى (عوامه) (ادور بر) ن عص ١٠٥٥) ﴿٥﴾ سامان تجارت میں ہرچنس کا نصاب الگ مقرر ہے۔ای طرح تجارت کی غرض ہے رکھے ہوئے مولیتی کا نصاب الگ ہے۔ بلکہ ہرنوع کےمویش کا نصاب الگ ہے۔مونا کا نصاب ساڑھے سات تولہ اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون توله ہے۔ (تغيير علم ي ازعلاسة التي تا مالة إلى في خالى عددى (م ١٢٠٥ه) (اددور بد يا تي من ٥٩) (الغيرات الاحريه اذعار المعالم الموجون جونيارى (١٩٥٠ه) مطبور كيد فعانه كل جنل يشاورس ١٩١١) 1+1+1+1+1+1+1+1+1

احكام القرآن محمده محمده محمده ﴿٧﴾ اگر کسی کے پاس مختلف متم کا سامان ہو۔ تو اس نصاب کے مطابق زکو ۃ دی جائے جس میں فقراء کا نفع زیادہ ہے۔ ﴿﴿ ﴿ النبرات الاحمامِ الاعلام الحربين جونيوری (مومالاء) ملبور کتر خانه ملک نياور س ١٦٤) 🕻 🕒 زمین کی ہرتنم کی پیداوار،جس کے لیئے زمین محفوظ کر لی جاتی ہے، پرعشر واجب ہے۔ ہرقمم کاغلہ مثلاً گندم، جو، جوار، باجرہ، دھان وغیرہ اور ہرقتم کے میوے بادام، آم، اخروٹ، الی، تسم وغیرہ اور ہرقتم کی سبزی ترکاری خربوزہ، تربوز، كهيرا، ككرى، سردا، كرما، كنا، كياس وغيره أن سب برعشر واجب بيتمام اشياء وَمِمَّا أَخْرَجْناً لَكُمْ مِنَ الْأرْض کے عموم میں شامل ہیں۔ای طرح معد نیات اور و فینے بھی زمین سے نکلتے ہیں ان میں تمس واجب ہے۔ محيح مرفوع حديث مين بي كي حضور شارع اسلام عليه السلاة والسلام في ارشاوفر مايا: فِيُماْ سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوَكَانَ عَثْرِياً ﴿الْعُشُرُ وَفِيْماَ سُقِيَ بِالسَّوَانِي أَوِ النَّضَحُ نِصُفُ (رواه البخاري ٢٠١٦ ، الا مام احمد والترمزي والنسائي داين مليه وابودا وُدَمْن ابن عمر بحواله (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علام على تقل (م220 هـ)مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان في س ٢٠٩٥٣) جس پیدادارکوبارش، دریایا جشمے کا پائی سیراب کرے اس میں دسوال حصہ صدقہ ہے۔ اور جے کنومیں وغیرہ سے سراب کیا جائے اس میں بیسوال حصاصدقہ ہے۔ نیز حدیث سیح مرفوع میں ہے کہ سید دوعالم نور مجسم حضور احمد مختال ﷺ نے ارشاد فر مایا: قال فِي كُلِّ شَيءٍ أَخُرَجَتِ الْأَرْضُ الْعُشُو أَوْ نِصْفُ الْعُشُو زين كى بريداواريس عشريا نصف عشر ب (رواه اما مالانتر کاشف انعمدالا ما م ایو صغیر فعمان بین تابت گن ابان بین الی مماش کن انس بین ما لگ بحواله ... (جامع المسانیداز امام ابوالمویدهمیر بی محمود افزورزی (مر170 هر) مطبوعه داد الکتب المعلمیه بیروت البنان ترا اس ۲۶۸ م معدنيات اور دفينه كي بار عين ارشا ونبوى ب: في الرِّ كازِ النَّحُمُسُ معدنيات اور دفيزين بانجوال حصاصدقد ب (رواه ابوضيفه من حماد عن ايرابيم عن رسول التعلق ر روده برسيد ما ماد ما بردار من الموسالية. (جامع المسانيدا ولمام الوالموية مي من موالخوارزي (م ٦٦٥ هـ) مطبوعه دارالكب بلعلميه بيروت لبنان من ٢٠١٠ م) (رواه اين بديران اين عباس والمفر الحافي الكبير من توليد والمفر الحن الاوسطان جابرواين سسود بحواله) (كنز العمال في من الاتوال والانعال إعلام المعالى في (م 20 هـ ع) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان من ١٠٩٦٥ م ١٠٩١٠) یے سریح احادیث اپنے اطلاق اور عمومیت کے باعث زمین کی ہر پیداوار،غلہ، پھل،سبزی، چارہ، درخت،معدنیات اوردفینه کوشامل بران سب میں صدقہ ہے۔ (احكام القرآن از طامه الإيكر فيه بن مبدالله المعروف بابن العربي ماكن (مهيمة عهد) مطبوعة والمعرف بيروت لبنان ع اع ص ٢٢٥) (اخلام القرآن ازام مابو بكراحد بن على رازي بصاص (م مع عله حدار الكتب العربية وعد البنان في اس ٢٥٨) (الي حال حام القرآن از علاسه ابعيد الله على را م الى رفعي (م ١٧٨ه مر) مطبوعه دارالكت العربيديروت البنان ع ٣٠ م ٢٣١) (تغيير مظهري ازعلامة قاضي عا والله إلى يق عنالي مجدوي (مواسوي) (اردوز جد) نع مرا ا) (مغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اافيه ه) وعلامه جلال الدين تحلي مطبوعه يكتبه فيعمل كمه كمرمه) (تغییرصادی از علامه احمد بن محرصادی ماللی (سهر ۱۲ اهر) مطبوعه مکتبه فیعل کد کرمه ن تا اس ۱۲۷) (النيرات الاحرب ازعلامه احرجون جونوري (م١١٥٥ ع) مطبور كمترها في يخرجل بيادر من ١١٤) (تغييره و تالعاني ازعلامه الإلفضل سيحود آلوي خلي (م٥٤ تاهه) مطبوعه مكتبه إمداديه ممان ٢٠٠ م.م.م) (تغيير ازام مخزالد ن محد بن ضاه الدين مررازي (م٢٠٠ هـ) مطبوعه ارالقريروت لبنان ج٤ م ١٥) (اب بال) ولي في معالى المتر ل العروف يغير خازن از علام في بن محمة خازن شامعي (م<u>٢٥٥ ع. ٢</u>) ج الم ٢٠٠٩) ů. (مدارك التوليل وها لق الله ولي از علامه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محدوظي (مر ١٠ ١٤هـ) مجاوص ٢١٠) ☆

وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده وجوده ﴿٨﴾ زمین کی دہ پیدادار جس کو بارش ، دریا اور چشے وغیرہ سے سیراب کیا گیا ہؤ اس میں دسوال حصہ صدقہ ہے اور جس پیدادارکوکنوئیں،ٹل، دی نلکے، ٹیوب ویل،نہر، پانی بھر کرمشکیزہ وغیرہ یا جانور پر لاد کرسیراب کیا جائے اس میں

د سوال حصه صدقد ہے۔ یعنی جس قصل کوسیراب کرنے میں مشقت یا اُجرت ہوا س میں نصف عشر واجب ہے۔

(احكام القرآن اذامام الويكراهيدين فلي داز كارصاص (م عليه ع) مطبوعه دارالكت العرب بيروت لبنان ج اص ٢٥٨)

(الجامع لا حكام القرآن الاطار ابوهد الذيحة بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٣٠٠ ٥) مطبوعة وارالكتب العربية يبروت لبنان ن ٢٠٠ س ٢٠١١)

(تغيرروخ العالى از علاسالوالفشل سيحودة الدى نفى (مع علاه ما مطبوعه كمتب الداويد لمآن ج من ص ١٣٥)

(انوارالتو يل دامراراتاه يل العروف بديضاه كي از قاضي الوالخيز مبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شأفعي (م 100 هـ) عن اعا)

ز مین کی پیداوار میں نصاب نہیں۔ پیداوار قلیل ہو یا کثیر، اس میں عشر یا نصف عشر واجب ہے' آیت مبار کہ بالا اور

احادیث طیبیکولہ بالا کا اطلاق اس کا متقاضی ہے

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحر بن على داز كايت من (م عصره) مطبوعة دار الكتب العربية بيرات البنان ع اص ٢٥٨)

(اليامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الذيحرين احمد مالكي قرطبي (مير٢٦٠ هه)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ت٣٠ م ٣٠١) (احكام القرآن ازعلاسه ايويم تحدين عبدالله المعردف بابن العربي ماكل (م٢٣٥ هـ) مطبوعه دارلم وتدبيروت لبنان ثابي م١٢٥)

(تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ١٩١ هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مركزمه)

(تغيرصادى ازعلام احدين محرصادى والى (ميسام معلوي كمتبه يعل كمكرم ني اس ١١٢١)

(تغيرروح المعانى ازعلامه ابوالغضل سيرمحود آلوي حتى (م٥ ١عاء)مطبوعه مكتبه امداد بيلمان رج عن ٢٠٠٠)

(تغير كبير اذامام فخرالدين محد بن ضاوالدين مردازي (ع٢٠١ هـ)مطبوعة وارافقر بيروت البنان ح يرع ١٥٠)

(لباب النَّاول في معانى التو لل المعروف يغير خازن ازعلام في بن محرخازن شافعي (م٢٥٠ ١٥٥) ج) اج الم ٢١٠)

(تغییرالقرآن المعروف بنتیراین کثیرهافظ محادالدین استعیل بن قرین کثیرشافعی (م۲۷۷۵ه) ج ۱ م ۲۳۰) (تغيير مظهر كاز علامه قاضي شاء الله ياني تي عثاني مجددي (م١٢٥٥ هـ) (اردور جمه) ج ١٠٥٠)

ز مین کی وہ پیداوار، جس کے لیئے زمین محفوظ نہ کی گئی ہواس پرعشر نہیں' مثلاً گھاس،لکڑی،ایندھن'ہاں ان اشیاء کے

ليئے زمین محفوظ کی گئی تواب اِن پرعشر واجب ہے۔

(تغيير مظبري از علاسة تاشي ثناء الله ياني يتعلى مجددي (م ١٣٢٥ه) (اددور جمه) ج ٢٠٠٥) ١٢)

عشر وصول کرنے والے کے لیئے لازم ہے کہ پیداوار میں سے اوسط قتم کی پیدادارے عشر وصول کرے۔اعلیٰ اوراد نیٰ فتم ہے عشر وصول نہ کرے۔

(احكام القرآن ازام ابويكراحد بن على داز كارصاص (م معيد عن ما مبلوعد دارالكتب العربيد بيروت البنان أج ارص ١٥٥٨)

(الجامع لا حكام القرآن ازعلا مداد عبد الله جرين احمد الكي قرطبي (م ٦٦٨ ٥) مطبوعه واد الكتب العربيدي وحد البنان ح ٢٠ ص ٣٢٠)

(التعيرات الاحرب اذعلام احرجون جونورى (م ١٦٥ اله ع) مطرو مكتبد تقاني علم جنكي فياورا م ١١٧٠)

﴿۱۲﴾ عشر کا اداکرنا کاشتکار کے ذمہ ہے'نہ کہ مالک کے ذمہ' نیزعشر تمام پیدادارے ادا کیا جائے' عشر ادا کرنے سے پہلے

كاشت كے اخراجات اواكرنے كى اجازت نہيں۔

(تغيرون العانى ازطار الالفضل ميركود آلوي خفى (مرى على) مطبوع كمتبدا عداديد لمان عراص من

احكام القرآن

﴿ ١٣﴾ جس طرح حرام مال کھانا حرام ہے۔ ای طرح حرام کمائی سے تو اب کی نیت سے صدقہ وخیرات کرنا حرام ہے۔ ﴿ (النیرات الاحریہ انطاب احربیون جو نوری (م<u>ومیا</u>نہ) مطبوبہ کتبہ بقانہ بخل نیٹا درس ۱۲۷)

على (الوارالمز بل وامرارالآويل المروف بيناوي از قاض ابوالخيرمية الله بن مربيقا وي شاور س ١٩٥٠ هـ) من الدارالة وي المرارالة وي المروف بيناوي از قاض ابوالخيرمية الله بن مربيقا وي شرازي شافعي (م ١٩٥٥ هـ) من الدار

التغييره و آلعاني از علامه الوافعثل سيرمحوه آلوي خفي (م ٢٥ علاء)مطبوع كمتبه لعاديد بلكان ج ٣٠ ص ٣٩)

﴿ ۱۴﴾ صدقات وخیرات اورای طرح تمام عبادات کی قبولیت کے لیئے ایمان شرط ہے۔ کسی کافر کی کوئی عبادت، صدقہ خیرا ۔ قیدا نہیں کی ماتی رہے کر بھرجل مزاد نے اور صدقات وخیرا۔ کا تھکم ایمان والوں کو دیا

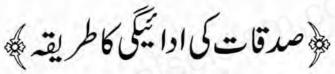
خیرات قبول نہیں کی جاتی _رب کریم جل وعلانے عبادات اورصد قات وخیرات کا تھم ایمان والوں کودیا _ ۔

آیت مبارکه کا ابتدائی جزاس پردلالت کرتا ہے۔ کرد میں میں جا

کفرے احرّ از کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

كهمين تمهار عل اكارت نه ہوجا كيں اور تمہيں خرنه ہو۔

(00)_1



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

إِنْ تُبُدُواالصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّاهِيَ ، وَإِنْ تُخُفُوْهَاوَتُؤُتُوْهَاالْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمُ . وَيُكَفِّرُ عَنُكُمُ مِّنُ سَيَّاتِكُمُ ، وَاللَّهُ بُمَاتَعُمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿ ا گرخیرات علانیہ دوتو وہ کیا ہی اچھی بات ہےاورا گرچھیا کرفقیروں کو دوتو تمہارے لیئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ تھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کامول کی خبرہے۔ (توره قره آیت: ۱۲۵)

مل لغات:

بندُوا '': بَسِدَةً سے بناہے۔جس کے معنی ہیں: طاہر ہونا۔ یہاں اِبْسِدَاءٌ میں وہ اظہار مراد ہے جوطلب شہرت او ریا کاری سے یاک ہو۔

الصَّدَقت " : صَّدَق كمعنول مين صحت اوركمال لمحوظ موتا ب_اى سے صادق، صديق اور صدقه بنا بـ

حصول آقواب اورقرب خداوندی کی خاطر انسان این مال سے جو حصد نکالیا ہے۔ صدقہ کہلاتا ہے۔ ﴿ ﴿ عَرِبُهِ اللَّهِ مِن مَاللَّهِ اللَّهِ مِن مَاللَّهِ مِن مَاللَّهِ مِن مَاللَّهِ مِن مَاللَّهِ مِن مَاللَّهِ مِن مَاللَّهُ مِن اللَّهِ مِنْ مِنْ اللَّهِ مِنْ الللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِي مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّ

اس آیت میں صدقات سے نقلی خیرات یا واجب صدقات (زکو ہ وغیرہ) یا دونوں مراد ہیں قر آن مجیداورا حادیث كريمه ميں صدقه كااطلاق تفلى خيرات اور فرض زكوة وغيره پر بهوا ہے۔ فرض اور واجب صدقات كابيان ارشادات

ر باشيين موجود ٢- خُدُمِنُ آمو الِهِمُ صَدَقَةُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهُمْ بِهَا الآية (سورةالتوبه آيت ١٠١) ا ہے مجوب ان کے مال ہے زکو ہ تحصیل کر دجس ہے تم آئیس تھر ااور یا کیزہ کر دو۔

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقُرَآءِ وَالْمَسْكِيُن الآية (سورة التوبه آيت : ٥٩)

زِ کو ہ تو انہیں لوگوں کے لیئے ہے جومحتاج اور زے نادار ہوں۔

مجيح حديث مين ب: نفقة الرجل على أهله صدقة آدى جواي كروالون يرخرج كرے صدقه (فرات) --(رواه اليخاري؟ واتر خدى فن اين سعود/ بحواله) (اقتصل الكيم تقرشر تا لجامع الصغير للنوادي از لهام عبد الراقب منادي شأفي (مهمة مناه على وشركاة أن تاج من ٢٠٠١)

مسائل شرعیه:

نیت خیراوراخلاص کی بناپر ہرقتم کےصدقات اور خیرات مقبول ہیں اوران پر ثواب عطا ہوتا ہے خیرات خواہ تلیل ہویا کثیر،علانیه دی جائے یا پوشیدہ'نمود ونمائش،ریا کی خاطر دی ہوئی خیرات وصد قات قبول نہیں ہوتے'اعمال کا ثواب تو

نيتوں برمنحصر ہے۔ مالک کون ومکان نبی زمین وز مان رحمت عرش وآسان حضورا کرمﷺ ارشا وفر ماتے ہیں: إِنَّمَا ٱلْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ وَ إِنِّماَ لِكُلِّ امْرِىءٍ مَانُولى

ا ملال کا دار دیدار نیتوں پر ہے اور ہرآ دمی کے لیئے وہی کچھ ہے جواس نے نیت کی۔

(رواه ابخاری وسلم دایودا دّودوالتریزی والنسانی واین مانبده احمد والدار قطنی داین حیال والبیبتی عن عمر بحواله (عمرة القاری از حافظ بدرالدین محمودین احمد مین حتی (۱۹۵۸ هه) مطبو مدکمتیه رشید یدگونند نیما اص ۱۱)

واجب اور فرض صدقات وز کو 6 کوعلانیه دینا اور نقلی صدقات کو چھپا کر دینا افضل ہے۔اجماع امت ای پر ہے۔آیت

مبارکہنے میدسئلہواضح کردیاہے۔

(ا مكام القرآن ازام الويكر احمد بن في رازي بصاص (م معطيه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان في الم ١٠٠٠) (١ حكام القرآن إز عامه الإ بكر تحدين مبدالله العروف إين العركي الكي (م٢٣٥ هـ) مظيور واركس في يروت البنان أنا ص ٢٣١) (الحاسع لا حكام القرآن اذ علامه ابوم بدالله محربن احمه ما كي قرطبي (١٢٨٠ =) مطبوعه (الكتب العربية و = البتان ت ٢ م ٣٣٠)

(تغيير القرآن المعروف يغيير ابن كثير حافظ عما دالدين المعيل بن عمر بن كثير شاعي (مراعيه ه) أن الم ٢٢٢) (تغيير جلالين از علامه ما فظ جلال الدين عيوطي (م ااو ح) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكرمه)

(القيرصادي ازعا ساحد بن محرصادي الى (معداء) مطبوعه مكتبه يعل كد كرماج ام ١٢٨) (مغيركير ازامام فرالدين مجرين ضا والدين مررازي (١٠٦٠ هـ) مطبوعة دار الفكريروت لبنان تي عن ٢٠١)

(تغيير روح المعانى ازعلامه الولفضل سير مو وآلوي فني (م ١٢٥٥ م الموع مكتبه لداريه ملان جساس ٢٢٠) (الغيرات الاحرب ازعلامه احرجيون جويوري (ع١٢٥م مطبوعه مكتب تفار يخله جني يشاورس ١٦٩)

(تغير مظيري ازعلامة قاضي ثناء الله يالى في حال محددي (عوداء) (اردورجد) على من على م (الباب الآويل في معانى المتويل المعروف يغيير خازن ازعلامة في بن محرخازن شافعي (م1072هـ) ج11 ما الا

(مدارك المتول وهائق الناول از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مني (م ١١٥٥ -) ج الم ٢١١٧)

فرض اور واجب عبادات کوعلانیه اور تقل عبادات کو پوشیده ادا کرنا افضل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرض نماز وں، نماز جمعه، عیدین کو جماعت، آ ذان وا قامت کے ساتھ ادا کرنالازمی ہے اورتفل نماز وں میں جماعت مکروہ ہے' بلکنفل نمازیں

الگ الگ پڑھی جاتیں

(احكام القرآن از امام ابو بكراحد بن فل راز كي بصاص (م معاه) مطبوعة دارالكتب العربية بيروت البنان ن اص ٢٦٠) (إحكام الترآن از علامه ابو كرميرين عميد الله المعروف باين العربي اللي (ع٢٣٠ه م) مطبور داركم فديروت لبنان ع اص ٢٢٦)

(تغييرود ح المعاني ازعلا مدايو الفضل سيرحود آلوي عني (م١٢٥ه) مطبوع مكتب لداريد مان ح م من ٢٥)

(الفيرات الاحمد ازعلامه احدجون جونيوري (ع١١٥ه) مطبوع كمتبه هاني كأجل بياورام ١٦٩)

(الجامع لا حكام الترآن ازعلام العصدالله عيرين احد ما كل وهي (١٦٠٨ =) مطبوعه داد الكتب العربية بروت لبنان ت س ٢٠٢٠)

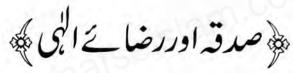
تمام فرض اور واجب صدقات فقراء کوفقر اورمخیاجی کی بنا پر دیئے جاتے ہیں چونکہ مولفہ قلوب اور عاملین محتاج نہیں -اس لیئے واجب صدقات کا بیمصرف نہیں۔عاملین کو تحصیل ز کو ۃ کے باعث ز کو ۃ دی جاتی ہے نہ کہ فقراور محتاجی کی بنا ہے۔

تعلی صدقات وخیرات صبرف تقر ب الہی کے لیئے دیئے جاتے ہیں'ان کی بنیا دفقر تہیں ۔اس لیئے تعلی صدقات وخیرات ے اغنیاءاور فقراء سب تفع لے سکتے ہیں۔قبرستان کی وقف ،مجد کے وقف اور وقف کا کنواں نفلی صدقات ہیں۔اس

ليءً عني وفقيرسب استعال كريكتے ہيں _اس طرح ايصال ثواب، فاتحه،قل، چہلم،عرس، گيار ہويںشريف اورميلا د



باب(۵۱)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

لَيُسَ عَلَيُكَ هُدَهُمُ وَلَكِنَّ الله يَهُدِى مَنُ يَّشَآءُ وَمَاتُنُفِقُو امِنُ خَيْرٍ فَلاَنُفُسِكُمُ وَمَاتُنُفِقُونَ الله ابْتِغَآءَ وَجُهِ اللهِ وَمَاتُنُفِقُو امِنُ خَيْرٍيُّوَفَّ الْيُكُمُ وَانْتُمُ لَاتُظُلَمُونَ ☆ (سورةالفره آیت ۲۵۲)

انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں۔ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جے جا ہتا ہے۔ اورتم جو اچھی چیز دوتو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی جا ہے کے لیئے اور جو مال دوتمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤگے۔

حل لغات:

كَيْسِ عَكَيْكَ هَذا هُمْ ":اس آيت مين مدايت عمرادتو فيق خير ، خَلْق مدايت اوراسلام پرمجور كرنا بيئنه كدراه حق دكھانا ، دعوت حق دينا اور حق كابيان كرنا۔

معنی میے کہا محبوب! آپ کے ذرمہ خلق ہدایت نہیں۔آپ تو بشیراور نذیر ہیں۔آپ ان برجر ہیل فرمات۔

(افوار التو براور الآور الله برون المرون بینادی از تاضی الوالخیر عبداللہ بنام بینادی شرازی شانعی (مرم ۱۵ میں) میں ا

(لبابال) و مِل في معاني المتزول العروف يغير خازن ازعلامه على بن محمه خازن شافعي (١٢٥٠ ـ ١٥ م) "مّا المراس

(تغير صادي ازعلامه احد بن محرصاوي ماكلي (م١٢٢٦هه) مطبوعه مكتبه فيصل مكرمه ان اس ١٢٩)

المارك التي المرابع ا

آیت کامعنی میہ ہے کہ جوتم صَدقہ وخیرات کرتے ہووہ درحقیقت تمہارے ہی لیئے ہوگا'اس لیئے نقیر پر نداحسان دھر

شاسے ایڈ اوو، ندریا کاری کر کے اس ضالع کرو۔ نہ خبیث مال دو کہ اس کا اجرمہیں نہ ملے گا۔ ﴿ تغیر دری العانی ادعار الا انظام الا العانی عالم (موسیله) مطبوعیتیا الدید مان ۲۰ م ۲۰۰۰)

(تغییر عظیری از دلا مه قامن تا داننه یا تی تا می می میدی (م ۱۳۵۶هه) (اردوز بسر) نی تامیس ۵۵) (اباب آل و ل ن معانی اتنز ل العروف تغییر خازن از ها اسلی بن محدخازن شافعی (۱۳۵۰هه) نی دس ۲۱۳)

(پدارک اختر کی دهای آن از ملا مدانوالبرکات فبدالله بن احمد بن محمود کی (م ایسه) نیما اس ۲۱۱) (پدارک اختر کی دهای آن از ملا مدانوالبرکات فبدالله بن احمد بن محمود کی (م ایسه که نیما است)

(مغیر جلالین از ملامه ماده جلال لدین پیولی (م ۱۱۱۱ ه) و ملامه جلال لدین مخلی حکیر عملی حکرمه) (تغییر صادی از ملامه احدین مجرمه اوی باکلی (م ۱۳۲۳هه) مطبوعه یکییه فیصل کمیکر مدرخ اس ۱۳۹) احكام القرآن ••••••••

يُوَفَ المَيْكُم " : وفاكامعنى عن بوراكرنا باب تفعيل مين زيادتى كمعن بيدا موع -

آیت کامفہوم ہے ہے کہ جوصد قد و خیرات تم کرتے ہواس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا اس میں کی ہرگز نہ ہوگی بلکہ ہمایے کرم سےاے بے ثار بڑھا کرتمہیں دیں گے۔

شان نزول:

اس آیت کے سان نزول میں چندروایات بیان کی گئی ہیں ۔ان میں تضاد نہیں مِمکن ہےتمام واقعات کے بعدیہ آیت

تازل ہوئی ہو۔

انصار مدینہ کے بعض قرابت دار یہودی تھے اسلام لانے کے بعد انصار نے اپنے یہودی قرابت داروں کوصد قات

دے کے بارے میں حضورا کرم اللہ ہے دریافت کیا گیا توبیآیت مبارکہ نازل ہوئی۔

حصرت اساء بنت ابی بکررضی الله تعالی عنها کی والدہ اور دادی حصرت اساء کے پاس اپنی حاجت لے کرآئی چونکہ بید دونوں مشر کہ تھیں اس لیئے آپ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اجازت کے بنیرتمہیں پچھنہ دوں گی۔ آپ بارگاہ نبوی

میں دریافت کے لیئے حاضر ہوئیں تب بیآیت نازل ہوئی۔

مدینه طیب کے مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی اجازت سے اپنے یہودی قرابت داروں پرصد قات کرنے بند کردیے تا كەپدىكفارمىلمان ہوجائيں۔اس پربيآيت نازل ہوئی۔

(احكام القرآن از علامه ابو بكرمحه بن عيدالله المعروف ما بن العرلي الكي (م٥٣٣هه) مطبوعه دارلمعر فه بيروت البنان تآام ٣٣٠)

(١٥١م القرآن ازام الوبكراهم بن على داز ك يصاص (م عيه ه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان حارص المهم)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الفدمحه بن احمه بالكي قرطبي (م ١٦٨٠هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ج٣٠ س ٣٣٧)

(تغيير دوح المعانى از علامه الوافقة ل سيومود آلوي على (م<u>ع عاله) مطبوعه مكتبه ا</u>ه ادبيلتان اج عن ٣٥)

(تغييرالقرآن المعروف يتغيرا بن كثيرها فظ عمادالدين المنعيل بن عمر بن كثير شافعي (مريديده) ج اص ٣٢٣)

(لباب الآويل في معاني التزيل المعروف يتغير غازن از علاسطي بن محد غازن شافعي (م٢٥٥ ١٤ هـ) ح: ام ٢١١٠)

(تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۱۹۱۰ هه) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه کرمه)

(تغيرسادى ازعلامه الحربن محدسادى ماكل (معداء) مطبوعه مكتبه يعل كمرمه أج اس ١٢٩) (تغيير مظهري ازعلامة تاضي شاه الله يالي يع عمالي محدوي (م ١٣٢٥ه) (اردور جمد) ح ٢٠ ص ٤٥)

مسائل شرعیه:

سونا جا ندی اور نفتری کی ز کو ة نیز جا نوروں کی ز کو ة کا فرکو هر گزنهیں دی جا سکتی۔اگر دی گئی تو ادانہ ہوگی۔دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔البتہ تفلی صدقات بوقت حاجت ذمی کا فر کو دیئے جا کتے ہیں ۔حربی کا فر کوففی صدقات دینا بھی جا ئزنہیں۔

ال يراجاع امت بـ

حكام القرآن

حدیث سیح مرفوع مشہور میں ہے کہ حضور نبی اگر م تھٹا نے حضرت معاذر سی اللہ تعالی عنہ کو یمن کا قاضی مقرر کر کے روانیہ . بند سے بیان کی مصرف نام کی مصرف کی سے بیان کی سیار کی مصرف کے مصرف معادر سی اللہ تعالی عنہ کو کم کی کا قاضی

فرمايا - أنهيس يَحْصَ بدايات فرما ثمين ان مِن سے ايك سيے: إِنَّ اللَّهَ قَدُ فَرَضَ عَلَيْهِمُ صَدَقَةً تُؤُ خَدُ مِنُ أَغُنِيَاءِ هِمُ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَآءِ هِمُ

ي (رواه الائتساحير والبخاري وسلم والبوداؤ ووالتريذي والنساقي من اين مياس بخواله) بين (كنز العمال في سنن الاقوال والافعال از علاميلي تقل (م24 هد) مطبوعه سوسسة الرسلة بيروت البنان ن ٢ ق ٢ ١٥٥٥

ان کے مالداروں ہے زکو ۃ لی جائے گی اورا نہی کےفقراء میں تقسیم کردی جائے گی۔زکو ۃ کاوجوب اہل اسلام پر ہے

اوروہی اس کےمصرف ہیں۔

يئ (۱۱ کام القرآن ازعلامه ايو کمرتورين عبدالله المعروف باين العربي ما کی مطبوعه دار لمعروف لبنان خ۱ م ۲۳۸، ۲۳۸ بن (۱۱ کام القرآن از امام ايو کمراتورين على راز کاريصاص (م م عصوره کاکت العرب بيروت لبنان خ۱ مسال ۲۳۱) در امور سراح سراح المعروف و سرور که قول که مسال می مسال که تاکید در در مسال کار در استان می استان در در در در

(الجامع لا حكام القرآن از علامه الوعبد الشريحه بالعي قرطبي (م ١٩٨٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج ٣ ص ٢٣٧) (تشير مظهري از علامه قاض ثنا دالله ياني تي عناني مجددي (م ١٣٥٥هه) (دروتر جمه) خ٦ عن ٤ ع)

(لباب الآويل في معاني التو بل المعروف تغيير خازن از علامة على بن محدخازن شأفي (١٥٣٠ يـ ٢٥) خ الس٢١٣) (تغيير جلالين از علامة حافظ جال الدين سيوفي (م ١١١٠ هـ) وعلامة جال الدين على مطبوع يكتبه يصل مكركم مه)

(تغییر صاوی از هلامه اتر بن محرصاوی مالکی (م<u>۱۳۳۳</u> هه) مطبوعه کلته فیعل کمیکرمه ^۱ تا اص۱۲۹) (تغییر القر آن العروف بغییرا بن کثیر حافظ قادالدین استیل بن عمر بن کثیر شانعی (م_۲۲۳ که ۱۳۳)

الله (تنسير دوح المعاني از علامه الوافعنس سيرمحود آلوي عني (م271ء)مطبوعه متيه الداديسان تن علم ص27) در المراجع المراجع على التراجع المراجع المراجع المراجع المراجع المراجع المراجع المراجع المراجع المراجع المراجع

(انوارالتو بل واسراراتا ولي المعروف به بينيا وي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بينيا وي شرازي شأفعي (م104 هـ) من اسما) (مدارگ التو بل وتفائق التاويل از هلامه ابوالبر كات عبدالله بن احمد بن محمود ملي (م مرايحه) نما اسم (۲۱۳)

﴾ مرتکب معاصی کوز کو ۃ وصد قات دیئے جا سکتے ہیں' ز کو ۃ کے مصرف کے لیئے ایمان شرط ہے' تقو کی شرط نہیں ۔ یہ میں میں میں اس کے ایک اس کے ایک اس کے ایک اس کے ایک ایمان شرط ہے' تقو کی شرط نہیں ۔

حضرت ابوهر ميرة رضى الله تعالى عندے روايت بكر حضورا كري في في مايا: قَـالَ رَجُـلُ لَاتَصَدُقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجٌ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَ فِي يَدِزَ إِنيَةٍ فَاصُبَحُوا يَتَحَدَّ ثُوُنَ تُصُدِّق

اللَّيْ لَةِ عَلَى زَانِيَّةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكُ الْحَمُدُ عَلَى زَانَّيةٍ لَاَتَصَدُّ قَنَّ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا عَلَى يَدِ غَنِي فَاصَبَحُوا يَتَحَدُّ ثُونَ نُصُدِق عَلَى غَنِي لَاتَصَدُّ قَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَ قَتِهِ فَوَضَعَهَا فِى يَدِ عَنِي فَاصَبَحُوا يَتَحَدُّ ثُونَ عَلَى عَلَى غَنِي لَاتَصَدُّ قَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَ قَتِهِ فَوَضَعَهَا فِى يَدِ سَارِق فَاصَبَحُوا يَتَحَدُّ ثُونَ عَلَى سَارِق فَاتِي فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدُ قُبِلَتُ أَمَّا زَائِيَّةُ فَلَعَلَهَا مَسَارِق فَاصَدَ بِعَامَ اللَّهُ وَلَعَلَ السَّارِق يَسْتَعِفُ بِهَا عَنُ رَبَا هَا وَلَعَلَ الْغَنِيُ يَعْتَبِهُ فَيُنْفَقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِق يَسْتَعِفُ بِهَا عَنْ سَرُقَتِهِ

تَسُتَعِفُّ بِهَا عَنُ ذِنَا هَاوَلَعَلَّ الْعَنِيُّ يَعُتَبِرُ قَيْنُفَقُ مِمَّا أَعُطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّادِ فَى يَسُتَعِفُ بِهَا عَنُ سَرُقَتِهِ ﴿ (رواهِ سَلَمُن الجَعِيرَةُ عَاصِ ٢٩٩) ﴿ (مَحَ بَعَارَى (دَامَ المِعِيرَةُ عَلَى الْعَارِي (مِعَيِّمَا) عَالَى (مِعْمَادَ) عَالَى (المَعَمَّدِينَ المُعَمِدُنَ المَعْمِدِنَ المُعَلِيمَانِي (مِعْمَادَ) عَالَى (المَعَمَّدَ)

ایک آدی نے کہا کہ آج رات میں ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ کے کرنکلا، وہ صدقہ زانی عورت کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ زانیہ کوصدقہ دیا گیا ہے۔ اس آ دمی نے کہاا سے الله! زانیہ کوصدقہ دینے پرتیری حمہ ہے۔ (اس آدمی نے پھر کہا) میں آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا۔ صدقہ نی کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگ یہ کہدر ہے تھے کمنی کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے کہا۔ اے اللہ! غنی کوصدقہ دینے پرتیری حمہ ہے۔ (پھر

477

حكام القرآن

اس نے کہا) آج رات میں ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا، صدقہ چور کے ہاتھ لگا۔ مج لوگوں نے باتیں کیں کہ چورکوصدقہ دیا گیا ہے۔اس نے زائیہ عنی اور چورکوصدقہ دینے پراللہ کی تعریف کی۔اس آدی کو بتایا گیا تیراصدقہ قبول کرلیا گیا ہے۔ زانیہ اس صدقہ دینے کے باعث زنا ہے توبر کر لے گی عنی اللہ کے مال ے خرچ کرے گا۔ اور چور چوری سے محفوظ ہوجائے گا۔

جب ذي كافركوصد قد ديا جاسكتا بي تومسلمان كنام كاركوصد قد كيون نبين ديا جاسكتا؟

(احكام القرآن از علامه الويكر تحدين عبد الله المسروف بابن العربي ماكن (سيمة ٥٠٠٥ هـ) مطبوعه واركس فربيروت البنان ج الحس ١٣٦٨) (الحامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبد الله تحرين احمد ما كلي قرطبي (سم٢٦٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ٢٠٠٠ مي ٢٣٨)

(تغییرالقرآن العروف بنغیراین کیرهافظ فادالدین المعیل بن نمر بن کیرشافعی (۱۲۵۰۵) ج۱ م ۳۲۳)

(لباب الآويل في معانى التر يل المعروف يتغيير خاز ن ازعلامة في بن محمد خاز ن شافعي (م٢٥٣ يده) ج امس ٢١١٣)

(ا حكام القرآن ازامام الويكراتي بن على راز كارصاص (م عيره ع) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان ج اس ٢٠١١)

مقبول صدقہ وہ ہے جواللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے کیا جائے طلب رضائے خداوندی کے بغیر کیا ہواصد قہ قبول نہیں ہوتا بلکهاس کا تواب برباد ہوجاتا ہے۔

(الحاص لا مكام القرآن ازعلاسا الإعبدالله فحرين احرما كي قرطبي (م ١٦٨٥ هـ) مطبوعه دا دالكتب العربيبيروت البنان م ٣٠٠ مي ٣٣٩)

(تغیر القرآن العروف بقیر این کثیر مافقاله الدین المعیل بن قرین کثیر شانعی (مراعده م) ناام (۲۲۳) (تغييرمظيرى ازعلامة قاضى ثاءالله بالى ي عثانى مجددى (ميماياه) (اردوز جر) ج اس ٥٥)

(تغير جلالين ازعلامه جافة جلال الدين سوطي (م ااو ح) وعلامه جلال الدين حلى مطبوع كمتر فيعل كمركر)

(تغیرصادی از علامه احمد بن محرصادی مالکی (۱۲۲۲هه) مطبوعه کمته فیعل که مکرمهٔ جزارس ۱۲۹)

﴿ ﴾ جوصدقه الله کی رضا کی خاطر کیا جائے اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے'دہ صدقہ خواہ قلیل ہویا کثیر،قرابت داروں پر کیا جائے یا اجنبی پر ،مومن پر کیا جائے یا کافر پر 'حتیٰ کہ ہرذی روح پر رحم کرنا ،اسےخوراک غذا ، دانہ پانی دینا صدقہ

بُ حضور نِي اكرم ﷺ نے حضرت سعد بن وقاص رضي الله تعالى عنہ سے فر مايا:

إِنَّكَ لَنُ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبُتَغِيُ بِهَاوَجُهَ اللهِ إِلَّا أُجِرُتُ عَلَيُهَاحَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فَمِ امْرَأَ تِكَ

جوتو خرج کرے اور اس میں اللہ کی رضامقصود ہواس پر تختیے اجر ملے گاحتیٰ کہ اس پر بھی جوتو اپنی ہوی کے منہ میں

(رداه البخاري فن عامر بن سعد ج اص ۱۳)

حضرت سعد بن عبادہ رض الله تعالى عدنے اپنى والدہ كے ايصال ثواب كے ليئے كنواں تيار كرواكر وقف كيا اور ايك روایت میں کھل دار باغ وقف کیا۔

(مح يخارى از الم الوعبد الشري بن المعيل بخارى (ع ٢٥٦٥) ع المع ١٨٦٠ ٢٨١ (٣٨٨٠ ٢٨٠)

ای طرح اگر کوئی مومن حضورغوث الوریٰ رمنی اللہء یا دیگر اولیاء کے ایصال ثواب کے لیئے کوئی صدقہ کرے تو وہ قبو

ہوگا اور صدقہ کرنے والے کوا جرملے گا۔

گیارہویں شریف کی حقیقت توالیسال ثواب ہے۔ اور بیجائز و سخسن ہے۔ (الجاس لا حكام التر آن انها مداسة عيد الله تحرين احر ما كل تر بلي (م ١٦٨٠ م) مطوعة الالتب العرب يروث البنان ح اس ٢٣٩)

﴿ ۵﴾ جوآ دی محض رضائے البی کے حصول کے لیئے صدقہ کرے یا کوئی عبادت کرے اس میں اس کا مقصد جنت کا حصول یا دوزخ سے حفاظت بھی نہ ہوتو بیا علی درجہ کا صدقہ اور عبادت ہے۔حضور اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی ملیم

کے صدقات ای نوعیت کے ہوتے تھے۔ آیت مبار کہنے اس کی تصریح فرمادی کہ

وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَآءَ وَجُهِ اللَّهِ

اے نبی مے محبوب غلاموا تم جوصدقہ کرتے ہودہ صرف الله کی رضاطلب کرنے کے لیئے کرتے ہو۔

یہ آیت صحابہ کرام کے ایمان اور تقویٰ کی اعلیٰ دلیل ہے۔

ي (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالذمحه بن احمه ما كلي قرطبي (م ١٦٠٨ هـ) مطبوعه داد الكتب العربية بيروت لبنان أن ٣٠٩ س ٢٣٠٩)

(تغیرصادی از علامداحد بن محرصادی مالکی (معداد) مطبوعد مکتبه فیعل مد کرمدج ارس ۱۲۹)

﴾ صدقہ کرنے ہے مال بڑھتا ہےاور بخل ہے مال گھٹتا ہے قر آن مجیداورا حادیث میں صدقہ کی ترغیب اور فضائل پرکثیر نصوص موجود ہیں ۔ارشادر بانی ہے:

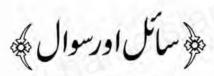
يمُحَقُ اللهُ الرّبَاوَيُوبِي الصّدَقتِ الله الماكرتا بسودكواور برها تا بخيرات كو- (مورة القره آيت ٢٥٦)

(النميرات الاحميد از علاصاحم نيون جرنيوري (م١٢٥ مطبوء كمتبه تقانيه كلّم خلَّي نيثا در م١٤١)

🖈 (تغيروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي خني (م١٥٢هـ) مطبوعه كمتبداد ديد ممان ٢٣٠٥)

ተ

ب(۵۲)



﴿ بِسُمِ اللهِ الرُّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

لِـكُـفُقَرَآءِ الَّذِيُنَ ٱحُصِرُو افِي سَبِيلِ اللهِ كِايَسْتَطِيعُونَ ضَرُبًافِي الْأَرُضِ يَحُسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغُنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ، تَعُرِفُهُمُ بِسِيمُهُمُ لَا يَسْئَلُونَ النَّاسَ اللَّحَافًا، وَمَاتُنُفِقُوُ امِنُ خَيُرِ فَانَّ اللَّهَبَهِ عَلِيُمٌ 🌣 (سوره بقره آبت ٢٥٢) إن فقيروں كے ليئے جوراہ خدا ميں روكے گئے زمين ميں چل نہيں سكتے 'نادان انہیں تو نگر سمجھے بیخے کے سبب، تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا'لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑ انا پڑے اور تم جو خیرات کر واللہ اسے جانتا ہے۔

حل لغات:

أُحْصِرُ وَا فَي سَبِيلِ اللَّه ": حَصَر اور إحْصار كامعنى ب: ركنا، مانع ظاهر مثلاد ثمن اور مانع باطن مثلا مرض كى صورت كو إحصاركها جاتا ب- اور ما فع باطن كوحمر كيت بين _ (الغروات فى غريب الترآن از هارسين بن محماضل المقب بالراف امغها فى (عود ٥٠٠ ما مارة ومحكاد فانتجارت كت كرا في اس

يارى، حاجت يا خوف كى وجد مقصود سے رك جانا إحصار ب اور جوآ دى ج كے اراد سے مگر سے فكاليكن كم

مانع حتی یا مانع معنوی کے باعث ج ہے رک جائے وہ مُحْصَر کہلاتا ہے۔

اس آیت میں احصارے مرادیہ ہے کہ جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی طاعت میں ایے مشغول ہیں کہ وہ کسب

معاش نہیں کر کے مثلاً جہاد، قرآن وسنت اورعلوم دیدیہ (ظاہری دباطنی) کی حصیل میں مصروف ہیں،

(تغيرروح المعانى ازعلامه الوافعنل سيرمحود آلوي تني (مرة ١٢٤هـ) مطبوعه مكتبه الداديد لمان ج٣٠ ص٣١)

(احكام القرآن ازامام ايو كراته بن على راز كيصاص (م يعيده) مطبوعه داراكتب العربيد بيروت لبنان جارس ٢٦١٠)

(الجامع لا حكام القرآن أزعلامه ابوعبدالله جوين احر ما كل قرنبي (م ١٦٨ ٥) مطبوعه وارالكتب العربيه بيروت لبنان ج٣٠٠ ١٠٠٠) (تغیر کیر از امام فرالدین تر بن نیا والدین تررازی (ع٢٠٠٠ م) مطوعه دار افکر بیروت البنان ٢٥٠ م ٨٥٠)

(تغييرمظيرى ازعلاسة كاس تناوالله يالى ي حالى تجدوى (م١٢٥٥) (اردور جمه) ج٠٠ ص ٤٤)

فُسَيْهُمُ الْجَاهِلُ أَغُنيَاءَ مِنَ التَّعَفُّف ": نادان أنبي وَكُر مَجِ بَحِ كَسِب البَجاهِل عمراد بحرب ندك بعلم-اَلتَّعَفُّفُ: عِفت بنام جس كمعني بين ركنا، چهوڙ تا، مبركرنا، مرغوب ناجا رُزچيز سے بچناعفت كهلاتا ہے۔ اى لیئے وہ عورت جس کا دامن بے غیرتی اور بے حیائی سے پاک ہے عفیفہ کہلاتی ہے۔ الفروات فی فریب القرآن از علام سین بن محرا تفعل العقب إلراغب اسنبانی (عندیدہ ماملور فروم کارغائی جارت کت کرا ہی آیت کامفہوم میہ ہے کہ اللہ کی رضامیں مشغول رہنے کی وجہ ہے کسب سے باز رہنے والوں کوان کے سوال سے با رہے اوراپے فقر کو چھیانے کی وجہ سے ناواقف آ دمی آہیں عن سمجھ بیٹھتا ہے ٔ حالا نکسان کے پاس دنیوی مال نہیں ہوتا (الحاسم لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محدين احمد ما لكي قرطي (م ١٦٨ هـ) مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان ج عبر ١٣٣١) وه صرف قالع ہیں۔ 🖈 (تغيير مظهري ازعلامة قاضي ثناء الله ياني يت حتاتي مجددي (م١٣٢٥هـ) (اردور جمه) ج٠٠ ص ١٤٤) (انوارالتزويل وامرارال ويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عربيضادي شيرازي شافعي (م100 هـ) من ١٤٢) (تغيركبير ازامام فخرالدي محرس فيا والدين عروازي (م100 هـ) مطبوعه دار الفكريروت لبنان ع يام ٨٦) تَعْرِ فَهُمْ بِسِيمُهُمْ ": تَوَانْبِين ان كَاصورت سے بِهِان كِا سِيهُما اور سِيهُمِيآء كالمعنى بعلامت، آثار، نشان-اصطلاح میں کسی کی وہ خصوصی علامت، جس سے وہ شے پیچالی جائے۔ آیت میں اس سے مرادیہ ہے کہ بھوک اور حاجت کی وجہ سے ضعف اور بوسیدگی ان کے چیروں سے نمایاں ہے 'یا عبادت اورا خلاص کے باعث اُن کے چہروں کی ہیبت اور وقار کو ہر کوئی پہچان کیتا ہے۔ (احكام القرآن از طامه الوكري من عبدالله المعروف بإين العربي الكي (م٥٣٣٥) مطبوعه دارلعرف بيروت لبنان ج اص ٢٣٨) (الحاص لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الله محر بن احمد ما كل قرطي (م ٢٧٨ -) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لبنال ح ٣٠٠ ص ٢٣١١) (مغير مظهرى از علامة قاضى تا مالله يالى يى حالى محددى (م م م اله ورجمه) نع م على مدى (اليابا De يل في معالى المتزيل السروف يطير خازن از علاسة في بن محد خازن شافعي (م<u>٢٥٠ ع</u>ه) تا المس الما) (مدارك المتزيل وها في الآويل از علامه ايوالبركات عبدالله بن احد بن محود من (م ماع) ج اجم ٢١١٧) (انوار المتزيل وامرارات ولل المعروف به بينيادي از قاصي ابوالخيرعبدالله بن عمر بينيادي شرازي شافعي (م140 هـ) ص١٤٢) تغيركير إذاما مخرالدين محدين ضياه الدين مررازي (ع ١٠٧٠ هر) مطبوعه دار الفكر بيروت البنان ت ٤٠٠٠) (مغيرود ح العالى ازعلامه الوافعنل سيدمود آلوى حتى (م ١٣٥٥ م) مطبوع كمتيداد ديدان ج من ٢٥) خَلُونَ النَّاسَ الحَافا ": لوكول عاد النَّبِيل كرت كرُوَّرُ انارِك-لَحْفٌ كامعنى إو ها مك لينار وها مك ليني ك وجد رضا في كولاف كتم بين-اس ہے مراد سوال میں اتنااصرار کرنا کہ مخاطب دینے پر مجبور ہوجائے۔ گڑ گڑ اکر مانگنا ہے۔ بیقناعت شعار لوگ لوگوں ے مطلقا سوال ہی نہیں کرتے کہ سوال کے لیئے زاری کرنا پڑے۔اس کا بیمعنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے سوال تو کرتے ہی مگراصرار وزاری تہیں کرتے۔ (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محد بن احمد بالحي قرطبي (م ٢٦٨ ه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان أج ٣٠٠ م ٣٣٠) (إيطام القرآن أزام الإكرام بن على رازي صاص (م معتاه) مطبور داراكت العربيديروت لبنان في الم ٢٠١٣) (مغير طالين از علامه ما فقطال الدين سيرفي (م الله مه) وعلامه جلال الدين فلي مطبوعه يحتيه يعل مكرمه) (تغيرصادي ازطار اجرين قرصادي الى (م٢٣٢٠ م) مطبوع يكته فيعل كد كرمه جاء الم ١٢٠٠ (إحكام القرآن ازعلامه الإ كرمجرين عميدات العروف باين العربي ماكن (ع٢٣٠ ٥) مطبوعه وارلع فه يروت لبنان ج الم ٢٢٩) (ميرمظيرى ازعلاسقامي شاواف إلى في حال مجدوى (مرماء م) (اردورجد) جوي اي

شان نزول:

ہجرت کے بعد فقراء نمہا جرین کے پاس مدینہ منورہ میں رہنے کے لئے کوئی گھر نہ تھا' نہ دینوی ساز وسامان ، نہ کار دیار ، 🕽 نەرشتەدار، نەكنبەدىتىپلە- بەلوگ مىجدنبوي شريف مىن ايك چبوترے پررىتے تھے جے صُفّہ كها جاتا ہے اہل صفّہ بميشہ م جد میں حاضر رہتے' دن میں روز ہ، تلاوت قرآن مجید اور رات کوشب بیداری میں مشغول رہے' ہر جہاد میں لشکر اسلام میں شامل ہوتے تھے حضور سیدالعالمین ﷺ کی خدمت اقدی میں رہ کر اسلام کے احکام اور اسرار البیہ کیھتے تھے ا کھانے کو پچھل جاتا توشکر کرتے ورنہ صبر وقناعت ہے رہتے تھے۔ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ چار ، یا پج تک عموماً تعدادر ہتی ۔ ان میں ستر وہ تھے کہ جن کے پاس ستر عورت کے لیئے بھی یورالباس نہ تھا۔

ان فقراء کے بارے میں آیت مبارکہ بالا کا نزول ہوا' جس میں اغذیاء مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ ان فقراء پر اپنے صدقات خرچ کروجوقناعت شعاری کی وجہ ہے سوال تک نہیں کرتے ' مگرد یکھنے والا پہلی نظر میں ان کی حالت کا انداز ہ کرلیتا ہے۔

(الدرامة رازمانق جال الدين سيولي (م 111 _ و)مطبوع كتيراً ية الشاهمي في ايران خ اس ٢٥٨) (الحاسم لا حكام القرآن اذعلامه الإعبدالله في تراحي (م ١٦٨٠ م) مطبوعه الداكتب العرب بيروت البنان ن٢٠٠ ص ١٣٠٠) (مغير جلالين از علامه ما فظ جلال الدين سيوطي (م ااو هـ) وعلاسطال الدين في مطوع كتي يعلى كد كرر) (تغییرصادی از علامه احمدین محرصادی مالی (م۱۳۴۲ه) مطبوع کمته فیعل که کررین ۱۳۰ می ۱۳۰ (انوار المتر بل وامرارا الأوبل العروف به بيناو كي از قاضي الوالخير عبدات بن عمر بيناد ك شيرازي شأجي (م ١٨٥٠ هـ) ص٢٥١) (منيركير ازامام فرالدين تحرين فيا والدين عروازي (١٠٦٠ م) مطبوعة واراهم بروت لبتان ن ٢٠٠٠)

(تغير القرآن المروف بقير ابن كيرمافة فادالدين المعيل بن قربن كيرشاني (١٣٢٠ ٥٠) ١٠٠٥ م١٠٠٠) (تغيررون العالى أزعلام الوالفعنل ميد محود الوي طي (مديراء) مطبوع كتيداد اريلان ت م ٢٠١٠) (البابال ول مواني المتر في العروف يتغير خازن ازعلام كل بن محد خازن شأفي (م ٢٥٧ ١٥ م) ج اص ١١٢)

(مدارك المتر ال وها أن الآول از علامه الوالبركات موالله بن الحدين محود على (مرايد) تا اص ١٢٠) (مغيرصادى ازطار احد بن محرصادى ماكى (معداء) مطبوع مكترفيل كدكر دراي اس ١٣٠١)

مسائل شرعیه:

الله تعالیٰ کی رضا کے لیئے جو مخص وین کے حصول اور تبلیغ کی خاطرا پی زندگی وقف کر دے اللہ کی خصوصی عنایات کا مستحق تھبرتا ہے۔اصحاب صقہ نے اپنی زندگی عُسر ت کے باوجود فی سبیل اللہ وقف کر دی۔اللہ نے ان کی ضروریات 🎗 پوری کرنے کے لیئے مسلمانوں کوخصوصی تھم دیا۔ بیان کی رفعت شان کی دجہ سے ہے۔جس طرح کوئی قطعہ اراضی وقف ہوکر مجد بن جائے۔اس قطعہ اراضی کی شان بڑھ جاتی ہے۔ کتے نے اپنے آپ کواصحاب کہف کے ساتھ وقف كرديا ـ رب تعالى نے اس كاؤ كرتعريف كے ساتھ قرآن مجيد ميس فرماديا۔

يِهَا تَدُهُ * ٱلَّذِيْنَ أُخْصِرُوا فِيُ سَبِيْلِ اللَّهِ "عَاصل بوار

(تغیر صادی از طامداحرین محرصادی مالی (معداری) مطبوع مکترفیعل کد کرریاجادی (۱۳۰۰)

(تغيرروح المعانى ازها مدابوالفعنل سيرحوو آلوي حتى (م٥عماء) مطبوع كتبدا مداديد ان جم اس٢٦)

احكام القرآن تفلی صدقات وخیرات کامصرف عام فقراء ہیں۔خواہ مقی ہوں یا گنا ہگار۔ مَرَمَقی فقیر پرخرج کرنا بہتر ہے۔ای طرح غریب طالبانِ علوم دیدیہ بھتاج مدرسین اورعلاء پرخیرات کرنا افضل ہے۔ان کی خدمت سے دو ہرا فائدہ ہے۔ بحتاج کی امداداوردین کی تروت کے واشاعت۔ آیت مبار کہسے مید مسئلہ مستبط ہوتا ہے۔ پیشہور بھکاریوں کے مقابل قناعت پیند فقیروں کوصدقہ دینا بہتر ہے آیت مبار کہ میں بیسئلہوضاحت ہے بیان ہوا (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعمد الذيحه بن اتعمه ما كلي قرطبي (م ٢٧٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج٣٠ ص ١٣٣١) (انوار المتوليل وامرار الآويل المعروف به بينيا وي از قاضي الوالخير عبدالله بن عمر بينيا ويشير ازي شافعي (م<u>١٨٥</u>٠) ص٢٥١) (تغيركير ازام مخرالدين جرين ضياء الدين عردازي (م٢٠٠ ه)مطوعد دار القريروت لبنان عدم ١٥١) (تغییر مظبری از علاسقاضی ثنا دالله یالی یی مثانی تجددی (م<u>۱۳۲۵</u> هه) (اردوتر بسه) ج۲ ص ۷۷) ہر دہ تخص جومحتاج ہو،ا سے زکو ۃ وصدقات دیئے جاسکتے ہیں۔اگر چدوہ تندرست ہو، کمالیتا ہومگراس کی آمدنی اس کم ضروریات کو کفایت نہ کر لی ہو،ا کر جداس کالباس عمدہ ہو، نہ بیار ہو، نہ معذور۔اس کے باوجود وہ فقیر ہے۔ (الجامع لا حكام القرآن اذعلامه ايوم داند محدين احد ما كل قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعة داد الكتب العربية بيروت لبنال في ٣٠ مس ٣٣١) (وكام القرآن اذمام الويكراحيرين على دازى يصاص (م شكاه) مطبوعة داد الكتب العربية بيروت لينان خادم ١٩٣٢) (۵) جس مخص کے پاس اپنی حاجت اصلیہ (مکان، گریس برتے کا ضروری سامان، سواری، لباس، خادم) سے ساڑھے باون تولہ جا ندی یااس کی قیمت ہے کم رقم ہووہ فقیر ہے۔اے زکو ۃ دینا جائز ہے'ز کو ۃ کانصاب حضورشارعِ اسلام علیہ السلوة والسلام في مقرر قر مايا - ارشا ونبوي ب وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمُسِ اَوَاقِ مِنَ الُوَرَقِ صَدَقَةٌ يا فَجَاوِتِيهِ عِائدي سِے كم مال ميں زكوة نہيں۔ (رواه الائتساكيك والشائق داحمه والبخاري وسلم والوداؤ دواين لحبدوالتر غذي والتسائي عن الي سعيد بحواله (الفعنل الكبير مخترش الجامع الصغير للمنادي ازام مبدالردّف منادي شافعي (ممانياه) مطبوعه دارالاحياه الكتب العربييسي البالي الحلق دشركا وأنع بعرس ٢٣١) اوقيه جاليس درجم جاندي كا (سنن دارقطنی از امام علی بن عمر دارقطنی (۱<u>۳۸۵</u> هه)مطبوعهٔ نشر السنة ملتان ن ۲: ص ۹۲) دوسودرہم ساڑھے باون تولہ کے برابر ہیں۔ (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله يحدين احر ما كي قرطبي (م ٢٧٨٥ هـ) مطبوعه دارالكت العربية بيروت البنان ج ٢ ص ٢٣١) (اخام القرآن ادامام الديراح بن على دازي صاص (م عصره) مقود دادالكت العرب يروت لبنان جادم ١٠٦٠) (تغییر ظلم کی از علامه قاضی شاه الله یانی تی عثاتی مجددی (م۱۲۲۵ مه) (اردوز جمه) نج ۲۰ ص ۷۸) ﴿٢﴾ زكوة اورصدقات دينے والے پرلازم ہے كہ لوگوں كے احوال كى مراعات كومدنظرر كھے۔ جے زياد و محتاج جانے ياجو قناعت شعار بر هر سوال ميس كرتا ، ما جي زكوة وصدقات ديني من زياده تواب ب-اي ديني من ري دي-(ا د کام القرآن از علا سابو کر حمد بن عبدالله السروف بابن العربي الکي (۱۳۳۰ هـ) مطبوعه دارلسر فديروت لبنان ج اجس ۱۳۳۹) (تغيير كبير از امام فخرالدين محربن في مالدين عمر دازي (۱۳۰ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ج ۲۰۰۷) ﴿ ٤ ﴾ مخلوق ہے اپنی جماجی اور فقروفا قدچھیا نا اللہ کو پسند ہے اصحاب صفہ رمنوان اللہ تعالیٰ عیم کے اسی ممل پرتعریف فرمائی گئا۔ (الجامع لا حكام القرآن إز علامه ايومبدالله محر بن احمه الكي قرطبي (م ٢٦٨ ه) مطبوعه دارا لكتب العربية يروت لبنان في ٣٠٠ م ٣٣١) (تغيير مظهري ازعلاسة ماضي ثناه الله ياني تي عناني مجددي (م١٢٥٥ م) (اردوتر جمه) مح ٢٠٠٠) (تغيركبير ازاما فخوالدين محدين فيا والدين عروازي (١٠٢٠ه) مطبوعه وارافقر بيروت لبنان مح ٤٠٠٠) (انوارالمتو مل دامرارات) و ل المعروف به بيضا د كاز قاضي الوالخير عبدالله بن عمر بيضا د ك شيراز ك شافعي (م<u>١٨٥٧ =)</u> ص ١٤٢)

وهوهههههههههه واحكام القرآن وهوهههههههههههههه ﴿٨﴾ علامات اورآثار پراحكام شرع جارى ہوتے ہيں۔ اگر كمي ميں فقر كى علامت پائى جائے اے فقير جان كرز كؤة اوا کرے ادا ہوجائے گی۔اگر کسی میں کفر کی علامت زُقار اور چوٹی ہواہے کا فرسمجھا جائے۔اگر کسی میت کے ایمان ادر کفر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور اس کے جسم پر زُقار یا چوٹی ہوائے خسل وکفن ویا جائے اور نہاہے اسلامی قبرستان میں دُن کیا جائے۔اگرالی میت کےعلامت ختنہ ہوتو اےمسلمانوں کی طرح دُن کیا جائے۔ای طرح اگر کوئی میت مسلمانوں کےمحلّہ ، آبادی یا اسلامی ملک میں ہوتو اسے علامت ایمان شار کیا جائے اسے اسلامی طریقہ کے مطابق جہیز و تکفین کے بعد ڈن کیا جائے اور دارالکفر میں میت کا پایا جانا علامت کفر ہے۔ یہی حال بچہ کا ہے۔ جس کے مال باپ معلوم نہ ہو سکے۔اسلامی آبادی میں پایا جانا علامت ایمان اور کا فروں کی آبادی میں پایا جانا علامت كفرى-

عر ير مصرك ياس سيدنا حضرت يوسف على نيناه عليه الصلوة والسلام كى برأت أيك بجيدن بطور علامت بيان فرما كى _ وَشَهِدَشَاهِدَمِّنُ أَهُلِهَاإِنُ كَانَ قَمِيْصُهُ قُدُّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتُ وَهُوَمِنَ الْكَذِبِينَ ﴿ وَإِنْ كَانَ قَمِيْصُهُ قُدُّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتُ وَهُوَمِنَ الصَّدِقِينَ ١٠ فَلَمَّا (اقَمِيْصَةَ قُلُمِنُ دُبُرِقَالَ إِنَّهُ مِنْ كَذِدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿ اورعورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی اگران کا کرنۃ آگے سے پچرا ہے تو عورت مجی ہے اور انہوں نے غلط کہااوراگران کا کرتہ ہیجھے سے جاک ہوا تو عورت جھوٹی ہےاوریہ ہے' پھر جب عزیز نے اس کا كرية يجهے براديكھا، بولا! بے شك يولوں كاچرت بے شك تمهارا چرتر برا ہے۔ (موروب آیات ۲۸ مرم حفرت يوسف علياللام كي يأك دامني يرأن كاكرية علامت بنار

تجدول كاداغ اور چېرول كى نورانىية كوالله نے قلبى ايمان كى علامت كلېمرايا ـ ارشادر بانى موا

سِيْمَاهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَثْرِ السُّجُودِ ال كى علامت أن كي چرول مِن بِ يجدول كِنشان سے (مورة اللَّح آيت ٢٩) (احكام القرآن اذعلامه ابوبكر فيرين ميدالله السروف باين العربي الكي (مع ٥٠٠٠ ما وعداد لعرف ييروت البنان ح ١٠٠١) (الجامع لا حكام القرآن ازعلام الوعبد الله حدين احمد ما كل قرطبي (م ١٦٨٠ ٥) مطبوعه داد الكتب العربية بيروت البنان ج ٣٠٠ م ١٣٠١) (احكام القرآن اذامام ابو كراحمد بن على دازى يصاص (م ياعام) مطبوعه دارالكتب العربيديروت البنان جادص ٣٦٣،٣٦٣) (كباب الناويل في معاني التويل المعروف يغير خازن از علامة كل بن محد خازن شافعي (م ٢٥٠ يره) نج الم ١٦٥٠) (هادك التر يل وها فق الآويل از علاسه الوالبركات عبد الله بن الحدين محود معى (مرايد) عام ١٢٠٠) (انوار المنزيل واسرار الباويل المعروف به بيناوي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عمر بيناوي شرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) ص١٤١) (تغيركير اذامام فحرالدي فحد بن ضياءالدي عردازي (ع٢٠١٠ م) مطبوعدار الفكر بروت البنان ع ع ١٠٠) (تغيروور العالى ازطار الوافعنل سومحود آلوي حلى (م122مه مطبوع مكتبدا داديدان تع ١٠٠٠)

(تغییر مظهر کا از علامه قاضی شاه الله یانی تی مثانی مجددی (م ۱۲۲۵ه) (ار دور جمه) نج ۲ س ۷۸) (تغير جلالين ازعلامه مافقة جلال الدين سيوطي (م ااويه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوع كتيه فيعل مديمرمه)

(منيرمادي ازعلامه احربن محرصادي الى (١٢٣٠ه)مطوعه مكتيفيل كدكررج ابس ١١٠٠)

女

(4) جس محض کے پاس ایک دن رات کی خوراک ہے۔اے مزید کا سوال حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے: مَنْ سَالَ شَيْنًا وَعِنْدَهُ مَايُغُنِيُه ِ فَإِنَّمَايَسُتَكَثِرُمِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَمَايُغُنِيُهِ ؟قَالَ قَدْرُ مَايُغُنِيُهِ ٱوْيُعِيشَةِ (رواه الائتساخ والجوا دُورْج أبع ٣٣٧ - واين حبان والحاكم في المستد رك من معل بن الحفظليه) (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علام على حتى (م 200ه هـ) مطبوعه موسسة الرسلة جيروت لبنان ٦٢ ح ١٦٧١٥) جس نے اس حال میں سوال کیا کہ اس کے پاس کفایت کی ثی ہوتو اس نے دوزخ کی آگ زیادہ کی موض کیا گیا' کفایت کی مقدار کیا ہے؟ فر مایا'ایک دن اورایک رات کی خوراک۔ (١ حكام القرآن از علامه ابو كمرتجه بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م١٣٠٠ ٥) مطبوعه دارلمعرفه بيروت لينان تا المس-٢٣٠) (تغییر مظیری از علامه قاضی ثناءالله یاتی ی عمانی مجد دی (م۱۲۲۵هه) (اردوتر جمه) ۲۰ م ۹۰۷) (احكام القرآن ازامام ابو بمراحد بن على داز كارصاص (م مع الله على مطبوعه دارالكت العربيد بيروت لبنان ج المس ٢٩٣٠) (تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م االهه هه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كمبية يقبل مكرمه) (تغییرصادی از علامه احدین محرصادی ماللی (م<u>۱۲۲۲</u>ه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه کرمهٔ جایسی ۱۳۰۰) ﴿ ١٠﴾ جوآ دی اپنی حاجت کا سوال لوگوں سے نہ کرے۔اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔سوال سے وقار مجروح ہوتا ہے اور استغنا سے غنااور وقار بردھتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: وَمَنِ اسْتَغَنَّى اَغُنَاهُ اللَّهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَقَّهُ اللهُ وَمَنِ اسْتَكُفَى كَفَاهُ اللهُ (رواوالا مام احمد والتسائي والضياً مركن الجرسعية بحواله ...) (كمّز العمال في سنن الاتوال والا فعال از علاسطى متى (مر22 هـ) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان ١٠٤٠ تـ ١٦٧٢٧) جس نے استعنا اختیار کیا۔ اللہ نے اسے عنی کر دیا اور جوسوال سے بچا اللہ نے اسے بچالیا اور جس نے کفایت شعاری کی اللہ اس کو کافی ہے۔ (ا حكام القرآن ازعلامه ابو يمزهمه بن عبدالله المعروف بابن العربي الكي (م٢٣٥ ٥) مطبوعه دارلمعرقه بيروت لبنان جادس ٢٢٩) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمه ما كلي قرطبي (م ٢٧٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان ج٣٠ ص ٢٣٠) (تغيير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله يانى يى عنانى مجدوى (م١٣٢٥هـ) (اردور جمه) مع ٢٠٠٠) بغیر سوال کے جوعطیہ ملے اسے قبول کرے، ردنہ کرے مید بیاد رعطیہ کو قبول کرنامسنون ہے۔ نى اكرم النافر مايا: مَى الْمَاكَ اللهُ عَزُّوجَلُّ مِنُ هَٰ ذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَكَا إِشْرَافٍ فَخُذُهُ فَتَمَوَّلُهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَالَافَلالتُبُعُهُ نَفُسَكَ (رواه التسائي عن عرزج اجس ٢٦٥) بغيرسوال اوراصرار كےاللہ تعالیٰ جو مال تحقیے دے وہ لےلو۔ جا ہوتو اے اپنے پاس رکھویا صدقہ کر دو۔ اور جو بغیرسوال کے نہ ملے اس میں اپنی جان نہ کھیاؤ۔ (الجامع لا حكام القرآن از طار ابوعبد الذبحرين احمد ما كلي قرطبي (م <u>۲۶۸ -</u> ه)مطبوعه دارالكب العربيه بيروت لبنان خ ۲۰۰ ص ۲۳۵)

195

ہاک عبادات اورا خلاص کی علامت حینہیں بلکہ روحانی ہوتی ہے۔ای لیئے صالحین اورمخلصین کی ہیبت اوروقعت اُن کے ۔ ت

چېرول سے عميال موتی ہے۔ (تغير تمير ادام فرالدين تحد بن ضاءالدين عررازي (علاق مطبوردار القلريروت البنان ناع اس ٨١٥)

﴿ ١٣﴾ الياسوال كرنا جس سے آ دميت كى تذكيل ہو منع ہے ليكن استعال كى معمولى اشياء كاسوال كرنا جائز ہے ، جيسے آگ،

و ۱۱ کا ایک خوال مرباعش سے اوسیف کا مدعن الموس ہے۔ ہیں، مسلمان سول سیاءہ خوال مرباجا ہرہے، ہیے اس، یانی منمک مسوئی دھا گاوغیرہ۔ان معمولی اشیاء کوسوال پردینا مومن کی شان ہے۔انہیں رو کنے والا اللہ کونا پیند ہے۔

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ. اوربرت كي جِرِ ما ظَيْم بين دية (مورة الناءون) مين اى كابيان بـ

﴿ ۱۴﴾ مجدمیں اپنے لیئے سوال کرنا جائز نہیں البتہ دینی ضرورت اور دیگر فقراء کے لیئے سوال کرنا جائز ہے محضور سید عالم ﷺ

نے غز وات کی تیاری کے لیئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیم سے متعدد مرتبہ مالی امداد طلب فر مائی۔

ተ

﴿ سود کی حرمت اور قرض کے احکام ﴾

ٱلَّـذِيُنَ يَـاكُلُونَ الرِّبُوا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبُّطُهُ الشَّيُطن مِنَ الْمَسَ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ قَالُو ٓ آنَّمَاالُبَيْعُ مِثُلُ الرَّبُوا وَاَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمُ الرَّبِلُوا فَمَنُ جَآءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنُ رَّبِّهِ فَانْتَهِى فَلَهُ مَاسَلَفَ وَامُرُهُ اِلِّي اللهِ وَمَنُ عَادَفًا وَلَئِكَ أَصُحْبُ النَّارِهُمُ فِيُهَا خُلِدُونَ ﴿ يَمُحَقُ اللَّهُ اللهُ الرَّبْلُواوَيُرُبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لاَيُحِبُّ كُلَّ كَفَّارِ آثِيُم اللَّهِ اللَّهِ يُنَ امَنُوا وَعَمِلُواالصَّلِحْتِ وَاَقَامُواالصَّلُوةَوَاتَوُاالزَّكُوةَلَهُمُ اَجُرُهُمُ عِنُدَ رَبِّهِمُ وَلَاخُـوُفٌ عَلَيُهِمْ وَلَاهُمُ يَحُزَنُونَ ۞ يِنايُّهَاالَّذِيْنَ امَنُوُا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوُامَابَقِيَ مِن الرّبلوااِنُ كُنُتُمُ مُّؤُمِنِيُنَ ﴿ فَانُ لَّمُ تَفْعَلُوا فَأَذَنُوا بحَرُب مِّنَ اللهِ وَرَسُولِه وَإِنْ تُبُتُمُ فَلَكُمُ رُءُ وُسُ آمُوَ الِكُمُ لَا تَظُلِمُونَ وَكَاتُظُلَمُونَ ١ وَإِنْ كَانَ ذُوعُسُرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنُ تَصَدَّقُوا خَيُرٌ لَّكُمُ إِنْ كُنْتُمُ تَعُلَمُونَ ﴾ وَاتَّقُوا يَوُمًا تُرُجَعُونَ فِيُهِ اِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفِّي كُلُّ نَفُس مَّاكَسَبَتُ وَهُمُ لَا يُظُلِّمُونَ ﴿ رسوره بقره آبات ٢٧٥ ١٨١ ، وہ جوسود کھاتے ہیں قیامت کے دن کھڑے نہ ہوں گے مگروہ جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جے آسیب نے چھوکرمخبوط بنادیا ہؤیداس کیے ہے کہ انہوں نے کہا: بیع بھی توسود کی مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیج کواور حرام کیا سوڈ تو جے اسے رب کے یاس سے نصیحت آئی اوروہ بازر ہاتوا سے حلال ہے جو پہلے لیے چکا۔اوراس کا کام خدا کے سپر دہے اور جواب الی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے'وہ اس میں مدتول

احكام القرآن ••••••••

ر بین گےاللہ ہلاک کرتا ہے سود کواور بڑھا تا ہے خیرات کواوراللہ کو پند نہیں

آ تا کوئی ناشکر ابڑا گنہگار بیشک وہ جوایمان لائے اورا چھے کام کیےاور نماز قائم
کی اورز کو قدی ان کا نیگ (اجر) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھا ندیشہ مونہ غماے ایمان والو! اللہ سے ڈرواور چھوڑ دوجو باقی رہ گیا ہے سوڈاگر مسلمان ہو پھراگر ایسانہ کروتو یقین کرلواللہ اوراللہ کے رسول سے لڑائی کا اوراگر تو بہروتو اپنااصل مال لے لؤنہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤاور نہ تہمیں نقصان ہواوراگر قرض اس ہواوراگر قرض اس ہواوراگر قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر جانواور ڈرواس دن سے جس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بر جان کواس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اوران میں اللہ کی طرف پھر دگے اور ہر جان کواس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اوران میں اللہ کی طرف پھر دگے اور ہر جان کواس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اوران میں طلم نہ ہوگا۔

عل لغات:

女

公

آلَّذِیْنَ یَاکُلُونَ '' اَلْذِیْنَ:اگر چامرائع عرب کی طرف اشارہ ہے جوسودی کاروبارکرتے تھے گراس مقام پر تمام انسان مراوییں چونکہ سودلینا' دیناہرانسان کومنع ہے مومن ہویا کافزاس لئے دارالاسلام میں سلطان اسلام کافروں کوبھی سودی کاروبار سے ردک دے گا جیسے انہیں چوری' زنا، قتل وغارت سے روک دیتا ہے۔

یادرے کہ سودخوری ہردین میں حرام ربی۔

﴿ (الجامِح لا عام الغرآن از علاصا بوعبدالله محدین احمد ما گل قرطی (۱۹۸۸ هـ) مطبوعه داراتکت العربیه بروت لبنان ج۳ م ۲۹۱) يَسَا كُلُونُ **: اَكُنْ سے بنا ہے جس كالفظى متى كھانا ہے مگر اس سے مرادا خذكر نا 'كِينا' ہرنوع كافا كدہ اٹھانا اور تصرف كرنا و من حريك مين كامة قدر الگريك بريا المراح ** وضع كرنا ہے ہوں اس ماري ہو بريك كرنا الله الله الله الله الله الله

ہے چونکہ سود کا مقصد لوگوں کا مال ناحق بہضم کرنا ہے اس لئے اس کا ذکر کھانے سے کیا گیا ہے۔ الجاس کا مطابقر آن از طار ابوعید الذکورین احمد ماکن قرطبی (<u>۱۳۵</u>۷ ہے) مطبوعہ دارا لکت العربی بیروت لبنان نج ۳۴ می ۲۵۴۳ ہے ؟

(احكام القرآن ازعلامه الإ بكرهمه بن عبدالله العروف بابن العربي مالكي (ميسمة ٥) مطبوعه دارلعر فه بيروت لبنان ج اسم ٢٣٠)

(احکام القرآن إزام الوغراتيم بن فلي رازي ها من (م م ٢٠٥٠ هـ) مطبوعه دارالکتب العربيه پيروت لينان ج اس ٣٦٣ م) (تغيير دوح العالي از علاسه اوالفعل سيدمود آلوي خلي (م ١٤٥٥ هـ) مطبوعه كتب إيداديه مثان ج ٣٠ ص ٣٨)

الله (تغییر کبیر از امام فخرالدین تحدین شیاه الدین توردازی (۱۳۰۰ هه) مطبوعه دارالفکر بیروت البتان تریم می ۱۹ ۱ الله (انوارالتزیل واسرارالبازیل المعروف به بیشاوی از قاضی ایوافخیرعبدالله بین عمر بیشادی شیرازی شافعی (م ۱۸۵ هه) ۲۵ ساله

الموان من الموان من الموان المراد الموادف بينها ولا الموادف الموان الموان من الموان الموادي من المواد و المواد المواد المواد و المواد المواد

(تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین بیونی (م الله هه) وعلامه جلال الدین کلی مطوعه کینیه فیصل مکرمه) (تغییرصادی از علامه احمد بن محرصادی الکی (۱۳۳۶هه) مطبوعه کینیه فیصل مکرمه رخ اص ۱۳۰

(الغيرات الاحريد از ما ساح جون جوزري (م ١٥١٥ه) عطود مكتبة هاني على جنل بادراس ١٤١)

ا حکام المران ان از علام الو ترقید بن عبدالقد المعروف با بن العرب با کی (م ۲۳ هی هی الصوعه دار تعرف بیان شاک ۱۳۱۳)

ا (الحام القرآن از امام الو تران عربی فی دازی بسال مرب سات هی امطوعه دار الکتب العرب بیروت کبنان شاک ۱۳۷۳)

ا (الحام القرآن از علام الو آن از علام الوعرالة محربان احد ما کی قرطبی (م ۲۲ هی) مطبوعه دار الکتب العرب بیروت کبنان شاک ۱۳۸۳ سات می المدین از العام الو آن از علامه الوعرد آن کوی فران می می در این از مام القرآن شاک المدین الوعی المدین المدین المدین المدین المدین المدین المدین از علامه الوافعت می می مودی (م ۱۳۵۵ هی) مطبوعه مکتب ها این المدین المدین المدین از علامه المدین شاه الله بالی می علی مجدودی (م ۱۳۵۵ هی) (اردوتر جد) شاک ۱۳ می ۱۸۵۱ هی (کباب الباد بل می معانی التو بل المعروف بلغیر خاز ان از علامه المعروف و (م ۱۳۵۰ هی) شاک المی ۱۳۵۰ می این المودی المودی

يَتَ خَبِّطُهُ الشَّيطُنُ مِنَ الْمَسِيسَ ": خطاكامعى إلى تخت ضرب جس علفتار ورفاريس بكاريدا، يكسانيت ندرب وه آدى جو چلنے بولنے ميں بهكتا ہوائے بطی كہاجا تا ہے۔ شیطان سے مراد اہلیس یاعام جن ہے اہلیس یا جن جب کی کوچھو لیتے ہیں اس کے حواس میں فتورآ جا تا ہے اعتدال ختم ہوجا تا ہے بعض اوقات اے کوئی مرض لاحق ہوجاتی ہے۔ آیت کامفہوم یہ ہے کہ مودخور جب اپنی قبرے اٹھ کرمیدان حشر کی طرف چلنے گلے گا تواس طرح گرتا پڑتا جائے گا چیے کسی برشیطان یا جن سوار ہوکرا ہے دیوانہ کرد ہے اس کی رفتار سے اعتدال جا تار ہے 'بیلوگ اپنے پیٹ کے بوجھ یاجنون کے باعثآ سائی ہے چل نہ علیں گے۔ (المغردات في غريب القرآن ازعلامة سين بن مجد المفصل الملقب بالراغب اصغباني (١٣٥٠هـ)مطبوعة ورثمه كارخانة تجارت كتب كراجي اهم ١٣١) (العصاح المني نجام (2) \$ (تغییر مظبری از علامه قاضی ثناءالله مانی تی عثانی مجد دی (م ۱۳۲۵هه) (اردور ترجیه) ج ۴ س ۸۱) 公 (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبداللهُ محد بن احمه مالكي قرطبي (م ٦٩٨ه هه)مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان أج ٣٠٥ ص٥٥) (لباب البّاويل في معاني التربيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة على بن مجمد خازن شافعي (م٢٥٨هـ)' ج1 م ١٥٥٥) 公 (بدارک التز مل وفقائق البّاد مل ازعلامه ابوالبرکات مبدالله بن احمد بن محمود تفی (میر ۱۰ کیده) تج احم ۴۱۵) 公 (تغییر کبیر ازامام فخرالدین ندین ضاءالدین عمررازی (ع۲۰۱۶ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت کبنان ن ۲۰۳۵ م 公 (تغيير روح المعالى ازعلامه الوالفضل سيرتحود آلوي حفي (م20 علاهه)مطبوعه مكتبه الداديد ملتان ج ٣٠ص ٣٩) 公 وَ**اَحَسَلَ اللَّهُ الْبَهِيَسِعُ** ": وَيَعْ بِصِرادِ عام طلال تَجَارِثِين بِينُ اللهُ تَعَالَى نِهِ تَجَارِت كُوطلال وجائز فرمايا ہے اس كے ذریعے نفع لینا حلال اور جائز ہے۔ يَهُمَ فَيْ اللَّهُ الرِّبِلُوا ": مَعَلَى عَلَى كامعى بهم مونا انقصان مونا كى شى كامرے سے ختم موبانا أخر ماه ميں جائد جب گھٹ جا تا ہے تواہے **حَجَق کہتے ہیں۔** 4 (الفروات فی غریب القرآن از علامہ شین بی کو الفصل الملقب بالراف اسٹہائی (بیمانیہ ۵) مطبوعة و محد کارخانہ تجارت کت کرا ہی اس ۴۹۳) 4 (المصاح المئیر نج ۴ میں ۱۰۰) معنی آیت کابیہ ہے اللہ تعالی و نیا میں سودی مال کو گھٹا تا ہے اے برکت سے خالی کر دیتا ہے جس حلال مال میں سود شامل ہوجائے اے بھی تقصان ہے دوجیار کر دیتا ہے اور قیامت میں سودکو ہلاک کردے گا۔ یہ مال سودخور کے کسی کام نہ آئے گا' بلکہ الٹااس کے لئے دیال جان بن جائے گا۔ (الغيرات الاحميد ازما ساحم جيون جونوري (مهمااه) مطبوع مكتبه تقاضي مل بيثادر ص ١٤١١) (تغيير مظبري ازعلامه قاض ثنا ه الله ياني يق عثاني مجدوي (م١٣٢٥ه) (اردورٌ جمه) ج٢٠م٥١) 公 (الحامع لا حكام القرآن از ما ما يوعبدالله محد بن احمر ما تكي قرطبي (م ١٦٨ه) مطبوعه دارالكتب العرب بيردت لبنان ج٣٠٣ م١٣٣) 公 (تغییر جلالین از علامه جاه طال الدین سیوهی (م ۱۱۱ ه.) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه قیصل مکه مکرمه زیم اس 合 (لباب الباديل في معاني التريل المعروف يغير خازن ازعلامة على بن محرخاز بن شافعي (١٥٥٠هـ) ع اعمل ٢١٧) 公 (تغيير القرآن المعروف يتغييرا بن كثير حافظ عما والدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (ميم ٢٤٨هـ) ن ١٠٥٥م ٣٢٨) 公 (تغییر کبیر ازامام فخرالدین ثدین ضاءالدین عردازی (م۲۰۱۶ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ۲۰۷۵ می ۱۰۱) n (مغيررون العانى ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حقى (م٥ ١٥هـ) طبوعه مكتبه الداديد ملتان ج٣ من ٥١)

و احكام القرآن وهوهههههههه وَيُرُبِى الصَّدَقْتِ "بَيُرْبِي أُرَبُو سي بناب جس كامعى برهانا صدقه فرض بوياهل تمام خرات صدقات -07000 معنی میہ ہے کہ اللہ تعالی ہوشم کے صدقات کو بڑھا تا ہے۔صدقہ کے بعد جو مال بھی رہتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے' ویئے گئے صدقات وخیرات سے زیادہ دولت ملتی ہے اورآ خرت میں ہرصدقہ کااجرعطافر مائے گا۔ مخاوت کرنے (اتوارالتزيل وامراراليّاويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) من ١٤٦٧) (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م <u>ااو</u> ه) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه تکرمهٔ ج۱۰ ص ۱۳۱) (لباب النّاويل في معاني التزيل المعروف بغير خازن ازعلامة على بن مُدخازن شافعي (م٢٥٥ه ٥) خ اص٢١٧) (مدارک التزیل و حقائق البّاویل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمور سفی (م ۱۰ ۵ ۵ ۵) خ ۱ س ۲۱۹) ذَنُو ابِحَرْبِ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ": اذْنَ كَامِعَيْ سَنا ُ جانا ہِ أَ ذَانِ نَمَازَ كَاعِلان كُوكِتِ بِن كِير بِمَعْمُ كُواذَ لِ کہا گیا معنی ہے کہ منکرین کو بتا دواوروہ یقین کرلیں۔ الله اوررسول (جل وملامظة) سے لڑائی سے مراد و نیوی یا اخروی لڑائی ہے بیعنی و نیا میں قبل وغارت اور آخرت کے عذاب (النغيرات الاحمرية ازعلامه احمرجيون جونيوري (١٢٥٠هه)مطبوعه مكتبه حقانه يحلّم جنكي نيثاور ص١٥١) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابومبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ۲۲۸ هه)مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ج ۳ م ۳ ۲۳ ۳) (لباب الآه بل في معاني التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلام على بن قحد خازن شافعي (م272هـ) ج الص ٢١٨) (انوارالتزيل داسراراليّاه بل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شافعي (م١٨٥ هـ) من ١٤٧) وَانْ كَانَ ذُو عُسْرَة فَنَظِرَةَ الَّي مَعْسَرَة ": عُسُرٌ كامعنى عِنْكُ تكُ دَى مَفلى عُت مشكل ـ يُسُورًا س كامتضاد بجمعني آساني سهولت فراخي قرآن مجيدين إ-إن مع العُسر يُسُورا 🖈 بِشك دخواري كماته آساني ب- (سورة الانشراح آيت ١٠) ذُوْ عُسُورٌ ق : ایبا آ دی جوتگ دی کے ماعث اینا قرض ادانہ کرسکتا ہو۔ مَيْسَوَقِ: فراخ دِي كي حالت ؛ جب مقروض اينا قرض ادا كرنے كي استطاعت ركھتا ہيں ۔ فَنْظِوَةً : نَظُورُ كامعني ويَهنا عُوركرنا اور انْظَارٌ كامعني مهلت دينا ُ تاخيركرنا ـ (المغردات في قريب القرآن ازعلامه حسين بن محر المفصل السلقب بالراغب اصفهاني "ش ٣٩٨'٣٩٤") (المصياح الهير "٢٤ من ١٨م" ج٢ من ١٤٤) آیت کامعنی سے کے مقروض اگرا پی تنگ دی اور افلاس کے باعث مدت مقررہ پر قرضه ادانه کر سکے تواہے فراخ دی (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله مجرين احمه مالكي قرطبي (م170 هه)مطبوعه دارالكتب العربيه ببروت لبنان ج ٣٥٣ ص٣٢٣) (انوارالتر بل دامراراتیاد بل المعروف به بیضادی از قاضی ابوالخیرغیدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۱۸۵ ه) مس۱۷۲) (لباب البَّاويل في معالى التزيل المعروف يغيير خازن ازعلام على بن مجمد خازن شافعي (م٢٥٧ ٧هـ) ج أم ٣١٨) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیا مالدین عمر رازی (۲۰۲۰ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت کبنان ج۷م ۱۰۹) (تغییرروح العاتی از علامه ابوالفعنل سیدمحود آلوی حنی (م۵ ۱۳۵ه)مطبوعه مکتبه امداد به ملتان ج ۳ مس۵۲)

41+1+1+1+1+1+1+1+1

شان نزول :

ان آیات کریمہ کے شان نزول کے بارے میں چندروایات ہیں۔

- قبیلہ بی ثقیف میں جار بھائی'مسعودُ عبدیالیل'حبیباورر بیعیسودی کاروبارکرتے تھے'بی مغیرہ کے چندافرادان کے مقروض تھے طائف کے فتح ہونے کے بعد پیرچاروں بھائی مشرف بیاسلام ہوئے اسلام لانے کے بعدانہوں نے ا پناسود بن مغیرہ کے مقروض افراد سے طلب کیا اور طلب میں مختی کی بن مغیرہ نے ادا کرنے سے انکار کر دیا اور شم کھا کر کہا کہ اسلام نے سودکوحرام کردیا ہے ہم اوانہ کریں گے مقدمہ حضرت عمّاب ابن اسید کی بارگاہ میں پہنچانہوں نے حضورسيد عالم ﷺ كَي خدمت مين ميدواقعه لكھ بھيجااس پر بيآيت كريمه" وَذَرُوْامَسابَقِينَ مِن الرِّبُولَ "نازل ہونَى ان بھائیوں نے سود لینے سے تو یہ کر لی۔
 - (النغيرات الاحمية ازعلامه احمرجون جونيوري (١٢٥٠ مطبوعه كمتبه هانه كله جنكي ايتاوراس ١٤٣)
 - (احكام القرآن از علامه ابو بمرقمه بن عبد الغدالمعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٥هه)مطبوعه دارلمعر فه بيروت لبنان ج العس ٢٣٠)
 - (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ايوعبدالله محد بن احمر مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان جسام ٣٠١٣ م)
 - (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناء الله یانی تی عثانی محد دی (م۱۲۲۵هه) (اردوترجمه) نج ۲ ص ۱۰۵)
 - (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلامة على بن مجمه خازن شافعي (م٢٥ ١١هـ) ج اص ٢١٤)
 - (الدراكمتُو راز حافظ جلال الدين سيوطي (م إا ٩ _ هه)مطبوعه كمتبه آيية الله تعظمي ثم 'ايران'ج احم ٣٦٧)
- حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عباس بن عبد المطلب رض الشعنهما في مما نعت سود سے پہلے کچھ مھجوری سود پر دی تھیں مقروض کے باغ کے پھل کیے توانہوں نے کچھ تھجوریں لے لیں کچھ باقی بحییں مقروض نے قرضہ کی ادائیگی میں تا خیر مانگی اور ساتھ کہااس کے بدلے اتنی تھجوری زائدادا کروں گا'جب حرمت سود کی آیت اثری توان حضرات نے سودمعاف کردیا' بلکہ اصلی زر کی وصولی کے مطالبہ ہے بھی دستبرواری اختیار فرمالی۔
 - (الغيرات الاحرب ازعلاساحرجيون جونوري (ع ١٥٥٠ه مطبوع مكتبه تقائي كل بنكاراس اعا)
 - (تغیر مظیری از علامه قاضی تناءالله بانی تی عنانی محدوی (۱۳۲۰هه) (اردوترجهه) ج ۲ من ۲۰۱۱)
 - (كباب البّادِيل في معانى التّزيل العُروف يتغير خازن ازعلام على بن مجم غازن شافعي (م٢٥٧ه ٢٠) ٢٠ ص٢١٠)
 - (الدرائمنوراز عافظ جلال الدين سيوطي (م اام عه) مطبوعه مكتبه آية الشافظي فم ايران أن ام ص ٢٠٧)
- چار تقعی بھائیوں نے جن کے بارے میں او پر **ن**ڈ کور ہوا' کہاہم اللہ تعالی اوراس کے رسول سے جنگ کی طاقت مہیں رکھتے 'ہم سود لینے سے توبہ کرتے ہیں' گرا پنااصل مال فوز اوصول کریں گے بنی مغیرہ کے مقروض بھائیوں سے اصل زر کا مطالبہ کیا بنی مغیرہ کے مقروض بھائیوں نے کہا کہ فی الحال ہم تک وست ہیں ہمیں قرضہ کی ادائیگی کے لئے بچھ مہلت دو مالی استطاعت ہوتے ہی ہم قرضه اداکردیں گے انہوں نے انکار کیااور فوری ادائیگی کامطالبہ کیا اس پڑھ نازل ہوا کہ ننگ دست ہے قرض کا مطالبہ اس کی فراخ دی تک مؤخر کردو۔
 - (النعيرات الاحربيه ازها مداحد بيون جونيوري (م<u>١٣٥٥)</u> مطبوعه مكتبه تقانه محله بنظي نيثا درم ١٤٣٠) (تعيير كبير ازام مخرالدين محرين شياء الدين عردازي (م<mark>٢٠١</mark>٥) مطبوعه دارا فكريروت لينان أن ٤٤ مواه)

و احكام القرآن مهههههههههههههههه

مسائل شرعیه:

﴿ ا﴾ سودحرام قطعی ہے' اس کی حرمت قر آن مجید اورا حادیث شریفہ کی نصوص' اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہے' اس کوحلال جاننے والا کافر ہے' اسلام لا کراس کےحلال ہونے کا قائل مرتد ہے' حرام مجھ کر لینے والا فاسق اور مرتکب گناہ

بيره ہے۔

النعيرات الاحمرية ازعلامه احمد جيون جونيوري (م<u>٢٥١) ه</u>) مطبوعه مكتبه حقانه يخلّه جنكي 'پيثاور'ج ۳'ه م ١٤٦) النعير در تالعاني ازعلامه الوافعنس ميد محوداً لوي حنى (م<u>٢٥ ما ا</u>هه) مطبوعه مكتبه الداديد مان مع ۳ ش ٥٣)

🖈 (تغیرمظبری از علامه قاضی ثناه الله یانی یی عنانی مجددی (م۱۳۲۵هه) (اردور جمه) نی تام م

🖈 (احكام القرآن ازامام ابو بمراحمه بن على رازي بصاحب (م مع عليه عن مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ج احس ٢٦٥)

الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محرين احمه ما تكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج ٣٠ص٣٣)

المنظم المنظم المنظمة المنظمة

🖈 (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محد بن ضا مالدین محررازی (۱۳۲۰هه) مطبوعه دارالفکر بیرد ت لبنان ۲۰۱۴ می ۹۱)

ي احكام القرآن از علامه الو بكر تحد بن عبد الله المعروف بابن العربي ما لكي (م ٢٣٠هه م) مطبوعه واد لعرف ييروت البنان ج الص ٢٣٠٠)

سود کی دوشمیں ہیں۔

(نیادتی کاسود

(0) ادهاركاسود

. (U ''زیادتی کاسود' یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہواور ناپ تول برابر ہو'پھرا گرایک طرف کی جنس کوزیادہ

لیاجائے 'مثلاً گندم کے بدلے گندم خریدی گئی دونوں کاوزن دس کلوگرام ہویہ سوداجا کزہے اورا گرایک طرف گندم دس کلوگرام سے زیادہ ہوتو یہ سود ہے اور حرام ہے اس کی حرمت پر کثیر احادیث طیبہ وارد

میں جو درجہ شہرت کو بہنچی ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے:

اللَّهَبُ بِاللَّهَبِ وَالفِّصَّةُ بِالْفِصَّةِ وَالبِرُّ بِالْبِرِّ وَالشَّعِيُرِ بِالشَّعِيُرِ وَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ وَالْمِلُحُ بِالْسِلُحِ مَثْلابِمَثَلِ سَوَآءٌ بِسَوَآءٍ يَدَابِيَدِ فَإِذَا خُتَلَقَتُ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيُعُوا كَيُفَ شِئْتُمُ

إِذَاكَانَ يَدُابِيَدٍ

سوناسونے کے عوض چاندی چاندی کے عوض گندم گندم کے عوض بُو بَو کے عوض کھور کھور کے عوض اور نمک نمک کے عوض برابر برابر دست بدست بیچواور جب بیا جناس مختلف ہوں تو جیسا چا ہو بیچو جب کہ وہ دست بدست فروخت ہوں۔

> (رواه الائمّة احمر ومسلم والوداؤد وابن بلبيغن عباره بن الصامت ' المنه المراجم ونهرية

بحواله الفضل الكبيخته شرع الجامع الصغيللمادي ازامام عبدالرؤف منادي شافعي (م٢٠٠١هـ) مطبوعه دارالا حيا «الكتب العربية يحسى البالي الخلبي وشركا في جرمام ٢٠٠٥)

ابک اور روایت میں ہے کہ

''جس نے زیادہ لیایازیادہ دیااس نے سودی کاروباز کیادیے والا اور لینے والا دونوں برابر ہی''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ

ایک دینارکود و دینار کے عوض اور ایک در ہم کودوور ہم کے عوض ندفر وخت کرو''۔ در اس میں میں ایس کا میں (مجلسل اندام ایوانس سلم میں جائے تیزی (عادیم ہے) نیماس ۲۲۱٬۳۵۳ (میدادیم کا ۲۲٬۳۵۳)

سود کے حرام ہونے کی احادیث..

صحاح سترمیں حضرت عمرے

متدرک میں حضرت علی ہے

مسلم میں حضرت ابو ہریرہ ہے 2

الدار فطنی میں حضرت انس ہے

صحيح بخارى اورتيح مسلم مين حضرت ابوبكر ہے '

مند برزار میں حضرت بلال ہے 公

يهيق ميں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تھے سے مروی ہیں۔ 2

(تغيير مظهري از علامة قاضي ثناءالله ياني يق عثاني مجدوي (م١٣٢٥هه) (ار، ورّجهه) ٢٦٠م ٩٠) اتحاد جنس اور قدر معلوم (ناپ اورتول) کی صورت میں برابر برابر نقد به نقد تجارت جائز ہے اور زیاد کی حرام

اورسود کے علم میں ہے۔

☆

쇼

(ب) "ادهاركاسود"زمانه جابليت ميل لوگ اس شرط يرقرض دياكرت كدمقروض عقرض كي عوض برماه یا ہرسال ایک معین رقم لیا کریں گے اصل رقم مقروض کے ذمہ باقی رہتی 'مدت پوری ہونے کے بعد قرض خواہ مقروض سے اصل رقم کامطالبہ کرتا'اگرمقروض اصل رقم ندادا کرسکتاتو قرض خواہ مدت بردهادیتالیکن

ساتھ ہی سود میں اضافہ کر دیتا تھا'ز مانہ چاہلیت کے اس ادھار سود کو قر آن مجید نے حرام قرار دے دیا۔

(احكام القرآن ازامام ابوكرا تدين على داز كايصاص (م مع الله عنه المطبوعة دار الكتب العربية بيروت البنان أن العن ١٣٦٥) (الجامع لا حكام القرآن از طامه الدعمير الشري بن احمد الكي قرطي (م ١٦٨ ٥) مطبوعه دارالكب العربية يردت لبنان ج م ٢٥٠) 办

(تقيركير اذام المخ الدين تحدين فيا الدين عردازي (ع٢٠١هـ) مطبوعه دارالفكريروت البنان ي عمم ٩٢)

(تغيير مظهري از علامه قاضي ثناء الله يالي ي عناني مجددي (عواله ه) (اردور جمه) ني م م م م م (۹۰ مو)

(الغيرات الاحربيه ازعلامه احرجيون جونبوري (م١٣٥ه مطبوعه مكتبه فاند عظر جنل يتاور من اعا)

公 (لباب الآويل في معاني التويل المعروف بتغير خاز ن ازعلام على بن محد خاز ن شأفعي (ع٢٥٠ ع ١٥٠) ج المع ٢١٥) 公

یا در ہے کہ موجودہ بینک کاری نظام میں ای نوعیت کا سودرائج ہے بیرام ہے۔

🗬) دو چیزوں کے ایک جلیمی ہونے کی صورت میں ناپ یا تول میں برابری ہونابدلہ میں ضروری ہے جنس کے کھرے 🗜 یار دی ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا'مقدار میں برابری اس لیے ہے کہلوگوں کے مال ضائع نہ ہوں' لوگوں کے مال

کی حفاظت کے لئے ناپ اور تول وضع ہوئے ناپ اور تول میں عدل کا تھم خود قرآن مجید میں ہے۔

وَ اَوْفُواالْكَيْلَ اِذَاكِلْتُمْ وَرَنُوْ ابِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَأْوِيُلا﴿

اور مایوتو پورامایوا در برابرتر از و ہے تو لویہ بہتر ہےا دراس کا انجام اچھا۔ (سوره بني اسرائيل آيت ۲۵) ما ب اورتول میں کمی کرنے والوں کی وعید میں ارشادر بائی ہے:

وَيُلٌ لِلُمُطَفِّفِيُنَ ١٦٠ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُو اعَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ١٤٠ وَإِذَا كَالُوهُمُ أَوْوَزَنُوهُمُ يُخْسِرُونَ ٦٠ کم تو لنے والوں کی خرابی ہے ﷺ وہ کہ جب اوروں ہے ماپ لیں اپورالیں ﷺ اور جب انہیں ماپ تول کردیں

(سورة المطفقين ١٠٦) مقدار کی برابری کے لیے حضور شارع اسلام علیالصلوق واللام نے ماپ اور تول کوا ختیار فرمایا۔

مَاوُزِنَ مَثَلٌ بِمثَلِ إِذَاكَانَ نُوعُاوًا حِدًا وَكِيْلَ مَثُلٌ بِذَٰلِكَ فَإِذَا اخْتَلَفَ النَّوعَان فَلابَأْسَ بِهِ

جوشی وزن سے تولی جائے تواس کے برابر برابر بدلوجب کہا یک نوع کی ہوں اور ماپ ہے بدلی جانیں ان

كا تبادله بھى اى طرح كرۇ جب جنس مختلف ہوں تو كمى بيىشى ميں حرج نہيں '

(رواه الدارقطنی من عراد قومن انس بن ما لک) (سنن دارقطنی از امام علی بن عمر دا قطنی (م<mark>۲۵۵ ه</mark>)مطبوعه نشر السنة مامان ت^۳ س ۱۸)

نیز محیح حدیث میں ارشاد ہے:

مَنُ ٱسْلَفَ فَلْيَسْلِفُ فِي كَيْلٍ مَّعُلُوم وَّوَزُن مَعْلُوم وَّاجَلِ مَعْلُوم هُ (رداه الدارُطني مُناسِ) هُ (سنن دارُطني من عردارُطني (ع٢٥٥هـ) لله ين خراراُطني (ع٢٥٥هـ) لله ين النياس ٢٠٠٥ هـ)

جوادهار فریدے اسے چاہیئے کہ ماپ تول اور مدت معلوم سے ادھار کرے۔

(تغییر مُقَلِم کااز علاسهٔ کافتی تُنامالله پانی تی عنی نی جدوی (م۱۳۵هه) (اردوتر جد) نیخ می ۹۰) (احکام القرآن از امام ایو بکراحمد بن فل راز کیرهها می (م سیسیسیه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان ج ام ۴۸۸)

﴿٣﴾ ﴾ قیاس ادله شرعیه میں ہے ہے اس کے چندشرائط ہیں اگر شرائط موجود ہوں تو قیاس عنداللہ مقبول ہے ورینہ مردود ُنص

کے مقابلے میں قیاس کرنامر دوداور شیطان کا کام ہے۔اللہ تعالی نے بیچ کوحلال اور سودکو حرام تھبرایا ' کفار نے سودکو بیچ کی مانند قرار دیا که دونوں میں تفع مقصود ہے وہ اس امر کو بھول گئے کہ بیع کی حلت اور سود کی حرمت منصوص ہے تو مس

طرح سودکو بیچ پر قیاس کیا جا سکتاہے؟

الله تعالى نے فرشتوں کو تھم دیا کہ حضرت سیدنا آ دم طبالط کو مجدہ کریں سوائے املیس کے تمام فرشتوں نے مجدہ كيا البليس نے قياس كيا كم آدم ملياللام كاخمير منى سے تيار موااور ميں آگ سے بنامول آگ منى سے بہتر ہے قَالَ مَامَّنَعَكَ ٱلَّاتَسُجُدَ إِذْامَرُتُكَ ء قَالَ ٱنَاخَيْرٌ مِّنُهُ خَلَقُتَنِي مِنْ نَارٍ وَّخَلَقْتَه مِنُ طِيُنِ ٦٠ فرمایا 'کس چیز نے تھے روکا کہ نے مجدہ نہ کیاجب میں نے تھے تھم دیاتھا 'بولا امیں اس سے بہتر ہول' تو نے مجھے آگ ہے بنایا اور اے مٹی سے بنایا۔ (اوره اعراف آیت ۱۲)

یدہ کی نص کے مقابل شیطان کا قیاس مردود کھیرا۔

(النغيرات الاحديبه ازعلامهاحم جيون جونيوري (م١٣٥٥هه)مطبوعه مكتبه حقائه محلَّه جنَّل بيثاورا ص١٤١) (تغيير روح البعاني ازعلامه الوالفضل ميدمحوداً لوي خفي (م٥ ١٢١هـ) مطبوعه مكتبه إمداديه ملتان ج٣٠٥٠)

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محدین ضاءالدین عمردازی (۱۰۲۰هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ن ۲۰۰۵ می ۹۵

(انوارالتزيل داسراراتا ويل المعروف به بيضادي از قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٨ هـ) من ١٤١٧)

(احكام القرآن از امام ابو بكراحد بن على رازى بصاص (م و ٢٥هه) مطبوعد دار الكتب العرب بيروت لبنان ج اص ٢٩٩)

درزی کو کیرادیا کداگرآج ی دے تو دوسورو بیاجرت ہے اوراکرکل ی کردے گاتوایک سورو بیاجرت مے میشرط باطل ہے چونکے عمل ایک ہی ہے اجرت کی زیادتی مدت کی وجہ سے ہے میسود ہے درزی کو دونوں صورتوں میں وہ اجرت ملے کی جوعام طور پردی جالی ہے۔

(احكام القرآن ازامام ايوكراجر بن فل راز كايصاص (م مع المع على مطبوعدار الكتب العربية بيردت البنان ج اسم ٢٦٥)

﴿٦﴾ آدى پر ہزارو پید قرض موجل تھا' قرض خواہ پانچ سورو پیے نقد پرمصالحت کرلے بینا جائز ہے مدت کے بدلہ میں قرض

(احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازي يصاص (م مصيحه)مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان أن اس ٢٦٥)

﴿٤﴾ ایک ہی جنس کی ردی اور عمدہ اشیاء میں تبادلہ زیادتی کے ساتھ حرام ہے اور سود ہے برابر برابر تبادلہ کرنا جائز ہے اور کی بیشی کے ساتھ تبادلہ کرنا ہوتو اس کے جواز کی صورت ہیہے کدردی شی کوفروخت کرے اس قیت سے عمدہ جنس کم مقدار میں خریدے ٔ حدیث شریف میں ایک ہی مثال ملتی ہے ٔ حضور ﷺ نے حضرت سواد بن غز بیر منی اللہ عنہ کوخیبر کا امیر بنا کر بھیجا سوادنے وہاں کے عمدہ چھوہارے خدمت مبارک میں بھیج ایپ نے دریافت فرمایا کہ خیبر میں سب چود ہارے ایسے ہی عمدہ ہوتے ہیں حضرت سوادتے عرض کیا: جی تہیں حضور ہم دوصاع ردی چھو ہارے دے کرایک صاع اورتین صاع دے کردوصاع خرید لیتے ہیں۔

(رواه الدار تطنی عن الی حریرة) (ستن دار قطنی از امام فی بن عمر دار قطنی (ع۲۸۵هه) مطبوعة نشر السنة ملتان تا سماسی)

الياندكرو بلكدانين فروخت كروان كى قيت عدوخ يدلو

(تغير مظهرى ازعلامة قاضى ثناءالله بإنى تى عنى كم مجدوى (م ١٣٢٥هـ) (اردور جمه) ٢٠٠ ص٩٣)

﴿٨﴾ جس طرح سود لینا حرام ہے ای طرح دینا بھی حرام ہے بلکہ جو تحض اس کار دبار میں شریک ہودہ بھی حرام کا مرتکب ہے' سودی دستاویز کا کاتب گواہ اور معاون کے لیے وہی حکم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ سودخور گنا ہگار بھی ہے اور ظالم بھی ' اس کی حرمت کا بیان قر آن مجید کی نص قطعی میں ہے۔ باقی لوگوں کے وعیدا عادیث طیب میں ہے۔ حضورسيدعالم الله في أرشاد فرمايا-لَعَنَ اللهُ آكِلَ الرِّبَاوَمُوْكِله ۚ وَشَاهِدَه ۚ وَكَاتِبَه ۚ (رواه الائداتيد وابودا دُووابن ماجد دالتريدي دالتسائي عن ابن مسعود) (بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال ازعلامة على تقي (م<u>24</u>0 ه) مطبوعه وسية الرسلة بيروت لبنان ج٣ م ٢٥٥ ع اللہ نے سود کھانے والے کھلانے والے سود کے گواہ اور کا تب پرلعنت فرمانی ہے۔ (احكام القرآن از علامه ابو بكرمجه بن عبد الله العروف بابن العربي ماكل (م٢٣٣هه) مطبوعه وارلهم فيديروت لبنان ج الس ٢٣٣٣) (الجامع الاحكام القرآن ازعلا صابوعبد الله محدين احمد مالكي قرطبي (م ١٢٨٨ هـ) مطبوعه وارالكتب العربي و البنان ج ٢٠٥ ص ٢٥٨) (احکام القرآن ازامام ابو بکراحمه بن علی رازی بصاص (م <u>۴ کتا</u>هه)مطبوعه دارانکتب العربیه بیروت بینان ن^یامس ۳۶۵) (تغییرمظیر کی از علامہ قاضی نٹا ہ اللہ یائی تی عثانی مجد دی (م<u>۲۲۵</u> هه) (اردوز جمه) می ۲۲ مس ۱۰ ا (تغسير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>اا 9</u> هه) وعلامه جلال الدين محكي مطبوع مكتبه يصل مكه عمرمه) (تغییرصادی از علامه احد بن محرصادی مالی (م<u>۳۲۲</u>هه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمه نی اص ۱۳۰) (الغيرات الاحمريه ازعلامه اتعرجيون جونيوري (م١٣٥٥ه) مطبوعه مكتبه هاني محلِّه جنَّل بيَّاور ص١٤١) 公 (لباب الآويل في معاني التزيل المعروف يغير خاز ن از علامة على بن محمد خاز ن شافعي (م٢٥٧ هـ ١٥) ج الم (تغيير كبير از امام خوالدين محد بن ضاءالدين قررازي (م٢٠١٠ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان المياس) ٩) (تغییررو تِ العانی از علامه ابوالفضل سیرمحود آلوی حفی (م<u>۵۷ اه</u>)مطبوعه مکتبه امداد پیلمان ن ۳ س ۳۸) (انوارالتنزيل واسرارالياديل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م<u>١٨٥</u> هـ) عم ١٤٣) قیامت کے روزسودخورمخبوط الحواس مخض کی طرح گرتا پڑتا اٹھے گا'اپنی اس علامت کے باعث بہجپانا جائے گااور رسوائی و ذلت سے میدان حشر میں روسیاہ ہوکر ہا نکا جائے گا' جیسے بعض نیکیوں کے صالحین کے چبروں پرنورانی نشانات ہوں گے وضوکرنے والےاپنے اعضاء وضو کی چیک ہے پہچانے جائیں گے ای لئے حضور شفیع المدنہین شافع یوم محشر كالقب "قائد الغر المحجلين "عُ (چكنوالاعضاء وضووالول كالدنك) مذکورہ بالا آیت میں اس کا واضح بیان ہے۔ ر العالى از علامه الوافعة ل سير محمود آلوي ختى (م٢٥ علاه) مطبوعه مكتبه الداديد مان " ٣٠٠ ش ٢٩٩) (تقسير كبير ازام مخرالدين محربن شياءالدين عمر رازي (م ٢٠٠٧هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان ت ياص ٩٩) ﴿ ١٠﴾ حلال میں برکت اور حرام میں بے برکتی ہے سود کا مال اگر چہ کثیر ہوجائے مگر برکت سے محروم جنا ہے بھیز بکریوں کارپوڑ ہوتا ہے اگر چیاہے ہرروز ہزاروں کی تعداد میں ذیح کیا جاتا ہے بخلاف کتیا گے۔ یا در ہے کثر ت اور برکت میں نمایاں فرق ہے؛ تھوڑی نعمت اگر مبارک ہوتو بہت فائدہ دیتی ہے؛ تھوڑی بارش اگر برکت والی ہوتو فائدہ مند ہے بھی کی کثرت بعض اوقات عذاب کاباعث بن جاتی ہے اگراس سے برکت اٹھا جائے بیج صدقہ وخیرات میں برکت ہے اور سودکو بے برکت رکھ کر اللہ تعالی اے مٹادیتا ہے۔

وجود وجود وجود وجود وجود وجود وجود وجود	•
صحى مديث شريف مي ٢- الرِّبَاوِرَانُ كَثُرَ فَإِنْ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ اللَّى قَلْ	
المراه الأرام الأرام المراق ال	
🖈 (بحواله كن اللوال في سنن اللوال والا فعال از علاستان في مراح عدوه) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لينان " ج ٢٠ ١ ع ٢٨٥٠)	
سوداگرچہ کشر ہوجائے مگر اس کا انجام کی اور بے برگتی ہے۔	
🖈 (الجائم) الحكام القرآن ازعلامه الإعماد الله تحدين احمه ما في قرطي (م ١٦٨٨ هه) مطبوعه ارالكت العرب و به المان المراج و مرهوس	ď
الحظام العراق الزامام الوجراحمة بن مي داز في بصاح (م عليه ها مطبوعة داراللت العربية بروت لبيان جراه م ٢٠٥٥) ال	
😭 (ميرالفران المعروف بيغييرا بن ليتر حافظ عاوالدين المعيل بن تمرين كثير شائعي (مير ۷۷هـ)	
تا (تغییر کیبر از امام فخرالدین محدین ضیا دالدین قررازی (۱۳۴۰ هه)مطبوعه دارانگریبروت کبنان می عاص ۱۰۱) بنگه (تغییرون آلعانی از غلامه الوافعنل مستخبروا کوی ترفق (۱۳۶۰ هه)مطبوعی که اراد سال نیز ترف در در	
المنظم المعاني المعاني از علاسه الوالفضل سيوتحود والوي خفي (م <u>م ١٣٥</u> ٥) مطبوعه مكتبها ها د بيلمان تي ۳ سانه) المناب الآه لي في معاني التوريل المعروف بتغيير خازن از علاسة كلي بن مجمد خازن ثافعي (م٢٥) ع ١١٥)	
الكريخ المالية التربي المراق ا	à
ا ﴾ سودخور کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے شرعااس کی گواہی قبول نہیں اس کے مزاج میں قساوت اور بے رحمی آ جاتی ہے اللہ	9
تعالی کے ہاں اس کا کوئی صدقہ مجے جہاداور صلہ قبول نہیں انجام کاراہے مصیبت اٹھانا پڑے گی۔	
نه التعمیر کبیر ازامام خوالدین محدین ضیا والدین عمر دازی (م <mark>۲۰۱</mark> ۵) مطبوعه داد الفکر بیروت آلبنان خ ۲۰مس ۱۰۱) الجاسی الاحکام الفرآن از علامه الوعمیدالشد تحدین احمر مالکی قریلی (م <u>۲۲</u> ۵۵ می) مطبوعه داد الکتب العربی _{و ۱} به تالیان ۲۵۳ م ۳۵۳ م	
🖈 (الجامع ۱۱ حکام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمه مالکی قرطبی (م ۱۲۸ ۵ ۵) مطبوعه دار الکتب العرب و تا لبنان ۲۳۰ م ۳۵۳ (۲۵۳)	
اا﴾ الله تعالى صدقات وخيرات كرنے سے مال ميں بركت دے كر بروها تائے يمي حال زكوۃ كائے۔	1
آيت مباركمين " يُرْبِي الصَّدَفْتِ " مِن اى كابيان ب مال برص اوربابركت بوجان كم تمثل صورسيد	,
م سيد د الما الما الما الما الما الما الما ا	
وسرور ہردوجہاں ﷺ نے بڑی عمرہ بیان فر مائی۔ حدیث شریف میں ہے۔	
(زجرعدیث) الله تعالی مومنوں کے صدقہ کی ایسی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں ہے کوئی اپنی گھوڑی یا گائے کے	
یجے کی پرورش کرتا ہے' یہاں تک کہ جب بندہ موکن آخرت میں اٹھے گاتوایک بیسہ یالقمہ کے صدفتہ پہاڑ ہرابر	
_62_1	
ين (سنن ابن ماجه از امام ايوميدالله محدين يزيدا بن ماجه (٢٣٠٠هـ) من الي بريرة "ص٣٠٠ ـ وتووسلم" والتريزي فيرهم)	
ا من ملال کی ایک در ۳۰ تر این کی مقله نمید سازگی در دار در سی و سیار می این در از می این در از می این در از می	
اہے حلال کی کمائی سے صدقہ کرنے والا بھی مفلس نہیں ہوتا 'اگر چہ سارامال صدقہ کردے'رب تعالی اے دنیا میں بھی	
بدلیدیتا ہے اور آخرت کا تو اب تو اس کے لئے محفوظ ہے۔	
🖈 (تغییر مظهری از علا سرقاضی شاه الله یاتی تی مثیاتی تجددی (۱۳۲۵ هه) (ار دوتر جمه) من ۲ ما ۱۳۰۳)	
😘 (کباب الله بل في معالي التزيل المعروف يتغيير هاز ن ادعلاسكي بن محير خاز ن شافعي (م٢٥٥ هـ) ٢٠٠٥)	
الله (مدارك التي بل وحقا لق الآول از علا مداوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود شمق (م مراحه هـ) "ما م ٢١٩) الله (تغيير دون العدالي از علامه الواقعقيل مديم و الواتر خل (م ٢٥ سماله مركة الديار لم الداري تراس (٥٢)	
الله (تفسير دوٹ العالی از خلاصه ابوالفضل سيد محمود آلوی خفی (م2 سيراله) مطبوعه مکتبه الدار پيد آن ت ۳ م ۵۲ س) انوار الرائز کي دامبراد الآيا کي المبر وف به بيضادی از قاضی ابوالخيرمو بداند بن عمر بيضادي شيرازي شافعی (م ۲۵ سه) ۴ س۱۷۷)	
۱۲﴾ حرامِ مال مثلاً سود وغيره اگر حلال ماك مين شائل ہو گيااور مال خلط ملط ہو گيا'اب آگر پاک كرنے كاراده ہوتو حرام	+
مال کی مقدار نکال و کے باقی مال پاک ہو گیا' ہیدلاز منہیں کہ مال حرام معین ٹبی نکالے 'حرام مال کی مقدار نکالنا کافی	
ے - احکام القرآن از علامه ابو بر تحریری عبد الله العروف باین العربی ماکلی (مع ۲۳۵ هـ) مطوعه دار لعرف بیروت البنان ج امس ۲۳۵ م	
🖈 (الجامع الديمة ما القرآن از علا صابوميدالله محد بن احمد ما كلي قرطبي (م ١٦٨٥ م) مطبوعه وار الكتب العربية بيروت البنان ح ٢٦٠٠ م ٢٣٠٠)	

وهوهههههههه واحكام القرآن وههههههههههههههههههههههههههههههه ﴿ ١٣﴾ حرام مال ہے تو بہ کا طریقہ یہ ہے کہ بیرمال ما لک کوواپس کرد ہے'جس سے سودلیا یارشوت کی'یاکسی کا مال غصب کیا یہ حرام کامال ما لک کووالیس کرے اور پھررب تعالی ہے معانی مانگے 'صرف رب تعالی ہے معافی مانگنا کافی نہیں کیونکہ 🕻 حقوق العباد بندوں کے معاف کرنے یاادا کرنے ہے معاف ہوتے ہیں تلاش بسیارک بعد اگر مالک نہل سکے تواس کی طرف ہےصد قہ کرد ہے اس صدقہ کا ثواب مالک کو ملے گا' یہ بری الذمہ ہوجائے گا' اگرصد قہ کرنے کے بعد ما لک نے اپنے مال کا مطالبہ کیا تواہے دینالا زم ہوگا'اب صدقہ اس کی طرف ہے ہوگا۔ (الجامع الاحكام القرآن از علامه ابوعبر الذُّرمجي بن احمد مالكي قرطبي (م٧٧٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ج٣٠٥ ص٣٦١) ﴿١٥﴾ اگر مالي مظالم زياده ہوں بايں طور كەزندگى بھرحرام اكٹھا كرتار ہا اس كے پاس موجود مال مالى مظالم كو پورائبيس كرتا 'تو توبه كي صورت بيرے كدا پناتمام مال صدفه كردے اپنے لئے صرف سترعورت كالباس اورا يك روز كى خوراك باقى ركھ لے اس سے امید کی جاسکتی ہے کہ اس کے گناہ معاف ہوجا تیں گے۔ (الجامع الد كأم القرآن ازعلامه ابوعبد الله يحربن احمد مأكي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه يروت البنان ت ٣٠٥ م ٢٠٠٠) ﴿ ١٧﴾ سود کی حرمت سے پہلے جس نے سود لیا تھاوہ اس کے حق میں جائز ہے کہذا جوحر بی کا فرسودی لین دین کے بعد مسلمان ہواتواس پر گذشتہ لیا ہواسود واپس کر تا واجب نہیں'اگر کا فرنے مہر کے عوض خزیر'شراب یامر دار دیا پھرمسلمان ہوگیا تواگرمہراداہو چکا تو جائزے در نہاس کے عوض مال دے۔ الله تعالى نے ارشاد فرمایا: فَلَلْهُ مَاسَلُف ِ....الآیة جس کے پاس رب کی طرف نے نصیحت آئی اور وہ بازر ہاتوا ہے طلال ہے جو پہلے لے چکا۔ تمام محرمات کا بھی حکم ہے تو بہ سے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں'ایے آ دمی کوتو بہ سے پہلے گنا ہوں کے پیش (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م<u>ااو</u>ه) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه تکرمه) (تغییر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی ماکل (مهم ۱۳۳۳هه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه تکرمهٔ ۱۳۰۰ ص۱۳۱) (تغییر دوح المحالی از علامه ابوافعنس میونمود آلوی ختی (م<u>۵۷ تا</u>هه) مطبوعه مکتبه امدادیه کمتان می ۳ ص۵۲) (21) موجودہ بینک کاری نظام میں مقررہ شرح سے ماہوار پاشش ماہی پاسالا ندمنافع سود ہے اگر چدا سے کسی نام سے موسوم کیاجائے'البتہ مضاربت یاشراکت کی بنیاد پرتفع یا نقصان تقسیم ہوتو جائز ہے کہ بیزیج ہے' تئے اور سود میں فرق بیہے کہ بیچ میں نفع اورنقصان دونوں کااحمال ہے۔اس کا نفع ونقصان متعین نہیں' بخلاف سود کے کہ اس کے منافع کی شرح متعین ہوتی ہے آیت کر یمہ میں بھے اور سود کے فرق کو بیان کر دیا گیا ہے۔ ﴿ ١٨﴾ رائح الوقت سكه اوركرني كوايك دوسرے كے ساتھ 'اى طرح غير مكى كرنى سے تبديل كرنے ميں كم يازياده کر لینا جائزے' کیونکہ بید دومختلف جنس کا تبادلہ ہے' جب دوجنسیں مختلف ہوں توان کے تبایل میں کی بیثی جائز ہے' مکراس میں دونو ں طرف فوری قبضه شرط ہے۔

حضورسيدعالم كاكاواصح ارتاد ب فإذالختلف النوعان فلإباس به (رواه الدار تطنی عن میاده وانس بن ما لک) (سنن دار تطنی از اماع کی بن عرواز تطنی (۱۸۵۶ ه) مطبوعه نشر النة ملتان ن ۲ من ۱۸) جب جنس مختلف ہوں تو تبادلہ میں کمی بیشی جا ئز ہے۔ (احكام القرآن ازامام الوكر احد بن على راز كيصاعى (م مع عله معلويد دارالكتب العربيد بيروت لبنان ع اعم ٢٠١٥) (تغير مظهرى از علاسقاعي شامالله ياني تي عناني مجد دى (م ١٣٢٥هـ) (اددور جد) ٢٠ ص ٩٠) ہیمہ یاانشورنس جوااورسود ہے'خودزندگی کاہو یا کسی اورشی کا' کیونکہ رقم کے عوض متعینه منافعہ واپس کیاجا تاہے'متعینہ منافع سودے بہتجارت تہیں۔ ﴿٢٠﴾ گناہ بمیرہ کامر تکب اگر گناہ پراصرار کرے تو حاکم اسلام اے تعزیراً قید کردے 'اگر دہ تو یہ کرے تو اے آزاد کرد_ سودخوراور ہر قرض کے تارک کا بہی تھم ہے تو بہ کے بعدا گرسود کوحلال جان کراس کا د دبارہ کار و بار کریے تو وہ شخص مربآ ے ٔ در نہ یا غی ہے ٔ اللہ ورسول (جل ملاقظ) کے احکام بڑممل کرتے ہوئے سلطان اسلام اے قبل کر دے۔ اس بارے میں اللہ تعالی کا واضح تھکم یہے۔ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْ افْأَذَنُو ابِحَرُبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَإِنْ تُبْتُمُ فَلَكُمْ رُءُ وُسُ آمْوَ الكُمْ ، آلاتَ ظُلِمُونَ و لاتظلمون ١٠ پھرا گرابیانہ کر سکوتو یقین کرلواللہ اوراس کے رسول سے لڑائی کا اورا گرتم توبہ کروتو اپنااصل مال لے لونہ تم سمی كونقصان يهنجا ؤنهتهمين نقصان مويه (سوره يقروآيت ١٤٩) الله اوراس کے رسول سے لڑائی دنیا میں تلواراور آخرت میں دوزخ کی آگ ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراتير بن على دازي جداص (م معية هه) مطبوعه داد الكتب العربية بيروت لبنان ج الم مل ٢٥١٠) (انوارالتر يل داسرارالبّاديل المعروف به بيضادي از قاضي ايوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شافعي (م ١٨٥٥ هـ) من ١٤١٧) (تغيي جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م يه ١١١ هـ) وعلامه جلال الدين مطبوعه مكتبه فيعل مكه كرمه) (تغير صادى ازعلام احد بن محرصادى ماكلى (مي ١٢٢٢هـ) مطبوع مكتبه فيعل مكرم رج اص ١٣١) (تغيير مظهري از علامه قاضي شاء الله ياني ين عثاني مجدوى (ع٢٢٥ هـ) (اردور جمه) حريم الماري (النغيرات الاحديد ازعلامه احرجيون جونيوري (م١٢٥ه)مطبوعه مكتبه هاني مكر جنكي نيثاوراص ١٤٢) (تغییر کبیر از امام فخرالدین محد بن ضیاءالدین عمر ازی (م ۲۰۱ ه) مطبوعه دار افکریروت لبنان ۲۰۷ م ۱۰۷) 公 (دارك الترس وهائل الأديل از عل ماوالبركات عبدالله بن احمر بن محووظي (مر ١٥٥٥) ج اص ٢١٩) (۲) جس طرح اسلام كتمام احكام كانكار كفر باى طرح ايك علم كانكار بهى كفر ب سود كى حمت كانكاركر في والے کواللہ اور اس کے رسول تھ سے جنگ کا علم دیا گیا ہے۔ (التغيركير اذامام فخرالدين محد بن ضياء الدين عررازي (علامة عد) مطبوعه دار الفكريروت لبنان ح ياص عوا) کرنے پراتفاق کر ہے یا اپنے مسلمان میوں کو ڈنن نہ کرنے پراتفاق کرے۔ (تغيير كبير ازامام فرالدين ترين فيا الدين مرازي (١٢٠٠ه)مطبوعة والفريروت البنان ع عمدا)

و احكام القرآن ووووووووووووووووووووووو 🕻 🖝 احکام شرع سے جہالت گناہ کومعاف نہیں کر دیتا بلکہ بیخو دایک گناہ ہے اللہ تعالی نے اس کی ندمت فر مائی ہے۔ جن لوگوں نے سود کو تجارت کی مانند قرار دیااللہ تعالی نے ان کی ندمت فرمائی۔ (احكام القرآن اذام الوكراح بن على دازى صاص (م معده ما مطوعه دارالكتب العربية يروت البنان ح اس ٢٦٩) ﴿ ٣٣﴾ گناه سب ہی جرم ہیں مکی گناہ کو ہلکا جاننا خود جرم ہے مگر الله تعالی نے دوجرموں پر مجرموں کواعلان جنگ دیا ہے ایک سودخور جس کابیان آیت مذکوره میں ہوا' دوسرا' اولیاءاللہ سے عداوت رکھنے والا۔ مدیث قدی میں ہے: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْ اللهُ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيَّافَقَدُ اذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ....الحديث الله تعالی ارشادفر ما تا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی وہ میرے ساتھ جنگ کے لئے (رواه البخاري عن الي هريرة 'ج٣ ص٩٩٢) حدیث شریف میں ہے کہ چنداوگوں پرحضور رحمة للعالمین علے نے لعنت فرمائی ان میں چندایک یہ ہیں: "مود لینے والا سوددینے والا سود کی دستاویز لکھنے والا سود کا گواہ نیل سے بدن پرداغ لگوانے والا زلو ہ نہ دیے والا طلاق مغلظه کرنے والا جبکہ زبان سے حلالہ بولے مرتد ان باپ کا نافر مان میتیم کا مال ظلمنا کھائے والا 'جاندار کا فوٹو بنانے والا رشوت لینے والا رشوت دینے والا شراب پینے والا پلانے والا بیچنے والا لانے والا تیار کرنے والا شراب کی قیمت کھانے والا وغیرہ "۔ (طبراني عن ابن مسعودًا حمد والتريذي والحاكم عن الي هريرة احمد ونسائي والتريذي دابن بلجد دايودا وَرَعْ على دابن مسعود واحمر عن ثوبان) (الفضل الكبيمخفرشرح الجامع الصغيرللمنادي ازامام عبدالردّف منادى شافعي (مم من اله) مطبوعه دارالاحياه الكتب العربية يميني البالي أطلى وشركاءً" من ٢٠٠٨) ﴿٢٥﴾ حضورسيدعالم ﷺ رب تعالى كے محبوب ومقرب رسول ہيں'ان كى اطاعت رب كى اطاعت ہے'ان سے صلح رب ہے سے ہے اوران سے جنگ رب سے جنگ ہے'ای طرح حضورا کرم نبی انورﷺ کی وساطت سے صحابہ کرام اور اولیائے عظام سے معاملہ رب سے معاملہ ہے رب تعالی نے سودخور کواپنے اوراپنے رسول ﷺ سے جنگ کا اعلان فرمایا ہے' ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے باغی کے خلاف حضورﷺ اور صحابہ کرام نے تلوارا ٹھائی' اسی طرح رسول اللہﷺ کا یا ٹی اللہ تعالی کا باغی ہے ٔ سلطان اسلام اور جا کم اس کے خلاف جہاد کرےگا۔ (النيرات الاحديد ازعلامه احمد جون جو نيورى (م٢٥١١ه)مطبوعه كمتبدهان يكله جنكي فيفاوراص ١٤١) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی چی عنانی مجدوی (م<u>۱۳۲۵ه) (اردوتر جمه) ن</u> ۲۰ م ۲۰۰) (لباب الناويل في معاني التو يل المعروف بتغيير خازن ازعلامة على بن محمد خازن شافعي (م202 هـ) ج العس ٢١٨) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الذكترين احمد ما كلى قرطبي (م ٢٦٨ ٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لينان ج ٣٠٠ ص ٣٦٢) 公 1+1+1+1+1+1+1+1

وارالحرب میں اگرکوئی مسلمان امن سے داخل ہواور وہاں حربی سے معاملہ لین دین کرے اگر چہوہ سودی شکل ہوا مسلمان کے لئے اس سود لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کوئی بدعہدی ٔ دغااورظلم نہ ہؤ حربی کا مال مباح ہے۔ بدعهدی ٔ دغااورظلم سے بیتے ہوئے اس کی رضا مندی ہے جو مال لے وہ مسلمان کے مباح ہے۔ عديث شريف مين ع لَارِبُوْ مِنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرُبِيِّ فِي ذِارِ الْحَرْبِ (نصب الرابياز حافظ جمال الدين عبدالله بن يوسف زيلعي (١٢٠ يره) مطبوعه مجلس على سورت بهذ) (بحواله موسوعة اطراف الحديث اللع ي الشريف از إبو با جرمجم سعيد بن بسع لي زغلول مطبوعة دارالفكريزوت لبنان) (شرح النقابياز علامه حافظ بن محد سلطان القاري أنفي (١٣١٠ه ٥)مطبوعه ايخ الم معيد اينذ كميني كرا جي ج م ٥٠٠) ﴿ ٢٧ ﴾ حربي كِ عقود فاسده اسلام لانے كے بعد منح نه كئے جائيں گے غلبہ اسلام كے بعد امام ان كو باتى ر كھے گا۔ آيت مبارك ذكوره وَإِنْ تُنْبَتُمُ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمُوَالِكُمُ الآية اور فَلَهُ مَاسَلَف الآية _ یمی استباط ہوتا ہے'ای طرح خلاف قاعدہ اسلامی اسلام لانے کے بعدان کے نکاح باقی رکھے جاتیں گے۔ (احکام القرآن ازامام ابوبگرا حدین علی رازی بیصاص (م ساسته) مطبوعه داراکتب العربیه بیروت البنان نی اسم ۱۲۱۱) (الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعم الشدهمدین احمد ما کلی قرطبی (م ۲۷۸ هه) مطبوعه داراکتب العربیه بیروت البنان نیس سی ۳۹۱ هه) (تقمیر کبیر ازام خرالدین مجمدین خیا مالدین عمر مازی (م ۲۰۲۴ هه) مطبوعه دارالقکر بیروت البنان نی عاص ۱۰۵) ٢٨﴾ شرعی اصولوں کے مطابق خرید وفروخت جائز ہے اس ہے حاصل ہونے والا مال حلال ہے' بیچ کے جواز پر نصوص قرآ آ کےعلاوہ کثیراحادیث طیبۂ حضورا کرم ﷺ کااسوہ حسنۂ تعامل صحابہ کرام وائمہء غظام'ا بھاع امت اور قیاس موجود ہے۔ مْدُوره بالاآيت يس اس كى صراحت ب- أحل الله المبيع (النغيرات الاحمديد ازعلامه احمرجيون جونيوري (م١٣٥٥ هـ)مطبوعه مكتبه هانه يخله جنَّل بيثاور ص ١٤١) (إحكام القرآن ازعلامه ابو كرجم بن عبد الشالعروف بابن العربي ماكل (معمده م) مطبوعه دادلعرف بيروت لبنان ج اسم ١٣٠١) (تغيير مظير كازطا سةانس تامالله باني يعناني مجددي (ممااه) (اردور جد) نام ٢٠ص ٨٠) ﴿٢٩﴾ نَتِع مِين متعارف حد تك نفع ليناجا رُنب _ رب كريم ارشاوفر ما تا ب_ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنُ تَبْتَغُوُّ افَضُلَّامِنَ رَبِّكُمُ ء فَإِذَ آافَىضُتُمْ مِّنُ عَرَفْتٍ فَاذُكُوو االلهَعِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَوَامِ ر وَاذْكُرُوهُ كَمَآهَا كُمُ ، وَإِنْ كُنتُمُ مِّنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الصَّآلِيُنَ ﴿ تم پر کچھ گناہ تبیں کدایے رب کافضل تلاش کروتو جب عرفات سے بلٹوتو اللہ کی یا دکر ومشعر حرام کے پاس اوراس كاذكركروجيسےاس نے تهميں ہدايت فرمائي اورب شك اس سے بمبلغ بہكے ہوئے تھے۔ (موروبقر وآيہ: ١٩٨) چ جیسی اہم عبادت میں تیج کی اجازت ہے و دوسرے اور دنوں میں اس کا جواز بطریق اولی تا ہت ہے۔ (احکام القرآن از علامه ایو بمرفعهٔ بن مبدانشه کعبر وف پاین العربی اکلی (م۵۴۳هه) مطبوعهٔ دارلعر فه بیروت لبنان خ اهم ۲۳۲) (تغیر تنظیری از علامهٔ تاثیث خادالله پانی یک عنانی نبودی (م۲۳۵هه) (ارود ترجمه) خ ۲۴ م ۸۹) 1+1+1+1+1+1+1+1+1+1+

احكام القرآن 🐠 🦫 بچے میں غبن فاحش حرام ہے کہ اس میں خریدار کونقصان پہنچانا ہے 'کسی مسلمان کو مالی طور پرنقصان پہنچانا ناجا کز ہے' مسلمان کی جان اورعزت کی طرح اس کا مال بھی محفوظ ہے۔ جة الوداع كے خطب ميں حضورا كرم ك في ارشادفر مايا: فَإِنَّ دِمَانَكُمْ وَامُوَ الْكُمْ وَاعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرّامٌ كَحُرُمَةِيَوُمِكُمُ هَذَافِي بَلَدِكُمْ هذافِي شَهْرِكُمْ (رواه الإنكيالترية ي والنسائي واين ماجيعن عمر بن الاحوص) (بحواله لنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علامة على شقى (م<u>٩٤٥</u> هه)مطبوعه موسسة الرسلة. بيروت لبنان مع ٢٥ (١٢٣٠ ٢) بے شک تمہارے خون کمبارے مال اورتمہاری عز تیس تم پرای طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن میشہر (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمحه بن عبد الله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٢ه ٥) مطبوعه دارلمعرفه بيردت لبنان خاص٣٣١) ﴿٣١﴾ بيع ميں متعاقدين (فروخت كرنے والے اور فريدنے والے) كى رضامندى ضرورى ہے' نيز اختيار بھى'اچھے برے' نفع نقصان کی تمیز بھی ضروری ہے'ای پراجماع امت ہے' بیچ کرنے والے کوشر کی ولایت حاصل ہونا بھی لازم ہےخواہ ما لک ہویا وکیل للہذا تجھووا لے نابالغ بچے کی بیع بشرط اجازت ولی جائز ہے اور ناسمجھاور یا گل کی چے جائز مہیں۔ (تغییر ظهری از ملامه قاضی تنا دالله پانی تی عنی نی می دی (م۱۲۵۵ هه) (اردوژ جمه) نیخ ۴ ص ۸۳) (احکام القرآن از امام ایو کمراحمد بن ملی رازی جصاص (مر ۱۳۷۰ هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیردت البنان نیم ۴ ص ۴۲۹) (احکام القرآن از علاصه ایو کمرحمد بن عبد الله المعروف با بن العربی ما کل (م۲۳۳ هه) مطبوعه دارلمعرفه بیروت البنان نیم ۴ ص ۴۲۷) ۳۲ ﴾ بیج میں متعاقدین میں ایجاب وقبول ہوناشرط ہے'ایجاب وقبول ماضی کے صیغہ سے ہو'ا کرعرف اس پر جاری ہو ک ا بیجاب و قبول حال اور مستقبل کے صیغہ ہے ہوتو بھی بیچ منعقد ہو جائے گی۔ (تغییه ظهری اَ علاسة قاض ثناه الله یانی تی خانی بحد دی (مهاسماهه) (اردوتر جد) نیم ۴ مس۸۶) (احکام القرآن از علامه ایو بکرمجه بن عبد الله العروف با بن العربی ماکی (میم ۲۳۰۰هه) مطبوعه دار لعرفه بیروت لبنان نیم ۴ مس ۲۳۱) ٣٣ ﴾ بيج ميں ايجاب وقبول بھى لفظانہيں ہوتا بلكہ خريدار مال پراورفر وخت كرنے والا قيمت پر قبضه كرليتا ہے' يہ بھى جائز ہے' اصطلاح میں اسے بیج تعاطی کہتے ہیں۔ (تغییر مظهری از علامه قاضی ثنا دالله یانی تی عنانی تجد دی (م<u>۱۳۲۵ ه</u>) (اردوتر جمه) نج ۲ مس ۸۴) (۲۳) يح كي واركان ين خریدار فروخت کرنے والا' قیت اور مال جوفروخت کیاجائے' مال کانظرشرع میں مال ہونا'بعض اوقات کسی شی کولوگ اپنے طور پر مال کہد لیتے ہیں اس کا اعتبار نہیں' مثلا شراب' مر دار' خون' خنز برُوغیرہ کے نظر شرع میں بید مال نہیں' لہذاان کی بیع پرعقدوا فع ہیں ہوتا۔ (الجامع الدكام القرآن از علامه ابوهبداند تحدين احمد مالكي قرطبي مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ت ٣٠٣ مـ ٣٥٠ - ٣٥٤) (تغيير مظبري از علامة قاضي ثناء الله ياني تي عني ني مبد ال (م ١٣٢٥ هـ) (اردور جمه) ج المص ٨٩)

احكام القرآن مهههههههههههه 🕻 🖚 ﴾ تج میں اگر شرط لگائی جائے تو بعض اوقات وہ شرط جائز ہوتی ہے' مثلامیع میں اگرعیب نکلاتو واپس کردے گا' کچھ شرطیں باطل ہوتی ہیں'اختیاررد کی شرط باجماع علاء درست ہے۔ (تغییر مظهر کاز علاسة امنی ثناءالله پانی ی عنانی مجد دی (م<u>۱۳۲۵</u> هه) (اردوتر جسه) نج ۲ مس۱۰۰) ﴿٣٦﴾ بعض اوقات کمی بیرونی عارضہ کے باعث بیج حرام ہوجاتی ہے مثلًا شہر میں جہاں جمعہ فرض ہو جمعہ کی آ ذان اول کے بعد بج حرام ہے'اس حرمت کی وجہ جمعہ میں حاضری میں تاخیر کے باعث ہے'ای طرح کھل پکنے سے پہلے درخت (الحام لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبد الشرقيد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه وارالكتب العربية بيروت لبنان تي ٣٠٠ ص ٣٣٨) (إحكام القرآن ازامام ابو بكراجر بن في دازي بصاص (م مع على مطبوعد دار الكتب العرب بيروت لبنان جام موج (تغييرالقرآن المعروف بتغييرا بن كثير عافظ عادالدين الملحِل بن عمر بن كثير شافعي (من عيده) ج الع ١٣٥٨) ﴾ ٣٧ ﴾ حلت وحرمت ميں اكر تعارض يا تر ودوا فع ہوتو احتياطاً حرمت كواختيار كياجائے _ (تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله یالی یک عمّانی مجددی (م م ۱۲۲۵ه) (ار دور جمه) ن تا م ۱۰۴) ﴿٣٨﴾ محرمات كے ذرائع بھى حرام ہيں۔ يمي وجہ ہے كہ اجنبيہ كے ساتھ خلوت حرام ہے۔ اگر چيمروعنين ہواور جوان اجنبيہ عورت کے چبر کود مکھنا' کہان سے فتنہ کا درواڑہ کھلتا ہے میرام ہے للبذاان کا باعث بھی حرام ہے۔ ۲۶ (الجاش ابکام القرآن انطار الام بداللہ تھی تن احمہ الکی قرطی (م ۲۱۸ ہے) مطبوعة دارالکت العربیہ بیروت لبنان ج۳ م ۳۱۰) ۲۶ (تعیرالقرآن العروف یقیراین کیئے حافظ الاین اطعیل بن تعمرین کیئے شاقعی (م ۲۲۷ ہے)۔ کا اس ۳۱۷) (٣٩) معي بالغ ك ياس فريدارك قبضد يهلي ضائع موكيا اب يع ساقط موجائ ك-(احكام القرآن ازامام الوقم احد بن على دازى يصاص (م م ٢٥٠٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ن ام ٣٥٠) (الجامي لا حكام القرآن از طلاسه الإعبدالله تحد بن إحمد الكي قرطي (م ٢٦٨٠) هي مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ج٣٠ ص ٣١٥) (°°) خریدار کے قبضہ سے پہلے اگر مبتع پردہ کیفیت طاری ہوگئ جوعقد کے حرام ہونے کاموجب ہوتو عقد باطل ہوجا تا ہے مثلاً کی مسلمان نے شکار کا جانور خریدا پھر خریداریا فروخت کرنے والے نے احرام باندھ لیا 'اب تج باطل ہو گئ کیونکہ قبضہ سے پہلے عقد پر حرمت طاری ہوگئ جس طرح اللہ تعالی نے قبضہ سے پہلے سود کوحرام کر دیا۔ (احکام القرآن ازامام ابوبگراحد بن علی رازی بیسامی (م عصره) مطبوعه دارالکتب الغربیه بیروت لبتان ج انعی ۴۵۰) (الجامع احکام القرآن ازعلا سابوعبد الذمحه بن احمه مالکی قرطمی (م ۲۸۸۴هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبتان ج۳ م ۳۹۵) ﴿٣١﴾ اگر کی کے پاس مال نه ہواوروہ کی ہے تیج کردے خریدار کوئے کے بعد بازارے لاکردے ایسا کرنا جائز ہیں حضورسيدعالم على في اليي بيع منع فرماديا-حدیث شریف میں ہے کہ حفرت حکیم بن حزام رضی الشعنہ نے عرض کیا یار سول اللہ: بعض لوگ میرے یاس ایساسامان خرید نے آتے ہیں جومیرے یاس اس وقت ہیں ہوتا میں فروخت کردیتا ہو پھر بازار جا کرخرید کرلا دیتا ہوں' حضورطيالعلوة والطام فارشادفرمايا لكتبع ماليس عندك (السند ازامام احمد بن عنبل (م ٢٣١هه) مطبوع كتب اسلاي بيروت البنان إج٣ عن ٢٣٣٠، (رواه الائمة اليوداؤدوالنسائي وابن الحية والنسائي وابن حبان عن يوسف بن الك) (تغيير ظهر كاز علاسة على ثناء الله يالى يق عنى مجدوى (عوداته هـ) (اردور جد) ن ٢٠ س ٨٥٠) 1+1+1+1+1+1+1+1+

احكام القرآن موموموموموموموموم 4 mr) اہل معاملہ کی دشواری کے لئے تمن میں حضور شارع اسلام ماسدہ والدام نے موجود ہونے کی شرطنہیں لگائی بلکہ مشتری کے ذمہ ادائیگی کاوجوب کافی ہے'اگر قیمت فوری طور پرادانہ کی جائے تو جار چیزوں کو بیان کرنالازم ہے'مدت ادا كالعين جنس تمن مقدارتمن صفات تمن تاكية ئنده نزاع بيدانه هو ـ آج کل چونکہ ہر ملک میں تقریباً ہر ملک کی ایک ہی کرتسی رائج ہے اس لئے مقدارتمن اور مدت ادا کا فی ہے۔ (تغیر عظیری) نامات استفادات پائے ہے (تغیر عظہری) زعامة عالی تا استفادات بالدی ہے جانی ہو میں ہے (اردرتر جد) ن ﴿ ١٩٨٨ ﴾ مقروض كوقر ضه كى فورى يامدت معينه براداكرنالازى بأكرمد يون ادائ قرض برقادر مواورادانه كرے ظالم ب مَطُلُ الْغَنِيِّ ظَلْمُ العديث حدیث شریف میں ہے۔ (سیح بخاری از امام ابوعبد الله محمد بن اسلیل بخاری (م<u>۲۵۶</u>ه) نن اص ۳۰۵) (رواه للائتُرمسلم وابوداؤ دواین پاپیدوالداری دیا لک داحمه) (بحواله المجم الم فهرس الناخا الدیث النبوی جسم ٔ ص۸۲ عنی کا قرض کی ادائیکی میں تاخیر کرناظلم ہے۔ (احكام القرآن از امام ابو بكراتمه بن على رازي بصاص مطبيعه دار الكتب العربيه بيردت لبنان ع العسم عن) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان تي ٣٠ص ١٣٥١) (تغييرروح المعاني ازعلا مدابوالفضل سيومحود آلوي حقى (م<u>٥ ١٢</u>١هه) مطبوعه مكتبه امداديه لمآن 'ج٣ مع ٥٣) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی تی عثانی مجددی (م<u>اrr</u>و) (اردوز جمه) ج ۲ ص ۱۰۷) ﴿ ٣٣ ﴾ مدیون اگراپنا قرض ادانه کرے تو قرض خواہ کومطالبہ کاحق ہے' قرض خواہ اس کے مال پراس کی رضا کے بغیرا پے حق کی مقدار برابر قبضہ کی اجازت ہے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ حضور سیدالمرسلین ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اوراپنے خاوند کی شکایت کی کہ وہ میرااورمیری اولا د کا نفقه ادائییں کرتا' آپ نے اے ارشاد فر مایا۔ خُذِى مِنْ مَّالِ اَبِي سُفُيَانَ مَايَكُفِيُكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعُرُوفِ (رواه الائمه ابنجاري ومسلم والوداؤد والنسائي وابن ملج عن ماء يه بحواله (الفضل الكيبر مختصر شرح الجامع الصفيرللونا وي ازامام عيو الرؤف مناه ي شافعي (مسان اهد مطبوعه دارالاحيا ، الكتب العربية ميسي البالي الحلبي وشركاء ` ۴۰ ص ۲) (اے ہندہ)تواپنے خاوندابوسفیان کے مال ہےمعروف طریقہ سے اتنا لے لیے جتنا تھے اور تیری اولا دکو کفایت كري (اس من تجه يركوني حرج نبير) (احكام القرآن اذامام الوبكراحد بن على رازي يصاص (م في عنه ها) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان ج الص يوي م ﴿٣٥﴾ مدیون اگر مال کی عدم موجودگی اورعدم دستیابی کے باعث ننگ دست ہواوروہ اپنا قرضهادا کرنے کی استطاعت نہ ر کھتا ہوتوا سے فراخ دی تک مہلت دیناواجب ہے آیت مبارکہ بالا میں اس کا حکم صراحت ہے موجود ہے۔ وَإِنْ كَانَ ذَوْعُسُرَةٍ فَنَظِرَةً إِلَى مَيْسَرَةٍ أورا كُرْقرض دارتني والأجوتوا عِمهات ووآساني تك

```
احكام القرآن معمومه معمومه ومعمومه
تنگ دست کوفراخ دی تک مهولت دینے میں بڑااجر ہے حضورا کرم تات ارشادفر ماتے ہیں کہ جوتنگ دست کو مہولت
                                         دے گاللہ تعالی اے دنیا اور آخرت میں ہولت دے گا۔ .... نیز ارشاوفر مایا۔
        مَنُ أَنْظُرَ مُعْسِرًا فَلَه بِكُلِّ يَوْم مِثْلَه صَدَقَةٌ قَبُلَ أَنْ يَّجِلُّ الدِّيْنُ فَاذَاحَلَّ الدَّيْنُ فَانْظره فله بِكُلِّ يَوْم
                                                                                                                           مثكاه صَدَقَة
                                            (رواه الانمهاحمه وسلم دالحا كم عن الي هريرة ابحواله
             (الفَّضُلِ الكِيمِ تُصَعِّرُ مُرِّ الجَامِعِ العَيْمِ لِلمُنَادِي ازامام عبدالرة ف منادي شافعي (م<del>ما من</del>اهه)
مطبوعه وارالا حياء الكتب العربية عبي البالي الخلقي وشركا في 18 م 10 mg)
        جس نے تنگ دست کو قرضہ کی میعاد یوری ہونے سے پہلے مہلت دی تواس کے لئے ہرروز قرضہ کے برابر
        صدقتہ کرنے کا جر ہے اور اگر قرضہ کی مہلت پوری ہونے پر مہلت دی تواہے قرضہ ہے دوگنا مالیت صدقہ
          (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على دازى دهامي (م مع عصره على مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ج احس ١٥٠٣)
    (الجامع الاحكام القرآن أزعلا مدابوعبد الفذكرين احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨٥ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبيمان م ٣٠٥ م ٣٥٠)
                (لياب النّاويل في معاني النتزيل المعروف يغيير غازن ازعلام على بن تحر خازن شافعي (م٢٥٠ ٢٠٥) ج١٥ م ٢١٨)
                                                                                                                          公
                  ( تغییر کبیر ازامامخز الدین محمد بن ضیا ،الدین عمر رازی (۱۰۲۰ ۵) مطبوعه دارالفکریبروت کینان ن ۲۰۵۰)
        (انوارالتز بل واسرارالياد بل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شانعي ( م100 هه ) من ١٤١٧)
                  ( تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۱۱۱ هـ) وعلامه جلال الدین مطبوعه مکتبه یعل مدیمرمه )
                                                                                                                          ☆
                              ( تغییر صادی از علامه احمد بن مجرصادی مالکی (۱۳۲۳هه ) مطبوعه مکتبه فیعل کد کرمه اح ۱۳۲س)
                                                                                                                          公
                    ( تغییررون المعالی از علامها بوافعنل سیونخود آلوی حتی (م2 ۱۳۱۵) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۴ ص۵۲)
                        (النغيرات الاحمية ازعلامه احمرجيون جونيوري (عراسااه) مطبوعه مكتبه قانية كأجنل يثادراص ١١١١)
                              ( تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی تی عنانی مجد دی ( ۱۴۲۵ه ) ( اردوتر جسه ) ج ۲ ص ۱۰۸ )
(۴۲) که مدیون اگرقرض ادانه کرے تو مطالبہ برعا کم اے قید کرے تا وقتیکہ وہ قرض ادا کرے اگریفیش کے بعد قاضی کومعلوم
ہوجائے کہ قرض اداکرنے کے لئے اس کے پاس چھٹیس تواہے آزاد کردے آزاد ہونے کے بعد قرض خواہ اس ہے
                                                         مطالبہ جاری رکھ سکتا ہے جب امکان ہوا پنا قرض وصول کر سکتا ہے۔
                          (التغييرات الاحمديه ازعلامه احمد جيون جونيوري (م<u>١٢٥٥) ه</u>) مطبوعه مكتبه حقائيه كلّ جنكي كيثاور من ١٤١٧)
     (الجامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبد الله فحر بن احمر ماكل قريقي ( م ٢٦٨ هـ ) مطبوعه دارالكتب العربية بيردت لبنان أج ٢٠٥٣ ماكل احتار
                   ( تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اافيه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه كمتبه يعل مكرمه)
                                تغيرصادي ازعلامه اتمد بن مجرصادي الكي (١٣٢٣هـ) مطبوعه مكتبه فيعل مكه كرمه ن ٢٠١١)
                     ( تغيير دوح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حقى ( مردي ١٢٤هـ ) مطبوعه مكتبه المدادية ممان ٢٠ ص٥٢)
   ﴿ يهم ﴾ مديون كے قرضے اگراس كے ياس موجود ماليت سے زيادہ ہوں تواس كی ضروريات كى چيزوں كے علادہ اس كا تما
                                                            سامان حاصل کر لے اور بفذر حصہ قرض خوا ہوں میں تقسیم کرد ہے۔
        حضور بى اكرم الله في الكالي الي بى موقع رقرض فواجول سفر مايا خُدُوا مَا وَجَدتُمُ لَيْسَ لَكُمُ إلا فلك
          (رداه الاشاحية وعبدا بن حيد والتريدي في كتاب الزكوة وسلم في كتاب الساقاة والنسائي وابن بديل كتاب الاحكام وابن حبان عن الجوسعيد بحواله
( كتر العمال في سنن الاقوال والافعال از علام ملي متى ( مره يه و a) مطبوعة موسسة الرسلة بيروت لبنان ج٣٠ ص ١٠٣٨)
                                                        جوموجود ہے وہی لےلواس کےعلاوہ مہمیں کچھاختیار ہیں۔
        (الجاشع لاحكام القرآن از هلامه ابوعبدالله تحدين اتمه ما كلي قرطبي ( م ١٩٨٨ ت ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت البنان اج ٣٠ م ٣٤١)
                                                                                               +1+1+1+1+1+1+1+1+
```

احكام القرآن موجوجوجوجوجوجو ﴿ ٢٨﴾ تنگ دست مقروض كوفراخ دى تك قرضه كى ادائيگى كے لئے مہلت دیناواجب ہے لیکن اس كا قرض معاف كردینا متحب إيت مباركه ذكوره من " وَأَنْ تَصَدَّقُو اخْدُرُ لَكُمْ " ع يَكِى متفاد واع مر يمتحب (تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوهي (م االه هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبة فيصل مد مكرمه) (تغیرصادی ازعلامه احمد بن محمصادی مالکی (مها۲۲ هه) مطبوعه مکتبه فیصل مکتمره من آص ۱۳۲) (49 ﴾ بعض اوقات مستحب واجب سے افضل ہوتا ہے' مثلاً وقت داخل ہونے پرنماز کے لئے طہارت حاصل کرلیناواجب ہے مگروقت کے داخل ہونے سے پہلے نماز کے لئے طہارت حاصل کرنامتحب ہے۔ مسلمان کوسلام کاجواب دیناواجب ہے اور اس کوسلام کی ابتدا کرنامتحب ہے تنگ دست کوفراخ دی تک ، مہلت دیناواجب ہے گراس کا قرض معاف کردینامتحب ہے۔ میستجات واجبات سے افضل ہیں۔ (تغير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااق ه) وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه فيصل مكسرمه) (تغییرصاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۲۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه کرمه ن این ۱۳۲۰) ﴿٥٠﴾ بعض جسمانی بیاریاں شیطان کے چھوجانے سے پیدا ہوجاتی ہیں جیسے مرکی' جنون'استحاضہ وغیرہ' حضرت الوب بدالام في اين يماري كا حال يول بيان فرمايا: وَاذُكُو عَبُدَنَا آيُّوبَ إِذْنَادِي رَبَّةَ آيِّي مَسَّنِي الشَّيْطُنُ بِنُصُبٍ وَعَذَابٍ (سوره ص آیت اس) اوریاد کروہارے بندے ایوب کو جب اس نے پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اورایذ الگادی استحاضه کے بارے میں حضور نبی اگرم انڈ کا ارشاد میہ۔ إنَّهَاها فِه وَكُضَّةٌ مِّنُ وَكُضَاتِ الشَّيطُنِ الحديث بيشيطان كاركُرُ عيدا موتا ب-(رواه الائتساحد وابوداؤ دوابن ماجبدوالنسائي والترندي والحائم عن حمة بنت جحش بحواليه (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال ازعلام على مقى (م<u>2 0 ه</u>) مطبوعة موسسة الرسالة بيروت لبنان ج و ٢٦٧٣ ای طرح جنون بھی شیطان کے چھونے سے ہوتا ہے' آیت مبارکہ فدکورہ میں شیطان کے چھو جانے سے مخبوط ہوجانا بیان کیا گیاہے۔ (الغير مظهري ازعلامة قاضي ثناء الله ياني ي عناني عبددي (معاهد) (اردورجمه) حاص ١٨) (الحاصع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الذهجرين احمد مالكي قرطبي مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج٣٠ ص ٣٥٥) 公 (لباب البّاد بل في معانى المتزيل المعروف بتغيير خازن از طلام على بن مجمد خازن شافعي (٢٥<u>٠ ٧</u>٥ هـ) ج الص ٢١٥) ﴿ ٥١﴾ خبیث جن کا وجود برحق ہے'اس کا انکار کفر ہے'ا سے تحض قوت واہمہ تصور کرنا قر آن مجید کی تعلیمات ہے انکار ہے جن بھوت وغیرہ انسان کو بدحواس کردیتے ہیں۔ +++++++++++++++++++ 507

• • • • • • • احكام القرآن

حدیث شریف میں چند چیز ول سے پر ہیز کا حکم دیا گیا کدوہ چیزیں شیطان کے اڑے پیڈا ہوتی ہیں۔

() چھوٹے بچول کوسورج نکلتے اور ڈو ہے وقت باہر نہ نکالو۔

🗘) زیادہ رات گئے خود بھی بلا دجہ گھرے ہا ہر نہ نکلؤ مید وقت شیاطین و جنات کے تھیلنے کا ہے۔

(9) مرگی اور طاعون جنات اور شیاطین کے اثر ہے ہیں اس لئے ان میں آڈان دی جاتی ہے' کیونکہ آزان کی آواز سے شیطان بھا گتا ہے۔

(0) ہر بچہ کو بوقت پیدائش شیطان اس کی کو کھیں مارتا ہے جس سے وہ روتا ہے 'سوائے حضرت عیلی اور حضرت مریم علیم مالیلام کے۔

(ر) سوراخ میں پیشاب نہ کر وممکن ہے اس میں سانب بچھووغیرہ حشرات الارض یا جن ہو۔

﴿۵۲﴾ مفسرین کرام محدثین عظام اورائمہ جمتبدین رخوان اللہ تعالیاتھم اجعین فرماتے ہیں کہ قرآن مجیدییں نزول کے اعتبارے سب سے آخری آیت

وَاتَّقُوْ اَيَوْمَاتُوْجَعُونَ فِيهِ اِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّاكَسَبَتُ وَهُمُ لَايْظُلَمُونَ ٦٠

اور ڈرواس دن سے جس میں اللہ کی طرف سے پھرو گے اور ہرجان کو اس کی کمائی پوری بھردی جائے گی۔

.... بُنزول کے وقت حضرت جریل امین مداللام نے عرض کیا

" اے سورة بقرة میں دوسوای (۲۸۰) آیوں کے بعدر کھیے "۔

اس آیت کے نازل ہونے کے چندروز حضور سیدالعالمین محبوب رب العالمین ﷺ کا اپنے رب کریم سے وصال ہوا۔

صلى الله تعالى على نبيه الكريم واله واصحابه وعلماء ملته اجمعين وبارك وسلم وكرم وشرف

🖈 (الدرامنوراز حافظ جلال الدين سيوطي (م الله هر) مطبوعه كتيه آية الله تعظمي قم 'ايران جامس ٢٥٠)

🖈 (الجامع لا حكام القرآن از علا مدا يوعيد الله محر بن احمد ما كل قرطي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه داد الكتب العرب بيردت البنان ٢٠٠٠ من ٣٥٥)

🖈 (الانقان في علوم القرآن از علامه هافظ جلال الدين سيوطي (م ١١١ هه) مطبوعه ادار واسلاميات لا بوراج الم ٢٦٠)

🖈 (تغير مظهري از علاسة تاخي شاءالله پاني تي عناني مجددي (مي ١١٣٥هـ) (ار دوتر جمه) اج ۴ مي ١١٠)

1+1+1+1+1+1+1+1+1+1

ተ

اب(۵۳)

﴿ قرضُ شہادت ٔ دستاویز ٔ رہن ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يَايُّهَاالَّذِيْنَ امَنُوْ آ دَاتَدَايَنْتُمُ بِدَيُنِ إِلَى اَجَلِ مُّسَمَّى فَاكُتُبُوُه ، ولْيَكُتُبُ بَيُنَكُمُ كَاتِبٌ . بِالْعَدُلِ وَلَايَابَ كَاتِبٌ اَنُ يَّكُتُبَ كَمَاعَلَّمَهُ اللهُ ُ فَلْيَكُتُبُ ، وَلَيْمُ للل الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلَيَتَّقِ اللهَ رَبَّه وَلَا يَبُخَسُ مِنْهُ شَيْئًا؛ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْضَعِيْفًا أَوْلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُمِلُّ هُوَ فَلْيُمُلِلُ وَلِيُّه ْبِالْعَدُلِ ، وَاسْتَشُهِدُواشَهِيدَيُن مِنُ رَّجَالِكُمُ . فَإِنْ لَّمُ يَكُونَارَجُلَيُن فَرَجُلٌ وَّامُوَاتَن مِمَّنُ تَرُضَوُنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ أَنُ تَضِلُّ إِحُــٰاهُــمَ آفَتُــٰذَكَرَ إِحُـٰاهُمَا ٱلْأُخُرِي ، وَلَا يَـاٰبَ الشُّهَـدَآءُ إِذَامَا دُعُوا ، وَلَاتَسْنَمُو آانُ تَكُتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْكَبِيرًا إِلْي آجَلِهِ ذَٰلِكُمُ اَقُسَطُ عِنداللهِ وَٱقُوَمُ لِلشُّهَادَ ةِ وَٱدُنِّي ٱلَّاتَرُتَابُو ٓ الْآانُ تَكُونَ تِـجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيُرُونهَا بَيُنَكُمُ فَلَيُسَ عَلَيْكُمُ جُنَاحٌ الَّاتَكُتُبُوهَا ، وَاشُهدُواۤ إِذَا تَبَايَعُتُمُ رِ وَلَايُصَارَّ كَاتِبٌ وَّلَاشَهِيلٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا افَاِنَّهُ و فُسُوقٌ م بكُمُ ، وَاتَّقُوااللَّهَ. وَيُعَلِّمُكُمُ اللهُ، وَاللهُ بُكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرِ وَّلَمُ تَجِدُوا كَاتِبًا فرهلنَّ مَّقُبُو ضَةٌ . فَإِنُ آمِنَ بَعُضُكُمُ بَعُضًافَلُيُؤَدِالَّذِي اؤُتُمِنَ أَمانَته وَلُيتَقِ اللهَ رَبُّه ، وَلَاتَكُتُمُوا الشُّهَادَةَ ، وَمَنُ يَّكُتُمُهَافَإِنَّه ، آثِمٌ قَلُبُه '. وَاللهُ بماتعُمَلُوُنَ عَلِيُمٌ ٦٦

2.7

اے ایمان والو! جبتم ایک مقرر مدت تک کمی وَیْن کالین دین کروتواے لکھ لواور جائنے كة تمهارے درميان كوئى لكھنے والاٹھيك ٹھيك لكھے اور لكھنے والا لكھنے سے انکارنہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تواسے لکھ دینا چاہئے اورجس برحق آتا ہے وہ لکھا تا جائے اور اللہ سے ڈرے جواس کارب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے ' پھر جس برحق آتا ہے اگر بے عقل مانا تواں ہو یا لکھانہ سکے تواس کاولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلوایے مردوں میں سے پھرا گردوم دنہ ہوں توایک مرداور دوعورتیں ایسے گواہ جن کو بیند کروکہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تواس ایک کودوسری یا دولا دے اور گواہ جب بلائے جا کیں تو آنے ہے انکارنہ کریں اورا ہے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہویا بڑااس کی میعاد تک لکھت کراؤ یہ اللہ کے نزد یک انصاف کی بات ہاس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ مہیں شبہ نہ بڑے عمریہ کہ کوئی سروست کاسودادست بدست ہوتواس کے نہ لکھنے کاتم برگناہ نہیں اور جب خرید وفروخت كروتو كواه كرلوا ورنه كل كلصفي والے كو ضرر ديا جائے نه كواه كو (يانه لكھنے والا ضرر دے نه گواه) اور جوتم ایسا کروتو میتمهارافت موگااورالله سے ڈرواورالله تمهیں سکھا تا ہے اوراللهسب يجهجا نتاب

.....اورا گرخم سفر میں ہواور لکھنے والانہ پاؤٹو گردی ہوقبضہ میں دیا ہوا اورا گرخم میں ایک دوسرے پراطمینان ہوتو وہ جے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جواس کارب ہے اور گواہی نہ چھپائے گاتو اندر سے اس کادل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کا مول کو جانتا ہے۔

احكام القرآن حل لغات دين كالغوى معن قرض ب تداين كامعى باكدوم ے 7 یدوفر وخت کرنا۔ (المغردات في غريب القرآن ازعلام حسين بن محمد لمفصل السلقب بالراغب اصغباني (٢٠٥٠) مطبوء نوريمه كارخان تجارت كتبكرا يي ص١٤٥) (معياج المنير 'ج اض ٩٩) آیت کامعنی بیے کہ جبتم کوئی ایسامعاہدہ یا عقد کروجس میں ایک جنس میں ادھار کرو۔ ذ**ئ**ے میں تنوین تنکیر' تکثیراور تفضیل کامعنی دے رہی ہے' یعنی مطلقا قرض معمولی قرض یا بڑا قرض جس میں تنازع کا فدشهو_ چہ نیع سلم کے بارے میں نازل ہوئی مگراس میں ہر مالی عقد شامل ہے جس میں ایک طرف ادھار ہو۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي بصاص (م مع المصيوعة وارالكتب العربية بيروت لبنان ج الم احم) (الجامع الاحكام القرآن ازعلامه ابوعبد الله محد بن احمد مالكي قرطي (م١٧٨٠هـ) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان ٣٥٠ ص ٢٥٨) (إ حكام القرآن ازعلامه ابو بمرجمه بن عبدالله المعروف بابن العر في ما في (م ٢٣٣ هـ) مطبوعه دارلمعر فه بيروت لبنان أن اص ٢٢٧) (نغير القرآن المعروف بغيرا بن كثير حافظ محاوالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مهر ٤٧هـ) خياص ٣٣٣) (تغيير روح البعاني أزعلامه ابوالفضل سيرمحودآ لوي خفّى (م2 ١٢٤هـ)مطبوعه مكتبه امداديه لمان "ج٣٠م ٥٥) (ابوارالتزيل وامرارالياديل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شِرازي شافعي (م<u>١٨٥</u>٧ هـ) ص ١٤٥) (النعب اب الاحديد ازعلامه احمد جون جو بورى (م ١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه تقانيه علم جنل بيثاوراص ١٤٥) (تغيير جلالين ازغلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>ااو</u> هه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيصل مكه كرمه) (تغيير صادى ازعلامه احمر بن محمرصاوى ماكل (معاملاه) مطبوعه مكتبه فيعل مكرمرن اعس اسا) (تعيير كبير ازام مخوالدين مجرين ضيا والدين عمر رازي (ع٢٠١هه) مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان تع عاص ١١٥) (العيرمظيرى ازعلامية التي تأوالله يالى يق على مجدوى (م ١٢٢٥هـ) (اردور جمه) ح ٢٠ص١١) (دارك التر يل وها في الآويل از علامه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محوصى (م اعه) ٢٠٠٥) (لباب الناويل في معانى التزيل المعروف بيغير خازن ازعلامة في بن تحد خازن شافعي (م٢٥٥ هـ م) ج اص ١٢٠) یا در ہے کہ عقد میں دو عوضوں میں ہے ایک عوض ادھار ہوتو اس ادھار کو دَین کہتے ہیں اور اگر کوئی نقذ جس ادھار (الجامع الا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله يحربن احد ماكلي قرطبي (م ٢٧٨ ٥ م) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ت ٣٠٠ س ٣٤٠) (احكام القرآن ازعلامه ابو بمرتجه بن عبد الله المعروف بابن العربي ماكل (١٣٣٠ هـ) مطبوعه واركم فد بيروت لبنان خ الص ٢٢٠٠) (تقيركير ازام مخرالدين محد بن ضياء الدين عررازي (علاقة عدار الفكريروت البنان عياص ١١١) ا جل کامعنی مدت در راگانا تا خر کرنا انتهائے عمر اور موت ہے۔ اس مقام پرمقررمدت اورمعلوم عرصه مراد ہے؛ تمام عقو دمیں مدت کامقرر ہونالا زم ہے'ا کرمدت مجبول ہوتو عقو د فاسد ہوجاتے ہیں۔ (تغيري ادامام فرالدين عرين فيا الدين عررازي (ملاية عي مطبوعه وارافكريروت البنان في اس ١١٥) ا كتبوه ": اس كتابت مرادقرض أس كي نوع اوريدت ادائيكي لكهنا اوركهوانا يم معاملات اورعقو دكي تحريراد وستاویز مناسب انداز میں خودککھنایائسی اور ہے تکھوا تاسب اسی میں شامل ہے' تا کہ ادائیگی کے وقت قرض کی مقدار نوع اورمدت میں تنازع نه بڑے اور مال کی حفاظت رہے حقوق ضائع نہوں۔

++++++++++++++++++++++++++++++++++++ العَدل ":عَدَل كامعى إنساف برابري سيدها بونا امور من توسط ظلم كامقابل_ معنی کیے ہے کہ انصاف برابری یا وضاحت ہے تحریر کرے اس میں جانبداری یا ابہام نہ رہنے دے کیہ معنی بھی ب كدكاتب انصاف كرماته صاف صاف دستادير لكھنے والا ہو۔ (الفردات في فريب القرآن از طام حمين بن جمد المفعل السلقب بالراغب اصفياني (٢٢٠هـ ٥٥) من ٣٢٥) (مصباح المميز ع٢٠ من ٢١) وَ لَمُعْمِلُ " : المال مصدر كامعنى ہے كاتب يرمضمون پيش كرنا الما كرانا۔ قرآن مجیدیں اصلام صدر بھی انہی معنوں میں استعال ہوائے نیز تا خرکرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ے الملال ب مِلْت بمعنى دين اور إلمالات ب مَلاَة بمعنى جماعت بناب إلمال لغت بن حجاز اور بن اسداد الملاءٌ لغت بي تميم اورفيس كے مطابق ہے۔ (المفردات في غريب القرآن از علامه حسين بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفها في (١٠٢٠هـ) مطبوعة في محر كار فانة تجارت كت كرا يي ص ٢٤٣) (مصاراننز ج۴ مرااا) (الجامع الاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمد مالكي قرطبي (م114 هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان اج٣٠٠ س ٣٨٥) (تغيير مظهر ي از علا سرقاضي ثناء الله ياني تي عثاني مجدوي (ع٢٢٥ هـ) (اردور جمه انج ٢ من ١٢١) (انوارالتر يل دامرارالياويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخير عبدالله بن عربيضادي شيرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) ص ١٤٥) (لباب البَّاوِيل في معانى التَّزِيل المعروف يتغيير خازن ازعلام على بن مجمد خازن شافعي (م200 هـ) ج العن ٢٣٠) (مدارك التر بل وحقائق الباويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود على (م مرايمه ه) اج الم م٢٢٠) (تغير كبير ازامام فخرالدين محر بن ضيا والدين غررازي (ع٢٠١٥ هـ) مطبوعه دارالفكر بيردت لبنان ح ياص ١١٠) (تغییر جدالین از علامه حافظ جلال الدین سیوللی (م یر ۹۱۱ هـ) وعلامه جلال الدین مطبوعه مکتبه فیعل مکرمه) (تغير ساد زاز علامه احد بن محرصادي ماكل (ميمالاه) مطبوع مكتبه فيعل كمر مرزي احس ١٣٣١) (النفير تالاجريه ازعلامهاجم جيون جونيوري (م١٢٥ه) مطبوعه كمتيه تقانيه كله جنل بيثاوراص ١٤٨) آیت کامعنی یہ ہے کہ جس کے ذمہ دین ہووہ کا تب کو کھوائے تح براس کی طرف ہے ہوئیتح برا قرار کے قائم مقام ہے صاحب حق اس تحريركو بيش كرك ابناحق وصول كرف كامجاز ب اقرار مدعى عليه كامعترب يمى وجدب كم مقروض ابنا مقروض ہونالکھوائے۔ سَفيهَ الله المنفأة ع بنام جس كامعنى ب بعقلى بوقوف احتى اور بعقل كوسفيد كهتم بين مخبوط الحواس بعى ال : صَعَفَ ، بنا بح م كامعنى كمزورى ب عمر كاعتبار ب جوكمز وربوليعنى بيابوژ هاجومضمون املاء ته لاَ يَستَطِيعُ أَنْ يُعِلِّ هُوَ " اس مرادوه اشخاص بين جوكي وجه الماءندكراكيين مثلاً زبان كي كزوري کونگاین ٔ زبان ہے ناوافقی وغیرہ۔ ب صلل وليف بالعدل " ولي متعدر معنول من استعال موتا ي بمعنى قريب متولى كاركن ويل مترجم دغیرہ۔ محموم شترک کے طور برتمام معنی یبال مراد میں۔

احكام القرآن موجودودودودودودودودودودودودودودودود مجنوں' بے عقل مخبوط الحواس اور بچہ کے معاملات میں اس کا قریبی تعلق دار کھھوائے گالیعنی باپ بیٹا' قاضی یا سلطان۔ زبان سے ناواقف اور کو نکے کےمعاملات میں اس کا کارکن مختار ٔ دیل متر جم تحریر کروائے گا۔ بچہ اور دیوانہ کاولی اپنی طرف ہے املاء کرائے گا کہ میں اپنے فلال عزیز کی طرف سے بیے عقد کرر ہاہوں اور اس کے حقوق ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہول۔ گو نگے اور زبان ہے ناواقف کا ولی ان کی طرف ہے لکھوائے گا کہان کا قرار معتبر ہے۔ غرضیکہ املاء ہے معذورمقروض کاولی یا والی یا کارکن یا مترجم یا مختار جوتح پر بطور دستاو پر تکھوائے وہ انصاف کے ساتح ککھوائے قرض خواہ کی رعایت کر کے زیادہ نہ ککھوائے اور نہ مقروض کی طرف داری کر کے کم لکھوائے۔ (ا حكام القرآن از علاصه ابو يكرمچه بن عبد الله المعروف بابن العربي ماللي (م٢٣٣هـ ٥)مطبوعه دارلمعرف بيروت لبنان ج الص ٢٥٠) (الجامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبدالله تحرين احمد مالكي قرطبي (م<u>۲۲۸ ه</u>) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج۳ احم ۴۸۹) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م<u>اال</u>ه) وعلام جلال الدين كلي مطبوع مكتبه يعل كم يحرمه) (تغیرصادی از علامه احمد بن محصادی مالی (معداره) مطبوعه کمتبه فیصل که کرمه رج اص ۱۳۳) (تغيير دوح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حتى (م201هه)مطبوعه مكتبه امداديه لمان 'ج٣'ص٥٥) (تقسير مظهري از علامه قاضي تناءالله بالي تي عثالي مجد دي (م<u>١٣٢٥ ه</u>) (اردور جمه) م ٢٢ ص١٣٢) (انوارالتزيل وامرارالهاويل المعروف بيضاوي ازقاضي ابوالخيرعيدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافق (م100هـ) ص ١٤٥) (احکام القرآن ازامام ابو بگرانید بن علی رازی بصاص (م مسلط ه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان ج احق ۴۸۸) وَاسْتَشْهَدُو اشْهِيدَين ": فَهِيدَمِعْ شَابِرٌ وَاهُ یعنی اپنے معاملات اور عقو د کے وقت دوگواہ تلاش کرلؤا ہے گواہ جن کی گواہی شرعا قبول ہؤبہتر یہ ہے کہ جب معاملہ یا عقد کی تحریہواس پر گواہوں کے دینخط لے لئے جا نمیں تا کہ تنازع کے وقت وہ گواہی دے عمیں اور کسی کاحق تلف نہ ہو مِنْ رَجَالِكُمُ '': رَجُلٌ كَ جَعْرِجَالٌ بَ جَسِ كَامِعَى بُمُ وَعُورت كَامْقَابِلَ بِ (الْعُرِدَاتِ فَيْ مَر (الْعُردَاتِ فَيْ مَرِيبِ القِرآنِ الْعَلَاشِينِ بَنْ مُحْدِلُفُعُلِ الْمُلَقِبِ بِالرَاغِبِ اصْلِهِ فَيْ (عَانِيهِ هُ) ص ١٨٩) (المعباح المنز : ج المحرف : ١٠٨هـ ١٠٩) اصطلاح میں اس مرادعافل بالغ مردہ۔ تکیم همیری طرف اضافت کی وجہ ہے تمقی مسلمان مر دمراد ہیں بیعنی جودوگواہ معاملہ یا عقد پرمقرر کرووہ عاقل' بالغ او، مقى مرد ہول۔ (تغييرالقرآن العروف بتغييرا بن كثير عافقة فيادالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مرتب يده) جما "ص ٣٣٥) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اافيه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يصل مكرس) (تعبر صادی از علامه احمد بن محرصادی مالی (م۱۲۲۳ه) مطبوعه مکتبه فیصل کد مکرمه نی از ۱۳۳) (لباب الآولي في معالى التولي المعروف يغيير خاز ن ازعلامه على بن محمة خاز ن شافعي (م<u>٢٥٥ ع.)</u> ج العم (٢٢١) 公 (بدارك التزيل وتقانق الباويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (مميزائيه ع) من العم ١٣٢ (公 (النعير ات الاحمديد ازعلا مداحمد جيون جونيوري (م١٢٥ اله هـ)مطبوء مكتبه تقانية محله جنل بيثا وراص ١٤٥) 公 (احكام القرآن ازامام الوبكراجر بن على دازي يصاص (م معيده) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان جام ١٩٩٩) 公 (انوارالتو يل دامرارالباديل المروف بيضاوي از قاضي الوالخير عبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شافعي (م100 هـ) من ١٤١) 公 (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الإعبد الذمحه بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٧٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج٣٠ ص ٣٨٩) 公 (احكام القرآن از طامه ابو بكرمجه بن عيدالله العروف بابن العربي ماتكي (ميسيم 🕳)مطبوعه دارلعو فدبيروت البنان ج العن ١٥٠) 1+1+1+1+1+1+1+1+

احكام القرآن •••••••••• فَأَنْ لَّمْ يَكُونَارَ جُلَّيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَاتَنِ ": الردوم دلطور گواه مِسرنه و ايكي مُعلَحت عدو مردوں کا گواہ بنانا میسر نہ ہوتو ایک مر داور دوعور تیں ہی گواہ بنالو۔ چونکہ عورتوں کا بالعموم بطور گواہ پیش کر نامنا سبنہیں' وہ اپنی قطرت کے باعث گواہی کے لئے موز وں نہیں اس لئے مردوں کے دوگواہ سیسر نہ ہونے پر ہی انہیں گواہ بنایا جائے مردوں کی موجودگی میں خواہی نخو اہی عورتوں کی گواہی (احکام القرآن ازامام الو بکراحمد بن ملی دازی بصاص (م مصحره) مطبوعه دارالکتب العربید پیروت لبنان تا اص ۹۰۹) (تغییرالقرآن المعروف بغیر این کیر هافد قلادالدین المطیل بن عمر بن کیرشافعی (مهم کید) تا اس ۳۲۵) (تغییر کبیر از امام فحرالدین محد بن ضاءالدین عمر دازی (ع۲۰۱ه ۵) مطبوعه دارالفکریپروت لبنان ج ۴ سر ۱۳۲) (تغیر مظهری از علامه قاضی شاه الله یاتی ی عثانی مجددی (م ۱۳۲۵هه) (اردوتر جسه) ۲۰ م ۱۳۵ (۱۲۵) (النغيرات الاحديه المطامعا حمد جيون جونيوري (١٢٥٥ه)مطبوعه مكتبه تقاني محله جنلي يشاورس ١٤٩٠) (احكام القرآن از علامه ابو يمرجحه بن عبدالله المعروف بابن العرلي ما كلي (سيم ١٠٥٠هـ) مطبوعه دارلمعرف بيروت لينان أج الص٢٥٢) رِضا جمعنی راضی ہونا اور پیند کرنا ہے پیندیدگی ہے مراودینی اور تقویٰ کی پیندیدگی ہے 'یہ کہ دینوی۔ لینی ایسے گواہ انتخاب کر وجن کی عدالت ٔ دیانت ٔ صدافت اور راست بازی ہےتم راضی ہو۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على راز في يصاعي (م ين عله ه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج الم اس ٢٩٣٠) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محربين احمه ما كلي قرطبي (م ٧٦٨ هـ) مطبوعه وارالكتب العربية بيروت لبنان في ٣٠٠ م ٣٩١) (إحكام القرآن ازعلامه ابو بمرحجه بن عبدالله العروف بابن العرلي ما فكي (سيم ١٥٠ هه) مطبوعه دارلعر فيه بيروت البنان ج الص ٢٥١) (تغيير كبير ازاما مخرالدين محد بن ضاءالدين عمر ازى (ع٢٠١٠ هـ) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ٢٥٠٥ م ١٢٢) (لباب الناويل في معانى التزيل المعروف يتغير خازن ازعلام على بن مجه خازن شافعي (١٣٥٧هـ) نج الم (٢٢١) (بدارك التر بل وها أق الآويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود على (مروايه) من الماس) (تغييرروح المعاني ازعلامه الوالفضل سيرحمود آلوي حتى (م2 علاه) مطبوعه مكتبه الدادييلمان "ج٣٠ص٥٥) (تغییر مظهری از علاسة قاضی شاه الله یانی تی عثانی مجددی (م ۱۳۲۵هه) (اردوز جمه) نج ۲ ص ۱۲۹) ان تغل احدهما فتذكر احدهما الاخراي صلالت کے متعدد معانی ہیں ممراہ ہونا' دین حق ہے ہے جانا' ہدایت نہ پانا' ضائع ہونا' بے کار ہونا' کامیاب نہ ہو تلف ہوجانا'مرنا' بھول جانا۔ (التفروات في غريب القرآن از طامة سين بن قرام فعل السلقب بالراغب اصغبائي مطبوع كراجي عل ٢٩٨٠٢٩٧) (العباح المير 'ج r' ص ١٤) اس آیت میں بھول جانا مراد ہے کیونکہ اس کے مقابل لفظ' ذکر'' ہے جس کامعتی یا دکرنا' یا دولانا ہے۔ یعنی ایک مرد کی بجائے دوعورتیں گواہ بنیں کدان میں اگرایک بھول جائے تو دوسری اے یا د دلادے اس آیت میر عورتوں کی فطرت کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ وہ اپنے مزاج کے باعث اکثر بھول جاتی ہیں۔ (إحكام القرآن ازام الويكراحمة بن على دازي مصاص (م معده مطوعه دارالكتب العربية بروت لبنان جامس ٥٠١) (تغییراکقرآن المعروف بتغییرا بن کثیر حافظ عمادالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (۲۰۵ ه ۵ ۲ ه ۵) ج ۴ من ۳۳۵) (تغییر مظہری از طامه قاضی تناه الله یانی تی عمانی مجد دی (۱۲۲۵هه) (اردور جمه) نیم ۲۰ می ۱۳۵ ۱۳۵) (الغيرات الاحميد ازعلاسا حمد جون جونيوري (ع٢٥ اله)مطبوعه مكتبه تقانية كله جنلي يثادر ص ١٤١) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محربن ضياء الدين عردازي (ع٢٠٦ه ٥) مطبوعه دارالفكربيروت البنان ح ٢٠٥١) ☆ (احكام القرآن از علامه ابو بمرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (١٣٣٠هـ) مطبوعه دارلعرفه بيروت لبنان أن العن ٢٥٠) 4

حكام القرآن وَ لَا يَأْتُ الشُّهَدَأَءُ اذَاهَادُعُوا ﴿: أبنى 'إباة كامعنى برك جانا شدت عدكار منا الكاركرنا (النغروات في غريب القرآن ازعلامة حين بن محمد كمفصل الملقب بالراغب اصنبهاني (٢٥٠٥ه) مطبوعه كراجي ص ٤) (المصاح المنير 'ج ٢ ص ٢٦) اَلْشُهَدَ آءُ ' جَعْشُهِدِ بَمَعَيٰ گُواہ ہے۔ اس گواہ ہے مراد وہ چھن ہے جےعقد یامعاملہ کے موقعہ پر گواہ بننے کے لئے بلایاجائے یارفع تنازع کے لئے گواہی کے لئے قاضی کےسامنے بلایا جائے بختمل شہادت یاادائے شہادت دونوں مراد ہو تکتے ہیں۔ آیت کامفہوم یہ ہے جس محض کو گواہ بننے کے لئے بلایا جائے یا گواہی دینے کے لئے بلایا جائے وہ کل شہادت یا ادا۔ (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف تفيير خازن ازعلامة على بن محمد خازن شافعي (مر٢٥ ١١هـ) `خ انص ٢٢١) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>٩١١ هـ</u>) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يعل مكه كرمه) (الغيرصاوي ازعلامه احمد بن محمصاوي مالكي (معداه) مطبوعه مكتبه يعل مكرمه ج اص ١٣٣١) (تغییر مظیری از علامه قاضی ثناه الله بانی ی عثانی مجدوی (۱۳۲۵ه) (ار دوتر جمه) ۲۰٬۳ م ۱۳۷) (دارك التر يل وهائق الآويل ازعلام الوالبركات عبدالله بن احمد بن محود في (م اله ه) ج) من المساح (٢٢٢) (انوارالتز بل داسرارالباديل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م ٢٨٥ هـ) ص ١ ١٧) (تغییر القرآن المعروف بغییراین کثیر حافظ محاوالدین انتعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مین ۷۷۵) خ۱ مس ۳۳۷) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالذمحه بن احمد مالكي قرطبي (م٢٦٨ هه)مطبوعه دار إلكت العربيه بيروت لبنان 'ج٣٠ ص٠٠٠) 17 (النيرات الاحميد ازعلامه احم جيون جونيوري (م١٣٥٥ه)مطبوعه مكتبه حقائه مخل جنك يثاور ص١٨١) 公 : منعام ے بنا ہے جس کامعنی ہے ملال ول تنگ ہونا ' کوتا ہی کرنا ' اکتانا ' سستی کرنا (المفروات في غريب القرآن مطبوعة نورمحه كارخانة تحارت كت كرايي عن ٢٥١) (العساح المنم 'جع'ص ١١١١) آیت مذکورہ میں تمام معالی درست ہیں۔ یعنی دین خواه تھوڑا ہویازیادہ اس کی تحریر میں کوتا ہی نہ کرو 'سستی کا مظاہرہ نہ کروٴ لکھنے سے ملال نہ کرو۔ (الحامع لا حكام القرآن از علامه ايوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٩٨٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيردت لبنان ن ٣٠ من ٣٣٠) (تغییرالقرآن المعروف یغییرابن کثیر عافظ عما دالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مراید 4 است) ۴۰ م۱۳۳) (احكام القرآن ازام ابو كمراحمه بن على دازى بصاص (م معينه ه) مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان ج المسم ١٨٨) (ا د كام القرآن از امام ابو كراحمه بن على رازي بصاص (م ٢٥٠٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج ٢٥٥) ¥ (لباب الناويل في معاني التزيل المعروف بتغيير خازن از علامة على بن محمة خازن شافعي (م204 هـ) ج المس ٢٢٢) 公 (هدارك التزيل وها أن الآويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود منى (م<u>ر • ا ع</u>ه) من المسام (٢٢٢) 公 (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>اا ۹</u> هه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعمل مكه مكرمه) 公 (تغییرصاوی از علامه احمد بن محمصاوی مالکی (م۱۲۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیعل مکه مکرمه یا ۱۳۲) تعع کی نیت ہے مال کی ہیر پھیر کو تجارت کہتے ہیں اس مر ارة حاضرة تديرونهابينكم جانبین کی طرف ہے رضا مندی ضروری ہے۔

وهوهههههههه احكام القرآن وههههههههههههههههههههههههههههههههه خساخ سرّة من ادالي تجارت جس ميل مال اور قيمت نقله مؤخر يدار مال پراور فروخت كرنے والا قيت برموقعه ير جي قضر کے تُدِيْرُ وُ نَهَا بَيُنكُمُ سِ بِهِي يَهِي مرادب كه ال اور قيت كوآبِس مِن هما كر قِف كراو_ (تغير كبير ازامام فخرالدين محربن ضياءالدين عمرازي (م٢٠١هه)مطبوعة دارالفكر بيروت لبنان "خ عاص ١٣١) (انوارالتزيل واسراراليّاويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شرازي شافعي (م ١٨٥٧هـ) من ١٤١١) (تغيرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي خلي (مرد ١٦هه) مطبوعه مكتبه ابدا ويدملمان ٢٠ ٣ ص١١) (النغيرات الاحميه ازعلامه احمرجيون جونيوري (م١٣٥ه)مطبوعه مكتبه تقانه يخله جنكي نيثاوراس ١٨٢) (احكام القرآن ازامام ابو كمراحمد بن على رازي بيصاص (م ٢٥٠هـ) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان ٢٨٥) : لايُضِدَآرُ صُورٌ ع بناء جس كامعنى فقصان تكليف لايضمآر معروف اورمجهول دونول قرأ تول سے يرها كيا بـ آیت کامعتی یوں ہے: لکھنے والا اور گواہ اہل معاملہ کونقصان نہ پہنچا تئیں 'یا ہل معاملہ لکھنے والے اور گواہ کونقصان نہ بہنجا ئمیں _ وونول معنی درست اور مرادیں۔ لکھنے والا دستادیز لکھنے وقت خریداریا فروخت کرنے والے میں کسی کاحق کم لکھےاور نہ زیادہ۔ تا کہ کسی کاحق تلف نہ ہوا اوراہل معاملہ' خریدار اور فروخت کرنے والا کا تپ کواس کاحق اجرت ادا کرے اور گواہ کواس کی شرعی مجبوری کے باوجود گواہی پرمجبور نہ کرو'اورا گر گواہ کوسفر کرے قاضی کے سامنے گواہی دینا پڑے تو اس کے سفر کے مصارف برداشت كرو كواه يربوجه نه ذالو_ کا تب اور گواہ یا اہل معاملہ میں ہے جو بھی اللہ کے تو انین کی یا بندی نہ کرے گا اللہ تعالی کا نافر مان اور فاسق ہوگا۔ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محدين احمد مالكي قرطبي (سم ١٩٨٨ هـ) ج٣٠ص ٣٩٥ و مابعد) (تغییرمظیری از علامة قاضی ثناه الله بانی تی عثانی محد دی (م ۱۳۲۵ه) (ار دور جمه) ۲۰ ص ۱۳۷) (هدارك الترزيل وهائق الباويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود سفى (مروايه) مع المعراب (مرايه الم (انوارالتز بل وامراراتاويل المعروف به بيغاوي ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيغاوي شيرازي شافق (س١٨٥٠ هـ) مل ١٤١) (ا حكام القرآن از علامه ابو بمرحجه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (م٢٣٥هه) مطبوعه دارلعر فه بيروت كبنان نآم م ٢٥٩) (تغير كبير ازامام فخرالدين محدين ضاء الدين مردازي (١٠٠هه) مطبوعه دارالفكريروت البنان عام عام ١١٢٠) (تغيير روح المعاني ازعلا مهابوالفضل ميد محمود آلوي حني (م2 عيلاه) مطبوعه كمتبه امداريه ملتان ج٣ ص١١) (الغيرات الاحرب از علامه احدجون جونوري (١٣٥٠ه ع) مطبوع مكتبة تقاني كله جنلي بيثاورا م١٨١) 公 (احكام القرآن ازام م ابو بكراحمد بن على راز ك يصاص (م ق ع م ه م علوعد دار الكتب العربيه بيروت لبنان ني الم ١٨٨٠ و مابعد) وَهُنَ كَالْغُوى معنى دوام اور ثبوت باصطلاحاً كروى شي كو وَهُن كتب بين لسي عقد مير رهن مقبوضة بدلے کے طور پرروکی ہوئی شی رضن ہاس کی جمع رضال ہے۔ (المفردات في غريب القرآن مطبوعة ووجم كارغانة تجارت كتب كراجي ص ٢٠١٧) (العماح المي نحاص ١١١) مقبوضه ہے مرادقرض خواہ کا قبضہ ہے۔

516

و احكام القرآن ووجوده وجوده وجوده آیت کامفہوم یہ ہے کہ عقد کرتے وقت اگر کا تب میسر نہ ہوتو مقروض دین کے بدلے کوئی شی قرض خواہ کے قبضہ میں 🕻 دے دے تا کہ اس کاحق تلف ہونے ہے مجفوظ ہوجائے ۔گردی شی پر قرض خواہ کا قبضہ ہوگا'حقیقت میں وہ شی مقروض کی ملک میں رے ک (احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على دازي بصاص (م ٢٥٠٥ مطبوعه داد الكتب العربية بيردت البنان ناس ١٣٥ و مابعد) (١٠ كام القرآن ازعلامه ابو كمرفحه بن عبدالله العروف بابن العرلي الكي (م٢٣٠ ه ٥) مطبوعه دارلعر فيه يروت لبنان `١٠ ص ٢٠٠) (الحامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمه بن احمد مالكي قرطبي (م<u>۱۲۸</u> هه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ن ۳۰ ش ۵۰۰) 2 (تغيير القرآن المعروف تغييرا بن كثير حافظ ما والدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مي كيده) خ الص ٢٣٥) (تغيير دوح المعاني از علامه الوافعنل سيرمحمود آلوي حفي (م<u>٥ ١٢ ه</u>ـ) مطبوعه مكتبه الدادييلمان ٢٠ ٣ ص ٩٢) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محر بن ضياء الدين عمر رازي (م٢٠١٥ه) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان مع الماص ١٣٠) (تغير جلالين ازعلامه هافظ جلال الدين سيوطي (م ااوه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يصل مكرمه) (تغیرصادی از علامه احمد بن محصادی مالی (معلامه) مطبوعه مکتبه فیل کمیکرمه نی اس ۱۳۵) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی یت عثائی مجد دی (۱۳۲۵ه ۵) (اردوتر جمه)' یخ۴ ص ۱۳۲) (النغيرات الاحمريه ازعلامه احمد جيون جو نبوري (ع١٣٥) مطبوعه مكتبه حقانيه كلّه جنلي فيثاور ص ١٨٥) (انوارالتز بل دامرارالباديل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م<u>/1۸۵</u> هـ) مم 4 عـا عينَ واجب شيُّ كاديناً اواكهلاتا ہے اور واجب شيُّ كي مثل دينا فضاكهلاتا ہے'اس آيت ميں ادا بمعنى قضا ہے' كيونك قرض میں واجب کامثل دیا جاتا ہے نہ کہ عین' چونکہ دین ذمہ پر واجب ہوتا ہے اس لئے اس کامثل دینا بھی بمز لہ عین ای کا دینا ہے۔ (الفيرات الاحربيه ازعلامه احرجون جونبوري (ع<u>٣٥ ال</u>هه)مطبوعه مكتبه هاني مخطر جنكي پيثاور م ١٨٦) الذي عرادمقروض ب اُوُتُونَ الْيَقِمَان سے بنا ہے جس کا مادہ اَھن ہے اس کامعنی ہے کسی کوامین جاننا۔
﴿ (الفردات فی فریب القرآن ازعلام حمین بن مُراکف اللقب بالراغب اصفہانی (عامیدہ ۵) کرا جی اس ۲۹)
﴿ (الصباح المنیز عاصمیر) معتد فخض كوما مُون اور مُؤتمون بھي كہتے ہيں۔ اس آیت میں امانت سے مراد قرض ہے قرض کوامانت سے تعبیر کرنے میں حکمت بدہے کداس کی ادائیگی میں اہتمام کری'جس طرح امانت کی ادا کیکی میں۔ آیت کامعنی میہ ہے کہ مقروض اس قرض کووقت پرضرورادا کردے تا کہ مقروض پرجس نے اے امین اور معتمد علیہ جان كر بغير تحريك قرض ديا تھااس كاعتبار باتى رہے مقروض پرلازم ہے كہ ابنا قرض بيخ وقت پرادا كرے۔ (النغيرات الاحديد ازعلامه احرجيون جونبوري (عمالاه)مطبوعه مكتبه تقانية كله جنلي بيثاور ص١٨١) (تغيير مظهري ازعلامه قاضي ثنا والله ياني يح عمّاني مجدوي (ع١٣٢٥ هـ) (اردور جمه) ج ٢٠ ص ١٥٧) (احكام القرآن ازامام ابو كمراحمه بن على رازي جعاص (م ٢٥٠هه) مطبوعه دارالكت العربيه بيروت لبنان ج الص ٥٦١ وما بعد) (تغيير جلالين ازملامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>ااو</u> هه) دهلامه جلال الدين حكي مطبوعه مكتبه فيصل مكه كرمه) (تغییرصادی از علامه احمد بن محمدصادی مالکی (م۱۳۲۳هه)مطبوعه مکتبه فیعل مکه تکرمهٔ ج انس ۱۳۲) 1+1+1+1+1+1+1+

شان نزول

حضورسید المرسلین غاتم انتہین تا جدارعرب وتجم ﷺ نے جب مدینة طیبہ میں ورودمسعود فرمایا تو ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینه طیبہ چلوں میں بیج سلم کرتے ہیں کہ دودو تین تین سال پہلے غلہ کی خرید وفر وخت کرتے ہیں حضورا نور پی نے اس بیج

کوجائز رکھامگریہ یابندی عائدفر مادی که میعاداوروزن وغیرہ پہلے طے کرلیں۔

(رواه ابخاري ومسلم والنسائي والتريذي وابن بليه و غيرهم بحواله (الدرامنة راز حافظ جلال الدين سيوطي (م اافي ه)مطبوعه مكتبه آية التدافظي تم ايران ج اص ١٣٠)

مقسر قرآن حفرت سیدنا عبدالله بن عماس رضی الله عظما قرماتے ہیں کہ بیآیت بچے سلم کے بارے میں نازل ہوتی

(الدراكمنو راز هافظ جلال الدين سيوطي (م الهيه هه)مطبوعه مكتبه آية الغداسقي لم 'ايران' ج١ اص ٣٥٠) (الحامع لا حكام القرآن مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لبنان ج٣٠ ص ٣٥٨)

(الغيركبير ازامام فخرالدين محد بن ضياءالدين عمروازي (ع٢٠٦هه) مطبوعه دارافكر بيروت البنان "ج عاص ١١٧)

(تغییر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ یائی تی عثانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوتر جمہ)'ج۴'ص۱۱۱)

(لباب الناويل في معاني التزيل المعروف بتغير خازن ازعلام على بن محدخازن شافعي (١٢٥٥هـ) ج الص ٢٢٠)

حضرت رہجے ضیاللہ عندروایت فرماتے ہیں کہ جب آیت

وَلَا يَابِ كَاتِبُ أَنْ يُكُتُبَ كَمَاعَلَمَهُ اللهُ 'فَلَيَكُتُبُ

..... نازل ہوئی تو بعض اہل معاملہ کا تبوں کے پاس آ کردستاویز لکھوانے کی فرمائش کرتے اگروہ کا تب کہتا کہ مجھےاس

وقت اورمصروفیت ہے کی اور کا تب ہے لکھوالو توبیا ہے بکر لیتے اور کہتے کہ مجھے وستاویز لکھنے کا اللہ تعالی نے حک فر مایا ہے پھر کیوں انکار کرتا ہے بغیر تکھوائے نہ چھوڑتے اس سے کا تبول کو بہت دشواری ہوگئ ۔

اس پرآیت کریمه کا جمله و**َلایُضَارَ گاتِبُ وَلاشَهیدَ ت**ازل ہوا۔ ۱۲ (الدرائمؤراز حافظ جال الدین سیولی (مرا<u>اق</u> ۵) مطبوع کتبہ آیتہ الله طلی قم ایران جامی (مرا<u>اق</u> ۵)

مسائل شرعیه:

و وافرادیا جماعتوں کے درمیان طلب تقع کے لئے باہمی رضامندی ہے مال کالین دین تجارت کہلاتا ہے مال موجو

دہویااس کی ادا ئیگی کا ذمہ لیا گیا ہؤ دونوں صورتوں میں جواز ہے۔

(الجامع لا حكام القرآن مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج٣٠ ص ٣٥٨)

(تغير كبير اذاما مخز الدين محر بن ضياء الدين عمر رازي (م ١٠٦٠ هه) مطبوعه دار الفكريروت البنان " ي ع عل ١٢٦)

(تغيير مظيري ازعلامة قاضي ثناه الله يالي تي عثاني مجد دي (م ١٣٢٥هه) (اردور جمه) مع ٢٠ ص١١١) (لباب النَّاويل في معانى الترويل العروف يتغير خازن المطامع بن محد خازن شافعي (م٢٥٠٥) ن المن ٢٢٠)

🐠 ووعوضول میں سے اگرایک نقلہ مواور دوسری ادھار بذمہ خرید ارائواس ادھار کواصطلاح شرع میں وین کہتے ہیں اور ا

کوئی جنس یا نفته کھن ادھار لی جائے تو اے قرض کہتے ہیں' دین کی ادا ئیگی مقرریدت کولا زم ہے'مقرریدت سے پہلے

احكام القرآن مهمهمهههههههه اس کامطالبہ جائز نہیں' قرض کی صورت میں قرض خواہ جب جا ہے مطالبہ کرسکتا ہے' قرض درحقیقت عاریہ ہے' دین ك بارك من اللي أجَل مُسَمَّى كاحكم واضح ب-(تغییرمظبری از علامه قاضی ثنا دالله یا کی یق عثانی مجد دی (م۱۳۲۵ه) (ار دوتر جمه) ج ۲ مس ۱۱۹) (لباب الباديل في معالى التزيل المعروف بغير خازن ازعلامة على بن محدخازن شافعي (١٥٥٠هـ) نن اص ٢٢٠) (تغییر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (۱۲۰۴ هه)مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان' ج ۲ م ۱۱۱) (تنبير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (مرااق هـ) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعل مكرمه) (تغییرصادی از علامداحمد بن محمصادی مالکی (میسیسیانه) مطبوعه مکتبه فیصل مکیکرمه نیمانسیسیسی (النغيرات الاحمرية ازعلامه احمد جيون جو نبوري (م١٣٣٥هه) مطبوعه مكتبه حقائيه يخلّه جنلي ثيثا وراص ١٤٥٥) ا ﴾ تيادلەجىسىن چندوجبول يرہے۔ دوجنسوں کا تبادلہ دست بدست نقتہ ہوئیہ بچے نقتہ یا بچے حاضرہ کہلا تی ہے' (1) قبت ادھار ہواور مال نفذ وصول كرليا جائے قيت بذمة خريداردَين ہوتى ہے۔ (0) قیمت نقدادا کردی جائے اور مال مدے مقرر کو وصول کیا جائے 'یہ نظ سکع کہلا تی ہے۔ (8) کسی کاریگرے کہہ دیاجائے کہ اس طرح کی شئ میرے لئے بنادواس کی قیمت تھہرالی جا (9) انتضناع كہلاتی ہے۔ کسی شی کی منفعت کومقرر زخ پرفروخت کردیا جائے' بیا جارہ ہے۔ (.) مال موجود نہ ہوا در قیمت بھی ادھار ہودونوں جنسوں کی عدم موجودگی میں تبادلہ کیا جائے' بیزا جائز ہے' کیونکہ آیت میںبدئین ے بدینئین ہیں۔ (أ حكام القرآن از علامه ايو بكرجمه بن عبدالله المعروف بابن العرلي ماكلي (م٢٣٠ ٥ هه) مطبوعه دارلمعر فدبيروت البنان نام اس ٢٣١) (احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازي بصاص (م معية هه) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت البنان جا ع ١٦٥ ٣٨٣) (النغيرات الاحمديد ازعلامه احمرجيون جونيوري (ع١٣٥١ه)مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنل بيثاور ص ا ١٤) (تغييرمظبري ازعلامه قاضي ثناه الله ياني تي عثاني مجد دي (م١٣٢٥ هـ) (ار دورٌ جمه) 'ج٢٠ ص ااا) قیاس کا تقاضا ہے کہ زبیج سَلَع نا جائز ہو کیوں کہ جس جنس کا سودا ہور ہاہے وہ موجو زنبیں مگر کتاب اللہ ُ سنت رسول النسظة اوراجماع امت اس کے جواز پرناطق ہیں۔ (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله جمر بن احمر مالكي قرطبي (م ٢٧٨ه ٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ٢٥٠٥م اص ٣٥٤) (احكام القرآن ازامام الوكراحير بن على رازي بصاص (م معينه مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان تا من ٥٣١٥) (تغییر القرآن المعروف بیفییراین کثیر حافظ محادالدین استعیل بن عمر بن کثیر شافعی (مرم ۷۲۵ ۵) ج ۴ من ۳۳۳) (تغيير كبير ازام مخرالدين محد بن ضاء الدين عمر رازي (علامة على مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان " يح عن ١١٥) (انوارالتز يل دامراراتاويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن تمريضادي شيرازي شافعي (م٢٨٥ هـ) م ١٤٥٠) (لباب البّاويل في معاني التزيل المعروف يتغيير غازن ازعلامة في بن مجد غازن شافعي (١٢٥٠هـ) ج أنه أص ٢٢٠) (مدارک التّز مل دحقائق البّاد مل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمه بن محود سفى (م م وايمه هـ) مجا 'ص ٢٢٠) (تغيير مظهري از علامه قاضي ثناءالله ياني تي عثاني مجددي (م١٣٢٥هـ) (اردوتر جمه) من ٢٢ من ١١٠) \$ (النغيرات الاحمريه از علامه احمرجيون جوينوري (م١٣٥١هـ)مطبوعه مكتبه حقانية كله جنلي ثيثا ورص ١٤٥)

-1+1+1+1+1+1+1+1

احكام القرآن 🔬 ۵ 🦫 تجارت اجارہ ' کراییۂ وغیرہ معاملات میں مسلمانوں کے احکام کافروں پرجھی نافذ ہیں بیعنی جومعاملہ ان امور میر ملیان آپس میں کریں' کا فروں ہے بھی وہی معاملہ کریں۔ ... (احكام القرآن ازامام الوكراتيد بن على راز كديسام (م عيره مطبوعه وارالكتب العربية بيروت البنان ج المراسم ١٨٦٠) ﴿٧﴾ جن اشیاء کی مقدار اورجنس ماپ تول بیانش اورعدد ہے ہو علق ہے ان میں بیج سلع جائز ہے بشر طیکہ مدت معلوم ہو۔ (تغیر مظهری از علامه قاضی تناه الله یانی می عثانی مجددی (۱۳۵۰ ه) (اردوز بس) ت ۲ مس ۱۱۳) (تغییر صاوی از علامه احمد بن محدصاوی انگی (۱۳۳۰ ه) مطبوعه کتید فیعل مکرمرند تا احس ۱۳۳ ﴿٤﴾ ایک جنس کے ادھار میں زیادتی حرام اور سود ہے مثلاً گندم کے بدلے گندم رو پید کے بدلے رو پیان میں زیاد سودشارہولی ہے۔ (احكام القرآن ازعلامه ابو كرمحه بن عبدالله المعروف بابن العرل ماكلي (ميسم عيه) مطبوعه دارلمعرف بيروت البنان ج الص ٢٣٥) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن أحمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بيردت البنان ج٣٠٠ ص ٣٤٧) (تغیر کبیر ازامام فخرالدین محربن شیا والدین مروازی (۱۲۰ م) مطبوعه وارالقکریروت البنان تح کاص ۱۱۷) ﴿ ٨﴾ اگر دومختلف جنسوں كالين وين ہوتو اس ميں زياد كى حلال ہےاور ميعاد معتبر ہے۔ (النميرات الاحديد از علا مداحر فيون جونيوري (م١٣٥٥ه) مطبوعه كمتبرها ندخل جنگي نيشاور هس ١٤٥) (تغيير كبير از امام خوالدين تحدين ضياءالدين عمرازي (م١٣٠٢ه) مطبوعه دارالقربيروت لينان * ٢٤٥٥) بھے سکھ کے جواز کی سات شرطیں ہیں'ان میں ہےا گرایک بھی نہ یائی گئی تو بھے سکھ جا تزمین شرطیں یہ ہیں' مال کی جنس معلوم ہو (1) مال کی نوع اور قتم معلوم ہو' 0) مال كى صفت معلوم ہو (8) مال كي مقدار معلوم ہوء (9) (٥) قيمت مقرر هو مال کے اوا کرنے کی جگہ معلوم ہو (2) مال ابیا ہوجو وقت عقد ہے وقت ادا تک بازار میں دستیاب ہو۔ (1) صیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔ مَنُ اسْلَفَ فِي شَيِّءٍ فَلْيَسُلِفُ فِي كَيْلِ مَعْلُوْمٍ وَّوَرُن مَّعْلُومِ إِلَى أَجَلِ مَّعْلُوم (رواه الائمة التحد والبخاري وسلم والوداؤودا بن الجه والنسائي واكتر يذي عن ابن عباس بحواله.....) (الفضل الكبير مخضرشرح الجامع الصغير للمنادي ازاماع بدالرؤف منادي شافعي (١٠٠٠هـ) مطبوعددارالا حياء الكتب العربييسي البالي أكلى وشركاة " ٢٠ ص ٢٥) جوآ دی بیج سلم کرے اسے جائے کہ ماے تول اور مدت معلوم سے سلم کرے۔ (تغيير مظهري ازعلامه قاضي ثناه الله ياني يتي عناني مجد دي (م١٣٢٥هـ) (اردورٌ جمه) من ٢٠٠٥م ١١١٠) (النيرات الاحديه ازعلامه احرجون جونيوري (١٥٥١هه) مطبوع مكتبه تقاني علم جنكي بيثاوراس ١٤١١) \$ (الجاسم لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الذمحه بن احمه ما لكن قرطبي (م ٢٩٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ٣٤٩ ٣٤٩ و٣٨ ومابعد)

معادكام القرآن ﴾ "بيع سَلَمُ "مِن فروخت بون والى جنس كون مُسْلَم فِيه " قيت كون رَاسُ الْمَال "خريداركون رَبُّ السّلَم "اورفروخت كرنے والےكو" مسلَم اليه" "يا" رَبُّ المال "كت بيل-السّلَم "اورفروخت كرنے والےكو" (النيرات الاحمد انطار احم جون جونيوري (عمالاه) ملور كتير هائي على بناورس ١٤٥) ﴿ الله ﴿ ادهار کی بیج جیسے بیج سُلُم اورادهارے نیج جیسے دین ان صورتوں میں عقد کولکھ لینامتحب ہے دستاویز میں دین اور مدت واصح الفاظ میں ہونا ضروری ہے تا کہ تنازع پیدانہ ہواور مال محفوظ رہے۔ فَاكْتُنُوهُ كَامِرا عَباب ك لئے ہے جياكدرج ذيل ارشادر باني ميں امرا يحباب كے لئے ہے۔ فَإِذَاقُضِيَتِ الصَّلْوَةُ فَانْتَشِرُو الْحِي ٱلْآرُضِ وَابْتَغُوامِنُ فَضُلِ اللهِ وَاذْكُرُو االلهَ كَثِيْرً الْعَلَّكُمُ تُفُلِحُونَ ١٠٠ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جا وُاوراللّٰہ کافضل تلاش کرواوراللّٰہ کو بہت یا دکرواس امید پر کہ فلاح یا جا وُ (سورة الجمعة آيت ١٠) نماز جعہ کے بعد دنیوی کاروبارمیاح ہے واجب ہیں۔ (الجامع لا حكام القرآن ازغلامه ابوعبر الله حجه بن احمد ما كلي قرطبي (م<u>ع ٢٧٨</u> هه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ج٣٠ ص ٣٨٣) (احكام القرآن اذعلامه ابو بكرمجه بن عبدالله العروف بابن العربي ما كل (ميسم ٢٥٥هـ)مطبوعه دارلعر فه بيروت لبنان ج الم ٢٣٨) (احكام القرآن ازامام ابوبكراحير بن عي رازي بصاص (م يستع عيه) مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان ج الص ١٨٨٠ وبابعد) 公 (تغييرالقرآن المعروف يغييرا بن كثير حافظ عادالدين المعيل بن عربن كثير شافعي (ميم يدي) ن المس المعرب (تغير كبير ازام الخرالدين محر بن ضاء الدين عروازي (موجود هر) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ج ياص ١١٩) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثنا مالله یا کی تا عثمانی مجد دی (مر۱۳۲۵هه) (اردوتر جمه) خ ۲ مس ۱۲۱) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اال هـ) وعلا مبيطال الدين كلي مطبوعه مكته فيعل مكرمه) (تغییر صادی از علامه احمد بن محمدصادی ماللی (م<u>۱۳۳۳</u>هه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمهٔ ج اص۱۳۳) (انوارالتنزيل وامرارالياديل العروف به بيضادي إزقاضي ابوالخيرعبدالله بن قريضادي شيرازي شافعي (م140 هـ) مع ١٤٧٧) 公 公 (تغييرون العاني ازعلامه الوافعنل سيرتحوو آلوي تفي (م٥٧١ه مطبوعه ملته المداديد مان من ٥٥١٥٥) 公 (لباب الناديل في معاني التربيل المعروف بغيير خازن از علامة في بن مجمه خازن شافعي (م102 ع هـ) ج العم ٢٢٠) 公 (بدارک التزیل وها تن البادیل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محود منی (م<u>روا ک</u>ه) نجا مس ۲۲۰) 4 (الغيرات الاحمد از علامه احمد جون جونيوري (م٢٥ الهه) مطبوعه مكتبه تقاني مخطر المثل المثاور ص١٤٧) دستاہ پر کامضمون وہ لکھوائے جس کے ذمہ دَین ہے' پیچر پر درحقیقت اس کی طرف سے اقر ارہے کہ میں نے فلال کو فلا پ شی اتنی مقدار میں فلاں تاریخ کوادا کرنا ہے' مدیون مبہم عبارت نہ لکھے اور نہ ککھوائے'رب تعالی ہے ڈر کر پورا حق لکھوائے آیت مبارکہ کا یہی منشاہ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعيد الله محرين احمد ماكل قرطي (مم ١٧٨ه) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت البنان ٢٠٥ ص ٢٨٥) (احكام القرآن أزعلا مدايو بكرمجه بن عبدالله العروف باين العربي ما كلي (ميم ٢٣٠هـ) مطبوعه دارلعر فدبيروت لبنان ج المسروم ٢٣٩) (إحكام القرآن اذامام الإيكراجية بن في رازي بصاص (م مصيحة) مطبوعد الراكلت العرب يروت البنان ج الص ١٨٥٥) 公 (تغییر القرآن العروف بقیم این کثیر حافظ عادالدین استعیل بن عربی کثیر شافعی (م ۲۲۷ سے ۴۲۰) ج اس ۲۲۰) 仚 (تغييروح المعانى أزعلامه الوافضل سيرمحود آلوي فقي (م<u>٥ عل</u>اهه) مطبوعه كمتبه الدارييلمان تي ٣٠٥) (انوارالتزيل واسرارالباديل المعروف به بيضاوي از قاضي ايوالخيرعبدالله بن قربيضادي شيرازي شابعي (م100 هـ) عن 120) 公 (تغيير طالين ازعلامه حافظ طال الدين سيوطي (م ااق هه) وعلامه جلال الدين على مطبوعه كمته يعل مكمرمه) (تغییرصاوی از علامه احمد بن محمدصاوی مالمی (م<u>۱۲۲۳</u>ه) مطبوعه مکتبه فیصل مکه مکرمه جام ۱۳۳) (تغيير مظهري از طايسة كافتي تنا دالله ياني يتي عناني مجدو تي (م ١٣٢٥ه) (اردور جمير) نج ٢٠ ص ١٢٢) 公 (تغيير كبير ازامام خوالدين محرين ضيا والدين عمر رازي (م ٢٠٠٧ هـ) مطبوعه وارالفكر بيروت لبنان ج ياص ١٢٠) 公 (لباب الباويل في معاني التربيل العروف بغير خازن از علامة في بن مجمد خازن شافعي (م١٥٥٥) ج المن ٢٢٠) 公 (بدارك التو بل وها أن الآول از علامه الوالبركات عبدالله بن احمد بن محور تنفي (م<u>ر واي م</u>) ج امس ۲۲۰) 公 (النعيرات الاجرية ازعلامه احمد جون جويوري (ع<u>٣٥١ ال</u>هد) مطبوع مكتير هاند بخل بيثاور ص ١٤٨)

﴿ ١٣﴾ مُعَوَّد بديون مُعَوِ كا قرار كامضمون كص ندكداس كي عين عبارت كيونكه مُعقِو كي عبارت اكثر ب وهنگي بوتي ے ' مُعَوّد دین کی جنس دصف قدراور مدت کو واضح عبارت میں اس طرح کھے کہ فریقین میں ہے کی کاحق ضائع نہ ہو'مشتری یا بائع کونقصان پہنچانے کے لئے محض قانونی شکنجہ میں جکڑنے کی بے جاکوشش نہ کرئے بہی حکم ہردین کا ے مثلاً مہر موجل قرض اجارہ زیج سلم وغیرہ۔ (الحاص الترآن از علامه الوعيد الذهرين احمد ما كل قرطي (م ٢٧٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربيديروت البنان ت ٢٠ م ٢٨٠) (احكام القرآن اذام م الوكراتيم بن فلي رازي بصاص (م عصر على مطبوعه دارالكتب العرب يروت لبنان نآم ص ٢٨٥) (تغیر کبیر ازام مخوالدین مجربن ضاءالدین عررازی (۱۲۰ م) مطبوعه دارانظر بروت لبنان ج عاص ۱۱۹) (تغير صادى ازعلامه احمد بن محمرصادي ماكلي (م٢٢٣هه) مطبوعه مكتبه فيقل مكد كرمه زيم اس ١٣٣٠) (انوار المتزيل وامرارا الآويل المروف بيضادي از قاضي ابوالخرعبدالله بن عمر بيضادي شرازي شاقع (م ١٨٥هـ) من ١١٥) (الغيرات الاحميه از علامه احمد جون جونيوري (ع٢٥١١ه)مطبوعه مكتبه تقاديم كم عني المارام ١٥٨٠) (تغییر مظیری از علاسة تاضی ثناءالله یانی تی عثمانی مجدوی (عرو۲۲ه که) (اردوز جمه) نج۲ می ۱۲۱) (الباب الباديل في معاني التو يل المعروف يتغيير خازن إزعلام على بن محد خازن شأفي (م202 هـ) ج امس ٢٢٠) (تغيير القرآن المعروف يغييرا بن كثير حافظ محاد الدين المعيل بن تمرين كثير شافي (من عيد) نا اس ٢٢٥) (احكام القرآن ازعلامه ابو مجرعيد بن عبدالله المعروف بابن العربي ماكلي (م٢٣٦ هـ) مطبوعه واركم و بيروت البنان ج احس ٢٣٨) ﴿١٣﴾ عقوداورمعاملات کی تحریر کرنایاتحریر کراناواجب نہیں متحب ہے ۔ مگر جب تحریر کرے یا کرائے تو واجب ہے کہ تحریر صاف واضح اورانصاف کے ساتھ ہوٴ تا کہ آئندہ جھگڑایا شک نہ پڑے اس کی مثال ہیہ ہے کہ نفل عبادت اوا کرناواجب نہیں مگر جب ادا کرے تو عبادت کی شرا کط کے ساتھ ادا کرناواجب ہے'نفل عبادت کے واجبات بیان کرناعلاء پر حضورسیدعالم سلی الله علیه وصحبه دبارک دسلم کے زیانیہ مقدس میں معاملات اور عقو دکی تحریر بالعموم نہ ہوتی تھی مصابہ کرام مسلف صالحین ائمہ مجتمدین اورعلائے کاملین کے سامنے لین دین بغیرتح ریہوتار ہا 'یہ حضرات اس سے داقف رہے مگر کسی نے ا نکارنہیں کیا'یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ معاملات اور عقو دکی تحریر صرف متحب ہے۔ (احكام القرآن ازام ابوكراحد بن على دازى صاص (م م عده م) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان ج العرص ١٨٥٠) (الجامع لا حكام القرآن از علا مبابوعبد الفدمجر بن احمد ما فلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية وت البنان ج ٣٠ ص ٣٨٣ ٣٠ م (تغییر مظیری از علا سرقاضی تنا دانند یالی تی عنالی مجد دی (عو۱۲۲۵ هه) (ار دوتر جمه)'ج۲'ص ۱۲۱) (تغيير القرآن المعروف بغييرا بن كثير عافظ نادالدين المعيل بن قربن كثير شافق (م٢٧٤هـ)'ن ا'ص٣٥٥) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكر قعه بن عيدالله العروف بابن العرلي الكي (مهمه ۵ هـ) مطبوعه دارلمو فه بيروت لبنان ح المس ٢٣٨) (لياب الناويل في معانى النويل المعروف ينفير خاز ن ازعلام على بن محرخاز ن شافعي (مر٢٥ ٧٥) ن احس ٢٢) (النغيرات الاحميه ازعلامه احمد جون جوزوري (عهمااه) مطبوعه مكتبه تقانية كله جني أيثادر ص ١٤٤) (تغيير كبير اذام فخرالدين محرين ضياء الدين عررازي (م٢٠٢٥ م) مطبوعه دار الفكر بيردت لبتان حاص ١٢٦) (دارک التر بل و حقائق الباويل از علامه اوالبركات عبدالله بن احمد بن محود سي (مروايه ۵) ج اص ۲۲۰) (تغير جلايين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااوره) وعلامه جلال الدين كلي مطبوء مكتبه يعل مديمرمه) 4 (تغيرصاوى ازعلامداحمد بن محمصاوى الى (١٣٢٦ه) مطبوعه كمتب يقل كد كرمد ج اس ١٣٠١) ﴿١٥﴾ جمل معاملہ اورعقد میں تنازع کا حدشہ ہواس کا لکھ لینا ہی بہتر ہے' جس طرح زمین' مکان' دکان وغیرہ کی رجشری' ب عقدخواه نفتر ہو یادین۔ (تغییر القرآن المعروف بتغییر این کیشر حافظ محاوالدین المعیل بن عمر بن کیشر شافعی (مین عید) من اص ۳۳۵) 1+1+1+1+1+1+1+1+1+1+

	*******	احكام القرآن		141414141
ا فرض کفایہ ہے بیعنی اگر قوم	ہ تحریر کے مسائل سکھنا	ں ہے متعلقہ امور سیکھ لے	لازم ہے کہ وہ تح براورا	2 2 J 6 614
CU PORT		گا'ورنه تمام گنامگار بهول_		
تب العربية بيروت لبنان ج امس ۴۸)	ص (م م ١٠٥٠) مطبوعه دارالك	آن ازامام ابو بمراحمه بن على دازي بصا	7 (12851) to	ه. یک راد تا یا
(rr. 0'10' (alra) 0	خازن ازعلامه على بن محمد خازن شا	بل في معالى التقريل المعروف يتعيير	(U_U) \$	
(م ماليه) جا س (۲۲) محلي مطبوء مكة فيعل ما كرمه)	کات عبدالقد بن احمد بن مود کی ا میر واقع یہ) وعلامہ حلال الدین	رْ بل دخفائق النّاويل ازعلامه ابوالبررُ ن ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى (ين (مدارك الت مد د تغييل	
ماج اص ۱۳۱۶)	الاله المطبوء مكتبه فيعل مكه كر	ن ارعلامه خاط مجار سادی مالکی (م:۳ می از علامه احمد بن محمد صادی مالکی (م:۳	نه (میرجلات نه (تغییرصاد ک	
ماديدلمان ع من ٥٥)	القي (م20/16) مطبوعه مكتبها	المعانى ازعلا مهابوالفضل سيرمحمودآ لوك	الغرود	
عله بحل بشاور من ١٤٧)	(م ١٣٥٥ مطبوعه ملتبه حقائية	الاحديد ازعلامهاجرجيون جونيوري	النغيرات (النغيرات	
والے تا کہا نکار کی گنجائش نہ	ور کواہوں کے دستخط کر	رےاوراس پر متعاقدین ا	275200	٤١٤ كاتب متعاقد ين
یبی ستفاد ہوتا ہے۔	لالآية ے	يُنكُمُ كَاتِبُ بِالْعَدُ	وين وَلْنَكُتُكُ مَا	ر مزارت نوکور
(1700100	بی بن محرخازن شاعی (۱۲۵۲	تنزل المعروف يتعيير خازن ازعلامة	(الما حمال الأول في معالى ال	À
	ومكتبه فيفل مكه طرمه زج الحل السا	1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 -	1 21 -112 11: 115 1	☆
ربية برات بنان ٢٥ م١٩٠٠)	م ١٦٨ هـ)مطبوعه دارالکتب العم	ما مدابوعبدالله محمد بن احمد ما لکی قرطبی (*) ملا مدابوعبدالله محمد بن احمد ما لکی قرطبی (*)	(الجامع لاحكام القرآن از،	☆
يونكه لكصنامتنحب اورمسئله بتانا	جرت ليناحرام ہے!	ہے عالم کومسکلہ بتانے کی ا	محرير كي اجرت ليناجائز.	41A كات ك ك
		FSCIO		
ربيه بيروت لينان ج٣٠ ص ٢٨٥)	م ۲۲۸ ه) مطبوعددارالكتب الع	علامه ابوعبدالله محربن احمد مأكلي قرطبي ((الحامع لا حكام القرآن از	وص
وت بنان ما سهمها	اه)مطبوعه دارالتب العربية	بكراجه بن على راز كاهاش (م. 4 4	(ادكام القرآن ازام مالو	*
رقه بيروت بمان فالمرام	اماعي (م ١٩٥٥) مطبوعه دارمع	بلرمجمه بن عبدالله المعروف بإبن العركي	(احكام القرآن ازعلامه ابو	☆
(12 10 (BINE) 01 2.)	پر عبدالله بن عمر بیضادی سیرازی راح بر جمعو بنغی (م ۱۰۵ه)	بل المعروف به بيضاوگ از قاضی الواکخ الباديل از علامه الوالبر کات عمد الله بر	(انوارالتنزيل دامرارالباد د رک راته مل حراکتر	4
(II	ااه)(اردورجمه) تا اس	اتنامالله بالي يخاعناني محددي (١٥٥٥	(نفسه مظیری از علامه قاضی	☆
(ir	عد كمتبه يقل مكه مرمه ج المس	ین محمر صاوی مالکی (م <u>۱۳۲۳</u> ه) مطبو	(تغييرصاوي ازعلامداحمه	☆
اس کالوٹا نافرض ہے۔	ں کی ملک نہ ہو سکے گی'	خاورا گراجرت لے گا تواہ	مراج به لناجام	19﴾ فرض عين اور حرا
روت ٰلبنان ٔج۱ من ۴۸۸)	م مطبوعه دارالکتب العربیه بی	وکراحرین علی دازی جساص (م ۲۰	(احكام القرآن ازام ال	#
فربية بيروت البنان ج٠٠٥ ص ٢٨٥)	(م١٢٨ هـ)مطبوعددارالكتباله	دیگراحد بن علی رازی بصاص (م م علامدا بوعبدالله محد بن احمد ما کی قرطبی ((الجامع لاحكام القرآن از	\$
رَت لِينَادِينَا حِرَامٌ حَرَامٍ ثَمَاشًا	داڑھی منڈانے کی اج	ت دینا بھی حرام ہے 'مثلاً	باحرام ہے وہاں اجرمہ	ه ۲۰ الله جمال اجرت لي
روت ٰلینان ج۱٬ ص ۳۸۳)	ر من مطوعه دارالکت العرب	بلانے کی اجرت لینادینا ^ح مکاویریان میں اور در	ے میں دیا حرام حراب (اعمالة قدر الماما	دهات نابر
بروت لبنان ج1 م ۴۸۰۷) حربیه بیروت لبنان ج۳ م ۳۸۵) مربیه بیروت لبنان ج۳ م ۳۸۵)	(م ١٦٨ هـ) مطبوعه دارالكتب ال	بوبرا مد بن کارار دیشا کار است. زعلا مه ابوعیدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی ا	(الحامع لا حكام القرآن ا	立
اقف ہو۔	تبله مبائل ہے بخو بی وا	ف دار سمجھ داراور تحریر کے ج	فا كاما وجواني	אוצ - צאו געו
ني) جه من الا)	(portla)(luck	- كالإعلام قاضي تجليلات المرتزي فا	بد الغريظ	والع الحادث
(11.0 10 (200)	سرخازن ازعلامة في بن محمد خازن	لياويل في معاني التزيل المعروف مع	にい 会	
(rr.) '5' (- L1.)	لبركات عبدالله بن احمد بن محمود مخ	التزيل وهائق الباويل ازعلامهابوا	المارك	
+1+1+1+1+1+	****	523 -00	1+1+1+1+1	

احكام القرآن مههههههههههههههه ﴿ ٢٢﴾ مدیون اگر دین کی تحریفکھوانے ہے معذور ہوتو اس کاولی اس کی طرف ہے تحریر کرواد ہے 'مثلًا مدیون بے وقوف احق یا ہے عقل سے بچے یاضعیف ہے ' گونگایاز بان سے ناواقف ہے تواس کا قریبی رشتہ داردین کی تحریر کراد ہے تحریر ہوں کروائے کہ میں اپنے فلال عزیز کی طرف سے بیعقد کرر ہاہوں اوراس کے حقوق میرے ذمہ واجب الا داہیں ولی کارکن'مترجم کی بیشی کے بغیرلکھوائے' آیت مبارکہ میں اس کی صراحت ہے'ای طرح غیرحاضر'پردہ نشین عورت' قیدی اور بیار کی طرف سے ان کاولی اقر ارکرسکتا ہے اور ان کی طرف ہے دین کی تحریر کرسکتا ہے کی تحریر بمز لدا قرار کے ے فَلَيُمُلِلُ وَلِيُّه عبالْعَدُل عيكى معدط موتاب (احكام القرآن از علامه الو بحرتي بن مبدالله المعردف بابن العربي باكل (معمده ع) مطبوعه دارلمع فديروت البنان اج المس ١٥٠) (احكام القرآن ازامام الوكراحد بن فلي رازي بصاص (م يسيم هه) مطبوعه دارالكت العربية بروت لينان جام ٢٨٨) (الجامع لا حكام القرآن أزعلامه ابوعبرالله عجر بن احمد ماكلي قرطبي (م ٢٦٨ ٥) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ج ٣٠٥ م ٣٨٨) (تغییرالقرآن المعردف تغییراین کیرهافظ عمادالدین استعیل بن عمر بن کیرشانق (میرے یے ہے) جا س۳۵) (تغيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل مديحود آلوي حقى (م٥١١٥) مطبوء مكتبه احداد يدلمان ٢٠ ص ٥٥) 公 (تغیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضاءالدین عمررازی (ع۲۰۶هه) مطبوعه دارالفکر بیروت لبتان ج ۲۰ س۱۹) (تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>ااو</u> هه) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيعل مكركرمه) (تغير صادي ازعلامه احد بن محصاوي مالكي (م٢٢٢هه) مطبوع مكتبه فيصل كد مكرمه ج اص ١٣٢) (انوارالتز ل وامراراليّاول المعروف بيضادي ازقاضي الوالخرعيدالله بن عمر بيضادي شرازي شافعي (م١٨٥٥) من ١٤٥) (تغییر مظهری از خلامه قاصلی شاءالله یالی تی عنی تی دی (عرد۲۵ ه) (اردور جمه) ۲۰ م ۱۳۲) (لباب الباويل في معاني المتزيل المعروف يتغير خازن ازعلامة في بن محمة خازن شافعي (م٢٥٧ يمه) ج الص ٢٢٠) (هدارک الشور بل و حقائق الباويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مقى (مروايه ه) ن امس ٢٢٠) (النعيرات الاحميه ازعلامه احمرجون جونوري (م١٣٥١ه) مطبوعه مكتبه فانير كله جنل يثادراص ١٤٨) ﴿ ٢٣﴾ مخبوط الحواسُ احمق وغيره كے تصرفات ولى كى اجازت ہے مشروط ہيں اس كے بغيران كے تصرفات فاسد ہيں۔ (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الله يحد بن احمد ما كلى قرطبى (م ٢٧٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ح ٣٠ ص ٣٨٩) (تفيرمظري ازعلامة قاضي شاءالله باني يعملني محددي (م١٢٢٥هـ) (اردورجه) م٢٠٥ ص١٢١) ﴿ ٢٣ ﴾ مسلمان كامتولى وكيل اورمتر جم كافر بهي موسكتا ب وصي ذي اورفاس تبيس موسكتا_ (تغييرود آالمعاني ازعلامه الوالفضل سيرمحود آلوي حنى (م٥١٤٥ه) مطبوعه مكتبه الداديد مان نت ٢٠٠٠ م ٥٥٠) ﴿ ٢٥﴾ معذوراوريتيم كذمه حقوق كي بار يين ولى كا قرار مقبول بي خواة تحريري موياز بالى _ (الجامع لاحكام القرآن از طامه ايوم والشرح بن احمد ما كلي قرطي (م ١٩٨٨ هـ) مطبوعه دارالكب العرب بيروت البنان ح ٣٠ ص ٣٨٩) (احكام القرآن از طامه ايو بكرجد بن مبد الشالعروف باين العربي ما كل (م ٢٥٣ هـ) مطبوعه دادلعرف بيروت البنان ح اص ٢٥١) ﴿٢٦﴾ زنا كے سواباتی معاملات عقو و حقوق ماليه حقوق بدنيه اور حدود ميں دوعاقل بالغ غير فاسق مردول كي گوائي كاتى ہے آیت ممارکه مذکوره میں ُ وَاسُتَشُهِدُوَاشَهِيُدَيُن مِنُ رِّجَالِكُمُ '' میں یہی مسئلہ واضح طور پر بیان ہواہے۔ ثبوت زنا کے لئے چارعاقل بالغ مردوں کی عینی گواہی لازی ہے۔

اس سلسلہ میں ارشادر بانی ہے۔ لَوْلَاجَآءُ وُاعَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاذُ لَمْ يَأْتُوْابِالشُّهَدَآءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَاللهِ هُمُ الْكَذِبُونَ ◘ سورة النورسان) اس پر چارگواہ کیوں نہلائے تو جب گواہ نہلائے تو وہی اللہ کے نز دیک جھوٹے ہیں۔ (ا كام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على راز ك يصاص (م معيره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج الم ١٩٩٠) (١ کام القرآن از علامه ابو کمرته بن عبدالله المعروف باین العر لی مالکی (۱۳۳۰ ۵ هه)مطبوعه دارلمعر فدبیروت لبتان ن اعم ۲۵۱) (اليامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محرين احمه ما فكي قرطبي (م <u>۱۲۸</u> هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت كبينان ن ۴ م م ۳۸۹ ((انوارالتر يل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوي از قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م١٨٥ هـ) من ٢١١) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>اا 9</u> هـ) وعلامه جلال الدين بحلي مطبوعه مكتبه فيصل مكه مكرمه) (تغیر صادی از علامداحمد بن محمصادی مالکی (معلام) مطبوعه مکتبه فیصل مکه مرمه نج اس ۱۳۲) (لباب الآويل في معاني التزيل المعروف بتغير خازن ازعلامة في بن مجمه خازن شافعي (م<u>472 هـ</u>) ج ام ٢٢١) (دارگ التزيل وها نق الآويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمه بن محود تني (مروايه ٢٠١٥) ج١٠ص (٢٢١) (تغییرالقرآن المعردف بتغییراین کثیر هافظ عمادالدین استعیل بن عمرین کثیر شاقعی (میم <u>یک ه</u>) ۲۰ می ۳۳۵) (النعيرات الاحمديد ازعلامه احمرجيون جرنيوري (ع<mark>١٣٥)ه</mark>)مطبوعه مكتبه حقانية كله جنلي بيثاورا ص ٩ ١٤) (تغيير روح المعاني أزعلا مه ابوالفضل سيدمحمو وآلوي حفي (م2 ١٢ه م) مطبوعه مكتبه المدادييلمان ٢٠ ص ٥٧) (نفير كبير ازام فخرالدين محربن ضاءالدين عمر دازي (ع٢٠١هه) مطبوعه دارالفكر بيروت البنان ج٤٠٠ س١١١) 公 (تغيير مظيري از علامة قاضي ثناء الله يالي تي عناني محدوي (عواله) (اردور جمه) مع ٢٠٥٠) ﴿ ٢٧﴾ اپنے معاملات ٔ حقوق ہالیہ اور بدنیہ میں دوگواہ بنالینامتحب ہے تا کہ تنازع کے وقت ان کی گواہی ہے حقوق ضائع نہ ہول مدت ہو یا نہ ہو۔ رب كريم ارشادفر ماتا إ وأشفه دوالذ آتبائغتم (اورجب فريدوفروخت كروتو كواه كرلو) (سورة البقرة آيت ٢٨٢) (تغییرالقرآن المعروف یقیسرابن کثیر حافظ عادالدین المعیل بن عمر بن کثیر شافعی (میم ۷۲۵) ۴۱ م۱۳۳۷) (ا حَامَ القرآن از علامه ابو کمرفحه بن عبدالله المعروف إبن العربي مالكي (١٣٣٠ه ٥)مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان ج المص ٢٥٨) ﴿٢٨﴾ كواه كي دوفيتيس بن_ کی دانعہ کا گواہ بنیا' جے کل شہادت کہتے ہیں۔ (ب) کسی واقعہ کی گواہی وینا جھے ادائے شہادت کہتے ہیں۔ محل شہادت کے لئے عاقل بالغ مردہونا کافی ہے کلین ادائے شہادت کے لئے غیرفاسق یا کم از کم مستورالحال ہونا لازىء مِمْنُ تَرُضُونَ مِنَ الشَّهَدَآءِالابة مِن بِمُلدِيان بواع-ارشادر ماني: (الجامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨٠ هـ) مطبوعه دارالكت العربية بيروت لبنان ج٣٠٥ ص ٣٨٩) (لباب الناديل في معانى التزيل المعروف يتغيير خازن از علامة على بن مجمر خازن شافعي (م202 هـ) ج اص ٢٣١) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااوره) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيصل مكرمه) (تغيير صادى ازعلامه احمد بن محد صادى ماكل (معداد) مطبوعه مكتبه فيعل

525

```
حكام القرآ
                                                                                             ۲۹﴾ شباوت كامعيارتين اموريس _
                                                                                                                (١) عدالت
                                                                                                           (٧) نفي تبت
                                                                                          (ع) تقظ (حفظ اورقلت غفلت)
        (احكام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على دازي بصاص (م معيده ) مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان في الم عه ٥٠٠
  (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبد الله محد بن احمد ما كي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت البنان ج من ص ٣٩٥)
              (تغیرالقرآن المروف بقیران كثر جافظ عادالدین المعل بن قرین كثر شانی (من عرف) جام (rro)
                 ( تغيير وح المعانى ازعلامه ابوالفضل ميومحود آلوي حنى (م٥ ١عاه ع) مطبوعه مكتبه الدادبيلمان ع ٣٠ص ٥٨)
﴿٣٠﴾ متقی گواہ وہ مسلمان ہے جوکبیرہ گنا ہول ہے بچتا ہؤ صغیرہ پراصرار نہ کرتا ہو کیونکہ صغیرہ پراصرار کرنا گناہ کبیرہ بن جا
ہے' مثلاً جھوٹ بولنااور بار بارداڑھی منڈ اتا یا حدشرع ہے کم کرناصغیرہ سے کبیرہ بن جاتا ہے' مروت کے خلاف نہ کر
ہؤمثلاً بازار میں چلتے پھرتے کھانا'رذیل امور ہے اجتناب کرتا ہؤا ہے متقی آ دی کی گواہی دیگرشرا اُوا ہے مقبول ہے
  (الحامع لا حكام القرآن ازعلا مدا يوعبدالله محد بن احمد ما كل قرطبي ( م ٢٦٨ هـ ) مطبوعه دارالكتب العرب بيروت لبنان في ٣٠٠ م ٣٩١)
        (احكام القرآن ازامام الوكراجر بن على رازى بصاص (م معيده ) مطبوعد وارالكتب العربيديروت البنان جام اس ٥٠١٠)
                          (تغییر مظهری از علامة قاضی ثناه الله یانی تی عنانی مجدوی (مواسو) (اردور جر) ج ۲ من ۱۳۷)
                          (تغير صادى از علامه احمد بن محد صاوى مالكي (معداه) مطبوعه كمتبه فيعل كديم مداج اص ١٣٢)
                                                                                جھوٹی گواہی دینا تخت ترین گناہ کبیرہ ہے۔
                                                                                     سیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔
                                      ٱكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَ اكُ بِاللَّهِ قَتْلُ النَّفُسِ وَعُقُونُ الْوَالِلَّيْنِ وَشَهَادَةَالزُّورِ
                                                       (رواه ابخاري عن انس بحواله
        بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع العنير للمنادى ازام مجد الرؤف منادى شافعى (مهم والد)
مطبوعه دار الاحياء الكتب العربي على البابي الكلمي وشركاة "ع"م ٨٨)
     اللہ تعالی کاشریکے تھبرانا 'کسی جان کوناحق قتل کرنا' والدین کی نافر مانی اور جھوٹی گواہی سب سے بڑے گناہ ہیں۔
   (تغييرالقرآن المعروف بتغييرا بن كثير حافظ محاد الدين المعيل بن عربن كثير شافعي (مي 226) حام ٢٣٥)
                 وrr ﴾ تنازع كوقت فيصله كالمدار كوابى برب نه كدوستاويز بر وستاويز تو كوابول كوياد دلانے كے لئے ب
(احكام القرآن ازامام ايو كمراحد بن على راز ك يصاص (م م ميسيمة ع) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت ألبنان أن العي
   (لباب النَّاويل في معالى التو يل المعروف بتغيير خازن ازعلامه في بن مجه خازن شافتي (١٣٥٧هـ) ج١٠٥ من ٢٢١)
           (الغيرات الاحرية ازعلامه احمد جون جونوري (ع ١٣٥٠ م مطبوع كتيه هاند علم جنل يثادر م ١٤١١)
                                                 ﴾ مقبول گواہی کی دس شرطیں ہیں سب یائی جا کیں گی تو شہادت تسلیم کی جا۔
                                                                                                        (ال آزاومونا-
                                                                                                      (٧) ملمان بونا
                                                                                                         (ع) الغيونا_
```

احكام القرآن (9) واقعهے واقفیت ہونا۔ (.) گواه کالفع نه ہونا۔ () اس سے وقع ضرر نہ ہونا۔ (1) غلط گوئی اور بے مرولی میں شہرت نہ ہونا۔ (8) مشهودله كابيثا ياغلام نههونا (6) مشهودعليه كادحمن نههونايه (6) (١٠ كام القرآن از امام ابو بكراحد بن على راز ك يصاص (م يه ٢٢ه ه)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج انص٩٠ (الغيركبير ازامام فخرالدين محربن ضاءالدين عمررازي (ملاقة ع)مطوعة دارالفكريروت لبنان ج الم ١٢٢) (الباب الناويل في معانى التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلام على بن محمد خازن شافعي (م202هـ) ج احس ٢٢١) (تغييرروح المعاني از علامه ابوالفضل سيدمحووآ لوي عني (م2 عزاه) مطبوعه مكتبه امداديه مليان "ج٣م ٥٥) (تغییرمظبری از علامه قاضی ثناءالله یانی تی عثانی مجددی (م<u>۲۲۵ ا</u>ه ۱(اردوز جمه) خ۲' ص۱۳۲) (تغيرصادي ازعلامه احد بن محمرصادي مالكي (معلق مطبوعه مكتبه يقل مكه كرمه ن امس ١٣٢) (٣٨ ﴾ خنفى مشكل كى گوابى قبول نبين گواه كامرد بونالازم ب آيت مباركه مين" مِن رِجَالِكُمْ" خنثی مشکل اگر نوت ہوجائے تو اس کومر دیاعورت مسل نہ دے بلکہ تیم کرایا جائے۔ (ا حکام القرآن ازامام ایو بکراحمد بن فل رازی جساص (م مسلاه ه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان ج اص ۵۰۲) (الجامع لا حکام القرآن از علامه ایوعمد الذکھر بن اسم مالکی قرطمی (م ۲۹۸ هه) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان ج ۳ م ۳۹۷) (تقسیر مظهری از علامه قاضی ثناه الله پانی چی عثانی مجددی (م <u>۱۳۷</u> هه) (اردوتر جمه) م ۲۲ م ۱۳۷) ﴿٣٥﴾ اولا دکی گواہی والدین کے حق میں مقبول نہیں' والدین کی گواہی اولا دکے حق میں مقبول نہیں' بیوی اور خاوند کی گواہی ا یک دوسرے کے حق میں مقبول نہیں' رحمن کی گواہی دحمن کے خلاف مقبول نہیں'اولا دکی گواہی والدین کے خلاف مقبول ہے اجبر کی متاجر کے حق میں مقبول نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ كَاتَجُوزُرْشَهَا اَدَةُ خَائِنٍ وَكَا خَائِنَةٍ وَكَامَجُلُو دِحَدًا وَكَامَجُلُو دَةٍ وَلَاذِي غَمَرِ عَلَى احِيْهِ وَكَامَجُرُّبٍ عَلَيْهِ شَهَادَةُ زُورٍ وَلَاالتَّابِعِ مَعَ اَهُلِ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَاالظَّنِينَ فِي وِلَّاءِ وَلَاقَرَابَةِ (جامع ترقدی از امام ایویسی محمد بن شیری آنه با (موسیع هه) نیخ ۲ مس ۱۵ من عائف) (سنن این ملیداز امام ایوعبد الله کلیرین بیرایی ایس استایی اس کا عام من مرد بن شدیب عن ایدیش جده وفيى رواية ولاذي غمرلاخنة خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت کی گواہی قبول نہیں جس مرد یا عورت کوحد میں کوڑے لگے ہوں ان کی گوا ہی مقبول نہیں' اپنے بھائی سے دشمنی ر کھنے والے کی گوا ہی دشمن بھائی کے خلاف قبول نہیں' جھوٹی

م احكام القرآن م گواہی دینے میں شہرت والے کی گواہی مقبول نہیں' خاندان کے کسی ایسے فر د کی گواہی مقبول نہیں جواس کا تابع ہوا ہے نسب اور قرابت میں غلط بیاتی کرنے والی کی گواہی مقبول نہیں۔ (احكام القرآن ازامام ابو كراحمد بن فل دازي حاص (م في عله مطبوعد دارا كتب العربية بيروت البنان ص ١٠٥٥-٥٥ بايعد) (احكام القرآن ازعلامه ابو بكرتير بن عبد الله المعروف بابن العربي ماكلي (١٣٣٠ه ٥) مطبوعه داركم وفد بيروت البنان تح اص ٢٥٥) (لباب النَّاويل في معاني التزيل المعروف يتغير خازن ازعلامة في بن محر خازن شافي (م٢٥٤ ٥٠١) ج١٠٥ س ۳ ﴾ ہر مسلمان جس کا صالح ہونا ظاہر ہواوراس کا فتق ظاہر نہ ہوئیا مستورالحال ہوشہادت کے سلسلہ میں وہ عادل ا گرمشہود علیہ اس کی عدالت براعتر اض کرے تو قاضی اس کے حالات پوشیدہ طور پر دریافت کرئے ورنہ حاجت میں (احكام القرآن ازام الويكراحد بن على دازى بصاص (م معيده) مطبوعدوارالكتب العربيد بيروت لبنان جامع ١٥٠٣) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الذبحر بن احمد ما كلي قرطبي (م ١٦٨٨ ٥) مطبوعه دا دالكتب العربيه بيروت لبنان ج ٢٠٠٥ م ٢٩٥) (تغییرالقرآن المعروف بتغییرا بن کثیر حافظ محادالدین استعیل بن تمرین کثیر شافعی (۱۳۲۰ ۵ ۵ ۵ ۳۰۱) ج۱ ص ۳۳۵) (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوي حتى (م2 علاه)مطبوعه مكتبه ايداديد مان عماص ٥٨) (لباب الناويل في معاني التزيل المعروف يتغير خازن ازعلامة في بن محرخازن شافعي (م٢٥٠ ٢٠٥) ج المس ٢٢٣) سلمان کے خلاف کا فرکی گواہی قبول نہیں البتہ کا فرک کا فر کے خلاف گواہی قبول ہے اللہ تعالی نے مسلمانوں کوخطا فرماتے ہوئے گواہوں کی صفت میں فرمایا: مِن رَجَالِكُمُ الآية (يعني وهم سلمانوں ميں عبول) كوا (بدارك الترزيل وهناكن الآويل ازعل سابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود عني (مراعه) اج العن احما) (تغيير مظيرى از علامة قاضى تناءالله يانى يق عنانى مجددى (م ١٣٢٥ هـ) (اردور جمه) ني ٢٠ م ١٢٢٠) (الغيرات الاجريه ازعلامه احرجون جونيورى (١٢٥٠ مطبوع كمتر هاني كل جنل يثاوراس ١٨٠) (انوارالتز يل داسرارالياويل المعروف به بينياوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بينيادي شيرازي شافعي (م١٨٥٧ هـ) من ١٤٧) (تغيرروح المعاني ازعلامه الوالفضل سيدمحود آلوي حني (م٥ ١٢٥هـ) مطبوعه مكتبه امداديد ملتان ج٣٠ ص٥٨) ٣٨ ﴾ ادائے شہادت کے پیش نظرا ہے گواہ تلاش کرنا بہتر ہے جن کی گواہی قاضی اسلام کے ہاں مقبول ہو معین عادل مول قاس نه مول ارشادر بالى ومن ترضون الآية من اى كابيان --(تغیر کیر ازاما مخرالدین تحدین ضاءالدین عررازی (۱۲۰ مه) مطبوعددارافکریروت لینان ج یا من ۱۲۲) (تغیر مظهری از علاسدة منی شاهاند بانی چی حالی مجددی (۱۲۸مه) (۱۲۰ می ۱۲۲ می ۱۲۲ ۱۲۳) ﴿٣٩﴾ نابالغ ييح ويوانے مفتی مشکل کافر غلام اور فاحق کی گواہی مسلمان کے خلاف مقبول نہيں ای طرح شطریح کھیلنے والے'جوئے باز' کبوتر باز'جھوٹی قشمیں کھانے میں شہرت والے'نماز پنجگانہ چھوڑنے والے'بدعتی'خوارج اور فشق عقائدوالے كى كوابى مقبول نيس كونك كوابى كى صفت يس: مِنْ رَجَالِكُمُ الآية اور مِنْ تَرْضنونَ فاس کے بارے میں علم ربائی یوں ہے۔ يْنَايُهَاالَّذِينَ امَنُو آاِنُ جَآءَ كُمُ فَاسِقَ, بِسَيَافَتَبَيُّوْآ آنُ تُصِيبُوْاقَوْمًا , بِجَهَالَةِ فَتُصْبِحُواعَلَى مَافَعَلْتُمُ اسورةالحجرات آيت ' 9)

احكام القرآن موموموهههه اے ایمان والو!اگرکوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبرلائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذ انددے بیٹھو پھرانے کئے پر بچھتاتے رہ جاؤ۔ لبذا فذكوره بالا افراد كوابول كي صف عضارج بو كئے -(احكام القرآن ازامام ابو بكراتيرين على رازي جصاص (م م ٢٥٠هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج الم ٣٩١٠) (تغییر مظهری از ملامه قاضی شاه الله یال ی علی مجددی (عواره) (اردور جمه) نتی ۲ مس ۱۴۲) (الغيرات الاحمرية ازملامه احمد جون جون يونيوري (ع٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه هانه مخل بشاور ص ١٨١) (تغیرصادی از علامه احمد بن مجمه صادی اللی (مهراه) مطبوعه مکتبه فیعل مکه کرمه ج اس ۱۳۲) قصاص میں محض مردوں کی گواہی مقبول ہے عورتوں کی گواہی اس صمن میں معتبرنہیں'ا جماع امت اسی پر واقع (مدارك التزيل وتقائق الباول از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود مني (مم 12 هـ) ج الص (rri) (لياب الآويل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلامة على بن مجمد خازن شاعي (م<u>٢٥</u>٧ هـ) من احس ٢٢١) (نغيير مظهري از علامه قاضي ثناء الله يالي تي عني في مجدوي (م<u>٢٢٥ هـ)</u> (اردور جمه) ج ٢٠ص ١٢٥) (احكام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على رازي بصاص (م مع ٢٥٠) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج احم اه ٥٠) (إنوارالتزيل واسرارالباديل المعروف به بيضاوي از قاضي الواخيرعيدالله بن عمر بيضادي شيرازي شافعي (م<u>١٨٥</u>٧ هـ) ص ١٤١) (تغيير دوح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحود آلوي حقى (م٥٧ تاه) مطبوعه مكتبه الداوية مثمان جسام ٥٨) (الغيرات الاحمريه ازعلامه احمد جون جونيوري (ع<u>٣٥ ال</u>اهه) مطبوعه مكتبه حقائية حتى ثيثا ورعم ١٤) ﴿٣١﴾ عورتوں کے مخصوص حالات ُجن پر مرداطلاع نه پاسلیس وہاں ایک عورت کی گواہی مقبول ہے مثلاً عورت با کرہ ہے یا ٹیبۂ عورتوں کے اندرونی عیوب طلاق کی عدث بچہ کی ہیدائش وغیرہ۔ حدیث تریف میں ہے: لَاتَجُوزُشَهَادَةُ النِّسَآءِ وَحُدَهُنَّ إِلَّاعَلَى مَالَايَطُلَعُ عَلَيْهِ إِلَّاهُنَّ مِنْ عَوْرَاتِ النِّسَآءِ وَمَايَشُبَهُ ذَلِكَ ' مِنْ حَمُلِهِنَّ وَحَيْضِهِنَّ (رواه عبدالرزاق في الجامع عن ابن عرا بحواله....) (كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلا مه على حق (م20 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ع يزع ١٤٥٨٠) محض عورتوں کی شہادت جائز نہیں سوائے ان امور کے جن رپصرف عورتیں ہی اطلاع پاشکیں'مثلاً عورتوں کے عیوب' حمل حيض وغيره-(ا دکام القرآن ازامام ابو کمراحمه بن علی رازی بصاص (م <u>۴۷</u>۰هه) مطبوعه دارا لکتب العربیه بیردت لبنان ج اص ا ۵۰) (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيرمحمود آلوي حتى (م221ه ع)مطبوعه مكتبه امدان يدملمان ٢٠٠٠ ص ٥٨) (الفيرات الاحمديد ازعلامه احرجيون جونپوري (م١٣٥٠ه)مطبوعه مكتبه تقانه يحله جنل بيثا واص ١١٥)

النفيرروح المعانى ازعلا مدابوالفضل سيومحود آلوی ختی (م ١٣٥٥) مطبوعه مكتبه اعداد يد مثان تا ٢٠٠٥) النفير استان تا ٢٠٠٥) النفير استال التحديد النفير استال التحديد النفير استال التحديد النفير استال التحديد النفير التحديد النفير التحديد التح

و احكام القرآن و 🛊 ۴۲ ﴾ مالى حقو ق كے علاوہ نكاح 'طلاق' وصيت' حواله' وقف اور صلح وغيرہ ميں اگر دومرد گواہ نه ہوں تو ايک مر دادر دومورتو ل شہادت کافی ہے۔اللہ تعالی نے اس کو واضح طور پر بیان فر مادیا ہے۔ دوعورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابرے۔ (الغيرات الاحمية ازعلامه احمد جون جونوري (م١٢٥١هه)مطبوعه مكتبه هانه يخل جنكي فيادر من ١٤١١) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثنا دانته یانی تی عثانی محد دی (مه۱۲۲۵ هه) (اردوز جمه) خ۲ من ۱۳۵ ۱۲۵) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محد بن ضاءالدين مررازي (ع٢٠١هه)مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان ن ٢٠١١) (تغييرالقرآن المعروف يتغييرابن كثيرهافظ عمادالدين المعيل بن عمر بن كثيرشافي (مين عه) من المساس (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن على رازي بصاص (م مصطهر) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج اص ١٠٥) (احكام القرآن ازعلا سابو كرحمه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (معيم ٥٥) مطبوعه دارلمعرف بيروت البنان جام ٢٥٠) (احكام القرآن ازام ابو بمراحم بن على دازى وساص (م عيد ما مطبوعه دارالكسبوالعرب بيروت البنان جامس ا٥٠) (الغيرات الاحمد ازعلامه احمد جون جو نيوري (م١٣٥ه)مطبوعه كمتر حقائد كذبني نيثاورس ١٤١) ﴿ ٣٣ ﴾ محض عورتول كى گوا بى عقود ماليداور بدنيد مين معتبر نبين خواه زياده بول_ (تغییر کبیر ازامام فرالدین محدین ضیا مالدین عمر رازی (عماسیه عن مطبوعه دار انظریروت لبنان اج اس ۱۲۳) (الغيرات الاحديد ازعلامه احمرجيون جونيوري (١٣٥٠ه) مطبوعه مكتبه هانه علم جنكي نيثاور ص ١٤١١) ﴿ ٣٥ ﴾ مدعی علیہ شہادت کو تسلیم کر لے اور قاضی کا فیصلہ نا فذہونے دے ممکن ہے گواہ جھوٹے ہوں مگر نص قر آنی کے مطابع لواہوں کی گواہی پر فیصلہ ہوگا' آیت مذکورہ میں رفع تنازع کے لئے گواہوں کی گواہی کو تعمرایا گیا ہے۔ (ادكام القرآن از امام ابو كمراحد بن على داز كدهام (م عيره ما مطبوعه دارالكتب العربيد بيروت البنان ج امل ٥٠٨) (تغير مظهر ك از علاسة قاضي شاءالله يا في ي عنلي مجدوى (م ١٢٦٥هه) (ادوور جد) نج ٢ م ١٣١) ﴿ ٣٦ ﴾ مالى اورغير مالى عقو د اورمعاملات ميس مدعى كايك كواه اوراس كي مم كساته فيصله نبيس كياجائ كالأمدى کرے یا مرقی علیہ ہے مسم کی جائے۔ حضورسيدعا كم شارع اسلام علياصلوة والسلام في ارشاوفر مايا: ٱلْبِيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيُ وَالْبَمِينُ عَلَى مَنُ ٱنْكُرَ اِلَّافِي الْقِسَامَةِ (رواواليبتى وابن عساكر ثن ابن تركز كواله) (بحواله كنز العمال في سنن الاتوال والافعال ازعلامة كل تقي (م2010 ما معلوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان ت10 م 1010 م) گواہ پیش کرنامدی کے ذمہ بیں اور تم مدی علیہ کے ذمہ ب مرصدقہ کے مال میں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی الشعنعما فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کوان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو مجھے لوگ لوگوں کےخون اور مال کا دعویٰ کرنے لکیس کیل قسم مدعی علیہ پر ہے۔ (رداه الائتساحمه والبخاري ومسلم داين ملبه يحواله 一) (بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال از علامة على تقل (م2 4 هـ) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت البنان ي ٦٠ 'ح ١٥٢٨٥) (احكام القرآن ازامام ايو بكراتيد بن على رازي بصاص (م يه يساهه) مطبوعه دار الكتب العرب بيروت لبنان ج الم ١٥٣٥) (الجامع لا حكام القرآن از علامدابوعبدالله محدين احمد ماكلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت لبنان ج ٣٠٠ ص ٣٩١) 公 (تغير كبير ازامام فخرالدين محربن ضاءالدين عمر مازي (ع٢٠٠ هـ) مطبوعه دارالفكرييروت لبنان ص ١٣٥) 办 (تغيير مظيري ازعلامة قاضي ثناء الله يائي تي عناني محددي (عرد ٢٦هـ) (اردور جمه) ٢٠٠ مي ١٢٩) 公 (تغیرصادی از علامه احدین محمصاوی مالکی (معداه) مطبوعه مکتبه فیعل مکه مرساج اص ۱۳۳)

﴿ ٣٤ ﴾ گوابي ميل لفظ "شهادت ديتامون" ضروري ب-گواہوں کے بارے میں رب کریم کا ارشادے: وَاسْتَشْهِدُوُاشَهِيُدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ الآية (آیت مذکوره) اوراپے مردول میں دوگواہ بنالوکہوہ گواہی دیں۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازى بصاص (م في هد) مطبوعة دارالكتب العربية بيروت البنان ن اص ا+٥) (تغيير مظهر كازعلامة قاضى ثناء الله يانى يى عنانى مجددى (م ١٣١٥هـ) (اردور جد) عنيم السما) (الغيرات الاحديه ازعلامه احمد جيون جونيوري (١٣٥٥هـ) مطبوعه كمتبر حقائه يخلر جنكي بشادر من ١٨) (٢٨) معاملات قرض من كواه كاموقعه معاملت من موجود مونالازم ب أيت مباركه من " شهيد دين شاہرے۔ (تغييرالقرآن المعروف بتغييرا بن كثيرها فظ عمادالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (م ٢٢٤) هـ) ج اعل ٥٣٦٥) ﴿٣٩﴾ ہرگواہی میں گواہ کاواقعہ دیکھناشر طنہیں بعض اوقات شہرت ہی گواہی کی بنیا دہنتی ہے مشلاعورت اور مر دبطور خاونداور بیوی کے رہتے ہوں اوران کی نکاح کے شہرت پائی جاتی ہوتوان کے نکاح کی گوائی دینا جائز ہے اس طرح طلاق نسب اوقاف اورمحبوبان اللی کے تیرکات کی شہرت کی بناپر گواہی دیناجائز ہے اس کے لئے کسی مزید دلیل کی ضرورت (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمد بن ملى راز كديصاص (م معينه هر) مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان ج المص ٣٩٩) (الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعمد الذفحه بن احمد ما كلى قرطبى (م ٧٤٨هه عن مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج ٣٠٥ ص ٣٩٦) ﴿ ٥٠ ﴾ عورتوں کی روایت حدیث محدثین کرام شرالله عجم کے نز ویک مقبول ہے' اس کی وجہ بیہ ہے کہ راوی روایت سے کسی مسلمان پرکسی علم کالزوم نہیں ہوجاتا مسلمانوں پرتو پہلے ہی ہے احکام البید کی پابندی لازم ہے اس کوصرف احکام کی طلب ہوتی ہےاورعلم کے راستہ کا طلب گار ہوتا ہے اب اگر کسی یقینی طریقہ ہے اس کوعلم ہو گیا تو اس تھم کا یقین ہوجھی گیا' اس پروہ عمل بھی بطریق یقین کرتا ہے'اورا گر کسی طنی طریق سے اس کو حکم کاعلم ہوتو اس کویقینی علم حاصل نہیں ہوتا' 🌓 ظنی ہوتا ہے مگروہ طلب تواب کی امید پاعذاب کے خوف ہے اس پڑمل کرتا ہے بشرطیکہ کسی دوسرے توی طریق روایت سے اول علم کے خلاف کوئی دوسراحکم اس کونہ پہنچااور یہ بات تقاضائے عمل کے موافق ہے بھرنصوص قطعیہ اور ا جماع امت ہے بھی احادیث آ حاد کا موجب عمل ہونا ثابت ہے اس لئے اخبار آ حاد کے ظنی انعلم ہونے کے باوجود عمل کرنا واجب ہے' یہی وجہ ہے کہ روایت احادیث میں وہ شرطیں ضروری نہیں جوشبادت کے لئے لازم ہیں' یعنی آ زاد ہونا' مرد ہونا' تعداد وغیرہ. (إحكام القرآن ازام ابو بكراتمد بن على داز كابصاص (م معيره م) مطبوعه دارالكتب العربيد بيروت لبنان ج المس ٢٠٠١ ٥٠٨) (تغيير مظهري از علامه قاضي ثناه الله ياني تي عني في مجد دي (م١٢٥٥ هـ) (اردوتر جمه) ج٢٠ ص١٢١)

احكام القرآن ************* ﴿ ٥١﴾ حاكم كواگرواقيد كاعلم يقيني موتوايي علم كي بناپر فيصله كرسكتا ب شهاوت توعلم حاصل كرنے كے ليج ب شهادت _ حاصل ہونے والاعلم ظنی ہوتا ہے' گمان غالب کے مقابلہ میں اس کاعلم یعینی ہوتا ہے' حضرت ابوبکر صدیق میں الدینے بحثیت امیرالمؤمنین خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الز ہرار خاست کے باغ فعک کے دعویٰ کے خلاف ایک حدیث کی رو ے فیصلہ کردیا یہ مدیث انہوں نے حضور سیدعالم تھا ہے خودی تھی۔ صيت رفي يه إلانورث ماتر كنافهو صدقة (صحح بخارى ازآمام ابوعبدالله محد بن المعيل بخارى (١٥٢٥هـ) ني المس ٥٢٦ من عائث) (رواه الائتساحيروالبخاري ومسلم وابن مليه وابوداؤ دوالنسائي عن عمر دعن عمّان وسعد وطلحة والزبير وعبدالرحمن بن عوف) (رواه احمد والبخاري ومسلم عن عائشة) (وراوسلم والتريدي عن الي حريرة بحواله....) (كتر العمال في سنن الاتوال والافعال ازعلام على تتى (م 240 ه) مطبوعة موسسة الرسلة بيروت البنان ج ١١٠ (٢٠٢٥٨) ہم کروہ انبیاء کی کووارث مبیں بناتے جوہم تر کہ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی تی عنانی مجددی (م۱۳۲۵هه) (اردور جمه) خ۲۳ مس ۱۴۰) ﴿ ٥٢﴾ حاكم اپناحق خود وصول كرسكتا ہے اے گواہوں كى حاجت نبين البتد عاكم اگرا پنامقدمكى اور حاكم كے سامنے بيش کرے تواہے گواہوں کی حاجت ہوگی۔ حضورسیدعالم سلی اندیلہ والدوسر وبارک دیلم نے ایک اعرابی ہے گھوڑاخر بدا بعدازاں اعرابی نے گھوڑا دیے ہے انکار کردیا اور کہا کہ بیں نے آپ سے کوئی سودانہیں کیا' آپ نے فر مایا کہ تونے گھوڑے کا سودا مجھ سے کیا ہے' اتفاق سے اس وقت کوئی گواہ موجود نہ تھا محضور پہلائے نے بغیر گواہ کے اپناحق وصول فرمایا متنازع پر حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی الله عزنے گواہی دی' حالانکہ وہ عقد کے وقت موجود نہ تھے حضور مخارعا کم پیغ نے حضرت خزیمہ کی گواہی کودو گواہوں كے برابركرديا بيتو حضوراكرم الكا ختيار تھا. (رواه ابودا وُدوالتسائی والبخاری ٔ ج۴ مس۵۰۰) (تشیر نظیری از علاسقات شاه الله پائی چی عبائی مجددی (م<u>۱۳۲۵</u>ه) (اردوز جسه) مج۴ مسام ۱۳۰ ﴿ ٥٣ ﴾ نابینا کی شبادت مقبول نہیں کہ وہ معاملہ یا عقد کا معائنہ تنہیں کرسکتا' البتۃ اس کی خبراور روایت حدیث معتبر ہے۔ (١ كام القرآن ازام ابو بكراته بن على رازى بصاص (م مع المع على مطبوعه دادالكتب العربيه بيروت البنان ج الم م الم معمود م ﴿ ۵۴﴾ ویبهاتی اورشبری کی گواہی برابر ہے لیعنی جس طرح شہری کی گواہی مقبول ہے دیبهالی کی گواہی بھی مقبول ہے۔ حضور سیدالا نبیا عظیے کے روبر والی اعرائی نے رمضان السبارک کے جاند ہونے کی گواہی دی مضورت کے حضرت بلال رضی املهٔ عنه کوچکم فر مایا که وه مناوی کریں که وه کل صبح رمضان المبارک کاروز ه رکھیں 'رویت ہلال میں حضورﷺ نے بدوی کی گواہی قبول فر مالی (ادكام القرآن ازامام الوكراحرين على رازي بصاص (م يعيره)مطبوعددارالكتب العربية بيروت البنان ج امس • ٥٥) +1+1+1+1+1+1+1+1

﴿۵۵﴾ گواہ کی عدالت غلبظن سے ثابت ہوجاتی ہے' گواہ کی عدالت کے ثبوت کے لئے حقیقی علم لازم نہیں'اگراپیا ہوتو امور دین ود نیامعطل ہوجا کیں گے'حقوق'املاک'انساب'خون اورفروج کی حرمت ضائع ہوجائے گی'ان کاعلم ظنی ذریعہ ے حاصل ہوتا ہے'لہذاغلیظن ہی موجب حکم ہے' یہی وجہ ہے کہ امام کامعصوم ہونالا زمنہیں' قیاس کی نفی کرنے والوں کا قول ای وجہ سے باطل ہے اگر قیاس اور کشر ت رائے کی نفی کردیں تو اکثر حقوق ضائع ہوجا کیں۔

(احکام الترآن ازام الو براحر بن فی رازی صاص (م جے ہے) مطبوعہ دارانک العربیہ بیردت البنان خاص (۵۰۸) ﴿ ٥١﴾ گواه دينيس برگواه كے لئے ايك علم بجس كي تقيم اس طرح ب-حدد داور قصاص میں گواہ گواہی دینے شددینے کا اختیار ہے بلکہ گواہی دینا افضل ہے کہ لوگوں کے گناہ پر پردہ والنابهتر ب بشرطيكاس كى كاحق ضائع نهو حقوق کی گواہی مدی کے طلب پرواجب ہے اگر گواہی نہ ہوگی حق ضائع ہوجائے گا۔ " وَلَايَأْبَ الشَّهَدَآءُ إِذَامَادُعُوا الآية " مِن اى كابيان -حقوق شرعی کی گواہی خود بخو درینالازم ہے اس میں بلانے کی حاجت نہیں جیسے رمضان شوال وغیرہ کے عاند کی رؤیت 'رضاعت کی شہاوت اس طرح کداگراییا نکاح ہونے والا ہوکہ جس میں طرفین میں رشتہ رضاعت بوادراس کاعلم صرف ای کو ہے ایسی صورت میں بلاطلب کوابی دینالازم ہے۔ (الغيرات الاحمه يه ازعلامه احمرجون جو نيوري (١٣٥٠هه) مطبوعه مكتبه تقانيه كلَّه جنكي ايثاور عن ١٨١) (تقير صادي ازعلامه اتعه بن محمد صادي مالكي (م٢٢٣هه) مطبوعه مكتبه فيعل مكه كرمه ني اعس١٣١) (لباب البّاديل في معاني التزيل المعروف يغيير خازن ازعلامة على بن محمد خازن شافعي (م٢٥٠ ٢٠ هـ) ج الص٢٣٣) (تغییر کبیر از امام فحرالدین محمد بن ضیاءالدین مررازی (م۲۰۱ ه) مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان ت ۷ ص ۱۲۴) (احكام القرآن ازامام ابو بمراحمد بن على رازي بصاص (م مع الله عند ارالكتب العربيد بيروت لبنان أن الص ٥٣٥) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محد بن احمه ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ٣٠٠ ص ٣٣٠) (تغییرالقرآن المعروف یغییراین کثیر حافظ مما دالدین استعیل بن غمر بن کثیر شافعی (م۲۲۷ه) نج ۱٬۵۲۳ س ﴿ ٥٧﴾ مدعی پرلازم ہے کہ وہ کواہ کااحر ام کرے اس کااعز از بجالائے 'بے جااے تکلیف نہ دے قاضی تک ﷺ میں اگر اے سواری پرسفر کرنا پڑے تواس کا زادراہ مری کے ذمہے" [ذَا صَادُعُواً الآية " ميں اس کا شارہ ہے۔ نیز عدیث شریف میں ہے۔ ٱكُرِمُواالشَّهُوْ دَفَانَ اللَّهُ تَعَالَى يَسْتَخُر جُ بِهِمُ الْحُقُونَقِ وَيَدُفَعُ بِهِمُ الظُّلُمّ (اخرجه البانياي في جرؤ والخطيب البغد اوي وابن عسا كرعن ابن عباس بحواله ...) (كنز العمال في سنن الاقوال والا فعال ازعلا مة على تقي (م200 هـ) مطبوعه موسسة الرسلة بيروت لبنان ' ج 2 أ ٣٣ ١٤٤) گواہوں کی عزت کر و کیونکہ اللہ تعالی ان کے ذریعے حقوق دلوا تا ہے اور ان کے ذریعے حکم رو کتا ہے۔ (تغیر مظبری از علامه قاضی ثناء الله یانی تی عثانی مجددی (۱۳۲۵هه) (اردوتر جمه) ج۲ مس ۱۳۷) (مدارُ التَّز بل وهَا بَقَ النَّاوِيلِ أَز علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محويتني (م ايه ه) بن اس ٢٢٢) (انوارالتنزيل وامرارالآه مل العروف يه يهاه ي از قاضي ابوالخيرعيدالله بن غمر بيضاد ي شيرازي شاقعي (م٢٨٥ هـ) عم٢ ١٠)

ا حکام القرآن (۵۸) د یی یاد نیوی مجوری کی صورت میں گواہ گوائی دینے سے معذرت کرسکتا ہے مثلاً اس قدر بیار یالاغر ہے کہ قاضی کے بال حاضرنبين موسكتار اگر کوئی گواہ اپنی معذوری کے باعث حاکم تک نہ جاسکتا ہو تکراس کی گواہی لازمی ہوتو حاکم خوداس کے پاس آ کر گواہی (تغييرالقرآن المعروف يتغيرا بن كثير حافظ عادالدين المعيل بن عربن كثير شافعي (ميم 226) حاص ٣٣١) ﴿٥٩﴾ تجارت اگر دست بدست ہوخر پداراورفر وخت کرنے والاعوضین برموقعہ برہی قبضہ کرلیں تواس عقد کی تح بر اوراس گواہ بنالینا ضروری نہیں البنۃ اگر تحریر کر لی جائے توافقل ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں اس کی وضاحت ہے۔ (احكام القرآن ازامام ابو بكراحمه بن على رازي يصاص (م يريسه هه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج الص ٥٦١) (تغيركبير ازامام فخرالدين محدين ضياء الدين مررازي (م٢٠١٠ هـ) مطبوعة وارالفكربيروت البنان يح ياص ١٢٧) (تغييرروح المعاني ازعلامه ابوالغفل سيومحود آلوي حفي (م2 ييلامه)مطبوعه مكتبه امداد مهان ج٣٠م(١١) (ابوارالتز بل دامرارالباديل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي نشيرازي شافعي (م140 هـ) م م ١٤١) (النغيرات الاحميه ازعلامه احمد جيون جو نيوري (ع٢٥ الاهه) مطبوعه مكتبه حقائبه كله جنكي نيثا درام ١٨١) (تغییر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م یا او ه) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه مکرمه) (تغییرصادی از علامه احمد بن محرصاوی مالکی (۱۲۴۳هه) مطبوعه کمتیه فیعل که مکرمهٔ ج۱۳۳۰) ﴿4٠﴾ گواہ اور کا تب کے لئے لازم ہے کہ متعاقدین میں کسی کا نقصان نہ کریں کہ کم وہیش لکھ دیں 'یازیادہ مانتمیں' جانبداری ے کام کیتے ہوئے غلط گواہی ویں اور حعاقدین کے لئے لازم ہے کہ گواہ اور کا تب کا نقصان نہ کریں اس طرح کہ کا تب کواس کی اجرت نددیں اور گواہ کوسفر کا خرج نددیں یا گواہی دینے میں اس کے کاروبار کا نقصان ندکریں 'گواہ' کا تب یا متعاقدین میں اگر کوئی دوسر کے کونقصان پہنچائے گا تو وہ فاسق ہوگا' آیت مقدسے واستح طور پر بیان فرماد ، . (تغییر دوح المعانی از علاصا بولفضل میدمود آلوی حتی (من ۱۳۱۵) معلود مکتبه امداد بیدتمان نیم ۳ س ۱۱ س) (اه کام القرآن از علاصا بویم همیرین عبد الفدالمعروف باین العربی اکنی (۱۳۳۰ ۵ میلمود و ارلمو فدیروت لبنان نی اش ۱۵۹) (تغییر کمیر از امام فخر الدین محدین منیاه الله ین عمرازی (میلامه ۵ میلود در دارالفکریپروت لبنان نی کام ۱۵۷) خرو حضر میں کا تب ہونے یانہ ہونے کی صورت میں رہن رکھنا جائزے مضور سیدعا کم ﷺ نے کچھ غلہ کے عوض اپڑ ذرہ ابو تھم یہودی کے مال کروی رکھی گ (احكام القرآن ازعلا مدابو كمرتجر بن عبدالله المعروف بابن العرلي ماكل (م٥٣٣ه ٥) مطبوعه دار كمعرف بيروت لبنان حامس ٢٦) (احكام القرآن ازامام ابو كراحه بن كلي داز كايصاص (م يسيحة) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان خياص ٥٢٣) (الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالذمحر بن احمد ما كل قرطبي (م ٢٦٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت ليمنان ع ١٣٠٠ مل ٢٠٠٥) (تغییرالقرآن المعروف یغیرابن کثیرهافظ فعادالدین استعیل بن تمرین کثیرشافعی (میری کید) نام ۳۲۷) (تغيير جلالين از علامه عافظ جلال الدين سيولي (م ١١٠ هـ) وعلامه خلال الدين كلي مطبوعه مكتبه فيقل مكتمرمه) Ý (تغیر صادی از علامه احمد بن محرصادی الی (معادی) مطبوعه مکتب فیعل کد مرسان اس ۱۳۵) (إنوارالتزيل واسرارا آويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بينياوي شيرازي شافعي (م140 هـ) من ١٤٤٧) 公 (تعير كبير ازامام فرالدين مجرين ضاوالدين قررازي (ع٢٠١هه) مطبوء دارالفكر بروت لبنان ت ٤ في ١١٠٠) (تغيير دوح البعاني ازعلا مدايوالفينسل سد محموداً لوي حقى (م2 ١٢٤هـ) مطبوعه مكتيه ابداد مدملتان ع ٢٠٥٣) 公 (لباب الآويل في معاني التزيل العروف يغير خازن ازعلامة في بن مجرخازن شانعي (٢٥٠٠ه) ن آم ٢٣٣) 女 (بدارك الترويل وها أق الآويل ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احد بن محود ملي (مرواك م) ح المس ٢٢٣) 公 (تغيير ظلبري از علامه قاضي تناه الله يائي يع عناني محدوي (معايده) (اردور جمه) ني ٢٠ص١١١)

(النغيرات الاحمه ازعلامه اتم حيون جونيوري (١٨٥ اله)مطبوء مكتبه تفانيه كله جنل يتاور ص ١٨٥)

احكام القرآن محوجججججججج	
و قیت ادھار ہونے کی صورت میں کوئی فئی گروی رکھنا جائز اور متحب ہے واجب نہیں۔	۲۲ ﴾ خريداري کے وقت
(تغییر مظهری از علاسة الله پال پی عثیاتی محددی (۱۳۲۰ ه.) (اردورجه) یا ۳۲ می ۱۳۱۱)	*
(لباب الباويل في معاني المتر بل المعروف يتغيير خازن ازعلامي بن محريخازن شافعي (م٢٥٢٤هـ) نن المسرم ١٢٢٢)	*
(بدارک التر کل و تقائق الآو مِل از علامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود کشی (م ۱۱۷۰)	☆
(تغییرالقرآن العروف بتغییراین کثیرها فده عادالدین استعمال بن عمر بن کثیر شافعی (۲۳۷ ک= ۵) ۴ اس ۲۳۷)	☆
(النغيرات الاحمه يه أزعلامه احمر جون جونوري (ع <u>١٣٥) ا</u> هه)مطبوعه مكتبه تقانيه كلّه جنلي نيثا ورم (١٨٥)	#
ں رہن ایسی شی کو کہتے ہیں جس کوکوئی محص اپنے حق کے عوض جائز طور پرروک لے ٹا کہ وہ اپنا حق	۲۴ ﴾ اصطلاح شرع مير
VIVIA	وصول كريحك
(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محد بن احمه مالكي قرطبي (م ٢٧٨ ٥ ع) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان تح ٣٠٩ ص ٩٠٩)	#
(لبأب الناديل في معانى التزيل المعروف بتغيير غازن ازعلامة كلي بن محمد غازن شافعي (١٢٢٠هـ) 'ج١٠٣٠)	4
(تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله پانی چی عثانی مجد دی (م۱۲۲۵ه ۵) (ار دوتر جسه) نج اس ۱۴۱۱)	☆
نفنه نه هو کمل نهبی <u>ں</u> هوتا ـ	۱۴ ﴾ رئن پرجس تک
"مَقَّبُوْضَعة "كاوضاحت بيستلداخذ بوا-	قرآن مجيد ميں
(احكام القرآن ازعلامه ابو بكر تحرين عبدالله العروف باين العربي ما فكي (م٢٣٥ هـ) مطبوعه دار لعرفه بيروت البنان ج الص٢٦)	*
(احكام القرآن ازام الوجراحية بن على رازي صاص (م معية عن مطبوعة وارالكتب العربية بيروت لبنان ع الص ٥٣٣)	à
(الحامع لا حكام القرآن از علامه البوعيد الله محد بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دارا لكتب العربية بيروت لبنان ن ٣٠ص ١٣٠)	ri di
(الوارالتر يل واسرارالا ويل العروف به بينياوي از قاضي الوالخيرعبدالله بن عمر بينياوي شيرازي شائعي (م ١٨٥ هـ) م ١٤٧)	ri di
(تغيير طِالْين ازُعلاً مه حافظ طِال الدين سيوهي (م اال ه) وعلا مبطل الدين كلي مطبوعه مكتبه فيصل مكترمه)	☆
(تغیر سادی از علامه احمد بن محمر صادی مالکی (۱۳۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیعل مکه کرمهٔ جام ۱۳۵)	\$
(نغيرره ح المعاني از علامه ابوالفعنل سيدمحود آلوي فني (م2 ١٢هـ)مطبوعه مكتبه لمداديه مليان ج ١٠٠٣م ١٢)	☆
(لباب الآويل في معاني التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة كلي بن محمة خازن شافعي (م٢٥٧ هـ ٢٠٠١)	☆
(مدارك الترزيل وتقائق النّاويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محود عني (من ايحه) من اص ٢٢٣)	*
(تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یائی تی عثائی مجد دی (ع <u>۲۲۵</u> هه) (اردورّ جمه) می ۱۳۲۲)	#
(النغيرات الاحمرييه ازعلامهاحمر جيون جو نيوري (م <u>٣٥٠ ال</u> ه) مطبوعه مكتبه حقانية كله جمل بيثاور م ١٨٥)	. ☆
ں کے ہرجز ومیں شرکت ہواور تقسیم اجزاء نہ کی گئ ہووہ شی منقسم ہویا غیرمنقسم اس کاران جا رَنہیں	٧٥ ﴾ وه مشترك شي جم
م اجزار قبضة مكمل نهيس ہوتا۔	
(احكام القرآن ازام مايوكراجرين على رازى يصامي (م معاه ما معادعه دارالكب العربيديرد - البنان ين الم ٥٢٠)	ri di
(الجامع لا حكام القرآن ازعلامه الوعيد الذركر بن احمد الحق قر لمي (م ١٧٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربيد بيروت لبنان ٢٠٠٥ من ١٣١)	ria .
(تقسير مظهر كر از علامه مخاصي ارتكامانته اللي حريف كالرحم و المراه مي الروز تريسي " ٢٠٠٠ شر ١٣٨١)	*
(تقبير الاالمخوالدين محرب ضاءالدين عررازي (علايه) مطبوعه دارالقربيروت لينان ت عاص ١٣٠)	\$
لاجب تک گروی رکھنے والے کے ایک روپیہ کا بھی قرض داررہے گاا پی مرہونہ ٹنی واپس لینے کا	۲۲ ﴾ گروی کرنے وا
	حقدارنہیں۔
(إذكام القرآن إزامام ابويكرا حدين فل دازي جدام (معين مع مع عليه وعداد الكتب العربية بيروت البنان ج اس arr)	ŵ
(القيرروح العاني از علامه الوالفضل مديمورة الوي حقي (من علامه عليه المطبوعة ملتبه الموادية مان " ١٢٠٠)	立
(ياب الآويل في معاني الترزيل العروف بيفير خازن از علام تكي بن محمه خازن شافعي (م <u>٢٥</u> ٥ هـ) نق المس ٢٢٣)	\$
(آخر خطری از مان متال از از از از از خراری دری (مهدان کال در تریز ۱۳۲۵)	A.

Y.

موه معدد معدد معدد احكام القرآن معدد معدد معدد معدد ﴿٧٤﴾ جب مرتبن مال مربون پر قبضه كرلے تواس كا قبضه تسليم كياجائے گانگر مال مربون گروى كرنے والے كى ملك رہے گا مرتبن مال مربون نے نفع نہیں لے سکتا'اگر جانورسواری کا ہوتواس پرسواری نہیں کرسکتا' کیڑ اہوتو پہن نہیں سکتا' مکان میں رہ نہیں سکنا' زمین کی پیداوار نہیں لے سکنا' مرہون کی پیداواراور مناقع مرتبن کے پاس بطور رہن رہیں گے'ان کو اصل رہن کا علم حاصل ہوگا' وہ پیداواراورمنا فع راہن کی ملک میں ہول گئے مرتبن ان سے نقع لے گا تو سودشار ہوگا _ (احكام القرآن از علامه ابو مجرمحه بن عبدالله المعروف بابن العربي مالكي (ميهم ٢٥ هـ) مطبوعه واركمعر في ييروت لبنان ع المسام ١٠٥١) (تغييرالقرآن المعروف بنفيرا بن كثير حافظ محاوالدين المعيل بن عمر بن كثير شأفعي (م٢٤٧ه) ع المساس ٢٣٠) (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سية محود آلوي خفي (م2 ١٢ه) مطبوعه مكتبه المداديه ملتان ج انس ١٢) (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناه الله یانی تی عثمانی عبد دی (سر۱۳۲ه ۵) (اردوتر جمه) نج ۳ مل ۱۳۳ ۱۳۳) (ا كام القرآن ازام ابو بكراحمه بن على رازي بيصاص (م م استه مه) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت البنان ج الص اص) ﴿ ١٨ ﴾ مرتبن اگر مال مرہون سے نفع اٹھائے یااس کی بیداوار یا منافع حاصل کرنا جا ہے تو نفع اور بیداوار کی قیت کواصل رہم کی ضان کے کم کرتار ہے جب اس کا قرض پورا ہوجائے تو رہن کو چھوڑ وے اے بیج بالوفا کہتے ہیں۔ (تغیرمظهری از علامه قاضی نثاه الله یانی ی عثانی مجددی (۱۲۲۵ه) (ار دورّ جمه) ۲۴ می ۱۳۳۳) ﴿ ٦٩﴾ مال مرہون میں راہن کا ہرتصرف ناجائز ہے' کیونکہ وہ مرتبن کے قبضہ میں ہے' کیکن اگراس نے کوئی تصرف کرلیا یجائے خود ہوجائے گا' مگراس کا نفاذ مرتبن کی اجازت یا مال مربون کی واگذ اشت پرموقوف رہےگا۔ ﷺ (تغیر مظہری ازعلامة اض ثنا مایشہ پائی چی خانی ہودی (مجتزار) اردوز جر)'ج ۲۰ س۱۳۳۰) ﴿ ٥ ٤ ﴾ قابل قسمت چيزول كابيه بغير قبضة مكمل نبيس موتااور جوشى نا قابل تقتيم بي جيسے جائيداد زمين مكان وغيره أس كاب بغير قضه كے ہوجائے گا۔ (تغیرمظیری از علامه قاضی ثناء الله یانی پی عثانی مجددی (م<u>۱۳۲۵</u>ه) (اردور جس) نج ۲ می ۱۳۳) ﴿ ٤ ﴾ آپس کی اصلاح اور رفع تنازع کے باعث مجبول تجارتیں حرام ہیں' کیونکہ ان سے عداوت اور تنازع واقع ہوتا ہے۔ ای وجہ سے جوائشراب نوشی وغیرہ حرام ہیں۔ الله تعالى ارشاد فرما تا ب_ إِنَّ مَا يُرِيُدُ الشَّيْطُنُ اَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغُضَاءَ فِي الْحَمُو وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنُ ذِكْوِاللَّهِ (سورةالمانده آيت' ١٩) وَعَنِ الصَّلُوةِ فَهَلُ أَنْتُمُ مُّنْتَهُوْنَ ٦ شیطان یمی جا ہتا ہے کہتم میں بیر اور دشتی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تہمیں اللہ کی یا داور تمازے روکے '

الله كى حرام كرده اشياء ب روك يين جو بھلا ب الله تعالى اس كو كھول كربيان فرما تا ہے۔ ارشادر بائى ہے۔ وَلَوْانَساكَتُبُسَاعَ لَيْهِ مُ اَن اقْتُلُو ٓ اَنْتُفُسَكُمُ اَواخُرُجُوامِنْ دِيَارِكُمُ مَّافَعَلُوهُ الْاقَلِيُلْ مِنْهُمُ - وَلَوْانَهُمُ فَعَلُوْ امَايُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ حَيْرًالَّهُمْ وَاشَدَّ تَفْبِيْنَا ﴿ (سورة النساء آيت ٢٢)

احكام القرآن موموههههه اوراگرہم ان برفرض کرتے کہ اپنے آپ کوش کردویااپے گھربارچھوڑ کرنکل جاؤتوان میں تھوڑے ہی اییا کرتے ادراگروہ کرتے جس بات کی انہیں تقیحت دی جاتی ہے تواس میں ان کا بھلاتھااورا یمان پرخوب (احكام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على رازي بصاص (م م عصره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج اس ٥٢٥) (الجامع لا حكام القرآن اذعلا مدابوعبدالله يحد بن احمد ما كلي قرطبي (١٦٧٠ ٥) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان تي ٢٠ص ٢١١) ﴿٤٢﴾ مقروض آگرکوئی مدیدکرے تو قرض خواہ نہ لئے سواری پرسوار کرے نہ ہوا گرقر ضہ سے پہلے ان کے تعلقات ہوں تو ہدیہ لين من برج مين-(تغییرمظهری از علامه قاضی ثنا والله پانی چی مثانی مجد دی (م<u>۲۲۵ ا</u>هه) (اردوتر جمه) من ۲۴ ص ۱۱۹) ﴿ ۲۳ ﴾ مرتبن جب را بمن کی اجازت سے مرہون ٹی کواجرت پردے یارا بمن مرتبن کی اجازت سے مرہون کواجرت پردے تو رہن ختم ہوجائے گااور مال مرتبن کے قبضہ سے نکل جائے گا'قبضہ چونکہ رہن کی شرط ہے' جب قبضہ تم ہوار ہن ختم ہوا' رئین کے بارے میں رب تعالی کا ارشاد '' فر هن مَقَبُوضَة '' اس کی واضح دلیل ہے۔ ﴿ (دکام القرآن ازام الو براحدین می رازی صاص (م جیم ہے) مطبوعہ دارالکت العربیہ برت البنان جاس (arrian) ﴿ ٢٨ ﴾ مستعارثي برقبض بين موتا عاربيدي والاجب عاب والبس كسكتاب-(ا كام القرآن اذامام الو بكراحد بن على رازي بصاص (م معيد عد) مطبوعه دارالكتب العربية يروت لبنان ج الس ٥٠٢٠) ﴿۵۵﴾ رہن کرتے وقت اگر راہن کے کہ آتی مدت مثلاً ایک ماہ تک رقم ادانہ کروں تو اے بچے سمجھا جائے 'چونکہ رہن معلق بشرط میں ہوتا میر بن تع کے علم میں ہاور شرط باطل ہے۔ (احكام القرآن ازامام الوبكراحد بن على رازي بصاص (م عصره) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان ج الص ٥٣٢) ﴿٤٦﴾ دَین کی مقدار کے بارے میں اگراختلاف ہوتواس کا قول معتبر ہے جس پردین ہے'رب کریم نے تحریر کا اسے علم د ہےجس رِقرض ہوالبد اای کا قول معتر ہوگا۔ارشادر بانی ہے: (سوره بقرة آيت'۲۸۲) وَلُيُمُلِلِ الَّذِي عَلَيُهِ الْحَقُّ وَلُيَتَّقِ اللَّهَزَبَّهُ ۚ وَلَايَبُخَسُ مِنْهُ شَيْئًا اورجس پرچق آتا ہے وہ لکھا تا جائے اور اللہ ہے ڈرے جواس کارب ہے اور حق میں سے پچھر کھنہ چھوڑے۔ مديث تريف مِن ٢- ٱلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِى وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور مدعی علیہ کے ذمہ (رواه التريذي عن ابن عمر 'بحواله --(الفضل الكير مختفر شرح الجامع الصغيرللمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (مراه مياه) مطبوعه دارالا حيا والكتب العربية يميل الباني أكلبي وشركا وُ حا م ٣٠٠) اگر مدی گواہ نہ چیش کر سکے تو مدی علیہ کا قول قتم کے ساتھ معتبر ہوگا۔ (احكام القرآن ازام ابو بكراحمد بن على دازى بصاص (م مع عظم وعداد الكتب العربية بيروت لبنان ج العس ١٥٣٣) +1+1+1+1+1+1+1+1+

محدده وحدده وحد وحدده وح ﴿ ٢٧ ﴾ مهرموجل عقدا جارہ 'بدل صلح 'عقد خلع 'قتل عمد کی دیت'بدل کتابت وغیرہ'تمام دَیُوُ ن مثل دین رکتے کے ہیں' یعنی ان پر بھی گواہ بنانا' لکھ لیٹااوران کے بدلے رہن رکھنامتحب اور جائز ہے۔ (احكام القرآن اذعلا مدايو برقعه بن عبدالله العروف إبن العربي ما تكي (مهمة ٢٥ هـ) مطبوعه دارلعرف يروت البنان ع اص ٢٣٥٠) (ادكام القرآن ازام م الوكراتي بن في رازي يصاص (م مع عصر م) مطبوعة دارالكتب العربية يروث لينان نام م ٢٨٦٢) (النيرات الاحمد الطامه احمد جون جونوري (عداله)مطوع مكتب هاند كله جنكي فياورس ١٤٥) ﴿ ٨٨ ﴾ مال مربون مرتبن كم باتھ ميں مضمون ہے امانت نہيں ' يعنی اگراس كے پاس مال مربون ہلاك ہو گيا تو اس كي صا دی جائے گا اگر چہلف اس کے تصرف سے نہ ہوا۔ (احکام القرآن ازامام ابو بکراحمد بن بلی رازی بیصاص (م م<u>دسم</u>ه) مطبوعه دارا لکتب العربید بیردت لبنان ج ام ۱۲۵٬۵۲۸ بابد) (تغیر مظهری از علاسرقاضی شاهالله یانی می عشانی مجدوی (م<u>۱۳۱۵ ه</u>) (اردوز جد) ج۲ س ۱۳۵ ﴿ ٤٩ ﴾ مرتبن اگر مال مرہون پر را بن کی اجازت ہے خرچ کرے تو را بن پر قرض ہوگا اورا کر بغیر اجازت خرچ کرے تو ایک قسم كا حيان ہوگا' قرض نہ ہوگا۔ (ا كام القرآن ازام اليوكراه بن على رازى يصاص (م معيده) مطبوعه دارالكتب العربيديروت البتان حاص ١٥٥٨) ﴿٨٠﴾ قرصٌ مال مرہون کی قیمت کا ہو یا برابریااس ہے کم' تو مال مرہون کے تلف ہوجانے کی صورت میں قرض بھی ساقط ہوجائے گااور جتنا مال مرہون قرض سے زائد ہووہ امانت سمجھا جائے گا۔ (تغیر مظهری از علاصة تاضی شاه الله پانی تی عثانی مجددی (م ١٣٥هه) (اردور جد) ج ۲ من ۱۳۵) (احکام القرآن از امام ابو براحمد بن علی رازی بصاص (م ساستاهه) مطبوعه داراکتب العرب بیروت البنان ج امس ۵۲۷) ﴿٨١﴾ اگردائن مرجائے تو گروی مال رائن کے قرض خواہوں کونبیں دیاجائے گا'بلکہ ﷺ کرمرتبن کا قرض ادا کیاجائے گا' کیونکد مر ہون کا قبضہ تو مر مہن کے پہلے ہی حاصل ہے صرف ملکیت باقی ہے جس ملکیت میں وہی زیادہ حق دارہے (احكام الترآن ازامام الو بحراحد بن ظي راز كيصاص (م معيع هه) مطبوعه دارا لكتب العربية يروت البنان ان المس اعدى (تغير مظهرى ازعلامة قاضى ثناءالله بإنى في حماني محددى (م ١٣٦٥هه) (ماردور جمه) مع الس ١٣٥٥) ﴾ رئن اگر كى عادل كے ياس ركھاجائے تو جائز ہے۔ (احكام القرآن أزامام الويكراحيرين على دازي بصاص (م معيده) مطبوعه داد الكتب العربيد بيروت لبنان جام م ٢٥٠٥) ﴿ ٨٣ ﴾مقروض قرض کود قت مقرر برضر ورا دا کر دے کیونکہ قرض خواہ نے اے امین جان کر بغیرتح ریر کےاھے قرض دیا تھا' تا کہ اس کی امانت کا عتبار باقی رہے انسان پر فرض ہے کہ وہ امانت دارد ہے اور ہر حال میں اس حیثیت کو برقر ارد کھے۔ لَادِينَ لِمَنَ لَا اَمَانَةُ لَلْهِ جوامات وارتيس اس كاوين مل يس صدیث شریف میں ہے۔ (رواه الطيم اني وعيد الرزاق بحواله....) (موسوعة اطراف الحديث المعنوي الشريف از ابو باجرمحرسعيد بن بسيع لي زغلول مطبوعه دارالفكر بيروت لبنال أج ٤ ص ٢٣٧ (تغيير مظهري ازعلامه قاضي ثناء الله يائي تي عنائي مجد دي (م١٣٢٥ هـ) (اردورَ جمه) ٢٠٤٠ ص ١٥٥) ¥ (النغيرات الاحرب ازعلامه احرجون جونوري (م١٣٥٥ه) مطبوعه مكتبه تقاني كله جنل بيادراص ١٨١)

﴿ ٨٣﴾ امانت كامقبوم برواوسيع ب-کسی کے پاس کوئی شی بطور حفاظت رکھی امانت ہے۔ كوئى كرى يزى شئ مل كئ امانت ہے۔ 公 وفات پانے والے کا کل مال اور اس کی اولا دہارے یاس امانت ہے۔ 公 کسی کواپے عقد یا معاملہ پر گواہ بنالیا، گواہی امانت ہے۔ 公 کسی کوا پناراز بتایا'امانت ہے بشرطیکہ وہ راز کسی ظلم کا نہ ہو۔ 公 کوئی میتم ہاری پرورش میں آگیا'امانت ہے۔ 公 بادشاہ اپنی رعایا کا امین ہے۔ 公 غرضیکدامانت کی بہت می صورتیں ہیں'ان سب میں حکم یہی ہے کدامانت کی حفاظت کرے اور حق دار کوخق آيت مقدر ... فَلُيُؤَدِّالُّذِي اوُتُمِنَ آمَانَتَه وَلُيَتُقِ اللهِ رَبُّه (آيت مذكوره) مِل امانت كَ تمام صورتیں شامل ہیں۔ ﴿٨٥﴾ حضورسیدالرسلین رحمة للعالمینﷺ کی سیرت طیب میں آپ کا مین ہونا بدترین کفارکوبھی مسلّم تھا' وہ وشنی کے باعث آپ کی ایانت کے معترِف تھے آپ کو'' مُسحَمَّد اللهمِینُ " کهد کریاد کرتے شب جرت کفار کی جوامانتیں آپ کے پاس تھی ان کی ادائیگی کے لئے حضرت سید ناعلی المرتضی کرم الله و جدائدیم کو مکہ معظمہ میں تھبرایا' آج بھی گنبدخفزامیں مواجہ شریف کی جالی پرتحریر ہے۔ لَاإِلَهُ إِلَّااللَّهُ ٱلْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدُ رَّسُولُ اللَّهِ صَادِق الْوَعُد الْآمِينُ گویاامانت دار ہوناایک تیے مسلمان کی علامت ہے. (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله پانی چی عنانی مجد دی (م۱۳۲۵ه) (اردوتر جمه) نیم ۲۴ مس ۱۳۷۷) (الغییرات الاحدید از علامه احمد جیون جو نبودی (م۱۸۳۷ه هی) مطبوعه مکتبه تقانیه حلّه بنتگا نینا و ۱۸۲) ٨٢﴾ امانت ضائع ہونے میں امین پر تاوان نہیں ہاں اگر امین اس میں تصرف کرے یاعمد اہلاک کردے تو تاوان واجب ہے۔ (تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله پانی چی عثانی مجددی (م م ۱۳۳۵هه) (اردوتر جمه) نیم ۳۴ م س ۱۸۷) (الغییرات الاحمدید از علامه احمد جیون جو نیوری (م ۱۳۷۵هه) مطبوعه مکتبه تقانیه مقله بشکی نیثاور س ۱۸۷) ﴿٨٧﴾ گواہ اور کا تب کو تکلیف دینامنع ہے اگر حق ضائع ہوتا ہواور دوسری طرف گواہ اور کا تب کو تکلیف دینالا زم آتا ہوتو حق ضائع نہ کرے اور گواہ یا کا تب کو تکلیف دی جائے 'گواہ اور کا تب سے معذرت کر کی جائے یاان کا نقصان بور کردیاجائے۔ (تغييركبير ازاما فقرالدين محد بن ضياءالدين عمر دازي (١٣٠٠هـ) مطبوعه دارالفكربيروت لبنان ج ياص ١٢٥)

محمده وموموه وموموه احكام القرآن

﴿٨٨﴾ تقوى اختيار كرناعلم نافع كم مزيد ملن كاسب بنآب

الله تعالى ارشاد قرما تاب:

وَاتَّقُوااللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ 🌣

اورالله ہے ڈرواور تمہیں اللہ سکھا تا ہے اوراللہ سب کچھ جانتا ہے۔

آیت مبارکہ کے کلمات کی ترتیب بردی حسین اور بلیغ ہے ، پہلے تقوی کا حکم ہوا ، پھرعلم نافع کا اورآخر میں اللہ تعالی کی

صفت علم کا ذکر ہے۔ • :

سيدناامام ادريس شافعي رحة الشعليار شادفرمات بين-

شَكُوتُ إلى وَكِيْعِ سُوْءَ حِفْظِىُ فَارُشَدَنِى إلى تَرُكِ الْمَعَاصِىُ وَ أَعُلَمَنِى بِأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ وَ نُورُ اللهِ لَايَهُدِى لِعَاصِىُ

میں نے امام وکیع سے اپنی یادواشت کی کمزوری کاشکوہ کیا آپ نے مجھے گناہ ترک کرنے (پر بیزگاری

اختیار کرنے) کا تھم دیا اور مجھے بتایا کیلم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور گنا بھار کونہیں دیا جاتا۔

(تغیرصادی از علامداحد بن محرصادی مالی (مساوری) مطبوعد مکتبه فیعل مکرمدن امس ۱۳۲۰)

(سرزه يفرة آيت ۲۸۲)

﴿٨٩﴾ ٱخرت کی اصلاح'اصلاح و نیا پرمخصر ہے اگر د نیوی معاملات احکام خداوندی کے مطابق سنور جا کیں تو آخرے سنور

جانے کی قوی امید ہے' آیت مبار کہ مذکورہ بالا میں دنیوی معاملات کین دین کی اصلاح کے لئے کتنے تھم دئے گئے' گواہ بنالؤ لکھ لؤربمن رکھ لؤ امانت اور قرض ادا کر ؤپھر فرمایا' اللہ یعنی اپنے رب سے ڈرتے رہوا حکام میں حسن ترتیب

نے اس مئلہ کوواضح کردیا۔

(تغیرصادی از طاراحد بن محدصادی ماکی (۱۳۳۳ه ۵) مطبوع کترفیعل کی کرم رج اص ۱۳۳۲)

﴿٩٠﴾ مال فی نفسه محود ہے بشرطیکہ جائز ذریعہ ہے حاصل کیا ہواور جائز ذریعہ پرخرج کیا گیا ہواس لئے مال کی حفاظت کا سب سے زیادہ اہتمام کیا گیاہے' کتابت' گواہ اور رہن وغیرہ مال کی حفاظت کے ذرائع ہیں'اگر مال فی نفسہ محود نہ

عب سے ریادہ انہا ہم کیا جا جا ہے۔ ماہت اللہ تعالی نے مال کوکلیہ ' فیر' سے تعبیر فر مایا ہے۔ ا

ارشادریانی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ آحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرا، الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرِبِيْنَ بِالْمَعُرُوفِ ، خَقَاعَلَى الْمُتَقَيْنَ ﴾ حقاعلَى الْمُتَقَيْنَ ﴾

احكام القرآن وووووووووووووووووو تم برفرض ہوا کہ جب تم میں ہے کی کوموت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کرجائے اپنے مال باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستورید داجب ہے پر بیز گارول پر۔ نيزارشادرباني ب: فَإِذَاقُضِيَتِ الصَّلُوةُ فَانْتَشِرُوْ افِي الْأَرْضِ وَالْتَغُوُّ امِنْ فَضَلِ اللَّهِ وَاذْكُرُو االلَّهَ كَثِيرً الْعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿ بچر جب نماز ہو <u>چک</u>تو زمین میں بھیل جا وَاوراللّٰہ کافضل تلاش کرواوراللّٰہ کو بہت یا دکرواس امید پر کہ فلاح یا جاؤ[،] الله کے فضل سے مراد حلال مال کی طلب ہے' جس کا اللہ نے تھم دیا ہے' بیا مراس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ مال فی نف حلال ہے اس کی حفاظت اہم فرض ہے اس کی حفاظت آئی اہم ہے کداس کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہوجانے حضورسيد الكونين رحمة للعالمين سلى القديدوالدواسحابرو بارك وبلم قرمات مين -مَـنُ قُتِـلَ دُوُنَ مَالِهِ فَهُوَشَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوُنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيُدٌ وَمَنْ قَتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوشَهِيْدٌ وَمَنْ قَتِلَ دُوْنَ آهُلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ (رواوالا تمياح والودا ؤودالتريذي والتسائي وابن حيان من سعيدين زيد بجواليه الفصل الكبيم مختصر شرح الحامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوي شأفعي (مم من اه) هـ) مطبوعه دارالا حيا والكتب العربييسي البالي أكلبي وشركا وُ ج ٢٠ ص ٣١٠) جوآ دی اینے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیاوہ شہید ہے' جوآ دمی پنی حفاظت کرتا ہوا مارا گیاوہ شہید ہے' جوآ دی ایے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیاوہ شہید ہے۔ ﴿٩١﴾ ندموم مال وہ ہے جونا جائز ذرالع (مثلا چوری'غصب'ملاوٹ'سوڈجوا' رشوت'غبن فاحش' حرام تجارت'حرام پیٹے دغیرہ) سے حاصل کیاجائے اور جو مال نیکی کے رستہ برخرج نہ ہووہ مال بھی ندموم ہے۔ رب قدر كاارشادكريم ب: الَّذِي جَمَعَ مَالُاوَّعَدُده ١٠ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَةٌ أَخُلَدَهُ ١٠٠ (مورة الهموة أيت٣٠٠) جس نے مال جوڑ ااور گن گن کررکھا کیا ہی مجھتا ہے کہ اس کا مال اے دنیا میں بمیشہ رکھے گا۔ مال کو بحثیت مال کثرت سے طلب کرنا بھی خدموم ہاس سے یادالسی سے ففلت بیدا ہو آن ہے۔ اس بارے میں رب کریم کا ارشاد مقدی ہے۔ الهنكم التَّكَاثُرُ ١٠ اسورة التكاثر أبتاا تمہیں غافل رکھا ہال کی زیادہ طلبی نے ۔

541

1+1+1+1+1+1+1+1+1+

مهجور احكام القرآن مهمهمههههههه ﴿ ٩٢﴾ جب دین اور دنیا کے معاملات در پیش ہوں تو دین کے معاطع کوتر جج دی جائے 'تحریر معاملہ کے فوائد شار کرتے ہو الله تعالى جل جده الكريم نے ارشاد قرمايا: ذَلِكُمُ أَقْسَطُ عِنْدَاللهِ وَأَقُومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدُني ٱلَّاتَرُتَابُوا الآية (سوره بقرة آيت ۲۸۲) بیاللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہاس میں گواہی خوب تھہرے گی اور سیاس سے قریب ہے کہ تہیں شرنديز __ حن ترتیب میں اللہ تعالی کا ذکر مقدم ہے اور دنیوی معاملہ بعد میں۔ (تغيركمبر أدام فخرالدين محدين شياء الدين مررازي (ع٢٠٠ هـ) مطيور دار القريروت لبنان ع عام ١٢٥) ﴿ ٩٣ ﴾ حلال مال کی حفاظت فرض ہے ٔ رزق حلال طلب کرنااوراہے بربادی ہے بچانا فرض ہے ٔ رزق حلال تقوی عاصل كرنے كاذر لعداوراً خرت كا توشه باس بارے ميں قر آن مجيد ميں متعددا حكام بيں۔ عبادات اورمعاملات کے احکام قر آن مجید میں مختصرعبارات میں ہیں' مگر حفاظت مال کی مذکورہ بالاقر آن مجید کی طویل ترین آیت ہے اس میں حفاظت مال کے احکام کو کر دسے کر ربیان کیا گیا ہے۔ لین دین کےمعاملہ میں مال کی حفاظت کے لئے اوّلاً حكم بوا: " فَاكْتُبُوهُ " يعنى احْرِير لوتاكه يادرب يُرار شاد و ان وَلْمَكُتُبُ بَيُنكُمُ كَاتِبُ " يَعَىٰ وَلَى كَاتِبْ مَهارا معالم لكهدد_ يُرْهُم موارْ وَلَا يَأْبَ كَاتِبُ أَن يُكُتُبُ " كَلَيْ والا لَكِين الكارندر __ بجرفر مايا: " فَلْمَيْكُتُبُ " توا عله دينا عائم ايك بي علم كوايك بي آيت من عاربار دبرايا-يُر فرمايا: " وَلُيُمُلِل الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ " جس رِحْنَ آتا ب(مقروض) وه كهوا تاجائـ چرفرمايا: " وَلُيَتُق اللَّهُ رَبُّه " اورالله عدر جواس كارب ب اس آیت میں اسم ذاتی کے ساتھ اس کاصفاتی نام بھی ذکر فرمایا۔ عُرِفرالا: " وَلَا يَبُخُسُ مِنْهُ شَيْئًا " اور ق مِن كِهر كان تِهور الم پر فرمایا که مقروض کی عذر کی وجدے تحریر نہ کروا سکے: " فَلَيْمُلِلُ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ " تواس كاولى الصاف ع الصواع ـ بچرفر مایا کدمعالمدکو پخته کرنے اوراے ضائع ہونے سے بچانے کے لئے موقعہ کے گواہ بنالو۔ " وَاسْتَشْهِدُواشَهِيدَين مِنْ رّجَالِكُمْ " اوردوگواه كراوا ي مردول يل عــ پھر فر مایا کدر فع تنازع کے لئے جب گواہوں کو بلایا جائے تو آنے ہے گریز شکریں۔

12

عكام القرآن "وَلَايَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَامَادُعُوا " پر فرمایا که معاملہ لکھنے میں پیخیال مانع ندہے کہ وہ معمولی ہے بلکہ ہر معاملہ لکھ لوخواہ چھوٹا ہویا ہڑا' کیونکہ بعض اوقات چھوٹامعاملہ ہی بڑے فساد کاموجب بنرآہے۔ " وَلَاتَسُنَّمُو الَّنُ تَكُتُبُوهُ صَغِيْرًا أَوْكَبِيْرًا الْي أَجَلِهِ " اورا ہے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو بڑااس کی میعاد تک کھست کرلو۔ بحرفر مایا کہ گواہ بنا لینے میں بڑے فائدے ہیں۔ " ذَٰلِكُمُ أَقُسَطُ عِنْدَاشَوَا قُومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدُنَى أَلَّاتَرُتَابُوا " اییا کرنااللہ کو پبند ہے اللہ کے نز دیک زیادہ انصاف کی بات ہے پھراس ہے گواہی ٹھیک رہتی ہے اس سے شبہیں بَعْرِفر ما يا كه اگر معامله لكھنے ميں سہولت نه ہوتو كوئي شئ قرض كے عوض گر دى ركد دو_ ' فَرهَن مَقْبُوضَة " توكروي بوقضم بن دياكيا-پھر فرمایا:معاملات لین دین میں انصاف اوراصول کو مدنظر رکھؤالٹدے ڈرتے رہؤ گواہی نہ چھیا وَابیا کرنے سے حق واركاحق ضائع موجائے كا اور كوائى چھيانے والا كنام كار موكا۔ مال کی حفاظت کی تا کیدورتا کیداس کی فرضیت اورا ہمیت کو واضح کرتی ہے۔ (احكام القرآن ازام ابوكراحمد بن على دازى بصاص (م مع المهرد ادالكت العرب بروت لبنان ج اص ٥٢٥) (الجامع لا حكام القرآن ازعلام الوعبد الديحة بن احمد ماكلي قرطبي (م ٢٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان ج٣٠ ص ١٥٥) (احكام القرآن اذعلامه ابو بكرمجه بن عبدالله المعروف بابن العرلي الكي (م٢٣٠هـ ٥)مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبناك ج1 مس ٣٥٨ ٢٣) (تغيير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>٩١١ ه</u>) وعلامه جلال الدين كلي مطبوعه مكتبه يقعل مكه كرمه) (تغير صاوى ازعلامه احد بن محمد صاوى اللي (م٢٢٢ه) مطبوعه كمتبه فيعل مكرمرة المص ١٣٢) (تغييرروح المعانى ازعلامه الوافعنل سيرمحووآ لوي عني (م٥عماه علم مطبوعه مكتبه الداديه ملمان ج ٢٠ ص ١١) 公 (الغير مظبري ازعلامة قاضي شاءالله ياني تي عناني مجدوي (ع١٣٢٥هـ) (اردور جمه) ٢٠٠٠ ص١٣٧) 公 (انوارالتزيل دامرارالياديل المعروف به بيغيادي ازقاضي ابوالخيرعبدالله بن عربيضادي شرازي شافعي (١٨٥٨هـ) ص ١٤٥) 公 (لباب الباويل في معانى التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلام على بن محمة خازن شافعي (م٢٥٥ ع هـ) جامس (٢٢١) (الغيرات الاجميه ازعلامه احم جيون جونيوري (م١٣٥ه مطبوء مكتبه هانه يخله جنل بيناور من ١٨١) ﴿ ٩٣ ﴾ اسلام ممل دین ہےاس میں دین اور دنیا کے تمام معاملات کی واضح ہدایات موجود ہیں 'مسلمان کوئسی اور دین یاازم کی طرف د کھنا جائز نہیں۔ 900) تمام عبادات اورمعاملات کی اصل خوف البی اور تقوی ہے کقوی اور اخلاص ہے تمام کام درست ہوجاتے ہیں کہ یت كوهكم تقوى يرختم فرمايا كيابه 상상상상상 543

باب(۵۵):

﴿ محاسبه اورمواخذه ﴾

﴿بِسُمِ اللهُ الرُّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لِلَّهِ مَافِي السَّمُواتِ وَمَافِي الْآرُضِ ، وَإِنْ تُبُدُوُامَافِي َ انْفُسِكُم اَوُ تُخُفُوهُ يُحَاسِبُكُمُ بِهِ اللَّهُ ۚ . فَيَخُفِرُ لِمَنُ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنُ يَّشَآءُ . وَاللهُ ُ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٦٠ (سورةالبقرة آيت ۲۸۳)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگرتم ظاہر کروجو کچھ تمہارے جی میں ہے یاچھیاؤاللہ تم سے اس کا حساب لے گا توجے جا ہے گا بخشے گااور جے جاہے گاسزادے گا'اوراللہ ہر چیز پر قادرہے۔

مل لغات

للَّهُ حَافَى السَّمَواتُ وَحَافَى الْآرُضِ * : لِلَّهِ مِنْ لامُتملِكَ الْهِ

عادات اورارض (آ سانوں اورز مین) کاذ کراس کئے ہوا کہوہ ہمارے مشاہدہ میں ہیں ُرب تعالی کی ملکیت صرف ال دو میں متحصرتہیں وہ تو زمین' آساتوں اوران میں جو یکھے ہے اوراس کے علاوہ بے شارعالم جو ہمارے مشاہدہ میں نہیں

ان کا بھی ما لک ہےوہی ان کا خالق اور رہ ہے ٔاس کی صفت'' رب العالمین ''ہے۔

تمام جہانوں میں کوئی شی رب تعالی کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ تمام جہانوں میں اس کی رحمت کا جلوہ ہے۔

(احكام القرآن اذامام الوبكراح بن فل دازي بصاص (م ويهد) مطوعة دادالكت العرب بيروت البتان جاص ٥٣٤)

(الجائ لا حكام القرآن ازعلام الوعبد الله تحرين احر ما كل قرطي (م ١٦٨٠ هـ) مطوعه دار الكتب العرب بيروت البنان ت من م ١٣١٠) (تغير القرآن المعروف يغيرابن كثيرها فظ عادالدين المعيل بن عربن كثير شافعي (١٣٠٧هـ) جامس ٢٣٧)

(تغيركير اذام فرالدين يحدين فيا والدين عردازي (عديده) مطبور داد الفريرد تالبتان عاص اسه)

公 (تغيير روح المعاني از علامه ابوالفضل سيومحودة لوي ختي (م2011هـ)مطبوعه مكتبه الدادية لمان ت ٣ م ١٣٠) 办

(تقير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطي (م الله هـ) وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتب فيعل مكرمه) 公

(تغیرصادی از علامه احد بن محرصاوی مالی (معاده) مطبوعه مکتبه فیعل مکه مرساح اس ۱۳۵) 公

(انوارالتزيل وامرارات ويل المعروف به بيضاه ي از قاضي ابوالخير عبدالله بن تمريضاه ي شرازي شافعي (م100 هـ) من ١٤٧) rr

(تغير مظهري ازعلامه قاضي شاه الله ماني ي على محدوى (م ١٣٢٥هه) (اردور جد) نح ٢٠ م ١٣٩) 公

(لباب الآديل في معانى التزيل العروف يتغير خازن از طام على بن محد خازن شافعي (م٢٥٠ ٥) ج الم ٢٢٢) 古 (هـ ارك التزيل وتقائق الآول از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود ملى (م. ١٠٤٠) خي العم ٢٢٢)

••••••••• مَافِي أَنفُسكُم ": جوتبار عدلول من ب-مَاے مراد بُری چیزیں ہیں اور اَنفُس عراد دل یانفس امارہ ہے۔ ول میں ہونے ہے مرادیہ ہے کہ وہ بُری شی جو تمہارے دل میں اس طرح رائخ ہوجائے اوراس میں ساجائے کہ گو یا دل کی صفت بن جائے' یعنی دل کے پختہ برےارادےاورعیوبنفس جوتم لوگوں پرخلا ہر کرو۔ نفسانی اورقلبی بیاریاں بہت می ہیں' مثلاً نفاق' ریا' بے جاتعصب' دنیا کی محبت' تھمانشہادت' غرور' غصۂ پندار' آ ر حرص ترك تو كل ترك صر' حسد' كيية وغير ه'غرضيكه ملكات ردّيها درا خلاق دْميمه سب اس مين شاكل بين -(الحامع لا حكام القرآن ازعلا مدابوعبدالله محمد بن احمد ما تكي قرطبي (مر١٩٨ هـ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت لبنان تي ٣٠٠ ص ٢٣١) (تغيير روح المعاني ازعلامه ابوالفضل سيدمحوو آلوي حتى (م<u>٥ ١٥</u> هه) مطبوعه مكتبه الداوييه ملمان ت^{٣ من ١}٢ و ما بعد) (الغيرات الاحديد ازعلامه احدجيون جونبورك (عمالاه)مطبوعه مكتبه تقانية كأجنل نيثاورس ١٨٨) (تغيير كبير ازامام فخرالدين محد بن ضياء الدين عررازي (مان ه مصوية دارافقريروت لبنان ع ياض ١٣٠) (بدارک التزیل وهاکق الباویل از علامه ابوالبرکات فبدالله بن احمد بن محود معی (م<u>ر ۱۰ ک</u>ره) نج ام ۴۲۲) (ل ب الأول في معاني التزيل المعروف يغير خازن ازعلامة على بن محمد خازن شأفعي (م<u>٢٥٠ ي</u>ره) "جَالس ٢٢٢) (تغییر مظهری از علامه قاضی نیا ،الله یانی تی عثانی مجدوی (سر۱۲۲۵هه) (اردوتر جمه) نی ۲ مس ۱۵۲ كم بعد الله ": الله تعالى تم يتهار كافعال بدن اورفلبي بياريون كاحساب لے گا-محاسبہ سے مرادیہ ہے کہتم کوتمہارے اعمال کی جزادے گا۔ یہ بھی معنی بیان کیا گیا ہے کہ مومن کو گناہ صغیرہ بتائے جائیں گے جب بندہ مومن ان کا قرار کر لے گارب تعالی اپنے فضل ہے ان کومعاف فریادے گا۔اس صورت میں محاسب م ادصرف خبردينا بوگا۔ حباب لینے پر فرشتے مقرر ہیں اللہ کے علم ہے حباب لیس گے مگر حباب لینے کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کی گئی ہے' یعنی محبوبان بارگاہ ایز دی اور مقبولان رب العزت کے افعال کورب تعالی اپنے افعال فرما تاہے' قر آن مجیداد احادیث طیبه میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ (احكام القرآن ازامام ابو كمراحمه بن على رازي حساص (م<u> مع ت</u>ه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان أن الس ١٥٣ ((الجامع لا حكام القرآن از علامه الوعبد الله تحرين احمه ما تكي قرطي (س١٢٨ ٥) مطبوعه دار الكتب العربية بروت البنان في ٣٠ ص١٩٢٠) (تقبير مظيري از علامه قاضي ثناه الله باني تي عناني مجدوي (سر١٢٢٥ هـ) (اردوز جمه) ج٠٠ ص١٥١) 公 (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م <u>٩١١ هـ</u>) وملامه جلال الدين محلور عكته يعل مَدَعرمه) (مغيرصاوي ازعلامه احمد بن محرصاوي مالكي (معداه) مطبوعه مكتبه يقبل مكد عربه اج امس ١٣٥) ☆ (لباب الآويل في معاني التو ل العروف يتغير خازن از علامة في بن محمد خازن شابعي (م182 يعه) ج النس ٢٢٥) 公 (تغيير روح المعاني از علامه الوافضل سيرمحود آلوي حني (م2 يزاه) مطبومه مكتبه لعداد بيدمان تي ٣٠ ص ١٥) (النغيرات الاحماييه ازعلامه احرجيون جونيوري (م<u>١٣٥٠) ه</u> مطبور مكتبه تفانيه يخله جنل يثاور ع ١٨٨) ů. (انوارالتنزيل وامراراتياديل السروف به بيضاوي از قاضي ابواخير عبدالله بن همر بيضاوي شيرازي شاحي (م<u>ر ١٨٥</u> هـ) مم ١٤٠١) ☆ (تقبير كبير از المامنخ الدين محرين ضاءالدين مررازي (ع٢٠١ه) مطبوعه دارالفكريروت لبنان ع يام ١٣٣٠) 立 (منير القرآن المووف بغيراين كثير حافظ قادالدين التعبل بن قرين كثير شافق (ميركية ه) ج) جا المسام ٢٣٠)

545

1+1+1+1+1+1+1+1+1+1+1+

1+1+1+1+1+1+1+1+

إمسائل شرعيه:

الله تعالى جل بجره الكريمةم مخلوق كاما لك ہے متمام مخلوق اى كى پيداكى ہوئى ہے سبكارب وہى ہے كائنات ميں كوئى شى اليى نبيس جواس كى مِلك ميں شہواشياء خواہ مادى ہوں ياغير مادى نهارے مشاہدہ ميں آئيں ياشآ كيں نهارے علم ميں ہوں يا شہوں 'وہى مالك كائنات ہے 'قر آن مجيداورا حاديث طيب ميں بے شارواضح نصوص اس پردلالت كرتے بيں ۔

ارشادر بانی میں ای کابیان ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمُواتِ وَالْآرُضَ فِي سِتَّةِ آيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوى عَلَى الْعَرُشِ يُغُشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطُلُبُهُ حَثِيْشًا وَّالشَّمُسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَتَّحُواتٍ ، بِإَمْرِهِ ، آلالَهُ الْخَلُقُ وَالامُرْتَبِرَكَ اللهُ رَبُّ (موره الاعراف آیت ۵۳)

بِ شک تمہارارب اللہ ہے جس نے آسان اورز مین چودن میں بنائے پھرعرش پراستوافر مایا جیسااس کی شان کے لائق ہے رات دن کوایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلداس کے بیچھے لگا آتا ہے اوراس سورج اور پیا نہری اور چاند تاروں کو بنایاسب اس کے عکم کے دیے ہوئے من لوای کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا 'بری برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

چونکہ کا ئنات میں سے زمین اورآ سان اوران کی بعض اشیاء ہی ہمارے احاطہ احساس میں ہیں اس لئے استدلال صرف انہی کا بیان ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کریم جل مجدہ کی مخلوق کا شار مخلوق کے علم میں نہیں آ سکتا۔ میں شار انہ میں ا

وَمَاجَعَلُنَاۤ اَصْحَبَ النَّارِ اِلَّامَلَيْكَةُ وَمَاجَعَلْنَاعِدَّتَهُمُ اِلَّافِشَةُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُو الْيَسَتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوتُوالْكِتْبَ وَيَزُدَادَالَّذِيْنَ امَنُوْ آلِيُمَانَاوَلَايُرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوتُواالْكِتْبَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضَّ وَالْكَفِرُونَ مَاذَآارَادَاللهُ بِهِذَامَثَلا ء كَذَلِكَ يُضِلُّ اللهُ مَنْ يَشَآءُ ء وَيَهُدِي مَنْ يَشَآءُ جُنُودَرَبَكَ اِللَّهُوَ ء وَمَاهِيَ الَّذِيْرَى لِلْبَشَرِيمَ

اورہم نے دوز خ کے داروغہ نہ کئے مرفر شتے اور ہم نے ان کی یہ گئی نہ رکھی مرکا فروں کی جانچ کواس لئے کہ کتاب والول کو یقین آئے اور ایمان والول کا ایمان برصے اور کتاب والول اور مسلمانوں کوکوئی شک ندر ہے

أحكام القرآن محمد

اورول کے روگی اور کا فرکمیں اس اچنے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب یونمی اللہ گمراہ کرتا ہے جے جا ہے اور ہدایت فرماتا ہے جے جا ہے اور تمہارے رب کے تشکروں کواس کے سواکوئی نہیں جانتا اور وہ تونہیں مگر آ دی کے لئے

نت. (سورة المدرّ آيت ۳)

🖈 (إ حكام القرآن ازامام الويكراحمد بن على رازي بصاص (م مصح عدداد الكتب العربية بيروت لبنان ني اس ٥٣٠)

🕸 (تغییر القرآن المعروف بینیراین کثیر حافظ محاوالدین استعیل بن قربن کثیر شافعی (مین یونید) جامس ۳۳۷)

☆ التغييركيير ازامام فخرالدين محرين فيا والدين عمروازي (علاقة ع) مطبوعه دارالفكر بيردت لبنان عام ١٣٣٥)

(تغییر روح المعانی از علامه ابوالفعنس سیدمحود آلوی حق (م<u>۵ عا</u>مه ۵) مطبوعه مکتبه ایداد بیدان ت ۲ مس ۱۲)

(لباب الناويل في معاني النزيل العروف بتغيير خازن از علامة على بن مجد خازن شافعي (م<u>41</u>2هـ) من المسترحان (لباب النام المسترفعان النام المسترفعان النام المسترفعان النام (مراكب النام المسترفعان النام المسترفعان النام (مراكب عبد الله بن المهربية المسترفعان المسترفعان

(مدارك استر مي وقعا في الباديل ارعلا صابوا براه بي مبدالله بن الحديث فود في الم من اليه عن المسترا) . (تغيير جلالين از علا مدحافظ جلال الدين سيوفي (م يا او هه) وعلا مدجلال الدين قلي مطبوعه مكتبه فيعل مد عرمه ك

(مسرطان از علامه حادظ جلال الدين سيوی (م الق هه) وغلامه جلال الدين مسوعه ملتبه من مليم رمه) (تغيير صادي از علامه احمد بن مجمد صادي ما كلي (م الارسالية) مليوند مكتبه فيصل كديم رمان ما اس ١٣٥)

ين (تعيير صادي از علامه احمد بن محمد صادي ما ملي (مهم ۱۳۳۳ هه) مطبوعه ملته ينسل مكه مرمد خ۱ ش ۱۳۵) ينه (اتوار التوسل وامرار الآو لل العمر وف به بيضا وي از قاضي ابوالخير عمد الله بن تعريبضا دي شيرازي شافعي (م ۱۸۵ هه) م ۲۵۵ م

(تغییر مظهری از علامه قاضی شاه الله یانی تی عمّانی محددی (م<u>۱۳۲</u>۵هه) (اردوز جمه) نج ۳ م ۱۵۰)

الله رب العزت ما لک حقیقی جل مجده انکریم نے اپنی مخلوق کو بعض اشیاء کا ما لک بنادیا ہے ٔ مثلاً فلاں زمین زید کی مِلک ہے ' فلاں مکان کا انور ما لک ہے 'فلاں مُلک کا بادشاہ نورالدین ہے' رب تعالی نے اموال اور جانوں کو بندوں کی مِلک فرمایا۔

مومن کی شان میں وار دہوا:

公

tr

إِنَّ مَاالُهُ مُ وَمِنْ وَهُ الَّذِيْنَ امْنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوُ اوَجْهَدُوُ ابِامُوَ الِهِمُ وَٱنْفُسِهِمُ فِي سَبِيْلِ اللهِ،

اُولَئِكَ هُمُ الصَّدِقُونَ ١٨٠ (سوره حجرات آيت ١٥٠)

ایمان والے تو وہی ہیں جواللہ اوراس کے رسول پرایمان لائے پھرشک نہ کیا اورائی جان اور مال سے اللہ کی راہ

میں جہاد کیا 'وہی سیج ہیں۔

مومن كوارشاد موا:

اِنْفِرُواْ اَحِفَافًا وَّقِقَالُا وَجَاهِدُو الإِمْوَ الِكُمُ وَ اَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ذِلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمُ إِنْ كُنْتُمْ تَعُلَمُونَ اللهِ وَ اللهِ عَلَى اللهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمُ إِنْ كُنْتُمْ تَعُلَمُونَ اللهِ كَلَ وَ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُولِ عَلَى اللهُ عَل عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ ع

ببودیوں کے عیوب کے معرض بیان میں ارشادر بانی ہے۔

وَأَخُذِهِمُ الرِّبُواوَقَدُنُهُو اعَنُهُ وَأَكْلِهِمُ آمُوالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ، وَأَعْتَدُنَالِلْكَفِرِيْنَ مِنْهُمُ عَذَابًا النِّمَاجَ وَأَخُذِهِمُ الرِّبُواوَقَدُنُهُو اعْنَهُ وَالْبَالِيْمَاجَ اللَّاسِ بِالْبَاطِلِ ، وَأَعْتَدُنَالِلْكَفِرِيْنَ مِنْهُمُ عَذَابًا النِّمَاجَ اللَّاسِ بِالْبَاطِلِ ، وَأَعْتَدُنَالِلْكَفِرِيْنَ مِنْهُمُ عَذَابًا النِّمَاجَ اللَّهُ اللَّالِي اللَّهُ اللَّالِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللِّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللِّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالِي اللَّهُ اللَّالِي اللَّهُ اللَّالِمُ الللَّالِي اللَّالِي اللَّالِي اللَّالِي اللَّالِي اللَّالِي ال

اوراس کئے کہ وہ سود لیتے 'حالا تکہ وہ اس ہے منع کئے گئے تھے اورلوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اوران میں

جو کا فرہوئے ہم نے ان کے لئے در دناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

547

احكام القرآن محمده محمده محمده محمده محمده محمده محمده ان آیات میں اوران جیسی کثیر آیات اورا حادیث میں مال وجان کولوگوں کی مِلک قرار دیا گیاہے' پیدملک مجازی اوراللہ کی عطا کردہ ہے۔اللہ تعالی کی مِلک کی حصر کی آیات اوران آیات میں کوئی تضاد نہیں محقیقی اور بجازی و آتی اور عطائی کا فرق ملحوظ رکھنے سے مسئلہ آسانی سے سمجھ آ جا تا ہے ای طرح اللہ تعالی معطی ہے اس نے اپنے محبوبوں کوعلم ، قدرت اورا ختیار جیسی صفات عطافر مائی ہیں محبوبان رب العزت کی صفات عطائی ہیں 'اگرذ اتی اورعطائی 'حقیقی اورمجازی نسبت كالحاظ ندركها جائة ودنيا ميس كوئي كسي شي كاما لك نه مؤجو بدابهة خلاف عقل وُقل بــــ * انخ احکام میں ہوتا ہے اخبار میں نہیں ہوتا 'خبرے اگر تھم شرعی مفہوم ہوتو اس کا گئے جائز ہے۔ قرآن مجید کی مندرجہ بالاآیت مبارکہ محکم ہے کیونکداس میں خرہے۔ (احكام القرآن ازامام ابوبكراحد بن على دازي بصاص (م عصره) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ج اص ٥٣٧) (الحامع لا حكام القرآن أزعلامه الإعبدالله محمد بن احمد ما فكي قرطين (م ٢٦٨ ٥) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان ت ٣٠٠ س ٢٢٠) (تغيير روح المعاني از علامه ابوالفعنل سيرمحود آلوي حقى (م2 سيراهه) مطبوعه مكتبه ابداد به مكان ج ٣ ص ١٣) (مدارك التز بل وحقائق الباديل از علامه ايوالبركات عبدالله بن احمد ين محود عني (مروايه هه) ج احم ٢٢٣) (لباب الآه بل في معانى التزيل المعروف يتغيير خازن از علامة كلي بن مجمد خازن شاقعي (١٣٥٧ هـ) ج اص ٢٢٣) (النغيرات الاحمد ازعلامه احمد جيون جو نيوري (م١٣٥١هه) مطبوع مكتبه تقانيه كله جنلي نيثاورس ١٨٨) حشر ٔ حساب و کتاب برحق ہے مالک ومولی جل وزاسراہے بندوں سے حساب لے گا، نیکوں کوان کے نیک اعمال کی بہتر جز ااور نافر مانوں کواپنے کرتو توں کی سزالمے گئ حساب و کتاب کاعقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں ہے ہے' اس کی قطعیت کا نکار کفر ہے ٔ صد ہا آیات مقد سہیں اس کا بیان ہے ندکورہ بالا آپیتِ میں اس کا بیان ہے۔ (الغيرات الاحمد ازعلامه احمرجيون جونيوري (م٢٥١١هه) مطبوعه مكتبه تقانيه كله جنلي ايثاوراص ١٨٨) (انوارالتزيل واسرارات ويل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شاقعي (م ١٨٥٧هـ) م ١٤٤) (تغيير دوح البعاني از علامه ابوالفضل سيرمحمود آلوي حتى (م2 ساله) مطبوعه مكتبه امداديد مكان ج ٣ ص ١٥) (تغيير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م ااو هـ) وعلامه جلال الدين محلي مطبوعه مكتبه يعل مد كرمه) (تغيرصادي ازعلامه احد بن محمصادي اللي (ميهم اه) مطبوعه مكتبه فيصل مد مرمه ج اس ١٣٥) (لباب الباويل في معاني التزيل العروف بتغير خازن ازعلامة على بن محدخازن شافعي (م٢٥٧ هـ ١٤) خ الم ٢٢٥) ۵﴾ قيامت كامحاسيد دونوعيت كابوگا كالبديير (0)

(0) محاسبه پیر یعنی آسمان محاسبۂ اللہ تعالی اپنے ٹیک بندوں سے محاسبہ پیر فر ہائے گا انہیں ان کے نارواافعال کی خبردے گا بندہ مومن کا نیخ ہوئے افرار کرے گااوراپنے کبیرہ گناہوں سے ڈررہاہو گا اللہ تعالی فرمائے گا کہ میں نے دنیامیں مجھے رسوانہ کیا 'تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھااب میں نے تیرے گناہ اینے فضل سے معاف فرمادیے ہیں 'یہ حساب پیرے۔

540

الله تعالى ارشادفر ما تا ي:

فَأَمَّاهُنُ أُوتِيَ كِتبُهُ بِيَعِينِهِ ﴿ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًايَّسِيرٌ ا ﴿ وَيُنْقَلِبُ إِلَى اهْلِهِ (سورةالانشاق٤ ٩)

تووہ جوانیانامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب تہل حساب لیا جائے گااوروہ

اینے گھر والوں کی طرف شادشادیلئے گا۔ اس مفہوم کوحدیث شریف میں بیان کیا گیاہے:

إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى يُدُنِيُ الْمُؤُمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَتَفَهُ وَسَتَوَهُ مِنَ النَّاسِ وَيُقَرِّره ْ بذُنُوبِهِ فَيَقُولُ آتَـعُرِ فُ ذَنُبَ كَذَاآتَعُوفُ ذَنُبَ كَذَافَيَقُولُ نَعَمُ إِي رَبِّ حَتَّى إِذَاقَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَايَ فِي نَفُسِهِ أَنَّهُ قَدُ هَلَكَ قَالَ : فَإِنِّي قَدُسَتُرْتُهَاعَلَيْكَ فِي الدُّنْيَاوَ آنَااَغُفِرُ هالَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ يُعْطِيُ كِتَابَ حَسَنَاتِه بِيَمِينِهِ وَأَمَّاالُكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هُوْ لَآءِ الَّذِينَ كَذَّبُو

اعَلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلالَعُنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

(رواه الانتساحير والبخاري وسلم والنسائي وابن باجرَّن ابن عمرُ بحواله _____) (الفضل الكبير مُخْصِرَشر تالجامع الصغيرللعنا دي از امام عبدالروّف مناوى شأفعى (م<mark>٣٠٠ إ</mark>هـ) مطبوعه وارالاحيا ، الكتب العربيطيسي البالي الحلبي وشركاءً " حامْس ١٣٩)

-1+1+1+1+1+1+1+1+

الله تعالى بنده مومن كوقريب كرے گااس برسايه رحمت فرمائ گااورا سے لوگوں كى نگاہ سے پوشيدہ کردے گا'اس کے گناہوں کااعتراف کرائے گا'فرمائے گا' کیاتو فلال فلال گناہ کوجانتاہے' (جوتونے کئے) بندہ مومن عرض کرے گا ہاں اے میرے رب بہاں تک کہ وہ اینے گنا ہوں کا قرار کرلے گااور محسوں کرے گا کہ وہ ہلاک ہوگیاہے ٔ رب تعالی فرمائے گا بے شک میں نے د نیامیں تیرے گناہوں پریردہ ڈالے رکھااورآج میں وہ گناہ معاف فرما تاہوں' پھراسے نیکیوں کا دفتر اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا' کافراورمنافق کو برسرعام کیے گابیدوہ ہیں جنہوں نے اپنے رب كى تكذيب كي هي خبر دار: ظالمون يرالله كي بين كار-

(ب) محاسبة مير يعنى تخت حساب بدي كه بنده نافر مان كواس كے گنا ہول نافر مانيوں كفر فسق اور سركشيول كے بدلے بخت ترین عذاب دیا جائے گا' بیرمحاسبہ کا فروں' فاسقوں' ظالموں اور نا فر مانوں سے لیا جائے گا' ند کورہ بالاحديث شريف ميں اس كاذ كرہے۔

اس کی کیفیت کابیان ارشادر بانی میں موجودے:

وْكَانَ يَوْمَاعَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيُرًا ٦٦ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُوُلُ يلْيَتِنِي اتَّخَذُتُ (سورة الفرقان آيات ٢٤١٢١) مَعُ الرَّسُول سَبِيلا ١٠

اوروہ دن کا فروں پر مخت ہے اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چباچیا لے گا کہ ہائے: کسی طرح سے میں نے اس رسول کے ساتھ راہ کی ہوتی۔

```
احكام القرآن
```

نيزارشادرباني ہے۔

2

T

فَذَالِكَ يَوْمَنِذٍ يَوُمٌ عَسِيرٌ ﴿ عَلَى الْكَفِرِينَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ١٠٠١ (سورة المدثر آبات ١٠٠١)

تووہ دن کڑادن ہے کا فرول پرآسان کہیں۔

عاسيعسراورموا خذه ايك بى كيفيت كروتام بين بخلاف محاسب يسركداس مين مواخذه لازمنيس

(احكام القرآن ازامام الوكمراحمد بن على رازي وسامي (م معتره ما مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان جاس ٧٥١)

(الجامع لا حكام القرآن از علامه ايوعيد الله تحدين احم ما لكي قرطين (م ٢٢٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان ت الم ٢٢٠٠٠)

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین مجدین ضیا دالدین عمر دازی (۱۹۲۰ هه) مطبوعه دارالفکرییروت لبنان ج ۴ م ۱۳۵) (لباب اتبادیل فی معانی اثنز بل المعروف یغییر غاز ن از علاسکی بن مجد خاز ن شافعی (۱۸۶۰ ۵ م ۱۳۵) ج ۱ م ۲۲۵)

(کیاب الیادی معان النزیم می العمود ف بیشبیرهازی از علامت ی من حمدهازی شامی از موقع بیده می کاشی د (تغییر مظهری از علامه قامی شاه الله یاتی می محمای مجددی (م<u>وقع ال</u>ه) (اردوز جسه) شیخ ۱۳ می ۱۵)

(تغییر جلاکین از علامه حافظ جلال الدین بیوجی (م <u>۱۱۹</u> هـ) دعلامه جال الدین محلی مطبوعه کمته فیعل مکرمه)

🖈 (تغیر صاوی از علامه احمد بن محمر صاوی مالکی (۱۲۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیعل که ترمه ن ۱۳۵ می ۱۳۵

الله (تغيير دوج المعاني ازعلامه ابولفضل سيدمحمود آلوي في (مره علاه ع) مطبوعه مكتبه الداديه لمان "ج٣٠م ١٥)

(ممبرروح المعالی) زعا مهابوالمسل مید محتوره توسی می (مرک محتابه استه و مد ملتبه امداد پیدممان من ۳۳ س ۱۵) (تغییر القرآن المعروف بیفیر این کثیر هافقاه الله من المعیل بن همر بن کثیر شافعی (مرم ۷۲ کیده) من الم ۳۳)

٦٠﴾ الله تعالى جل بحده الكريم اگرچا ہے تو كبيره گناه بھى بخش دےاوراگرچا ہے توصغيره گناه پرمواخذه فرمالے اس پركوئی شی

لاز منہیں اس کا عدل یہ ہے کہ اعمال کی جز ابقدراعمال دے گا البتہ کا فراور شرک کی مغفر نے نہیں فرمائے گا۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ اللهُ لَا يَغُفِرُ آنُ يُشُرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشُرِكُ بِاللهَ فَقَدافَتَرَى الْمُاعَظِيمًا اللهُ

بِ شک اللہ اے نہیں بخشا کہ اس کے ساتھ کفر کیاجائے اور کفرے نیچ جو پچھ ہے جے جاہے معاف فر مادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک تھمرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔ (سورۃ النسآء آیت ۳۶) نیز ارشادر بانی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ وَمَنْ يُشُرِكُ بِاللهِ فَقَدُ صَلَّ صَلَالاً وَمَا لَا اللهُ فَقَدُ صَلَّ صَلَالاً وَمَا يَعْفِرُ أَنْ يُشْرِكُ بِاللهِ فَقَدُ صَلَّ صَلَالاً وَمَا يَعْفِرُ أَنْ فَا لَا اللهُ فَقَدُ صَلَّا صَلَالاً وَمَا لَا اللهُ فَقَدُ اللَّهُ اللَّلَّاللَّهُ اللَّهُ اللَّلَّاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا الل

الله اسے نہیں بخشا کہ اس کا کوئی شریک تھم رایا جائے اور اس سے پنچ جو کچھ ہے جسے جاہے معاف فرمادیتا ہے اور جواللہ کا شریک تھم رائے دور کی گمراہی میں مڑا۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۱۲)

﴾ ﴿ الوارالتزيل وامرارات ويل المروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضادي شيرازي شأفي (١٨٥٨ =) ص ١٤٧)

(الإب النَّاهِ بْلِي مُعانى التَّرْيِ لل المعروف يغير خازن ازعل من محمر خازن شافعي (م٢٥٠٤هـ) ج المس ٢٢٥٠٣١)

🖈 (تغيركبر ازامام فرالدين فحرين شياء الدين عررازي (١٣٠٠ هـ) مطبوعدار الفكربيروت لينان مع ١٢٥٤)

المنظم (تغییر دوج العانی از علامه ابوانفضل مید محمود آلوی ختی (مردی تا اهد) مطبوعه مکتبه امدادید امان جساس ۲۷) ۱۵ (تغییر مظهری از علامه قانسی شاه الله یانی چی عالی مجد دی (می ۱۳۵۶ هه) (اردوز جد) جساس ۱۵۳

۱۲۷ (نفیر مظهری از طاری قامان با فاقد یا کی تی علی مجددی (۱۳۳۰ه) (ادود ترجمه) تی تا هم (۱۵۳۳ه) ۱۲۰ (نفیر القرآن العروف تینیه این کشه هاه کاماله می استعمال بین عربی کیشر شافعی (۱۳۳۸ه)

FEO

```
﴿٤﴾ قصد كے چندمرات بين برايك كاظم الك بـ
                                                                              ماجس خاطر حديث فس هم (اراده) عزم-
قصد کے آخری مرتبوع مرمواخذہ ہے گناہ کاعزم اگر چیمل میں نہ آیا تا ہم اس پربھی مواخذہ ہوگا، گناہ کے نصو
          ير مواخذه نبيل مواخذه هقيقة عزم گناه پر ب وسو سالله تعالى معاف فرمادے كا كدان پر بنده كواختيار نبيل _
                                                                                                   سے مدیث شریف میں ہے۔
                                                    إِنَّ اللَّهُ تُعَالَى لِامَّتِي عَمَّا حَدَّثَتُ بِهِ ٱنْفُسُهَامَالُمُ تَتَكَّلُمُ بِهِ ٱوْتَعْمَلُ بِهِ
       (رواه الائميا بخاري وسلم وابودا ؤدوابن مليه والنسائي والتريذي عن الي هريرة والطمر اني عن عمران بن حسين بحواله
                         (الفضل الكبير مخترش آلجاً مع العنيرللمناوي ازامام عبدالرؤف مناوي شافعي (م<u>ست ا</u>هـ)
مطبوعه دارالاحياء الكتب العربية يسى البابي الحلمي وشركاء أج1 مس110)
بے شک اللہ تعالی میری امت کے وسوسوں کومعاف فر مادے گاجب تک منہ ہے اس کا اظہار نہ کریں یا اس پر عمل :
         ( تغيير و ح المعاني از علامه الوافضل سيرمحوه آلوي خفي (م٢٥٤ هـ) مطبوعه مكتبه الدارييه مثان ٢٠ م ١٢٠٠)
           (النغيرات الاحمديد ازعلامه احمرجيون جونيوري (ع٢٥١١هه)مطبوعه مكتبه تقاني كله جنلي نثاور ص١٨٨)
                                                                                                           公
    (تغييركبير ازامام فخرالدين محمد بن خيا الدين عمر رازي (١٣٦٠ هـ) مطبوعه دارافكر بيروت كبنان يُ يُ سُ ١٣٣٠)
                                                                                                           公
                 (انوارالتزيل دامرارالياديل المعروف به بيضادي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بضاوي ص ١٥١)
                                                                                                           2
     ( تغییر جلالین از ملامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۱۱۱ هـ هـ ) وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه تکرمه )
                                                                                                           14
                 ( تغییرصادی از علامهاحمد بن محمرصادی مالکی (مهم ۱۳۲۳ه ) مطبوعه مکتبه قیصل کد مکرمهٔ خ اس ۱۳۵)
خاطرنفس دومم پر ہیں ایک وہ جوزائل ہوجائے اے وسوسہ کہتے ہیں دوسرے جس کے کرنے پرقصد پختہ ہوجائے
                                                                                                   عزم ب مواخذه عزم يرب
                                                                                                                    ارشادر بانى ب:
                   لَايُؤَاحِدُكُمُ اللَّهُإِللَّغُوفِيِّ أَيْمَانِكُمُ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَاكَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّاعَفُورٌ حَلِيُمٌ ٦٠
       التهمين مين يكرتاان قسمول مين جوباراده زبان سے نكل جائے الى اس يركرفت فرما تا ہے جو كام تبارے
                                                                                       دلول نے کئے اور اللہ بخشنے والاحلم دالا ہے۔
           (سورة البقرة آيت ٢٢٥)
                                          آیت مبارکہنے واضح فرمادیا کہ مواخذہ عزصمیم پر ہے بحض خاطرنفس پرہیں۔
       ( تغيير كبير ازام مخرالد من محد بن ضاءالد من مررازي ( م٢٠١ه ٥) مطبوعه دارالفكر بيروت لبناج ٢٥٥٥)
   (لياب الياويل في معاني التنزيل المعروف يغيير خازن إز علاميلي بن مجمه خازن شافعي (م٢٥ ١١٥ ) ٢٠٠٥ من ١٠٠٠)
    ( تغيير القرآن المعروف يغيرابن كثيرها فظ مماوالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (مراعيه م) نامس ٣٣٥)
       (يدارك التفريل وحقائق التاويل از علامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود طل (مرواييه هـ) ن النس ٢٢٢)
                 ( تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یالی تی عمّالی مجددی ( م۲۲۵ه ۵) ( ارود ترجمه ) ن ۲ مس۱۵۱)
           (النغيرات الاحمريه أزعلامه احمد جيون جونيوري (ع٢٥ الاهه) مطبوعه مكتبه تقانية كله جني ايشاوراص ١٨٨)
     ( تغيير كبير ازامام في الدين في بن شياء الدين غررازي ( مات ه ) مطبوعة دار الفكر بيروت البنان ي الم ١٣٦٧)
        (مدارك التوليل وتفائق النَّاويل از ملامه ابوالبركات فيدالله بن احمد بن تموسفي (مروايه ه) ننَّ احس ٢٢٢)
```

```
احكام القرآن
                                                                                         ﴿ ١٠﴾ اخفاء شهادت كناه يأس يرمواخذه موكا-
      (الحامع لا حكام القرآن از علا مهابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعه دا دالكت العربيه بيروت لبنان تي ٣٠٣ مي ٣٢٣)
                  (لياب الناديل في معانى التزيل العروف يقير خازن ازعلامة كل بن تحمة خازن شافعي (م٢٥٧ ١٥ ) ج الص٢٢٣)
                                ( تغییر مظیری از علامه قاضی ثناءالله بانی تی حبانی مجدوی ( ۱۲۲۵ ه ) (اردورّ جمه ) ج۲ م ۴ م ۱۵۰ )
                                                                 کا فروں ہے دوتی اوراس کاعزم کناہ ہے اس پرمواخذہ ہوگا۔
                                                                                                              الثدتعالى ارشادفر ماتاب
                                                                       لَا يَتَّحِدُ الْمُؤُمُّونَ الْكُفِرِيْنَ أَوْلِيَّآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيُنَ.
                  (سوره آل عمران آیت ۲۸)
                                                                         مسلمان کا فروں کواینا دوست نه بنالیں مسلمانوں کےسوا۔
                 ( تغییر مظهری از علاسة تاضی ثناءالله یانی تی عثانی مجد دی ( ۱۳۵۰ هه ) ( اردوز جس) نیم ۲ من ۱۵۰)
( لباب الناه مل فی معانی التزیل العمر وف یه نیمیر هازی از علامه قلی بن مجمه خازن شاقعی ( م<u>۲۲۰ م</u> ۵) نیم ۲۲۱)
     (الحامغ لا حكام القرآ ل وازعلامه ابوعبدالله محدين احمد مالكي قرطبي (م ٢٧٨ هه) مطبوعه دار الكتب العربية بيروت البنان تي ٣٠٣ ص ٣٢٣)
  ﴿١٢﴾ اگر کوئی بات جی میں ہو تکراس کا ظہار زبان سے نہ ہواس پر حکم نافذ مہیں ہوتا 'مثلاً دل میں طلاق کا ارادہ ہے جب تک
                                             زبان ہے تلفظ نہ کرے گاحکم طلاق نہ ہوگا'ای طرح عتق' بیع' صدقہ' ہیدوغیرہ۔
      (احكام الغرآن ازامام ابو كمراحد بن على دازي بعدا من (م مصحاحه) مطبوعددا دالكت العربية بروت البنال أن اس ٥٣٤)
(الحاص لا حكام الغرآن ازعلا سابوعبدالله تحدين احد ما كي ترقيي (م ١٩٢٨هـ) مطبوعد دادالكت العربية بروت لينان ن ٣٢٠ م ٣٢٠)
                  ﴿ ١٣﴾ ليلي كے ارادہ يريكي لهي جالى ہے اور براني كے ارادہ ير براني مبين لهي جالى 'جب تك براني كرنہ لے۔
                                                                                                             الله تعالى ارشادفر ما تا ہے:
         أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَشَقَبُّلُ عَنْهُمُ آحُسَنَ مَاعَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُعَنُ سَيَاتِهِمُ فِي آصُحٰبِ الْجَنَّةِ وَعُدَ الصِّدُقِ
                   (سورة الاحقاف آيت ١١)
                                                                                                              الَّذِي كَانُوْ ايُوْعَدُوْنَ ٦٠
         یہ ہیں وہ جن کی تیکیاں ہم قبول فر مالیں گے اور ان کی تقصیروں ہے درگذر فر مائیں گے جنت والوں میں سچاوعدہ
                                                                                                                     جواليس دياجا تاتھا۔
           (ا حکام القرآن از امام ابو کمراترین ملی رازی ها من (مریح سات) مطبوعه دارا لکتب العربیه بیروت لبنان جام ۵۳۷)
(مقیر القرآن العروف بقیر این کیثر حافظ تا دالدین العملی بن عمرین کیثر شافعی (میریم کید) جام (میرو)
۱۳ ) روز حساب سر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ہرایک کے ساتھ سر سر ہزار ہوں گے وہ بھی بلاحساب
جنت میں جاتیں گے اس کے بعداللہ رب کریم تین لپ بھر کر جنت میں بلاحساب داخل فرمائے گا۔اللہ تعالی کے لپ
کا اندازہ کی کوئیں ' پہلی مرتبہ داخل ہونے والے وہ ہوں گے جوخود کامل تھے اور دوسروں کو کممل فرماتے تھے دوسرے
لپ میں کامل داخل ہوں گے تیسرے لپ میں اللہ مے محبوب ہوں گے بلاحساب جنت میں داخل ہونے والے الل
                         (تغيير مظهري از علامه قاضي شاه الله ياتي يق حاتي تجد دي ( ١٣٢٥هـ ) ( اردور جمه ) ٢٠٠ ص١٥٣ و ما بعد )
                                                           ﴿٥١﴾ قيامت كوكاسبك دن كى مقدارايام دنيامين سے نصف يوم موكى-
                                  ( تغیرصادی از علامه احمد بن محرصادی مالکی (۱۳۳۳ه ) مطبوعه مکتبه فیمل مکه کرمه ن احساا)
                                                               쇼쇼쇼쇼쇼
```

باب(۵۱):

﴿ تَكَلِيفُ مَالَا يَطَاقُ خُطَا اورنسيان ﴾

﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ ﴾

لايُكَلِّفُ اللهُ نَفُسًا إِلَّا وُسُعَهَا ، لَهَامَ اكْسَبَتُ وَعَلَيُهَامَا اكْتَسَبَتُ ، رَبَّنَا الْاَيُكَ اللهُ نَفُسِيْنَا أَوُ اَخُطَانُنا ﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلُ عَلَيْنَا اصرًا كَمَا حَمَلُتَهُ وَلَا تُحْمِلُ عَلَيْنَا الصرَّاكَمَا حَمَلُتَهُ عَلَى اللَّهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنَا وَاعْفُ عَنَا وَاغْفُ عَنَا وَاغْفُ عَنَا وَاغْفُ عَنَا وَاغْفُ عَنَا وَاغْفُومُ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَاغْفُومُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ اللهُ وَلَا اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَاللَّهُ وَلَا اللهُ وَاللَّهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّ

(مورة القرة آيت (٢٨١)

الله کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالٹا مگراس کی طاقت بھڑاس کا فائدہ ہے جواجھا کمایا اور اس کا نقصانہے جو برائی کمائی'اے رب ہمارے: ہمیں نہ پکڑا گرہم بھولیں یا چوکیں' اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ دکھ' جیسا تونے ہم سےا گلول پر رکھا تھا' اے رب ہمارے! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہؤاور ہمیں معاف کراور بخش دے' اور ہم پر مہرکر' تو ہمارا مولی ہے تو کا فرول پر ہمیں مدددے۔

حل لغات :

古

آیک آف ": تکلیف سے بنا ہے اس کامادہ مگلف ہے جس کامعنی ہے مشقت تکلیف سے مراد بھاری احکام ہیں ' اصطَّلاح شرع میں کسی کے ذمے بچھا حکام لازم کردینے کو تکلیف کہتے ہیں 'چھوٹے بچوں کوغیر مکلّف اس لئے کہتے ہیں کدان کے ذمے کوئی شرع حکم نہیں 'شرعی تکلیف کے لئے عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔

(النفروات في غريب القرآن از علامه حسين بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصغباني (ع ٢٠٠٥ هـ) مس ٣٣٩) (مصارح المنز "جع"م ٢٠٠٥)

(الجامع لا حام القرآن ازعلا مدايوميدالله يحرين احمر بالى قرطى (م ١٦٨٠ حد) مطبوعد دارالكت العربيديروت لينان ن ٢٠ص ٥٠٩)

(تغییرروح النعافی از علامه ایوالفشل سیومحمود آلوی خفی (مردع ۱۳ هه) مطبوعه کتبه اهداد بید مان تا ۳ م ۱۹۰) (لباب الآویل فی معانی التو بل المعروف بیشیر خاز ن از علامه تلی بن محد خاز ن شافعی (مردی یع ۲۳ م) تا اص ۲۳۱)

ر باب المادي معالى المورف بريم حارب المعادية على المراف (موضيع هـ عام من المراف المراف المراف المراف المراف ا (هدارك المقر بل وهما من الباويل از ملامه ابوالبر كانت مبدالله بن احمه بن مجبور في (مراضيع هـ) من المس (rra

حكام القرآن -•••••••• الَّهُ وَسُعَهَا " :وُسُع كِ دومعني بين ممكن أسمان يعني جوكياجا سكا أكر چه مشقت بود ومراجوآ ساني بي كياجا سك آیت میں دوس نے معنی مرادیں۔ (المفروات في غريب القرآن مطبوعة ورحمه كارخانة تجارت كتب كرا يي ص ٥٢٣) (تغيركبر ازامام فخرالدي محدين ضاءالدي مررازي (ع٢٠١هه)مطبوعه وارالفكربيروت لبنان تاعم ١٣٩) (الحامع لا حكام القرآن الإعلامة الوعبد الذكر بن احمد ما كلي قرطبي (م ٢٦٨ هه) مطبوعة دارالكتب العرب بيروت البنان ج ٢٠٠٣ من ٢٠٠١) (تغييررون المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحووآ لوي حتى (مره عاله)مطبوعه مكتب اهداد يدلمان ج٣٠ ص ٢٩) (لاب الآول في معانى التو لل المعروف يغير خازن از علام على بن محمة خازن شافعي (م٢٥٧ عه) ج) الم المرام (مدارک التو لل وها کن الباول از علامه ابوالبر کات عبدالله بن احمد بن محود علی (م مره ایسه) جامع ۲۲۷) آیت ہے مرادیہ ہے کہ اللہ تعالی بندے کوان احکام کا مکلّف کرتا ہے جو دہ آسانی اور سہولت ہے ادا کر سکے وہ احکا فرض نہیں کرتا جو بندے کی وسعت سے زیادہ ہوں۔ (احكام القرآن ازام ابو كراحد بن على دازى بصاص (م مع عدد مطبوعد داد الكتب العرب بيروت البنان أن اس ع٥٠) (احكام القرآن از علامه ابو بمرقحه بن عبدالله المعروف بابن العرلي مالكي (١٣٣٠ه ٥) مطبوعه دارلهم فه بيرات لبنان ني الم ٢٦١٣) (الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعبد الذكرين احمه ما كلي قرطبي (م٦٦٨ هـ) مطبوعه دار الكتب العربية بروت لبنان ت٣٠٩ م ٢٢٨) (تغییرالقرآن المع دف یغیرابن کثیر حافظ عمادالدین استعیل بن مربن کثیر شافعی (مین عد) ج اس ۴۳۲) (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۱۱۱ هه) وعلامه جلال الدین محلی مطبور مکتیفیل مکرمه) (تغییرصادی از علامه احدین محرصاوی مالکی (۱۳۲۳هه) مطبوعه مکتبه فیمل مکه کرمهٔ ج اس ۱۳۱) ŵ (انوارالتنزيل واسراراليّاويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م١٨٥٥ هـ) من ١٤٨) 4 (تغییر مظہری از علامہ قاضی تنا ماللہ یائی تی عثانی مجد دی (می١٢٢٥ هه) (اردور جمه) نج ۲ مس ١٥٩) كسب كامعنى ب ظاهرى عمل كرنا كمانى كرنا_ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ گھنسب اور **اکتنس**ب میں کوئی فرق نہیں بعض نے فرمایا کہ اکتساب اہتمام سے کام کرنااورکسب عام ہے خواہ اہتمام ہویا بغیراہتمام کے۔چونکےنفس گناہ بوے اہتمام اورخوثی ہے کرتا ہے اس لئے گناہ کی اکتباب کی طرف نبعت کی گئی ہے اور نیکی چونکہ بالعوم مجوراً کرتا ہے اس لئے اے کب کہا گیا ہے۔ لَهَا مِن لا م َ فَعْ كَ لِنَهُ اور عَلَيْهَا مِن عَلْمِي وبال اور يوجه كے لئے ہے۔
﴿ الْعُرواتِ فَي عُرِب الرّ آن از علام حين بن مُولِعُت اللّه بِالراغب اصْبانی (عامدہ م) ص ٢٣٠) آیت کامعنی بیہ ہے کہ بندہ جونیکی کا کام کرتا ہے اس کا فائدہ ای کے لئے ہے اور جو گناہ کما تا ہے اس کا بوجھ وہ اٹھائے گا' کوئی دوسرااس کے گناہ کے عوض ماخوذ نہ ہوگا۔ (التغيرات الاحمرية ازعلامه احمد جيون جونيوري (ع<u>١٣٥٥)</u> هامطبوع مكتبة تقاني كله جني نيثاورا ص ١٨٩) (احكام القرآن ازامام ابو كراحمد بن على داز كدهاص (م وعده) مطبور ادالكتب مريديرات بنان ن اص ٥٣٩) (تغییر مظیری از علامه قاضی ثناء الله یائی تی عنی تی جددی (سرد ۱۳۲۶هه) (استرجمه از ۲۰۱۳ س ۱۰۱۳ 24 (تغيركير اذام مخرالدين محد بن ضا والدين عروازي (مراجع المجويدواد السيروت بنان ن المام (١٥٠) (تغييره وخ البعاني ازعلامه ابوالفقل ميدمحوه آلهن على ١ مين علامه ١ طبوء مكتبه امدادييلمان في ٣ ص ١٩) 公 (انوارالتنزيل وامراراليّاه بل المعروف به بيضاه ي از قاسي ابوالحية - بدالله بن عمر بيضاه ي شرازي ته مي (- ١٨٠٥ - ١) سر ٨٠٠) 公 (هدارک التيزيل وهنا نق الآويل از هارمه اير جره ت ميدالله بن احمد بن محمود ملى (مرم ايجد ما ج) من ١٠٢١

انَ نَسِينَا أَوْ اَحْطَانَا ":

نسیان دومعنوں میں استعال ہوتا ہے۔

بھولنا'اس کا مقابل ہے ذکر تعنی یاد کرنا۔

(٢) حيمورُ نا اس كامقابل ہے فِعُل يعنى كرنا۔

نسیان جمعنی جھوڑ تا'اس معنی میں ارشادر بانی ہے:

ٱلْمُنافِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعُضُهُمْ مِنْ بَعْضِ ، يَامُرُونَ بِالْمُنْكَرِوَيَنْهُونَ عَنِ الْمَعُرُوفِ

وَيَقْبَضُوْنَ آيُدِيَهُمُ * نَسُوااللهُ فَنَسِيَهُمْ * إِنَّ الْمُنْفِقِيْنَ هُمُ الْفَسِقُونَ ٦٠

منافق مرداورمنافق عورتیں ایک تھیلی کے جے بے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی ہے نع کریں اور ا پیمٹھی بندر تھیں وہ اللہ کوچھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا بےشک منافق وہی کیے بے تھم ہیں۔ (مورة التوية آيت ۲۷)

نسیان جمعنی بھولنا دوطرح ہے ہے۔

ا بنی کوتا ہی ہے بھولنا'اے بھلادینا کہتے ہیں۔ (1)

(٢) الفاقا بهول جانا_

اس آیت میں نسیان سے مراد ترک کرنایا پنی کوتا بی سے بھلادینا ہے۔

(المغروات في غريب القرآن مطبوعة وتحد كارخانة تجارت كتب كراجي ص ١٩٩١)

(العباح المني 'جع'ص١١١)

خَطَاء كامعنى إلى الطي بحول چوك.

اس کااستعال کی وجہوں پر ہے۔

انسان جے اچھاجانے اس کے خلاف ارادہ سے کام کرنا 'بیخطاء تام ہے'ای پرانسان سے مواخذہ

قرآن مجیدےاس کی مثال یوں ہے:

وَلَاتَقُتُلُوْ آاَوُلِادَكُمْ خَشْيَةَ اِمُلَاقٍ ، نَحُنُ نَرُزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمُ ، إِنَّ قَتَلَهُمْ كَانَ خِطُأ كَبِيراً ٦٠ اورا پی اولا د کونل نہ کرو مفلسی کے ڈرے ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کاقتل بڑی

(سوره ين اسرائل آيت اس)

انسان اپنی اولا د کی حفاظت کرنا اچھا جانتا ہے لیکن اس کے خلاف انسان اگراپنی اولا د کو خلسی کے ڈریے قر کرد نے یہ بری علطی ہے۔ (عزل اور آبادی کو کم رکھنے والے منصوبہ سازاس آیت سے درس عبرت لیس)

احكام القرآن معوده ومعوده ومعوده انسان جے اچھاجانے اس کے قعل کاارادہ کرے مگر غلطی سے خلاف ارادہ واقع ہوجائے اس صورت میں انسان اینے ارادہ میں درست ہوگامگر فعل میں غلطی ہوگی۔قر آن مجیداوراحادیث طیبہ میں اس کی مثالیں

ارشادربانى

وَمَاكَانَ لِمُؤْمِنِ أَنْ يَقُتُلَ مُؤُمِنًا إِلَّا خَطَأً ﴾ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَافَتَحْرِ يُرْزَقَبَهِ مُؤْمِنَةٍ وَدِيّةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَّى آهُلِهِ إِلَّا أَنْ يَّصَّدُّقُوا ﴿ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَمُؤْمِنٌ فَتَحْرِيُرُ رَفَّيَةٍ مُؤْمِنَةٍ ﴿ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ م بَيْنَكُمُ وَبَيْنَهُمْ مِينَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى اَهْلِه وَتَحْرِيُرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ، فَــَمَنُ لَمْ يَجِدُ فَصِيَامُ شَهْرَيُنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللهِ ، وَكَـانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿

اورمسلمانوں کونبیں پنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کراور چوکی مسلمان کو نا دانستہ کل کرے تو اس پرایک مملوک مسلمان کا آزاد کرناہے اورخون بہا کہ مقتول کے لوگوں کوسپر دکی جائے مگریہ کہ وہ معاف کردیں پھراگروہ اس قوم سے ہوجوتمہاری رحمن ہے اورخودسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا

آ زاد کرنااورا گروہ اس قوم میں ہو کہتم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کوخون بہا سپر د کی جائے اور

ا یک مسلمان مملوک آزاد کرنا توجس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگا تاردومہینے کے روزے رکھے بیاللہ کے یہاں اس کی توبه ہے اور اللہ جانے والاحکمت والا ہے۔ (سورة النسآء آيت ٩٢)

یم معنی اس حدیث شریف میں مراد ہے۔

رُفِعَ عَنُ أُمَّتِينَ الْحَطَأُ وَالنِّسْيَانُ وَمَااسُتُكُرِهُواعَلَيْهِ

میری امت کی علظی اور بھول معاف کردی گئ ہے اوروہ فعل بھی معاف ہے جس پراہے مجبور کیا گیا

(موائے ل اورزناکے)

(رواه الطير الى عن قربان بحواله) (الفعش الكير مختفر شرح الحايم الصغير للمناوى ازايام عبدالرويف مناوى شأفى (مستنداه) ج من مرم (٢٨) انسان غیر متحسن تعل کاارادہ کرے مگراس کافعل اس کے خلاف واقع ہوئی تحص اپنے ارادہ میں خطا کار

بوگا مگراس کاعمل درست بوگا'اس کااراده ندموم اورتعل محمود بوگا۔ ﴿ (الفردات في فريب القرآن از علاستين بن جم المفعل اللقب بالراغب اسنبانی (۱۳۰۰ھ =) مس ۱۵۱)

فقهاء کی اصطلاح میں

" نسیان "بیب که کام اراده سے کیاجائے اور مانع کاخیال ندر ہے جیسے روز ہیاد ندر ہااور کچھ کھانی لیا " ''خطأ'' بیہ ہے کہ مانع تویادر ہا مگرفعل بلاارادہ ہو گیا'مثلاً روزہ دار دضو کے دوران کلی کررہاتھا کہ پانی حلق میں اتر کیا۔

یادرے کدارادہ گناہ میں ہماری جہالت اورنسیان شامل ہے

رب تعالی فرماتا ہے:

إِنَّـمَ التَّـوُبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعُمَلُونَ السُّوْءَ بِجَهَالَةِ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ ، وَكَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيْمًا ﴿

وہ تو بہ جس کا قبول کرنااللہ نے اپنفسل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جونادانی سے برائی کر بیٹے میں تو بہ کرلیں ایسول پراللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت

والاے

لہٰذاای نسیان اورخطامیں ارادہ گناہ بھی شامل ہے اورمسلمان اللہ سے دعاما نگتے ہیں کہ اگر ہم کوئی نیکی کرنا بھول جا ئیں یاغلطی ہے گناہ کر بیٹھیں تو اے رب ہمارے تو ہم پرمواخذہ نہ فرما۔ پڑت کرنا بھول جا نمیں یاغلطی ہے گناہ کربیٹھیں تو اے رب ہمارے کو ہم کرمواخذہ نہ فرما۔

(تغییرمظهری از طلامه قاتش ثناءالله یانی تی عثمانی مجددی (۱۳۵۰ه ۵) (اردوز جب از ۳۴ م۱۹۳) د تغییر مظهری از طلامه قاتش ثناءالله یانی تی عثمانی مجددی (۱۳۸۰ ۵) از در از ۱۳۰۰ در این

(تغییر کبیر ازامام فخرالدین محدین ضاءالدین عردازی (علاقات) مطبوعه دارالفکریروت کبنان ن ۲۵ س ۱۵۳)

التغییر دوح المعانی از علامه ابوالفضل سیدمحمود آلوی حنی (م ۱۳۵۵ هـ) مطبوعه مکتبه امدادیه مثان ج ۳ م ۵ م ۵)
 ۱ (تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوهی (م ۱۹۱۱ هـ ۵) وعلامه جلال الدین محلوعه مکتبه فیصل مکترمه)

(ميرها من ارغلامه حافظ جلال الدين عيوى (م الله هه) وهلا مه جلال الدين في ميوند هيبة -(تغيير صادي ازغلامه احمد بن مجمد صادي ما في (مهم ۱۳۲۳م) مطبوء مكتبه فيضل كديم رمه نيما اص ١٣٧٠)

مسائل شرعیه :

اللہ تعالی بندے کو وہ تھم نہیں دیتا جو بندے کے اختیار میں نہ ہوارب تعالی کے احکام بقدر طاقت ہیں' جہاں طاقت ختم ہوئی تھم اٹھالیا گیا' مامور بہ قدت ممکنہ یا میسرہ سے مشروط ہے' اور ہر فرض بقدر طاقت' جہاد فرض ہے مگراس پر جواس کی قدرت رکھتا ہوئیچ' بوڑھے' ضعیف' بیارا اپا بچ اور معذور پر جہاد فرض نہیں' نماز میں قیام فرض ہے اور جوقیام کی طاقت نہیں رکھتا اس سے قیام ساقط ہے' نماز کے لئے طہارت شرط ہے جوآ دمی طہارت کے لئے پانی استعال کرنے پر قادر نہو یا پانی دستیاب نہ ہووہ بجائے پانی کے مٹی سے تیم کرئے' بہی تھم تمام اوامرونو ابی اور زواجر میں ہے۔ آیت نہ کورہ بالا میں بہی مسئلہ ارشاد ہوا۔

نیزارشادربانی ہے:

فِي الدُّنْيَاوَ الاَّحِرَةِ ء وَيَسْنَلُونَكَ عَنِ الْيَتَمٰي ء قُلُ اِصَلاحٌ لَهُمُ خَيْرٌ ء وَاِنُ تُـحَالِطُوهُمُ فَاِحُو انْكُمْ ء وَاللهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِح ء وَلَوْشَآءَ اللهُ لَاَعْنَتَكُمْ ء اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْم

كوسنوانرنے والے سے اور اللہ چاہتا توحمہيں مشقت ميں ۋالتا بے شك الله زبر دست حكمت والا ہے۔

(سورة البقرة آيت ۲۲۰)

EE.

ماحكام القرآن الله تعالى نے اپ محبوب آخرى نبي جمارے آقاحضور سيد الرسلين الي آسان شريعت كے ساتھ مبعوث فرمايا۔ آپ کی شان میں خودارشادفر مایا۔ لَقَدْجَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنُ انْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَينتُمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤمِنِيْنَ رَءُ وُفَ رَّحِيْمٌ ٦٠ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں وہ رسول جن پرتمہارا مشقت میں پڑنا گرال ہے تمہاری بھلائی کے نہایت جا ہے والے بین مسلمانوں پر کمال مہر بان مبر بان-(سورة التوبة آيت ١٢٨) خوداس رحمة للعالمين في على في امت كومهولت دية موعة ارشادفر مايا: وَإِذَامَرُ تُكُمُ بِامْرِفَأَتُوُامِنُهُ مَااسُتَطَعْتُمُ اور جب میں شمبیس کمی کام کاحکم دوں تو جنتی تمہاری طاقت ہے اتنا بحالاؤ۔ ۴۲ (رواه ابخاری ج ۱۳۸۲ - سلم دانسانی وابن بدین الج مرروری اللہ عند) وين اسلام اورشريعت مصطفوى على صاحها أهل الصلوات واكمل التسليمات تمام كى تمام مهولت برينى ب-خودشارع اسلام عياصلة واللاسف ارشاوفر مايا: الدِّينُ يُسُر (وينسرايا مولت م) (رواه اليبقى عن الي هريرة مجواله....) (الفضل الكير مخقرش الجامع العفرللماوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافى (م مطبوعه دارالاحياء الكتب العربييسي البالي أكلى وشركاة من ٢٠ ص٢١) (احكام القرآن ازعلامه الويكري بن عبدالله العروف بابن العربي ماكل (معمدي مطبوعه دارلعرف بيروت لينان ج المعم ٢٢١٠) (احكام القرآن ازامام الويراحد بن على داز كا صاص (م معده) مطبوعد داراكت العربيد بيردت لبنان ان اس معدد (الجامع لا حكام القرآن از علامه الوعيد الشرقي بن احد ماكل قرطي (م ١٢٨٥ م) مطبوعد دار الكتب العرب يروت البنان ت اس ٢٢٩) (تغيير القرآن المروف يتغيرا بن كيرها فظ قاوالدين المعيل بن عربن كيرشافي (مرايحه) جام ٢٣١٠) (تغير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيومي (م الله هـ) وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتب يعل مكرمه) (تغيرصاوي ازعلامه احربن محرصاوي الله (معلاه) مطوعه كمية فيعل كمرمرج الماس السار (انوارالتزيل وامراراتا ويل المروف به بيناوي ازقاض ابوالخيرعبدالله بن عمر بيناوي شرازي شافعي (م ١٨٥٠ هـ) مل ١٤٨) (الغير مظيرى از علامة قاضى ثناء الله يانى يق على تعددى (عواله م) (اردور جد) على الم الله الله (النميرات الاحديد ازعلامه احرجون جونوري (ع١١٥٥هـ) مطبوع مكتبه تقانه يخلي حتل نيثاور من ١٨٩) كلام الى مين خرجمعنى انشا (امر) موتى بأس كلعيل امركى طرح لازم موتى بشرطيك اس كے بعد ممانعت واروند ہو ٔ خبر جمعتی امر کا وقوع کثیرے مثلًا ارشادر بانی ہے: يَايُّهَا الَّذِيُنَ امَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبُلِكُمْ لَعَلَّكُمُ تَتَّقُون كَثَرٍ (سورة البقرة آيت ١٨٢) اے ایمان والو! تم پر روز ے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پر ہیز گاری ملے، نئے (تئر مقبری از عاسة انتیانی جائے اللہ انتہائی چین انتہائی جین کی جددی (م<u>مامی</u>اء) (اردوز جس) نماستانی جائی ہیں

وهوهههههه واحكام القرآن وهههههههههههههههههههه ٣﴾ رذائل نفس کامواخذہ اعمال بدنیہ کےمواخذہ ہے بخت ہوگا۔ (العیاذ باللہ)اورطاقت ہے زیادہ انسان مکلف نہیں لبذاانسان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی امکانی کوشش اور مجاہرہ کے ذریعدامراضنفسانی دورکرے اس کے لئے فقراء کے دامن سے وابستہ ہوجائے مصوفیہ کرام کے طریق پر چلنااییا ہی لازم ہےجیسا کلام اللہ کی تلاوت کرنااوراس کے ا

الله (تغیر مظهری از علامه قاضی شاه الله یانی ی عنی نی جددی (۱۲۳۰ه ۵) (اردوز بسه) ن ۲ اس ۱۲۱)

﴿ ٣﴾ افعال میں بندے کا کسب شامل ہے البیتہ اپنے افعال کا خالق نہیں ' کسب کی وجہ سے بندہ سے مواخذہ ہوگا'اللہ تعالی

نے کسپ انٹیال کو بندول کی طرف مضاف کمیا ہے۔ ۱۲۶۶ (الجام لا حکام القرآن از علامه الدیمی بنائی ماللی قرطبی (۱۹۸۸ هـ)مطبوعه دارالکتب الم بید پیروٹ لبنان ت۳ ص ۳۱۱)

﴿ ۵﴾ انسان ہےا ہے اعمال کامحاسبہ اورمواخذہ ہوگا' دوسرے کے گناہ اس کے ذمہ نہ ڈالے جائیں گے'ای طرح انسانی

وسوسوں کا مواخذہ بھی نہ ہوگا' کیونکہ مواخذہ کا تعلق کب ہے ہے۔

قُلُ آغَيُرَ اللهِ آبُغِيُ رَبًّا وَهُوَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ﴿ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسِ الْاعْلَيْهَا ﴿ وَلَا تَسْرُرُ وَارْرَةً وزراخرى ، ثُمَّ إلى رَبَكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيْنَبَنْكُمْ بِمَاكُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُونَ ١٠

تم فرماؤ کیااللہ کے سوااوررب جاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کارب ہے اور جوکوئی کچھ کمائے وہ ای کے ذمہ ہے اور کولی بو جھا تھانے والی جان دوسرے کا بو جھ نہا تھائے کی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھر نا ہے و تمہیں بتادے

گاجس میں اختلاف کرتے تھے۔ (سوره انعام،آیت ۱۴ ۱)

ارشاد باری تعالی ہے:

مَنِ الْحَتَىٰ اَى فَالَّہُمَا يَهُتَدِى لِنَفُسِهِ ، وَمَنُ صَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ﴿ وَلَاتَ زِرُوا إِرَةٌ وِرُرَأُخُرَى ﴿ وَمَاكُنَّامُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَتُ رَسُولًا 🖈

جوراہ پرآیاوہ اینے بھلے کوراہ پرآیااورجو بہکا تواہے ہی برے کو بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے كابوجه تدافعائ كى اورجم عذاب كرف والنبيس جب تك رسول ندهيج ليل - (سوره بني اسوائيل آيت. ١٥) الله تعالى ارشاد قرما تا ہے:

وَلَاتَزُرُوَازُرَةٌ وَزُرَا خُرى ، وَإِنْ تَـدُعُ مُثْقَلَةٌ إِلَى حِمْلِهَالَايُحْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْكَان ذَاقُرْبي المَما تُنُهِرُ الَّهِ يُنَ يَخُشُونَ رَبُّهُمُ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُواالصَّلُوةَ دوَمَنُ تَزكَى فَإِنَّ ما يَتَز كي لِنَفْسِهِ ، وَالى الله المصير ك

اور کوئی یو جھا تھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہا تھائے کی اور کوئی یو جھوالی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ ندا تھائے گا اگر چہ قریب رشتہ دار ہوا ہے مجبوب! تمہاراڈ رسنا ناالہیں کوکام دیتا ہے جوبے دیکھےایے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو سقر اہوا توائے ہی بھلے کو سقر اہوا اور اللہ ہی اسوره فاطر آیت، ۱۸)

احكام القرآن

رب تعالی ارشادفرما تاہے: إِنْ تَكُفُرُواْفَانَّ اللهُّعَنِيِّ عَنُكُمُ مُولَايَـرُضَى لِعِبَادِهِ الْكُفُرَ ۽ وَإِنْ تَشُكُّرُوْايَرُضَهُ لَكُم ء وَلَاتَـزُرُوازرَةً

وَّرْرَأُخُرِي وَتُمَّ إِلَى رَبَكُمْ مَّرُجِعُكُمْ فَيُنَبِّنُكُمْ بِمَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وإِنَّهُ عَلِيْمٌ وبذَاتِ الصَّدُوْرِ ﴾ اگرتم ناشکری کروتو بے شک اللہ بے نیاز ہےتم ہے اورا پنے بندوں کی ناشکری اے پیندنہیں اورا گرشکر کروتو

اے تمہارے لئے پیندفر ما تاہے اورکوئی بوجھا تھانے والی جان دوسرے کا بوجھ تبیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف بھرنا ہے تو وہ مہیں بتادے گا جوتم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جا نتا ہے۔

(تغییر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م<u>ااو</u> هه) وعلامه جلال الدین کلی مطبوعه مکتبه فیعل مکه مکرمه) (تغیرصادی از علاصاحدین محرصادی مالکی (۱۳۲۳ه م) مطبوعه مکتبه فیصل کد کرمه نج اس ۱۳۷)

(انوارالتزيل وامراراليّاويل المعروف بديينياوي ازقاضي ايوالخيرعبدالله بن عمر بينيادي شرازي شاقعي (م ١٨٥هـ) عن ١٤٨) (لباب الباويل في معاني التزيل المعروف يتغيير خازن ازعلامة في بن تحر خازن شافعي (م٢٥٧ه ٥) ج: ١٣٦٧) (احكام القرآن اذام ابويكراحمد بن على رازى يصاص (م عده) مطبوعد ارالكتب العربية بروت لبنان جام ٥٣٩)

(الحامع لا حكام القرآن ازعلامه ابوعيد الذمجرين احمد مالكي قرطبي (م ٢٦٨٨ هـ)مطبوعه وارالكتب العربيه بيروت البنان ج٣٠٥ س٣٣)

(النغيرات الاحمديه ازعلامه احمرجيون جونيوري (م٢٥ إله) مطبوعه مكتبه تقانه مِخْلِ جَنَّلُ نِثَاورُ ص ١٨٩)

۲﴾ ہرفرض کا بھولنے والا اس کی قضا کرے گا'نماز وقت پرادا کرنا بھول گیا'جب یادآئے اس کی قضا کرے نماز میں کلام نہ کرنا فرض ہے اگرکوئی جان بوجھ کریا بھول کرنماز میں کلام کرے گانماز فاسد ہوجائے گی' اس کی قضالازم ہے'

نماز کے لئے طہارت فرض ہے'اگرکوئی بھول کرنماز بغیرطہارت اداکرے اس کی قضالازم ہے' کہ فرض کا بھول

جانا اے ساقطنہیں کرتا'ای طرح اگر کوئی اپنا قرض ادا کرنا بھول گیااس ہے قرض معاف نہیں ہوتا۔

(احکام القرآن از امام الویکرا تعربن کل رازی بصاص (م مصح سه) مطبوعه دارالکتب العربیه پیروت لیمنان آن احس ۵۳۸) (الجامع لا دیکام القرآن از طلامه ایومیدانشد تحدین اتبر ما کلی قرطبی (مهم ۲۷ سه) مطبوعه دارالکتب العربیه پیروت لیمنان ۲۰ س ۳۳۳) (تغییر ظهری از طلامه قاضی شامانشد یانی چی حتی نمیدوی (میره ۱۳ اسه) (اردوتر بر س) ن ۲ ش ۱۶۳)

﴿٤﴾ جانورذ نح کرتے وقت اگر کوئی مسلمان تسمیہ پڑھنا بھول گیاذ بیے حلال ہے اورا گرقصد اسمیدترک کیا توذ بیجہ حرام ہے '

بحثیت مسلمان کوئی بھی بوقت ذیح تسمید ترک کرنے کاارادہ نہیں کرتا ای بھول معاف ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

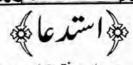
سَالَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ لِلنِظِيمُ فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَرَائِتَ الرَّجُلَ مِنْايَذُبَحُ وَيَنْسِي أَنُ يُسَمَّى اللهُ وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْ اللَّهِ عَلَى كُلِّ مُسُلِم ﴿ وَفِي رواية ﴾ الله عَلَى فَمِ كُلِّ مُسُلِم

ا یک آ دی نے حضور سیدالا نبیاعت سے سوال کیا ایار سول اللہ: اگر کوئی آ دی ہم میں ہے ذیح کرے اور تسمیہ جول جائے (اس کا کیا تھ ہے)حضور نبی اکرم ٹورمجسم ﷺ نے فرمایا اللہ کا مبارک نام ہرمسلمان کے دل میں (یازبان

ر) مروقت رہتا ہے (مروک العمد نای کاذبیح طال ہے)

(احكام القرآن ازامام إيوكراحد بن على داز كدهاص (م معيده معلوعدداد الكتب العربية بيردت لبنان ج اسم ٥٣٩)

احكام القرآن مممممومهمهمومهم ﴿٨﴾ اگرکوئی مسلمان دوسرےمسلمان کوخطاہے قتل کردے مثلاً وہ شکار کررہاتھا کہ گولی کسی مسلمان کو جالگی اوروہ مرگیا' تو قاتل پردیت اور کفاره لازم ہے۔ (احكام القرآن ازام الويكراحد بن على رازي يصاص (م معيده) مطبوعه داد الكتب العربيديروت لبنان تأس ٥٣٩) رمضان المبارك میں اگر کوئی روز ہ داردن کے وقت بھول کر کچھ کھا ٹی لے تو اس کاروز ہ فاسد نہ ہوگا۔اس کی قضا بھی حدیث شریف میں ہے: مَنُ نَسِيَ وَهُوَصَائِمٌ فَاكَلَ اَوُشُوِبَ فَلَيْتِمٌ صَوُمَهُ ۚ فَإِنَّمَااَطُعَمَهُ ۚ اللَّهُ وَسَقَاهُ (رواه الائتساحمه والبخاري وسلم وابن ملبرځن الجاهريرة 'بحواله'') (الفضل الکیپرخقسرشرح الجامع العفیرلله باوي از امام عبدالروف سناوی شافعی (میان ماه) مطبوعه دارالا حياء الكتب العربييسي البالي أكلبي وشركاء تن ٢٠ ص ٣١٨) جوروڑہ کی حالت میں بھول کر کھائی لے وہ اپناروڑہ پورا کرے کہ اللہ نے اے کھلایا اور پلایا ہے۔ ﴿ احكام القرآن از امام ابو براحمہ بن على راز کی صاص (م سے عصاص در الکتب العربیہ بیروت البنان جا اص ۵۳۹) ﴿ ١٠﴾ كناه ما نند زہر كے مهلك ہے 'زہر كوقصداً كھانے والا بھى ہلاك ہوگا اور بھول كركھانے والا بھى 'اى طرح كناه مواخذہ ہوگاخوا علطی ہے ہو یا جان بوجھ کر گناہ کے زہر کا تریاق تو بداور استغفار ہے تو بہ سے گناہ مٹ جاتا ہے اللہ کریم مل جو دور شانہ نے بندوں کو دعا کی تعلیم فر مائی قر آن مجیداورا حادیث طیبہ میں کثیرا نداز میں دعائیے کلمات وار دہیں مسلمان کے لئے لازم ہے کہ حسب حال ان کلمات طیبات سے اپنے گنا ہوں سے استغفار کرے۔ . " تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی چی عثانی مجد دی (م<u>۱۲۲۵ ه</u>) (ار دوتر جمه) ^ا مطبوعه دارانصنفین ارد د بازار جامع محبد د بلی ش ۱۷۸) وماتونیقی الدباسی العلی العظیم صلی دست نمالی علی جبیب الکریم واله العظام وهیم الکرام وباس مر وسلم - نقر مادری قرص اللین نفی منه یم رمضان البارک ۲۲م ۱۹



''احکام القرآن'' کی بدوین وترتیب میں برلحہ اس فقیر حقیر غفرلہٰ القدیر کو بیاحیاس شدت ہے دامن گیرر ہا کہ اس کی ملمی بے مائیگی' نا پختہ کاری' ناتجر یہ کاری اور بے ہنری اتنے عظیم اورمبارک کام کی اہلیت اوراستعداد نہیں رکھتی' پار ہاسوجا کہ اس کام ہے دست کش ہوجاوں' مگر جیرعلائے کرام'متازمشائح عظام اور محترم احباب نے ہر بارحوصلہ دیااور ہمت بندھائی

مولی کریم جل وطلا آنہیں جزائے خیرعطافر مائے۔

''احکام القرآن'' کی ٹہلی جلد سورہ بقرہ کی چند منتخبآیات (جن کاتعلق براورات مملی احکام ہے ہے) ہے متعلیط قریبیا

رہ سواحکام مِرشتمل آپ کے پیش نظر ہے' یہ احکام عملی زندگی کے مختلف شعبوں ہے متعلق ہیں' عبادات' معاملات' اخلاق' لردار ٔ سیاست ٔ تجارت ٔ اورمملی زندگی کے دیگر عنوانات اس میں شامل ہیں۔

علمائے کرام اوراہل دانش وبینش ہے مؤ د بانہ ورخواست ہے کہ اس کتاب میں درج ہونے والے احکام کی اغلاط ہے مطلع فرمائيں تا كدان كى اصلاح كى جاسكے۔

نیز تماً قار ئین حضرات سے استدعاہے کہ وہ اس کتاب سے استفادہ کے بعد فقیر جامع الحروف کے مشائح عظام'

اساتذہ کرام کے لئے بالعموم اور ولى نعمت وخسرى ليسومسي وغيدي نبراس المحديثين حضرت علامه الحاج ابوالفضل مجمر مروا راحمد قدس القدامرار نابسر والؤري

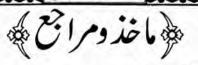
> محدث اعظم يا كتان فيصل آباد والد ما جدعمه ة السالكين حضرت ميال خواج دين نقشبندي مجد دي نورالله مرقد واور

والده ما جده مد ظلها كرفعت درجات كے لئے خصوصی طور پر دعافر ما كيں ۔ یفقیران کی تربیت اورنظرعنایت سے برلح مستفیض ہوا ہے اور ہور باہے۔

رَبِّ أُوْزَعْنِينَ أَنْ أَشُكُر بِعُمَتَكِ الَّتِينَ آنُعَمْتَ عَلَى وَعَلَى وَالِدَى وَانْ اعْمَل صَالِحُاتُرُ صَهُ وَأَصْلِحُ

لِيُ فِي ذُرِّيَتِي ، إِنِّي تُبْتُ الَّيْكِ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّه

خاک یائے صاحبدلاں فقير قادري عفيءنه



كتب تفاسير وعلوم القران

مطبوء نعماني كتب خانه اردوبإزارلا ہور

احكام القرآن ازامام ابو بكراحد بن على رازى بصاص (م معيده) مطبوعه دارالكتب العربيد بيروت كبنان احكام القرآن ازعلامه ابو بكرمحد بن عبد الله المعروف بابن العربي مالكي (م٥٣٢٠ هـ)مطبوعه دارلمعرفه بيروت لبنان تفسير كبير ازامام فخرالدين محمد بن ضياءالدين عمر رازي (١٠٢٠ هـ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره از هرُ نوث تفسير كبير كامندرجه بالانسخة مهار يزراستعال باس جلديين (مطبوعه دارالفكربيروت لبنان) مهواً لكهديا كيا-الجامع لا حكام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكي قرطبي (م ١٦٨٨ هـ)مطبوعه دارالكتب العربية بيروت كبنان انوارالتزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوي از قاضي ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوي شيرازي شافعي (م<u>٢٨٥</u> هـ) مطبوعه كتب خاندر حيميه ديوبندئو يي تفسير القرآن المعروف بتفسير ابن كثيرها فظ مما دالدين المعيل بن عمر بن كثير شافعي (م٢٥٢٥) مطبوعه دارالا حياءالكتب العربييشي البابي وشركاه مصر الدراكمنثو راز عافظ جلال الدين سيوطي (م ١٩١٠هـ هـ) مطبوعه مكتبه آية الله العظمي قم 'ايران تفسير جلالين از علامه حافظ جلال الدين سيوطى (م <u>ااق</u>ھ) وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه فيصليه مكه كرمه) عاشية في البيداوي ازعلامه كي الدين محدين مصطفى قوجوى (ع ١٩٥١ه مطبوعه استبول تركي النفسرات الاحديد ازعلامه احمد جيون جو نبوري (١٣٥١ه)مطبوعه مكتبه حقانيه محلّه جنكي ثيثاور تفييرروح البيان ازعلامه المعيل حقى (م ١٣٢٥هـ) مطبوعه مكتبه اسلاميهُ كوئفه تفييرصادي ازعلامه احمد بن محمرصاوي مالكي (م٢٢٢هه)مطبوعه مكتبه فيصليه كمدكرمه تغییر مظهری از علامه قاضی ثناءالله یانی یتی عثانی مجد دی (م۲۲۵ه ۵) (ار دوتر جمه)مطبوعه د بلی فتح العزيز المعروف بتفييرعزيز كازعلامه شاه عبدالعزيز محدث د بلوى (م٢٣٩ه)مطبوعه طبع انوري آگره تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيرمحمودآ لوى حنى (م٥٢١هـ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان الاتقان في علوم القرآن از علامه حافظ جلال الدين سيوطي (م اا م على مطبوعه اداره اسلاميات ُلا جور مدارك التزيل وحقائق التاويل معروف يتفيير مدارك ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمد بن محمود مفي

لباب التاويل في معاني التزيل المعروف بتغيير خازن ازعلام على بن محد خازن شافعي (م٢٥٠٥) مطبوعه نعماني كتب خانه اردوباز ارلابهور

احكام القرآن ازشِّخ ظفراحم عثاني ديوبندي مطبوعه ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراجي ☆♦ الا حكام في اصول الا حكام از اما معلى بن محمد آمدي مطبوعه دار الكتب العربية بيروت لبنان 公

تفيير بيني ازمولا ناسيد حسين الواعظ الكاشفي الهروي مطبوعه مطبع كرى بمبلي

فتح المنان المشهورية نسير حقاني از علامه ابومجمة عبدالحق حقاني ديلوي مطبوعه دارالا شاعت تغيير حقاني ' دبلي 2 مخضرتفير الطبري ازعلامه ابوجعفر بن محرجر برالطبري مطبوعه دارالقرآن الكريم بيروت لبنان

كنزالا بمان في ترجمة القرآن ازامام احمد رضا قاوري (م ١٣٣٠ه)مطبوعة تاج كميني لمينثرلا مور فتح الرحمٰن ترجمه قرآن ازشاه ولى الله محدث دبلوي مطبوعه مطبع كرىمي بمبئي

تفييرابن عياس مطبوعةم ايران 公

خفاجی حاشیه بیضاوی

☆ :

\$

쇼

كتب احاديث وشروح احاديث

معجى بخارى ازامام ابوعبدالله تكدين المعيل بخارى (م٢٥١ه) مبوعه خان بك ولها مور معجم مسلم ازام م ابوالحن مسلم بن جاج قشرى (عالم على مطبوعة فدي كتب خاند كرايي الم

سنن ابن ماجهازامام ابوعبدالله محمد بن يزيدا بن ماجيه (٣٣٧عهه) مطبوعه ايج ايم سعيد نميني كراجي' \$

سنن ابوداؤدازامام ابوداؤدسليمان بن اشعث جستاني (٢٥٥هه) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان جامع ترندى ازام ابويسى محمد بن عيسى ترندى (١٤٧٠ مطبوعة مجتبا كي دبلي و مطبوعة محم سعيدا بيذ مميني كرايتي 公

سنن نسائى ازامام ابوعبدالرخمن احربن شعيب على نسائى (١٣٠٠ه) مطبوعة قديم كتب خاند كرايي ☆

موطاامام ما لك ازامام ما لك بن انس التي (م و كابع) مطبوع طبع مجتبا في دبلي

سنن دارقطنی ازامام علی بن عمر دارقطنی (۱۸۵۰ه) مطبوع نشرالنة ملتان البحرالزخارالمعروف بمسنداليز ارازامام إجيم عمرو بن عبدالخالق بزار (٢٩٢٠ هـ)مطبوعه موسسة القرآن بيروت لبنان

مندابویعلی موسلی از امام احد بن علی کمثنی آهمیمی (م عیسی هه)مطبوعه دارالما مون تراث لبتان

احكام القرآن ١٠٠٠٠٠٠٠ شرح مشكل الآثارازامام ابوجعفراحمد بن محد طحاوی (۱۳۲۳ هه) مطبوعه موسسة الرسالة بيروت لبنان المتدرك ازامام ابوعبدالله يحد بن عبدالله حاكم نيشا بورى (١٩٥٠ هـ) مطبوعه دارالباز كمه مرمه مشكوة المعانيج ازامام ولى الدين محمد بن عبدالله (١٣٣٠ ع هـ) مطبوعه مطبع محتبا في دبلي نصب الرابياز حافظ جمال الدين عبدالله بن يوسف زيلعي (م٢٢٠ عيهه)مطبوع مجلس علمي سورت مهند كنز العمال في سنن الاقوال دالا فعال ازعلامة لم مقل (م ١٤٨٥ هـ)مطبوعه موسسة الرسالة بيروت كبنان فتح الباري از حافظ شهاب الدين احمد بن على بن حجر عسقلاني (<u>٨٥٢</u>٨ هه)مطبوعه دارنشر الكتب الاسلاميدلا مور 公 عمدة القارى از حافظ بدرالدين محمود بن احمر عيني حنفي (م٨٥٥ هـ)مطبوعه مكتبه رشيديه كوئيه شرح معانی الا ثاراز امام ابوجعفر بن محمر طحاوی (ماسیه ۱۵) مطبوعه ایج ایم سعیدایند سمینی کراچی صحح ابن خزیمه از امام محمد بن اسحاق بن خزیمه (م استه هه)مطبوعه کتب اسلای بیروت کبنان المصنف في الا حاديث والا ثارازامام ابو بمرعبدالله بن محد بن الي شيبكو في (م٢٣٥ه) مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان المند ازامام احد بن عنبل (١٣٣٠هـ)مطبوعه كمتب اسلامي بيروت كبنان ستحجح ابن حبان بترتيب ابن بلبان ازامام اميرعلا وَالدين على بن بلبان الفارى مطبوعه موسسة الرسالية بيروت كبنان اشعة اللمعات ازشخ عبدالحق محدث د ہلوی (م٢٥٢ه) مطبوعه مطبع تيج كمارلكھؤ نوٹ: جلد ہذا میں تمام حوالہ جات الجامع الصغیر مصنف علامہ حافظ جلال الدین سیوطی کے ہیں 'ہمارے زیر استعال حامع صغير كانسخه علامه مناوي كي شرح. الفضل الكبير مختصرشرح الجامع الصغير للمناوي ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (ممتن اهـ) مطبوعه دارالا حباءالكتب العربية يسي البابي اخلبي وشركا ؤمصن كرا تھے بايں وجداس نام سے حوالہ ديا گيا ب كنوزالحقائق في حديث خيرالخلائق ازامام عبدالرؤف مناوى شافعي (ممتن اهـ) مطبوعه دارالا حياءالكتب العربييسي البابي الحلمي وشركاؤ عقو دالجوابرالمدنية في ادلة ند بالا مام الي حنيفه از امام سيدمجه مرتضى زبيدي مطبوعه اليج 'ايم سعيدا بيذ تميني كراجي جامع المسانيدازامام ابوالمويدمحمر بن محمودالخوارزي (م ١٦٥ هـ)مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت كبنان

ذ خائر المواريث في الدلالة على مواضع الحديث ازشخ عبدالحتى نابلسي مطبوعه دار المعرفه بيروت بكنان موسوعة اطراف الحديث النجريون التريف از ابو باجر مح سعيد بن بسيو لى زغلول مطبوعه دار الفكر بيروت بكنان مفتاح كوز السنة ازمحه فو ادعبدالباق مطبوعه دار الحديث القابره (الممكتبة التجارية مكة الممكرمة) التمبيد از حافظ ابوعمر ابن عبدالبر ما كلى (م ٢٦٣) هه) مطبوعه مكتبة القدوسيدلا بهور فو دی شرح صحيح مسلم مطبوعه قد مي كتب خانه كرايتي مسلم مطبوعه قد مي كتب خانه كرايتي معنى سنن بيري من سند بيري معلوعه مكتبة القدوسيدلا ودلي الدين مجمع بن عبدالله مطبوعه مطبوعه محتبائي وبالي المسند از ابو بكرعبدالله بن زير مطبوعه مكتبة سلفيه مدينة منوره والسند از ابو بكرعبدالله بن في مطبوعه مكتبة سلفيه مدينة منوره والدين المرضوعة مكتبة سلفيه مدينة منوره والدين المرضوعة بين المعروف بدايا من الادب المفرد ذا زمحه بن اساعيل المعروف بدايا م بخاري مطبوعه مكتبه الرية شيخو يوره والدين الديب المفرد ذا زمحه بن اساعيل المعروف بدايا م بخاري مطبوعه مكتبه الرية شيخو يوره والدين الديب المفرد از محمد بن اساعيل المعروف بدايا م بخاري مطبوعه مكتبه الرية شيخو يوره والمناوية ويوره والديد المفرد ذا زمحه بن اساعيل المعروف بدايا م بخاري مطبوعه مكتبه الرية في يوره والديد المفرد ذا زمحه بن اساعيل المعروف بدايا م بخاري مطبوعه مكتبه الرية في يوره والدين الديب المفرد ذا زمحه بن اساعيل المعروف بدايا م بخاري مطبوعه مكتبه الرية والوره والمناوية والمياري مطبوعه مكتبه الرية والمهارية والمهارية والمورد والمؤرد والمعروب المفرد المقرد المفرد المقروب المؤرد المؤرد

. .

كتب فقه وفتاوي

البحرالرائق شرح كنزالد قائق ازعلامه زين الدين بن تجيم حنى (م24 هه)مطبوعه ايخ اليم سعيدا بيذ كمپنى كرا چى

فنّادى هامدىياز علامه حامد بن على قو نوى ردى (م24هـ)

الدرالخيار في الشرح التويرالا بصاراز علامه علا وَالدين مجمد بن على بن مجمد هنگي (م٨٨٠ إه) مطبوعه طبع منشي نولكشو

احكام القرآن

فآوى عالم كيريد في الفروع الحنفيه ازعلماءعظام وكان ريسهم ملانظام (١٢١١ه)مطبوعه للهنو ردالحتاراز علامه سيدمحمدامين الشهير بابن عابدين شاي (م٢٥٢١هه)مطبوعه داراحياءالتراث العربي بيروت لبنان جدالمتارعلى ردالحتار المعروف ببه حاشيه شامى ازعلامه امام احدرضا قادرى حنى بريلوى (م ٢٣٠٠هـ) مطبوعه بجمع اسلامي مباك يورانثريا العطايا النويدني الفتادي الرضوية ازعلامه امام احدرضا قادري (م ٢٠٠٠ هـ) جلداول مطبوعه شخ غلام على ايند سنز تشميري بإزار لا بهور شرح النقابية ازعلامه حافظ على بن محد سلطان القارى انحفى (م110 اه) مطبوعه ايج اليم سعيدا بنذ كميني كراجي حاشيهالطحطا ويعلى الدرالمخبارا زعلامه سيداحد طحطا وي حنفي مطبوعه مكتبه عربيه كوئنه غزعيون البصائر از علامه سيداحمد بن محمد حوى (م٩٨٠ هـ) مطبوعه دارالكتب العربية بيروت لبنان لمعة الصحى في اعفاء النحيي ازامام احمد رضا قادري حنق (م٣٣٠ه)مطبوعه بني دارالا شاعت فيصل آباد الحجة المؤتمنة ازامام احمد رضا قادري حنى (م ١٣٣٠هـ)مطبوعه بريلي، ¥ الزلال الأنقى من بحرسبقة الأنقى ازامام احمد رضا قادرى خفى (م ١٣٣٠هـ) قلمي نسخه 公 التبعير المنجد بان صحن المسجد مجدازامام احمد رضا قادري حنى (م ٢٠٠٣هـ) مطبوعه مبارك يورُ 公 شرح فقدا كبر از علامه ملاعلى قارى مطبوعه مطبع مجتبائي دبلي A الحق المجتلى في حكم المبتلى از امام احمد رضا قادرى حفى (م ٣٣٠هـ) A à منير العين في تقبيل الابهامين ازامام احدرضا قادري بريلوي (م جهيله)مطبوعه اداره حزب الاحناف لا مورو ما ثبت من السنة ما نعم على الامة ازشاه عبد الحق محدث د بلوى مطبوعه ادار ه معينيه رضوبيلا بور احسن الوعاء لأ داب الدعا مطبوعة ورى كتب خاندلا مور ' N صغيرى شرح مدية المصلى ابرابيم بن محمطلي مطبوعه مطبع ناصرى لا بور (٢٨٢١ هـ) 公 غنية المستملي شرح مدية المصلى المعروف يركيري مطبوعه مطبع احدى لا مور (١٣١٠هـ)

احكام القرآن

كتب عقائد وكلام

شرح عقا ئدنقی معذبیراس از علامه عبدالعزیز پر باروی

يح تمهيداز علامه ابوشكورسالمي مطبوعه اداره حزب الاحتاف لابهور

تحذا نْنَاعْشر بياز علامه شاه عبدالعزيز محدث دہلوي مطبوعة رکی

كتب تاريخ 'سيرت وفضائل

الصواعق المحرقه ازعلامه احمد بن حجر کی شافعی (م۲<u>۳۷ ه</u> هه) مطبوعه مکتبه القاهره الشفاجع ریف حقوق المصطفی 'ازعلامه قاضی عیاض ما کلی مطبوعه دارالفکرییروت کبنان'

ر المراب القلوب الى ديارالحبو ب ازعلامه شاه عبد الحق محدث دالوى (م<mark>807</mark>1 هـ)مطبوعه مكتبه تقيير چوک دالگرال لا مور

كتب لغت

المنجدازلوكيس معلوف اليوعي مطبوعه دارالا شاعت مقابل مولوي مسافر خانه كراجي مصباح اللغات از ابوالفضل مولا ناعبدالحفظ بلياوي مطبوعة قد كي كتب خانه كراجي

🖈 🏻 صراح از ابوالفصل محمد بن عمر بن خالد المدعوبجمال القرشي مطبوعه مطبع مجيدي كانپور

🖈 المفردات في غريب القرآن از علامة حيين بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفهاني (١٠٥٠هـ)

مطبئة أرجم كارخابه تجارت كث كراجي

العبان المير فى غريب الشرح الكبير المراقعى (مولفه علوم احد بن فحدين على المقرى الفيوفى وم سنط على المعتبر المسترى المعتبر المسترى المعتبر المعتبر المعتبر المعتبر المسترى المعتبر الم

كتب متفرقه

المعتقد المنتقد معدالمستند المعتمد بنانجاة الابدازام احدرضا خان قادري مطبوعة ركئ

اردودائر ومعارف اسلام يجلد جهارم طبع ادل مطبوعه بنجاب يونيورش لابهور

FOR

